ترجمہ تزک جہانگیری

سنہ ۱۲۹۱ھ

منصور حیدر راجہ

[illegible]

ترجمہ تزک جہانگیری

سنہ ۱۲۹۱ھ

ما شاء اللہ لا قوۃ الا باللہ

از تصنیف شریف عمدۃ العلما زبدۃ الفضلا مولانا مولوی سید احمد علی صاحب امیٹھوی

ترجمہ جہانگیری

باہتمام ابی غفران محمد عبد الرحمن بن حاجی محمد روشن خان مغفور و تربیت یافتہ حضرت اعظم محمد مستقیم خان مبرور

در مطبع نظامی واقع کانپور محلہ پٹکاپور ۱۲۹۰ھ مطبوع گردید

بسم اللہ الرحمن الرحیم

حمد اور شکر اوس خداوند کریم جل شانہ کو سزاوار ہی جسنے واسطے انتظام عالم ظاہری کے بادشاہان داد گر عدل گستر کو باعث اطمینان اہل عالم
اور انتظام سلسلۂ بنی آدم کی کے سبب سے درجہ بلند اور مرتبہ ارجمند عنایت فرمایا تا ظالم اونکی تیغ سیاست سے نابود اور مظلوم دولت عدالت
سے شنود ہوون اور اہل دولت اونکے سایۂ عنایت مین شاد اور غربا لطف و سخاوت سے آباد رہین اور ہمیشہ اونکی بیدار مغزی اور ہر
شخص کے رتبہ شناسی سے ملک آباد اور خزانہ معمور اور سپاہ آسودہ اور رعایا مرفہ حال اور دوست خوشحال اور دشمن پامال رہین
اور ہمیشہ درود و سلام اوپر باعث ایجاد عالم اور فخر بنی آدم حضرت احمد مجتبےٰ محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر ہون کہ ذات بابرکات اونکی
موجب اصلاح ظاہر و باطن اور فلاح صورت و معنی کی ہی اور حاصل ہونا بھلی باتون کا اور بچنا برائیون سے بے اونکی متابعت کے
ممکن نہین اور اون کے خلفاے برحق اور آئمہ برحق اور یاران جان نثار اور متبعان سعادت آثار پر ہو کہ طریقے عدالت اور سخاوت اور
قاعدہ حلم و رافت اون سے مروج اور مشہور ہوا **اما بعد** احمد علی سیماب کیطرف سے ہر امیر و فقیر اور خرم و دلگیر کو مژدہ ہو کہ جب سرنوشت
یزدانی اور توفیق آسمانی سے کشور محمد آباد ٹونک حرسہا اللہ تعالی عن الحوادث والآفات بوجود باجود اور حکومت عدالت آمود
نواب عالیجاہ دولت پناہ عالی ہمت بلند شوکت قدر دان فیض رسان مردم شناس معدلت اساس امین الدولہ وزیر الملک خلف آثار
گوہربار **حافظ محمد ابراہیم علیخان** بہادر صولت جنگ دام اقبالہ گرامی فرزند ارجمند جگر پیوند حضرت گرامی مرتبت ورایت منزلت
جناب حضرت یمین الدولہ وزیر الملک نواب محمد علیخان صاحب بہادر صولت جنگ شمع شبستان امارت گلدستۂ گلستان وزارت
سے سرسبز اور شاداب ہوا تو موافق سررشتۂ قدیم اپنے والد ماجد اور حضرت جد امجد مرحوم و مغفور کے ہر شخص کو حسب رتبہ اور لیاقت
اوسکے اپنی عنایت سے ممتاز اور معزز فرمایا اور اکثر اوقات عزیز کو صرف تحصیل علوم اور تہذیب اخلاق کیا خصوصاً علم تاریخ اور فن اخلاق
اور نصایح حکما اور قوانین بندوبست آبادی مملکت اور آسودگی رعایا پر کمال توجہ عالی فرمائی اور تذکرہ ایسی عمدہ باتون کا اور چرچا

نیک صفاتون کا جناب تقدس انتساب دانش و فراست توامان فضائل و مکارم نشان **مولوی عبد المالک** استاد قدیم اور جناب مروج قوانین علوم و فنون معنون جرائد شرافت و دانش کتاب فضائل و بینش یکتا ئے عرصۂ تحریر و تقریر منشی مولوی **بشارت علی** اوستاد جدید اور بعض مصاحبان دانشمند اور یاران ارجمند سے رہا کرتا اور قصص اور حکایات اس طور کے سمع اقدس سے گذرتے اور باوجود عمر جوانی اور قوت جسمانی اور موجودی سامان شوکت اور نفس پروری کی بخلاف امرا و روسا کے ہر کام مین تامل اور بردباری اور حیا و حلم کو کار فرماتے اور موافق اپنے خاندان عالیشان کے عدالت اور سخاوت پر توجہ رکھتے اور ترقی علم اور آبادی ملک اور خوشنودی خلق اللہ اور رضا ہی صاحبان ذوالاقتدار حکام روزگار شب و روز چاہتے و بنظر ان باتون کے امر عالی نے شرف نفاذ پایا کہ کتاب **توزک جہانگیری** کہ کتاب کمیاب اور عمدۂ تواریخ شاہان ماضیہ ہندوستان کی اور قواعد عدالت اور جہانگیری اور رعیت پروری سے مزین ہے واسطے نفع عام اور بقای نام کے زبان اردو سلیس مین کی جاوے تا ہر نزدیک و دور اوسکے مطالعہ اور سننے سے محظوظ اور خوش وقت ہون خصوصاً اور روسا کو دستور العمل اور ملکداری اور آبادی ریاست ہاتھ لگے اور بری صحبت سے احتراز کرین اور نیکنامی دونون جہان کی حاصل کرین اور مصاحب اور ہمنشین عمدہ ہوشمند صاحب عقل وفادار قدیم نمکخوار اشرفا کو اپنی صحبت مین رکھین کہ ان باتون سے ترقی دین اور دنیا کی ہوتی ہے اور نام نیک عالم مین مشہور ہوتا ہے اور رضامندی حاکمان وقت صاحبان انگریز بہادر کی کہ حکما اور سلاطین زمانہ ہین ہاتھہ لگتی ہے سو بموجب حکم عالی کے یہ کتاب اردو زبان مین لکھی گئی اللہ تعالی اس رئیس کی عمر اور دولت اور اقبال و حشمت مین روز بروز ترقی کرے تا کثرت علم اور آبادی مملکت اسکی ذات بابرکات سے ہو ٭ اب شایقین اخبار کو معلوم ہو کہ سلطان نور الدین جہانگیر بادشاہ غازی نے اپنے حالات ابتداے جلوس اور تخت نشینی سے سترہوین سال سلطنت تک تحریر فرمائے کہ اس بادشاہ کو شوق نوشت و خواند کا بہت تھا بعد اوسکے اپنے یہان کے ایک امیر معتمد خان نامی کو کہ معتبر خاص تھا فرمایا کہ اب تم میرے حالات لکھکر مجھسے اصلاح لیکر داخل کتاب کیا کرو سو اونہ معتمد خان نے دو برس تک انصرام اس خدمت کا کیا اور حالات لکھکر بعد ملاحظۂ بادشاہ داخل کتاب کرتے رہے بعد اونیس[19] برس کے ایک اور امیر نے کہ نام اونکا مرزا محمد ہادی تھا اوس بادشاہ کی وفات تک کے حالات کو لکھکر داخل کتاب کیا اور چونکہ بادشاہ جہانگیر نے شروع اپنی تاریخ کا خود ابتداے جلوس اور تخت نشینی سے کیا تھا اور ایام شہزادگی کے حالات قلمبند نہین کیے تھے اسواسطے وہ کتاب ناقص تھی تو مرزا محمد ہادی مرحوم نے دیباچہ اوس کتاب کا اپنی طرف سے لکھا اوس دیباچہ مین حالات جہانگیر کے ابتداے ولادت باسعادت سے تا زمان جلوس تحریر کرکے کتاب مذکور کو تمام و کمال کر دیا

بیان حال ولادت حضرت جہانگیر بادشاہ غازی رحمۃ اللہ علیہ نام جہانگیر کے بزرگون کے یون ہین ابو المظفر نور الدین محمد جہانگیر بن جلال الدین محمد اکبر بن نصیر الدین محمد ہمایون بن ظہیر الدین محمد بابر بن عمر شیخ بن سلطان ابو سعید بن سلطان محمد بن میرانشاہ بن قطب الدین صاحبقران امیر تیمور گورکان چونکہ اکبر شاہ ہمیشہ واسطے بقاے کارخانہ سلطنت کے اللہ تعالے جل شانہ سے اولاد لیاقت مند کہ سزاوار تخت نشینی اور باعث ناموری کا ہو طلب کیا کرتا تھا اور فقرا اور بزرگون کی خدمت اور دعا سے منتظر حصول اس مقصد کا رہا کرتا تو بعض مصاحبون نے عرض کیا کہ حضرت شیخ سلیم نام ایک بزرگ روشن دل نیک اطوار یہان مشہور ہین اور قبولیت دعا مین شہرۂ آفاق اور سات واسطون سے نسبت اون کی حضرت شیخ فرید شکر گنج کو پہونچتی ہے اور وہ موضع سیکری کے پہاڑ مین کہ آگرہ سے بارہ کوس ہے رہتے ہین اگر جناب آرزو اولاد کی اون سے بیان کرین تو امید ہے کہ اونکی دعا سے مقصود حاصل ہو اسواسطے اکبر بادشاہ ساتھہ اخلاص اور نیاز کے اونکی خدمت مین گئے اور اپنی حاجت بیان کی اون بزرگ آگاہ دل نے بادشاہ کو تولد فرزند کی بشارت دی بادشاہ نے کہا مینے نذر کی ہے کہ اگر آپ کی دعا سے میرے بیٹا پیدا ہو تو مین

اوسکو آپ کی خدمت مین رکھونگا تا آپ کے سایہ برکت مین پرورش ہووے حضرت شیخ سلیم نے فرمایا کہ ہمنے اوس نونہال کو اپنا ہمنام
کیا بادشاہ کی نیت صادق اور عقیدہ مضبوط تھا چند مدت مین اکبرشاہ کی بی بی کو حمل ہوا اور جب وضع حمل کے دن قریب آئے تو بادشاہ
نے جہانگیر کی والدہ کو حضرت شیخ سلیم کے گھر بھجوادیا اور اونکے مکان برکت نشان مین چہارشنبہ کے دن سترھوین تاریخ ربیع الاول
کی سنہ نوسوستتر ہجری مین کہ آفتاب برج میزان مین تھا قصبہ فتحپور مین شیخ سلیم کے گھر اوس آفتاب جاہ وجلال نے طلوع کیا اور اکبرشاہ
نے شہزادے کی ولادت کی خبر سنکر بڑا جشن کیا اور بہت مال بانٹا اور اپنے تمام ملک سے قیدیون کو چھوڑ دیا اور موافق اپنے وعدے
کے اوس فرزند ارجمند کا نام اون بزرگ کے نام پر سلطان سلیم رکھا اوس وقت کے شعرا نے طرح طرح کے عمدہ قصائد شہزادے
کی مبارکباد مین کہے اور انعام سے مالامال ہوے اور اون تاریخون مین سے یہ مشہور ہین دُرِ شہوار ریختہ اکبر + گوہر
درجِ اکبرشاہی + اور اوسوقت خواجہ حسین مروی نے اپنی کمال ذہانت سے ایک ایسا عمدہ قصیدہ کہا کہ سب شعرا اوسمین
حیران ہوگئے پہلا مصرع ہر شعر کا تاریخ جلوس اکبرشاہ کی ہے اور دوسرا مصرع تاریخ ولادت جہانگیر کی اور باوجود ان دونون مشکل صنعتون کے
مضامین عمدہ اور رنگین لکھے ہین اور یہ اشعار اوس قصیدہ کے ہین   بتدا احمد ازپی جاہ وجلال شہریار + گوہر مجد از محیط عدل آمد
درکنار + طائری از آشیان جاہ وجود آمد فرود + کوکبی از برج عز ونا گردید آشکار + گلبنی رنگہ نہ نمودند بر دہر چمن + لالۂ رنگونہ نکشود از میان
لالہ زار + شاد شد دلہا کہ باز از آسمان عدل وداد + باز دلہا زندہ شد کز مہر ایام بہار + آن ہلال برج قدر وجاہ وجود آمد برون + وان نہال
آرزوی جان شاہ آمد ببار + شاہ اقلیم وفا سلطان ایوان صفا + شمع جمع یکدلان کام دل امیدوار + عادل کامل محمد اکبر صاحبقران + بادشاہ
نامدار و کامجوی و کامگار + کامل دانا ہمی قابل عادل شاہان بدہر + عادل اعلی و عاقل بشہ عدیل روزگار + سایۂ لطف اله آن لائق تاج
ونگین + بادشاہ دین پناہ آن عالم عادل مدار + مجلس پیرا سماعی چار سیدان عود سوز + مرکب ویرا سماک آمد بنیزہ دار + تیر برج وجود و
گوہر دریای جود + از برای اوج دلہا شاہباز جان شکار + بادشاہا سلک لولوی نفیس آوردہ ام + ہدیہ تاریخ از برامی بازجوئی گوش دار
کس نیارد ہدیہ زین بہ اگر دارد کسی + ہر کہ دارد گو بیا چیزی کہ داری گو بیار + مصرع اولی ز سال جلوس بادشاہ + از دوم مولود نور دیدہ
عالم برآر + تا بود باقی حساب روزہا و ماہ وسال + وان حساب از سال وماہ و روز دوران نامدار + شاہ ما پاینده بادو باقی آن شہزادہ
ہم + روزہاے بیحساب وسالہاے بیشمار + غرض بعد حصول اس مراد کے اکبرشاہ بارہوین تاریخ شعبان کو اوسی سال واسطے
زیارت مزار فائض الانوار حضرت خواجہ معین الدین چشتی سجزی کے اجمیر کیطرف پیادہ روانہ ہوا اور بارہ بارہ کوس کی منزلین مقرر کین
سترھوین دن روضہ مقدس مین پونہچا اور بعد مراسم زیارت اور لوازم عقیدت کے اپنی خیرات وحسنات سے وہان کے رہنے
والون کو مالامال کیا اب کچھ احوال محامد ذاتی اور مناقب صفاتی حضرت خواجہ بزرگ کے لکھے جاتے ہین معلوم ہو کہ مولد شریف آپکا
سیستان ہے اسواسطے آپکو سجزی کہتے ہین کہ معرب سگزی کا ہے جب عمر آپ کی پندرہ سال کی ہوئی تو والد آپ کے خواجہ حسن نامی نے
انتقال فرمایا وہان ایک مجذوب شیخ ابراہیم نام رہتے تھے جب اونکی نظر حضرت خواجہ معین الدین چشتی رحمۃ اللہ علیہ پر پڑی تو آپ کو طلب
الٰہی کا شوق ہوا اور دنیاداری چھوڑکر سمرقند اور بخارا کو گئے اور وہان علم ظاہری حاصل کرکے خراسان کی طرف آئے اور کچھ دن وہان
رہکر قصبہ ہارون مین کہ نواح نیشاپور سے ہے آئے اور وہان حضرت شیخ عثمان ہارونی کی خدمت مین مرید ہوکر بیس سال تک ریاضتین طرح
طرح کی کین اور بحکم اپنے پیر کے ہمیشہ سفر مین رہا کرتے تھے اس باعث سے اوس وقت کے بہت بزرگون سے مثل حضرت نجم الدین
کبری وغیرہ سے ملکر کمال ولایت حاصل کیا اور نسب آپ کا دو واسطے سے حضرت شیخ مودود چشتی کو پہونچتا ہے اور آٹھ ۸ واسطے
سے حضرت ابراہیم ادہم کو اور پہلے سلطان معز الدین سام کے آنے سے راے پتھورا کے وقت مین پیر سے رخصت ہوکر

ہندوستان مین تشریف لائے اور اجمیر مین رہے اور حضرت خواجہ قطب الدین اندجالی نے کہ جنکو قطب صاحب کہتے ہین ماہ رجب
مین سنہ چھ سو بیس کے شہر بغداد مین بیچ مسجد امام ہمام ابو اللیث سمرقندی کے روبرو حضرت شیخ شہاب الدین سہروردی اور شیخ
اوحد الدین کرمانی کے جناب خواجہ معین الدین سے بیعت کی اور شیخ فرید شکر گنج جو پنجاب کے شہر مین ہین مرید حضرت خواجہ قطب الدین کے ہین
اور شیخ حضرت نظام الدین اولیا جو پیر حضرت امیر خسرو کے تھے مرید حضرت شیخ فرید شکر گنج کے ہین القصہ بعد زیارت اجمیر سے دہلی کی جانب
کوچ کیا کہ وہان کے اولیاء کرام کی بھی زیارت سے فائدہ مند ہوون تھوڑے ہی دنون مین بیچ ماہ رمضان کے اوس زمین کو اپنے قدم
سے روشن کیا اور وہان کے مزارون کی زیارت سے فارغ ہوکر اور اپنے باپ ہمایون بادشاہ کی زیارت کرکے آگرہ کی جانب معاودت
فرمائی اور چھبیسوین تاریخ ذیقعدہ کو وہان پہنچے چونکہ ولادت سلطان جہانگیر کی قصبہ سیکری مین واقع ہوئی تھی اسواسطے بادشاہ
نے اوسکو مبارک سمجھکر وہان رہنا پسند فرمایا اور درمیان ماہ ربیع الاول سنہ نوسو اوناسی ہجری مین حکم اوسکی شہرپناہ اور سنہ ۹۷۹
مکانات کی تعمیر کا فرمایا اور ہر امیر اور عہدہ دار نے موافق اپنے وہان مکانات بنوائے تھوڑے دنون مین وہ بڑا شہر بہت عمدہ آباد
ہوا اور مسجدین اور مدرسے اور خانقاہین اور چوک و بازار سب کمال نفاست اور تکلف کے سرخ پتھر ترشے ہوئے کے تیار ہوئے اور
باغات عمدہ میوہ دار آراستہ ہوئے اور نام اوسکا فتحپور رکھا گیا پھر جبکہ اکبر شاہ نے اوسکو اپنا دار السلطنت کیا تو اس نام کی برکت
سے بہت سی فتحین اوسکو حاصل ہوئین اور فتحپور مین حضرت شیخ سلیم کے روضۂ مبارک سے بڑے دروازے کے پہلو پر لکھا ہوا ہے کہ
بعد فتح دکن سے اس مقام کا نام فتحپور رہا کہ اکبر شاہ ملک دکن اور دان دیس کو فتح کرکے بجواب خاندیس مشہور ہے ایکہزار دس ہجری سنہ ۱۰۱۰
مین فتحپور ہوکر آگرہ کو تشریف فرما ہوے خداوند کریم کی عجب قدرت ہے کہ یا تو وہ شہر دولت و حشمت سے آباد تھا کہ بجز امرا وہان کسیکا
گذر نہین ہوتا تھا اور کثرت مخلوق سے جگہ نہوتی اوسکا اور اوسکے رہنے والونکا بجز نام نرہا اسیواسطے فرمایا ہے حضرت عیسی علی نبینا
وعلیہ الصلوۃ والسلام نے کہ دنیا ایک پل ہے گذر اوسپر سے اور مت ٹھہر اوسپر اور حدیث شریف مین آیا ہے کہ جسنے جانا مین کل
کو زندہ رہون گا گویا اوسنے اپنے کو ہمیشہ زندہ سمجھا اور کہا گیا ہے کہ دنیا کو ایک گھڑی تصور کرکے عبادت مین گذارے کہ گوہر عمر بے قیمت
ہے اور حدیث شریف مین ہے کہ بہتر وہ مال ہے جو خدا کی راہ مین خرچ ہوا اور فرمایا ہے کہ بیچ دنیا کو بدلے آخرت کے کہ تو نفع پاوے القصہ جبکہ
عمر سلطان جہانگیر کی چار برس چار مہینے چار دن کی ہوئی تو بصلاح عقلمندون کے نیک ساعت مین چارشنبہ کے دن بائیسوین تاریخ رجب
کی ۹۸۱ہجری مین سلطان جہانگیر کا مکتب کیا اور اس خوشی کا بڑا جشن کرکے نقد و جنس بے حساب لوگون کو عنایت فرمایا اور مولانا
میر کلال ہروی کو کہ فاضل نیک اور دانشمند تھا اونکا اوستاد مقرر کیا اور قطب الدین محمد خان انکی خدمت اتالیقی سے سرفراز
ہوے اور جب اونکو کسی سرحد کی لڑائی پر روانہ کیا تو انکی جگہ مرزا خانخانان کو اتالیق کیا اور سنہ نوسو پچاسی مین اکبر شاہ نے
شہزادے کو منصب دہ ہزاری اور سوار عنایت فرمایا اور کہا کہ میرے شہزادے کی نیک سیرتی اور بیداردلی اور بردباری سے
سب اعلے اور ادنی خوش ہین اور جب سلطان جہانگیر پندرہ سال کے ہوے تو اونکی شادی راجہ بھگوانداس کی لڑکی سے کہ سب
راجون مین بڑا تھا اور شوکت و سامان مین سب سے غالب تھا کی اور دولتخانہ خاص و عام مین سامان جشن شاہانہ مرتب ہوا اور سنہ سنہ ۹۹۳
نو سو ترانوے ہجری مین بیچ ساعت نیک کے اکبر شاہ نے راجہ بھگوانداس کے گھر کو اپنے قدم سے روشن کیا اور شہزادے کا
نکاح اوسکی لڑکی سے باندھکر اپنی دولتسرا مین تشریف لائے راجہ نے لوازم نیاز اور پیشکش بجا لاکے بڑی خوشی کی اور ہر سنہ ۹۹۴
شہزادی اور بیگمات اور امرا کو دعوت لائق بھیجی اور ہر ایک کو شاگرد پیشہ اور نوکرون مین سے نام لکھکر مسرور بادیا پھر سنہ نوسو چورانوے
مین اکبر شاہ نے شہزادے کی دوسری شادی راجہ ام سنگھ کی لڑکی سے مقرر کرکے ساعت سعید مین تمام بیگمات راجہ کے

گھر رونق افروز ہوکر نکاح کیا اور بہت داد ودہش کی اور یہ راجہ اودے سنگھ فرزند راجہ مالدیو کا بڑے اصحاب شوکت اور معتبر راجپوتان
سے تھا اور اسی ہزار سوار اوسکے نوکر تھے اگرچہ راجہ سانگاہ بھی جو حضرت ہمایون شاہ سے لڑا تھا دولت اور سامان مین راجہ مالدیو
کے برابر تھا لیکن شرافت اور وسعت ملک اور لشکر مین مالدیو اوس سے زیادہ تھا چنانچہ اکثر سردار ان لشکر مالدیو کے راجہ سانگاہ
سے لڑے لیکن ہر بار راجہ سانگاہ مغلوب رہا اور اوسی سال مین راجہ بھگوانداس کی لڑکی سے جہانگیر کے ایک لڑکی جمیلہ پیدا ہوئی
اور اوسکا نام سلطان النسا بیگم ہوا اور پھر نوسو پچانوے سال ہجری مین اوسی سے ایک شہزادہ پیدا ہوا اور اکبر شاہ نے نام اوسکا سنہ ۹۹۵ ہجری
سلطان خسرو رکھا اور نوسو ستانوے ہجری مین دختر خواجہ حسن سے ایک اور فرزند شہامت پیوند متولد ہوا اور اوسکا نام سلطان پرویز سنہ ۹۹۷ ہجری
رکھا اور نوسو اٹھانوے سال ہجری مین راجہ کیشوداس کی لڑکی سے جو قوم راٹھور کی تھی ایک دختر بہار بیگم نام پیدا ہوئی اور تیسوین سنہ ۹۹۸ ہجری
تاریخ ربیع الاول کو سنہ ہزار ہجری مین پنجشنبہ کی رات کہ جہانگیر کی سلطنت مین مبارک شنبہ مشہور ہوا ہے دار السلطنت لاہور مین راجہ اودے سنگھ
کی لڑکی سے اختر برج خلافت شاہجہان پیدا ہوے اور چونکہ اس مہینے مین تولد شریف حضرت سرور کائنات مفخر موجودات رسول الثقلین
جد الحسن والحسین صلی اللہ تعالی علیہ وآلہ وسلم کا ہے اسی برکت سے شاہجہان نے دین واسلام کو مروج کیا اور بری باتین جو رسم کفر تھین اٹھا دین
بعد چھٹے دن کے اکبر شاہ نے محل مین جاکر اونکو دیکھا اور ایک بڑا جشن کیا چونکہ اکبر شاہ کو کمال خوشی اور خرمی حاصل ہوئی تھی اسواسطے
اونکا نام سلطان خرم رکھا اور ساتھ نام شاہجہان کے آخر کو مشہور ہوے اور انھین روزون خواجہ عبد اللہ جہانگیر کے یہان آئے اور یہ بڑے
سید نامی تھے اور حضرت سید امیر عاشق انکی چوتھی پشت مین تھے کہ بزرگی اونکی مشہور ہے اور والدہ ان سید عبد اللہ کی بہن ہین خواجہ حسن نقشبندی
کی اور انھین خواجہ حسن نقشبندی سے اکبر شاہ نے اپنی بہن نجیب النسا بیگم کا نکاح کیا تھا غرض خواجہ عبد اللہ ہمراہ اپنے دو بھائیون
کے کہ خواجہ یادگار اور خواجہ برخوردار تھے سنہ ہزار مین ولایت حصار سے آئے اکبر شاہ نے ہر ایک کے لائق منصب عنایت کیا
اور صوبہ دکن مین مقرر کیا اور بسبب قرابت شیر خواجہ کے انکو حکم ہوا کہ اونکے ہمراہ ہوکر بادشاہی خدمتین کیا کرین اوران بزرگوارون
نے دکن مین جاکر ہر کام مردانگی اور شجاعت سے کیے اور بسبب اپنی بلند ہمتی کے کہ طالب ترقی زیادہ کے تھے پھر بادشاہ کی خدمت مین
آئے اور تھوڑے دنون مین بادشاہ کی قدردانی سے بڑے مرتبے پائے اور اکبر شاہ کو جب سنہ ہزار اور سات مین عاملون
کی عرضیون سے معلوم ہوا کہ فتح ملک دکن بدے جائے میرے وہان پر نہ حاصل ہوگی اسواسطے نیک ساعت مین خود اوسطرف متوجہ
ہوے اور صوبہ اجمیر کو نظر برکت جہانگیر کے جاگیر مین دیا اور راجہ مان سنگھ اور شاہ قلی محرم اور چند بڑے امیرون کو ہمراہ رکاب
شہزادے کے کرکے واسطے تنبیہ رانا کے اودے پور کیطرف روانہ کیا اور غرض بادشاہ اکبر کی ہمراہ نہ لیجانے مین شہزادے
کے یہ تھی کہ جو سفر دور ودراز درپیش ہے دار السلطنت ہند شاہزادہ ولیعہد سے خالی نرہے اور فساد رانا کا بھی لشکر شہزادے سے
دفع ہوجاوے اور راجہ مانسنگھ کو ہمراہ شاہزادہ کے رخصت کیا لیکن موافق اوسکی عرض کے بنگالہ اوسکی جاگیر مین برقرار رکھا
اور مانسنگھ نے اقرار کیا کہ مین ہمرکاب شہزادے کے رہونگا اور میرے بیٹے اور اہلکار درستی صوبہ بنگالہ کی کرینگے اور اپنے بیٹے
جگت سنگھ کو اوسطرف روانہ کیا لیکن چونکہ جگت سنگھ اونھین دنون مرگیا تھا اسواسطے راجہ مانسنگھ نے اپنے پوتے مہاسنگھ
کو کہ یادگار اوس جگت سنگھ متوفی کا تھا اوسکی جگہہ روانہ بنگالہ کیا غرضکہ جب اکبر اجمیر مین پہونچے اور شہزادے مع سپاہ اوسکی گوشمالی
کو روانہ ملک رانا ہوے تو بعد چند دنون کے خود بادشاہ بھی بطریق شکار اودے پور کو گئے ہر چند راجہ نے مقابلہ لشکر شاہی سے
چند جا کچھہ کیا لیکن آخر تاب نلاکر سخت پہاڑون مین بھاگ گیا اور لشکر شاہی نے اوس ملک کو خراب کرکے بہت کفار کو حوالے
تیغ کیا اور انکے متعلقات کو مقید کیا اونھین دنون مین خبر غدر بنگالہ اور شکست مہاسنگھ کی اکبر شاہ کی عرض مین پہونچی اور وہی

احوال سید خواجہ عبد اللہ

سال پندرھوین تاریخ ماہ ساون کو والدہ سلطان پرویز کی نے انتقال کیا اور جب اکبرشاہ روانۂ دکن ہوے تو بعض خوشامد گویون
نے کہ مفسد و نالائق تھے تنہائی مین چند بار شہزادے کو بہکایا کہ جو اکبرشاہ فتح دکن کو تشریف لے گئے ہین اور بے فتح کیے اوس ملک سے
آنا ہمت شاہی سے بعید ہی اور اسکو مدت چاہیے تو اگر ان دنون آپ طرف ملک جمنا پار کے کہ مشہور میان دوآبہ ہی اور کمال آباد
اور زر ریز ہی تشریف لے چلین تو باعث عروج اور ترقی کا ہوگا اور فساد بنگالہ بھی مٹ جاوے گا راجہ مان سنگھہ کہ بنگالہ جانا
چاہتا تھا یہ سنکر اون بیہودون کا مددگار ہوا اور شہزادے کو اودھر چلنے کا شوق بڑھایا شہزادے نے مہم رانا کی ناتمام چھوڑکر آگرہ
کی طرف کوچ کیا قلیچ خان قلعہ دار وہان کا بنظر اخلاص و عقیدت کے باہر آیا اور حاضر ہوکر نذر کی بعضے مفسدون نے پھر شہزادے
کو ورغلانا کہ اگر یہ قلعہ دار قید کر لیا جاوے تو خزانہ قلعے کا بآسانی ملجائیگا لیکن شہزادے نے اونکی اس بیہودہ بات پر عمل نکیا اور اوسکو
قلعے مین لوٹ جانے کی اجازت دی مریم مکانی اکبرشاہ کی والدہ شہزادے کی یہ خبر سنکر سوار ہوکر بہمانے آئین کہ شہزادے کو
جانے سے روکین لیکن شہزادے نے دادی کے آنے کی خبر سنکر پہلے اون کے آنے سے کشتی پر سوار ہوکر براہ جمنا الہ آباد کو روانہ
ہوگئے اور مریم مکانی آزردہ دل ہوکر قلعے کو لوٹ گئین غرضکہ غرہ صفر کو سنہ ۱۰۰۸ ہزار نومین جہانگیر قلعہ الہ آباد مین پہونچے اور اکثر الہ آباد
سے اودھر کے شہرون کو اپنے قبضے مین لاکر ہمراہی امرا کی جاگیر مین دیا جیسے صوبہ بہار قطب الدین خان کو کلتاش کو اور جونپور لالہ بیگ
کو اور کالپی نسیم بہادر کو اور ان سبکو اون کی جاگیرون پر رخصت کیا اور رائے گھنسور دیوان سے تیس لاکھہ روپیہ خزانہ کے کہ
خالصات صوبہ بہار سے تحصیل کرکے لایا تھا لیے اور ہرچند یہ خبرین مکرر اکبرشاہ کو دکن مین پہونچین لیکن اون کے دل مین شہزادے
کی طرف سے کچھہ برائی نہ آئی اور شریف نامی پسر عبدالصمد شیرین قلم کو کہ خاص خدمتگار تھا اور شہزادے سے بھی موافقت رکھتا تھا ہمراہ فرمان
عنایت مشتمل اوپر نصائح کے واسطے طلب شہزادے کے اپنی طرف روانہ کیا جب یہ فرمان شہزادے کو پہونچا طریقہ استقبال اور تعظیم
بجالا کر چاہا کہ باپ کی خدمت مین جاؤن لیکن بلحاظ اپنی باتون کے توقف کیا اور شریف کو بھی لوٹ جانے کی اجازت ندی اور اوسنے
اپنی چالاکی سے شہزادے کے مزاج مین کمال دخل کرکے چند روز ون مین وکیل سلطنت ہوا اکبرشاہ نے گھر کا فساد مٹانا اول مناسب
سنہ ۱۰۰۹ جان کر بے فتح تمام ملک دکن کے موسم بہار مین سنہ ایکہزار نومین بندوبست دکن کا اوپر رائے سپہ سالار خانخانان اور علامی شیخ ابوالفضل
کے سونپ کر اکبرآباد کی جانب معاودت فرمائی اور اوسی سال وہان رونق افروز ہوکر خواجہ عبداللہ کو بخطاب خانی ممتاز فرمایا اور
سنہ ۱۰۱۰ سنہ ایکہزار دس مین کہ اکبرشاہ آگرہ مین رونق افروز تھے شہزادہ جہانگیر بھی تیس ہزار سوار لے کر ساتھہ بہت ہاتھیون کے روانہ
آگرہ ہوے اگرچہ ظاہر مین نام ملاقات باپ کا تھا لیکن باطن مین ارادہ سلطنت پوشیدہ تھا جو اس طرف سے شہزادے کے آنے
کی خبر اکبر بادشاہ کو پہونچی شہزادے کے دیکھنے کی خوشی رنج و وحشت سے بدل گئی اور اکثر سردار کہ شہزادے کے نفاق کی خبر عرض کرتے
تھے کمال اندیشے مین پڑے خصوصاً جعفر بیگ آصف خان دیوان بادشاہ قریب ہوا کہ خوف سے مرجاے اور جب لشکر شہزادہ
قصبۂ اٹاوہ مین کہ جاگیر اوسی دیوان کا تھا پہونچا تو دیوان مذکور نے ایک عمدہ لعل شہزادے کی نذر کو بھیجا اسی درمیان مین
اکبرشاہ نے فرمان بھیجا کہ آنا نور چشم کا اس لشکر اور ہاتھیون سے خیال اور باتون کا ہمارے دل مین ڈالتا ہی کہ اس طرح سے فرزند
کا آنا والد کے پاس تمھاری ہی فقط رسم ہی اگر اظہار جمعیت اور حاضری لشکر منظور ہی تو مجرائی اونکا قبول ہوا لوگون کو اون کی جاگیرون پر
روانہ کرکے تنہا خدمت مین حاضر ہوا ور اگر او وہم دل مین ہو اور جمع خاطر نہو تو الہ آباد کو لوٹ جاؤ جب تک کہ تمھارے دلکو ہر طرح اطمینان
حاصل ہو جاے پھر نے تمکو آ جانا اور شہزادے کو جب اسطرحکا فرمان پونہچا تو حیران ہوکر اٹاوے مین توقف کیا اور عرضداشت اخلاص
اس مضمون کی باپ کی خدمت مین روانہ کی کہ نیازمند باکمال آرزومندی قصد زیارت کرکے چاہتا تھا کہ جلد سعادت آستانہ بوسی کی

لاچار عبد اللہ خان خواجہ یادگار کے ہمراہ بادشاہ کی خدمت مین آگئے کہ مبادا ادری مین اوسکی چغلیون سے مزاج برہم ہوا اور اکبر شاہ نے عبد اللہ خان کی شجاعت اور لیاقت دیکھکر منصب ڈیڑھ ہزاری اور خطاب صفدر خانی کا عنایت کیا اور خواجہ یادگار کو بھی بڑے منصب سے امتیاز دیا اور جب جہانگیر فتحپور سے الہ آباد کو روانہ ہوے تھے تو ہر چند اکبر شاہ نے ظاہر مین رخصت دی تھی لیکن دل مین فرزند کی جدائی کے روادار نتھے اور باوجود اس تعلق خاطر کے اہل غرض جو فتنہ پرداز تھے ہر روز ایک نئی بات بناکر اکبر شاہ کے مزاج مین شہزادے کی طرف سے رنجش ڈالتے تھے اور اکبر شاہ اکثر لوگون مین شہزادے کی شراب خواری کی شکایت کرنے لگا اور طرفہ ماجرا مفسدون کی یہ ہوئی کہ شہزادے کا اخبار نویس ایک خواص لڑکے پر عاشق ہوا اور وہ لڑکا دوسرے لڑکے پر کہ خدمتگار تھا عاشق ہوا اور یہ تینون آپس مین ملکر شہزادے کی خدمت سے بھاگے اور چاہا کہ دکن مین جاکر شہزادہ دانیال کے پاس رہین شہزادے نے یہ سنکر اپنے سوار بھیجے اور اونکو پکڑا بلوایا اور جب یہ تینون حالت غضب مین روبرو آئے تو شہزادے نے اخبار نویس کا چمڑا کھچوا ڈالا اور خواص کو خوجہ کیا اور خدمتگار کو خوب پٹوایا اس سیاست سے تمام لوگ ڈر گئے اور بھاگنا موقوف ہوا مفسدون نے اس قصہ کو خوب بناکر اکبر شاہ سے عرض کیا اور بادشاہ یہ سنکر کمال رنجیدہ ہوکر فرمانے لگے کہ ہمنے تمام ملک بزور تلوار لیا لیکن بکری کا بھی اپنے روبرو رحم سے چمڑا نہین کھچوایا ہی تعجب ہی کہ میرے بیٹے سخت دلی سے اپنے آگے آدمیون کا پوست کھچواتے ہین فتنہ انگیزون نے عرض کی کہ جناب شہزادے افیون شراب مین ملاکر پیتے ہین اس باعث سے یہ غصہ اور بدمزاجی ہی اور اوسوقت کسیکو طاقت منع کی نہین ہوتی اکثر صاحب ایسے وقت مین روبرو نہین آتے اور جو ہوتے ہین خاموش کھڑے رہتے ہین اکبر شاہ کو کہ ہمیشہ جہانگیر کی درستی کا خیال رہتا تھا اسواسطے چاہا کہ خود بدولت الہ آباد کو جاکر شہزادے کو ہمراہ اکبر آباد مین لے آوین اس غرض سے پیر کی رات کو گیارہوین تاریخ ماہ کوار سنہ ایکہزار بارہ ہجری مین الہ آباد کی طرف کشتی مین بیٹھکر کوچ کیا اور تین کوس شہر سے کہ پیش خیمہ جمنا کے کنارے کھڑا تھا اوس طرف روانہ ہوے اتفاق سے کشتی شب کو راہ مین ریتی پر چڑھ گئی ہر چند ملاحون نے چاہا کہ نکلے مگر فجر تک وہین پھنسی رہی بعد صبح کے امرا نے اپنی کشتیون مین پاس آکر مجرا کیا اور اس حادثے کے وقوع سے چاہا کہ بادشاہ کو جانے سے منع کرین لیکن بباعث ہیبت شاہی کے کوئی نہ بول سکا غرض بہزار خرابی کشتی کھینچکر کنارے پر لائے اور اکبر شاہ پیش خیمہ مین رونق افروز ہوے دوسرے دن پانی بکثرت برسنے لگا اور خبر بیماری حضرت مریم مکانی کی کہ والدہ اکبر کی تھین بادشاہ کے پاس آئی اور چونکہ والدہ اکبر شاہ کی اس سفر سے راضی نہ تھین اسواسطے بادشاہ نے خبر بیماری اونکی سنکر جانا کہ اونھون نے میرے سنانے کو بیماری کی خبر مشہور کی ہی اور ان دو تین دنون مین کثرت بارش کے سبب سے کوئی خیمہ کھڑا نکر سکا سوا دولتخانہ خاص اور چند خیمون کے وہان اور نہ تھا بدھ کی شبکو خبر آئی کہ بادشاہ کی والدہ کی طبیعت بہت بگڑ گئی ہی اور طبیبون نے امید قطع کی ہی اکبر شاہ یہ سنکر آخری دیدار کے واسطے شہر کی جانب لوٹے اور قلعے مین آکر اپنی والدہ کا حال بہت خراب پایا اور بہت چاہا کہ کوئی نصیحت یا کلام اونکی زبان گوہر فشان سے سنین لیکن بیہوشی کے باعث اونکی زبان مین طاقت کلام کی نپائی لاچار تقدیر الہی پر راضی ہوکر گوشہ اندوہ وملال مین بیٹھے اور اٹھارہوین تاریخ اوسی مہینے کی پیر کی رات کو اکبر شاہ بادشاہ کی والدہ ماجدہ نے اس جہان سے کوچ کیا اس غم سے تمام ملک مین ماتم ہوا اور ہر شخص نے سوگ منایا اور بادشاہ نے ماتم مین ڈاڑھی مونچھہ اور سر منڈوا کر ماتمی لباس پہنا اور کئی ہزار منصب دار اور امرا اور احدی اور شاگرد پیشہ نے بھی بادشاہ کی موافقت مین مصیبت کی صورت بنائی اور خود بادشاہ نے چند قدم تابوت کاندھے پر اوٹھایا پھر باقی امرا نوبت بنوبت لیتے گئے پھر تابوت کو دہلی روانہ کرکے بادشاہ دولتخانے کی طرف پھر آئے اور دوسرے دن ماتمی لباس اوتار کر اپنے لوگون سے بھی وہ

ف اکبر شاہ کی والدہ کا وفات ہونا اور مدفون ہونا مقبرہ ہمایون مین بمقام دہلی کے

لباس اوتروایا اور ہرکسیکو موافق مرتبے کے خلعت عنایت کیا اور تابوت بادشاہ کی والدہ کا پندرہ پہر کے عرصے مین دہلی کو پونچا
اور اپنے خاوند حضرت ہمایون بادشاہ کے مقبرے مین مدفون ہوئین اور جب شہزادے نے الہ آباد مین اکبر شاہ کا آنا پھر والدہ
کی بیماری کے سبب سے لوٹ جانا اور حال انتقال سنا تو اوسیوقت شریف خان کو حکومت صوبہ بہار پر روانہ کرکے
بنفس نفیس آگرہ کی جانب باپ کی خدمت مین روانہ ہوے تا باپ کے دل مین جو بیطرف سے کدورت ہی دور ہو جاوے
اور دادی کی تعزیت مین شریک رہون اور اکبر شاہ شہزادے کے آنیکو سنکر کمال مسرور ہوے اور نیک ساعت مین بابا
سلام ہوے اور جب شہزادے نے رسوم مقررہ اور آداب سے فراغت حاصل کی تو اکبر شاہ نے فرزند کو سینۂ بے کینہ
سے ملاکر خوشی سے کمال مہربانی فرمائی اس حال سے دوست خوشحال او مفسد خجالت زدہ ہوے شادیانہ بجنے لگا شہزادے
نے دو سو مُہرین سو سو تولے کی اور چار مہرین پچاس پچاس تولے کی اور ایک پچیس تولہ کی اور ایک بیس تولہ کی اور تین پانچ
پانچ تولے کی اوسوقت نذر کین اور ایک الماس لاکھ روپے کی قیمت کا اور چار ہاتھی عمدہ پیش کش کیے اور بعد فراغت کے ان سب
کامون سے اکبر شاہ حرم سرا کے اندر تشریف لے گئے اور شہزادے بھی ہمراہ گئے وہان بادشاہ نے کچھ باتین شکایت آمیز شہزادے
سے کہین اور از روے عنایت فرمایا کہ بباکثرت نشہ سے کہ تمھارے دماغ مین خلل آگیا ہی تو بہتر یہ ہی کہ چند مدت میرے پاس
رہو تا علاج سے تمھارے مزاج کی اصلاح ہو جاوے اور شہزادے کو عبادتخانے مین بٹھاکر چند خدمتگارون کو محافظت پر مقرر
کیا اور ہر روز شہزادیان آکر جہانگیر کی تسلی کیا کرتی تھین جہانگیر دس روز تک وہین رہے جب بادشاہ کو معلوم ہوا کہ باتین انکی
شراب خواری اور بدماغی کی جو لوگون نے عرض کی تھین سب جھوٹھ ہین تو دولت خانے کے جانے کی اجازت شہزادے
کو دی اور شہزادے کے مصاحب جو بادشاہ کے خوف سے چھپ گئے تھے اوسوقت آکر شہزادے سے ملے اور حضرت جہانگیر
بادشاہ ہر روز باپ کے سلام کو جاتے اور مورد لطف و عنایت ہوا کرتے اور انھین دنون مین خط ہادی شاہ کا کہ بڑے
ولی ہین خاندان چشت سے اکبر شاہ کے پاس آیا مضمون یہ تھا کہ مینے حضرت جناب بہاوالدین قدس سرہ العزیز کو خواب
مین دیکھا ہی وہ فرماتے ہین کہ سلطان سلیم یعنی جہانگیر جلد تخت سلطنت پر رونق افروز ہون گے اور عالم کو اپنی داد و دہش
سے آباد کرینگے اور عجیب باتون سے کہ اون دنون واقع ہوئین یہ ہی کہ جہانگیر کا ایک ہاتھی گران بار نام لڑائی مین بیمثل تھا
اور بادشاہی فیلخانے مین اوسکے مقابل ہاتھی نہ تھا اور اسیطرح شہزادہ خسرو کے یہان بھی ایک ہاتھی تھا آب روپ نام کہ
لڑائی مین نامی ہو رہا تھا اکبر شاہ نے حکم دیا کہ ان دونون ہاتھیونکو آپس مین لڑاوین اور تیسرا ہاتھی اپنا ان تھمن نام کمک پر مقرر
کیا کہ جب ایک اون دونون مین سے دوسرے پر غالب ہو اور فیلبان اوسکو نروک سکے تو اس ہاتھی کو لاکر اوسکو روکین اور اس
ہاتھی کو اصطلاح مین طمانچہ کہتے ہین اور اکبر شاہ کا نکالا ہوا ہی کہ لڑائی مین مست ہاتھیون کو اوس سے جدا کرتے ہین اور لوہہ لنگر
اور چرخی اور اوچاری بھی اکبر شاہ کے اختراع سے ہین غرضکہ جہانگیر اور خسرو نے گھوڑون پر سوار ہو کر سیر کرنے کی اجازت لی
اور اکبر شاہ جھروکے مین شاہزادہ خرم کو لیکر سیر کیواسطے بیٹھے جب دونون ہاتھی لڑے تو گران بار آب روپ پر غالب آیا
اور حسب ارشاد ان تھمن کو فیلبان سامنے لایا کہ گران بار کو روکے جہانگیر کے لوگون نے اوس فیلبان کو سامنے سے لانے
کی ممانعت کی اور اوسکو دور سے پتھر مارنے لگے لیکن وہ فیلبان حسب ارشاد اپنے ہاتھی کو سامنے سے لایا اتفاقاً
ایک پتھر اوس فیلبان کی کنپٹی پر لگا کہ خون بہنے لگا شہزادہ خسرو نے مع چند مفسدون کی یہ حرکت جہانگیر کے لوگون کی اور
فیلبان کا زخمی ہونا بڑھا کر اکبر شاہ سے عرض کی اکبر شاہ نے گستاخی سے رنجیدہ ہو کر شہزادہ خرم سے فرمایا کہ جہانگیر سے

کہین کہ حضور فرماتے ہین کہ یہ ہاتھی بھی حقیقت مین تمھارا ہی ہے زیادتی کس باعث کی شہزادہ خرم نے اپنے باپ جہانگیر کے پاس آکر
حکم اکبر شاہ اپنے باپ سے بیان کیا جہانگیر نے فرمایا کہ سچ ہو ہرگز اس بات سے اطلاع نہین اور مینے ہرگز حکم ہاتھی اور فیلبان کے
مارنے کا نہین دیا ہی شہزادہ خرم نے عرض کی کہ اگر فی الواقع اسیطرح ہی تو اپنے لوگون کو حکم کرتے کہ آتشبازی وغیرہ سے ہاتھیون
کو جدا کرین جہانگیر نے اسباب کا حکم دیا اور ہرچند تدبیرین کین لیکن وہ ہاتھی جدا نہوے یہان تک کہ ان مین سے ہاتھی بھی عاجز ہوکر
بھاگا اور وہ دونون لڑتے ہوے جمنا مین گھسے ناگاہ ایک بڑی کشتی دریان مین آگئی تب گرانبار ہاتھی نے اوس کا پیچھا چھوڑا
اوسوقت شہزادہ خرم نے اپنے دادا اکبر شاہ کے پاس آکر آداب عرض کیا اور کہا کہ حضرت جہانگیر اس گستاخی پر راضی تھے
اور دانستہ کام نہین ہوا لوگون نے برخلاف عرض کیا تھا اور انھین دنون مین حادثہ عظیم وفات اکبر شاہ کا واقع ہوا تفصیل اسکی
یہ ہی کہ اکاون سال تک اکبر شاہ کو سلطنت مین کبھی کوئی حرج پیش نہین آیا اور ہر طرف سے فتح و نصرت حاصل ہوئی اقبال ملازم
رکاب اور دولت خادم جناب رہی آخر زمانہ نے بیوفائی کی کہ دوشنبہ کے روز بیسوین جمادی الاول کی سنہ ایکہزار چودہ ہجری مین مزاج
صحت سے منحرف ہوا اور عارضہ بخار نے شدت پکڑی آخر کو دست شروع ہوے شہزادہ خرم یعنے شاہجہان بیمارداری کے
متکفل ہوے اور حکیم علی کہ افسر سب طبیبون کا تھا معالج ہوا لیکن چونکہ تقدیر مقتضی کوچ کی تھی جسقدر علاج اور تدبیر کرتے تھے
مرض مین زیادتی ہوتی تھی اور چونکہ شہزادہ خسرو بھانجا راجہ مانسنگھ کا اور داماد خان اعظم خان کا تھا اور اون دونون کا ربار سلطنت
انھین دو کے تفویض تھا اسواسطے لوگون نے چاہا کہ باوجود ہونے جہانگیر کے شہزادہ خسرو کو بادشاہ کرکے فتنہ و فساد شروع
کرین اور جہانگیر شاہ نے یہ حال معلوم کرکے بنا بر احتیاط کہ شرائط جہانداری سے ہی ایسے وقت مین باپ کے قرب سے
پہلو تہی کی اور آمد و رفت قلعے کے اندر سے بالکل موقوف کر دی لیکن شاہجہان اوسیطرح مفسدون کے اندر اپنے دادا اکبر شاہ
کے پاس آتے جاتے رہے اور بمقتضاے ہمت دادا کے خدمت موقوف نکی اور ہرچند اونکی مان نے بھی منع کیا کہ ایسے وقت مین
علاج وغیرہ اکبر شاہ کا اپنے ذمے نہ لو لیکن شاہجہان نے ثبات قدمی کرکے دشمنون مین اسیطرح دخیل رہے اور جہانگیر اور
اپنی مان سے اجازت لیکر اکبر شاہ کے پاس بیمارداری کو رہے اور ہرچند جہانگیر شاہ سے لوگون نے عرض کیا کہ آپ بھی اپنی
والدہ کے پاس رہین لیکن اونھون نے احتیاط اسی مین سمجھی کہ اسوقت الگ رہین اور شاہجہان نے کہا کہ مین جب تک زندہ
ہون دادا کی خدمت سے الگ نہونگا غرضکہ اللہ تعالے نے بمقتضاے اونکی نیک نیتی اور ہمت کے مفسدون کی بدی سے
محفوظ رکھا اور انھین دنون جہانگیر شاہ کی لونڈی سے دو صاحبزادے پیدا ہوے اور نام اونکا جہاندار اور شہریار ہوا اور چونکہ
تقدیر مین سلطنت جہانگیر کے نام تھی خود بخود وہ جماعت مفسدون کی اپنی باتون سے پشیمان اور شرمندہ ہوکر جہانگیر کے پاس آلیے
اور معذرت کی دوسرے دن جہانگیر اکبر شاہ کے دیکھنے کو گئے اور حالت نزع آخری دیدار کا حاصل کیا اور شاہجہان کی جوانمردی
اور حسن خدمت اور بردباری پر تحسین و آفرین کی اور اپنے ساتھ اپنے دولتخانے مین لے آئے اور بدھ کی رات کو تیرہوین
تاریخ جمادی الآخرہ کی سنہ ایکہزار چودہ مین اکبر شاہ کا اوسی مرض مین انتقال ہوا دوسرے روز بعد درستی سامان تجہیز و تکفین
باغ سکندرہ مین سپرد رحمت الہی کے کیا پیدایش اکبر شاہ کی نوسو پچاس مین واقع ہوئی ہی اور نوسو تریسٹھ مین تخت
سلطنت پر جلوس کیا اور اکبر شاہ کے تین فرزند دلبند نامدار اور تین دختر عفت شعار تھین پہلے سلطان نورالدین
محمد جہانگیر کہ اکبر شاہ کی جگہہ تختنشین ہوے دوسرے سلطان مراد کہ سنہ ایکہزار سات
مین مطابق سال چوالیس جلوس کے دکن مین کثرت شراب خواری سے وفات پائی تیسرے

سنہ ۱۰۱۳ سلطان دانیال کہ ایکہزار تیرہ ہجری مین موافق سال اونچاس جلوس کے یہ ہر دو دکن مین بہت شراب پینے سے مرے
اور نام شہزادیون کے یہ ہین شہزادہ خانم شکر النسا خانم آرام بانو بیگم اور بعد اسکے جو حالات تحریر ہون گے وہ
خود جہانگیر بادشاہ کی تحریر کا ترجمہ ہی کہ ابتدائے سلطنت سے شروع اونیسوین سال جلوس تک لکھے ہین ذکر جہانگیر کے وزیرون
کا جو شہزادگی کے زمانے مین تھے پہلے رائے گنہسو جہانگیر کا دیوان تھا اور اوسکے بعد بایزید بیگ
اس خدمت پر مقرر ہوے اونکے بعد خواجہ محمد دوست کابلی کہ بعد سلطنت جہانگیر کے بخطاب خواجہ جہان مشہور ہوے دیوان ہوے
ہین اون کے بعد خان بیگ اس خدمت سے ممتاز ہوے اور امیر الملک شریف خان پسر عبد الصمد شیرین قلم تھے کہ اونھون نے بعد
سلطنت جہانگیر کے امیر الامرا کا خطاب پایا اور مرتبہ وکالت سے سرفراز ہوے اور بعد اونکے کچھ دنون خدمت دیوانی کی وزیر خان
محمد مقیم کو موافق عہد سلطنت اکبر کے بحال رہی اور پھر وزارت نصف سلطنت کی وزیر الملک خان بیگ والاشاہی مذکور کو مرحمت ہوئی
اور وزارت نصف باقی کی مرزا غیاث بیگ طہرانی کو دیکر خطاب اعتماد الدولہ کا بخشا لیکن یہ اعتماد الدولہ کا وزارت مین کچھ اختیار
نرکھتے تھے گویا پیشکار امیر الامرا کے تھے اور امیر خان امیر الامرا وکیل مدار علیہ سب کام کے تھے جب یہ دائم المرض ہوے اور
جہانگیر بادشاہ نے کابل کیطرف کوچ کیا تو جعفر بیگ قزوینی کو جو آصف خان مشہور تھے تیسرے صفر کو ایکہزار پندرہ مین کاروبار دولت کا
کا تفویض فرمایا لیکن ان جعفر بیگ نے خواجہ ابو الحسن کو بادشاہ سے اجازت لیکر اپنے ساتھ لیا تا نگہداشت دفتر اور کاغذ ونکی
کرین اور یہ خواجہ ابو الحسن اگرچہ مرد راست اور درست کار تھے لیکن ترشروئی اور بدخوئی سے موصوف تھے اور جب جعفر بیگ آصفخان
سنہ ۱۰۲۰ سہم دکن کو شہزادہ پرویز کے ہمراہ رخصت ہوے تو ستائیسوین جمادی الاولی سنہ ایکہزار بیس مین خدمت دیوانی پھر اعتماد الدولہ
کو ملی اور انھون نے تا بحیات اپنے اس کام کو حسن خوبی سے انجام دیا اور بعد وفات اس وزیر کے بارہوین جمادی الاخرہ سنہ
سنہ ۱۰۳۱ ایکہزار اکتیس ہجری مین پھر خدمت وزارت مع خلعت خواجہ ابو الحسن کو بخشی اور بعد اسکے کہ مہابت خان درگاہ معلے سے خارج
کیے گئے تو یمین الدولہ آصف خان خلف الصدق اعتماد الدولہ کے پندرہوین صفر سنہ ایکہزار پینتیس ہجری تک منصب بزرگ
وکالت پر رہے اور خواجہ ابو الحسن کار دیوانی مین سرگرم تھے اور جہانگیر کی وفات تک اسی خدمت پر مستقل تھے ذکر جہانگیر
کی اولاد کا جہانگیر بادشاہ کے پانچ فرزند والاگہر اور دو دختر قدسی اختر تھین پہلے سلطان خسرو دوسرے سلطان پرویز تیسرے
سلطان خرم چوتھے سلطان جہاندار پانچوین سلطان شہریار اور دختر کلان سلطان نثار بیگم اور چھوٹی بہار بانو بیگم ہین خسرو اور جہاندار
اور پرویز یہ تینون حین حیات اپنے والد بزرگوار کے راہی ملک بقا ہوے اور تاریخین اونکی مع حالات اپنے مقامون پر لکھی جاوینگی
اور سلطان خسرو کے دو فرزند اور ایک دختر پیچھے رہے دونون کے بعد جہانگیر نے وفات پائی اور صاحبزادی اونکی بہت دنون زندہ
رہین اور سلطان پرویز کے ایک لڑکی تھی لڑکا اپنے باپ سے پہلے مرا اور لڑکی شہزادہ دارا شکوہ کے نکاح مین رہی اور شاہجہان
بادشاہ کے چار فرزند اقبالمند اور تین دختر قدسی اختر پیدا ہوئین اول سلطان دارا شکوہ دوسرے سلطان شجاع تیسرے سلطان
اورنگ زیب چوتھے سلطان مراد بخش اور پہلی لڑکی سر پر بانو بیگم دوسری جہان آرا بیگم تیسری روشن آرا بیگم شاہزادہ جہاندار لاولد ہی اور
شہریار کی ایک دختر ہوئی ارزانی بیگم نام ذکر جہانگیر کے عالمون کا ملا روزبہانے تبریزی ملا شکر اللہ شیرازی بقاسری میر ابو القاسم
گیلانی ملا باقر کشمیری ملا محمد سیستانی ملا مقصود علی قاضی نور اللہ ملا فاضل کابلی ملا عبد الحکیم سیالکوٹی ملا عبد اللطیف سلطانپوری ملا
عبد الرحمن بہورہ گجراتی ملا فاضل کابلی ملا حسن راعی ملا محمود جونپوری ذکر جہانگیر کی حکیمون کا حکیم رکنا کاشی حکیم صدرا ملقب مسیح الزمان حکیم ابو القاسم
گیلانی ملقب بحکیم الملک حکیم موہنائی شیرازی حکیم روح اللہ کابلی مقیم سید گجراتی حکیم تقی گجراتی ذکر جہانگیر کے شاعرون کا

بابا طالب اصفہانی حیاتی گیلانی ملا نظیری نیشاپوری ملا محمد صوفی مازندرانی ملک الشعرا طالبا آملی سعیدائی گیلانی زرگر باشی میر معصوم کاشی تولشوہ کاشی ملا حیدر رحصائی شیدا **ذکر ان حافظون کا جو خدمت مین حاضر رہا کرتے تھے** حافظ نادعلی حافظ قطب حافظ عبداللہ حافظ استاد محمد بالی حافظ حیبلہ **ذکر ہندی گویون کا** چتر خان پرویز داد ماکھو حمزہ **ذکر طلبگاری نورجہان بیگم کا چھٹے سال مین** میرزا غیاث بیگ پسر خواجہ محمد شریف طہرانی کے ہین اور یہ خواجہ محمد شریف طہرانی اول مین وزیر خان محمد خان تکلو حاکم خراسان کے تھے بعد فوت محمد خان کے شاہ طہماسپ صفوی کی خدمت مین رہے اس بادشاہ نے انکو وزارت مرو کی عنایت کی اور ان خواجہ محمد شریف کے دو لڑکے تھے پہلا آقا طاہر دوسرا مرزا غیاث بیگ سو محمد شریف طہرانی نے اپنے بیٹے مرزا غیاث بیگ کا نکاح مرزا علاءالدولہ بن آقا ملا کی لڑکی سے کیا اور اس سے میرزا غیاث بیگ کے دو فرزند اور ایک دختر متولد ہوئی جب خواجہ محمد شریف کی وفات ہوئی تو میرزا غیاث بیگ مع اہل و عیال ہندوستان کیطرف چلے قندھار مین انکے ایک اور لڑکی دوسری ہوئی پھر فتحپور مین اکبر بادشاہ کی خدمت مین ممتاز ہوے اور تھوڑے دنون مین اپنی لیاقت اور ہوشیاری اور بادشاہ کی قدردانی سے دیوان بیوتات ہوے اور یہ غیاث بیگ تحریر اور مقدمہ فہمی مین بہت نیک ذات اور کارگزار تھے اور تذکرہ اگلے شعرا کے بہت دیکھے تھے خود بھی خوب شعر کہتے تھے شکست خط کے لکھنے مین خوب ماہر تھے کل خدمت سے فرصت ملتی تو اوقات اپنی شعر و سخن سے گذارتے دوستون اور اہل حاجت کو بہت دیا کرتے تھے مگر باوجود ان سب خوبیون کے یہ بڑا عیب تھا کہ رشوت جو کوئی دیتا تو لے لیتے تھے غرض جن دنون کہ اکبر شاہ لاہور مین رونق افروز تھے ایک شخص علی قلی بیگ استجلو نام کہ شاہ اسمٰعیل ثانی کے نوکرون مین سے تھا عراق سے آکر شاہ کی خدمت مین نوکر ہوا اور مرزا غیاث بیگ کی اوس دختر سے جو قندھار مین ہوئی تھی نکاح کیا اور آخر کو یہ علی قلی بیگ جہانگیر بادشاہ کی خدمت مین سرفراز ہوا اور خطاب شیر افگن خان کا اور منصب لائق پایا جب جہانگیر تخت نشین ہوے تو اوسکو بنگلے مین جاگیر دیکر رخصت کیا باقی مفصل حال اسکا اپنے مقام پر لکھا جاویگا قصہ کوتاہ جب یہ شیر افگن خان راہی ملک عدم ہوا تو جہانگیر کے حکم سے صوبہ بنگالہ کے کارپردازون نے مرزا غیاث بیگ کے اس لڑکے کو درگاہ شاہی مین روانہ کیا اور جہانگیر نے بسبب رنجش کے قطب الدین خان کے مارے جانے سے نورجہان کو اپنی والدہ سببی رقیہ سلطان بیگم کو دے دیا یہ نورجہان کچھ دنون اونکے پاس رہے جب انکے نصیب نے ترقی کی اور اقبال کا زمانہ آیا تو نوروز کے ایک دن مین جہانگیر نے نورجہان کو دیکھا اور نظر مبارک مین پسند آئے بادشاہ نے اپنے حرم سرا مین لے لیا اور ہر روز محبت بادشاہ کی زیادہ ہونے لگی اور نور محل مشہور ہوئی بعد چند دنون کے نورجہان بیگم کا خطاب پایا سب اقربا اسکے بڑے بڑے منصب اور خدمتون پر مقرر ہوے اور اعتمادالدولہ یعنے مرزا غیاث بیگ باپ نورجہان کے خدمت وکالت کل سے سرفراز ہوے اور بڑا بھائی اوسکا ابوالحسن بادشاہی خانساماں ہوکر مخاطب باعتقاد خان ہوا باقی اور قریبون کو بھی خطاب خانی کا ملا اور دلارام نام برکتری دائی جسنے نورجہان کو دودھ پلایا تھا حاجی کوکہ مشہور ہوکر دیوان محلون کے بنی یہان تک کہ صدرالصدور بادشاہی جو خرچ محلون مین دیا کرتا وہ اسکے مہر سے جاری ہوتا اور اس نورجہان کا اسقدر دخل ہوا کہ سوا خطبہ کے جو کچھ لوازم سلطنت ہے سب اسکے واسطے ہوا آخر کو یہ نورجہان جھروکے مین بیٹھکر بڑے امیرون کا سلام لیا کرتی اور حکم جو چاہتی دیتی اور اور سکہ کہ اسکے نام کا ہوا یہ ہے سہ بحکم شاہ جہانگیر یافت صد زیور ٭ بنام نورجہان بادشاہ بیگم زر ٭ اور فرمانون پر یہ طغرا ہوتا **حکم علیتہ العالیہ نورجہان بیگم بادشاہ** اور رفتہ رفتہ یہ حال ہوا کہ جہانگیر فقط نام کو بادشاہ رہ گیا اور

اکثر فرمایا کرتے کہ مینے سلطنت نورجہان کو دی سوا ایک سیر شراب اور آدھ سیر کباب کے اور کچھہ درکار نہین اس بیگم کی خوبیونکا کچھہ بیان نہین ہوسکتا کہ بالکل خیر تھی جو کوئی اپنی حاجت بیگم سے عرض کرتا اوسکی مراد حاصل ہوتی اور جو اوسکی جناب مین پناہ لاتا آسیب ظلم و رنج سے محفوظ رہتا جہان یتیم لڑکی سیکی سنتی اوسکا نکاح اپنے پاس سے کرادیتی تھی اور جہیز اوسکے لائق عنایت کرتی اور اوسکے خاندان سے خلق اللہ کو بہت نفع ہوا **توزک جہانگیری** یہان سے ترجمہ **حالات نورالدین جہانگیر بادشاہ غازی کا ہی** جو اونیسوین سال جلوس تک خود بادشاہ نے لکھے تھے اور پھر حسب الحکم معتمد خان نے لکھکر تمام کیے

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اللہ تعالے جل شانہ کی عنایت بے نہایت سے پنجشنبہ کے دن کہ ایک ساعت نجومی گذری تھی آٹھوین تاریخ ماہ جمادی الآخرہ کے سنہ ایکہزار چودہ ہجری مین دار الخلافت آگرہ مین بیچ عمر اڑتیس سال کے تخت سلطنت پہ مینے جلوس کیا میرے والد بزرگوار کا جب تک اٹھائیس برس کی عمر ہوئی کوئی فرزند دلبند زندہ نرہتا تھا اسواسطے ہمیشہ اولیاء اللہ سے اس بات کی دعا طلب کرتے تھے چونکہ حضرت خواجۂ خواجگان معین الدین چشتی رحمۃ اللہ علیہ سرچشمۂ اولیاء ہند کے ہین تو واسطے حصول اس امر کے نیت کی تھی کہ اگر اللہ تعالے مجکو فرزند باحیات عنایت کرے تو مین آگرہ سے آپ کے روضۂ متبرکہ تک کہ ایک سو چالیس کوس تک ہی از روے اخلاص پیادہ پا جاؤنگا اور سنہ نوسو ستتر ہجری مین چہارشنبہ کے دن سترہوین تاریخ ربیع الاول کی تھی سات گھڑی دن چڑھے چوبیسوین درجہ مین طالع میزان کے اللہ تعالے نے مجکو پیدا کیا اور جن دنون کہ میرے باپ کو فرزند کی خواہش تھی حضرت شیخ سلیم نام ایک صاحب کمال کہ عمر رسیدہ سیکری کے پہاڑ مین قریب آگرے سے رہتے تھے اور وہان کے لوگ اون سے اعتقاد بہت رکھتے تھے تو میرے باپ نے اونکا حال و کمال سنکر ملاقات کی اور ایک دن حالت بیخودی مین پوچھا کہ حضرت میرے کے لڑکے ہونگے حضرت شیخ سلیم رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ انشاء اللہ تعالے بخشندہ بے منت تمکو تین فرزند عنایت کرے گا میرے باپ نے کہا کہ مینے نذر کیے کہ پہلے لڑکے کو تمھارے دامن تربیت مین سونپونگا اور تمھاری شفقت اور مہربانی کو اوسکا مربی کرونگا اون ولی اللہ نے اس بات کو قبول فرمایا اور اپنی زبان گوہرفشان سے ارشاد کیا کہ مبارک ہو مینے بھی اوسکو اپنا ہمنام کیا جب میری والدہ کو زمانہ وضع حمل کا قریب پونہچا تو اونکو حضرت شیخ کے گھر بھیدیا کہ ولادت میری اونکے گھر مین واقع ہو اور بعد میرے پیدا ہونے کے میرا نام محمد سلیم رکھکر سلطان سلیم کا خطاب دیا اور پیار سے باتون مین شیخو بابا کہا کرتے تھے پھر میرے باپ نے موضع سیکری کو کہ مولد میرا ہی مبارک جانکر اپنا پاے تخت مقرر کیا اور چودہ پندرہ سال کے عرصے مین وہ سب جنگل اور میدان کہ درندون کا مسکن تھا ایک عمدہ شہر مشتمل اوپر باغات اور عمارات لطیفہ کے ہوگیا اور بعد فتح گجرات کے اوسکا نام فتحپور رکھا جب مین بادشاہ ہوا تو میرے دلمین آیا کہ اپنا نام بدلون کہ اس نام مین شبہہ پڑتا ہی رومی بادشاہون کے نام کا تو غیب سے میرے دل مین آیا کہ بادشاہونکا کام جہانگیری ہی اپنا نام جہانگیر رکھون اور چونکہ تخت نشینی میری اول دنون مین کہ وقت نور ہی واقع ہوئی ہی تو خطاب اپنا نورالدین کرون اور ایام شاہزادگی مین دانایان ہند کی زبان سے مینے سنا تھا کہ بعد اکبر شاہ کے نورالدین نام ایک شخص حاکم ہوگا یہ بات بھی میرے ذہن مین تھی اسواسطے مین نے نورالدین جہانگیر بادشاہ اپنا نام اور لقب مقرر کیا اور چونکہ مین آگرہ مین تخت نشین ہوا ہون اسواسطے ضرور ہی کہ کچھہ حالات اوس

ذکر حالات شہر آگرہ و دریای جمناہ

شہر کے لکھون یہ آگرہ ہندوستان کے اگلے شہرون سے ہی جمنا کنارے اسمین ایک پرانا قلعہ تھا میرے باپ نے پہلے میرے
تولد سے اوسکو گرا کر نیا قلعہ سرخ پتھر کا بنوایا کہ سیاح لوگ اوسکے مثل نہین بیان کرتے پندرہ سولہ سال مین تمام ہوا اوس مین
چار دروازے اور دو کھڑکیان ہین پینتیس لاکھ روپے کہ اوسکے ایکسو پندرہ ہزار طومان رائج ایران اور ایک کڑور پانچ لاکھ خانے بحساب
توران ہوتے ہین اسکی تعمیر مین صرف ہوے ہین دونون طرف دریا کے اس شہر کی آبادی ہی پچھم طرف آبادی زیادہ سات
کوس کے دور مین ہی طول دو کوس اور عرض ایک کوس کا ہی اور دریا سے پورب کی طرف کی آبادی کا دوڈھائی کوس کا ہے
طول ایک کوس اور عرض آدھے کوس کا لیکن کثرت عمارات اسقدر ہی کہ عراق اور خراسان اور ماوراءالنہر کے مانند چند شہر اسمین
آباد ہووین اکثر سہ منزلہ اور چار منزلہ مکان ہین اور مخلوق اسقدر ہی کہ رستون مین لوگ بدشواری چلتے ہین اقلیم ثانی کے آخر
مین واقع ہی پورب طرف اوسکے ولایت قنوج اور پچھم مین ناگور اور اوتر مین سنبھل اور دکھن مین چندیری واقع ہی ہندون کی
کتابون مین ہی کہ ابتدا دریاے جمنا کی ایک پہاڑ سے ہی جسکا نام کلند ہی کہ وہان آدمی بسبب کثرت سردی کے جا نہین سکتے
ہوا آگرے کی گرم و خشک ہی طبیب کہتے ہین کہ یہ ہوا روح کو تحلیل کرتی ہی اور ضعف لاتی ہی اکثر طبیعتون مین ناموافق ہی مگر بلغمی
اور سوداوی مزاجون کو نقصان نہین کرتے اور اسیواسطے جن جانورون کا ایسا مزاج ہی مثل ہاتھی اور بھینس کے اس آب و ہوا
مین خوش رہتے ہین پہلے سلطنت لودی پٹھانون سے آگرہ بہت آباد تھا اور ایک قلعہ بھی وہان تھا چنانچہ مسعود سعد سلیمان نے
اپنے قصیدے مین کہ بیچ مدح محمود پسر سلطان ابراہیم بن مسعود بن سلطان محمود غزنوی کے اوس قلعہ کے فتح مین لکھا ہی
یہ شعر ہی ❊ حصار آگرہ پیدا شد از میانہ گرد ❊ بسان کوہ برو بارہاے چون کہسار ❊ جب سلطان سکندر لودی نے گوالیار کے
لینے کا ارادہ کیا تو دہلی سے کہ پاے تخت سلاطین دہلی کا تھا آگرے مین آیا اور اپنا رہنا یہان مقرر کیا اور اوس دن سے آگرہ
مین آبادی بڑھی اور سلاطین دہلی کا پاے تخت ہوا جب اللہ تعالے نے سلطنت ہند کی اپنی عنایت اور کرم سے میرے
خاندان مین عنایت کی تو حضرت فردوس مکانی بابر شاہ نے بعد شکست دینے ابراہیم شاہ بن سکندر لودی کے اور مارے جانے
اوسکے اور بعد فتح کرنے لڑائی رانا سانگا کے کہ ہندوستان کے سب راجون مین بڑا تھا جمنا کے پورب طرف ایک اچھی زمین دیکھکر
مربع باغ لگایا کہ ویسا عمدہ باغ اور کہین بیان نہین کرتے اور نام اوسکا گل افشان رکھا اور مختصر عمارت سنگ سرخ کی وہان بنائی
اور اوس باغ کی ایک جانب مین مسجد بنوائی اور خیال تھا کہ مکانات کثیر بنواوین مگر چونکہ عمر نے وفا نکی اسواسطے وہ آرزو ظہور
مین نہ آئی اس کتاب مین جہان لفظ صاحب قران کا لکھا جاویگا مراد اوس سے امیر تیمور گورکان ہین اور فردوس مکانی
سے مراد حضرت بابر شاہ اور جنت آشیانی اشارہ ہی حضرت ہمایون بادشاہ سے اور عرش آشیانی اشارہ میرے والد امجد جلال
الدین محمد اکبر شاہ بادشاہ غازی سے خربوزہ اور انبہ اور باقی میوہ آگرہ اور اوسکے اطراف مین خوب ہوتے ہین اور مجھے تمام
میوے مین انبہ کی طرف کمال رغبت ہی میرے والد عرش آشیانی کے وقت سے ولایتی میوے جو ہندوستان
مین نہین ہوتے یہان اکثر ملتے تھے ان مین سے انگور کے اقسام صاحبی اور حبشی اور کشمشی یہان کے شہرون مین ہونے
لگے چنانچہ لاہور کے بازار مین درمیان فصل کے جتنا چاہین ہر قسم کے ملتے ہین اور منجملہ یہان کے میوون کے اناناس ہی کہ
فرنگیون کے شہر سے آیا ہی خوشبودار اور خوش مزہ ہی تو آگرہ کے گل افشان باغ مین ہر سال کئی ہزار اوترتے ہین اور خوشبوئین
ہین ہند کے پھولون کو تمام جہان کے پھولون پر ترجیح ہی اور کئی پھول ہین کہ تمام دنیا مین اور کہین اونکا نام
و نشان نہین اول گل چنپہ کہ ایک پھول نہایت خوشبودار اور لطیف ہی زعفران کے پھول سے مشابہ لیکن چنپہ کا رنگ

زرد مائل بسفیدی ہی درخت اوسکا بہت خوشنما اور کلان اور پر برگ وشاخ سایہ دار ہی بہار کے موسم مین اسکا ایک درخت باغ
کو معطر کرتا ہی دوسرا گل کیوڑہ خوشبو اوسکی ایسی تیز ہی کہ مشک کی بو سے کم نہین اور رائی بیل کہ بو مین سفید چنبیلی ہی پتے اوسکے دو
تین طبقے آپسمین ملے ہوتے ہین اور مولسری کہ اوسکا درخت بھی بہت خوبصورت اور سایہ دار ہی اور بو اوسکی بہت پسند دل کی ہی اور گل سیوتی
کہ کیوڑے کی طرح ہی مگر کیوڑا خاردار ہوتا ہی اور سیوتی بے خار رنگ مین مائل بزردی اور کیوڑہ سفید رنگ ان سب پھولون سے اور عنبلی
سے کہ ولایت مین یاسمن سفید کہتے ہین تیل خوشبودار تیار ہوتے ہین اور بہت سے پھول ہین کہ اونکے ذکر مین طوالت ہی اور عمدہ
درختون سے یہان کے سرو صنوبر اور چنار اور سفیدار اور بید مولہ کہ ہرگز ہندوستان مین نہوتا تھا اب بہت ملتا ہی اور صندل کا درخت
کہ جزائر مین ہوتا تھا اب باغون مین لگتا ہی آگرہ کے رہنے والے لوگ کسب وہنر اور طلب علم مین بہت کوشش رکھتے ہین اور
ہر دین ومذہب کے لوگ یہان رہتے ہین **بیان اون حکمون کا جو تخت پر بیٹھکر پہلے سب کام سے تمام
ملک مین جاری کیے گئے بعد جلوس کے** پہلا حکم کہ مینے صادر کیا لٹکانا زنجیر عدالت کا تھا کہ اگر عدالت
والے لوگون کے انصاف مین سستی اور طرفداری کرین تو وہ مظلوم لوگ اس زنجیر کو ہلا دیا کرین تا مین اوسکی آواز سے مطلع ہوکر
خود انکی فریاد سنا کرون اصورت اوس زنجیر کی یہ ہی کہ مینے حکم دیا تا سونے کی تیس گز لنبی ایک زنجیر بنا دین اور ساٹھ گھنٹے
اوسمین ہون کل وزن اوسکا چار من ہندی کہ بیس من عراقی ہوتے ہین ایک سرا اونکا کنگورے مین قلعے کے شاہ برج سے باندہ دو دوسرا
دریا کے کنارے پتھر کا ستون کھڑا کرکے باندہ دیا اور سوا اسکے بارہ حکم فرمائے کہ تمام ممالک محروسہ مین اونپر عمل ہو اور ہر عامل
اوسکو اپنا دستور العمل مقرر کرے **حکم اول** پہلے ممانعت کی مینے کہ محصول رستون مین اور دریاؤن پر کسی چیز پر نہ لیا جاوے اور تمغا
اور باقی آئین جو جاگیرداروں نے ہر صوبہ مین اپنے فائدون کو مقرر کیے ہین ایک سخت موقوف کی جاوین **حکم دوم** دوسرا یہ کہ جن ہون
مین چوری اور ڈاکا پڑتا ہو اور وہ جگہہ آبادی سے دور ہو تو اوسکے اطراف کے جاگیردار اوس میدان وجنگل مین سرائے اور مسجد
اور چاہ بنوا دین کہ باعث آبادی کا ہو اور وہان لوگ رہا کرین اور اگر ایسا مقام پرگنہ خالصہ مین ہو تو عامل وہانکا یہ کام کرے اور رستون
مین سوداگرون کے مالونکو اونکی بے رضامندی اور اجازت کے نکھولا کرین **حکم سوم** تیسرے یہ کہ تمام ممالک محروسہ مین مسلمان
یا ہندو جو کوئی مرجاوے تو اوسکا مال واسباب اوسکے وارثون کو دے دیا کرین اور کوئی سرکاری آدمی اوسمین کچھ دخل
نکیا کرے اور اگر اوس متوفی کا کوئی وارث نہو تو واسطے حفاظت اور ضبطی اوس مال کے سرکار کیطرف سے عامل مشرف اور تحویلدار
علیحدہ مقرر کرے کہ اوس مال کو جمع کرکے مصارف شرعی مین مثل بنانے مساجد اور سرائے اور پل اور تالاب اور چاہون مین صرف کیا
جاوے سرکاری کامون مین **حکم چہارم** چوتھے یہ کہ شراب اور ڈربہرہ اور تمام نشے کی چیزین جو شریعت مین منع ہین کوئی نہ بناوین
اور نہ بیچنے پاوے اور باوجودیکہ مین خود شراب پیتا ہون اور اٹھارہ برس کی عمر سے اب تک کہ اٹھتیس سال کا ہون اوسکو
کبھی ترک نکیا اور اوائل مین مینے باعث حرص کے کبھی کبھی بیس پیالہ تک دو آتشہ عرق نوش کیا ہی لیکن جب مجھ مین اوسکا اثر تمام
وکمال ہوا تو مینے اوسکو کم کرنا شروع کیا سات برس کی عرصے مین پانچ چھ پیالے تک آیا اور پہلے وقت بھی مختلف تھے کبھی رات
کبھی دن کبھی صبح کبھی شام آخر کو وقت شب کا مقرر کیا کہ دن کو کاروبار سلطنت مین خرابی نہو اور اب بالکل چھوڑ دی ہی فقط ہضم
طعام کے واسطے پیتا ہون اور مدعا اس بات کا نہین کہ اور کوئی پیے یا پلاوے **حکم پنجم** پانچوین یہ کہ کسی شخص کے گھر کو نزولی نکرین اور
سرکاری نہ بنا دین کہ مخلوق کو بے گھر اور بے درکے کرنا بہتر نہین **حکم ششم** چھٹا یہ کہ منع کر دیا مینے کہ کوئی شخص کسیکی
ناک اور کان کسی گناہ مین نہ کاٹا کرے اور خود مینے بھی اللہ تعالے کے نذر کی ہی کہ کسیکو یہ سیاست نہ کرون کا ایسا ہی گناہ

کہیں بلکہ ادب اور تعزیر اوسپر موافق شریعت کے جاری کرونگا حکم ہفتم ساتوین یہ حکم کیا مینے کہ کوئی عامل خالصہ یا جاگیردار زمین
رعایا کی زور و ظلم سے نہ لے اور اوسکو چھوڑا کر آپ نہ بونے یا وے الحکم ہشتم آٹھوین یہ حکم دیا مینے کہ عامل خالصہ اور جاگیردار جہان
کہین ہون بے اجازت بادشاہی آپسمین نسبت اور قرابت نکیا کرین حکم نہم نوین یہ کہ بڑے بڑے شہرون مین شفاخانے بنوائے
جاوین اور طبیب بیمارون کے علاج کو مقرر ہون اور جو کچھ خرچ اونکی نوکری اور دوا اور خوراک مین صرف ہو سب سرکاری حاصلات
سے ملا کرے رعایا سے نہ تحصیل کیا جاوے کہ اوسکی برکت خاص واسطے میرے ہو اور رعایا تکلیف سے بچین حکم دہم دسوان
حکم یہ کہ موافق طریقہ میرے باپ کے ہر برس ربیع الاول کی اٹھاروین تاریخ کو کہ میری ولادت کا دن ہی بعد ہر سال کے ایک دن قرار
دیکر تمام عملداری مین ان دنون جانور ذبح نہوا کرین اور ہر ہفتے مین بھی دو دن منع کیا ایک جمعرات کہ روز میری تخت نشینی کا ہی اور ایک اتوار
کہ میرے باپ کی پیدایش کا دن ہی حکم یازدہم گیارہوین بطریق عموم مینے حکم کیا کہ عہدے اور جاگیرین میرے باپ کی دی ہوئین اور تمام
نوکر برقرار ہین اور بعد اسکے مینے سبکو جا بقدر حال اور موافق رتبہ منصب اور جاگیرین زیادہ کین اور اضافہ دس بارہ ہزاری سے لیکر تیس
چالیس ہزاری تک عنایت کیے اور روزینہ اور چندے احدیون کے دس سے پندرہ تک اور ماہانہ کل شاگرد پیشہ کا دس بارہ تک
معین فرمایا اور چندے واسطے بیگمات اور والد کی حرمون کے موافق اون کے حال کے رکھا اور جسکو حاجت زیادہ دیکھی اوسکا اضافہ
کیا اور روزینہ علما اور فقرا کا کہ لشکر دعا کا ہی تمام ملک مین موافق اونکے اگلے اوستادون کے بحال رکھے اور میر صدر جہان کو کہ سید
صحیح النسب سے ہند کے ہی اور میرے باپ کے وقتمین عہدہ صدارت کا کرتے تھے اونکو مقرر کیا مینے کہ ہر روز ارباب استحقاق اور
اہل حاجات کی تحقیق کیا کرین اور خود ملاحظہ کرین کہ جسپر تکلیف ہو بادشاہی مال سے اوسکی مدد کیجاوے حکم دوازدہم بارہوین
یہ کہ بعد تخت نشینی کے جو قیدی قلعون اور جیلخانون مین بہت دنون سے قید تھے اونکو مینے رہا کر دیا۔ اور ساعت نیک مین مینے
حکم کیا کہ سکہ میرے نام کا جاری کرین اور پہلے اشرفی پر سکہ جاری کیا اور سونا چاندی مختلف وزنون کے لیکر سکہ سے مزین کین
اور ہر ایک کا جدا جدا نام رکھا چنانچہ سو تولہ کی مہر کا نام نور شاہی اور پچاس تولہ والی کا نور سلطانی اور بیس تولہ والی کا نور دولت اور
دس تولہ والی کا نور کرم اور پانچ تولہ والی کا نور مہر اور ایک تولہ والی کا نور جہانی اور چھ ماشہ والی کا نورانی اور تین ماشہ والی کا رواجی نام
مقرر فرمایا یہ اقسام اشرفیون کے تھے اور چاندی کے اقسام سے جن پر سکہ لگا تو سو تولہ والے کا کوکب طالع اور پچاس تولہ والی کا
کوکب اقبال اور بیس تولہ والے کا کوکب مراد اور دس تولہ والے کا کوکب بخت اور پانچ تولہ والے کا کوکب سعد اور ایک تولہ والے
کا جہانگیری اور چھ ماشہ والے کا سلطانی اور تین ماشہ والیکا نثاری اور تولہ کے دسوین حصے والے کا خیر قبول نام رکھا اور پیسے بھی
تانبے کے اسی حساب سے سکہ لگائے گئے کہ ہر ایک کو نئے نام سے مشہور کیا اور سو تولہ اور پچاس تولہ اور بیس تولہ اور دس تولہ والی اشرفی
پر یہ ابیات آصف خان کو فرمائے کہ کندہ کراوے اور دوسری طرف دوسری بیت کہ جس سے تاریخ سکہ کی نکلے ع بخط نور بر زر کلک
تقدیر ٭ رقم زد شاہ نور الدین جہانگیر ٭ اور درمیان ان دونون مصرعون کے کلمہ تحریر کیا اور دوسری طرف شعر تاریخی یہ تھا ع شد چو خور
زین سکہ نورانی جہان ٭ آفتاب مملکت تاریخ آن ٭ اور درمیان ان دونون مصرعون کے ضرب مقام اور سنہ ہجری اور
سنہ جلوس لکھوایا اور سکہ نور جہانی کا کہ بجاے اشرفی معمولی کے مروج ہی اوسپر امیر الامرا کا یہ شعر لکھوایا ع روی زر را ساخت
نورانی برنگ مہر و ماہ ٭ شاہ نور الدین جہانگیر ابن اکبر بادشاہ ٭ کہ ایک ایک مصرع اس شعر کا ایک ایک جانب کندہ ہوا اور قید
ضرب مقام اور سنہ ہجری اور سنہ جلوس درج کیا گیا اور جہانگیری پر بھی کہ روپیہ کی جگہ مروج ہی مانند
نور جہانی کے مسکوک ہوا اور مراد تولہ سے اڑھائی مثقال معمول ایران اور توران کی ہی اور مبتین تاریخین میرے جلوس

ف نام اشرفی اور روپیون سکون کے وزن مختلف ۱۲

کی مورخون سنے کہی ہین مینے اون سب کا لکھنا مناسب نجانا یہی ایک تاریخ مکتوب خان داروغہ کتب خانہ اور نقاش خانہ کے کہ میرے
بندگان قدیم سے ہین کہی ہوئی یہان لکھتا ہون سے صاحبقران ثانی شاہنشہ جہانگیر ؎ با عدل و داد نشست بر تخت کامرانی ؎ اقبال
وبخت و دولت فتح و شکوہ و نصرت ؎ پیشش کمر بخدمت بستہ بشادمانی ؎ سال جلوس شاہی تاریخ شد چو بنہاد ؎ اقبال سر بپائی صاحبقران
ثانی ؎ اور مینے فرزند خسرو کو ایک لاکھ روپیہ مرمت کیے کہ باہر قلعے کے منعم خان خانخانان کے مکان کو اپنے واسطے درست کر لے اور حکومت
اور افسری ملک پنجاب کی سعید خان کو کہ امراے معتبر اور میرے باپ کے نسبت والون مین سے ہی عنایت کی اصل اوسکی مغل ہی
اوسکے بزرگوارون نے میرے بزرگون کی خدمت کی ہی اور اوسکی رخصت کے وقت جب مینے سنا کہ اوسکے خواجہ سرا ظالم ہین اور مسکین
اور غریبون کو ستاتے ہین تو مینے کہلا بھیجا کہ میرے عدل مین کسیکی رعایت نہین اور میرے انصاف کی ترازو مین چھوٹے بڑے سب
برابر ہین اگر اب تمھارے لوگون سے کسی پر ظلم و زیادتی ہوگی تو مین واجبی سزا دونگا ہرگز انصاف مین رعایت نہ کی جاویگی اور
شیخ فرید بخاری کو کہ میر بخشی میرے باپ کا تھا خلعت اور شمشیر مرصع اور دوات و قلم مرصع عنایت کر کے اوسی خدمت پر بحال رکھا اور واسطے
اوسکی عزت بڑہانیکے کہا مینے کہ تجکو صاحب سیف و قلم جانتا ہون اور مقیم کو کہ آخر عہد مین میرے باپ نے وزیر خانی کا خطاب دیا تھا
اور وزارت سلطنت کی عنایت کی تھی اوسی خطاب اور منصب اور خدمت پر ممتاز رکھا اور خواجہ فتح اللہ کو بھی خلعت دیکر بدستور سابق
بخشی رکھا اور عبد الرزاق معموری کو بھی باوجودیکہ بے سبب شہزادگی کے ایام مین میر بخشی تھا اور بے رخصت بھاگ کر میرے باپ کے پاس
چلا گیا تھا اوسکی تقصیرون پر خیال نکیا اور عہدہ آتش بیگی کا کہ میرے باپ سے پایا تھا اوسی عہدے پر سرفراز رکھا اور دوسرے عہدے
والون کو اندر اور باہر کے اپنے باپ کے وقت کے موافق عہدون پر بحال رکھا اور شریف خان کو کہ لڑکپن سے میرے ساتھ پڑھا تھا
اور شہزادگی مین اوسکو خانی کا خطاب دیا تھا اور جب الہ آباد سے مین اپنے والد بزرگوار کی خدمت فیض صحبت مین آیا تھا تو اوسکو
مین نقارہ اور تومان اور توغ عنایت کر کے منصب دو ہزاری اور پانصدی سے سرفراز اور صوبہ بہار کا حاکم کر کے اودھر روانہ کیا تھا
بعد پندرہ دن کے میرے جلوس سے چوتھی رجب کو جب خدمت مین آیا تو اوسکے آنے سے مجکو کمال خوشی ہوئی کہ اوسکی حسن عقیدت
کے سبب سے مین اوسکو بجاے اپنے فرزند کے جانتا ہون اور یار و مصاحب سمجھتا ہون چونکہ اسکے عقل و اخلاص اور کاردانی
پر مجھکو اعتماد کلی تھا اسواسطے اوسکو وکیل اور وزیر اعظم کر کے خطاب امیر الامرائی کا کہ نوکرون مین کسیکا خطاب اوس سے زیادہ نہین
تھا دیا اور ساتھ منصب پنجہزاری ذات اور سوار کے عزت بخشی ہر چند وہ لائق اس بات کے کہ منصب اوسکا اس سے زیادہ ہو لیکن جب
اوسنے عرض کی کہ جب تک مجھسے کوئی کام عمدہ نہ بن آوے اس سے زیادہ نہین چاہتا ہون اسواسطے اسیقدر مقرر رہا اور جو اخلاص میرے
باپ کے نوکرون کا بخوبی معلوم نہوا تھا اور بسبب اپنی بعضی تقصیرون کے کہ خلاف مرضی خدا اور لوگون کے اون سے صادر ہوئی
تھین شرمندہ اور خجلت زدہ تھے باوجودیکہ جلوس کے دن سبکی تقصیرین مینے معاف کر کے اپنے دل مین اقرار کیا تھا کہ گذری
باتون کا لوگون سے خیال نکرون لیکن باعث وہم شرارت کہ ان لوگون سے مجکو تھا اسواسطے امیر الامرا کو انکی طرف سے
نگہبان اور محافظ اپنا مقرر کیا اگرچہ حافظ اور نگہبان سبکا خصوصا بادشاہون کا کہ باعث آرام جہان کے ہین حقیقت مین اللہ تعالے
سبحانہ ہی اور اوسکے باپ خواجہ عبد الصمد کو کہ فن تصویر مین بے مثل ہی ہمایون بادشاہ نے اوسکو خطاب شیرین قلم کا دیکر اپنے
دربار مین حکم بیٹھنے کا دیا تھا شیراز کے شرفا سے ہی اور میرے باپ بھی اوسکی خدمت کی جہت سے عزت اور حرمت بہت کرتے
تھے اور راجہ مانسنگھہ کہ میرے باپ کے عمدہ اور معتبر امیرون سے ہی اور اس خاندان سے اوسکو کئی نسبتین ثابت تھین چنانچہ
اوسکی پھوپھی میرے والد کے گھر مین تھی اور اوسکی بہن سے مینے نکاح کیا ہی کہ خسرو اور اوسکی بہن سلطان النسا بیگم بڑا بیٹا میرا

اوسی سے پیدا ہوا ہے تو اوسکو بدستور سابق حاکم صوبۂ بنگالہ کا کیا باوجودیکہ وہ اپنی بعضی باتون سے گمان اس عنایت کا اپنے حق
مین نرکھتا تھا خلعت چارقب اور شمشیر مرصع اور خاصہ گھوڑا دیکر سرفراز کیا اور بنگالے کیطرف کہ جگہ پچاس ہزار سوار کی ہے روانہ کیا اوسکا باپ
راجہ بھگوانداس اور دادا راجہ بہارامل اوسنے پہلے سب کچھواہہ راجپوتون مین میرے باپ کی متابعت اور شرف بندگی حاصل کی ہے راستی
اور اخلاص اور شجاعت مین تمام اپنی قوم سے زیادہ ہے اور بعد میرے جلوس کے جب سب امرا اپنی جماعتون سے میری درگاہ پر
حاضر ہوئے تو دل مین آیا کہ اس لشکر کو اپنے فرزند سلطان پرویز کے ہمراہ جہاد کی نیت سے رانا کی لڑائی کو بھیجون کہ ولایت ہندوستان

ف جانا شہزادہ پرویز کا جنگ رانا پر

مین سرکش اور باغی تھا اور میرے باپ کے وقت مین کئی بار اوسپر فوج کشی کی گئی لیکن سزا واقعی اوسکی نہوئی اس خیال سے نیک ساعت
مین فرزند پرویز کو خلعت فاخرہ اور خنجر مرصع اور تسبیح مروارید کہ بہتر لعلون سے بنی تھی قیمتی بہتر ہزار روپے کے اور گھوڑے عراقی اور
ترکی اور نامی ہاتھی دیکر اوس طرف رخصت کیا اور بیس ہزار سوار جرار ہمراہ عمدہ امرا اور سردارون کے اس خدمت پر مقرر کیے اول
آصف خان کو میرے باپ کا مقرب مصاحب تھا مدت تک بخشی گری کی تھی اور پھر مستقل دیوان ہوا تھا سو مینے اوسکا درجہ بڑھا کر
مرتبہ وزارت بخشا اور ڈھائی ہزاری بڑھا کر منصب پنجہزاری دیکر اوسکو شہزادہ پرویز کا اتالیق کیا اور خلعت اور شمشیر مرصع اور گھوڑے
اور ہاتھی سے سربلند فرمایا اور سب چھوٹے بڑے منصب دارونکو حکم کیا کہ کوئی کام بے صلاح اور مشورہ اوسکے نکرین اور عبدالرزاق
معموری کو بخشی اور مختار بیگ عموی آصف خان کو دیوان پرویز کا کیا اور راجہ جگناتھ پسر راجہ بہارامل کو کہ منصب پنجہزاری رکھتا تھا خلعت
اور شمشیر مرصع عنایت کی اور رانا شنکر کو کہ چچازاد بھائی رانا کا ہے اور میرے باپنے اسکو رانائی کا خطاب دیا تھا اور چاہا تھا کہ ہمراہ
شہزادہ خسرو کے رانا کی لڑائی کو روانہ کرین لیکن انھین دنون انتقال فرمایا سو مینے اوسکو خلعت اور تلوار مرصع دیکر ہمراہ کیا اور
مادھو سنگھہ کو کہ بھتیجا مانسنگھہ کا ہے اور راولسال درباری کو کہ یہ دونون حاضر باش دربار کے ہین اور سیکھاوتی راجپوتون مین میرے باپ کے
معتمد اور سہ ہزاری منصب والے تھے نشان دیکر ہمراہ کیا اور شیخ رکن الدین افغان کو کہ مین شہزادگی مین اوسکو شیر خان کہتا تھا پانصدی
سے منصب سہ ہزاری اور پانصدی کا بڑھا کر امتیاز دیا دہ کیا اور یہ شیر خان صاحب جرأت اور دانا ہے اور ازبک کی نوکری مین ایک ہاتھ
اوسکا زخم شمشیر سے جدا ہو گیا تھا اور شیخ عبدالرحمان پسر شیخ علامی ابوالفضل اور مہاسنگھہ نواسہ راجہ مانسنگھہ اور زاہد خان پسر
صادق خان اور وزیر جمیل اور قرا خان ترکمان کہ ہر ایک انمین کا دو ہزاری منصب رکھتا تھا مینے انکو خلعت اور گھوڑے دیکر روانہ
کیا اور منوہر کہ قوم کچھواہہ مین سیکھاوت ہے اور میرے باپ لڑکپن مین اوسپر بہت عنایت کرتے تھے اور فارسی زبان سکھائی تھی کہ
بسبب لیاقت کے اوس قوم کا نہین معلوم ہوتا اور یہ فارسی شعر اوسکا ہے۔ غرض ز خلقت سایہ ہمین بود کہ کسی ۞ بنور حضرت خورشید
پا ہی خود ننہد ۞ اوسکو بھی اس لشکر مین روانہ کیا اگر تفصیل سب منصبدارون اور نوکرون کی بیان ہو تو ذکر دراز ہوگا اور بہت امرا اور
خان زادے اور راجپوت اسکام مین آپ درخواست دیکر ہمراہ گئے اور ایکہزار احدی یعنی یکے بھی مینے ہمراہ کیے غرضکہ ایک ایسی فوج آراستہ
ہوئی کہ اگر توفیق آلہی اونکے شامل حال ہو تو ہر ایک مندور اور بادشاہ سے لڑ سکتے ہین اور جو ایام شہزادگی مین بنظر احتیاط اپنی مہر امیرالامرا
کے سپرد کی تھی اور جب وہ صوبہ بہار کو رخصت ہوا تو وہ مہر شہزادہ پرویز کو عنایت کی اب کہ پرویز کو رانا کی لڑائی پر بھیجا تو پھر وہ سب قدیم
امیرالامرا کو دی گئی یہ پرویز زین خان کوکہ کی دختر سعادت اختر سے کہ نسب مین مقابل مرزا عزیز کوکہ کا ہے میرے باپ کے چونتیسوین سال جلوس سے
کابل مین دو برس دو مہینے بعد ولادت خسرو سے پیدا ہوا ہے اور بعد میری کئی اولاد کے کرمسی بیگم سے کہ قوم راٹھوڑ کی ہے ایک دختر بہار بانو
بیگم پیدا ہوئی اور جگت گسائین دختر راجہ موتہہ سے سلطان خورم چھتیسوین سال جلوس میرے باپ کے مطابق سنہ نوسو
ننانوے ہجری کے لاہور مین متولد ہوا اور روز بروز اوسکی ترقی ہوتی گئی سب اولاد مین اوسنے میرے والد کی خدمت بہت کی ہے

اور وہ خورم سے اسقدر خوش تھے کہ بارہا مجھسے سفارش فرمایا کرتے اور فرماتے کہ اسکو تیری اولاد سے کچھ نسبت نہین یہ میرا فرزند
حقیقی ہی اور بعد اسکے کہ چند اولاد نے میری لڑکپن مین وفات پائی تو ایک مہینے مین خواصون سے دو لڑکے پیدا ہوے یعنی ایک کا
جہاندار اور دوسرے کا شہریار نام رکھا اور انھین دنون عرضداشت سعید خان کی واسطے رخصت مرزا غازی کے کہ ملک ٹھٹھہ کے امیرزادون
سے آئی مینے حکم دیا کہ جو بیٹی والد نے اونکی بہن کو فرزند خسرو کے واسطے نامزد کیا ہی تو انشاءاللہ تعالے بعد فراغت کے اسکی شادی
سے رخصت دیجائیگی اور مینے جلوس سے ایک سال پہلے دل مین اقرار کیا تھا کہ جمعہ کی رات کو شراب نہ پیونگا اللہ تعالےٰ سے
امیدوار ہون کہ ہمیشہ مجکو اس ارادے پر قائم اور ثابت رکھے اور تیس ہزار روپیہ مینے مرزا محمد رضا بنائی سہ ہزاری کو دیے کہ دلی کے
فقرا و مساکین کو تقسیم کردے اور وزارت آدھے ممالک محروسہ کی خان بیگ کو کہ ایام شہزادگی مین
مینے اوسکو خطاب وزیر الملکی سے سرفراز کیا تھا اور آدھے کی وزیر خان کو عنایت کی اور شیخ فرید
بخاری کو کہ چار ہزاری تھا پنجہزاری کیا اور رام داس کچھواہہ کو پروردہ عنایت میرے باپ کا دوہزاری منصب والا تھا منصب
سہ ہزاری سے معزز کیا اور مرزا رستم پسر مرزا حسین کو کہ پوتا شاہ اسمعیل حاکم قندھار کا ہی اور عبدالرحیم خان خانان ابن
بیرم خان اور اوسکے دونون بیٹے ایرج اور داراب اور باقی امراے متعینہ دکن کو خلعت بھیجے اور برخوردار پسر عبدالرحمن
مویدبیگ کو کہ بے طلب حاضر درگاہ ہوا تھا حکم دیا کہ پھر اپنی جاگیر کیطرف لوٹ جاوے ؂ ادب سے دور ہے بے حکم آنا
بزم شاہی مین پاؤ ورنہ پاے شوق کو مانع نہین دیوار و در ؂ بعد ایک مہینے کے جلوس مبارک سے لالہ بیگ نے کہ ایام
شہزادگی مین مینے اوسکو خطاب بازبہادری کا دیا تھا سعادت ملازمت کی حاصل کی ڈیڑھ ہزاری سے اوسکو منصب
چار ہزاری عنایت کرکے ساتھ حکومت صوبہ بہار کے سرفراز کیا اور بیس ہزار روپے عنایت کیے یہ باز بہادر ہمارے سلسلے کے
خاص بندون مین ہی اوسکا باپ نظام نام حضرت ہمایون شاہ کا کتابدار تھا اور کیشو داس مارو کو کہ میرٹھہ کے راجپوتون
مین سے ہی اور اخلاص و نیاز مین اورون سے زیادہ منصب ڈیڑھ ہزاری مع اصل و اضافہ دیکر ممتاز کیا علما اور مشایخ
اسلام کو حکم دیا کہ اسماے مفردہ الٰہیہ کو تلاش کرکے جمع کرین تا واسطے حفظ کے آسان ہون اور مین اپنا ورد مقرر کرون اور
جمعہ کی راتون کو مینے علما اور سادات اور مشائخ کے ساتھ مجلس مقرر کی اور قلیچ خان کو کہ میرے باپ کے قدیمون سے تھا حکومت
صوبہ گجرات کی دیکر روانہ کیا اور ایک لاکھ روپیہ بطریق مدد خرچ اوسکو عنایت کیے اور میران صدر جہان کو کہ مین جب
لڑکپن مین شیخ عبدالنبی سے چہل حدیث پڑھتا تھا تو اونکو بجاے خلیفہ اپنا سمجھتا تھا چونکہ ابتک نیاز و اخلاص مین ثابت
رہے تو منصب اونکا دوہزاری سے چار ہزاری مقرر کیا اور جو کہ میری والد کی بیماری مین کہ مین شہزادہ تھا اور ارکان
دولت کی صلاح بدل گئی تھی اور چاہتے تھے کہ خرابی برپا کرین مجھسے وفاداری اور جان سپاری مین کچھ قصور نکیا اور عنایت بیگ
کو بہت دنون میرے باپ کا دیوان توشہ خانہ کا تھا اور منصب ہفت صدی رکھتا تھا بجاے وزیر خان کے وزیر آدھے ممالک
محروسہ کا مقرر کیا اور ساتھ خطاب اعتماد الدولہ اور منصب ڈیڑھ ہزاری سے معزز کیا اور وزیر خان کو صوبہ بنگالہ کا دیوان فرمایا اور
راجہ بکرماجیت کو کہ ہندوستان کے معتبر راجون سے ہی اور رصد نجوم کے ہند مین اوسنے بنائی ہی خطاب دیکر میر آتش اپنا بنایا
یعنی افسری توپخانہ کی عنایت کی اور حکم کیا مینے کہ ہمیشہ توپخانے مین پچاس ہزار توپچی اور تین ہزار توپ عمدہ آراستہ تیار
رہین یہ بکرماجیت کھتری ہی میرے باپ کی خدمت مین فیلخانے کے داروغہ مشرفی سے خدمت دیوانی اور مرتبہ امرائی کو پہنچا تھا
فن سپاہگری اور تدبیر جنگ خوب جانتا ہی بیرم پسر خان اعظم کو کہ دوہزاری تھا منصب پانصدی اور اضافہ کیا اور

جو میرے دل مین یہ بات تھی کہ اکثر ملازم میرے اور میرے باپ کے اپنے مطالب سے کامیاب ہون اسواسطے مینے
بخشیون کو حکم کیا کہ جو شخص اپنے وطن مین جاگیر طلب کرے مجھسے عرض کرو تا مطابق تورہ اور قانون چنگیزی کے وہ زمین
بموجب آل تمغا کے اوسکی جاگیر مین عنایت کیجاوے اور پھر وہ شخص تغیر اور تبدل سے نڈر خوف رہے میرے باپ دادا جسکو جاگیر بطریق
ملکیت عنایت فرماتے تھے تو فرمان اوسکی سند کا ساتھ مہر آل تمغا کے کہ عبارت شنجرفی مہر سے ہو مزین کیا کرتے تھے مینے حکم کیا کہ جس جگہہ
کاغذ پر مہر لگا دین اوسکو طلا پوش کر کے وہ مہر لگایا کرین اور اب اوسکا نام التمغا رکھا اور مرزا سلطان پسر مرزا شاہرخ کو کہ نبیرہ
مرزا سلیمان کا ہے اولاد مرزا سلطان ابو سعید سے اور بہت دنون حاکم بدخشان تھا چونکہ اپنے اوبھائیون سے بہتر ہے اور اپنے باپ
سے مینے اوسکو مانگ لیا تھا اور میری خدمت مین بڑھا ہے اور بجاے اپنے فرزندون کے اوسکو گنتا ہون ہزاری منصب سے
سرفراز کیا اور بھاو سنگھہ پسر راجہ مانسنگھہ کو کہ اوسکی سب اولاد مین زیادہ قابل ہے ڈیڑھ ہزاری منصب مع اصل و اضافہ عنایت
کیا اور زمانہ بیگ پسر غیور بیگ کابلی کو کہ لڑکپن سے خدمت میرے دربار کی کرتا ہے اور شہزادگی سے اوسکو مرتبہ احدی سے بڑھا کر
پانصدی تک پونہچا ہے خطاب مہابت خانی کا دیکر ڈیڑھ ہزاری منصب دالا کیا اور شاگرد پیشہ کی بخشی گری اوسکو عنایت کی راجہ
نرسنگھہ دیو قوم بندیلہ کہ میرا پرورش یافتہ ہے اور شجاعت اور نیک ذاتی اور سادہ دلی مین اپنے لوگون مین امتیاز رکھتا ہے
سہ ہزاری کا منصب پایا اور باعث اوسکی ترقی اور رعایت کا یہ ہوا کہ آخر عہد مین میرے باپ کے شیخ ابو الفضل کہ شیخ زادون
مین ہندوستان کے فضل و دانائی مین ممتاز تھا اور اخلاص و وفامندی اپنی نظر مبارک مین میرے باپ کی خوب طرح ثابت کی
تھی جب حسب طلب میرے والد کے دکن سے آنے لگا اور اوسکا دل مجھسے صاف نہوا تھا اور ظاہر و باطن میری طرف سے باتین
لگاتا تھا اون دنون ان فتنہ انگیزون کے باعث خاطر میرے باپ کی مجھسے رنجیدہ تھی تو یقین ہوا کہ اگر یہ خدمت مین پونہچا تو سبب
زیادتی کدورت خاطر کا ہوگا اور مجکو حضوری خدمت سے منع کرے گا چونکہ عملداری اس نرسنگھہ دیو کی اوسکی سر راہ تھی اور درگاہ
معلے سے اون دنون پھرا ہوا تھا سو اوسکو مینے کہلا بھیجا کہ اگر راہ گھیر کر اوسکو قتل کرے تو مجھسے بہتر رعایتین دیکھے گا جب ابو الفضل اوسکے
ملک مین پونہچا تو اوسکو گھیر کر عالم تنہائی مین کہ سپاہ ہمراہی پیچھے تھی اوسکو قتل کیا اور اوسکا سر الہ آباد مین میرے پاس بھیجا اگرچہ یہ
سبب موجب ناراضی میرے باپ کا ہوا لیکن بعد حاضر ہونے میرے کے رفتہ رفتہ وہ کدورت و رنج جاتا رہا اور میر صدر الدین قزوینی
کہ شہزادگی سے میرا دولت خواہ بہتر خدمتگزار ہے ایکہزاری منصب بخشا اور داروغہ اصطبل کو حکم دیا کہ ہر روز تیس گھوڑے طویلہ شاہی کے ملاحظے
مین واسطے بخشش اور انعام کے حاضر کیا کرے اور مرزا علی اکبر شاہی کو کہ جوانان قرار دادہ الوس دہلی سے ہے چار ہزاری منصب دیکر
سرکار سنبل کو اوسکی جاگیر مین عنایت کیا ایکدن کسی تقریب مین مجھسے امیر الامرا نے یہ بات کہی اور مجکو بہت پسند آئی کہ دیانت و بیدیانتی
کچھہ خاص نقد و جنس مین نہین بلکہ ظاہر کرنا اوس بات کا جو دوستون مین نہو اور چھپانا اوس وصف کا کہ بیگانون مین ہو یہ بھی بیدیانتی
اور برائی ہے جبتک کسی سچ بات ہی چاہیے کہ بادشاہون کے مصاحبون کو آشنائی اور بیگانگی کا خیال نہو اور حال و وصف ہر کسیکا جیسا
ہو ویسا ہی عرض کیا کرین اور مینے اپنے فرزند پرویز کو رخصت کے وقت کہا تھا کہ اگر رانا خود مع اپنے بڑے بیٹے کے کرن نام
ہے تمھاری خدمت مین آوے اور اطاعت اور فرمانبرداری قبول کرے تو اوسکے ملک سے کچھہ تعرض نکرنا اور غرض میری اسبات سے
دو کام تھے ایک یہ کہ جو ہمیشہ تسخیر ولایت ماوراء النہر کی منظور میرے باپ کو تھی اور جب ارادہ فرمایا تو کوئی مانع درپیش آیا تو اگر اب کی
یہ مہم کسی صورت پر قرار پکڑے اور خرخشہ دل سے دور ہو تو پرویز کو بجاے اپنے ہندوستان مین چھوڑ کر ساتھہ توفیق الہی کے روانہ
اوس ملک موروثی کا ہون خاص کر ان دنون کہ کوئی حاکم مستقل وہان نہین باقی خان نے بھی کہ بعد عبد اللہ خان اور عبد المومن خان

ن جاگیر مع مہر کاکی صحیح نہین بدلی تی

ن دیانت و بیدیانتی سب مین ہوتی ہے

اوسکے پہلے کہ کچھہ استقلال حکومت پایا تھا مر گیا اور ولی محمد خان اوسکے بھائی نے ابھی تک زور وہان نہین پایا ہی تو فتح وہان کی
بسہولت ہو دوسرا مطلب یہ کہ سرانجام دکن کی لڑائی کا کہ میرے والد کے روبرو تھوڑا سا اوس ملک کا قبضہ مین آیا تھا تو اللہ تعالی کی
عنایت سے اوس ملک کو بھی تمام قبضہ تصرف مین لاؤن امید تعالے کے کرم سے یہ ہی کہ یہ دونون مرادین میری حاصل ہون ٥ ساتوین
اقلیمین اگر میرے بادشاہ ہو تو بھی یہ سوچے کہ اقلیم اور لون ۔ اور مرزا شاہرخ نبیرہ مرزا سلیمان حاکم بدخشان کو کہ قرابت قریبہ
سلسلے سے رکھتا ہی اور میرے باپ کی خدمت مین منصب پنجہزاری اوسکا تھا سو مینے اوسکو منصب ہفت ہزاری کا بخشا اور یہ
مرزا بہت آزاد وضع سادہ مزاج ہی میرے باپ اوسکو بہت عزیز کہتے تھے اور جب اپنے فرزندون کو بیٹھنے کا حکم فرماتے
تو اوسکو بھی اس عنایت سے سربلند کرتے باوجود فتنہ انگیزی بدخشانیون کے مرزا اونکے فریبون مین نہ آیا اور ایسا کام کہ جسسے
میرے والد ناراض ہون اوس سے صادر نہوا صوبۂ مالوہ کہ میرے باپ نے اوسکو دیا تھا مینے بھی اوسیطرح برقرار رکھا
اور خواجہ عبداللہ کو کہ سلسلۂ نقشبندیہ سے ہی اور پہلے یکون مین نوکر تھا اور رفتہ رفتہ ایکہزاری منصب کو پوہنچا اور بے موجب
میرے پاس سے میرے باپ کی خدمت مین چلا گیا تھا ہرچند مین اپنی سعادت جانتا تھا کہ میرے نوکر اونکی خدمت مین رہین لیکن
چونکہ بے اجازت اور بے رخصت میرے اوسنے یہ کام کیا تھا اس باعث سے کچھہ میرا دل اوس سے ناراض تھا اور باوجود اس بات
کے منصب اور اوسکی جاگیر کو جو میرے باپ نے دی تھی برقرار رکھی لیکن سچ یہ ہی کہ وہ جوان مردانہ کارگزار ہی اگر یہ تقصیر اوس سے
نہوتی تو بے عیب تھا اور ابو النبی اوزبک کہ رہنے والا ماوراء النہر کا ہی اور عبدالمومن خان کے وقت مین حاکم مشہد مقدس تھا مینے
اوسکو منصب ڈیڑھ ہزاری بخشا اور شیخ حسن کہ شیخ بہا کا بیٹا ہی اور لڑکپن سے آج تک میری خدمت مین رہا ہی اور شہزادگی مین مینے
اوسکو مقرب خان کا خطاب دیا تھا کام مین بہت چست و چالاک ہی اور شکار مین دور تک میرے ساتھہ پیادہ دوڑتا ہی تیر و بندوق
خوب لگاتا ہی اور جراحی مین نامی ہی اور اوسکے بزرگ بھی یہ کام خوب جانتے تھے بعد جلوس کے بسبب کمال اعتماد کے کہ مجکو اوس پر تھا
واسطے لانے اپنے بھائیون اور متعلقان برادر دانیال کے مینے اوسکو برہانپور کیطرف بھیجا اور خانخانان کو باتین نشیب و فراز
اور نصائح سودمند اوسکی زبانی کہلا بھیجین اور اس مقرب خان نے یہ خدمت جیسی چاہیے تھوڑے دنون مین پوری کی اور جو
شکوک خانخانان اور وہان کے امرا کے دلون مین تھے اوسنے نکال دیے اور میرے بھائی کے متعلقات کو مع اموال و اسباب
خوب حفاظت سے لیکر لاہور مین میرے پاس پوہنچایا اور نقیب خان کو کہ سادات قزوین سے ہی اور نام اوسکا غیاث الدین
ہی ڈیڑھ ہزاری منصب عنایت کیا میرے باپ نے اوسکو نقیب خانی کا خطاب دیا تھا اور اونکے پاس قرب و مرتبہ بہت تھا اور
میرے باپ نے ابتداے جلوس مین اوس سے کچھہ پڑھا تھا اس سبب سے اوسکو آخوند کہتے تھے علم تاریخ اور تصحیح اسامی رجال مین بے نظیر
اور بیمثل ہی آج اوسکے برابر کوئی مورخ جہان مین نہین ابتداے عالم سے آج تک احوال تمام جہان کا اوسکو برزبان یاد ہی اسقدر
حافظہ اللہ تعالے اور کو بھی عنایت کرے اور شیخ کبیر کو کہ سلسلہ حضرت شیخ سلیم سے ہی اور بسبب اوسکی شجاعت اور مردانگی کے
مینے ایام شہزادگی مین خطاب شجاعت خانی کا دیا تھا اب بعد جلوس منصب ایکہزاری کا بخشا اور ستائیسوین تاریخ شعبان
کی ہنٹیون سے ایکہراج ولد بھگوانداس سے جو چچا مانسنگہہ کا ہی ایک امر عجیب سرزد ہوا وہ یہ ہی کہ ابھی رام اور بجی رام اور شیام رام
نام جو چہین بہت بے اعتدالی کرتے تھے اور باوجودیکہ ابھی رام سے پہلے ناالائقیان ظاہر ہوئی تھین لیکن مینے اوسکی تقصیرین
سے چشم پوشی کی تھی جب اس تاریخ کو مینے سنا کہ یہ بے سعادت چاہتا ہی کہ اپنے اہل و عیال کو بے رخصت وطن کی طرف روانہ
کرے اور پھر خود بھاگ کر رانا سے جا ملے تو مینے رام داس اور دوسرے راجپوتون سے کہا کہ اگر کوئی تمسے اسکا ضامن ہو تو جاگیر

منصب اسکا برقرار رہے اور مین اوسکے گناہ بخش دون لیکن اونکی بدبختی سے کوئی ضامن نہوا تو مینے امیرالامرا سے فرمایا کہ جب تک
انکا کوئی ضامن نہوا انکو نظربند رکھو امیرالامرا نے انکو پاس ابراہیم خان کاکڑ کے کہ بعد خطاب دلاور خانی کا پایا ہی اور حاتم خان
دوسرے بیٹے منگلی کے کہ شہنواز خانی کا خطاب رکھتا تھا سپرد کیا جب اون دونون نے چاہا کہ ہتھیار اون نالائقون سے لین تو
ترک ادب کر کے منع کرنے لگے اور اپنے نوکرون کے ہمراہ جنگ پر آمادہ ہوے امیرالامرا نے جب یہ حال مجھسے کہا تو مین نے
حکم دیا کہ ان غبر بیدون کو جزا اس شرارت کی دو امیرالامرا اونکے تدارک کو چلا پھر مینے پیچھے سے شیخ فرید کو بھی بھیجا اون بدبختون
مین سے دو راجپوت کہ ایک تلوار اور دوسرا جمدھر رکھتا تھا امیرالامرا کے مقابلے مین آئے امیرالامرا کا ایک نوکر قطب نام جمدھر والے
کے سامنے آیا اور جمدھر کے زخم سے مارا گیا پھر اور لوگون نے اوس راجپوت کو ٹکڑے ٹکڑے کر دیا اور دوسرے راجپوت تلوار والے
سے امیرالامرا کے نوکر ایک پٹھان نے مقابلہ کیا اور ایک وار مین اوسکو تمام کیا پھر دلاور خانی جمدھر نکالکر ابھیرام بیرکے ساتھ تھے
دو نوکر تھے انکے کھڑا ہوا تھا حملہ کیا اور جب ایک کو جمدھر مارا تو اون تینون کے ہاتون سے نو زخم کھاکر گرا پھر کوئی اور امیرالامرا کے لوگون
نے اونکا کام تمام کیا ایک نے اون راجپوتون مین سے تلوار نکالکر شیخ فرید پر حملہ کیا شیخ فرید کے حبشی غلام نے بڑھکر اوسکو مارا
اور یہ شورش صحن دیوانخانہ عام مین واقع ہوئی اور اس تنبیہ سے باقی فتنہ انگیز ڈر گئے پھر ابو النبی اوزبک نے مجھسے عرض کی کہ اگر
ایسا کام اوزبکون مین واقع ہوتا تو مفسدون کے تمام سلسلے اور قبیلے کو قتل کر ڈالتے مینے کہا چونکہ یہ جماعت پرورده میرے باپ کی ہی
اسواسطے مین انکی رعایت کرتا ہون اور عدالت یہی ہی کہ ایک کے قصور پر بہت مخلوق کو نہ قتل کرون اور شیخ حسین جامی کہ اب مسند
درویشی پر ہی درویش شیرازی کے مریدون سے اور چھہ مہینے پہلے جلوس سے لاہور سے اوسنے مجکو لکہا تھا کہ مینے خواب دیکھا ہی
کہ اولیا اور بزرگوارون نے امر سلطنت تمکو سونپا ہی اس خوشخبری سے قوی دل ہو کر منتظر اس فتوح کے رہین اور مجکو امید ہی کہ
بعد وقوع اس امر کے تقصیرین خواجہ ذکریا کی کہ سلسلۂ احراریہ سے ہی معاف کی جاوین اور تاش بیگ فرچی کو کہ قدیمون سے
ہی اور میرے باپ نے اوسکو خطاب تاج خانی کا دیا تھا اور منصب اوسکا دو ہزاری تھا مینے تین ہزاری عنایت کیا اور بختہ بیگ
کابلی کو کہ ڈیڑھ ہزاری منصب رکھتا تھا مینے سہ ہزاری کیا جوانمردانہ کارگذاری میرے چچا مرزا حکیم کے پاس خوب محرمیت اسکو تمام
تھی اور ابو القاسم تمکین کو کہ میرے باپ کے قدیمون مین سے ہی ڈیڑھ ہزاری منصب مع اصل و اضافہ مینے عنایت کیا کثرت اولاد
مین اوسکے برابر کوئی نہوگا تیس فرزند اوسکے ہین اور دختریں اگر برابر نہونگی تو بھی نصف سے کم نہین اور شیخ علاء الدین کو جو پوتے
شیخ سلیم کے ہین اور مجھسے نسبت قوی رکھتے ہین اسلام خان کا خطاب دیکر دو ہزاری منصب بخشا یہ لڑکپن سے میرے ساتھ بڑھتے
ہوے ہین ایکسال مجھسے چھوٹے ہین جوانمردانہ نیکذات ہی اور اپنی برادری مین ہر طرح امتیاز رکھتا ہی آج تک کوئی نشا نہین کھایا اور میرا
ایسا مخلص ہی کہ مینے اوسکو فرزند کا خطاب دیا ہی اور علی اصغر خان ساکن بارہہ کہ مردانگی اور کارگذاری مین بے مثل ہی اور
سید محمود خان بارہہ کا فرزند ہی جو میرے باپ کے بڑے امیرون سے تھا یعنی خطاب سیف خانی سے سب مین اوسکو
ممتاز کیا بہت مردانہ ہی ہمیشہ شکارون مین جہان اور معتمد ہمراہ ہوتے تھے یہ بھی تھے تمام عمر کوئی نشا نہین کھایا مینے اوسکو
سہ ہزاری منصب دیا ہی اور عنقریب مرتبہ اوسکا زیادہ ہوگا اور فریدون پسر محمد قلیخان برلاس کو کہ ہزاری تھا دو ہزاری کیا یہ
فریدون مغولیون سے ہی الوس چغتائی کے خالی حرکات و مردانگی سے نہین شیخ بایزید کو جو پوتا شیخ سلیم کا ہی اور دو ہزاری تھا مین نے
منصب تین ہزاری کا عنایت کیا مجکو پہلے جس نے دودھ پلایا ہی وہ والدہ انھین شیخ بایزید کی ہی مگر ایک دن سے زیادہ نہین
پلایا ایکدن مینے پنڈتون سے کہ دانایان ہند ہین پوچھا کہ اگر نہایت تمہارے دین کی یہی ہی کہ اللہ تعالے دس صورتون میں حلول

مین گھس کر ظاہر ہوا ہی تو یہ بات تو اہل عقل کے نزدیک مردود ہی اور اسمین یہ قباحت لازم آتی ہی کہ اللہ تعالی جو بیچون اور بیچگون ہی صاحب طول وعرض اور عمق کا ہوا اور اگر مراد تمھاری ظہور نور الٰہی کا ہی اون جسمون مین تو یہ سب مخلوق مین برابر پایا جاتا ہی اون وثن مین خاص نہین اور اگر مراد ثابت کرنا کسی صفت الٰہی کا ہی اونمین تو یہی باعث تخصیص نہین ہو سکتا اسواسطے کہ ہر دین و آئین مین صاحب معجزات اور کرامات ہین کہ اور لوگون سے اوس زمانے کے فہم و فراست مین ممتاز ہون غرضکہ بعد بڑی گفت و شنود اور رد و بدل کے ساتھ خدائی خدا اسے بیچون اور بیچگون کے جو پاک جسم سے ہی قائل ہوے اور بولے کہ چونکہ سمجھ ہماری ذات مجرد کے معلوم کرنے مین ناقص اور کوتاہ ہی تو بواسطہ صورت کے ہم اوسکی معرفت حاصل کرتے ہین اور ان وس صورتون کو وسیلہ اپنے علم معرفت کا بنایا ہی تو پھر مینے جواب دیا کہ یہ صورتین تمکو وسیلہ مقصود طرف معبود کے ہونگی میرے باپ اکثر اوقات ہر دین و مذہب کے علماسے صحبت رکھتے تھے خاص کر پنڈتون اور عقلاے ہنود سے اور باوجودیکہ امی تھے لیکن بسبب کثرت مجالست اور ہمنشینی کے اہل عقل اور ارباب فضل سے تقریر مین اونکا امی ہونا ثابت نہوتا تھا اور نظم اور نثر کی باریکیونکو ایسا سمجھتے تھے کہ زیادہ اوس سے خیال مین نہین آسکتی اور حلیہ مبارک اونکا یہ تھا کہ قد مین میانہ مائل طرف درازی کے اور گندمی رنگ چشم و ابرو سیاہ تھے ملاحت زیادہ شیر اندام کشادہ سینہ دست و بازو دراز اور اوسکے نتھنے پر ناک کے گوشت کا ایک خال تھا خوشنما آدھے چنے برابر اہل قیافہ اس خال کو بڑی علامت دولت و اقبال کی کہتے ہین آواز مبارک بلند اور بیان مین نمکینی تھی اور ہر حال مین اون سے ایک دبدبہ الٰہی ظاہر ہوتا تھا تین مہینے بعد میری ولادت کے میری ایک بہن شہزادی خانم ایک خواص سے پیدا ہوئی اور اوسکو واسطے پرورش کے سپرد اپنی والدہ حضرت مریم مکانی کے کیا بعد اوسکے ایک شہزادہ کسی خواص سے پیدا ہوا شاہ مراد نام لیکن چونکہ ولادت اوسکی فتحپور کے پہاڑون مین واقع ہوئی تھی اسواسطے اوسکو پہاڑی کہا کرتے تھے اور جبکہ میرے باپ نے اوسکو واسطے فتح دکن کے روانہ کیا تو بسبب مصاحبون نالائق اور ہمنشینون خراب کے شراب خواری مین اسقدر کثرت کی کہ تیس برس کی عمر مین نواح جالناپور مین ولایت برار سے راہی ملک بقا ہوا اوسکا حلیہ یہ ہی کہ سبز رنگ لاغر اندام قد مائل بدرازی باوقار و تمکین احوال سے شجاعت و مردانگی ظاہر تھی پھر چہار شنبہ کی رات دسوین تاریخ جمادی الاول کی سنہ نوسو ؁ اناسی مین دوسری خواص سے ایک اور لڑکا پیدا ہوا اوسکا نام دانیال رکھا چونکہ ولادت اوسکی اجمیر مین بیچ گھر ایک مجاور خواجہ بزرگوار کے ہوئی تھی اور نام اوس مجاور کا شیخ دانیال تھا اس نسبت سے اوس شہزادے کا بھی نام دانیال رکھا بعد وفات میرے بھائی شاہ مراد کے آخر ایام مین اوسکو فتح دکن کے واسطے بھیجا پھر خود بدولت نے اوسکے بعد دکن کیطرف کوچ کیا اور جن دنون میرے والد نے قلعہ آسیر کو گھیر اتھا تو اوسکو ہمراہ ایک جماعت کثیر اپنے امیرون سے مثل خانخانان اور مرزا یوسف وغیرہ کے فتح کو قلعہ احمد نگر کے بھیجا اور قریب فتح قلعہ اسیر کے قلعہ احمد نگر بھی فتح ہوا پھر جب میرے والد نے شادو با مراد برہان پور سے دار الخلافت کی طرف کوچ کیا تو وہ ملک دانیال کو دیکر اوسکے بندوبست کو وہان چھوڑا لیکن اوسنے بھی اپنے بھائی شاہ مراد کیطرح بدخصلتی اختیار کی اور بد مصاحبون کی صحبت مین یہ کثرت شراب کی کہ تینتیس سال کی عمر مین بری طرح شراب خواری سے مرگیا بندوق و شکار سے بہت شوق رکھتا تھا اور اپنی خاص بندوقون مین سے ایک کا نام یکہ جنازہ رکھا تھا اور آپ یہ شعر کہکر اوسپر کھدوایا تھا ؎ از شوق شکار تو شود جان تر و تازہ ؎ بر ہر کہ خورد تیر تو یکہ جنازہ ؎ جب اوسنے بہت شراب پینا اختیار کیا اور یہ حال میرے والد کو معلوم ہوا تو فرمان عتاب آمیز خانخانان کو لکھے اور اوسنے لاچار ہو کر واسطے ممانعت کے نگہبان مقرر کیے کہ ہر دم اوسکا خیال رکھین جب اوسکی شراب بالکل

فصل حلیہ اکبر بادشاہ

فصل شہزادہ مراد کا حال

فصل شہزادہ دانیال کا حال

فصل مرزا دانیال

بند ہوئی تو خدمتگارون سے منت اور خوشامد سے کہنے لگا کہ جسطرح ہو سکے میرے واسطے کچھہ شراب لاؤ آخر مرشد قلی تفنگچی سے کہ خدمتگار
صاحب قرب تھا کہا کہ اسی تفنگ کی وجہ نازہ مین شراب بھر لا وہ کمبخت اوسکی رعایت و خاطر سے اوسمین بھر کر دو آتشہ لایا اوسکی نال کہ مدت
سے باروت اور اوسکی بو مین بھری تھی اور دو آتشہ کی تیزی سے کچھہ اوسکا زنگ بھی پگھلا غرض اوسکے پیتے ہی گر پڑا اور وفات پائی
سے کسی بابیہ کہ فال بد نگیرد ہاو گر گیرد برائے عود نگیرد یہ دانیال جوان خوش قد خوبصورت تھا گھوڑے اور ہاتھی سے بہت
شوق رکھتا تھا جسکے یہان ہاتھی یا گھوڑا عمدہ سنتا تو محال تھا کہ اوسکو بے لیے قرار آوے اور ہندی راگ کا بہت شوقین تھا اور
جو کبھی اہل ہند اور اونکی اصطلاح پر شعر کہتا تھا تو وہ شعر برا نہین ہوتا اور بعد پیدا ہونے اس دانیال کے بی بی دولت شاد سے
ایک لڑکی پیدا ہوئی اور نام اوسکا شکر النسا بیگم رکھا چونکہ اوسنے میرے باپ کے خاص دامن تربیت مین پرورش پائی ہی اسواسطے
عادات اوسکے بہت خوب ہین رحم اور مہربانی اوسکی پیدائشی ہی لڑکپن سے آج تک اوسکو مجھسے کمال محبت ہی کہ ایسی محبت کسی
بھائی بہن مین کم ہوگی لڑکپن مین چونکہ مقرر ہی کہ اطفال کے سینے کو دبانے سے قطرہ دودہ کا نکلتا ہی تو جب میری بہن کے سینے کو دبایا
تو اوس سے دودھ کا قطرہ نکلا میرے والد بزرگوار نے فرمایا کہ بابا یہ دودھ پی لے یہ بہن تیری بجائے مان کے بھی ہو جاے
خدا گواہ ہی کہ بعد اوس دودھ پینے کے بھی مجکو باوجود محبت خواہری کے الفت فرزندی بھی اوسے ہی پھر چند روز بعد ایک اور دختر
بلند اختر بی بی دولت شاد مذکور سے متولد ہوئی اور اوسکا نام آرام بانو بیگم رکھا البتہ مزاج اوسکا کچھہ گرم و تیز ہی میرے باپ اوسکو
بہت چاہتے تھے کہ اوسکی بے ادبی دیکھتے لیکن کمال الفت سے برا نمانتے اور بار بار مجھے عنایت سے فرماتے کہ بابا میری خوشی
کو اپنی اس بہن سے کہ میری لاڈلی ہی میرے بعد وہ کام کیجیو کہ اوس سے مین کرتا ہون اوسکی ناز برداری کر کے بے ادبی اور
شوخیون کو معاف کرنا اوصاف اور اخلاق میرے باپ کے بیان مین نہین آ سکتے اگر کتابین اونکے حالات اور اخلاق کی
بنائی جاوین تو بھی بلا شبہہ قطع نظر علاقہ فرزندی اور پدری سے ہزار سے ایک بیان نہو سکے گا باوجود اس فوج اور مال اور سامان
جاہ و حشمت کے کبھی عاجزی اور نیازمندی مین اللہ تعالے کے آگے قصور نکیا اور ہمیشہ آپکو کمتر سب مخلوق سے جانتے رہے
اور کبھی یاد الہی سے غافل نہوے ہر دین و مذہب کے لوگ اونکے سایہ عنایت مین پرورش پاتے تھے بخلاف اور ولایتون کے
کہ شیعہ سوا ایران کے اور سنی بجز ہندو روم و توران کے نہین آرام پاتا جیسے رحمت الہی عام اور سبکے شامل ہی کہ ہر گروہ اور ہر مذہب
والا اوس سے خوشحال ہی اسیطرح سایہ الہی کو چاہیے کہ پرتو ذات رکھتا ہو اسیواسطے ممالک محروسہ مین کہ ہر طرف دریا شور
سے لاحق ہی مختلف دین والے اور بھلے عقیدے والے رہتے ہین کوئی کسی سے تعرض نہین کرتا سنی شیعہ ایک مسجد مین
اور فرنگی اور یہودی ایک کلیسہ مین عبادت الہی بجا لاتے ہین طریقہ اپنا صلح کل کا مقرر فرمایا تھا اور ہر قوم و مذہب کے نیک اور اچھے
لوگون سے صحبت اور مجلس فرماتے تھے اور لائق ہر کسی سے التفات اور عنایت کرتے اکثر ہوتا کہ راتون کو بیدار رہتے اور
دن کو کم سوتے چنانچہ آٹھہ پہر مین عادت خواب کی ڈیڑھ پہر سے زیادہ کی نہ تھی اور رات کے جاگنے کو حاصل عمر کا جانتے تھے
شجاعت اور دلاوری میں اسدرجہ تھی کہ مست و سرکش ہاتھیون پر سوار ہوتے اور بعضے خونی ہاتھیون کو کہ اپنی مادہ کو بھی پاس
نہ آنے دیتے اور فیلبان اور سوا اپنی مادہ کو مار ڈالتے تھے اپنا مطیع و فرمان بردار کر لیتے اور جو ہاتھی مست فیلبان کو مار کر چھوٹکر بھاگتا
تو جس راہ مین کہ وہ آتا میرے والد دیوار یا درخت پر چڑھ کر اللہ تعالے کی عنایت پر تکیہ فرما کر اوسپر سوار ہو جاتے اور بمجرد
سوار ہونے کے اوسکو مطیع کر لیتے کئی بار یہ حال دیکھا گیا چودہ برس کی عمر مین تخت سلطنت پر جلوس فرمایا تھا ہیمون بقال نے
کہ پھانون کو بڑھایا تھا بعد وفات حضرت ہمایون شاہ کے دہلی مین ہمراہ لشکر عظیم و بہت جنگی ہاتھیون کے کہ انہون ہندمین

بیان ولادت دختران اکبر کا

بیان اکبر کی خوبیون کا

اوسقدر کسی کے پاس نہ تھی دہلی پر چڑھائی کی اور چونکہ حضرت ہمایون شاہ نے اپنے روبرو آخر حیات مین میرے باپ کو واسطے
تنبیہ وسزا رسانی بعضے افغانون کے پنجاب کے پہاڑون کیطرف بھیجا تھا لیکن جب یہ قضیہ ناگزیر پیش آیا اور میرے باپ نے
بواسطہ بیرم خان اتالیق کے سُنا تو پھر بیرم خان نے اوس صوبے کے امیرون کو جمع کر کے نیک ساعت مین پرگنہ کلانور
مین مضافات لاہور سے تخت سلطنت پر بٹھایا جب ہیمون قریب دہلی آیا تب تردی بیگ خان وغیرہ امرا جو دہلی مین تھے اکٹھا ہو کر
اوسکے مقابلے کو باہر نکلے اور بعد درستی سامان کے جب دونون لشکرون کا مقابلہ ہوا اور ہر طرف سے خوب کوشش ظہور مین
آئی تو تردی بیگ خان کی شکست ہوئی جماعت مغل پست پا ہوئی اور فوج مخالف نے غلبہ پایا تردی بیگ خان بھاگے ہوئے
ساتھ میرے والد کے لشکر مین آیا لیکن بیرم خان کہ اوس سے ناراض اور رنجیدہ تھے شکست اور بھاگ آنے کے بہانے
سے اوسکو بدنام کر کے مار ڈالا پھر جب اس فتح سے اوس کافر کا غرور زیادہ ہوا تو لشکر بیشتر اور بیشمار ہاتھی لیکر دہلی سے آگے
بڑھا اور رایات اقبال میرے والد کے لشکر کے موضع کلانور سے دہلی کیطرف گوشمالی کو بلند ہوئی اور پانی پت کے قریب مقابلہ
دونون لشکرون نور وظلمت کا واقع ہوا اور پنجشنبہ کے دن دوسری تاریخ محرم کو سنہ نوسو چونسٹھ مین جنگ عظیم واقع ہوئی ہیمون کے
ساتھ تیس ہزار سوار جنگی دلاور تھے اور اوس وقت میرے والد کے لشکر مین زیادہ چار پانچ ہزار سوار سے نہ تھے لیکن چونکہ تائید الٰہی ہماری
طرف تھی اوسدن ہیمون ایک ہاتھی ہوائی نام پر سوار تماشا لڑائی کا کھڑا دیکھتا تھا ناگاہ اوس کافر کی آنکھ مین ایک ایسا تیر لگا کہ پیچھے
سر سے نکل گیا اوسکے لشکر والون نے یہ حال دیکھکر بھاگنا شروع کیا اتفاقاً ہمارے سوارون مین سے شاہ قلیخان محرم ہمراہ چند دلاور
سوارون کے اوس ہاتھی کیطرف کہ جسپر ہیمون زخمی سوار تھا جا نکلے اور چاہا کہ اوس فیلبان کو تیر سے مار ڈالین وہ چلانے لگا کہ مجکو
مت مارو ہیمون اس ہاتھی پر سوار ہی یہ سنکر سوارون نے اوسکو گھیر لیا اور اوسیطرح میرے والد ماجد کے روبرو میدان مین لے
آئے بیرم خان نے عرض کی کہ مناسب یہ ہی کہ جناب اپنے دست مبارک سے اسوقت اس کافر کا سر تلوار خاص سے الگ کر دین تا ثمرہ
جہاد کا حاصل ہو اور فرمانون مین آپ کے نام کے ساتھ لفظ غازی کا بڑھایا جاوے میرے والد نے کہا کہ مینے پہلے ہی اسے پارہ پارہ
کیا ہی پھر فرمایا کہ مین ایکبار کابل مین آگے خواجہ عبد الصمد شیرین قلم کے تصویر کی مشق کرتا تھا بے خیال میرے ایک ایسی تصویر قلم سے
نکلی کہ اوس سے اعضا الگ الگ تھے میرے ایک مصاحب نے پوچھا کہ یہ کسکی صورت ہی میری زبان سے نکلا کہ یہ صورت ہیمون
کی ہی غرض اوسوقت اپنا ہاتھ اوسکے خون سے آلودہ نکیا اور ایک خدمتگار کو حکم کیا کہ اوسکی گردن مارے اور پانچہزار لاشین
اوسکے لشکر کے مقتولون کی شمار مین آئین سوا اون لوگون کے جو اطراف وجوانب مین مارے گئے **اور میرے باپ**
کی مشہور باتون مین سے فتح گجرات اور جانا اوسطرف کا ہی بطریق یلغار کے کہ جب مرزا ابراہیم حسین
اور محمد حسین مرزا اور شاہ مرزا یہان سے باغی ہو کر گجرات کی طرف گئے اور تمام
امرائے گجرات اور مفسد وہان کے اون سے مل گئے فقط قلعہ احمد آباد مین مرزا کوکا اپنی فوج لیکر دم خیر خواہی میرے
والد کا مارتے تھے حضرت عرش آشیان نے اضطراب اور پریشانی بھیجی والدہ مرزا مذکور کی دیکھکر مع لشکر شاہی بے توقف
فتحپور سے گجرات کیطرف کوچ کیا اور راہ دو مہینے کی نو روز مین قطع کی کہ کبھی گھوڑے پر اور کبھی اونٹ پر اور کبھی گھوڑے کی
گاڑی پر راہ طی فرماتے تھے یہان تک کہ موضع سرنیہ مین مقام فرمایا جب پانچوین تاریخ جمادی الاول کی سنہ نوسو اسی مین قریب لشکر
غنیم کے پہونچے تو اہلکارون سے مشورت کی بعضون نے کہا دشمن پر شبخون مارئیے میرے باپ نے فرمایا شبخون مارنا نامردون کا کام
ہی اوسیوقت نقارہ زور سے بجانے کا حکم دیا اور فرمایا سوار آگے بڑھین اور جب دریا سابرمتی پر پہونچے تو فرمایا کہ فوج بہ ترتیب

مارا جانا تردی بیگ خان کا بسبب بھاگ آنیکے

فتح اکبر شاہ کی ہیمون پر

پار اوترے محمد حسین مرزا نے جب شور او تہنے لشکر کا سنا ڈر گیا اور عالم پریشانی مین خود اپنی فوج سے قراولی کو باہر نکلا سبحان قلی ترک کہ اسطرف مع چند سوار منتظر دشمن کا دریا کے کنارے پر کھڑا تھا مرزا نے ان سوارون کو دیکھکر اوسطرف سے پوچھا یہ کسکی فوج ہی سبحان قلی ترک نے کہا یہ جلال الدین اکبر بادشاہ اور اوسکا لشکر ہی اوسنے اس بات کو قبول نکیا اور کہا میرے جاسوسون نے چودہ دن ہوئے کہ اوس بادشاہ کو فتحپور مین چھوڑا ہی تو یہ بات جھوٹ کہتا ہی سبحان قلی ترک نے کہا آج نو روز ہوے کہ حضرت بادشاہ بطریق یلغار فتحپور سے یہان پونہچے ہین مرزا نے پوچھا ہاتھی کس طرح اتنے دنون مین یہان آئے ہونگے سبحان قلی نے کہا کہ ہاتھیون کے لانیکی کیا حاجت تھی یہ جوان اور بہادر سنگ شگاف بہتر نامی اور مست ہاتھیون سے ہین کہ انکے آگے حقیقت دعوی اور سرکشی کی معلوم ہو جاویگی مرزا یہ سنکر وہان سے چلا گیا اور اپنی فوج کی جا کر صفین درست کین اور میرے والد نے اسقدر توقف کیا کہ قراولون نے خبر دی کہ سپاہی مرزا کے ہتھیار باندھتے ہین اور لڑائی کی درستی مین مصروف ہین پھر جب اونکی طرف متوجہ ہوے تو خان اعظم کو کہلا بھیجا کہ تم آگے سے دشمن کو دباؤ لیکن اوسنے تامل کیا اور کہلا بھیجا کہ دشمن اسوقت بہت زور مین ہی جب تک لشکر گجرات کے قلعے کے اندر سے باہر نہ آجاوے اوسی طرف دریا کے رہنا صلاح ہی حضرت بادشاہ نے فرمایا کہ مین نے ہمیشہ خاص کر اس سفر مین اعتماد اللہ تعالی کے فضل و مدد پر کیا ہی اگر کاروبار پر بھروسا رکھتا تو اسقدر کم لوگون سے یلغار کرکے نہ آتا اب کہ دشمن جنگ پر مستعد ہی تو سستی اور تاخیر لائق نہین یہ فرما کر اور اللہ تعالے کے توکل پر تھوڑے سوارون سے کہ اوسوقت ہمرکابی مین حاضر تھے گھوڑے دریا مین ڈال دیے اور باوجودیکہ دریا کی پایابی کا گمان نتھا لیکن سلامت اوتر گئے پھر اودھر جا کر حضرت بادشاہ نے داروغہ سلحخانہ سے دبلغہ طلب کیا اوسنے گھبرا کر دبلغہ کھلا ہوا سامنے حاضر کیا لوگون نے اوسکو بدشگونی سمجھی لیکن بادشاہ نے کہا یہ میری فال نیک ہی کہ میرے آگے مونہہ کھل گیا ہی انشاء اللہ تعالی کوئی میرے روبرو کھڑا نہو سکیگا اس حال مین مرزا ندکور اپنے ولی النعمت سے لڑائی کو فوج آراستہ کرکے نکلا اور خان اعظم کو ہرگز یہ گمان نہ تھا کہ حضرت بادشاہ اس تیزی اور جلدی سے یہان تشریف فرما ہونگے جو کوئی بادشاہ کے آنے کی خبر کہتا اوسکو یقین نہوتا لیکن جب حضرت کا آنا اوسکو یقین ہوا تو گجرات سے لشکر شاہی کو آراستہ کرکے نکلنا چاہا کہ خدمت شاہی مین حاضر ہو لیکن ابھی لشکر شاہی کو اعظم خان قلعہ سے لیکر باہر نہ نکلا تھا کہ سپاہ مرزا مقہور کی درختون مین سے ظاہر ہوئی بادشاہ تائید ایزدی پر اعتماد کرکے آگے بڑھے اوسوقت محمد قلیخان توقبائی اور ترودی خان دیوانہ ہمراہ اپنی جماعت دلاورون کے آگے بڑھکر کھڑے ہوے بادشاہ نے راجہ بھگوانداس سے فرمایا کہ لشکر دشمن کثیر اور ہماری سپاہ کم ہی لازم ہی کہ سب متفق ہوکر یکبارگی اوسپر حملہ کرین کہ یہ مفید زیادہ ہی یہ کہکر اور تلوارین نکالکر ہمراہ اپنے فدائیون کے دوڑے اور شور اللہ اکبر اور یامعین کا ہر طرف بلند کیا بالغار اور جرنغار اور غول بادشاہی نے بڑھکر داد دلاوری کی دی لیکن ایک بڑا بان جو دشمنون نے طرف حضرت ظل سبحانی بادشاہ کے سر کیا تھا وہ تھوہڑ کی باڑ مین کہ ایک طرف تھی جا پھنسا اور اسقدر وہان شور کیا کہ بڑا ہاتھی لشکر غنیم کا اوس سے گھبرا کر باعث پریشانی اوس لشکر کا ہوا اوسوقت غول شاہی نے پہونچکر محمد حسین مرزا اور اوسکے لوگون کو جو لڑتے تھے پیچھے ہٹایا اور باقی دلاوران لشکر ظفر اثر نے بھی خوب کام کیے مانسنگھ درباری بادشاہ کے روبرو اپنے مقابل پر غالب آیا اور رکھو داس کچھواہہ نے جان قربان کی اور محمد وفا کہ اس خاندان دولت سے ہی داد مردانگی کی دیکر اور زخمی ہو کر گھوڑے سے گر پڑا لیکن فقط عنایت الٰہی سے اوسوقت لشکر دشمن متفرق ہوا اور اونپر شکست پڑی میرے والد نے شکریہ اس نعمت الٰہیہ کا ادا کیا اوسوقت ایک نے کلانوتون سے عرض کی کہ سیف خان کوکلتاش نے نقد حیات کو دولتخواہی مین قربان کیا پھر ظاہر ہوا کہ جب محمد حسین مرزا نے اپنے لوگون سے غول شاہی پر حملہ کیا تو سیف خان نے اوسکو بڑھکر روکا اور داد مردانگی دیکر شربت شہادت پیا اور مرزا

بھی خود غول کے سپاہیون کے ہاتھ سے زخمی ہوا اور یہ کوکلتاش بڑا بھائی زین خان کوکہ کا تھا اور عجیب تر یہ بات ہے کہ ایک
دن پہلے اس لڑائی سے جب حضرت بادشاہ ہمجاہ مشغول طعام کے تھے ایک شخص سے پوچھا کہ فتح کسطرف سے ہوگی اوسنے عرض
کی آپ کیطرف سے لیکن ایک شخص اس لشکر کے امیرون سے شہید ہوگا اوسیوقت سیف خان کوکہ نے عرض کی کہ کاش یہ سعادت
مجھے روزی ہو غرضکہ محمد حسین مرزا میدان سے بھاگا اور اوس گھبراہٹ مین اوسکے گھوڑے نے تھوہر کے درخت سے ٹھوکر
کھائی اور مرزا اوندھا گھوڑے سے گر پڑا گدا علی نام ایک بادشاہی نے اوسکو پکڑ کر اپنے آگے گھوڑے پر سوار کرلیا اور میرے والد امجد
کے روبرو لایا لیکن چونکہ دو تین آدمی دعوے کرتے تھے کہ ہمنے اوسکو پکڑا ہے اسواسطے اوس سے بادشاہ نے پوچھا کہ تجکو کسنے پکڑا
ہے اوسنے عرض کی آپ کے نمک نے پھر میرے والد نے اوسکی مشکین کہ پیچھے سے بندھی تھین کھلوا کر آگے سے بندھوائین
اوسوقت اوسنے پانی مانگا فرحت خان نے کہ غلامان معتمد سے ہے اوسکے سر پر دو ہتڑ مارا میرے باپ اوس پر غصہ ہوے اور خاصہ پانی
منگوا کر اوسکو خوب پلوایا اوسوقت تک مرزا عزیز کوکہ اور اوسکا لشکر قلعے سے نہ آیا تھا حضرت بادشاہ بعد گرفتاری محمد حسین مرزا
کے آہستہ آہستہ متوجہ احمد آباد کے ہوے اور مرزا کو رای سنگھ راٹھور کے سپرد کیا کہ ہاتھی پر چڑھا کر ہمراہ لاوے اوسوقت اختیار
الملک کہ گجرات کے سردارون سے تھا پانچہزار سوارون سے ظاہر ہوا اوسکو دیکھکر فوج شاہی مضطرب ہوئی میرے باپ نے
بمقتضای شجاعت فرمایا کہ نقارہ بجاوین اور شجاعت خان اور راجہ بھگوانداس اور اکثر امرا نے آگے بڑھکر اختیار الملک سے
جنگ کی اور بخیال احتیاط کے کہ مبادا فوج غنیم محمد حسین مرزا کو چھوڑا لے رای سنگھ کے لوگون نے اوسکی صلاح سے سر مرزا کا اوسکے
بدن سے جدا کر دیا میرے باپ ہرگز اوسکے قتل پر راضی نہ تھے آخر کو اختیار الملک کی بھی فوج نے شکست کھائی اور اوسکے
گھوڑے نے تھوہر کے جھاڑی مین گرایا سہراب بیگ ترکمان نے اوسکا سر کاٹ کر خدمت مین حاضر کیا یہ فتح باوجودیکہ کم لوگون کے
محض فضل وعنایت الٰہی سے حاصل ہوئی اور اسیطرح فتح ولایت بنگالہ اور لینا ہندستان کے مشہور قلعونکا مثل چتیور اور رنتھنبور سرت
قلعہ مادہو پور اور تسخیر ملک خاندیس اور فتح قلعہ آسیر کی اور لینا اور ولایتونکا کہ دلاور سپاہ کی کوشش سے قبضہ تصرف شاہی مین آئین
ہین حساب اور شمار سے باہر ہے اور چتیور کی لڑائی مین جیمل کو کہ سردار اوس قلعے کا تھا خود اپنی بندوق خاص سے میرے والد امجد نے
قتل کیا اور فن بندوق مین اپنا مثل نہین رکھتے تھے اور اوس بندوق کا نام کہ جس سے جیمل کو قتل کیا سنگرام ہے سب بندوقون مین
عمدہ قریب چار ہزار جانور کے پرند وچرند اوس سے شکار ہوے ہین اور مین بھی بندوق مین شاگرد رشید اپنے والد کا ہون اور بندوق
کے شکار سے مجکو رغبت کمال ہے ایکدن مینے اٹھارہ ہرن بندوق سے مارے ہین اور اون مختون سے کہ میرے باپ نے اوٹھائی ہین
ایک یہ ہے کہ تمام سال مین تین مہینے گوشت کھایا ہے اور نو مہینے ترک حیوانات کرکے صوفیانہ کھانے پر قناعت کی ہے اور قتل اور ذبح
جانور پر ہرگز راضی نہ تھے اونکے زمانے مین بہت دنون اور کئی ماہ قتل حیوان کا منع عام اور اوسکا حال اکبرنامہ مین مفصل مذکور ہے
اور مین نے جسدن اعتماد الدولہ کو دیوان کیا تو اوسی دن دیوانی بیوتات کی معز الملک کو عنایت کی یہ معز الملک شہر باختر کے
سادات سے ہین اور میرے والد کے زمانے مین مشرف کرکراقخانہ کے تھے چنانچہ ایک دن مین ایام جلوس سے سو آدمی بندگان
اکبری اور جہانگیری کی زیادتی منصب اور جاگیر سے سرفراز ہوے اور عید رمضان ہین کہ پہلی عید میرے جلوس کی تھی مین عیدگاہ
مین گیا اور بڑے انبوہ سے نماز پڑھی اور شکر انعام الٰہی کا بجالا کر دولتخانے مین آیا اور بموجب اسکے مصرعہ از خوان بادشاہان
نعمت رسد گدا را حکم دیا کہ کچھ نقد خیرات کیا جاوے منجملہ اوس مال کے کئی لاکھ دام حوالہ دوست محمد کے کیے کہ فقرا اور
محتاجون کو تقسیم کرے اور میر جمال الدین انجو اور میر صدر جہان اور میر محمد رضا سبزواری انمین سے ایک ایک کو ایک ایک لاکھ

دام دیے کہ اطراف شہر مین خیرات کرین اور پانچہزار روپیہ واسطے فقرا شیخ محمد حسین جامی کے بھیجے و حکم دیا کہ ہر روز ایک شخص طالب علم
مین سے پچاس ہزار دام تقسیم ونکو بانٹا کرے اور ایک تلوار مرصع واسطے خانخانان کے بھیجے اور میر جمال الدین حسین انجو کو منصب
سہ ہزاری عنایت کیا اور بدستور سابق خدمت صدارت میران صدر جہان کے تفویض فرمائی اور حاجی کوکہ کو کہ میرے باپ کی کوکون مین
سے ہی فرمایا کہ محل مین مستحق عورتون کو واسطے دینے جاگیر اور نقد کے تحقیق کرلے اور زاہد خان اور ولد محمد صادق خان کو کہ ڈیڑھ
ہزاری تھا مینے دوہزاری کیا اور ہر ایک کو ہاتھی یا گھوڑا بطریق انعام کے دیا اور پہلے رسم تھی کہ نقیب اور میر آخور لوگون سے خلعت کا
انعام لیا کرتے تھے مینے حکم دیا کہ انکو یہ روپے سرکار سے ملا کرین تا اور لوگ انکی طلب سے محفوظ رہین اور انھین دنون مین سالباہن
برہانپور سے آیا اور میرے بھائی **دانیال مرحوم** کے گھوڑے ہاتھی ملاحظے مین پیش کیے اون ہاتھیون مین ایک کا نام **مست**
الست تھا مجکو پسند آیا مینے اوسکا نام **نور گنج** رکھا اور عجیب بات اس ہاتھی مین یہ ہی کہ دونون طرف اوسکے کانون کے چھوٹے
تربوزون کے برابر گرہین ہین اور جیسے ہاتھیون کا مستی مین پانی ٹپکتا ہی تو اسکی اون گرہون سے نکلتا ہی اور اسیطرح پیشانی اسکی اور سب
ہاتھیون سے زیادہ اوٹھی ہوئی تھی دیکھنے مین بہت خوشنما اور مہیب ہی اور ایک تسبیح جواہر کی فرزند خورم کو عنایت کی امید ہی کہ یہ فرزند تمام
کو اپنے مطالب ظاہری و باطنی کے پونہچے اور چونکہ محصول تمام ملک کا کئی کرور سے زیادہ تھا مین نے معاف کردیا تھا اسواسطے اطراف
کابل کے سائر کو کہ وہ بھی ہندوستان کی راہ کے شہرون مین تھے اور ایک کرور تئیس لاکھ روپے ان مین جمع ہوتے تھے موقوف
کیا ان دو ولایتون سے کہ کابل اور قندھار ہی بہت روپے بابت محصول کے لیے جاتے تھے بلکہ عمدہ مال وہان کا بھی محصول ہی مینے حکم
یہ رسم قدیم ان دونو جگہ سے بھی موقوف کیا اور اس جہت سے نفع کلی اور بہت آرام اہل ایران و توران کو حاصل ہوا اور جاگیر اصفہان
کی کہ صوبہ بہار مین تھی باز بہادر کو عنایت کی اور آصف خان کو فرمایا کہ پنجاب مین جاگیر بطریق جائداد تنخواہ کے دیوین بخشیون نے
عرض کی کہ ہنوز اصفہان کا بابت روپیہ جاگیر مین باقی ہی اب کہ تبدیل جاگیر کا حکم ہوا ہی تو وہ روپیہ وصول ہونا دشوار ہی مینے فرمایا اسکو
ایک لاکھ خزانے سے دین اور وہ روپے باز بہادر سے لے کر خالصہ شریفہ مین داخل کرین اور شریف آملی کو ڈھائی ہزاری
منصب اصل اور اضافہ ملا کر مقرر کیا یہ شخص بہت پاکیزہ ذات اور نیک نفس ہی باوجودیکہ علوم رسمی مین دخل نہین رکھتا لیکن اکثر
مضامین بلند اور معانی ارجمند اوس سے سرزد ہوتے ہین لباس فقر و تجرید مین بہت مسافرت کی اور بہت بزرگون سے صحبت
حاصل کی ہی مقدمات ارباب تصوف کے اوسکو یاد ہین میرے باپ کے وقت مین لباس درویشی ترک کرکے مرتبہ امارت اور سرداری
کو پونہچا گفتگو اوسکی نہایت عمدہ اور دلچسپ گرد روزمرہ اور کلام اوسکا باوجودیکہ قواعد عربی سے عاری ہی نہایت فصاحت اور پاکیزگی
مین ہی اور انشا بھی اوسکی رنگین ہی اور **شاہ قلیخان محرم** کا آگرے مین ایک باغ رہگیا تھا چونکہ اوسکا کوئی وارث نہ تھا اسواسطے
مینے وہ باغ دختر **ہندال مرزا** یعنی رقیہ **سلطان بیگم** کو کہ حرم محترم میرے والد بزرگوار کی ہی سپرد کیا میرے والد نے
شاہجہان کو لڑکپن مین ان کے سپرد کیا تھا اور مرتبہ ننکی اولاد کے اوسکو زیادہ عزیز رکھتے ہین

جشن پہلے نوروز کا

سہ شنبہ کی رات گیارہوین تاریخ ذیقعدہ کی سنہ ایکہزار چودہ مین صبح کو کہ وقت فیضان نور کا ہی آفتاب نے برج حوت
سے اپنے خانہ شرف مین کہ برج حمل ہی نقل کیا چونکہ یہ روز پہلا نوروز میرے جلوس کا تھا اسواسطے مینے فرمایا کہ مکانات دولتخانہ
خاص و عام کے موافق زمانہ میرے والد کے عمدہ فروش اور آئینہ بندی سے کمال آراستہ کرین اور پہلے دن سے نوروز
کے اونیسوین درجہ حمل تک کہ روز شرف اوسکا ہی تمام مخلوق نے داد عیش و کامرانی کی دی اہل ساز اور ارباب نغمہ ہر قسم کے جمع تھے

معافیت انعام نقیب و میر آخور و اہل خلعت

معافی تمامی محصولات سائر از کشور ہند

سنہ ۱

لولیان برقاص اور دلبران ہند کہ نانوادا مین دل فرشتون کا لیتے تھین باعث گرمی مجلس کا ہوتین اور مینے حکم دیا کہ اشیاے
سرور افزا جو چاہے اس جشن مین کھاوے کوئی اوسکو منع نکرے ساقی بنو بادہ برافروز جام ما ۔ مطرب بگو کہ کار جہان شد
بکام ما ۔ میرے باپ کے زمانے مین مقرر تھا کہ ان سترہ اٹھارہ دنون مین ہر روز ایک بڑا امیر مجلس آراستہ کیا کرتا تھا اور پیشکش عمدہ
اقسام جواہر اور مرصع سامان اور نفیس لباس اور ہاتھی گھوڑے سے آراستہ کرکے جناب بادشاہ سے عرض کرتے کہ اونکے گھرون
مین قدم رنجہ فرماوین پھر بادشاہ واسطے سرفرازی اپنے مخلصون کے اوس مجلس مین قدم رنجہ کرکے ان پیشکشون کو ملاحظہ فرماتے
اوس مین سے جو چیز پسند آتی اوسکو لیتے اور باقی اوسی امیر کو بخشدیتے مگر چونکہ خاطر میری مائل طرف رفاہیت اور آسودگی سپاہ و رعیت
کی تھی اسواسطے اس سال مین مینے پیشکش سبکی معاف فرمائین مگر تھوڑا سا چند لوگون کی پیشکشون مین سے واسطے رعایت اونکی
خاطرون کے قبول کین اور انھین دنون مین بہت نوکرون نے زیادتی منصب سے سرفرازی پائی کہ اونمین سے دلاور خان افغان کو ڈیڑھ
ہزاری کیا اور راجہ باسو کو کہ کوہستان پنجاب کے زمینداروں سے ہی اور میرے ایام شہزادگی سے ابتک طریقہ بندگی اور اخلاص کا
رکھتا ہی اور ڈیڑھ ہزاری منصب والا تھا سوا اوسکو تین ہزار اور پانسو کا منصب عنایت کیا اور شاہ بیگ خان حاکم قندہار کو اصل و
اضافہ ملاکر پنجہزاری منصب سے سرفراز کیا اور راجہ رای سنگھ راجپوت کو بھی اسیقدر منصب دیا تھا اور بارہ ہزار روپیہ بطریق مدد خرچ
کے رانا شنکر کو مینے عنایت کیے اور میرے ابتداے جلوس مین ایک شخص مظفر گجراتی کی اولاد سے کہ وہ گجرات کا حاکم زادہ اوسطرف کا مشہور
کیا تھا سر فساد کا بلند کرکے اطراف و جوانب شہر احمد آباد کو تاخت و تاراج کیا اور میرے کئی سردار مثل پیم بہادر اوزبک اور رای علی بھٹی کہ
ولا و اوسطرف مقرر تھے اس فتنے مین شہید ہوے آخر مینے راجہ بکرماجیت اور چند منصبدارون کو مع سات ہزار سوار آراستہ کے
لشکر گجرات کی مدد پر روانہ کیا اور مینے مقرر کیا کہ جب وہ فساد و فتنہ بالکل دفع ہوجاوے تو راجہ بکرماجیت صوبہ دار گجرات کا ہو اور قلیچ خان کہ
پہلے سے صوبہ دار وہان کا ہی درِ دولت پر حاضر ہو بعد پہونچنے میرے اس لشکر کے جماعت مفسدون کی متفرق ہوگئی اور جھاڑیون مین
گھس گئے اور میرے لوگ وہان قابض ہوے اور خبر اس فتح کی نیک ساعت مین مینے سنی پھر انھین دنون مین عرضداشت میرے فرزند
پرویز کی آئی کہ رانا نے تھانہ منڈل کو کہ چالیس کوس اجمیر سے ہی چھوڑکر بھاگ گیا اور افواج شاہی نے اوسکا پیچھا کیا ہی امید ہی کہ
حضرت کے اقبال سے اوسکو نیست و نابود کرین اور شرف آفتاب کے دن بہت نوکرا اضافہ اور عنایات گونا گون سے فیضیاب
ہوے پیشرو خان کہ قدیمی خدمتگار ہی ہمراہ میرے دادا حضرت ہمایون شاہ کے ولایت سے آیا تھا بلکہ وہ اون لوگون مین
سے ہی کہ شاہ طہماسپ نے ہمراہ کیے تھے اور پہلے اوسکا نام مہتر سعادت تھا مگر چونکہ داروغہ فراشخانہ میرے والد بزرگوار کا تھا
اور اس خدمت مین بیمثل تھا اسواسطے مینے اوسکو پیشرو خان کا خطاب دیا اور نظر اوسکی خدمت پر کرکے منصب ہزاری مع اصل و اضافہ کے عنایت فرمایا

بھاگنا خسرو کا درمیان سال اول جلوس کے

شہزادہ خسرو کو بواسطہ جوانی و غرور کے کہ جوانون کو ہوتا ہی اور کم تجربگی اور ناعاقبت اندیشی مصاحبان ناجنس کے خیالات فاسد ذہین
پڑے خصوصاً ایام بیماری والد بزرگوار مین کہ بعضے کوتہ اندیشون نے بواسطہ کثرت جرم و تقصیر کے کہ صادر ہوئی تھین اور عفو خاص سے
نا امید محض تھے دل مین خیال کیا کہ اوسکو دستاویز بناکر امور سلطنت متعلق ساتھ خسرو کے کرین اور اس سے غافل کہ امور سلطنت
و جہانبانی وہ امر نہین ہی کہ چند ناقص العقل کی سعی سے انتظام پکڑے خالق داور کس کو لائق اس امر عظیم القدر کا جانکر خلعت پہناوے
شعر زدارندہ نتوان ستد بخت را ۔ نشاید خرید افسر و تخت را ۔ سرے را کہ حق تاج پرور نمود ۔ نشاید از و تاج و دولت ربود ۔ جو
خیالات فاسد مفسدون اور کوتہ اندیشون کے سواے ذلت اور پشیمانی کے نتیجہ نہین رکھتے امور سلطنت نے ساتھ اس نیازمند درگاہ الٰہی

سکے قرار پکڑا اهیشہ خسرو کو گرفتہ خاطر اور متوحش پاتا تھا مین ہرچند مقام شفقت و عنایت مین ہوکر چاہا مینے کہ بعض تفرقے اور دغدغے
اوسکے دل سے دور کرون لیکن کچھ فائدہ مترتب نہوا تا وہ کہ بصلاح ایک جماعت بخت برگشتون کے شب یکشنبہ آٹھوین ذیحجہ سنہ
مذکور مین بعد گذرنے دو گھڑی کے زیارت روضۂ منورۂ حضرت عرش آشیانی کے بیان کرکے تین سو پچاس سوار سے کہ اوسکے ساتھ
متفق تھے قلعہ آگرہ سے نکلکر متوجہ ہوے تھوڑی دیر بعد اونکے جانے کے ایک شعلچی نے کہ وزیر الممالک سے آشنا تھا خبر پہونچائی
کہ شہزادہ خسرو بھاگ گئے وزیر الممالک اوسکو امیر الامرا کے پاس لیگئے جب اونھون نے یہ خبر تحقیق کی مضطربانہ دروازۂ محل پر آکر
خواجہ سرا سے کہا کہ بعد دعا کے کہو کہ ایک عرض ضروری رکھتا ہون مین حضرت باہر تشریف لائیے چونکہ میرے خیال مین یہ بات نہ
آئی تھی گمان کیا مینے کہ کوئی خبر دکن یا گجرات سے آئی ہو بعد باہر آنے کے ظاہر ہوا کہ یہ ماجرا ہی مینے کہا کیا کرنا چاہیے آپ سوار
ہوکر متوجہ ہون یا شہزادہ خورم کو بھیجون امیر الامرا نے عرض کی اگر حکم ہو تو مین جاؤن فرمایا مینے جاؤ پھر عرض کی کہ اگر نصیحت
سے نہ پھرین اور ہتیار کرین کیا کرون کہا اگر کسطرحسے راہ راست پر نہ آوین تو جو تمھارے ہاتھ سے بنے کرنا تقصیر نکرنا سلطنت خویشی
فرزندی سے نہین درست ہوتے مصرعہ کہ باشاہ خویشی ندارد کسی جب یہ باتین اور مقدمات دیگر کہکر رخصت کیا تو دل مین آیا کہ شہزادہ
خسرو اون سے آزردگی تمام رکھتے ہین اور بواسطۂ قرب و منزلت آپ کے کہ محسود امثال واقران کا ہی مبادا نفاق سے حق مین
اندیشہ کرکے اسکو ضائع کرین معز الملک سے فرمایا کہ جاکر اونکو لوٹا لاوین اور شیخ فرید بخشی بیگ کو اس خدمت کے واسطے تعین کرکے حکم فرمایا
مینے کہ سب منصب دار اور احدیون کو ہمراہ لیکر متوجہ ہو مین اور اہتمام خان کو توال کو قراول و خبرگیر مقرر کیا اور اپنے دل مین قرار کیا
کہ جب دن ہوگا خود بھی متوجہ ہونگا معز الملک امیر الامرا کو پھیر لائے جو لکھین دونون مین احمد بیگ خان و دوست محمد خان بکاول رخصت
ہوکر حوالی سکندرہ مین کہ بر سر راہ شہزادہ خسرو کے تھا مقیم تھے بعد پہونچنے شہزادہ خسرو کے اوسطرف چند آدمیون کے ساتھ اپنے
ڈیرے سے نکلکر متوجہ ملازمت کے ہوے اور خبر مجکو پہونچائی کہ شہزادہ خسرو راہ پنجاب لیکر ساتھ ایلغار کے جاتے ہین دلمین آیا
کہ مبادا راہ چپ سے دوسری طرف پھر جاے جو راجہ مانسنگہ خالو اونکا بنگالے مین تھا اکثر بندہ ہاے درگاہ کے دل مین خیال گذرا
کہ اوسیطرف متوجہ ہونگے پھر اوس طرف آدمی بھیجکر دریافت کیا کہ پنجاب کو جاتے ہین اس درمیان مین صبح ہوئی مینے کرم عنایت
ایزدی پر تکیہ کرکے ساتھ عزم درست کے سوار ہوا اور مقید کسی چیز اور کسی آدمی کا نہو متوجہ ہوا شعر ملے آنرا کہ اندوہ ست دیتا
نمیداند کہ رہ چون میکند طے ٭ ہمیداند کہ افتد میش و راند ٭ نداند باکہ آید باکہ ماند ٭ جب روضۂ متبرکہ والد بزرگوار پر تین کوس شہر سے
واقع ہی پونہچا اور روح پر فتوح اون حضرت سے استمداد چاہی اوسیوقت مرزا حسن پسر مرزا شاہرخ کو کہ ارادہ ہمراہی خسرو کا
رکھتا تھا گرفتار کرکے میرے روبرو لائے جب اوسوقت پرسش کی منکر نہو سکا فرمایا مینے کہ ہاتھ باندھکر ہاتھی پر سوار کرین یہ اول
شگون نیک تھے کہ ببرکت توجہ وامداد اون حضرت کے ظاہر ہوے جب آدھا روز گذرا اور ہوا گرم ہوئی تھوڑی دیر ایک درخت کے سایہ مین توقف
کرکے خان اعظم سے کہا مینے کہ جب مجکو اس خاطر جمعی کے ساتھ یہ حال ہی کہ معتاد افیون کہ اول دن مین کھاتا تھا اب تک نہین
کھایا اور نہ کسی نے یاد دلایا حال اوس بے سعادت کا اسی سے قیاس کرنا چاہیے آزار و غم کہ رکھتا تھا اس قسم سے تھا کہ فرزند
بے موجب و بے سبب غنیم و دشمن ہوا اگر کوشش اوسکی گرفتاری مین نکرون مفسدون و فتنہ اندیشون کو قدرت بہم پہنچیگی
گی یا وہ خود اوزبک یا قزلباش کے پاس جائیگا اور اس سے خفت اس دولت کو ہوگی اس باعث سے گرفتاری اونکی پیش نہاد ہمت
کرکے بعد تھوڑی آسایش کے پرگنہ متھرا سے کہ بیس کوس آگرہ سے واقع ہی دو تین کوس آگے جاکر ایک گانون پرگنۂ مذکور کے
کہ ایک تالاب تھا مقام کیا شہزادہ خسرو متھرہ مین پونہچے حسین بیگ بدخشی کہ رعایت یافتہ حضرت والد بزرگوار کے تھے اور

بقصد ملازمت میری کابل سے آئے تھے دوچار ہوے چونکہ طبیعت بدخشیون کی فتنہ و آشوب سے بھری ہی دو تین سو سوار ان
بدخشیون سے کہ ہمراہ اوسکے تھے رہبر و سپہ سالار اونکے ہوے اور راہ مین جو کوئی سامنے آتا تھا تاراج کرکے گھوڑا اور اسباب
لے لیتے مال و اسباب سوداگرون و رہگذرون کا لوٹ ان مفسدون کی قسمت ہوتا تھا زن و فرزند آدمیون کے آسیب
اون متعلقون سے ایمن نہ تھے شہزادہ خسرو اپنی آنکھون سے دیکھتے تھے کہ اونکے آبا و اجداد کے ملک موروثی مین کسقدر
ظلم ہوتا ہی یہ حال دیکھکر ہر ساعت مین ہزار بار موت طلب کرتا تھا لیکن سواے مدارات ان کتون سے چارہ نہ تھا اگر بخت و
اقبال یاوری اونکی کرتا تو ندامت و پشیمانی کو دست آویز کرکے بے دغدغہ خاطر میری ملازمت مین چلے آتے خدا خوب جانتا ہی
کہ تقصیرون سے اونکی بالکل درگذر کرتا اور اسقدر لطف و شفقت کرتا کہ سر مو تفرقہ اور دغدغہ باقی نرہتا جو واقعہ حضرت عرش آشیانی
مین بافساد بعضے مفسدون کے ارادے اونکے دلمین آئے تھے اور جانتے تھے کہ یہ خبر مجھکو پہنچی پھر اعتماد میری شفقت و عنایت
پر نکرتے تھے اور والدہ اونکی نے بھی ایام شہزادگی مین برے طورون اونکے سے اور بدسلوکی اپنے چھوٹے بھائی مادھو سنگھ
سے زہر کھاکر اپنے کو ہلاک کیا اونکی خوبی و نیکذاتی کا حال کیا لکھون کمال عقل رکھتی تھی اور میرے ساتھ بہت اخلاص اور محبت
کرتی تھی جب دیکھا کہ کچھ فائدہ نہین اور معلوم نہین کہ آخر کو کیا ہوگا غیرت سے کہ لازم طبیعت راجپوتونکے ہی خاطر کو موت پر قرار
دیا کئی مرتبہ گاہ گاہ مزاج مین شورش ہوئی چنانچہ یہ امر میراثی اونکا ہی کہ پدر و برادر اسکے دیوانگی مین اپنے کو ظاہر کرلیتے تھے اور بعد ایک
مدت کے علاج تدبیر ہوتی تھی جس ایام مین کہ مین شکار کو گیا تھا چھبیسوین ذیحجہ سنہ ۱۰۱۳ مین افیون زائد مین شورش دماغ مین کھاکر تھوڑی
دیر مین مرگئی گویا کہ یہ حال بیٹے کا آگے سے دیکھا تھا اول کدخدائی کہ آغاز جوانی مین میری ہوئی تھی اونھین کے ساتھ تھی بعد تولد
خسرو کے اونکو شاہ بیگم خطاب دیا مینے جب بدسلوکی فرزند و برادر کی میرے ساتھ نہ دیکھ سکی وقت پریشانی دماغ کے جان سے گذرکر
اپنے کو اس کلفت و اندوہ سے خلاص کیا اوسکے مرنے سے بباعث ایک تعلق کے کہ تھا جو دن کہ گذرتا تھا اپنی حیات و زندگانی
سے کچھ لذت نہ تھی چار رات دن کہ تیئیس پہر ہوتے تھے نہایت کلفت و اندوہ سے کچھ ماکول و مشروب سے وارد طبیعت نہوے
جب یہ حال والد بزرگوار کو معلوم ہوا ولاسا نامہ مع خلعت و دستار مبارک کے کہ سر سے اوسیطرح بندھی ہوئی تھی اوتار کر نہایت
شفقت و عنایت سے اس مرید فدوی کو بھیجی اس عنایت نے اوپر آتش سوز و گداز میری کے پانی ڈالا کہ اضطراب و اضطرار میرے
کو فی الجملہ قرار و آرام ہوا غرض اس ذکر سے یہ ہی کہ بے سعادتی فرزند کی اس سے کیا زیادہ ہوگی کہ باعث قتل والدہ اپنی کے ہوے
اور ساتھ پدر کے بے کسی سبب و باعث کے محض تصور و خیالات فاسدہ سے مقام بغی و عناد مین آکر دولت ملازمت سے فرار و بے
قرار کے اختیار کرے جو منتظم حیات نے منزا ہر کردار کی برابر رکھی ہی لاجرم مآل حال یہ ہوا کہ بدترین حال سے مقید ہوکر اور درجہ اعتماد سے
گذرکر زندان دائمی مین گرفتار ہووے شعر راہ جستانہ رود ہوشمند ٭ پای بدام آرد و سر در کمند ٭ مجملاً یہ ہی کہ روز سہ شنبہ دسوین
ذی حجہ کو مین منزل ہوڈول مین اوترا شیخ فرید بخاری ایک جماعت شجاعون و بہادرون کے ساتھ واسطے پیچھا کرنے خسرو کے و ہمراہ
لشکر فیروزی اثر کے معین ہوے اور دوست محمد کو کہ اردلی مین بواسطہ قدیم الخدمتی و ریش سفیدی کے تھا قلعہ آگرہ و محل خزاین
کے محافظت کو بھیجا اعتماد الدولہ و وزیر الملک کو وقت نکلنے کے آگرہ سے ضبط کے واسطے چھوڑا تھا دوست محمد سے کہا بھیجے کہ مین صوبہ
پنجاب کو جاتا ہون اور دو صوبہ اعتماد الدولہ کے دیوانی مین ہی اونکو ملازمت مین روانہ کرنا اور پسران حکیم مرزا کو کہ آگرہ مین ہین قید
کرکے محبوس رکھنا جسوقت فرزند صلبی سے یہ معاملہ ظاہر ہوا برادرزادہ و عم زادہ سے کیا توقع رکھنا چاہیے مکرم الملک بعد رخصت
ہونے دوست محمد کے کشتی ہوے چار شنبہ کو پلول مین پنجشنبہ کو فرید آباد مین واقع ہوا تیرہوین تاریخ جمعہ کو اتفاق دہلی کا ہوا روضۂ متبرکہ

حضرت جنت آشیانی کی زیارت کی اور ہمت کرکے فقرا اور درویشون کو اپنے ہاتھ سے روپے دیے وہان سے مقام
حضرت نظام الدین اولیا قدس سرہ کو توجہ کرکے لوازم زیارت کو ادا کیا بعد اوسکے کچھ روپیہ میر جمال الدین حسین انجو کو اور کچھ
حکیم مظفر کو دیا کہ فقرا اور درویش اور ارباب حاجت کو تقسیم کرین روز شنبہ چودہوین کو سرائے نریلہ مین مقام کیا اس سرا کو شہزادہ خسرو
نے جلا دیا تھا منصب آقا ملائی برادر آصفخان کا کہ خدمت حضور مین سرفراز تھا اصل و اضافہ سے ہزاری ذات اور تین سو سوار
مقرر ہوا اس راہ مین خدمت اچھی کرتے تھے ایک جماعت ایماقات کہ رکاب ظفر انتساب مین تھی اس خیال سے کہ بعضے انمین سے
شہزادہ خسرو کے ساتھ اتفاق رکھتے ہین مبادا انکے دل مین دغدغہ و تفرقہ راہ پاوے اونکے افسرونکو دو ہزار روپے دیے کہ آدمیون
مین تقسیم کرین اور اپنی جماعت کو مراحم جہانگیری کا امیدوار کرین شیخ فضل اللہ اور راجہ دھیر دھر کو روپے دیے کہ راہ مین فقرا اور
برہمنون کو دیتے رہین تیس ہزار روپیہ کو فرمایا کہ اجمیر مین راناشنکر کے واسطے بطریق مدد خرچ کے دین اور روز شنبہ سولہوین کو پرگنہ پانی
مین پونہچا مین یہ مقام اوپر آبادی کرام و اجداد ذوی الاحترام ہمارے کے ہمیشہ مبارک و فرخندہ رہا اور فتح عظیم حاصل ہوئین ایک
شکست ابراہیم لودہی کی کہ عساکر ظفر مآثر حضرت فردوس مکانی کو حاصل ہوئی ذکر اوسکا تواریخ روزگار مین مرقوم ہے دوسری فتح ہیمو بدکردار
پر کہ اول دولت والد بزرگوار مین کہ تفصیل تحریر ہوئی عالم اقبال سے ظاہر ہوئی جب شہزادہ خسرو دہلی سے متوجہ پرگنہ مذکور کے ہوے
بحسب اتفاق دلاور خان وہان پونہچے تھے اور یہ مقدمہ سنکر اپنے فرزندون کو آب جون سے پار اوترا کر خود سپاہیانہ و فدایانہ دل
اوپر ایلغار کے رکھکر قصد کیا کہ اپنے کو قبل پہونچنے شہزادہ خسرو کے قلعۂ لاہور مین پونہچا دین اور اوسی حال مین عبدالرحیم بھی
لاہور سے وہان پونہچا دلاور خان نے اوس سے کہا کہ اپنے فرزندون کو ہمراہ میرے فرزندون کے پار دریا کے اوتار کر ایک
کنارے ہوکر منتظر رایات ظفر آیات جہانگیری ہو از بسکہ گرانبار اور ترسناک تھا یہ بات قرار نہ دے سکا اسقدر توقف کیا کہ
شہزادہ خسرو پونہچے اسنے جاکر ملازمت کی اور اقرار بے اختیاری سے ہمراہی کا کیا اور خطاب ملک انور رائے کا پایا اور لڑائی
مین صاحب اختیار ہوا دلاور خان مردانہ متوجہ لاہور کے ہوے راہ مین جس آدمی یا گروہ سے ملازمان درگاہ کے اور کروریون و سوداگرون
وغیرہ سے ملتے اون سبھون کو من وجہ شاہزادہ خسرو سے آگاہ کرکے بعضے کو ہمراہ لیتے تھے اور بعضے کو کہتے کہ راہ سے کنارہ اختیار
کرین اور بعد اسکے کہ بندہائے خدا لوٹنے اور غارت کرنے ظالمون سے امین ہوے غالب ظن یہ تھا کہ اگر سید کمال دہلی مین اور
دلاور خان پانی پت مین جرأت و ہمت کرکے سر راہ خسرو کی روکتے جو جماعت کہ اونکے ہمراہ تھی تاب مقابلے کی نلاکر پریشان ہو جاتی
اور خسرو گرفتار ہو جاتے لیکن اونکی ہمت نے مدد نکی تاہم فی الحال ہر ایک نے اپنے قصور کی ایک طرح سے تلافی کی دلاور خان نے
لاہور مین قبل پہونچنے شہزادہ خسرو کے قلعے مین جاکر خدمت نمائی کرکے تدارک اوس کوتاہی کا کیا اور سید کمال نے بھی جنگ
شہزادہ خسرو مین ترددات مردانہ ظاہر کیے چنانچہ اپنی جگہ بتفصیل لکھا جاویگا سترہوین ذیحجہ کو پرگنہ کرنال مین نزول رایات عالیات کا
ہوا اس منزل مین عابدین خواجہ کو کہ بڑا بیٹا جونیاریکا اور پسر زادہ عبداللہ ازبک کا ہے کہ حضرت والد ماجد کے عہد مین آیا تھا منصب
ہزاری ذات اور سوار سے سرفراز کیا اور شیخ نظام تھانیسری کو کہ شہزادہ خسرو کو دیکھکر ساتھ نوید و لنواہ کے اوسکو خوش کیا تھا کہ
وہ بے فکر ہو جاوے پھر آکر مجھے دیکھا چونکہ یہ مقدمہ سنا تھا مینے کچھ خرچ راہ دیکر فرمایا کہ متوجہ زیارت خانہ مبارک کے ہو مین اونیسوین کو
پرگنہ شاہ آباد مین منزل ہوئی اس مقام مین پانی بہت کم تھا بحسب اتفاق اسقدر پانی برسا کہ سب سیراب ہوگئے شیخ احمد لاہوری
کہ زمان شہزادگی سے نسبت خدمتگاری و خانہ زادی کے رکھتے تھے منصب میر عدل کے ساتھ سرفراز کیا مینے کہ ارباب اخلاص
اونکے وسیلے سے نظر سے گذرتے ہین اور دست وسیلہ جسکیکو دینا چاہیے عرض کرکے دلادین وقت ارادت مریدون کے

ملنا خانخانان کا شہزادہ خسرو سے

[illegible]

چند کلمے بطریق نصیحت کے مذکور ہوتے ہین چاہیے کہ اپنے کو ساتھ دشمنی کسی مذہب کے تیرہ تار نکرین اور ساتھ سب ارباب
ملل کے طریق صلح کل کا مرعی رکھین کسی جاندار کو اپنے ہاتھ سے نہ مارین مگر لڑائی اور شکار مین شعر مباش در پی ہجان نمودن جاندار
مگر بموصہ بیکار یا بوقت شکار تعظیم ستارون کی کہ مظہر نور آلہی کے ہین بقدر درجہ ہر ایک کے کرنا چاہیے اور موثر وموجد زمانے
مین اللہ تعالی کو جاننا چاہیے بلکہ فکر کرنا چاہیے تا خلوت اور کثرت خاطر مین کوئی لحظہ فکر واندیشہ اوسکے سے خالی نرہے
شعر لنگ وپوچ خفتہ شکل وبے ادب سوی او بے غنچ دادرامی طلب حضرت والد بزرگوار نے اسمین یہ ملکہ بہم پونچایا تھا بہت
کم وقت اس فکر سے خالی نہوتے تھے منزل الو دمین الوانی اوزبک کو ساتھ ستاون ہزار منصب داروں کے شیخ فرید کی ایک کو سر
کرکے چالیس ہزار روپیہ مدد خرچ مینے اوس جماعت کو مرحمت کیا سات ہزار روپیہ اور جمیل بیگ کو دیا کہ سوارون کو تقسیم کرین
میر شریف آملی کو بھی دو ہزار روپیہ عنایت کیا سہ شنبہ چوبیسوین ماہ مذکور کو پانچ آدمی ملازم و ہمراہی شہزادہ خسرو کے گرفتار ایے دو
آدمیون نے کہ اونکی نوکری کا اقرار کیا فرمایا مینے کہ ہاتھی کے پانوون مین ڈالین اور تین آدمیون نے انکار کیا قید کیے گئے کہ سبب
دریافت کیے جاوین بارھوین ماہ فروردی سنہ احد جلوس کو مرزا حسین اور نور الدین قلی کوتوال شہر لاہور مین داخل ہوئے چوبیسوین ماہ مذکور
کو قاصد دلاور خان کا وہان پونہچا اور خبر دی گئی کہ شہزادہ خسرو خروج کرکے قصد لاہور کا رکھتے ہین تم خبردار رہنا اوسی تاریخ دروازے
شہر لاہور کے مضبوط ومحفوظ ہوگئے دو روز بعد اس تاریخ کے تھوڑے آدمی دلاور خان کے قلعے مین داخل ہوئے اور استحکام برج
وغیرہ کا شروع کیا جس جگہ شکست وریخت تھا مرمت کرکے توپ قلعہ پر چڑھا کر مستعد جنگ کے ہوئے تھوڑے آدمی بندہای درگاہ
سے کہ اندر قلعے کے تھے مستعد ہوکر خدمتون پر مقرر ہوئے اور شہر کے آدمیون نے بھی ساتھ اخلاص تمام کے مدد و معاونت
کی بعد دو روز کے کہ فی الجملہ سرانجام ہوگیا تھا شہزادہ خسرو پونہچا اور ایک منازل متقررہ مین سے منزل اختیار کرکے فرمایا کہ شہر کو
قتل کرکے لڑائی شروع کرین اور ایک دروازے مین جسطرف سے کہ ممکن ہو آگ لگا کر جلاوین اور اپنے ہمراہیون سے کہا کہ بعد لینے
قلعہ کے سات روز تک واسطے لوٹنے شہر کے اور زن وفرزند آدمیون کے قید کرنے کا حکم کرونگا اس جماعت خون گرفتہ نے
ایک دروازہ شہر کا جلا دیا دلاور بیگ خان حسین بیگ دیوان اور نور الدین قلی کوتوال نے اندر سے مقابل دروازے کے
ایک اور دیوار اوٹھائی انھین دنون مین سعید خان کہ کشمیر مین متعین تھے اور کنارے دریاے چناب کے منزل رکھتے تھے
اس خبر کو سنکر ساتھ ایلغار کے روانہ لاہور کے ہوئے جبکہ کنارے دریاے راوی کے پونہچے اہل قلعہ کو خبر کی کہ بقصد
دولت خواہی کے آیا ہون مجھے اندر قلعے کے کرلو قلعہ والون نے رات کو کسیکو بھیجکر اونکو مع ہمراہیون کے اندر کرلیا بعد نو روز
کے کہ قلعہ گھیرا تھا خبر پونہچی افواج قاہرہ کے متواتر شہزادہ خسرو کو پونہچی اونھون نے گھبراکر خیال کیا کہ روبرو لشکر فیروزی اترکے
جانا چاہیے جوکہ لاہور سواد اعظم ہندوستان سے ہر جمعہ سات روز مین بڑی اکثرت ہوگئی تھی چنانچہ آدمیون سے خوب سنا گیا کہ
دس بارہ ہزار سوار جمع ہوگئے تو شہزادہ اس قصد سے کہ آگے کی فوج پر شبخون مارین حوالی شہر سے اوٹھ آئے سراے
قاضی علی مین شب پنجشنبہ سولھوین تاریخ مجھے یہ خبر پونہچی اوسی رات باوجود اسکے کہ پانی خوب برستا تھا نقارہ کوچ کا بجا کر سوار ہوا
مین صبحکو سلطان پور مین پونہچا اور آدھے دن تک سلطان پور مین رہا حسب اتفاق اوسیوقت افواج قاہرہ اور جماعت مقہورہ
سے مقابلہ ہوگیا معز الملک طشت بریانی کا لایا تھا چاہتا تھا مین کہ از روے رغبت کے میل کرون کھاؤنگا کہ خبر جنگ کی پونہچی بمجرد
سننے کے باوجود کہ طبیعت مائل بریانی کی تھی ایک لقمہ واسطے شگون کے کھاکر سوار ہوا اور مقید کسی کے پہونچنے کا اور کمی
افواج کا نہوکر جلد متوجہ ہوا اچلنہ خاصہ ہر چند مینے طلب کیا لیکن کسی نے حاضر نکیا ہتھیارون مین سوا نیزہ وتلوار کے نتھا اپنے کو لطف

ایزدی کے سپرد کرکے بسلاخطہ روانہ ہوا مین اول سوارون مین پچاس سوار سے زیادہ ہمراہ نہ تھے اور کسی کو خبر بھی نہ تھی کہ آج جنگ
ہوگی مجملاً پل کو بندوال پر پہونچنے تک چار پانچ سو سوار نیک وبد سے جمع ہوگئے جب پل مذکور سے گذرا مین خبر فتح کی پہونچی پہلے جسنے
یہ مژدہ پہونچایا شمس توشکچی تھا اور اس خوشخبری کے سبب خطاب خوش خبرخانی کا پایا میر جمال الدین حسین کو کہ پہلے اس سے واسطے
نصیحت خسرو کے بھیجا تھا اسوقت آکر کثرت و شوکت فوج خسرو کے بقدر بیان کی کہ سب غمناک ہو باوجودیکہ خبر فتح کی متواتر پہونچی تھی یہ سید ساده
لوح کسیطرح باور نہین کرتا تھا اور تعجب کرتا تھا کہ جسقدر کہ لشکر مینے دیکھا ہے کسطرح فوج شیخ فرید سے کہ نہایت کم و بے استعداد ہین شکست کھائیگا جبکہ سنگاسن خسرو
کو ساتھ دو خواجہ سرا اوسکے کے لائے تو سید نے قبول کیا اور گھوڑے سے اوتر میرے پانون پر سر رکھا اور طرح طرح سے خضوع و خشوع کیا
اور کہا کہ اقبال اس سے بلند اور زائد نہین ہوتا شیخ فرید اس سرداری مین مخلصانہ و فدویانہ آگے آیا سادات بارہیہ کو کہ شجاعان زمانہ
کے ہین اور جس معرکے مین کہ رہے ہین کام نمایان ان سے ظاہر ہوا ہراول کیا تھا سیف خان ولد سید محمود خان کہ سردار اپنی
قوم کا تھا بنفس خود ترددات مردانہ کرکے سترہ زخم کھائے اور سید جلال نے بھی کہ اس طائفہ سے ہے ایک تیر پیشانی پر کھایا اور بعد
چند روز کے مرا سادات بارہہ کہ پچاس ساٹھ سے زیادہ نہ تھے لیکن زخم و ضرب ہزار سوار اور پانچ پانچ سو بدخشی کے اوٹھاکر پارہ پارہ
ہوے سید کمال کہ اپنے بھائیون کے ساتھ واسطے کمک ہراول کے مقرر ہوا تھا ایک کنارے سے آکر اسقدر زد و خورد کی
کہ زائد تصور اور مردمی سے ہے بعد اوسکے برنغار والون نے بادشاہ سلامت کہکر حملہ کیا اہل بغی و فساد یہ سنکر بے دست و پا ہوکر
ہر ایک متفرق ہوگئے قریب چار سو آدمی ایماقات کے میدان مین پائمال قہر و غلبہ لشکر فیروزی اثر کے ہوے صندوق جواہر خسرو
کا و نفائس کہ ہمیشہ ساتھ رکھتا تھا ہاتھ آیا شعر کہ دونست کہ این کودک خرد سال شود با بزرگان چنین بدسگال بباول قدح دردی
آرد بپیش بگذارد شکوہ من و شرم خویش بسوزاند اورنگ خورشید را بتمنا کند تخت جمشید را مجکو بھی مردم کوتاہ مین نے الہ آباد
مین واسطے مخالفت پدر کے بہت دلالت کی تھی لیکن یہ سخن اصلا معقول و مقبول میرا نہوا اور جانتا تھا مین کہ جو دولت کہ بنا اوسکی
مخالفت پدر پر ہو کیا پائدار ہوگی بصلاح ناقص عقلون کے جگہہ سے نہ ہٹا مین اور بمقتضاے عقل و دانش کے کام کرکے
واسطے ملازمت پدر و مرشد و قبلہ و خداے مجازی اپنے کے پہونچا اور اسی نیت درست کی برکت سے پہونچا مجکو جو کہ پہونچا جس روز
شہزادہ خسرو بھاگے اوسی رات راجہ باسو کو کہ زمیندار معتبر کوہستان لاہور کا ہے رخصت کیا کہ اوس طرف جاکر جس طرف خبر
شہزادے کی سنی گرفتار کرنے اونکے مین جسقدر کوشش ہوسکے کرے اور مرزا علی اکبر شاہی اور مہابت خان کو ایک بڑے
لشکر کے ساتھ مقرر کیا کہ جسطرف شہزادہ خسرو جاوین فوج مذکور بھیجا کرین اور مینے آپ بھی قرار کیا کہ اگر شہزادہ خسرو کابل کیطرف
جاوینگے اونکا پیچھا کرنے سے جب تک گرفتار نکرون نہ پھرونگا اور اگر کابل مین توقف نکیا اور بدخشان کیطرف متوجہ ہوے تو
مہابت خان کو کابل مین چھوڑکر آپ بخیریت و دولت سے لوٹ آونگا اور مطلب بدخشان نجانے سے یہ تھا کہ وہ بے سعادت
البتہ اوزبکون سے ملاقات کریگا اور یہ خفت ساتھ اس دولت کے لاحق ہوگی جس روز افواج قاہرہ واسطے تعاقب
شہزادہ خسرو کے مقرر ہوے پندرہ ہزار روپے مہابت خان کو اور بیس ہزار روپیہ اور احدیون کو مرحمت ہوے اور دس ہزار روپیہ
اور سواے اوسکے ہمراہ فوج مذکور کے کیا گیا کہ راہ مین جسکو چاہین دین روز شنبہ اٹھائیسوین کو اردوے ظفر قرین کا منزل جبال
مین کہ سات کوس لاہور سے ہے نزول اجلال ہوا اور شہزادہ خسرو چند آدمیون کے ساتھ کنارے دریاے چناب سے کے
پہونچے خلاصہ یہ ہے کہ بعد شکست کے راے اون لوگون کی کہ ہمراہ شہزادے کے معرکہ جنگ سے لوٹ آئے تھے مختلف ہوئی
افغان و اہل ہند کہ اکثر قدیم اونکے تھے چاہتے تھے کہ ہندوستان کی طرف جاکر بغاوت و فساد شروع کرین اور حسین بیگ

ف بہادری سادات
کی اس جنگ مین

کہ اہل وعیال مرحوم وخزانہ اونکا کابل کیطرف تھا واسطے جانے کابل کے دلالت کرتے تھے آخر حسین بیگ کی صلاح پر تمام
کیا ایک تو ہندوستانی اور افغان اون سے جدا ہو گئے بعد پہونچنے دریاے چناب کے ارادہ کیا کہ شاہ پور کے گھاٹ سے
عبور کرین لیکن کشتی بہم نہ پونہچی سودھرہ کے گھاٹ کو روانہ ہوے اوس گھاٹ پر آدمی اون کے ایک کشتی بے ملاح اور ایک گھاس
وغیرہ سے بھری ہوئی لائے قبل شکست ہونے شہزادۂ خسرو کے سب جاگیرداروں وراہداروں وگذربانون کو حکم صادر ہوا تھا
کہ اس قسم کا قصہ واقع ہو اپنی خبردار وہوشیار رہین اس سبب سے گھاٹ دریا کے بند تھے حسین بیگ نے چاہا کہ گھاس
والے کشتی کے ملاحون کو اس کشتی بے ملاح پر لا کر شہزادۂ خسرو کو اوس پار اوتارین اس اثنا مین کیلن داماد کمال چودھری سوہدرہ
کا پونہچا اور دیکھا کہ ایک گروہ رات کو دریا اوترنے کے ارادے مین ہین ملاحون کو پکارا کہ حکم حضرت جہانگیر بادشاہ غازی
کا نہین ہے کہ کوئی رات کو آدمی نادانستہ اوتار کرین ہوشیار رہنا ان لوگون کے شور وغوغا سے آدمی اوس نواح کے
جمع ہو گئے داماد کمال نے کشتی چلانے کی لکڑی کہ ہندی زبان مین بلّی کہتے ہین ملاحون کے ہاتھ سے کھینچ لی اور کشتی کو سرگردان
کر دیا ہرچند کہ ملاحون کو روپیہ دینا قبول کیا کہ کوئی ملاحون مین سے مستعد پار اوتارنے کا ہووے لیکن کسی نے قبول نکیا ابو القاسم
تمکین کو بیچ گجرات کے حوالی چناب مین خبر پونہچی کہ ایک جماعت اس رات مین چاہتی ہے کہ آب چناب سے عبور کرے جب اس
خبر سے مطلع ہوے اوسی رات اپنے فرزندون اور جماعت کے ساتھ سوار ہو کر کنارے گھاٹ مذکور کے پونہچے یہان تک
نوبت پونہچی کہ حسین بیگ نے ملاحون کو تیرون مین گھیر لیا اور دریا کے کنارے سے داماد کمال نے بھی تیراندازی شروع کی چار
کوس تک کشتی بطور خود نیچے کیطرف گئی یہان تک کہ آخر شب مین کشتی ریگ مین آگئی ہرچند چاہا کہ کشتی کو ریگ سے جدا کرین میسر نہوا
اس اثنا مین صبح صادق ظاہر ہوئی ابو القاسم وخواجہ خضر خان نے کہ ہلال خان کے اہتمام سے اوسطرف دریا کے جمعیت کی تھی کنارہ
غربی دریا کو مستحکم کیا اور جانب شرقی کو زمینداروں نے استحکام دیا تھا ہلال خان کو کہ قبل وقوع اس حادثہ کے اوپر منزاولی لشکر متعینہ
کشمیر کے بسرداری سعید خان کے بھیجا تھا حسب اتفاق اوسی رات اوس نواح مین پونہچے اور بہت دیر پہلے پونہچے تھے اور اہتمام اونکا
بیچ لانے ابو القاسم خان اور جماعت خواجہ خضر خان کے اور گرفتار کرنے شہزادۂ خسرو کے بہت دخل رکھتا تھا صبح یکشنبہ انتیسوین
ماہ مذکور کو آدمی ہاتھی اور کشتی پر سوار ہو کر شاہزادۂ خسرو کو گرفتار کر لائے روز دوشنبہ سلخ کو مرزا کامران کے باغ مین خبر گرفتاری شاہزادہ
کی مجھکو پونہچی اوسیوقت امیر الامرا سے فرمایا مینے کہ گجرات مین پہونچکر شاہزادہ خسرو کو ملازمت مین لاوین بیچ صلاح امور سلطنت اور
ملکداری کے اکثر اپنی راے وفہمید پر عمل کرتا ہون اور اپنی صلاح کو اورونکی صلاح سے معتبر جانتا ہون اول یہ کہ بخلاف
صلاح وصوابدید سب بندگان مخلص کے الہ آباد سے ملازمت پدر بزرگوار کی اختیار کر کے دولت خدمت اونکی کو پایا مینے اور اصلاح مہم
دین اور دنیا کی اوسمین تھی اور اسی صلاح سے بادشاہ ہوا مین دوسرے تعاقب شہزادۂ خسرو مین ساتھ کسی چیز کے تعین ساعات
وغیرہ سے مقید نہوا مین اور جب تک شہزادے کو گرفتار نکیا آرام نکیا اور عجائبات امور سے یہ ہے کہ وقت لوٹنے کے حکیم علی عالم فن
ریاضی سے پوچھا مینے کہ ساعت توجہ میری کی کیونکر تھی عرض کیا کہ واسطے حصول اس مطلب کے اگر چاہین کہ ساعت اختیار کرین برسون
مین مثل اس ساعت کے کہ آپ ساتھ دولت کے سوار ہوے نپا سکین کے پنجشنبہ کے دن تیسری محرم سنہ ایکہزار پندرہ
مین مرزا کامران کے باغ مین شاہزادۂ خسرو کو دست بستہ پانون مین زنجیر بائین طرف سے برسم وتورہ چنگیز خانی کے سامنے
لائے حسین بیگ دائین ہاتھ کیطرف اور عبد الرحیم بائین ہاتھ کیطرف کھڑے تھے اور شہزادۂ خسرو درمیان مین کھڑے کانپتے
تھے اور روتے تھے حسین بیگ نے اس خیال سے کہ کچھ فائدہ ہوگا پریشان کلمات کہنا شروع کیے جب غرض اوسکی

گرفتار شدن شاہزادہ خسرو [illegible]

[illegible] صلاح [illegible]

معلوم ہوئی اوسکو بات کرنے کے واسطے چھوڑ کر شہزادہ خسرو کو مسلسل سپرد کیا ہمینے اور اون دونون مفتریون کے واسطے فرمایا ہمینے
کہ گاو و گدھے کے چمڑے مین کھینچین اور گدھے پر اولٹا سوار کرکے گرد شہر کے پھراوین چونکہ چمڑا گاو کا بہ نسبت گدھے کے جلد
خشک ہوتا ہی حسین بیگ چار پہر زندہ رہکر بباعث تنگی نفس کے مرگیا اور عبد الرحیم کہ گدھے کی کھال مین تھا اور باہر سے رطوبت پہنچاتی
تھی زندہ رہا آخر وہ بیچہ کو دوشنبہ کے دن سے ۹ محرم تک بواسطہ زبونی ساعت کے مرزا کامران کے باغ مین توقف واقع ہوا
موضع بھیروال کو کہ لڑائی اوس مقام مین واقع ہوئی تھی شیخ فرید کو مرحمت کیا ہمینے اور اوسکو بخطاب والا مرتضے خان کے سرفراز
کیا اور بہ سبب انتظام سلطنت کے باغ مذکور سے شہر تک فرمایا ہمینے کہ دو رویہ لکڑیان کھڑی کرکے فتنہ انگیزون اور اوس جماعت
کو کہ اس شورش مین ہمراہی کی تھی اوپر لکڑی اور سولی کے لٹکا کر سیاست کرین اور سزا و جزا کو پہنچاوین زمیندارون کو کہ لوازم دولتخواہی
کے بجا لائے تھے ریاست اور چودھرائی میانہ دریاے چناب کے عنایت فرمائی اور زمین بطریق مدد معاش کے ہر ایک کو مرحمت
کی جملہ اموال حسین بیگ سے کہ بعد اسکے ہر جگہ نام اسکا مذکور ہوگا پیر محمد باقی کے گھر سے لعل قریب سات لاکھہ روپیہ کے ظاہر ہوا اسواے
اسکے کہ اور جگہ رکھا تھا اور اپنے ساتھہ لے گیا یہ جب کہ مرزا شاہرخ کی ہمراہی مین اس درگاہ مین آئے تھے ایک گھوڑا اتھا رفتہ رفتہ
کام اوسکا اس درجے کو پہونچا کہ صاحب دفینہ وخزینہ کا ہو کر شامل ان ارادون کے اوسکے دلمین آئے اثناے راہ مین کہ ہنوز معاملہ
شاہزادہ خسرو کا مشیت حق مین تھا جو درمیان ولایت اور دار الخلافت آگرہ کا کہ جگہ فتنہ وفساد کی ہر سردار سے خالی تھا اس بدغدغے
کہ مبادا معاملہ شاہزادہ خسرو کا طول کھینچے فرمایا ہمینے کہ فرزند پرویز بعضے سردارون کو اوپر سر راہ کے چھوڑ کر خود آصف خان اور ایک جماعت کے
ساتھہ کہ اون سے نسبت خدمت کی نزدیکی رکھتے ہون متوجہ آگرہ کے ہون اور حفظ وحراست وہان کی اپنے ذمے پر سمجھین برکت عنایت
الٰہی سے قبل پہونچنے شاہزادہ پرویز کے آگرہ مین مہم شاہزادہ خسرو کی حسب دلخواہ دوستون ومخلصون کے تمام ہوئی اسواسطے
فرمایا ہمینے کہ فرزند مذکور روانہ ملازمت ہون ۹ محرم کو چارشنبہ کے دن ساتھہ مبارکی کے قلعہ لاہور مین آیا مین دولتخواہون نے
عرض کی کہ سعادت طرف آگرہ کے ان دنون کہ فی الجملہ صوبہ گجرات ودکن وبنگالہ مین خلل واقع ہی صلاح دولت کے قریب ہوگی یہ
صلاح پسند نہ آئی اسواسطے کہ عرائض شاہ بیگ خان حاکم قندھار سے بعضے مقدمے معلوم ہوے تھے کہ وہ اس بات پر دلالت
کرتے تھے کہ امراے قزلباشیہ سرحد کے واسطے فساد اوس جگہ کے باقی لشکر مرزایون کو کہ ہمیشہ سلسلہ خصومت ونزاع کو جنبش
دیتے ہین اور ترغیب کے خطوط واسطے لینے قندھار کے لکھتے ہین حرکت کرنیکی دل مین لاوین کہ مبادا اوقات حضرت ظل سبحانی عرش آشیانی
سے اور مخالفت بے ہنگام شاہزادہ خسرو سے اونکی داعیہ کو تیز گرمی ہوا اور قندھار پر حملہ کرین بحسب اتفاق جو کچھہ خیال مین گذرا تھا ظاہر
ہوا کہ حاکم ہرات اور سیستان اور باقی جاگیردار اوس طرف کے حسین خان حاکم ہرات کے مددگار ہو کر قندھار کے لینے کو متوجہ ہوے
لیکن شاباش ہمت اور مردانگی پر شاہ بیگ خان کے کہ مردانہ ثابت قدم ہو کر قلعہ کو درست اور مضبوط کیا اور خود اوسکی چوبرجی پر
ایسا بلند ہو کر بیٹھا کہ باہر والے اوسکو دیکھتے تھے اور جب تک وہ قلعہ گھرا رہا اس شاہ بیگ خان نے کمر نہ باندھی اور سر و پا برہنہ
مجلس عیش وعشرت کیا کرتا اور ہر روز اپنی فوج ظفر موج کو دشمنون کے مقابلے پر قلعہ سے باہر بھیجا کرتا اور مردانہ کوششین کرتا اور
لشکر قزلباش نے تین طرف سے قلعہ گھیرا تھا جب مجکو یہ خبر لاہور مین پونہچی تو ظاہر ہوگیا کہ اسقدر توقف میرا وہان پر قرین مصلحت
تھا اوسی وقت مینے ایک بڑی فوج بسرداری مرزا غازی اور ہمراہ ایک جماعت کے منصبدارون اور مخلصون کے مثل قرا بیگ
مخاطب بقرا خانی اور تختہ بیگ مخاطب بسردار خانی کے معین کیے اور مرزا غازی کو کہ افسر کل تھا پنجہزاری منصب ذات اور سوار
سے سرفراز کیا اور نقارہ دیا یہ مرزا غازی فرزند مرزا جانی ترخانی کا ہی جو بادشاہ ملک ٹھٹھہ کا تھا کہ عبد الرحیم خانخانان کے ہاتھہ میں

میرے باپ کے سلطنت مین وہ ملک فتح ہوا تھا لیکن پھر ملک ٹھٹھہ اوسیکی جاگیر مین کہ منصب پنجہزاری ذات اور سوار کا اوسکو عنایت
ہوا تھا مقرر اور معین ہوا اور بعد اوسکے وفات کے بھی مرزا غازی فرزند اوسکا خدمت اور منصب پر باپ کے سرفراز ہوا باپ دادا
ان کے امراء سلطان حسین مرزا باقر والی خراسان سے ہین اور اصل مین سلسلہ امراء امیر تیموریہ سے ہی غرضکہ مینے خواجہ عاقل کو بخشی
اس لشکر کا مقرر کیا اور تینتالیس ہزار روپیہ بطریق مدد خرچ قرا خان کو اور پندرہ ہزار نقدی بیگ اور قلیچ بیگ کو کہ ہمراہی مرزا غازی
کے تھے مرحمت کیے تا رفع اس خدشہ کا ہوا اور خود مین بارادہ سیر کابل کے لاہور مین ٹھہرا اور انھین دنون مین منصب حکیم فتح اللہ
کا اصل و اضافہ سے ہزاری ذات اور تین سو سوار کا مقرر ہوا اور چونکہ شیخ حسین جامی سے سچی خوابین مجھکو ظاہر ہوئی تھین اس
واسطے بیس لاکھ دام کہ قریب بائیس ہزار روپیہ کے ہوئی بجہت خرچ اون کے خانقاہ کے فقیرون کے مینے مقرر کیے پھر
بائیسوین تاریخ عبد اللہ خان کو سرفراز کر کے منصب ڈھائی ہزاری ذات اور پانسو سوارون کا مع اصل و اضافہ مقرر کیا اور
دو لاکھ روپیہ یکو نکو دیکر حکم فرمایا کہ اونکو مدد خرچ مین دین اور بتدریج اونکے ماہیانون مین وضع کرتے جاوین اور چھہ ہزار روپیہ
قاسم بیگ خان داماد بادشاہ بیگ خان کو اور تین ہزار سید بہادر خان کو عنایت کیے اور موضع گوبندوال مین کہ
کنارہ دریاے بیاہ کے واقع ہی ایک ہندو تھا ارجن نام لباس فقیری اور بزرگی مین کہ بہت بیوقوف ہندو مسلمان اوس کے
حالات کے مرید اور معتقد تھے اور اوسنے اپنی ولایت مشہور کر رکھی تھی کہ سب لوگ اوسکو گرو کہتے تھے اور اطراف و جوانب سے
لوگ اوسکے معتقد ہو کر آتے تھے یہ دوکان اوسکی تین چار پشت سے گرم تھی اور مین بہت دنون سے سوچتا تھا کہ اوسکی اوس جھوٹی
دوکان کو برطرف کرون یا مدد والی سے اوسکو مسلمان کرون یہان تک کہ جب اندنون خسرو نے اس راہ سے گذر کیا تو اس دل مجہول
نے اوس سے ملنے کا ارادہ کیا اتفاق سے اوسکے مقام پر جا کر خسرو مقیم ہوے اسنے باہر نکلکر اوس سے ملاقات کی اور اکثر باتین اوسکو کہین
اور اوسکی پیشانی پر اونگلی سے زعفران کا قشقہ کھینچا اور اس حرکت کو شگون اوسکے مقصود کا کیا جب مینے اوسکی یہ باتین سنین اور پہلے سے بھی
اوسکی واہیات مجکو خوب معلوم تھی تو مینے حکم اوسکے حاضر کرنے کا دیا جب وہ پکڑا آیا تو اوسکا گھر بار اور متعلقات تمام مرتضے خان کو مینے
دیدیا اور اوسکے اسباب کو ضبط کر کے فرمایا کہ اوسکو واسطے سیاست کے قتل کرین اور دو شخص اور کہ نام اونکا راجو اور انبا تھا اور
دولت خان خواجہ سرا کی حمایت سے ظلم و تعدی مین زندگانی کرتے تھے اور جب تک خسرو لاہور پر قابض رہا اونھون نے خوب
دست اندازی کی اسواسطے مینے فرمایا کہ راجو کو سولی دین اور انبا کہ جمع والا مشہور تھا اوس سے جرمانہ لین غرضکہ ایک لاکھ
پندرہ ہزار روپیہ اوس سے وصول ہوے لیکن مینے حکم دیا کہ ان روپیون کو مسافر خانون اور خیراتون مین صرف کرین اور سعد اللہ خان
منصب دو ہزاری ذات اور ہزار سوار سے ممتاز ہوا اور شاہزادہ پرویز نے کمال اشتیاق سے راہ دراز قطع کر کے موسم برسات
مین کہ جھڑی لگی تھی اپنے آنے سے مجکو خوش کیا جمعرات کو انتیسوین تاریخ بعد گذرنے دو پہر اور تین گھڑی دن کے مجھسے ملا مینے نہایت
مہربانی سے اوسکو بغل مین لیکر پیشانی پر بوسہ دیا اور خسرو سے کہ یہ قصور ہوا تھا تو مینے دل مین قرار کیا تھا کہ جب تک اوسکو
گرفتار نکرون کہین توقف نکرون گا اور احتمال تھا کہ طرف ہندوستان کے لوٹے تو ایسے وقت مین خالی رکھنا آگرے کا کہ دار الخلافت
اور مقام بیگمات اور خزائن کا ہی صلاح ملکداری سے دور ہی اسواسطے جب مین آگرہ سے خسرو کے پیچھے روانہ ہوا تو مینے پرویز
کو لکھا کہ تمھارے اخلاص و خدمت کا یہ حاصل ہوا کہ خسرو دولت سے دور ہوا اور سعادت و اقبال نے تمھاری طرف منہ
کیا مین بطریق ایلغار اوسکے پیچھے جاتا ہون اسوقت مین مہم رانا کو بمقتضاے وقت اور صلاح دولت کے فیصل کر کے اپنے آپکو
جلد آگرے مین پوہنچاؤ کہ تخت و خزانہ تمھارے سپرد کرتا ہون اور تمکو اللہ حافظ و ناصر کے لیکن پہلے پہونچنے میرے اس فرمان کے

رانا نے عاجز ہو کر آصف خان کو پیام دیا تھا کہ مین اپنے قصور سے شرمندہ ہون امید ہی کہ آپ میری شفاعت کر کے کسیطرح
شاہزادے کو اس بات پر راضی کرین کہ مین اپنے بیٹے باگھہ نام کو خدمت مین بھیجون لیکن پرویز اسپر راضی نہوتے تھے اور کہتے
تھے کہ یا خود آیا اپنے بیٹے کرن کو بھیج لیکن جب خسرو کی فتنہ انگیزی سنی تو بصلاح وقت آصف خان اور دوسرے امرا باگھہ کے
آنے پر راضی ہوے اور وہ منڈل گڑھ مین بیچ خدمت شاہزادہ کے حاضر ہوا پھر پرویز نے راجہ جگناتھ اور اکثر امرا لشکر کو وہان
چھوڑ کر خود ہمراہ آصف خان اور چند اہل خدمت کے روانہ آگرے کے ہوے اور باگھہ کو ہمراہ لیتے آئے جب قریب آگرہ کے
پونہچے تو خبر فتح اور گرفتاری خسرو کی سنی پھر پرویز نے دو مقام آگرے مین کیے تھے کہ میرا حکم پونہچا کہ جو خاطر ہر طرف سے جمع ہی آپ کو
جلد میرے پاس پونہچا واسواسطے پرویز میری خدمت مین حاضر ہوے مینے آفتاب گیر کہ علامت بادشاہونکی ہی اوسے مرحمت
کی اور دہ ہزاری منصب عنایت کر کے بخشیون کو حکم کیا کہ جاگیر واسطے تنخواہ کے نکالدین اور مرزا علی بیگ کو انھین دنون حکومت
کشمیر پر روانہ کیا اور دس ہزار روپے قاضی عزت اللہ کو دیے کہ فقرا اور محتاجان کابل کو قسمت کرین اور احمد بیگ خان ساتھہ منصب
دو ہزاری ذات اور ساڑھے بارہ سو سوارون کے اصل و اضافہ سے سرفراز ہوا اور انھین دنون مین مقرب خان کہ واسطے لانے
اہل و عیال برادر دانیال کے مقرر ہوا تھا بعد چھہ مہینے بایس دن کے برہان پور سے لوٹ کر خدمت مین حاضر ہوا اور حالات
وہان کے تفصیل بیان کیے سیف خان نے منصب دو ہزاری ذات اور ہزار سوار کا پایا و رسید عبدالوہاب بخاری کہ میرے والد کی
سلطنت مین حاکم دہلی تھا اور بسبب بعضی قباحتون کے کہ اوسکے لوگون سے صادر ہوئین تھین اس خدمت سے موقوف ہو کر داخل امون
مین ہوا اور تمام ممالک محروسہ مین مینے حکم دیا خواہ خالصہ خواہ جاگیر کہ لنگر خانے مقرر ہون اور موافق حاجت مندون کے کھانا پک کر
تقسیم ہوا کرے تا غربا اور مسافر آرام پاوین اور رانبہ خان کشمیری کہ اولاد سے وہان کے حکام کے ہی منصب ہزاری ذات
اور تین سو سوار سے ممتاز ہوا اور روز دوشنبہ نوین ربیع الآخر مین شمشیر خاصہ مینے پرویز کو عنایت کی اور قطب الدین خان کوکہ
اور امیر الامرا کو بھی تلوارین مرصع بخشین فرزندان دانیال کو کہ مقرب خان لایا تھا اسدن دیکھا مینے کہ تین فرزند اور چار دختر تھین
طہمورث اور بایسنقر اور ہوشنگ نام لڑکون کے تھے مینے اون سب سے اسقدر رحم و شفقت کی کہ کسی کے خیال مین نتھی طہمورث
کو نسب مین بڑا تھا مقرر کیا کہ ہمیشہ میرے پاس رہا کرے اور دوسرون کو میرو اپنے بہنون کے کیا مینے تا بخوبی پرورش کرین
اور خلعت خاص راجہ مانسنگہ کو مینے بنگالہ مین بھیجا اور تیس لاکھہ دام مرزا غازی کو انعام دیے اور شیخ ابراہیم پسر قطب الدین خان
کوکہ کو منصب ہزاری ذات اور تین سو سوار کا بخشکر خطاب کشور خانی کا دیا اور وقت تعاقب کرنے خسرو کے چونکہ فرزند خورم کو
آگرے مین بیگمات اور خزانہ پر مین چھوڑ کر آیا تھا تو بعد جمعیت کے اس مہم سے مینے حکم دیا کہ فرزند کو ہمراہ اپنے دادے اور باقی
محلون کے روانہ ملازمت کا ہو جب یہ قریب لاہور کے پونہچے تو جمعہ کے دن بارھوین تاریخ اسی ماہ مین کشتی پر سوار ہو کر اپنی والدہ
کے استقبال کو چلا اور موضع دہر مین کہ ایک گانون ہی شرف ملازمت حاصل کی بعد ادا کرنے کورنش اور سجدہ اور تسلیم اور
بجا لانے آداب کے موافق تورہ چنگیزی اور قانون تیموری کے کہ مقرر ہی اللہ تعالے کی عبادت مین مشغول ہوا اور بعد فراغت
اس شغل کے رخصت لیکر قلعہ لاہور مین آیا اور سترھوین تاریخ معز الملک کو بخشی لشکر راناکا کر کے اوس طرف روانہ کیا اور
جو خبر مخالفت راے راے سنگہ اور دلیپ سنگہ اوسکے لڑکے کے حوالہ ناگور مین سنی تھی تو حکم کیا کہ راجہ جگناتھ ہمراہ
مخلصان درگاہ اور معز الملک کے ایلغار کر کے دفع اونکے فتنہ و فساد کا کرین اور سردار خان کہ بجاے شاہ بیگ خان
حاکم قندھار ہوا تھا ساتھہ منصب سہ ہزاری ذات اور ڈھائی ہزار سوارون کے ممتاز ہوا اور پچاس ہزار روپیہ اوسکو عنایت کیے

اور خضر خان حاکم سابق خاندیس اور اوسکے بھائی احمد خان کو کہ خانہ زادون سے اس دولت کے ہین تین ہزار روپیے مرحمت ہوے
اور ہاشم خان پسر قاسم خان کو کہ خانہ زاد قدیم اور تربیت یافتہ ہے منصب ڈھائی ہزاری ذات اور ڈیڑھ ہزار سوار کا عنایت کیا اور
خاصہ گھوڑا اچھا اوسکو مرحمت کیا اور آٹھ امیرونکو کہ دکن مین متعین تھے خلعت بھیجے اور پانچ ہزار روپیہ بطریق انعام نظام شیرازی کو کہ
قصہ خوان ہے مرحمت فرمائے اور تین ہزار روپیہ واسطے خرچ لنگر خانہ کشمیر کے وکیل مرزا علی بیگ حاکم کشمیر کو دیے کہ وہان بھیجدے اور خنجر
مرصع چھہ ہزار روپیہ قیمت کا قطب الدین خان کو دیا مینے پھر مینے سنا کہ شیخ ابراہیم بابا افغانی دوکان پیری و مریدی لاہور کی کسی
پرگنہ مین آراستہ کرتا ہے اور اوسنے طریقہ اوباش اور بے وقوفون کے بہت افغان وغیرہ اوسکے پاس جمع ہوے ہین تو مینے حکم دیا کہ
اوسکو حاضر کرکے پرویز کے سپرد کرین کہ قلعہ چنار گڑھ مین رکھے جب تک اوسکی شہرت کم ہو اور روز یکشنبہ ساتوین جمادی الاولی
کو بہت اہل منصب آوری کی رعایتون بادشاہی سے سرفراز ہوے منصب مہابت خان کا دو ہزاری ذات اور تین سو سوار کا مقرر ہوا
دلاور خان دو ہزاری ذات اور چودہ سو سوارون سے سرفراز ہوا وزیر الملک تیرہ ہزاری ذات اور ساڑھے پانچسو سوارون سے ممتاز ہوا
اور قیام خان نے ہزاری منصب اور سوار پائے اور شیام سنگھ ڈیڑھ ہزاری منصب اور بارہ سو سوار سے ممتاز ہوا اسیطرح چالیس آدمی منصبدار
زیادتی منصب سے سرفراز ہوے اور مینے لعل قیمتی پچیس ہزار روپیہ کا پرویز خان کو مرحمت کیا پھر چہارشنبہ کے دن نوین تاریخ
ماہ مذکور کی مطابق ۱۲ ماہ بہمن کے بعد گذرنے تین پہر چار گھڑی دن کے مجلس میری سالگرہ کی آراستہ ہوئی ابتدا سے سال اٹھائیسوین
مین میری عمر سے اور ترازو میری والدہ کے گھر مین کھڑی ہوئی وقت مقرر اور ساعت نیک مین خیریت اور برکت سے مین ترازو مین
بیٹھا اوسکی ہر رسی کو ایک ایک بوڑھے شخص نے پکڑ کر مجکو دعائین دین اول مین سونے سے تولا تین من دس سیر چڑھا ہندوستانی
حساب سے پھر باقی فلزات اور اقسام خوشبویون اور کیفیات مین بارہ دفعہ تولا اور اسیطرح سال مین دو بار مین اپنا وزن کرتا ہون
کہ ہر بار سونا چاندی اور باقی فلزات اور ریشم اور عمدہ کپڑون مین اور اقسام غلہ سے وزن کرتا ہون اول شروع سال شمسی مین دوسرے قمری
ہجری مین اور نقد اور سامان اپنے تلنے کا الگ تحویلدارون کو دیتا ہون کہ فقرا اور حاجتمندون کو تقسیم کردین اور اسی مبارک دن
قطب الدین خان کو کہ برسون سے اس دن کی آرزو مین تھا طرح طرح کی عنایتون سے سرفراز ہوا اول اوسکو منصب پانچہزاری ذات
اور سوارون کا دیا پھر خلعت خاص اور شمشیر مرصع اور خاصہ گھوڑا زین مرصع سے عنایت کرکے صوبہ داری ملک بنگالہ اور اوڑیسہ کہ
پچاس ہزار سوار کی جگہ ہے اوسکو عنایت کی اور وہ باعزت تمام بڑے لشکر کے ساتھ اوسطرف روانہ ہوا اور دو لاکھ روپیہ مینے اوسکو
بطریق مدد خرچ کے مرحمت کیے اوسکی مان نے مجکو لڑکپن سے پرورش کیا ہے اور مجکو اسقدر محبت ہے کہ اپنی مان سے نہین والدہ
قطب الدین خان کی بجاے والدہ حقیقی میری کے ہے اور وہ مجکو بھائیون اور فرزندون سے کم نہین سب کوکون مین یہ بہتر ہے تین لاکھ
روپیے اوسکے ہمراہیون کو مینے عنایت کیے اور اوسی دن ایک لاکھ تیس ہزار روپیے واسطے ملاچق کے دختر بہاری کو کہ نامزد پرویز
کی تھی بھیجے اور انیسوین تاریخ باز بہادر قلماق کہ بنگالہ مین مدتون سے نافرمانی کرتا تھا خوش نصیبی سے در دولت پر حاضر ہوا مینے
خنجر مرصع اور بیس ہزار روپیے اوسکو عنایت کیے اور منصب ہزاری ذات کا سوارون کے ساتھ اوسکو دیا اور ایک لاکھ روپیہ مع
نقد و جنس پرویز کو دیا اور کیشو داس مارو ڈیڑھ ہزاری منصب ذات اور سوارون سے سرفراز ہوا ابو الحسن کہ دیوان اور مدار المہام
میرے بھائی دانیال کی سرکار کا تھا اور اہل و عیال کے ہمراہ میری خدمت مین آیا تھا منصب ہزاری ذات اور پانسو سوارون سے سرفراز
ہوا اور شروع ماہ جمادی الثانی مین شیخ بایزید کہ سیکری کے شیخ زادون سے ہے اور عقل و فراست اور قدامت مین اوکون سے
ممتاز ہے خطاب معظم خانی سے سرفراز ہوا اور مینے اوسکو دہلی کی حکومت بخشی اور اکیسوین تاریخ اس مہینے کی مینے ایک ہار چار لعل

اور سو موتیون کا پرویز کو دیا اور حکیم مظفر کا منصب تین ہزاری ذات اور پانسو سوار مع اصل و اضافہ مقرر کیا اور پانچہزار روپیہ [illegible] راجہ
مجھولی کو مرحمت ہوئے اور تازے حالات سے کہ ان دنون مین ظاہر ہوئے پکڑا جانا خط مرزا عزیز کوکہ کا ہے کہ راجہ
علیخان حاکم خاندیس کو لکھا تھا اور مین پہلے جانتا تھا کہ شاید عناد اوس مرزا کا اوسطے موافقت خسرو کے ہے کہ بسبب اوسکے داماد
ہونے کے مجھسے خصومت رکھتا ہو مگر اس تحریر سے ثابت ہوا کہ وہ اپنے اصلی نفاق کو کسی حال مین نہین چھوڑتا اور اوسکی یہ عداوت
میرے باپ سے بھی تھی غرضکہ اوسنے یہ خط مشتمل اوپر بدخواہی اور عداوت کے کہ کوئی دشمن ویسا نہ لکھے گا سابق راجہ علیخان کو
لکھا تھا کہ میرے والد کی سلطنت مین رخنہ اندازی کرے حالانکہ ویسا کوئی بادشاہ زر بخش اور قدردان نہوگا کہ لڑکپن سے
اس مرزا عزیز کو اوسکی وفا کی رعایت سے پرورش کیا اور مورد عنایت رکھا اور اسقدر رتبہ بڑھایا کہ اپنے برابرون مین زیادہ ہوا اور
یہ خط برہانپور مین درمیان اسباب و مال راجہ علیخان کے خواجہ ابو الحسن کے ہاتھ لگا اور اوسنے لاکر مجھکو دکھلایا اوسکو دیکھکر میرے
بدن پر غصے سے بال کھڑے ہوئے اگر خیال اوسکی مان کا مانع نہوتا تو لائق تھا کہ اوسکو اپنے ہاتھ سے سزا دون لیکن مینے
اوسکو بلوایا اور وہ خط اوسکو دیا کہ پکار کر لوگون مین پڑھے اور مجھکو گمان تھا کہ وہ اوسکو دیکھکر مارے خوف کے مرجائے گا لیکن اوسنے
بے شرمی اور بے حیائی سے ایسا پڑھا کہ گویا اوسکا لکھا ہوا نہین ہے اور غیر کا خط میرے حکم سے پڑھتا ہے حاضران مجلس کہ میرے
والد کے نوکر تھے اوس خط کو دیکھ اور سنکر اوسکو لعنت کرنے لگے پھر مینے اوس سے پوچھا کہ قطع نظر اون برائیون سے کہ تونے
اپنے ذہن ناقص مین مجھسے کین میرے والد بزرگوار سے کہ تجھکو خاک سے اوٹھا کر سب مین سربلند اور ممتاز کیا کہ تجھپر سب رشک کرتے
تھے کیا برائی دیکھی تھی کہ اونکے دشمنون اور مخالفون سے ایسی تحریر کی اور خود نمک حرامون مین داخل ہوا لیکن آدمی اپنی طبیعت سے
لاچار ہے کہ جب تو اصل مین منافق تھا تو سوا ایسے کامون کے تجھسے کیا ظاہر ہو جو برائی کہ تونے مجھسے کی تھی مینے اوسکو معاف
کرکے پھر تجھکو تیرے اگلے منصب پر سرفراز کیا اور مجھکو یہ گمان تھا کہ تیرا نفاق شاید خاص میرے ساتھ ہوگا اب کہ معلوم ہوا کہ تو
اپنے مربی اور قدردان سے بھی بدخواہی مین باز نہ آیا تو تجھکو تیرے دین و آئین پر حوالے کرتا ہون لیکن وہ اس روسیاہی کے ہوتے
کیا بولتا پھر مینے حکم دیا کہ اوسکی جاگیر اور جگہہ بدل دین اگرچہ یہ اوسکی خطا لائق عفو نہ تھی مگر مینے بلحاظ بعضی باتون کے اوس سے
درگذر کیا پھر مہینے بیسوین تاریخ یکشنبہ کو محفل پرویز کی شادی کی شاہزادہ مراد کی دختر سے آراستہ ہوئی اور میری والدہ کے
گھر مین اوسکا نکاح ہوا اور سامان جشن و خوشی پرویز کے گھر مین مرتب ہوا جو اوس مجلس مین حاضر ہوا طرح طرح کی عنایتون سے سرفراز
ہوا نو ہزار روپیہ شریف آملی کو مع اور سردارون کے حوالے ہوئے کہ محتاج اور فقرا کو تقسیم کرین اور ۱۰ رجب کو یکشنبہ کے دن
مین واسطے شکار موضع کرچھاک اور ننداہنہ کے شہر سے نکلکر رامداس کے باغ مین ٹھہرا اور چار دن وہان رہا پھر چہارشنبہ تیرھوین
تاریخ کو وزن شمسی پرویز کا ہوا اوسکو بارہ دفعہ اقسام فلزات اور باقی اجناس مین تولا ہر بار اوسکا وزن دو من اور اٹھارہ سیر
کا ہوا پھر مینے وہ سب مال فقیرون کو دلوا دیا اور اوسی دن منصب شجاعت خان کا ڈیڑھ ہزاری ذات اور سات سو سوار کا اصل
و اضافہ سے مقرر ہوا اور بعد اسکے جب مرزا غازی مع لشکر روانہ ہوئے تو میرے خیال مین آیا کہ اور لشکر پیچھے سے اسکی مدد کو روانہ کرنا
چاہیے اسواسطے بہادر خان قوربیگی کو سات منصب ڈیڑھ ہزاری اور آٹھ سو سوارون کے اصل و اضافہ سے ممتاز فرماکر ہمراہ
سوارون کے کہ قریب تین ہزار کے تھے بسرداری شاہ بیگ اور محمد امین کے روانہ کیا اور دو لاکھ روپیہ واسطے خرچ اوس جماعت کو
دیے اور ہزار برقنداز بھی اونکے ساتھ کیے اور آصفخان کو حفاظت خسرو اور بندوبست لاہور پر چھوڑا اور امیر الامرا بھی بہت سخت
بیماری کے ہمرکابی سے محروم ہوکر شہر مین رہا اور عبد الرزاق معموری کہ صوبہ اٹاوہ سے حسب الطلب آیا تھا بخشیگری خاص سے سرفراز ہوا اور مین نے

اوسکو کہا کہ باتفاق ابو الحسن کے انجام اس خدمت کا دیا کرے اور موافق تو اعد اپنے والد کے مین بھی کام کیا کرتا ہون کہ بڑے بڑے کامون پر دو دو شخص مقرر رکھتا ہون کہ ملکر کام کرین اور یہ بواسطے اونکی بے اعتمادی کے نہین بلکہ اس خیال سے کہ اگر ایک کو کوئی مانع اور مرض پیش آوے تو دوسرا اوسکی جگہہ کام کرے اور حاجت بندگان الٰہی کی بند نرہے اور انھین دنون مین سینے سنا کہ دسہرے کے دن عبد اللہ خان نے کالپی سے کہ اوسکی جاگیر مین ہی بطور ایلغار بندیلکھنڈ مین جاکر نرور سپاہگری رام چند پسر مدکر کو کہ مدتون سے اوس جنگل مین فتنہ انگیزی کرتا تھا پکڑ کر کالپی مین لے آیا مینے عوض مین اوسکے اس عمدہ خدمت کے نشان اور منصب تین ہزاری ذات اور دو ہزار سوار کا اوسکو عنایت فرمایا اور چونکہ صوبہ بہار کی عرضیون سے مجکو ظاہر ہوا کہ جہانگیر قلی خان نے سنگرام سے کہ وہان کا بڑا زمیندار ہی اور چار ہزار سوار و پیادہ بیشمار رکھتا ہی باظہار بعض گمراہی اور مخالفت کے زمین ناہموار مین لڑائی کی اور بعض خوب خوب جنگ کرکے سنگرام کو بندوق سے مارا اور اوس کے بہت لوگون کو ہلاک کرکے باقیون کو بھگا دیا تو بسبب ایسے بڑے کام کے کہ جہانگیر قلی خان سے بنا تھا مینے اوسکا منصب ساڑھے چار ہزار ذات اور ساڑھے تین ہزار سوار کا مقرر فرمایا پھر مین تین مہینے چھہ دن شکار مین مشغول رہا اور پانسو اکاسی جانور بندوق سے چیتے اور قمرغہ یعنی ہانکیسے شکار کیے اور ان سب مین ایک سو اٹھاون جانور خود مینے بندوق سے مارے تھے اور دو بار قمرغہ ہوا ایکبار کرچھا تک مین کہ بیگمات ہمراہ تھین ایک سو چپن جانور مارے اور دوسری بار نندنہ مین ایک سو دس شکار ہوے اور اقسام اون جانورون کے کہ شکار ہوے یہ ہین کہ بندھا یعنی پہاڑی ایک سو اسی اور پہاڑی بکرے اونتیس اور گور خر اور نیل گاؤ نو ہرن وغیرہ تین سو اڑتالیس اور چار شنبہ کے دن سولہوین شوال کو بخیر وخوبی شکار سے لوٹ آیا اور ڈیڑھ پہر دن چڑھے لاہور مین داخل ہوا عجیب تر یہ بات ہی کہ اس شکار مین قریب موضع چنڈالہ کے مالی مین سے ایک کالے ہرن کے شکم مین بندوق ماری اوسنے گولی کھاکر ایسا آواز کیا کہ حالت مستی مین بولتا ہی ہمراہی پرانے شکاریون نے مجھسے بقسم کہا کہ ہمنے نہ دیکھا نہ سنا کہ ہرن ایسا آواز سوا مستی کے نکالے اور پہاڑی بکرے کا گوشت مینے سب جانورون مین لذیذ زیادہ پایا باوجودیکہ میڑا اوسکا ایسا بدبو ہی کہ رنگنے سے بھی اوسکی بو نہین جاتی لیکن گوشت مین مطلق بو نہین ہوتی اور مینے ایک بڑے پہاڑی بکرے کو کہ نر تھا تلوایا دو من چوبیس سیر کا ہوا کہ ولایت کے حساب سے ایک من بیس سیر ہوتا ہی اور اسیطرح ایک پہاڑی لگڑے ... نے کو تلوایا دو من بیس سیر اکبری کا ہوا کہ ولایت کا سترہ سیر ہوتا ہے اور ایک بڑا گورخر نو من سوا سیر کا ہوا مینے پرانے شکاریون سے سُنا ہی کہ پہاڑی دُنبے کے سینگ مین کسیوقت ایک کیڑا پیدا ہوتا ہی کہ بسبب اوسکی خارش کے وہ اوردن سے لڑتا رہتا ہی اور اگر کوئی اور دنبہ نہین ملتا تو درخت یا پتھر سے ٹکرین مارتا ہی کہ وہ خارش کم ہو جب مینے تلاش کیا تو وہ کیڑا ایک مادہ کے سینگ مین ملا حالانکہ مادہ نہین لڑتی معلوم ہوا کہ اس بات کی کچھہ اصل نتھی اور گرچہ جنگل کا گوشت اگرچہ حلال ہی اور اکثر لوگ رغبت سے کھاتے ہین لیکن مجھے کسی طرح پسند نہین آتا اور جو واسطے تادیب اور تنبیہہ دلیپ اور اوسکے باپ رای سنگھہ کے قبل اس سے فرمان صادر ہوے تھے ان دنون خبر آئی کہ زاہد خان پسر صادق خان اور عبد الرحمان پسر ابو الفضل اور رانا شنکر اور معز الملک نے ہمراہ اور منصبداروں کے دلیپ کی خبر اطراف ناگور مین کہ قریب اجمیر کے ہی سنکر بطریق ایلغار وہان پونہچے اور جب اوسکو گھیرا اور اوسنے راستہ بھاگنے کا نپایا لاچار لڑائی پر مستعد ہوا تھوڑی دیر مین فوج شاہی سے شکست کھاکر پہاڑ مین گھس گیا اور بہت ہمراہی اوسکے مارے گئے اور قلیچ خان کو باوجود بڑھاپے کے بخیال رعایت اور توجہ اپنے باپ کے منصب اوسکا برقرار رکھا اور کالپی مین جاگیر عنایت کی اور ماہ ذیقعدہ مین والدہ قطب الدین خان کو کہ بجای میرے والدہ حقیقی کے تھی اور کمال مہربانی سے مجکو پرورش کیا تھا سرای فانی سے طرف ملک جاودانی کے سفر کیا تھوڑی دور خود مینے اونکی لاش کو کاندھا دیا اور کئی دن کھانا نہ کھایا اور نہ رغبت کپڑے بدلنے کی مجکو اس سے ہوئی

ذکر جشن دوسرے نوروز کا جلوس مبارک سے

چہارشنبہ کے دن بائیسوین تاریخ ذیقعدہ سے سنہ ایکہزار پندرہ مین ساڑھے تین گھڑی دن چڑھے آفتاب اپنے خانۂ شرف
مین آیا اہلکارون نے دولتخانے کو بطریق مقرر آراستہ کیا اور جشن عظیم واقع ہوا ایک ساعت مین مین تخت پر بیٹھا نوکرون اور عزیزون کو
اپنی عنایتون سے سربلند کیا اوہنین دنون خبر آئی کہ جو لشکر ہمراہ مرزا غازی ولد مرزا جانی بیگ کے کمک شاہ بیگ خان کو قندھار کیطرف گیا
تھا شوال کی بارہوین تاریخ وہان پونہچا اور لشکر قزلباش نے جب خبر آنے اس لشکر کی سنی تو بعد ہونے مسافت ایک منزل کے گھبرا کر بھاگ
گئے اور دریاے ہلمند تک کہ وہان سے ساٹھہ کوس تھا پھر کر نہ دیکھا بعد اسکے مجکو ظاہر ہوا کہ بعد وفات میرے والد کے حاکم فراہ اور باقی
سردارون نے اوس طرف کے یہ خیال کیا کہ اس تزلزل مین قندھار بآسانی ہاتھہ آجائیگا تو بلا حکم شاہ عباس کی جمعیت جمع کرکے
اور حاکم سیوستان کو متفق کرکے حسین خان حاکم ہرات کو پیغام بھیجا کہ اونکی کمک کرے جب اوسنے کچھہ فوج مدد کو روانہ کی تو سب نے
باہم ہوکر قندھار کو محاصرہ کیا وہان کے حاکم شاہ بیگ خان نے سوچا کہ اگر مین باہر نکلکر لڑون اور شاید شکست ہو جاسے تو پھر سنبھالنا
قندھار کا دشوار ہوگا اسواسطے قلعہ مضبوط کرکے اندر بیٹھا اور قاصد تیز چلنے والے میری طرف روانہ کیے اتفاق سے جب مین خسرو کے
تعاقب مین آگرے سے آکر لاہور مین مقیم تھا اون قاصدون نے آکر مجکو مطلع کیا مینے یہ خبر سنکر بلا مہلت ایک بڑا لشکر مع امراء و
منصبدارون کے مرزا غازی کے ساتھہ اودھر روانہ کیا لیکن ہنوز وہان نہ پہونچا تھا کہ شاہ عباس نے سنا کہ حاکم فراہ نے ہمراہ بعضے جاگیرداران
وہان کے قصد لینے قندھار کا کیا اوسنے یہ بات سنکر ناپسند کی اور واسطے تاکید کے اپنے ایک مصاحب حسن بیگ نامی کو مع فرمان اون لوگون
کیطرف بھیجا کہ قندھار سے لوٹ آوین اور اپنے مقامون مین بیٹھین کہ موافقت و محبت ہمارے خاندان کی جہانگیر بادشاہ کے بزرگون سے
قدیمی ہے مبادا اوس نسبت مین خلل واقع ہو لیکن حسن بیگ نے ہنوز وہ فرمان اونکے پاس نہ پونہچایا تھا کہ وہ لوگ خوف سے اس
لشکر کے پریشان ہوکر بھاگ گئے اور حسن بیگ نے اون لوگون کو ملامت کرکے متوجہ میری ملازمت کا ہوا اور لاہور مین خدمت سے
شرف اندوز ہوکر یہ مجھسے کہا کہ ان بدمعاشون نے جو قندھار کو محاصرہ کیا یہ امر بلا مرضی شاہ عباس کے ظاہر ہوا ہے مبادا آپ کی خاطر
مبارک مین اسوجہ سے کچھہ ملال ہو غرض جب میرا یہ لشکر قندھار مین پہونچا تو وہان کے قلعے کو سردار خان کے سپرد کیا اور شاہ بیگ خان
ہمراہ اس لشکر کمک کے روانہ درگاہ عالی کا ہوا اور ستائیسوین ذیقعدہ کو عبداللہ خان نے رام چند بوندیلہ کو مقید ملاحظے مین گذرانا
مینے اوسکو چھوڑ دیا اور خلعت پہنوا کر راجہ باسو کے حوالے کیا کہ اوسکے اور اوسکے ہمراہیون کی ضمانت لیکر جانے دے جو کچھہ مینے
اوسپر رحم کیا کسیکے خیال مین نتھا اور نہ اوسکو اسکا گمان ہوتا تھا اور دوسرے دن ذیحجہ مین فرزند خورم کو مینے طومان اور طوغ اور نشان
ونقارہ عنایت کرکے منصب آٹھہ ہزاری ذات اور پانچہزار سوار کا دیا اور فرمایا کہ اونکو جاگیر دیجاوے اور اوسی دن پیر خان ولد دولتخان
لودھی کو کہ خاندیس سے ہمراہ اہل و عیال دانیال کے آیا تھا خطاب صلابت خانی کا دیکر منصب تین ہزاری ذات اور ڈیڑھہ ہزار سوار
سے ممتاز کیا اور نشان ونقارہ دیکر مرتبہ اوسکا سات خطاب فرزندی کے اورون سے بلند کیا باپ اور چچا اس صلابت خان کے
قوم لودھی مین نہایت معزز و معتمد تھے چنانچہ دولت خان سابق مین کہ چچا صلابت خان کا تھا جب ابراہیم شاہ بن سکندر نے اپنے باپ
کے امیرون کے ساتھہ بدسلوکی شروع کی او تھوڑے تصور پر بہت لوگون کو مارنے لگا دولت خان نے اوسکی طرف سے اندیشہ
کرکے اپنے چھوٹے بیٹے دلاور خان کو بابر شاہ کے پاس کابل مین روانہ کیا اور واسطے لینے ہندوستان کے پیغام دیا چونکہ حضرت
بابر شاہ کو خود یہ خیال تھا بلا توقف اودھر روانہ ہوے جب لاہور مین رونق افروز ہوے تو یہ دولت خان بھی مع اپنی توابع اور لواحق
کے وہان خدمت مین مشرف ہوا اور لوازم بندگی کے اچھی طرح بجا لایا چونکہ شخص پرانا نیک باطن اور ظاہر مین آراستہ تھا بابر بادشاہ

اوس سے بہت خوش ہوے اور اکثر اوسے باپ کہکر باتین فرمایا کرتے اور حکومت پنجاب بدستور اوسکو دیکر وہان کے سب جاگیرداروں کو
اسکی متابعت کا حکم دیا اور خود بدولت دلاور خان کو ہمراہ لیکر کابل کو لوٹ گئے دوسری بار جب بعزم تسخیر ہندوستان پنجاب مین آئے
تو پھر دولت خان بوفاداری خدمت مین حاضر ہوا اور بعد چند روز کے اوسکی وفات ہوئی دلاور خان اوسکی جگہ بخطاب خان خانان کے
ممتاز ہوا اور ہمراہ بابر شاہ کے ابراہیم لودھی کی لڑائی مین حاضر رہا اور اسیطرح حضرت ہمایون شاہکی بھی خدمت مین نیک خواہ اور وفادار رہا اور
تھانہ مونگیر مین لوٹتے وقت حضرت ہمایون کے بنگالہ سے شیر خان افغان کے ساتھ مردانہ لڑائی کی لیکن اوس لڑائی مین شیر خان کے یہان
پکڑا گیا ہرچند شیر خان اوسکو اپنا نوکر کرتا رہا لیکن اوسنے نوکری اوسکی قبول نکی اور جواب دیا کہ تیرے بزرگ ہمیشہ میرے بزرگونکے نوکر رہے
ہین مین ہرگز تیرا نوکر ہوکر نہ رہونگا شیر خان نے غصہ ہوکر اوسکو دیوار مین چنوا دیا اور عمر خان چچازاد بھائی دلاور خان کا سلیم شاہ کے عہد
دولت مین بڑا سردار ہوا ہی بعد فوت سلیم شاہ بن شیر خان کے اور مارے جانے فیروز خان کے کہ اوسکا لڑکا تھا محمد خان کے ہاتھ سے یہ عمر خان
مع اپنی برادری کے محمد خان کی طرف سے خوفناک ہوکر گجرات کی طرف چلا گیا اور وہان عمر خان نے وفات پائی اوسکا بیٹا دولتخان
کہ جوان شجاع خوبصورت تھا ہمراہی عبدالرحیم ولد بیرم خان کے کہ میرے باپ کے عہد مین خانخانان ہوا اختیار کی اور خوب
خوب کام کیے خانخانان اوسکو برابر اپنے بھائی حقیقی کے جانتا تھا بلکہ ہزار بار سگے بھائی سے زیادہ سمجھتا ہی اکثر فتحین کہ وہان خانخانان کی
ہوئین اوسکی مردانگی اور شجاعت سے تھین جب میرے والد امجد نے ولایت خاندیس اور قلعہ آسیر کو فتح کیا تو شاہزادہ دانیال کو اوس
ملک اور باقی شہرون پر کہ دکھنی سرداروں سے لیے تھے چھوڑ کر خود بدولت طرف دارالخلافۃ آگرہ کے لوٹے دانیال نے وہان دولتخان
کو لشکر خانخانان سے جدا کر کے اپنے پاس رکھا اور تمام کام اپنی سرکار کے اوسکے حوالے کیے اور کمال عنایت اور مہربانی ظاہر کی
یہان تک کہ دولت خان اوسی کی خدمت مین راہی ملک عدم ہوا اور اوسکے دو بیٹے رہے محمد خان اور پیر خان محمد خان بڑا بھائی تھوڑے
دنون بعد باپ کے مرگیا اور دانیال نے بھی بسبب کثرت شراب خواری کے انتقال کیا مینے بعد جلوس کے اس پیر خان کو حضور
مین طلب کیا اور اوسکی لیاقت اور حسن خدمت دیکھکر مرتبہ مذکور پر سرفراز کیا آج میرے یہان اوس سے کوئی زائد معتبر نہین بڑے بڑے
گناہ لوگون کے کہ کسیکی سفارش سے مین نہین معاف کرتا اوسکی سعی اور التماس سے بخشدیتا ہون بیشک جوان مردانہ لائق اعتبار کے ہی
اور جو کچھ اوسکی ترقی کی ہی بجا ہی اور دوسری رعایتین بھی اوس سے کیجائینگی جو مجکو فتح کرنا ولایت ماوراءالنہر کا منظور ہی کہ وہ ملک موروثی
میرے بزرگون کا ہی تو چاہتا ہون کہ ہندوستان کو مفسدون اور شریرون سے خالی کر کے اور کسی اپنے فرزند کو یہان چھوڑ کر خود مع لشکر جرار
اور ہاتھیون کے بہت خزانے لیکر اوسطرف توجہ کرون اس خیال سے پرویز کو رانا کیطرف روانہ کر کے خود ارادہ دکن کا رکھتا تھا کہ یہ معاملہ
خسرو کا پیش آیا اور ضرور ہوا کہ اوسکا پیچھا کر کے اوسکے فتنے کو دفع کرون اسیواسطے پرویز کے کام نے خوب صورت نہ پکڑی اور بنظر
مصلحت وقت کے رانا کو صلح دیکر اوسکے ایک فرزند کے ہمراہ میری خدمت مین حاضر ہوا اور آکر لاہور مین ملا جب مین خسرو کے فساد سے
فارغ ہوا اور لشکر قزلباش کو کہ قندھار گھیرے ہوئے تھے شکست دی تو میرے دلمین آیا کہ سیر و شکار کابل کا کر کے کہ مثل وطن مالوف کے ہی ہندوستان
کیطرف معاودت کرون اور آرزوی ولی عمل مین لاؤن اسواسطے ساتوین تاریخ ذیحجہ کو لاہور سے نکلکر باغ دلآمیز مین کہ پار دریا لاوی
کے ہی مینے منزل کی اور چار دن وہان رہا یکشنبہ کو اونتیسوین فروری کے کہ دن شرف آفتاب کا تھا اوس باغ مین خوشی کی اور بعضے نوکرون
کو ترقی منصب اور اضافے سے سرفراز کیا دس ہزار روپیہ حسن بیگ وکیل ایران کو عنایت کیے قلیچ خان اور میران صدر جہان اور
میر شریف آملی کو لاہور مین چھوڑ کر حکم دیا کہ متفق ہوکر یہان کے کام کیا کرین دوشنبہ کو باغ سے کوچ کر کے موضع ہرہر مین کہ ساڑھے
تین کوس شہر سے ہی مقام کیا اور سہ شنبہ کو جہانگیر پور مین رہا اور یہ میری شکارگاہ ہی وہان ایک میرے حکم سے ایک منارہ منسراج

نام ہرن کی قبر پر بنا ہی وہ پلے ہوے ہرنون کی لڑائی اور جنگلی ہرنون کے شکار مین بے نظیر تھا اور اوس منارے پر ملا محمد حسین
کشمیری نے کہ اوستاد خوشنویسون کا ہی یہ لکھدیا ہی کہ اس میدان مین ایک ہرن حضرت جہانگیر بادشاہ غازی نے پکڑا تھا
ایک مہینے مین جب اوسکی وحشت دور ہوئی تو وہ سب بادشاہی ہرنون کا سردار رہا پھر میے بسبب محبت اوس
ہرن کے حکم دیا کہ کوئی اس جنگل کے ہرنون کو نہ مارے اور انکا گوشت ہندو و مسلمان پر مانند گوشت گاے اور سور کے ہی اور اوسکی
قبر کے پتھر کو ہرن کی شکل پر ترشوا کر اوسپر لگایا اور سکندر معین کو کہ وہان جاگیردار تھا حکم دیا کہ جہانگیر پور مین ایک عمدہ قلعہ بنا دے پھر
جمعرات کو چودہوین تاریخ موضع چنڈالہ مین مقام ہوا اور وہان سے شنبہ کو سولہوین تاریخ ایک منزل درمیان حافظ آباد مین کہ
باہتمام میر قوام الدین وہان کے کروری مقرر ہوے تھے مقام کیا پھر بعد دو کوچ کے دریاے چناب پر پہونچے اور پل باندھکر دریا
سے پار اوترے حوالی پرگنہ گجرات مین اوترا جب میرے والد کشمیر کو جاتے تھے تو یہان ایک قلعہ بنوایا تھا اور گوجرون کی جماعت کو جو
وہان فساد برپا کرتے تھے لا کر اوسمین بسایا گوجرون کے رہنے سے اوس جگہہ کو گجرات کہتے ہین اور اس پرگنہ کو اور پرگنون سے جدا کر دیا تھا قوم
گوجر نوکری کم کرتے ہین اکثر اوقات بسر اونکی دودھ دہی پر ہی جمعہ کو خواص پور مین پانچ کوس اودھر گجرات سے مقام کیا اوسکو خواص خان
نے جو شیر شاہ افغان کا غلام تھا آباد کیا ہی اور وہان سے دو منزل درمیان دریاے بھٹ پر پہونچا وہان رات کو اسقدر مینہ برسا اور پانی
آیا کہ بڑی عمر والون نے ویسا نہ بیان کیا پھر اندے برابر اولے پڑے اور ہوا پانی کی شدت سے پل ٹوٹ گیا مین بیگمات کے ساتھ
کشتی پر اوتر گیا اور پھر پل بند ہوا کر تمام لشکر کو اوتروایا اس بھٹ دریا کا سرا ایک چشمہ ہی کشمیر مین تریاک نام کہ ہندی مین سانپ کو
کہتے ہین شاید وہان آگے کوئی بڑا سانپ ہوگا مین اپنے والد کے ساتھ وہان دو بار گیا ہون کشمیر سے بیس کوس ہشت پہلو شکل ایک
حوض بیست در بیست ہی اکثر فقیرون کے چلے اوسکے اطراف مین اور غار عابدون کے بنے ہوے ہین پانی اوسمین بہت گہرا ہی اور صاف
اسقدر کہ اگر دانہ خشخاش ڈالو تو زمین تک جاتے دیکھتا ہی اور مچھلی اوسمین بہت ہی مینے اوسکا گہراو نپوایا ڈیڑھ قد آدم تھا پھر مینے بعد جلوس کے
حکم کیا کہ سنگ مرمر سے اوس حوض کو بنا کر ایک عمدہ باغ اوسکے چارونطرف لگاوین اور نہر اوس پانی کی ہر دو طرف اور مکانات مین
ڈالین وہ ایسا عمدہ مکان بنا کہ دور دور کے لوگ ویسا بیان نہین کرتے جب پانی اوسکا پورہ مین کہ کشمیر سے دو کوس ہی پہونچتا ہی تو وہ پل
جاتا ہی اور تمام زعفران زہانگی اوس سے پیدا ہوتی ہی معلوم نہین کہ اور کہین اوتنی ہوتی ہو ہر سال پانسو من ہندوستانی تول سے
کہ چار ہزار من ولایتی ہو حاصل زعفران کا ہی مین اپنے والد کے ہمراہ زعفران کی بہار مین وہان گیا ہون سب درخت پھولون کے اول
شاخ و برگ لاتے ہین پھر پھول پر خلاف زعفران کے کہ جب زمین سے چار انگشت اسکا درخت نکلا تو پھول سوسنی رنگ چار پنکھڑیا اوسمیں
لگتا ہی اور اوسمین نارنجی ریشمی کرم کیطرح ہوتے ہین اور زعفران یہی ہی کہین ایک کوس کہین آدھے کوس تختہ زعفران کا ہی دور سے بہت
خوشنما ہوتا ہی اور چنتے وقت بو کی تیزی سے میرے لوگون کو درد سر پیدا ہوا باوجودیکہ مجکو عادت نشہ کی تھی پھر بھی درد سر ہو گیا کشمیریون سے
کہ حیوان صفت تھے مینے پوچھا تمھارا حال پھول چننے سے کیا ہوتا ہی اونھون نے ظاہر کیا کہ ہم کبھی درد سر کو نہین جانتے اور پانی
اس چشمہ تریاک کا کہ کشمیری بھٹ کہتے ہین اور نالون کے پانی سے ملکر دریا ہو جاتا ہی اور شہر کے بیچ سے بہتا ہی اس پانی کو
بسبب گدلا اور خراب ہونے کے کوئی نہین پیتا تمام کشمیر ڈل نام تالاب کا کہ شہر کے پاس ہی پیتے ہین پھر اوس بھٹ کا پانی اس
تالاب ڈل مین آکر بارہ مولہ اور پکلی اور دنتور کی راہ سے پنجاب کو جاتا ہی کشمیر مین نہرین اور چشمے بہت ہین مگر سب مین اچھا پانی درہ لار کا ہی
کہ شہاب الدین پور مین بھٹ سے ملگیا اور یہ کشمیر کی نامی جگہون مین سے ہی کہ وہان بھٹ کے کنارے سو چنار عمدہ برابر سایہ دار
سبزہ زار مین کھڑے ہین وہان بسبب سبزہ اور گلون کے فرش بچھانے کو دل نہین ہوتا وہ گانو حضرت سلطان

زین العابدین کا بسایا ہوا ہی کہ وہ باون برس کشمیر کا حاکم رہا تھا وہان کے لوگ اوسکو بدوشاہ کلان کہتے تھے اور بہت کراماتین اوسکی
بیان کرتے ہین اوسکے باغ اور مکان کشمیر مین بنوائے ہوئے بہت ہین منجملہ اونکے ایک عمارت اوسنے اولر نام تالاب مین بنوائی ہی اور طول و عرض
اس تالاب کا تین کوس سے زیادہ ہی زین لنکا نام ایک شخص نے اوسکے بنوانے مین بہت محنت کی ہی باقی اس چشمہ کا بہت گہرا تھا اول کئی ہزار
کشتیان پتھر بھری ہوئی اس عمارت کی مقام پر ڈوبائی ہین جب ایک ٹکڑا زمین کا سو در سو گز کا نکلا پھر وہان مکان اور عبادت خانہ بنوایا
اکثر کشتی مین سوار ہوکر وہ وہان جاتا اور عبادت الٰہی مین مشغول رہتا کہتے ہین کہ اوسنے وہان بہت چلے کھینچے ہین ایک دن اوسکا ایک
نالائق بیٹا وہان تلوار ہاتھ لگا کر اوسکو مارنے گیا لیکن باپ کو دیکھکر ڈر گیا اور ہیبت کھا کر لوٹ آیا بادشاہ جب عبادت خانے سے فارغ ہوکر
نکلا تو پھر اوسی بیٹے کے ساتھ کشتی پر بیٹھکر شہر کو چلا راہ مین بیٹے سے کہا مین عبادت خانے مین تسبیح بھول آیا ہون تو جاکر لے آ جب وہ
ڈونگی مین وہان گیا تو باپ کو اوسیطرح عبادت خانے مین بیٹھا دیکھا شرمندہ ہوکر باپ کے قدمون پر آگرا اسیطرح لوگ اوسکی بہت
کراماتین کہتے ہین اونکو فن کایا کلپ کا بھی خوب آتا تھا جب اوسنے لڑکونکی جلدی ریاست پر دیکھی تو اونسے کہا مجھکو ترک حکومت کیا بلکہ
ترک حیات بھی بہت آسان ہی لیکن میرے بعد تمسے کچھ نہو سکے گا اور تمہاری سلطنت نرہیگی کہ جلدی اپنی اس بدنیتی کا ثمرہ پاؤگے یہ کہکر
کھانا پینا چھوڑ دیا اور چالیس دن اسی حال مین نسویا اور فقیرون کے ساتھ عبادت کرتا رہا چالیسوین روز ترک حیات کرکے رحمت
الٰہی مین مقام کیا اوسکے تین لڑکے تھے آدم خان اور حاجی خان اور بہرام خان آپسمین لڑکر سب خراب ہو گئے اور حکومت کشمیر مین قوم
چکون مین کہ اوس ملک کے ادنے سپاہی تھے آئی اوس قوم کے تین حاکمون نے تالاب اول مین زین العابدین کے مکان کے تینون
طرف مکانات بنوا لیے اپنے اپنے عہد مین لیکن کوئی اوسکا ثانی نہوا خزان اور بہار کشمیر کی دونون لائق دیکھنے کے ہی مینے خزان کا
موسم دیکھا ہی سنتے ہوے سے زیادہ بہتر دیکھا امید دار ہون کہ عنایت الٰہی سے فصل بہار بھی دیکھون پھر دوشنبہ غرہ محرم کو کنارہ
بہٹ سے کوچ کرکے ایک روز درمیان قلعہ رہتاس مین پہونچا یہ قلعہ شیر خان افغان نے کمال مضبوط بنوایا ہی چونکہ وہ جگہہ قوم
گکھڑون کے ملک سے قریب تھی اور وہ لوگ لوٹ مار کرتے تھے سو اونکے ڈرانے اور سرکوبی کو وہ قلعہ بنوانا شروع کیا تھوڑا سا بنا تھا کہ
شیر خان مرگیا اور اوسکے فرزند سلیم خان نے تمام کیا ہر دروازہ قلعہ پر پتھر مین اوسکا خرچ کھدوا دیا ہی سولہ کرور دس لاکھ دام اوسمین صرف ہوے ہین
کہ بحساب ہندوستان چالیس لاکھ پچیس ہزار روپے ہوے اور ایران کے حساب سے ایک سو بیس ہزار طومان اور توران کے ایک ارب اکیس لاکھ
پچھتر ہزار روپے ہوے وہان کے جنکو خانی کہتے ہین پھر وہان سے کوچ کرکے موضع ٹیلہ مین منزل کی ٹیلہ گکھڑون کے زبان مین پشتے
کو کہتے ہین پھر وہان سے چلکر موضع بھکرا مین اوترا کہ اون لوگون کی زبان مین وہ ایک جنگل ہی اوس مین تمام سفید پھول بے بو ہین ٹیلے
بھکر اٹک مین درمیان ٹھہر کے آیا کہ پانی بہتا تھا اور اوسکے کنارے کنیر کے پھول نہایت رنگین کھلے تھے ہند مین یہ پھول سدا بہار ہر مہینے ہوا ہی
سب سوار و پیادون سے کہا کہ اون پھولون کے دستے بنا کر سرون پر رکھین اور جو نہ رکھے اوسکی پگڑی اوتروا ڈالین ایک عجیب باغ
ہوگیا تھا جمعرات کو چھٹی محرم کی موضع ہتیا مین منزل ہوئی اس منزل مین ٹیسو خوب کھلے تھے یہ پھول بھی خاص ہندستان مین
ہوتا ہی بے بو نارنجی شکل ہی جسمین سیاہ ایسا خوش معلوم ہوتا ہی کہ آدمی آنکھ نہین لوٹا سکتا چونکہ ابر و ہوا خوش اور پھوہار پڑتی تھی مینے
وہ راہ شراب نوشی مین طی کی اسکو ہتیا اسواسطے کہتے ہین کہ ہاتھی نام ایک گکھڑ نے آباد کی ہوئی ہی اس ملک کو مارگلہ سے ہتیا تک پوٹھوار
کہتے ہین یہان کوا نہین ہوتا رہتاس سے ہتیا تک ملک بھوگیالون کا ہی کہ گکھڑون سے کچھ خویشی رکھتے ہین پھر وہان سے کوچ کرکے
موضع پکہ مین اوترا اوسکو پکہ اسواسطے کہتے ہین کہ وہان سرائے پختہ ہی اور پختہ کو ہندی مین پکہ کہتے ہین اس منزل مین کمال ریت
اور گرد تھی کہ گاڑیان بدقت منزل کو پہونچین پھر وہان سے کوچ کرکے ساڑھے چار کوس پر موضع کور مین مقام کیا کور گکھڑون کی زبان مین شکستگی

کو کہتے ہین اس منزل مین درخت بہت کم تھے نوین تاریخ یکشنبہ کو راولپنڈی مین مقام کیا یہ مقام ایک شخص راول نام نے بسایا تھا
اور پنڈی وہان کی زبان مین گانون کو کہتے ہین یہان سے قریب درہ مین پانی جاری تھا اور آکر ایک حوض مین گرتا تھا چونکہ وہ جگہ پر فضا
تھی اسواسطے مین وہان کچھ دیر ٹھہرا اور گنکھڑون سے دریافت کرایا کہ یہ پانی کسقدر گہرا ہوگا اونھون نے لاعلمی ظاہر کی اور عرض کی
کہ ہمارے بزرگ کہتے ہین اسمین ایک ناکہ بڑا ہی اسواسطے کوئی نہین گھستا مینے یہ سنکر ایک بکری اوسمین ڈلوائی وہ سب حوض پیر کر سلامت
نکلی پھر مینے اپنے ایک فراش کو اوسمین گھسوایا وہ بھی سلامت پیر کر آ نکلا گنکھڑون کی بات جھوٹ نکلی عرض اس آب کا ایک مت تاب تیر کا ہی
پھر وہان سے اوٹھکر موضع خربزہ مین مقام کیا وہان گنکھڑون نے پہلے ایک گنبد بنایا ہی رہگیرون سے وہان حاصل لیتے تھے اوسکی شکل خربزہ
کیطرح ہی اسواسطے اس نام سے مشہور ہوا گیا رہوین تاریخ موضع کالاپانی مین اوترا کہ ہندی مین سیاہ پانی سے مراد ہی اس راہ مین ایک
ٹیلہ ہی مارگلہ نام ہندی مین مار کہتے ہین مارنے کو اور گلہ قافلے کو یعنی جگہہ قافلہ مارنیکی گنکھڑون کے ملک کی حد یہان تک ہی یہ لوگ جانور کے
مانند ہین ہمیشہ آپسمین لڑتے رہتے ہین مینے ہرچند دفع کرنا اس بات کا چاہا لیکن کچھ مفید نہوا پھر دو کو بارہوین تاریخ منزل باباحسن
ابدال مین ہوئی یہان سے کوس بھر مشرق طرف ایک آبشار ہی کہ بہت زور سے گرتا ہی تمام راہ مین کابل کی ایسا آبشار نہین البتہ کشمیر
کی راہ مین دو تین جگہہ اسطرحکا ہی اسکی اصل جو ایک حوض ہی وہان راجہ مانسنگھ نے ایک مختصر عمارت بنوائی ہی اوس مین مچھلیان آدھ آدھ گز اور
پاؤ پاؤ گز کی بیشمار ہین وہان مین تین دن تک رہا اور شکار ماہی اور مینوشی مین گذاری مینے کبھی بسبب دشواری کے اپنے ہاتھ سے
بھنور جال نڈالا تھا وہان اپنے ہاتھ سے ڈالا اور دس بارہ مچھلیان پکڑین پھر اونکی ناکون مین موتی ڈالکر اوس حوض مین چھوڑوا دین مینے
ہرچند پرانے لوگون سے **باباحسن ابدال** کی اصل حقیقت دریافت کی کسی نے معتبر بات نکہی وہان ایک نہر بھی آتی ہی کہ پانی اوسکا
نہایت صاف و شیرین ہی گویا حضرت امیر خسرو مرحوم نے اوسی کی تعریف مین یہ شعر کہے ہین شعر در تہ آبش ز صفا ریگ خورد بینا کور تواند بدل
شب شمرد **حضرت خواجہ خواجگان سید شمس الدین محمد خان نے کہ مدتون میرے حضرت ظل سبحانی والد کا وزیر رہا** ہی
وہان ایک دالان و حوض پانی کے اندر بنایا ہی کہ وہ پانی اوسمین ہوکر باغات اور کھیتون مین صرف ہوتا ہی اور کنارے اوس دالان کے
ایک عمدہ گنبد بجہت اپنے مدفن کے بنوایا تھا لیکن اتفاق سے وہان دفن ہونا نصیب نہوا اور حکیم ابوالفتح گیلانی اور اوسکے بھائی حکیم
ہمام کو کہ میرے والد ماجد کے مصاحب اور محرم راز تھے حسب الحکم میرے والد کے وہان گنبد مین رکھا ہی پھر پندرہوین تاریخ امروہہ مین
مقام ہوا وہان عجب سبزہ زار ہموار نظر آیا اوسکے اطراف مین سات آٹھ ہزار گھر قوم دلہ زاک کے بستے ہین یہ لوگ بڑے مفسد اور
راہزن ہین مینے وہ ملک اور اٹک ظفر خان پسر زین خان کوکہ کو سپرد کیا کہ میرے لوٹنے تک کابل سے تمام دلہ زاکون کو اس زمین سے
نکالکر لاہور کیطرف روانہ کرے اور اونکے سردارونکو پکڑکر قید رکھے پھر بہر کو ستر ہوین تاریخ کوچ کیا اور ایک منزل درمیان نزدیک قلعہ اٹک
کے دریاے نیلاب پر مقیم ہوا اس منزل مین مہابت خان ڈھائی ہزاری منصب سے سرفراز ہوا یہ قلعہ میرے والد کا بنوایا ہوا ہی کہ معرفت
خواجہ شمس الدین خان کے تمام ہوا بہت مضبوط ہی ان دنون دریا جوش پر تھا مینے پل کشتیونکا بندہوا کر لشکر بآرام تمام اوترد یا امیرالامرا
کو بجہت ضعف و نقاہت کے اٹک مین چھوڑا اور بخشیونکو حکم کیا کہ جو کابل مین وسعت بڑے لشکر کی نہین ہی سوا قریب اور نزدیکیون کے
اورون کو دریا سے میری معیت مین نہ اوترنے دے اور تمام لشکر میرے لوٹنے تک اٹک مین رہے پھر بہرا و شاہزادون اور چند
مصاحبون کے مین دریاے نیلاب سے اوپر جالہ کے سلامت پار اوترکر کنارے دریاے کامہ کے مقیم ہوا دریاے کامہ جلال آباد
کے آگے بہتا ہی اور جالہ ایک چیز ہی کہ **بانس اور گھانس** ہی کہ مشکین پھونک کر اوسکے تلے باندھکر لوگون کو دریا سے اوتارتے ہین اس ملک
مین اوسکا شال نام ہی اور پہاڑی دریاؤن مین کشتی سے بے خوف زیادہ ہی بارہ ہزار روپیہ مینے میر شریف آملی اور لاہور کے کاندونکو دیے

... حسن ابدال مین دفن ہین

که فقرا پر تقسیم کرین پھر عبد الرزاق معموری اور بہاری داس بکون کے بخشی کو حکم ہوا کہ سرانجام ہمراہیان ظفرخان کا کرکے اونکو روانہ
کرین پھر ایک روز کو میان بارہ مین جاکر مقام کیا اور مقابل سراے بارہ کے دریاے کامہ کے اوسطرف ایک قلعہ عزیز خان کوکہ
کی تعمیر سے کہ یوسف زئی پٹھانون کے استیصال کے وقت اوسکو بناکر نوشہرہ نام رکھا پچاس ہزار روپیہ اوسمین خرچ ہوئے ہین یہان جنت
ہمایون شاہ نے شکار گرگ کیا ہی چند بار میرے والد بھی اون کے ہمراہ تھے پھر دولت آباد مین منزل ہوئی وہان پر احمد بیگ جاگیردار
پشاور یوسف زئی اور غوریہ کے ملکون کے ہمراہ آکر خدمت مین سرفراز ہوا اسکو اوسکی خدمت چونکہ پسند نہ آئی اسواسطے اوسکو معزول
کرکے وہ ملک شیر خان افغان کو عنایت کیا پھر حوالی پشاور مین بیچ باغ سردار خان کے منزل ہوئی وہان مین سیر کور کھتری کو کہ جوگیون
کی پرستش گاہ تھی گیا اس امید پر کہ کسی فقیر سے ملکر فیض حاصل کرون چونکہ کامل نایاب ہی کسیکو سوا فریب کے ندیکھا پھر موضع
جمرود مین مقام کیا اور وہان سے کوچ کرکے دوسرے دن علی مسجد مین منزل ہوئی پھر وہان سے اوٹھکر موضع غریب خانہ لشکرگاہ ہوا
اوس منزل مین ابو القاسم تمکین جاگیردار جلال آباد کا زردالو نذر کو لایا کشمیری زردالو سے خوبی مین کم تھے اور وہین کابلی زردالو جسکا
نام میرے والد نے شاہ آلو رکھا تھا آئے بسبب خوش معلوم ہونے کے مینے اونکو گزک شراب کیا پھر صفر کی دوسری سہ شنبہ کو موضع
یساول دریا کنارے منزل ہوئی دریا پار وہان ایک پہاڑ تھا خالی درخت و سبزہ سے اسواسطے اوسکو کوہ بیدولت کہتے ہین مینے اپنے
والد سے سنا ہی کہ ایسے پہاڑون مین کان سونے کی ہوتی ہی اور چونکہ سب کار سلطنت اپنا مینے سپرد امیر الامرا کے کیا تھا اور وہ بسبب مرض کے
ضعیف ہوگیا تھا اور اسقدر نسیان اوسپر غالب ہوگیا تھا کہ جو سنتا اوسی وقت بھول جاتا اسواسطے چہارشنبہ تیسری صفر کو خدمت
وزارت مینے آصف خان کو دی اور خلعت خاص اور دوات و قلم مرصع اوسکو مرحمت کیے اور عجب اتفاق ہوا کہ اٹھائیس برس پہلے میرے
حضرت والد نے اوسکو یہین میر بخشی کیا تھا اوسنے چالیس ہزار روپیہ قیمت کا ایک لعل کہ اوسکے بھائی ابو القاسم تمکین نے اوسکو بھیجا تھا
میری نذر کیا اور عرض کی کہ خواجہ ابو الحسن کو کہ خدمت بخشیگری اور تور وغیرہ کرتے ہین اونکو میرا نائب فرماوین جلال آباد ابو القاسم
تمکین سے لیکر عرب خان کو مرحمت کیا پھر مینے حکم کیا کہ اس بڑے سفید پتھر کو کہ نہر مین پڑا ہی ہاتھی کی صورت پر تراش کر اوسکے سینے مین
یہ مصرع تاریخ لکھدین **سنگ سفید فیل جہانگیر بادشاہ** اور اونھین روزون کلیان راجہ بکرماجیت کا بیٹا خدمت مین آیا مینے
بہت بری باتین اس حرامزادے کی سنی تھین کہ ایک اونمین کی یہ تھی کہ اسنے ایک عورت مسلمان بولی نام کو اپنے گھر مین چھپا
رکھا ہی اور خوف شہرت سے اوسکے ماں باپ کو مار کر گھر مین دبا دیا ہی سو مینے اوسکو قید کرکے ان باتون کی تحقیق کی بعد ثبوت مینے
اوسکی زبان کٹواکر حکم کیا کہ بھنگیون کے ساتھ کھانا کھایا کرے اور دوائم الحبس رہے بعد اوسکی موضع سرخاب مین منزل ہوئی وہان
سے پھر مین مقام جگدلک مین اوترا یہان چوب بلوط کہ عمدہ لکڑی ہی بکثرت ہوتی ہی اور سب زمین کنکریلی ہموار تھی پھر موضع آب باریک
منزل ہوئی بعد اوسکے بلورت بادشاہ اور وہان سے خود کابل مقام گاہ ہوا اس منزل مین مینے قاضی عارف پسر صادق حلوائی کو صدارت و قضا
کابل عنایت کی موضع گلبہار کے شاہ آلو یہان آئے مینے برغبت تمام سو عدد اونکے نوش کیے دولت نام حاکم وہ چکری کا چند
پھول لایا کہ ویسے مینے تمام عمر مین ندیکھے تھے وہان سے چلکر موضع گرالی مین مقام کیا وہان ایک ابلق جانور گلہری کی شکل دیکھا اور لوگون
سے معلوم ہوا کہ جس گھر مین وہ جانور ہوتا ہی چوہے اوسکے قریب نہین رہتے اسواسطے اسکو میر موشان کہتے ہین بسبب کبھی ندیکھنے
کے مینے اوسکی تصویر اوتروائی نیولے سے بڑا تھا اگرچہ بہ سکین کے مشابہ اور وہان سے مینے احمد بیگ خان کو بنگش پٹھانون کی تنبیہ
پر تعین کیا اور عبد الرزاق معموری کو جو اٹک مین تھا حکم دیا کہ دو لاکھ روپیہ بہ تحویلداری موہنداس پسر راجہ بکرماجیت کے ہمراہ کر دیے
کہ لشکر بنگش کو رسد کے لئے تقسیم کرے دو ہزار برقنداز بھی اس لشکر کے ہمراہ گئے اور شیخ عبد الرحمان پسر شیخ ابو الفضل کو منصب دو ہزاری

ذات اور ڈیڑہ ہزاری سوار سے سرفراز کرکے خطاب افضل خانی کا عنایت کیا پندرہ ہزار روپے عرب خان کو مرحمت کیے اور
سوا اسکے بیس ہزار روپیہ وہانکی آمدنی سے واسطے مرمت قلعہ کے عنایت کیے اور سرکار خان پور کو دلاور خان افغان کی جاگیر مین
دیا پنجشنبہ کو اٹھارہوین تاریخ صفر کی پل مستان سے باغ شہر آرا تک کہ مقام گاہ تھی دو روپیہ اور اشرفی اور جوانی فقیرون کو دیتا ہوا
باغ مذکور مین رونق افروز ہوا کمال تر و تازہ دیکھا خوشی سے صحبت شراب کی اور اپنے یارون اور ہمعصرون سے کہا کہ اس نہر کو جو درمیان
باغ کے تخمیناً چار گز کی چوڑی ہی دوڑ کر کودین اکثر یار نہ کود سکے اور اوسمین گر گئے مین بھی کودا لیکن جیسا والد کے روبرو تیس برس
کی عمر مین کود جاتا تھا نکود سکا کہ اب عمر میری چالیس برس کی تھی پھر اوسیدن سات باغ کہ کابل مین نامی تھے پیادہ پھر کر دیکھے کچھ ماندگی
نہ ظاہر ہوئی اور مین سمجھتا تھا کہ اسقدر راہ پیادہ پا پھر سکونگا پہلے باغ شہر آرا پھر مہتاب باغ پھر اوس باغ مین کہ میرے والد کی بڑی
والدہ مکہ بیگم نے بنایا تھا گیا پھر وہان سے اور نہ مین اور اوس باغ مین کہ میری حقیقی دادی نے تعمیر کیا تھا سیر کی اور باغ صورتخانہ
مین ایک چنار اتنا بلند ہی کہ کابل کے کسی باغ مین اسقدر چنار بلند نہین پھر چار باغ کو کہ سب مین بڑا تھا دیکھکر مقام گاہ مین لوٹ
آیا شاہ آلو باغمین ایسے خوشنما تھے گویا گول یا قوت شاخون مین لٹکا دیے ہین باغ شہر آرا بنایا ہوا شہر بانو بیگم دختر مرزا ابو سعید کا ہی کہ سگی پھوپھی
حضرت بابر شاہ کی تھین پھر ہر مرتبہ بڑھتا گیا کابل مین ویسا خوب باغ نہین اقسام میوون اور انگورون کے اوسمین بہت ہین پیادہ پھرنے
کو دل چاہتا ہی اوسکے پاس مینے ایک زمین عمدہ افتادہ دیکھی اوسکے مالکون سے خرید کر حکم کیا کہ پانی نہر کا اوسکے درمیان مین
لاوین اور گرد اوس پانی کے ایک ایسا عمدہ باغ طیار کرین کہ دور دور نہو اور اوسکا نام جہان آرا رکھا جب تک مین کابل مین مصاحبون
کے ساتھ اور کبھی ہمراہ بیگمات کے شہر آرا باغ مین دل خوش کیا کرتا اور شب کو وہان کے علما اور طلبہ سے ملاقات کیا کرتا اور کہتا کہ
تم اپنی مرضی کے کھانے پکا کر خوشیان کیا کرو پھر اون مین سے ہر ایک کو خلعت دیکر ہزار روپیہ دیے کہ تقسیم کرلین اور معتبر مصاحبون
سے بارہ شخص کو فرمایا کہ ہر جمعرات کو جب تک مین یہان رہون ہزار روپیہ خیرات کیا کرین اور فرمایا کہ درمیان ان دو چنارون کے جو کنارہ
نہر پر درمیان باغ کے کھڑے ہین ایک تختی سنگ مرمر کی ایک گز طول اور بارہ گرہ عرض کی کھڑی کرکے میرے نام سات نام
تیمور شاہ صاحبقرانی کے ترتیب دیکر اوسپر کندہ کرین اور دوسری طرف یہ لکھین کہ محصول سائر وغیرہ کابل کا تمام مینے معاف
کیا جو میری اولاد سے کوئی اسکو لیگا عذاب الٰہی مین گرفتار ہوگا ہمیشہ سے میرے جلوس تک وہ خرچ و محصول چلے آتے تھے
بندگان الٰہی کو اسکے سبب سے کمال تکلیف تھی مینے یہ تکلیف سب سے دور کی اور میرے آنے سے سبکو آرام ہوا امرا اور شرفا
غزنین اور اوسکے اطراف کے خلعتون اور میری عنایتون سے سرفراز ہوے اور مقاصد اور مطالب اونکے خاطر خواہ بر آئے
اور اتفاقات سے پنجشنبہ بیسویں ماہ صفر کو کہ مین کابل مین آیا کہ مطابق تاریخ ہجری کے ہی اسواسطے حکم دیا کہ اوس پتھر پر کھودین جو
قریب تخت جانب کوہ جنوب رویہ کابل کے لگا ہی مشہور بہ تخت شاہ کے اور اوسپر صفہ سنگین نکالدیا ہی حضرت بابر شاہ وہان
بیٹھکر شراب نوشجان کیا کرتے تھے اور ایک چھوٹا حوض پتھر کا گول اوسکے کنارے بنا ہی کہ قریب دو من ہندوستانی کی شراب
اوسمین سماتی ہوگی اور اپنا نام مع تاریخ اوس دیوار پر لکھوایا ہی اس عبارت سے کہ یہ تخت گاہ بادشاہ عالم پناہ ظہیر الدین محمد بابر ابن
عمر شیخ گورکان کا ہی خلد اللہ ملکہ سنہ ۹۱۴ مینے بھی کہا کہ دوسرا تخت برابر اوس صفحہ کے تراش کر ویسا ہی چھوٹا حوض اوسکے کنارے
بناوین اور نام میرانشاہ تیمور کے نام کے ساتھ وہان لکھین جسدن مین اوس تخت پر بیٹھا تو حکم کیا دونون حوضون کو شراب
بھردین اور پینے والون کو دین ایک غزنین کے شاعر نے میرے آنیکی کابل مین یہ تاریخ کہی (بادشاہ بلاد ہفت اقلیم) ہی اوسکو خلعت
اور انعام دیکر تخت کے پاس کی دیوار پر یہ تاریخ لکھوا دی پھر پچاس ہزار روپیہ پرویز کو عنایت کیے اور وزیر الملک کو منیر بخشی

کیا اور قلیچ خان کو فرمان بھیجا کہ ایک لاکھ ستر ہزار روپیہ آمدنی لاہور سے واسطے مدد خرچ لشکر قندھار کے روانہ کرے سیر باغ
کابل اور بی بی ماہرو کی کرکے وہان کے کارندونکو حکم دیا کہ جو درخت حسن بیگ روسیاہ کاٹ گیا ہے وہان اور درخت لگاوین اور سیر
اولنگ لوات چالاک کے بھی کیے عجیب خوش جگہہ دیکھی وہان حاکم چکری ایک جانور رنگ نام تیر سے مار کر لایا مینے جب تک
رنگ نام جانور نہ دیکھا تھا بز کوہی کے مشابہ ہے یہی فرق ہے کہ سینگ رنگ کے خمدار اور بز کوہی کے سیدھے ہوتے ہین لیٹے ہوے سا
کیطرح مین کابل مین واقعات بابری کا مطالعہ اکثر کیا کرتا تھا جو خود اونکی تصنیف ہے اور بالکل اونھین کے ہاتھ کے لکھے تھے لیکن اوسمین
چار جزاخیر کے مین نے اپنے ہاتھ سے لکھکر لگا دئے تھے اور آخر مین ترکی عبارت لکھدی تھی کہ معلوم ہو یہ چار جز میرے لکھے ہین
باوجودیکہ مین ہندوستان مین پلا ہوا ہون لیکن ترکی لکھنے پڑھنے سے عاری نہین چھبیسوین صفر کو مع بیگمات سیر جلگاہ سفید سنگ
کے دیکھے دوسرے دن جمعے کو حضرت بابر شاہ کے مزار کی زیارت سے مشرف ہوا نقد اور کھانا اور حلوا بہت ساٹکو اکر خیرات کیا
رقیہ سلطان بیگم نے جو دختر مرزا ہندال کی ہین اب تک اپنے باپ کی زیارت نہ کی تھی آج اوس سے مشرف ہوئین پھر ربیع الاول
کی تیسری تاریخ مینے خیابان مین گھوڑا اوڑا نے کو اسپ خاصے منگوائے اور شہزادے اور امرا سب نے گھوڑے دوڑائے کرنگ نام
عربی گھوڑا کہ عادل خان حاکم دکن نے مجکو بھیجا تھا سب سے بہتر دوڑا انھین دنون مین پسر مرزا سنجر ہزارہ اور پسر مرزا ماشی کے جو ہزار سے کے
سوار تھے ملازمت مین آئے اور بہت مال اور گھوڑے نذر کیے ایک رنگ تیر سے مار کر لائے تھے مینے اوتنا رنگ کبھی نہ دیکھا تھا پھر یہ
سنا کہ شاہ بیگ خان حاکم قندھار اپنی جاگیر مین کہ پرگنہ شور ہے پہونچا ہے مینے دلمین کہا کہ جب وہ آوے گا تو کابل اوسکو سپرد کر کے ہندوستان
کیطرف کوچ کرونگا پھر راجہ نرسنگھہ دیو کی عرضی آئی کہ مینے اپنے بھتیجے کو جو فتنہ پرداز تھا قید کر لیا اور اوسکے بہت آدمی قتل کیے مینے حکم دیا کہ
اوسکو قلعہ گوالیار مین مقید رکھین پرگنہ گجرات مع سرکار پنجاب شیر خان افغان کو مرحمت کیا اور قلیچ خان کے لڑکے کو منصب ہشت ہزاری
ذات اور پانسو سوار عنایت ہوے اور بمقتضائے محبت پدری خسرو کی بیڑی بیتے کاٹ کر شہر آرا باغ کی سیر کو بھیجا قلعہ اٹک وغیرہ احمد بیگ
سے لیکر ظفر خان کو دیا اور تاج خان کو بنگش کی لڑائی پر گیا تھا پچاس ہزار روپے بھیجے اور علیخان کروڑا کو کہ میرے والد کا قدیمی نوکر
اور داروغہ نقار خانہ کا تھا خطاب نوبت خانی کا دیکر منصب پانصدی ذات اور دو سو سواروں سے سرفراز کیا اور مہا سنگھہ پسر پاتنگھہ کے
پوتے کو بھی بنگش پٹھانی کے دفع کو بھیجا اور رام داس کو اوسکا اتالیق کیا پھر جمعہ کو اٹھارہوین تاریخ وزن قمری چالیسوین سال کا واقع
ہوا دوپہر کو مین ترازو مین بیٹھا اور زر وزن سے دس ہزار روپیہ لیکر اپنے معتبر دس مصاحبونکو دیے کہ فقیرونکو تقسیم کر دین اور انھین دنون
عرضداشت سردار خان حاکم قندھار کی بارہ نمین ہزارہ اور غزنین کی راہ سے آئے کہ ایلچی حضرت شاہ عباس کا جو آپکی خدمت مین آیا ہے ہزارہ
تک پہونچا ہے اور شاہ ایران نے اپنے لوگونکو لکھا ہے کہ کون مفسد نے بے حکم قندھار پر چڑھائی کی ہے کیا نہین جانتا کہ موافقت ہمارے خاندان
تیمور سے خاصکر حضرت ہمایون اور اونکی اولاد سے بے نہایت ہے اگر وہ ملک لیا بھی ہے تو دیدو کسی نوکر کو بھائی جہانگیر بادشاہ کے سپرد کر کے لوٹ
آنا اور میرے دل مین آیا کہ شاہ بیگ خان کو حکم کرون کہ غزنین کی راہ کا اس طرح بندوبست کرین کہ قندھار سے کابل کے آنیوالون
کو راہ مین فراغت ہو اور انھین روزون قاضی نور الدین کو منصب صدارت مالوہ اور اوجین کے عنایت کیے پھر پسر مرزا شادمان ہزارہ
کا پوتا قراچہ خان کہ امرائے معتبر ہمایونی سے ہے خدمت مین حاضر ہوے قراچہ خان نے ایک عورت ہزارہ کی سے نکاح کیا تھا یہ لڑکا
اوس سے پیدا ہوا ہے پھر بیسوین کو اونیسوین تاریخ رانا شنکر ولد رانا اودی سنگھہ کو منصب ڈھائی ہزاری ذات اور ہزار سوار کا عنایت کیا
اور شوہر کو منصب ہزاری ذات اور چھہ سو سوار کا دیا اور شنواری افغان ایک مینڈھا لائے کہ دونو سینگ اوسکے ملکر ایک ہو گئے تھے
بیل کے سینگوں کے مانند اور بھی افغان ایک جانور جسکو بزبار خوری کہتے ہین مار کر لائے تھے کہ مینے ویسا نہ دیکھا تھا چارمین ہندوستان

مصورون سے مینے اوسکی تصویر اوتروائی اوسکا سینگ ڈیڑھ گز کا ہوا اور شجاعت خان کو منصب ڈیڑھ ہزاری ذات او ہزار سوار
سے ممتاز کیا او گوالیار کا ملک اعتبار خان کی جاگیر مین دیا اور قاضی عزت اسد کو اوسکے اہل قرابت کے ساتھ بنگشون کے اوپر بھیجا اوراوہی
دن کے آخر مین عرضداشت اسلام خان کی آگرے سے مع خط جہانگیر قلیخان کے کہ اوسکو صوبہ بہار سے لکھا تھا ملاحظہ مین آئی اوسسے معلوم
ہوا کہ تیسری تاریخ صفر کی قطب الدین خان کو بردوان مین علی قلی استا جلو نے ایسا زخم مارا کہ دو پہر رات گئے وہ مرگیا اور بیان اوسکا یون
ہے کہ یہ علی قلی سفرچی شاہ اسمعیل والی ایران کا تھا بسبب اپنی شرارت اور فتنہ پردازی کے وہان سے بھاگ کر قندھار مین آیا پھر ملتان مین
خانخانان سے کہ ملک تلہہ پر مقرر ہوکر گئے تھے ملاقات کی اور اوسکے ہمراہ اوس ملک کو گیا خانخانان نے اوسکو غائبانہ بندگان اکبری
مین داخل کیا لیکن اوسنے اوس سفر مین عمدہ کام کیے اسواسطے موافق اپنے منصب پایا اور مدت تک میرے والد کی خدمت مین
رہا جب جناب والد خود بدولت دکن جانے لگے اور مجکو رانا پر بھیجا تو اوسنے آکر میری نوکری کی مینے اوسکو شیر افگن کا خطاب دیا
جب مین الہ آباد سے اپنے والد کی خدمت مین آیا تو بواسطہ بے اتفاقی کے کہ ان دنون مجھپر تھی اکثر میرے لوگ مجسے جدا ہوے
وہ بھی اندنون مین مجسے دور ہوگیا لیکن بباعث مروت بعد جلوس کے مینے اوسکی تقصیرین معاف کین اور صوبہ بنگالہ مین اوسکو
جاگیر دی وہان سے مجکو اخبارین آئین کہ ایسے مفسدون کو یہان رکھنا مناسب نہین اسواسطے مینے قطب الدین خان کو لکھا
کہ اوسکو روانہ درگاہ کرے اور اگر خیال فساد کا کرے تو اوسکو سزا دے قطب الدینخان اوسکو خوب جانتا تھا میرا حکم پہونچتے ہی ہمراہ
اپنے لوگون کے جو حاضر تھے بردوان کیطرف کہ اوسکی جاگیر تھی ایلغار کیا اوسنے قطب الدینخان کا آنا سنکر تنہا دو آدمیون سے استقبال
کو آیا اور جب وہ اونکی فوج مین آگیا لوگون نے اوسکے ہمراہیون کو قید کرلیا وہ یہ دیکھکر گھبرایا قطب الدینخان نے لوگون کو منع کیا اور
اوسکو پاس بلوایا کہ تنہائی مین مضمون فرمان سناوین اوسنے فرصت پاکر قطب الدین خان کو دو تین تلوارین مارین انبہ خان
کشمیری کہ امیرزادہ وہان کا تھا اور قطب الدین خان سے نسبت رکھتا تھا مردانگی سے اوسکے پاس جاکر علی قلی کے سر پر زخم مارا اور
اوسنے پھر انبہ خان کو بھی کاری زخمی کیا جب قطب الدین خان کی یہ حالت لوگون نے دیکھی اوسکو گھیر کر ٹکڑے ٹکڑے کیا امید ہے کہ ہمیشہ
دوزخ مین رہے انبہ خان وہین شہید ہوا اور قطب الدین خان کو کہ بعد چار پہر کے اپنے گھر آکر راہی ملک بقا ہوا یہ سنکر مین کمال
غمناک ہوا کہ قطب الدین خان کو کہ مجکو بھائی بیٹے کے برابر تھا لیکن تقدیر الہی سے راضی ہوکر صبر کیا مجکو بعد میرے باپکے وفات کے
ایک اوسکے وفات کا غم اور اوسکی مان کی وفات ایسی ہی ہوئی ہین کہ کوئی غم اونکے برابر نہین جمعہ کو چھٹی ربیع الآخر کو فرزند خورم کے مکان
مین کہ اورتہ باغ مین بنایا گیا تھا اور بیشک خوب بنا تھا اگرچہ میرے والد امجد ہر سال مین دو بار مطابق شروع سال شمسی اور قمری کے
اپنا وزن فرماتے تھے اور شہزادون کو سال شمسی مین تلواتے لیکن اندنون کہ سولوان سال قمری فرزند خورم کی عمر کا تھا اور نجومیون نے
بھاری بتایا تھا اور اوسکی طبیعت درست نہ تھی اسواسطے مینے اوسکو بھی سونا چاندی اور باقی فلزات سے تلواکر سبکو فقیرون پر تقسیم
کرا دیا تمام دن مین بابا خورم کے گھر مین رہا اور اکثر پیشکشین اوسکے پسند آئین اور چونکہ سیر کابل خوب کرتے تھے اور میوے عمدہ
کھاتے تھے بواسطہ چند مصلحت کے اتوار کو چوتھی جمادی الاول کے حکم دیا کہ پیش خیمے ہندستان کیطرف روانہ کرین پھر مین نے
سوار ہوکر جلکہ سفید سنگ مین منزل کی وہان انگور قسم صاحبی اور کشمشی اور شاہ آلو عمدہ ہوتے ہین مین نے ڈیڑھ سو دانون تک ایک
دن مین نوشجان کیے اور زرد آلو پیوندی بھی خوب ہوتے ہین خصوصاً شہر آرا باغ مین اوسکا ایک درخت میرے چچا مرزا محمد حکیم نے بویا تھا
اوسکے زرد آلو سب سے عمدہ ہوتے ہین مشہور ساتھہ مرزائیکی شفتالو بھی نفیس اور بہتر ہوتا ہی میرے واسطے لوگ استالف سے شفتالو
لائے تھے مینے جب تلوایا تو پچیس روپیہ بھر ہوا جسکے اوسٹھہ مثقال ہوے باوجود ان عمدہ میوون کابل کے کوئی میرے نزدیک

انبہ کے برابر خوش ذائقہ نہین مہابن کا پرگنہ مہابت خان کو مرحمت ہوا اور عبدالرحیم بخشی احدیونکو منصب ہفت صدی ذات اور
دوسو سوار سے سربلند کیا مبارک خان سروالی کو فوجداری سرکار حصار کی دی اور مرزا فریدون برلاس کو آلہ آباد مین جاگیر کا حکم دیا اور اراد تخان
آصفخان کے بھائی کو منصب ہزاری ذات اور پانسو سوار سے سرفراز کر کے خلعت خاصہ اور اسپ بخشش کیا اور بخشیگری صوبہ ٹھٹہ
اور حاجی پور کی اوسکو مرحمت کی اور چونکہ میر اقور بیگی تھا اسواسطے اوسکے ہاتھ مرصع تلوار واسطے فرزند اسلام خان حاکم
اوس صوبہ کے بھیجی اور قریب علی مسجد اور غریب خانہ کے راہ مین ایک مکڑی کیکڑے کے برابر دیکھی کہ ڈیڑھ گز کا سانپ لیے
ہوئے تھی تھوڑی دیر مین اوسکا تماشا دیکھتا رہا کہ وہ سانپ مرگیا اور کابل مین مینے سنا تھا کہ سلطان محمود کے وقت مین ایک
شخص خواجہ یاقوت نام موضع ضحاک اور بامیان کے ایک غار مین مدفون ہے کہ اب تک اوسکا بدن تازہ ہے کچھہ خراب نہین ہوا مینے
تعجب سے اپنے معتبر مصاحب اور جراح بھیجے کہ غار مین جاکر اوسکا حال دیکھا وین جب وہ دیکھہ آئے تو معلوم ہوا کہ نصف بدن
جو قریب زمین تھا گل گیا ہے اور اوپر کا نصف ویساہی تازہ ہے ہاتھہ پاؤن کے ناخن اور سر کے بال نہین گرے اور داڑھی
مونچھہ آدھی ایکطرف کی گر گئی ہے اوس غار کے دروازے کی تحریر سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ لاش محمود غزنوی سے پہلے کی ہے
کوئی اوسکا حال مفصل نہین جانتا جمعرات کو پندرہوین تاریخ ارسلان بی حاکم قلعہ کا ہمرد ملازم ولی محمد خان والی توران کا حاضر ملازمت
ہوا مین ہمیشہ سنتا تھا کہ مرزا حسین پسر شاہرخ مرزا کو اوزبکون نے مارڈالا ہے اون دنون ایک شخص نے اوسکے نام سے عرضی دی
اور لعل پیازی سو روپے قیمت کا نذر کے واسطے لایا تھا مدعا اوسکا یہ تھا کہ کچھہ فوج مدد کو ملے تا مین بدخشان اوزبکون سے لیلون مینے
خنجر مرصع اوسکو دیکر فرمان لکھوایا کہ اگر تو فی الواقع مرزا حسین شاہرخ کا بیٹا ہے تو بیڈھرک خدمت مین جلد حاضر ہو کہ فوج تیرے ہمراہ کر کے
بدخشان کیطرف روانہ کرونگا پھر دو لاکھہ روپیہ واسطے خرچ لشکر مہاسنگھہ اور رامداس کے کہ بنگشون کی لڑائی پر گئے تھے روانہ
کیے پھر بالاحصار کے جاکر مکانات دیکھے کوئی جگہہ میری سکونت کے لائق نہ تھی مینے اون سبکو توڑوا کر بادشاہانہ مکانات اور دیوانخانہ
بنوایا وہین استالف کے شفتالو میری نذر مین آئے سر کے برابر تھے تول مین ترسٹھہ روپیہ اکبری کے برابر کہ ساٹھہ تولہ ہوے
کمال شیرین تھے کابل مین اس سے بہتر اور میوہ مینے نہین کھایا چبیسوین تاریخ مالوہ سے خبر آئی کہ مرزا شاہرخ نے وفات پائی اللہ تعالیٰ
اوسکو غریق رحمت کرے جب سے وہ میرے والد کی خدمت مین آیا تھا مرتے دم تک اوس سے کوئی ایسا کام نہ ہوا کہ جس سے
ملال خاطر ہوا ہو اخلاص سے خدمت کرتا تھا اوسکے چار بیٹے ہین حسن اور حسین یہ دونون ایک بطن سے متولد ہوے لیکن حسین
برہانپور سے بھاگ کر براہ دریا عراق کو گیا اور وہان سے بدخشان کو مشہور ہے کہ وہان اب تک ہے چنانچہ مین کچھہ حال اوسکا
بھی بیان کرچکا ہون مگر تحقیق نہین کہ یہ وہی مرزا حسین ہے یا بدخشیونکا بنایا ہوا نام ہے مرزا شاہرخ کو بدخشان سے آئے ہوے میرے
والد کے پاس عرصہ چھبیس سال کا ہوا لیکن بدخشان والے بباعث جفا اور آزار اوزبکون کے جس لڑکے کو وجیہ لائق دیکھتے ہین
شاہرخ کا بیٹا اولاد میرزا سلیمان سے مشہور کر کے جماعت بہم پہونچاتے ہین اور اوزبکون سے لڑکر کچھہ ملک بدخشان لیتے ہین لیکن
اوزبک پھر اونسے لڑکر اوس میرزا حسین مشہور کا سر کاٹ نیزے پر رکھکر بدخشان مین تشہیر کرتے ہین اور بدخشی پھر وہی ایک مرزا بناتے
ہین اسیطرح اب تک کئی مرزا مارے گئے لیکن مین جانتا ہون کہ جب تک بدخشی رہینگے یہی جنگ و جدال رہیگا اور تیسرا لڑکا مرزا شاہرخ کا مرزا سلطان
ہے کہ سیرت و صورت مین سب اولاد سے ممتاز ہے مینے اوسکو اپنے والد سے طلب کر کے اپنے پاس رکھا ہے اور خود تربیت کیا اوسکو مین اپنے بیٹونکے برابر
جانتا ہون ہر بات مین آگے اور بھائیون سے ممتاز ہے بعد جلوس کے مینے اوسکو منصب دوہزاری ذات اور ہزار سوار سے سرفراز کیا اور صوبہ مالوہ مین
اوسکے باپ کیجگہ بھیجا اور چوتھا بیٹا بدیع الزمان ہے کہ مرزا شاہرخ اسکو ہمیشہ اپنے ساتھہ رکھتے تھے اوسکو بھی مینے منصب ہزاری

[illegible]

وفات مرزا شاہرخ

ذات دیا اور پانسو سوار عنایت کیے جب تک مین کابل مین آیا شکار قمرغہ کا نہین کھیلا تھا پھر جب ہندستان کو لوٹا اور شکار کا بہت
شوق تھا اسواسطے حکم دیا کہ کوہ قرق کو جو کابل سے سات کوس ہی گھیرین قریب سو ہرنون کے اوسمین گھیرے آدھے اون کے
شکار ہوے۔ کمال لطف ہوا پھر مینے پانچہزار روپیہ رعایا کو جو گھیرنے مین حاضر تھے بطریق انعام دیے اور اوسی دن واسطے
شیخ عبدالرحمن پسر ابوالفضل کے پانسو سوار اضافہ کیے کہ دو ہزاری ذات اور سوار کا ہووے اور کابل سے آتے وقت حضرت
بابر شاہ کے تختگاہ پر ایکدن بیٹھے گیا اور اوس دن کو مانند عرفہ عید کے جانکر اوس جگہ جشن ترتیب دیا اور اوس حوض کو کہ پتھر سے
کھدوایا تھا شراب سے بھروا کر لوگون مین تقسیم کی وہ دن بڑے لطف سے تمام ہوا جمعہ کو پہر دن چڑھے جب مین کابل سے نکلا تو پہلی
منزل چلکہ سنگ سفید مین کہ شہر آرا باغ سے چلکہ تک دو طرفہ چوانی اٹھنی دونون ہاتھون سے فقرا پر پھیکتا آیا اور جب کابل سے
بعزم روانگی مین ہاتھی پر سوار ہوا اوسیوقت خبر صحت امیرالامرا اور شاہ بیگ خان کی آئی مینے یہ خبر ان مخلصون کے کمال
مبارک جانی دوسرے دن ایک کوس کوچ کر کے موضع گرامی مین مقام کیا اور تاش بیگ خان کو کابل مین چھوڑا کہ شاہ بیگ خان
کے آنے تک شہر واطراف کی خوب حفاظت رکھے پھر سہ شنبہ کو تیرہوین تاریخ موضع سنجاک سے ڈھائی کوس براہ دو آبہ آکر اوس چشمہ پر
آیا کہ جسکے کنارے پر چار چنار کھڑے تھے بہت پرکیفیت جگہ ہی لوگ اوسکی خوبی پر توجہ نہین کرتے قابل اسکے ہی کہ وہان عمارت
بناوین اور اسی منزل مین اور شکار قمرغہ واقع ہوا قریب ایک سو بارہ ہرن وغیرہ کے شکار ہوے جنمین ہرن جنکو رنگ کہتے ہین
تھے اور پچاس ہرن سرخی اور سولہ بز کوہی رنگ عجب جانور خوش شکل ہی ایک قوچ اور رنگ کو تولا تو قوچ ایک من تیس سیر کا ہوا
اور رنگ دو من دس سیر کا اور باوجود اس وزن کے ایسا دوڑتا تھا کہ دس بارہ کتے شکاری عمدہ اوس سے عاجز آجاتے
تھے اوسکو بہزار محنت پکڑا کوئی گوشت ایسا لذیذ نہین کلنگ کا بھی شکار کیا اگرچہ خسرو سے بار بار نالائقیان ہوئین کہ سزاوار بڑی
عقوبت کی تھین لیکن مینے محبت پدری سے اوسکی جان کا قصد نکیا باوجودیکہ سلطنت مین اس بات کی رعایت نہین لیکن مین گذر
کر کے اوسکو آرام سے رکھتا تھا پھر معلوم ہوا کہ وہ پیغام اوباش اور بدمعاشون کو بھیجکر ورغلاتا ہی اور میرے قصد پر رغبت دیکر اپنے
وعدون سے امیدوار کرتا ہی اکثر بدمعاش جمع ہوکر چاہتے تھے کہ اطراف کابل کے شکار مین مجپر قصد کرین چونکہ فضل الٰہی حافظ سلاطین
کا ہی اونسے کچھہ نہو سکا جب سرخاب مین مقام ہوا تو ان مین سے ایک شخص نے پوشیدہ خواجہ اویسی دیوان فرزند خورم سے
کہا کہ قریب پانسو آدمیون کے خسرو کے بہکانے سے فتح اللہ پسر حکیم ابوالفتح اور نورالدین پسر غیاث الدین علی آصف خان اور
شریف پسر اعتمادالدولہ کے پاس جمع ہوے ہین کہ فرصت اور قابو پاکر بادشاہ کے دشمنون کا قصد کرین خواجہ اویسی نے یہ بات خورم
سے بیان کی اور اوسنے گھبراکر اوسیوقت مجھسے کہا مینے خورم کو دعا دیکر چاہا کہ اون نمک حرامون کو قید کر کے سخت سزا دون لیکن پھر
سوچا کہ سفر مین ان سبکی پکڑ دھکڑ سے لشکر تہ و بالا ہو جاویگا فقط اونکے سردارونکو قید کا حکم دیا اور فتح اللہ کو معتمد لوگونکے سپرد کر کے
اون دونون نالائقون کو ہمراہ اور تین چار لشکر کے بدمعاشون کو قتل کیا قاسم علی میرے والد کا نوکر کہ جسکو مینے بعد جلوس کے
خطاب دیانت خانی کا دیا تھا وہ ہمیشہ اوس فتح اللہ کو نمک حرام اور بداندیش کہا کرتا ایکدن خود فتح اللہ سے کہا تھا کہ جب خسرو بھاگے
اور حضرت بادشاہ نے پیچھا کیا تو تو نے مجھسے کہا کہ پنجاب خسرو کو دینا لازم تھا فتح اللہ اس بات کا منکر ہوا آخر دونون مین قسم پر فیصلہ
ٹھہرا دونون نے قسم کھائی پندرہ دن نگذرے ہونگے کہ وہ بے سعادت نفاق مین پکڑا گیا اور جھوٹی قسم کا مزہ پایا شنبہ کو بائیسوین
جمادی الاول کی خبر فوت حکیم جلال الدین مظفر اردستانی کے کہ خاندان طبابت سے تھا سنی وہ مدعی اوسکا تھا کہ مین جالینوس کے
برابر ہون ہرحال عمدہ معالج تھا تجربات اوسکے علم سے زیادہ تھے۔ بیحد خوش صورت اور خوب اندام ہونے کے زمانہ سلطنت میں شاہ

طہماسپ کی مجلس مین جاتا تھا اور بادشاہ اوسپر یہ مصرعہ پڑھا کرتے تھے خوش طبیبی ہست بیا تا ہمہ بیمار شویم ؀ لیکن حکیم علی جو اوسکا
معاصر تھا فضیلت مین اوس سے زیادہ تھا خصوص علاج اور دست شفا اور صلاحیت اور اخلاق مین کوئی طبیب اوس وقت کا
اوسکو نہین پہونچتا مجھسے کمال اخلاص رکھتا تھا لاہور مین ایک عمدہ مکان بنایا مکرر عرض کی کہ مین وہان چلون اور اوسکو سرفراز کرون
مینے اوسکی خاطرداری کی جہت سے قبول کیا حکیم قطع نظر نسبت مصاحبت اور طبابت سے سرانجام مہمات دنیا مین خوب قابل
ہی اسیواسطے الہ آباد مین اوسکو مینے مدتون اپنا دیوان کیا ہی لیکن کثرت دیانت سے معاملات مین لوگون سے سخت گیری
کیا کرتا اس واسطے لوگ اوس سے ناراض تھے بیس برس تک اوسکو سل رہی اوسنے اس مدت تک بزور حکمت اپنے کو
نگاہ رکھا باتون مین اکثر ایسی کھانسی ہوتی کہ منہ سرخ ہو جاتا اور مینے اوس سے مکرر کہا کہ تو طبیب دانا ہی اپنا علاج کر اوسنے
عرض کی کہ قرحہ شش علاج پذیر نہین ایکدن اوسکے ایک خدمتگار نے روز کی دوا مین زہر ملا کر اوسکو کھلا دیا لیکن اوسنے بعد
اطلاع کے اپنا علاج کیا اور اثر زہر دفع ہو گیا خون نکالنے مین ہر چند ضرورت ہوتی لیکن بہت ممانعت کرتا ایک رات گھر مین جاتا
تھا کہ کھانسی اوسپر غالب ہوئی اور زخم شش پھٹ گیا اتنا خون منہ اور دماغ سے بہا کہ بیہوش ہو گیا اور ایک مہیب آواز کی خدمتگار
سنکر اندر دوڑا دیکھا تو خون مین بھرا پڑا ہی شور کیا کہ کوئی حکیم کو مار گیا پھر معلوم ہوا کہ بدن پر زخم نہین ہی یہ وہی زخم شش کا خون ہی
قلیچ خان حاکم لاہور کو خبر کی اوسنے آکر اوسکو دفن کیا کوئی فرزند دلبند اوسکا قابل پیچھے نہ رہا پھر چوبیسوین تاریخ درمیان
وفا باغ اور نیلہ کے شکار رہا چالیس ہرن سرخہ مارے گئے ایک چیتی اس شکار فرحت آثار مین ہاتھ آئی وہان کے
لوگون نے ظاہر کیا کہ یہان ایک سو بیس برس سے چیتے کا نام نہ تھا پھر وفا باغ مین مقام ہوا اور مجلس وزن شمسی کی مقرر ہوئی
اوسیدن ارسلان بی نام اوزبک سردارون سے عبد المومن خان کے کہ قلعہ کامرو کا حاکم تھا میری خدمت مین حاضر ہوا چونکہ
اخلاص سے آیا تھا مینے اوسکو خلعت خاص عنایت کیا بہت لیاقت اور قابلیت رکھتا ہی پھر مینے حکم دیا کہ عزت خان حاکم جلال آباد
شکارگاہ اورنہ کو گھیر رکھے پھر وہان قریب تین سو جانورون کے شکار ہوے چونکہ یہ شکار دوپہر کو کہ ہوا گرم تھی ہوا خوب۔ کتے
تازی ضایع ہوے کہ شکار سگ کا وقت صبح و شام ہی پھر سراے اکورہ مین مقام ہوا وہان شاہ بیگ خان نے مع لشکر آکر ملازمت حاصل
کی میرے والد کا پروردہ ہی بہت مردانہ کار گزار ہی میرے باپ کے عہد مین خوب تلوارین ماری ہین اور میرے وقت مین بھی قلعہ
قندہار کو ایرانی فوج کے محاصرے مین خوب بچا رکھا ایک سال تک گھرا رہا یہان تک کہ میری اور فوج اوسکی کمک کو گئی بہادر ہونیسے
فقط سلوک امیرانہ اسواسطے کرتا ہی کہ لڑائیون مین اوسکی موافقت کرتے ہین اوسنے محرم بر اپنے نوکر کو مروا ڈالتا ہی اور قتل
اوسکی نظر مین کچھ بڑی چیز نہین مینے ہر چند اوسکو اس بات سے منع کیا لیکن وہ اپنی عادت سے لاچار ہی چودھوین تاریخ ہاشم خان
کوکہ خانہ زادون سے اس دولت کے ہی منصب سہ ہزاری ذات اور دو ہزار سوار سے سرفراز کر کے حاکم صوبہ اوڈیسہ کا کیا اور اوسیدن
خبر آئی کہ بدیع الزمان پسر مرزا شاہرخ کہ مالوہ مین تھانا دار اور لڑکپن سے بسبب بہکانے بدمعاشون کے رانا کے ملک کو جاتا ہی کہ اوس سے
ملے اور عبد اللہ خان صوبہ مالوہ نے یہ سنکر اوسکا پیچھا کیا ہی اور راہ مین پکڑ کر اوسکو مقید اور اوسکے ہمراہی فتنہ جویون کو قتل کیا
ہی مینے یہ سنکر حکم کیا کہ اہتمام خان آگرے سے جا کر مرزا کو درگاہ پر لے آوے پھر خبر آئی کہ امام قلیخان نے جو بھتیجا ولی خان حاکم
ماوراء النہر کا ہی مرزا حسن نام ایک شخص کو جو مرزا شاہرخ کا بیٹا مشہور ہوا تھا قتل کیا ہی غرضکہ مرزا شاہرخ کے بیٹون کا مارنا دیو کا مارنا ہی کہ
مشہور ہی اوسکے ہر قطرہ خون سے اور دیو پیدا ہوتے ہین پھر مقام دکہ مین شیر خان افغان کہ اوسکو جاتے وقت پشاور مین واسطے حفاظت
گھاٹیون خیبر کے چھوڑ آیا تھا آکر ملا حفاظت راہ کی بخوبی سرانجام دی اور ظفر خان ولد زین خان کوکہ کو واسطے نکالنے افغانون

تومنولہ راک اور جماعت کمتراون کی اطراف اٹک اور بیاس سے کہ وہان فساد اور شرارت کیا کرتے تھے مقرر ہوگر گیا تھا بعد
بجالانے اس خدمت کے اور نکال دینے اون مفسدون کے کہ قریب لاکھہ آدمیون کے تھے پنجاب کیطرف آکر اسی منزل مین سعادت
ملازمت سے سرفراز ہوا اور جیسا کہ چاہیے تھا اس خدمت مین جانفشانی کی پھر ماہ رجب مین معلوم ہوا مجکو کہ اس مہینے مین میرے
والد کا وزن قمری ہوا کرتا تھا تو مینے حکم دیا کہ قیمت اون تمام اجناس کی جو میرے حضرت والد مرحوم کے وزن شمسی اور قمری مین
تولتی تھین حساب کرکے بڑے بڑے شہرون مین ممالک محروسہ کے بھیجی جاوین کہ اونکی طرف سے بہ نیت ثواب فقرا اور مساکین
پر تقسیم ہوا اور مجموع اوسکا ایک لاکھہ روپیہ ہوا جسکے تین ہزار تومان عراقی ہوتے ہین اور تین لاکھہ خانی بحساب ماوراء النہر کے غرض
اون روپیون کو معتبر لوگون کے ہاتھہ بارہ شہرون مین مثل آگرہ دہلی لاہور گجرات وغیرہ مین خیرات کرایا اور صلابت خان کے بیٹے
کو کہ مثل فرزند حقیقی کے جانتا ہون خان جہانی کا خطاب دیکر فرمایا کہ فرمانون مین اسکو خانجہان لکھا کرین اور خلعت خاص اور شمشیر
مرصع بھی عنایت کی اور شاہ بیگخان کو خان دوران کا خطاب دیکر خنجر مرصع اور مست ہاتھی اور خاص گھوڑا عنایت کیا اور تمام سرکار
کابل اور تیراہ اور بنگش اور ملک سواد بجور اور نکالنا وہان سے افغانون کا اوسکو تفویض کرکے بطریق جاگیر اوسکو عنایت کیا اور فوجداری
وہانکی بھی اوسیکو دی بابا حسن ابدال سے وہ رخصت ہوکر اوسطرف گیا پھر مینے حکم دیا کہ رامداس کچھواہہ کو بھی اسی ملک مین
جاگیر دیکر مددگار اس صوبہ کا مقرر کرین اور کشن چند ولد راجہ مونہ کو منصب ہزاری ذات اور پانسو سوار عنایت کیا اور مرتضی خان حاکم
گجرات کو فرمان بھیجا کہ مینے حال ولایت اور پرہیزگاری پسر میان وجیہہ الدین کا بہت سنا ہے میری طرف سے اونکو بہت
روپیہ دیکر چند اسماء الٰہی مجرب لکھا کر میرے پاس بھیجے کہ مین اونکو اپنا ورد رکھون اور پہلے اسی ظفر خان کو بابا حسن ابدال مین شکار
گھیر نے بھیجا تھا اوسنے اونکو گھیر رکھا تھا ستائیس ہرن سرخہ اور اٹھہ ہرن سفید اوسمین تھے اونمین سے خود مینے اٹھہ تیر
ہرن مارے اور خورم و پرویز نے بھی کئی ہرن تیرون سے مارے اور مصاحبون کو بھی تیر مارنے کا حکم دیا لیکن خانجہان نے
سب تیر اچھے مارے کہ ہر تیر مین ہرن گرایا پھر چودھوین تاریخ ظفر خان نے راول پنڈی مین گھیر اوڑالا وہان مینے دور سے
ایک ہرن تیر سے مارا غرضکہ چند آہو سرخہ اور چند چکارے اور دو گور شکار ہوئے پھر اکیسوین کو ہلال خان کے اہتمام سے
دو تین کوس پر قلعہ رہتاس سے شکار گھیرے کا ہوا بیگمات بھی اس شکار مین ہمراہ تھین دو سو ہرنون کے قریب اسمین شکار
ہوئے وہان کے سے ہرن ہندوستان مین نہین ہوتے اسواسطے مینے فرمایا کہ چند ہرن زندہ لے چلین کہ شاید ہندوستان
مین اونکی نسل ہو جاوین پھر اطراف رہتاس مین پچیسوین تاریخ اور شکار ہوا اسمین بھی اہل محل اور ہمشیرین میرے ساتھہ تھین
اور قریب سو ہرن سرخہ کے شکار ہوئے پھر میرے آگے مذکور ہوا کہ شمس خان چچا جلال خان گکھڑ کا کہ یہان رہتا ہے باوجود بڑھاپے
کے اوسکو شکار کا اسقدر شوق ہے کہ جوانون کو نہین لیکن جب مینے اوسکا احوال فقیرانہ سنا تو مین اوسکے گھر گیا اور اوسکا طرز و
طور مجکو پسند آیا دو ہزار روپیہ اوسکو اور اسیقدر اوسکے اہل و عیال کو عنایت کرکے اور پانچ گاؤن واسطے مدد معاش اوسکی
کے بطریق جاگیر مقرر فرمائے کہ ہر طرح دلجمعی سے بسر اوقات کرے چھٹی شعبان کو مقام جنید الہ مین امیر الامراء نے آکر ملازمت
حاصل کی مین اوسکے اچھے ہونے سے کمال خوش ہوا سب طبیب کیا ہندو کیا مسلمان اوسکو جواب دے چکے
تھے لیکن خداوند کریم نے محض اپنے کرم سے اوسکو شفا عنایت کی کہ بھروسا اس بات پر نکرین اور مطلق خالق حقیقی کو
جانین اور انھین دونون مین واجہ الیسنگہ آیا سبب اوس قصور کے کہ اوس سے خسرو کے جھگڑے مین ظاہر ہوئے تھے شرمندہ
تھا چونکہ امیر الامرا کے واسطے سے حاضر دربار ہوا تو مینے اوسکا قصور معاف کیا سبب اسکے خسرو کے پیچھے چلتا تو اوسکو

آگرہ مین معتمد جانکر وہان چھوڑا تھا اور کہہ دیا تھا کہ جب محل کو مین بلاؤن تو اوسکے ہمراہ آنا غرض بعد طلب کے محل کے ساتھہ دو تین
منزل آیا اور متھرا سے بدمعاشون کی باتین سنکر اپنے گھر چلا گیا اور جانا کہ نزاع آپسمین شروع ہوئی دیکھیے انجام کیا ہو لیکن اللہ تعالے
نے جلد فیصلہ کر دیا اور اوسکی گردن پر نمک حرامی رہی مینے امیر الامرا کی خاطر سے اوسکا عہدہ اور منصب اور جاگیر سب بحال
رکھا اور سلیمان بیگ کو کہ میرا نوکر ایام شہزادگی سے تھا خطاب فدائی خان کا عنایت کیا بارھوین[۱۲] تاریخ باغ دل آمیز مین کنارے
پر دریای راوی کے مقام ہوا مینے اپنی مان کی ملازمت اس باغ مین حاصل کی اور مرزا غازی نے کہ ایام سرداری لشکر قندھار
مین عمدہ خدمتین کی تھین یہان آکر ملازمت حاصل کی مینے اوسپر بہت عنایتین کین تیرھوین[۱۳] کو مع الخیر داخل لاہور ہوا اور دوسرے
دن میر خلیل اللہ غیاث الدین محمد میر میران کہ شاہ نعمت اللہ ولی کی اولاد سے تھا ملازمت مین آیا شاہ طہماسپ کے یہان تمام
اوسکے ملک مین کوئی سلسلہ اولیا کا اس سلسلے کے برابر نہین چنانچہ بہن بادشاہ کی جانش بیگم نام گھر مین میر نعمت اللہ کے
تھی اور یہ میر میران کے باپ ہین اور میر نعمت اللہ کی لڑکی جو اوس سے ہوئی اوسکو بادشاہ نے اپنے بڑے لڑکے اسمعیل مرزا
کے واسطے طلب کیا پھر میر میران کے لڑکون کو اپنا داماد کرکے اپنی لڑکی اونکے بڑے لڑکے کو کہ دادا کے ہمنام تھا دی اور
اسمعیل مرزا کی لڑکی کی جو بادشاہ کی بھابجی سے پیدا ہوئی تھی دوسرے لڑکے میر خلیل اللہ سے نسبت کی لیکن بعد فوت بادشاہ
کے رفتہ رفتہ خرابیان اس سلسلہ مین واقع ہوئین اور شاہ عباس کے وقت مین بالکل خراب ہوگئی اور املاک اور اسباب سب جاتا رہا
پھر وہان نہ رہ سکے میر خلیل اللہ میری خدمت مین آئے جو بہت محنتون سے آیا تھا اور اخلاص اوسکے ظاہر تھا اوسپر بہت عنایتین
کین اور بارہ ہزار روپیہ نقد دیکر منصب ہزاری اور دوسو سوار سے سرفراز کیا اور حکم جاگیر کا دیا پھر دیوانون کو مینے حکم دیا کہ منصب
فرزند خورم کا موافق ہشت ہزاری ذات اور پنجہزار سوار کے اطراف اوجین مین اور سرکار حصار فیروزہ جاگیر تنخواہ مین دین بائیسوین
تاریخ حسب التماس آصفخان کے مع اہل محل اوسکے گھر مین گیا مین اور تمام رات وہین رہا دوسرے دن اوسکی پیشکش ملاحظہ کی
قریب دس لاکھہ روپیہ کے جواہرات اور مرصع ہتھیار اور سامان اور ہاتھی اور گھوڑے عمدہ اسباب جمع کیے تھے کئی لعل و یاقوت
اور چند موتی اور کچھہ فروش اور چند کپڑے چینی اور فغفوری اور خطائی اونمین سے قبول کرکے باقی اوسیکو عنایت کیے
مرتضی خان نے گجرات سے انگوٹھی ایک لعل خوش رنگ کی مع نگ اور حلقہ کے ترشوا کر وزنی ایک مثقال پندرہ رتی کی بطریق
پیشکش جو مجھکو بھیجی تھی بہت پسند آئی آج تک ایسی انگوٹھی نہین سنی کہ کسی بادشاہ کے پاس ہوا اور ایک قطعہ لعل بھی شش سرخہ
کہ دو دانگ اور پندرہ سرخ وزن رکھتا تھا قیمتی پچیس ہزار روپیہ کا انگشتری کے ہمراہ بھیجا انگوٹھی بھی اسی قیمت کی تھی اور اونھین
دنون وکیل شریف مکہ مع پردہ دروازہ کعبہ شریف کے میرے پاس آیا اور کمال اخلاص ظاہر کیا پانچ لاکھہ دام کہ قریب آٹھہ ہزار
روپیہ کے ہوئے مینے اوسکو دیے اور ایک لاکھہ روپیہ کے تحائف شریف مکہ کے واسطے بھیجے دسوین تاریخ میرزا غازی
کو منصب پنجہزاری ذات و سوار سے سرفراز کیا اور باوجودیکہ کل ملک ٹھٹھہ اوسکی جاگیر مین تھا لیکن صوبہ ملتان سے کچھہ اوسکو
جاگیر مین عنایت کیا اور قندھار کی حکومت اور نگہبانی اوسکی سپرد کی اور خلعت اور شمشیر مرصع اوسکو دیکر رخصت کیا مرزا غازی
صاحب کمال ہے شعر بھی اچھا کہتا ہے اور وقاری تخلص ہے یہ شعر اوسکا ہے **س** گر یہ ام گر سبب خندہ او شد چہ عجب * ابر ہر چند
کہ گرید رخ گلشن خندد * پندرھوین تاریخ پیشکش خانخانان کے ملاحظے سے گذری چالیس ہاتھی اور جواہرات اور مرصع
ہتھیار اور فروش ولایتی اور دکھنی کپڑے تھے سب قیمتی ڈیڑھہ لاکھہ روپیہ کا اور مرزا رستم وغیرہ وہان کے سردارون نے بھی عمدہ پیشکش
بھیجی تھین اونمین سے مینے کئی ہاتھی پسند کیے اور انھین دنون خبر فوت راے درگا کی کہ زیادہ چالیس سال

سے میرے والد کی خدمت مین رہا تھا آئی اور اپنی لیاقت سے منصب چارہزاری پایا تھا پہلے رانا اودیسنگھ کا نوکر تھا مقدمات
سپاہگری مین خوب صلاح دیتا تھا اور سلطان شہ افغانی کہ مفسد و بدطینت تھا اور خسرو کا مصاحب اور محرم راز چنانچہ اوسکے بھاگنے
کا بھی باعث ہوا بعد شکست اور پکڑے جانے خسرو کے تنہا خضرآباد کے پہاڑون مین بھاگ گیا آخر وہان کروری میر مغل نے
اوسکو پکڑکر میرے پاس بھیجدیا تھا مینے کہا لاہور کے میدان مین اوسکو تیرون سے مارڈالین کہ علت اس تمام فساد کا ہی اور
کروری مذکور کو زیادتی منصب اور خلعت سے ممتاز کیا ۱۹ اونیسوین تاریخ شیرخان افغان کہ بندہ قدیمی میرا تھا فوت ہوا گویا اوسنے
خود آپ کو مارا کہ شراب بہت پیتا تھا اور گذشتہ رمضان کے روزے نرکھے تھے ان دنون اوسنے چاہا کہ شعبان کا تمام مہینہ اوس رمضان
کے قضا مین روزے رکھے کہ دوماہ برابر روزہ دار ہو بسبب ترک عادت کے کہ طبیعت ثانیہ ہی اوسکو ضعف پیدا ہوا اور بھوک
جاتی رہی آخر اٹھاون سال کی عمر مین فوت ہوا مینے اوسکے بھائی بیٹون کو بقدر لیاقت پرورش کی اور اوسکے منصب و جاگیر مین سے
کچھ انکو دیا پھر شوال کی پہلی تاریخ مین مولانا محمد امین سے مینے ملاقات کی یہ شیخ محمود کمال کے مریدون مین سے ہین اور شیخ
محمود اپنے وقت کے بڑے بزرگ تھے حضرت ہمایون شاہ کو اونسے کمال اعتقاد تھا چنانچہ ایکبار خود اونکو وضو کرایا ہی یہ بھی
بہت نیکذات اور باوجود متعلقات کے بے پروا ہین فقر و نفس کشی مین کامل ہین ان سے ملکر بہت خوش ہوا اکثر درد اپنے دل
کے کہے اور اونکے نصائح اور عمدہ باتون سے میری تسلی ہوئی ہزار بیگہہ زمین اون کے وجہ معاش کو اور ہزار روپیہ نقد دیکر رخصت ہوا پھر ایک
پہر دن چڑھے لاہور سے آگرے کیطرف روانہ ہوا قلیج خان کو حاکم اور میر قوام الدین کو دیوان اور شیخ یوسف کو بخشی اور جمال اللہ کو
کوتوال وہان کا کرکے ہر ایک کو موافق خلعت دیکر کوچ کیا ۲۵ پچیسوین کو دریای سلطانپور سے اوترکر دو کوس پرنکودر سے مقام
کیا یہان میرے والد نے اپنے وزن مست میں ہزار روپیہ شیخ ابوالفضل کو دیے تھے کہ درمیان ان دو پرگنون کے بند باندھکر
زمین کو سیراب کرین ٹھیک بہت عمدہ پل بنا ہی مینے بھی معزالملک جاگیرداروں کو فرمایا کہ اس پل کے برابر عمارت اور باغ عمدہ تیار کرین کہ لوگ
اوسکو دیکھکر خوش ہون دسوین ذیقعدہ کو شنبہ کے دن وزیرالممالک کہ قبل جلوس میرا دیوان تھا مرض اسہال سے مرگیا اوسکا ایک
نامبارک لڑکا پیدا ہوا تھا کہ چالیس ۴۰ دن مین مان باپ کو کھا گیا اور تین سال کا ہوکر خود بھی مرگیا مینے چاہا کہ اوسکا گھر ایکبار کی ویران
نہوا سواسطے اوسکے بھتیجے منصور کو منصب سے سربلند کیا پھر راہ مین سنا کہ درمیان پانی پت اور کرنال کے دو شیر مست ہین کہ
مسافرونکو اونسے کمال ایذا ہوتی ہی سو ہتنی پر سوار ہوکر وہان گیا اور ہاتھیون کا گھیرا باندھکر ہانکا کرایا اور اون دونون کو بعنایت الٰہی
خود بندوق سے مارکر راہ بندگان خدا کی صاف کی جمعرات کو ۱۸ اٹھارہوین تاریخ دہلی مین پہونچا اور سلیم خان افغان نے جو اپنے عہد
مین عمارت جمنا پر بناکر سلیم گڈھ نام رکھا تھا اوسمین اوترا میرے والد نے وہ مقام مرتضے خان کو کہ متوطن دہلی تھے عنایت کیا تھا اوت
مرتضی خان نے اوسمین دریا کیطرف برآمدہ سنگین بہت خوب بنایا ہی جب حضرت ہمایون شاہ دہلی مین تھے تو اکثر وہین وہ مصاحبونسے
مجلس کرتے مینے بھی چار روز وہان عیش کیا اور معظم خان حاکم دہلی نے پیشکش حاضر کیے اور باقی جاگیردار اور اہل عملہ نے
بھی پیشکش اور نذرین گذرانین پھر مینے چاہا کہ پرگنہ پالم مین جو قریب ہی شکار قمرغہ کھیلون لیکن لوگون نے عرض کی کہ آگرہ مین
داخل ہونے کی ساعت بہت قریب ہی کہ پھر ویسی ساعت قریب نہین اسواسطے مین شکار موقوف کرکے کشتی مین بیٹھکر براہ دریا آگرہ کو
چلا اور ۲۰ بیسوین ذیقعدہ کو چار لڑکے اور تین دختر مرزا شاہرخ کے کہ میرے والد سے ظاہر نکیے تھے لوگ میرے پاس لائے مینے اون لڑکون
کو اپنے معتبر مصاحبون کے سپرد کیا اور لڑکیون کو محل مین دیا کہ سب بخوبی پرورش ہون اور ۲۱ اکیسوین کو راجہ مانسنگھ قلعہ رہتاس سے
جو ملک پٹنہ اور بہار مین ہی بعد پہونچنے سات فرمانون کے حاضر درگاہ ہوا یہ بھی خان اعظم کیطرح منافق اور کہنہ گرگ اس دولت کا ہی

جو کچھ اوسنے مجھسے کیا اور مینے اونکی عوض مین نیکیان کین خداے تعالے جلشانہ خوب جانتا ہی اور کوئی کسی سے نکر سکتا اس راجہ نے سو ہاتھی نر و مادہ پیشکش کیے کوئی ایسا پسند نہ آیا کہ فیلخانہ شاہی مین داخل ہو چونکہ پروردہ میرے والد کا تھا اسواسطے مینے اوسکا کوئی قصور روبرو اوسکے نکہا اور عنایات بادشاہی سے سرفراز کیا

تیسرا جشن جلوس میمنت مانوس کا

دوسری تاریخ ذیحجہ کی جمعرات کو مطابق غرہ فروردین کے آفتاب عالمتاب برج حوت سے عشرت سرای حمل مین کہ مقام شادی اور شادمانی اوسکے کا ہی رونق بخش ہوا سردی اور خزان رسیدون کو خلعت نوروزی اور قباہای سبز سے ممتاز و سربلند کیا موضع رنگتہ مین کہ پانچ کوس آگرہ سے ہی مجلس نوروز مرتب ہوئی ساعت تحویل مین فیروزی و خورمی سے مین تخت پر بیٹھا سب امیرون نے مبارکباد دی خانجہان کو اوسی مجلس مین منصب پنجہزاری ذات و سوار سے سرفراز کیا اور خواجہ جہان کو خدمت بخشیگری عنایت کی وزیر خان کو وزارت صوبہ بنگالہ سے معزول کر کے ابو الحسن شہاب خانی کو اوسکی جگہہ بھیجا نور الدین قلی کو آگرے کا کوتوال کیا اور چونکہ مزار شریف میرے والد کا سر راہ پڑتا تھا اسواسطے دل مین آیا کہ اگر مین زیارت سے مشرف ہونگا تو لوگ جانینگے کہ بسبب واقع ہونے کے راہ مین زیارت حاصل کی سو مینے یہ ارادہ کیا کہ سیدھا شہر مین جاکر دوبارہ وہان سے فقط زیارت کو حاضر ہون اور جیسے میرے والد میرے پیدا ہونے کے واسطے اجمیر تک پیادہ پا گئے تھے مین بھی پیادہ پا چلکر اس سعادت کو حاصل کرون کاشکے اگر یہ راہ آنکھون سے طے ہوسکتی تو میری کمال سعادت تھی پنجشنبہ کے دن دوپہر کو پانچوین تاریخ آگرے مین داخل ہوا چوانی اٹھنی پنجہزار روپیہ کی دونون ہاتھون سے بانٹتا قلعے کے اندر دولتسرا سے مین رونق افروز ہوا اوسی دن راجہ نرسنگھہ دیو نے ایک سفید چیتا نذر کیا اگرچہ اور جانور پرند و چرند سفید میرے چڑیا خانے مین تھے اور مینے اکثر دیکھے تھے لیکن سفید چیتا نہ دیکھا تھا اوسکے داغ سیاہ ہوتے ہین اسکے نیلے تھے اور سفید شاہین اور باشہ اور شکرہ کہ پارسی مین سے فو کہتے ہین اور چڑیا اور کوا اور تیتر اور لوا اور طاؤس وغیرہ میرے یہان بھی ہین اور یہ کالا ہرن ہندوستان کے سوا اور کہین نہین ہوتا اور چکارہ سفید بھی اکثر دیکھا ہی اور اوسکی دونون ہی تن پسر راجہ بھوج ہاڈھ کہ امراے معتبر سے ہی حاضر ملازمت ہوا اور تین ہاتھی پیشکش کیے ایک اونمین کا مجکو بہت پسند آیا سرکار مین اوسکی قیمت پندرہ ہزار روپیہ ہوے مینے اوسکو خاصہ ہاتھیون مین رکھکر اوسکا نام رتن گنج کیا ہاتھی کی قیمت ہندوستان کے بڑے راجون مین پچیس ہزار روپیہ سے زیادہ نہین ہوتی مگر آج کل بہت گران ہی اور رتن کو خطاب سربلند راے کا دیا صدر جہان کو منصب پنجہزاری ذات اور ڈیڑھ سو سوار سے سرفراز کیا اور معظم خان کو منصب چار ہزاری ذات اور دو ہزار سوار سے ممتاز کیا اور عبد اللہ خان کو سہ ہزاری منصب اور پانسو سوار دیے مظفر خان اور بھاو سنگھہ ہر ایک کو منصب دو ہزاری ذات اور ہزار سوار سے سربلند کیا ابو الحسن دیوان کو منصب ڈیڑھ ہزاری ذات اور اعتماد الدولہ کو مینے ہزاری ذات اور ڈھائی سو سوار دیے اور پچیسوین تاریخ راجہ سورج سنگھہ طغائی فرزند خورم کا باریاب ہوا اور شیام اپنے چچا مھورس کے بیٹے کو ساتھہ لایا فی الجملہ کچھہ شعور رکھتا ہی سواری ہاتھی کی خوب جانتا ہی اور راجہ سورج سنگھہ شعراے ہندی زبان سے ایک شاعر ہمراہ لایا تھا کہ میری مدح مین اوسنے اس مضمون کے اشعار نذر کیے کہ اگر آفتاب کا بیٹا ہوتا تو ہمیشہ دن رہتا اور رات ہرگز نہوتی اس لیے کہ بعد غروب اوسکے کے بیٹا اوسکا جانشین اوسکا ہوتا اور جہان کو روشن رکھتا الحمد للہ والمنة کہ تمھارے باپ کو حق تعالی نے اس قسم کا بیٹا عنایت کیا کہ بعد فوت ہونے اونکے کے لوگون کو وہ ماتم کہ مانند رات کے ہی نہتھا آفتاب کو اس بات پر رشک ہوا کہ افسوس میرا بھی ایسا بیٹا ہوتا کہ جانشین میرا ہو کر جہان کو روشن کرتا اور رات نہونے دیتا جیسے روشنی طالع اور نور عدالت تمھارے باوجود

ایسے واقعہ جانکاہ سے کہ جہان ایسا منور اور روشن ہی کہ گویا رات کا نام ونشان نہین پایا جاتا اسطرحکا تازہ مضمون شعراے ہند سے
سے کم سنا گیا ہی اس تعریف کے صلے مین مینے اوسکو ایک ہاتھی مرحمت کیا راجپوت لوگ شاعر کو چارن کہتے ہین ایک نے شعرا
وقت سے اس مضمون کو اسطرح پر نظم کیا ہے ؎ گر پسر داشتی جہان افروز ✢ شب نگشتی ہمیشہ بودی روز ✢ زانکہ چون او نہفتہ افسر
بہ نمودی کلاہ گوشہ بہ مہر ✢ شکر کز بعد آنچنان پدرے ✢ جانشین گشت اینچنین پسرے ✢ کہ ز شنفار گشتن آن شاہ ✢ کس بماتم نکرد
جامہ سیاہ ✢ روز پنجشنبہ اٹھوین ماہ محرم سنہ ۱۰۲۰ مین جلال الدین مسعود کہ منصب چار صدی ذات کا رکھتا تھا اور خالی مردانگی سے
تھا چنانچہ کئی لڑائیون مین اوس سے بڑے بڑے کام وقوع مین آئے تھے اور خبط سے بالکل خالی تھا تخمیناً بعمر پچاس سال یا
ساٹھ برس کے مین دستون کی بیماری سے مرگیا افیون کھایا کرتا اور اکثر اوسکو ٹکڑے ٹکڑے کر کے مثل پنیر کے کھاتا اور مقرر تھا کہ اکثر
اوقات اپنے والدہ کے ہاتھ سے کھاتا جب بیماری اوسکی نے زور پکڑا اور آثار مرگ اوسکے معلوم ہونے لگے تو والدہ اوسکی
بمقتضاے کمال محبت جو افیون کہ وہ اپنے بیٹے کو کھلایا کرتی تھی اوس سے زیادہ کھا کر اپنے بیٹے کے فوت ہونے سے دو ساعت
بعد وہ بھی مرگئی اسقدر محبت اپنے بیٹے پر کسی مان کی نہین سنی گئی ہنود ون مین رسم ہی کہ عورتین بعد مرنے شوہرون کے خواہ بواسطہ
محبت یا بواسطہ حفظ ناموس اپنے باپ وغیرہ اقربا کے اپنے تئین جلا دیتی ہین مگر ہندؤن یا مسلمانون مین کسی سے ایسی بات
ظہور مین کبھی نہین آئی پندرھوین ماہ مذکور کی وہ گھوڑا کہ میرے سب گھوڑون مین سے عمدہ تھا مینے بطور عنایت راجہ مانسنگھ کو مرحمت
کیا شاہ عباس نے یہ گھوڑا مع اور گھوڑون کے اور کچھ تحفے عمدہ ہمراہ منوچہر غلام معتبر اپنے کے خدمت مین عرش آشیانی کے
بھیجا تھا اس گھوڑے کے مرحمت ہونے سے راجہ مذکور اسقدر خوش ہوا کہ اگر ایک سلطنت اوسکو مین دیتا تو بھی اتنا خوش
نہوتا جب لائے تھے تو تین چار برس کا تھا اور ہندوستان مین بڑا ہوا چنانچہ اکثر بندگان درگاہ نے قوم مغل اور راجپوت سے باتفاق
یہی عرض کی کہ ملک عراق سے ایسا اور کوئی گھوڑا ہندوستان مین نہین آیا جب والد بزرگوار میرے نے ولایت خاندیس اور دکن
کے تئین میرے بھائی دانیال کو مرحمت فرماکے آگرے مین تشریف لائے براہ مرحمت اونکو حکم ہوا کہ ایک چیز جو خاطر خواہ تمھاری ہووے
مانگو اونھون نے وقت پاکر اس گھوڑے کی عرض کی ملتمس اونکا قبول ہوکر یہ گھوڑا اونکو مرحمت ہوا روز سہ شنبہ بیسوین ماہ مذکور کے عرضی
اسلام خان کی مشتمل اوپر خبر فوت ہونے جہانگیر قلیخان صاحب صوبہ بنگالہ کے کہ غلام خاص میرا تھا پہنچی اپنے جوہر ذاتی اور
استعداد فطری سے زمرے مین امراے عظام کے انتظام رکھتا تھا اوسکے فوت ہونے سے مجھکو رنج ہوا حکومت بنگالہ اور اتالیقی شاہزادہ
جہاندار کی مینے اسلام خان کے بیٹے کو مرحمت کی اور اوسکی جاے اوسکے مینے افضل خان کو صاحب صوبہ بہار کیا اور پسر حکیم علی کا
کہ مینے اوسکو واسطے چند خدمتون کے برہانپور کو بھیجا تھا آیا اور چند بازیگر ساتھ اپنے لایا کہ وہ اپنا نظیر و عدیل نہین رکھتے
تھے چنانچہ ایک اون مین سے ساتھ دس گیند کے کہ ہر ایک برابر نارنگی کے تھے اور ایک برابر ترنج کے اور ایک
برابر رتی کے تھے ایسا کھیلتا تھا کہ اگرچہ وہ چھوٹی بڑی تھین مگر کوئی خطا نہین جاتی تھی اور ایسے ہی اور طرح طرح کے
کھیل کرتا تھا کہ عقل حیران تھی اسی ایام مین ایک درویش سرندیپ سے آیا اور چند جانور طرح طرح کے لایا دیونگ
نام ایک جانور ہی کہ مونھ اور سینہ اوسکا بکری سے مشابہت تمام رکھتا ہی اور ہیئت مجموعی اوسکی بندر کی سی مگر
دم نہین رکھتا اور حرکات اوسکے بندر سیاہ بے دم کی سے کہ ہندی مین اوسکو مانس کہتے ہین رکھتا ہی
اور وہ برابر بچہ بندر کے دو تین مہینے کے ہی اور عرصہ پانچ برس سے اوس درویش کے پاس ہی معلوم ہوتا ہی کہ شاید
اس سے زیادہ نہین بڑھتا خوراک اوسکی دودھ ہی اور کیلہ بھی کھاتا ہی چونکہ وہ از بس عجیب نظر آیا مصورون سے کہا کہ تصویر

کہ تصویر اسکی ساتھ حرکات مختلف سے کھینچین بعضے اون مین نہایت بری دیکھتے ہین آج کے روز مرزا فریدون برلاس منصب
ایکہزاری اور پانصدی ذات اور ایکہزار تین سو سوار سے سرفراز ہوا اور حکم ہوا کہ پاینده خان مغل جو ترددِ سپاہگری سے مرتبہ کبرسنی
کو پہونچا ہی موافق منصب دو ہزاری کے جاگیر پاتا رہے الف خان بمنصب ہفت ہزاری ذات اور پانسو سوار کے سرفراز ہوا منصب
فرزند اسلام خان صاحب صوبہ بنگالہ کا ساتھ چہار ہزاری ذات اور تین ہزاری سوار کے مقرر ہوا اور محافظت قلعہ رہتاس کی سپرد
کشور خان ولد قطب الدین خان کوکہ کے ہوئی اہتمام خان بمنصب ہزاری ذات و سہ صد سوار کے سرفراز ہو کر بخدمت میر بحری اور سلطان
نوارہ بنگالہ کے مقرر ہوا غرہ ماہ صفر مین شمس الدین خان ولد اعظم خان نے دس ہاتھی پیشکش کیے اور بمنصب دو ہزاری ذات
اور ہزار و پانصد سوار کے سرفراز ہو کر بخطاب جہانگیر خانی ممتاز ہوا اور ظفر خان بمنصب دو ہزاری ذات اور ہزار سوار کے
صاحب افتخار ہوا مہو دختر جگت سنگھ بڑے بیٹے مانسنگھ کی مینے خواستگاری کی تھی تاریخ سولھوین اسی ہزار روپیہ ساچق گھر
مین راجہ مذکور کیواسطے سرفرازی اوسکی کے مینے بھیجا اور مقرب خان نے بندر کھمبایت سے ایک پردہ فرنگستانی بھیجا کہ اس مرتبہ تک
کام مصوران فرنگ کا نہین دیکھا گیا اسی ایام مین پھوپھی میری نجیب النسا بیگم بعمر اٹھتر برس کے سل و دق کی بیماری سے فوت
ہوئی اوسکے بیٹے میرزا والی کو مینے بمنصب ہزاری ذات اور دو و بیست سوار کے سرفراز کیا اقم خان حاجی ماوراءالنہری کہ مدتوں سے
روم مین رہا تھا خالی معقولیت اور معرفت سے نہین اپنے آپ کو ایلچی خوندکار کا مشہور کر کے آگرے مین آکر رہا کچھ سندات
مجہول بھی رکھتا تھا مگر نظر باحوال و اوضاع اوسکی کے کسی نے بندگان درگاہ سے تصدیق ایلچی ہونے اوسکے کی بعض سون
سے کہ حضرت صاحب قرانی نے روم کو فتح کیا تھا اور ایلدرم بایزید حاکم وہان کا گرفتار ہوا اور بعد لینے پیشکش اور تحصیل یکسالہ
کل ولایت روم کے مقرر کیا کہ اوسکا ملک پھر اوسکو عنایت کرین لیکن اوسی عرصہ میان مین ایلدرم بایزید نے وفات کی تو ملک اوسکے
بیٹے موسی چلپی کو دیکر لوٹ آئے اب تک باوجود ایسے احسان کے اون بادشاہون کیطرف سے کوئی نہین آیا اور نہ ایلچی بھیجا آب
کیسے یقین ہو کہ یہ شخص ماوراءالنہری وکیل شاہ روم کا ہی ہرگز یہ بات میری سمجھ مین نہ آئی اور کسی نے اوسکی گواہی ندی اس
واسطے مینے فرمایا جہان چاہے چلا جاوے اور چوتھی ربیع الاول کو لڑکی جگت سنگھ کی داخل زمرہ پرستاران محل کی ہوئی میری
دادی کے محل مین مجلس اوسکی شادی کی آراستہ ہوئی منجملہ اوس سب جہیز کے کہ راجہ مانسنگھ نے ہمراہ کیا تھا ساٹھ ہاتھی تھے اور چونکہ تنبیہ
رانا مجکو منظور تھی اسواسطے چاہا مینے کہ مہابت خان کو بھیجون بارہ ہزار سوار آراستہ ہمراہ سرداروں کار دیدہ کے اوسکے ساتھ مقرر کیے اور سوا
پانسو احدی اور دو ہزار گل چلے پیادہ اور توپخانے مشتمل اوپر ستر توپ کے مع شتر نالین اور ستر ہاتھی اس کام کو معین کیے اور حکم دیا کہ مبلغ
روپیہ خزانہ اس لشکر کے ساتھ رہے ساتوین تاریخ اس ماہ کو میر خلیل اللہ توپا نبیرہ غیاث الدین یزدی کا کہ بیان اوسکے احوال اور سلسلے کا کچھ
آگے ہو چکا ہی دستون کے مرض سے مر گیا اوسکے ظاہر احوال سے اخلاص اور درویشی ظاہر تھی اگر عمر اوسکو امان دیتی
اور خدمت مین رہتا تو منصب عالی کو پہونچتا اور برہانپور کے بخشی نے جو ڈالی آمون کی بھیجی تھی مینے اوس مین کا ایک تلوایا تو ساڑھے
باون تولے کا ہوا پھر اٹھارہوین تاریخ چہارشنبہ کو میری دادی کے گھر مین مجلس وزن سال مہ کی قمری حساب سے آراستہ ہوئی
مینے اوس زر وزن کو عورتون اور فقیرون کو دلوایا جمعرات کو چوتھی ربیع الآخر کی ظاہر بیگ بخشی احدیون کا خطاب مخلص خانی
سے اور ملا تقیا شمشیری کہ فضائل اور کمالات سے آراستہ اور علم تاریخ اور انساب کا خوب ماہر تھا خطاب مورخ خانی سے سرفراز
ہوئے اور دسوین تاریخ عبداللہ کے بھائی برخوردار نام کو خطاب بہادر خانی کا دیکر ممتاز کیا اور مونس خان پسر مہتر خان کو
مینے ایک مرتبان سنگ یشب کا کہ مرزا الغ بیگ گورکان کی وقت کا تھا بہت عمدہ اور نفیس سفید بیتھر کا اور اوسکے

شادی راجہ مانسنگھ کی بیٹی

مونہ بنام اوس بادشاہ کا مع سن کھودا ہوا تھا نذر کیا مینے پسند کر کے فرمایا کہ میرا اور میرے والد کا نام بھی اوسکے کنارے پر کندہ کر دین یہ معتمر خان قدیمی نمکخواران اس دولت سے بے زوال سے ہی جسے دادا حضرت ہمایون شاہ کی الفت معتمد کی ہی اور میرے والد کے عہد فیض مہد مین مرتبۂ امارت کو پہونچا تھی اسکو اپنا معتمد جانتے تھے اور فرمان قضا جریان اس مضمون کا کہ ولایت سنگرام کی جیسی کہ ایکسال وجہ انعام مین فرزند اسلام خان کے مقرر ہی ایک سال وجہ انعام مین افضل خان صوبہ دار بہار کا مقرر ہوا اور مہابت خان کو منصب سے ہزاری ذات اور ڈھائی ہزار سوار سے سرفراز کیا اور یوسف خان ولد حسین خان تکریہ کو منصب دو ہزاری ذات اور آٹھ سو سوارون سے ممتاز کیا چوبیسوین تاریخ مہابت خان کو مع امرا اور اوس سپاہ کے کہ رانا کی سرکوبی کو مقرر کیا تھا رخصت کیا خان مذکور کو خلعت اور اسپ اور فیل خاص اور شمشیر مرصع سے سربلند ہوا اور ظفر خان عنایت سے نشان کے سرفراز ہو کر خلعت خاص اور خنجر مرصع سے ممتاز ہوا اور شجاعت خان کو بھی نشان اور خلعت اور خاص ہاتھی عنایت کیا اور راجہ نرسنگھ دیو کو خلعت اور خاص گھوڑا اور منگلی خان کو گھوڑا اور خنجر مرصع اور نرائن داس کچھواہہ کو اور علی قلی کو دمن اور بہزبر خان تہمتن کو صدر پروانگی دی اور بہادر خان اور معز الملک بخشی کو خنجر مرصع بخشا اسیطرح ہر امیر و سردار اپنے لائق انعام و اکرام سے سربلند ہوا اور بہروز جٹھ خانخانان کہ میرا اتالیق تھا برہان پور سے آکر خدمت مین حاضر ہوا از بسکہ مارے شوق کے بیتاب آیا تھا اپنے سر کو میرے پانون پر ڈالدیا مین بھی محبت سے اوسکا سر اوٹھا کر ہم بغل ہوا اور اوسکی پیشانی پر بوسہ دیا دو تسبیح موتیون کی اور چند قطعہ لعل و زمرد کے نذر کیے کہ قیمت اون سب جواہر کی تین لاکھ روپیہ ہوئی اور سوا اسکے ہر طرح کی جنس اور سامان سے بہت کچھ نذر کیا اور ستر ہوین جمادی الاول کو وزیر خان دیوان بنگالہ نے آکر ملازمت حاصل کی ساٹھ نر و مادہ ہاتھی اور ایک قطعہ لعل قطبی کا نذر کیا جو خادمان قدیم سے تھا اور لائق ہر خدمت کے اسواسطے مینے اوسکو فرمایا کہ خدمت مین رہا کرے اور قاسم خان جو اپنے بڑے بھائی اسلام خان سے کسیطرح موافقت نہین رکھتا تھا اور اسواسطے مینے اوسکو حضور مین بلوایا تھا سو کل اوسنے آکر ملازمت حاصل کی اور بائیسوین کو آصف خان نے ایک لعل سات ٹانک کا کہ اوسکے بھائی ابو القاسم خان نے کھمبایت مین چھتیس ہزار روپیہ کو خریدا تھا لا کر میرے نذر کیا ہر چند بہت عمدہ تھا لیکن میرے نزدیک ساٹھ ہزار سے زیادہ کا نہین اور باوجودیکہ دلیپ رائے پسر راجہ رای سنگھ سے بڑے قصور ہوے تھے لیکن جو اوسنے فرزند خانجہان کا وسیلہ پکڑا اسواسطے مینے سب معاف کر دیے اور مینا خانخانان کے اوسکے بیٹے نے آکر ملازمت سے سرفرازی پائی اور پچیس ہزار روپیہ اونھون نے پیشکش کیے اور اوسی دن خانخانان نے نوے ہاتھی پیشکش کیے اور جمعرات کو غرہ جمادی الثانی کی میری دادی کے مکان مین وزن شمسی میرا ہوا اور روپیہ اوسکا فقرا پر تقسیم کر دیا اور چوتھا حصہ اوسکا عورتون کو دیا اور چوتھی تاریخ حکم دیا کہ متصدی دیوانی کے خان اعظم کو موافق منصب ہفت ہزاری کے جاگیر تنخواہ کی دین اور اوسدن لوگ ایک ہرنی میرے پاس لائے کہ فراغت سے دودھ دیتی تھی اور ہر روز اوس سے چار سیر دودھ نکلتا تھا جب تک مینے نہ دیکھا نہ کھایا تھا ہرن اور گائے اور بھینس کے دودھ مین کچھ فرق نہین کہتے ہین کہ وہ دمے کو فائدہ کرتا ہی اور گیارھوین تاریخ راجہ مانسنگھ نے واسطے سرانجام لشکر دکن کے کہ اس خدمت پر مقرر تھا رخصت اپنے وطن کی کہ آمیر ہی طلب کی مینے اپنا خاص ہاتھی ہتیا مست نام دیکر اوسکو رخصت کیا اور پیر کو بارھوین تاریخ کہ عرس میرے والد کا تھا سوا مصارف مقررہ کے تین چار ہزار روپیہ جدا مینے بھیجے کہ اونکے روضہ مبارک کے رہنے والون نقیرون کو تقسیم کرین پھر اوسیدن عبد اللہ پسر خان اعظم کو خطاب سرفراز خانی کا دیا اور عبد الرحیم پسر قاسم خان کو خطاب بیتانی کا بخشا اور منگل کو تیرھوین تاریخ خسرو کی دختر کو بلا کر مینے دیکھا کوئی اولاد باپ سے اوسکے برابر شاہ نہین ہوئی نجومی کہتے ہین

اوسکا ہونا باپ پر مبارک نہین مگر آپ پر مبارک ہی پہر ظاہر ہوا کہ واقعی کہتے تھے اور تین برس کے بعد نجومیون نے مدت کی تھی
انکی بات ظاہر ہوئی اور اکیسوین تاریخ خانخانان نے ذمہ صاف کرنے ملک نظام الملک دکھنی کا کہ میرے والد کے انتقال سے
اوسمین خلل واقع ہوے تھے کیا اور لکھدیا کہ اگر دو سال مین یہ خدمت ادا نکرونگا تو مجرم ہون لیکن اس شرط سے کہ سوا لشکر وغیرہ
اوس صوبہ کے اور بارہ ہزار سوار اور دس لاکھ روپیہ خزانہ میری ہمراہی مین مقرر ہو میننے حکم دیا کہ جلد یہ لشکر اور خزانہ اوسکے ہمراہ
کرکے روانہ کرین پہر مخلص خان بخشی احدیون کو خدمت بخشیگری دکن کی دیکر عمدہ اوسکا ابراہیم حسین خان میر بحر کو عنایت کیا
اور غرہ رجب مین پیشرو خان اور کمال خان نے کہ بندگان روشناس سے تھے وفات پائی پیشرو خان کو شاہ طہماسپ نے
کہ بطریق غلامی میرے دادا کو دیا تھا آگے اوسکا نام سعادت تھا میرے والد کے وقت مین جب وہ فراش خانے کا داروغہ
ہوا تو اوسکو خطاب پیشرو خانی کا ملا اس خدمت مین کوئی اوسکے برابر ماہر نہین تھا اور نوے برس کی عمر مین چودہ برس کے
جوانون سے بہتر تھا میرے اور میرے والد اور دادا تینون کی اسنے خدمت کی ہی لیکن دائم الخمر تھا پندرہ لاکھ روپیہ اوسکے رہے
اور ایک لڑکا اوسکا رعایت نام کمال نالائق ہی لیکن اوسکے والد کی رعایت سے داروغگی نصف فراش خانے کی اوسکو اور نصف
کی کمال خان کو میننے عنایت کی اور کمال خان بھی میرے بندگان مخلص سے تھا دہلی کے کلالون سے اصل اوسکی ہی اوسکی کمال
دیانت اور امانت سے میننے بوجہ اعتماد اوسکو اپنا بکاول بیگی کیا تھا ایسے سچے خدمتگار کم ملتے ہین اوسکے دو بیٹے رہے مینے
دونون پر کمال مرحمت کی لیکن باپ کی طرح کیا ہو سکتی ہین پہر دوسری تاریخ کو لعل نام کلاونت نے کہ کم عمری سے میرے والد کی
عنایت مین پرورش ہوا تھا اور ہندی تمام راگ اوسکو یاد تھے ستر برس کی عمر مین وفات پائی اوسکی لونڈیون مین سے ایک نے مارے
غم کے افیون کھا کر مرگئی مسلمان عورتون مین ایسی وفادار کم ہوتی ہین ہندوستان خاص کر سلہٹ مین کہ توابع بنگالہ سے قدیم رسم
تھی کہ رعایا وغیرہ وہان کی اپنی اولاد مین سے ایک کو خواجہ سرا کرتے منجملہ عوض زر حاصل کے حاکمون کو دیا کرتے تھے
اور رفتہ رفتہ یہ رسم اور ملکون مین بھی ہونے لگی تھی کہ ہر سال کئی لڑکے ضائع اور بے نسل ہوتے تھے میننے حکم دیا کہ اب کوئی ایسا
کام کرنے پاوے اور بالکل خرید و فروخت خواجہ سراؤن کی جو کم عمر ہون موقوف ہوجاوے اور اسلام خان اور باقی حاکمون کو
صوبۂ بنگالہ کے اس مضمون کے فرمان لکھے گئے کہ جو پہر ایسا کام کرے اوسکو خوب سزا دینا اور جسکے پاس کم عمر خواجہ سرا ہو
لے لیا جاوے آجتک کسی اگلے بادشاہ نے ایسا حکم نہین دیا کہ بندگان الہی کو جس سے آرام ہوا انشاء اللہ تعالی چند روز مین بالکل
یہ رسم مٹ جاویگی اور اسپ سمند بھیجا ہوا شاہ عباس کا کہ میرے تمام خاصہ گھوڑون مین عمدہ تھا خانخانان کو میننے مرحمت کیا وہ
ایسا خوش ہوا کہ بیان نہین ہوسکتا واقعی مین ایسا گھوڑا عمدہ بڑے قد کا ہندوستان مین نہین آیا ہی اور فتوح نام ہاتھی کہ لڑائی
مین بیمثل ہی مع اور بیس ہاتھیون کے اوسکو عنایت کیا اور جوکشن سنگھ ہمراہی مہابت خان نے عمدہ خدمت کی اور رانا کی
لڑائی مین اوسکا پاؤن برچھی سے زخمی ہوا تھا اور بیس آدمی رانا کے اوسنے اپنے ہاتھ سے مارے تھے اور قریب تین ہزار کے
قید کر لیے تھے اسواسطے میننے اوسکو منصب دو ہزاری ذات اور ہزار سوار سے سرفراز کیا اور چودھوین تاریخ میننے حکم کیا کہ مرزا غازی
قندھار کو جاوے اتفاق سے جب یہ مرزا بہکر سے اوسطرف چلا تو خبر فوت وہانکے حاکم سردار خان کی آئی یہ سردار خان معتبر
نوکرون مین سے میرے چچا مرزا محمد حکیم کے ہی مشہور ساتھ تختہ بیگ کے میننے اوسکے فرزندون کو نصف منصب اوسکا دیا اور پیرکو
سترھوین تاریخ پیادہ اپنے والد کے روضۂ مطہر کو گیا اگر ہو سکتا تو سر سے یہ راہ قطع کرتا کہ وہ میرے پیدا ہونے کے لیے فتحپور
سے اجمیر تک کہ ایک سو بیس کوس ہی حضرت خواجہ بزرگ کی زیارت کو گئے تھے مین اگر آنکھون سے چلون تو بھی عوض نہو سکے

ف ممانعت خرید خواجہ سرائی

وہان جاکر اوس عمارت کو جو روضہ پر بنی تھی ملاحظہ کیا کمال پسند آئی کہ سب مرضی میری بنی تھی کہ مجکو بھی منظور تھا کہ ویسی عمارت اور کہین نہ نکلی لیکن اوسکے بننے مین بسبب خرابی خسرو کے مین لاہور کو چلا گیا معمارون نے اپنے طور پر اوسکو بنایا ہی مینے ضرورتا اوسمین کچھہ تصرفات کیے اور باوجودیکہ بہت صرف سے چار برس محنت ہوئی تھی لیکن مینے کہا کہ معمار دانا اور ہوشیار لوگون کی موافقت سے بعضے بعضے مقامات گرا کر اور طرح بناوین اور رفتہ رفتہ عمارت عالی اور باغ نہایت مصفی چارون طرف مقبرے کے تیار ہوا اور دروازہ بہت بلند سفید سنگ کے منارون کا بنا غرض صرف پندرہ لاکھہ روپی کا جسکے پچاس ہزار تومان رائج ایران اور پینتالیس لاکھہ خانی مطابق خرچ توران کے ہوے کام والون نے مجھے عرض کیا اور تیرہوین[13] کو مین حکیم علی کے گھر مین واسطے دیکھنے ایک حوض کے کہ میرے والد کے وقت مین ویسا حوض لاہور مین بنایا تھا مصاحبون کے ہمراہ گیا وہ حوض چھہ چھہ گز تھا اور اوسکے ایک پہلو مین مکان بنا تھا نہایت صاف و روشن کہ اوسکی راہ پانی کی اندر سے تھی لیکن پانی اوسمین نہین جاتا تھا اور دس بارہ آدمی اوسمین سماتے تھے جب مین وہان گیا تو نقد و جنس جو اوسوقت ہوسکا اوسنے میری نذر کی پھر مین مع ہمراہیون کے وہان کی سیر کرکے حکیم کو وہین منصب دو ہزاری ذات دیکر اپنے دولت خانے کو آیا اور چودھوین[14] شعبان کو خانخانان شمشیر مرصع اور خلعت اور فیل خاصہ سے سرفراز ہو کر خدمت دکن پر رخصت ہوا اور راجہ سورج سنگھہ بھی کہ وہان کی خدمت پر مقرر تھا منصب سہ ہزاری ذات اور دو ہزار سوار سے سرفراز ہوا اور جب مینے مکرر سنا کہ مرتضے خان کے اہل قرابت اور نوکر احمدآباد و گجرات کی رعایا پر ظلم کرتے ہین اور اوس سے اونکا بندوبست نہین ہوسکتا اسواسطے مینے اوس سے وہ صوبہ لیکر اعظم خان کو مرحمت کیا اور یون مقرر کیا کہ خود حاضر خدمت رہے اور اپنے بڑے بیٹے جہانگیر قلی خان کو بطور نیابت گجرات مین رکھے اور منصب جہانگیر قلی خان کا اصل و اضافہ سے ہزاری ذات اور ڈھائی ہزار سوار کا مقرر ہوا اور حکم ہوا کہ باتفاق موہن داس دیوان اور مسعود بیگ ہمدانی بخشی صوبہ مذکور کے وہان کے کامون کا انجام دیا کرے اور موہن داس کو منصب ہشت صدی ذات اور پانسو سوار اور مسعود بیگ کو سہ صدی ذات اور ڈیڑھ سو سوار سے ممتاز کیا اور بندگان حضوری سے تربیت خان اور لشکر اللہ منصب ہفت صدی ذات اور چار سو آدمیون سے سرفراز ہوے اور معتمد خان جسکا کچھہ حال اوپر لکھا گیا ہی انھین دنون مین وفات پائی اور مونس خان اوسکا بیٹا منصب پانصدی ذات اور ایک سو تیس سوار سے سرفراز ہوا اور بدھ کو چوتھی ذیحجہ کے خان اعظم کی دختر سے خسرو کے ایک فرزند دلبند پیدا ہوا اور اوسکا نام مینے بلند اختر رکھا اور چھٹی تاریخ کو مقرب خان صورتی نے ایک تصویر بھیجی کہ فرنگی کہتے ہین یہ شبیہہ حضرت تیمور کی ہی کہ جب ایلدرم بایزید شاہ روم لنگے کے لشکر مین قید ہوا تو اوس نصرانی نے کہ اوسوقت حاکم استنبول تھا وکیل اپنا مع تحفہ و ہدایا بھیجکر اظہار اطاعت اور بندگی کا کیا اور ایک مصور ہمراہ ایلچی کے بھیجا تھا وہ صاحب قران کی تصویر اوتار کے لیگیا اگر یہ سچ ہی تو کوئی تحفہ اس سے بہتر میری نظر مین نہین جو صورت اور حلیہ مطابق اون کی اولاد کے تھا اسواسطے اس بات کا یقین کلی نہ ہوا

بیان چوتھے جشن نوروز کا جلوس ہمایون سے

ہفتے کی رات چودھوین تاریخ ذیحجہ ۱۰۱۷ ایکہزار سترہ ہجری مین آفتاب نے برج حمل مین تحویل کی اور نوروز مبارک کی اور خوشی سے شروع ہوا جمعہ کو پانچوین تاریخ محرم ایکہزار اٹھارہ مین حکیم علی نے وفات پائی حکیم بے نظیر تھا علوم عربیہ کا خوب واقف میرے والد کے عہد مین قانون کی شرح بہت عمدہ اوسنے لکھی ہی مطلب اوسکا علم سے بھی زیادہ تھا جیسی صورت اوسکی سیرت سے عمدہ تھی مزاج اوسکا بدباطن اور شریر تھا اور بیسوین صفر کو مینے مرزا برخوردار کو خطاب خان عالم کا دیا اور انھین دنون مین ایک اسقدر بڑا اگرپوز میرے روبرو لائے کہ کبھی اسقدر نہ دیکھا تھا تول مین ساڑھے تیس سیر کا ہوا اور پیر کے دن اونیسوین ربیع الاول کی مجلس میرے وزن قمری کی منعقد ہوئی میری والدہ کے گھر مین اور کچھہ زر اوسمین کا عورتون کو

جو جمع ہوئی تھین مینے تقسیم کرا دیا اور جب مجھپر ظاہر ہوا کہ واسطے انتظام دکن کے ایک شاہزادہ بھیجنا ضرور ہے تو اسواسطے مینے چاہا
کہ فرزند پرویز کو اودھر روانہ کرون اور حکم کیا کہ سامان اوسکی روانگی کا طیار کرکے ساعت تجویز کرین مہابت خان کو جو سرکوبی رانا
پر مقرر تھا اور بعضی مصلحت کے واسطے بلایا ہوا آیا تھا اسواسطے عبداللہ خان کو مینے خطاب فیروز جنگی کا دیکر اوسکی عوض رانا پر بھیجا اور
عبدالرزاق بخشی کو اوسکے ہمراہ کیا کہ سب لشکر کے منصبدارونکو حکم سنا آوے کہ اسکی متابعت کرین اسکا شکر و شکایت بہت
جانین اور چوتھی جمادی الاول مین ایک کوہری خصی بکرا نذر کو لایا کہ بکری کی طرح اوسکے تھن بھی تھے اور ایک پیالے قہوہ کے برابر روز
دودھ دیتا تھا مینے اوسکے دودھ دینے سے کہ غذا عمدہ ہے نیک فال لی اور چھٹی تاریخ خورم پسر خان اعظم کو منصب دو ہزاری ذات
اور ڈیڑھ ہزار سوار سے سرفراز کرکے حکومت ملک سورٹھ پر کہ جوناگڑھ مشہور ہے بھیجا اور حکیم ہمدم اکو منصب پانصدی ذات اور
تیس سوار سے ممتاز کرکے مسیح الزمان کے خطاب سے نامور کیا اور سولوین تاریخ شمشیر مرصع راجہ مانسنگھ کے واسطے بھیجی
بائیسوین کو بیس لاکھ روپیہ کہ واسطے مدد خرچ لشکر دکن کے ہمراہ پرویز کے مقرر کیے تھے جدا ایک خزانچی کی تحویل مین سپرد کیے
اور پانچ لاکھ روپے اور پرویز کے خرچ کو اوسمین داخل کیے اور بدھ کو چھبیسوین تاریخ جہاندار کہ پہلے قطب الدین خان کوکہ کے ہمراہ
صوبہ بنگالہ مین مقرر ہوا تھا اگر ملازمت سے باریاب ہوا مجکو بخوبی معلوم ہوا کہ وہ مادرزاد مجذوب ہے چونکہ سامان دکن کیطرف دل لگا ہوا
تھا اسواسطے غرہ جمادی الآخر مین امیرالامرا کو بھی اوس طرف مقرر کیا اور عطای خلعت اور اسپ سے سربلند کیا اور کرم چند پسر جگناتھ کو
منصب دو ہزاری ذات اور ڈیڑھ ہزار سوار سے عزت دیکر پرویز کے ہمراہ کیا پھر چوتھی تاریخ تین سو ستر سوار احدی کمک لشکر کو
رانا کیطرف عبداللہ خان کے ساتھ مقرر کیے اور اوسکو ایک سو گھوڑے سرکاری طویلے سے دیے کہ ہمراہ لے جاوے کہ جس
منصبدار اور احدی کو صلاح جانے دیوے پھر ستر ہوین کو ایک لعل ساٹھ ہزار روپے کا مینے پرویز کو دیا اور ایک قطعہ لعل اور دو
موتی کہ چالیس ہزار روپے کے ہونگے خورم کو مرحمت کیے اور اٹھائیسوین تاریخ جگناتھ کو منصب پانچہزاری ذات اور تین ہزار
سوار سے سربلند کیا اور آٹھوین رجب رامی جیسنگھ کو چار ہزاری منصب ذات اور تین ہزار سوار سے سرفراز کرکے خدمت دکن پر
رخصت کیا پھر تاریخ نوین جمعرات کو شاہزادہ شہریار نے گجرات سے آکر ملازمت حاصل کی اور منگل کے دن چودھوین تاریخ فرزند پرویز
کو واسطے تسخیر ملک دکن کے رخصت کیا اور خلعت اور اسپ خاصہ اور فیل خاصہ اور شمشیر و خنجر مرصع عنایت کیا اور جو سوار و امرا کہ اوسکے ہمراہ
معین ہوئے تھے بقدر مرتبہ اور حال کے ہر ایک کو اسپ و خلعت اور فیل و شمشیر اور خنجر مرصع سے خوشدل و سرافراز کیا اور ہزار احدی
پرویز کے ساتھ دکن کی خدمت پر بھیجے اور انھیں دنون مین عرضی عبداللہ خان کی آئی کہ مینے پہاڑون کے سخت مقامون مین رانا
کا پیچھا کیا ہر چند ہاتھی اور اسباب اوسکا میرے ہاتھ آیا پر وہ رات کو پیادہ ہوکر پہاڑی سے نکل گیا لیکن جو مینے اوسکو ہر طرح
تنگ کیا ہے تو یقین ہے کہ عنقریب گرفتار ہو یا مارا جاوے اسواسطے مینے خان مذکور کو منصب پانچہزاری ذات سے سرفراز
کیا اور تسبیح موتیون کی قیمتی دس ہزار روپے کی پرویز کو دی اور جو ملک خاندیس اور برار پرویز کو پہلے سے عنایت ہوا تھا اسواسطے
قلعہ اسیر بھی اوسکو مرحمت کیا اور تین سو گھوڑے اوسکے ساتھ مقرر کیے کہ جس احدی اور منصبدار کو مناسب جانے عنایت
کرے اور چھبیسوین کو سیف خان بارہہ ڈھائی ہزاری منصب ذات اور ساڑھے تیرہ سو سوار سے سرفراز ہوکر خدمت فوجداری
سرکار حصار پر مقرر ہوا اور دوشنبہ چوتھی شعبان کو ایک ہاتھی وزیر خان کو دیا اور جمعہ بائیسوین تاریخ کو مینے حکم دیا کہ
بنگ و بوزہ کہ جنس مفسد کی ہے بازارون مین نہ بکے اور جو سے بازی موقوف ہو ہر کوئی اس باب مین بہت تاکید جانے چھبیسوین
کو ایک شیر شیرخانہ خاصہ سے گاے سے لڑانے کو منگوایا بہت لوگ تماشے کو آئے تھے چند جوگی بھی تھے وہ شیر بطریق

کھیل کے ایک برہنہ جوگی کیطرف گیا اور اوسکو گرا کر چڑھا اور جیسے مادہ سے جفتی کرتا ہے اسیطرح اوسپر ہلنے لگا اور کئی دن برابر یہی
حرکت کی چونکہ یہ امر عجیب تھا اسواسطے لکھا گیا اور دوسری رمضان کو عنایت خان حسب التماس اسلام خان کے منصب ڈیڑھ ہزاری
ذات اور آٹھ سو سوار سے ممتاز ہوا اور فریدون خان برلاس کو منصب ڈھائی ہزاری ذات اور دو ہزار سوار سے امتیاز بخشا اور ہزار
تولہ سونا چاندی اور ہزار روپیہ دن تحویل آفتاب کے برج عقرب مین کہ جسکو ہندو سنکرات کہتے ہین مینے صدقہ کیے اور اوسی مہینے
مین نوین کو ایک ہاتھی شاہ بیگ یوزی کو مینے مرحمت کیا اور اسلام اللہ عرب کہ بہارک نام حاکم درقول کے قریبون سے ہے بوجہ کسی
توہم کے شاہ عباس کے پاس سے میرے پاس آیا مینے اوسکو منصب چارصدی ذات اور دو سو سوار سے سرفراز کیا اور پھر دوبارہ
اور فوج کو اوسمین ایک سو ترانوے منصب دار اور چھیالیس احدی تھے پرویز کے پیچھے دکن کو بھیجے اور پچاس اسپ اپنے ایک معتمد
کے حوالے کیے کہ پرویز کو پونہچا دے اور تیرھوین تاریخ جمعہ کو یہ مضمون میری خاطر مین گذرا تھا اوسکو اس طرح مینے غزل مین لکھا
سے من چون کنم کہ تیر غمت بر جگر رسد تا چشم نارسیدہ دگر بر دگر رسد بستانہ می خرامی ہست تو عالمی ز اسپند میکنم کہ مباد انظر رسد
در وصل دوست مستم و در ہجر بیقرار داد از چنین غمی کہ مرا سر بسر رسد مدہوش گشتہ ام کہ بویم رہ وصال فریاد از ان زمان کہ مرا زین
خبر رسد وقت نیاز و عجز جہانگیر ہر سحر امید آنکہ شعلۂ نور اثر رسد پھر یکشنبہ کو پندرھوین تاریخ پچاس ہزار روپیہ مظفر حسین مرزا کی لڑکی
کی ساچق کے لیے اوسکے گھر مینے بھیجے اور یہ مظفر حسین پسر سلطان حسین مرزا ابن بہرام مرزا ابن شاہ اسمعیل صفوی ہے کہ فرزند
خورم کے ساتھ اوس لڑکی کی منگنی کی تھی اور ستر ھوین کو مبارک خان شروانی کو منصب ہزاری ذات اور تین سو سوارون سے
سرفراز کیا اور پانچہزار روپے اوسکو مرحمت کیے اور حاجی بے اوزبک کو چار ہزار روپے دیے اور بائیسوین تاریخ ایک لعل اور ایک
موتی شہریار کو عنایت کیا اور لاکھ روپیہ مدد خرچ اون لوگون کو کہ خدمت دکن پر مقرر تھے بھیجے اور دو ہزار روپے فرخ بیگ مصور کو کہ جسکا ہم شکل
نہین مرحمت کیے اور چار ہزار روپے باباحسن ابدال کے خرچ کو بھیجے اور ہزار روپے حوالے ملا علی احمد مہرکن اور ملا روزبہان شیرازی
کے کیے کہ حضرت شیخ سلیم کے عرس مین اونکے روضہ مین صرف کرین اور ایک ہاتھی محمد حسین کاتب کو اور ہزار روپے خواجہ عبدالحق
انصاری کو مرحمت کیے اور متصدیان دیوانی کو حکم کیا کہ منصب مرتضی خان کو مطابق پنجہزاری ذات اور سوار کے اعتبار کرکے جاگیر
تنخواہ کی دین اور بہاری چند قانونگو کے بھتیجے کو آگرہ سے بھیجنے کا حکم دیا کہ ہزار پیادے زمینداران آگرہ سے نوکر رکھکے دکن مین پرویز
کے پاس لیجاوے اور پانچ لاکھ روپے پرویز کی مدد خرچ کو مقرر کیے اور جمعرات چوتھی شوال کو اسلام خان منصب پنجہزاری ذات
اور سوار سے سرفراز ہوا اور ابو البی اوزبک کو منصب ڈیڑھ ہزاری اور ظفر خان کو منصب ڈھائی ہزاری عنایت ہوا اور دو ہزار روپے
بدیع الزمان پسر مرزا شاہرخ اور ہزار روپے پٹھان مصر کو مرحمت ہوے اور مینے حکم کیا کہ نقارہ اوسکو ملا کرے جسکا منصب سہ ہزاری
یا زیادہ ہو اور پانچہزار روپے اپنے زر وزن سے واسطے تعمیر پل باباحسن ابدال اور وہان کی عمارت کے حوالہ ابو الوفا پسر حکیم
ابو الفتح کے کیے کہ اپنے اہتمام سے وہان کا پل اور عمارت بنواے اور ہفتے کو تیرھوین تاریخ چار گھڑی دن رہے سے چاندگہن
ہونا شروع ہوا یہان تک کہ پانچ گھڑی رات گئے تک سب سیاہ ہو گیا سو اوسکی دفع نحوست کو مینے آپ کو سونا چاندی اور پارچہ وغلہ
مین تولا اور ہاتھی گھوڑے وغیرہ تصدق کیے یہ سب مال پندرہ ہزار روپے کا ہوا وہ سب فقیرون کو بٹوا دیا پچیسوین تاریخ راجہ جگند
مولندیا نے اپنی لڑکی میری خدمتگاری مین دی مینے بعد قبول محل مین داخل کی اور میر فاضل بھتیجے میر شریف کو کہ فوجدار موضع لوہ
وغیرہ کا تھا ایک ہاتھی عنایت کیا اور عنایت اللہ کو خطاب عنایت خانی کا دیا اور چہارشنبہ غرہ ذیقعدہ مین بہاری چند منصب پانصدی
ذات اور تین سو سوار سے ممتاز ہوا اور ایک قبضہ کھپوہ مرصع فرزند خورم کو عنایت کیا اور سلاحیا کہ میری طرف سے خانخانان کے

ف سنکرات تحویل آفتاب کی ہے برج عقرب مین
ف درقول نام ایک مقام ایران مین ہے

پاس دکن مین کچھ پیغام لیگیا تھا ان دنون مین لوٹ آیا اور ایک لعل اور دو موتی قیمتی بیس ہزار روپے کے خانخانان کے بھیجے ہوے
مجھے نذر کیے اور میر جمال الدین حسین برہان پور سے حسب الطلب آکر حاضر ہوا اور دو ہزار روپے شجاعت خان دکھنی کو عنایت
کیے چھٹی تاریخ پہلے پرویز کے بھیجنے سے برہان پور مین خانخانان کی عرضی مع عرایض اور امرا کے آئی کہ دکھنی جمع ہوکر
مقام فساد مین ہین جب مینے جانا کہ باوجود روانگی پرویز کے ابھی وہان حاجت اور کمک کی ہے اسواسطے چاہا کہ خود اوسطرف متوجہ
ہوون اور آصف خان کی عرضی سے بھی میرا جانا اودھر مناسب معلوم ہوا اور عادل خان بیجاپوری نے لکھا کہ اگر کوئی معتمد سرکاری
یہان آوے تو کچھ ضروری باتین اوس سے کہلا بھیجون امید ہے کہ اوسین درستی ان لوگون کی ہو اسواسطے مینے اپنے امراے
اودھر جانے کی صلاح کی کہ ہر شخص اپنی راے ظاہر کرے فرزند خانجہان نے عرض کیا کہ باوجود اتنے امیرون کے کہ دکن لینے
کو گئے ہین خود حضرت کا جانا اودھر ضرور نہین اگر حکم ہو تو مین شاہزادے کے پاس جاکر اس خدمت کو پورا کرون انشاء اللہ تعالے
بخوبی انجام ہوون گا اور سب نے یہی صلاح پسند کی ہر چند مین اوسکی جدائی نچاہتا تھا لیکن اس بڑی مہم پر رخصت دی اور فرمایا بعد
درستی جلد آنا ایکسال سے زیادہ نرہنا سنگل کو سترہوین ذیقعدہ کی کہ دن اوسکی روانگی کا تھا خلعت خاصہ مع دوزی اور خاصہ گھوڑا مع زین
مرصع اور شمشیر مرصع اور خاصہ ہاتھی مینے اوسکو مرحمت کرکے نشان و نقارہ دیا اور فدائی خان کو کہ میر مخلص تھا گھوڑا اور مدد خرچ
وخلعت دیکر منصب ہزاری ذات اور چار سو سوار سے مع اصل و اضافہ ممتاز کیا اور خانجہان کے ساتھ اسکو اسواسطے مقرر
کیا کہ اگر حسب الطلب عادل خان کے اوسکے پاس کسیکو وکیل کرکے بھیجے تو اسکو بھیجے اور لنکو پنڈت کو کہ میرے والد کے عہد
مین عادل خان کیطرف سے ہدایا اور پیشکش لیکر آیا تھا اسکو بھی خانجہان کے ہمراہ رخصت کیا اور اسپ و خلعت اور نقد عنایت
کیا اور جو امرا اور سپاہ کہ عبد اللہ خان کے ساتھ رانا کی تنبیہ کو معین ہوئی تھی مثل راجہ نرسنگھ دیو اور شجاعت خان اور راجہ
بکرماجیت وغیرہ اونمین سے پانچہزار سوار کو فرزند خانجہان کی کمک پر مقرر کیا اور معتمد خان کو بتاکید بھیجا کہ ان لوگون کو لیجا کر
اوجین مین خانجہان کے پاس کر آوے اور دری خانہ کے لوگون سے چھ سات ہزار سوار مثل سیف خان بارہہ اور حاجی
بے اوزبک اور اسلام اللہ عرب بھتیجا مبارک عرب کا کہ ملک جوترہ اور دورقول اوسکے تصرف مین تھا اور دوسرے منصبدار اور
اہل قربا اوسکے ہمراہ گئے اور رخصت کے وقت ہر ایک کو اضافہ منصب اور خلعت اور مدد خرچ سے سرفراز کیا او مہدی بیگ
کو بخشی لشکر کا کرکے دس لاکھ روپیہ مقرر کیے کہ ہمراہ کر اوین اور پرویز کو خاصہ گھوڑا اور خانخانان اور باقی امیرون کو کہ وہان
مقرر تھے خلعت دیے اور بعد درستی ان امور کے بقصد شکار مین شہر سے باہر گیا اور ہزار روپیہ میر علی اکبر کو دیے اور چونکہ فصل
ربیع تھی بخیال اسکے کہ مبادا سپاہ سے کھیت خراب ہو جاوین تعلقہ دارونکو مع پیکون کے مقرر کیا کہ زراعت کی حفاظت کرین اور
جسکی زراعت روند جاوے اوسکا صرف شاہی خزانے سے دلادین اور دس ہزار روپے خانخانان کے لڑکے کو اور ہزار
روپیہ عبد الرحیم خر کو اور ہزار بقا چاہی دکنی کو بطریق مدد خرچ عنایت کیے اور بارھوین کو خنجر خان عبد اللہ خان کا بھائی مع اصل و اضافہ
منصب ہزاری ذات اور پانسو سوارون سے اور بہادر خان دوسرا بھائی اوسکا منصب تین صدی ذات اور تین سو سوارون
سے سرفراز ہوے اوسدن دو ہرن اور ایک ہرنی شکار ہوئی تیرہوین تاریخ خاصہ گھوڑا خانجہان کو مرحمت کیا کہ دکن مین بھیجا
جاوے اور بدیع الزمان پسر مرزا شاہرخ کو منصب ہزاری ذات اور پانسو سوار عنایت ہوے اور پانچہزار روپیہ مدد خرچ دیکر
خانجہان کے ساتھ مین دکن کی نوکری پر روانہ کیا اور اوسدن دو ہرن اور تین ہرنی شکار ہوئین چودہوین چہارشنبہ کو ایک مادہ
نیل گاو اور ایک کالا ہرن مینے بندوق سے مارا پندرہوین کو ایک مادہ نیل گاو اور ایک چکارہ بندوق سے مارا اور سترہوین کو دو لعل

اور ایک موتی جہانگیر قلی خان کا گجرات سے اور ایک افیون دان مرصع بھیجا ہوا مقرب خان کا بندر کھمبایت سے میرے ملاحظے مین گذرا
بیسیوین تاریخ کو ایک شیرنی اور ایک نیل گاو مینے بندوق سے ماری اوس شیرنی کے ہمراہ دو بچے بھی تھے لیکن جھاڑ بیڑ
مین چھپ گئے مینے کہا اونکو ڈھونڈھ کر لاوین جب مین منزل پر آیا ایک بچہ اوسکا فرزند خورم نے لا کر نذر کیا اور دوسرا بچہ دوسرے دن مہابت خان
پکڑ لایا اور بائیسوین کو مینے ایک نیل گاو ملا کر بندوق مارنا چاہا تھا کہ اوسکے سامنے ایک اردلی اور دو کہار آ گئے وہ بھڑک کر بھاگ گیا مینے
غصے سے اوس اردلی کو مروا ڈالا اور کہارون کے پاؤن کٹوا کر گدھون پر سوار کر کے لشکر کے گرد پھرایا کہ پھر کوئی ایسا کام
نکرے لیکن پیچھے بہت پچتایا پھر گھوڑے پر سوار ہو کر باز وجرہ کا شکار کرتا ہوا منزل کو آیا پچیسوین ایک بڑا نیل گاو دلاور علی سکندر
بندوق سے مینے مارا اور اوسکو خوش ہو کر منصب تین صدی ذات اور پانسو سوار کا معہ اصل و اضافہ کے سرفراز کیا جمعہ کو
چوبیسوین تاریخ صفدر خان نے صوبہ بہار سے آکر سعادت باریابی حاصل کی اور ایک سو اشرفی نذر اور ایک شمشیر عمدہ اور پانچ
مادہ فیل اور ایک ہاتھی نر پیشکش کیے مینے اون مین سے نر ہاتھی پسند کر لیا اور اوسیدن یادگار خواجہ سمرقندی نے بلخ سے آکر
ملازمت حاصل کی اور ایک کتاب تصویردار کی اور چند اسپ اور دوسرے تحفے پیشکش کیے مینے اوسکو خلعت سے ممتاز کیا
اور چارشنبہ چھبیسوین ذیحجہ کو معز الملک کہ بخشیگری لشکر سے جو سرکوبی رانا کو گیا تھا موقوف ہو کر خراب و خستہ بحالت بیماری ملازمت سے
سرفراز ہوا اٹھائیسوین تاریخ عبد الرحیم خر کی تقصیرین کہ بجرم رفاقت و ہمراہی خسرو کے گدھے کی کھال پہنا کر قید کیا تھا بخشکر سعادت
کر کے منصب یوزباشی اور بیس سوارون سے سرفراز کیا اور حکم کیا کہ کشمیر مین جا کر وہان کے بخشی کے ساتھ ہمراہیان قلیچ خان
اور باقی جاگیرداران اور احدیون کو خوب دیکھکر فرد واقعی اونکی لکھ لاوے اور انھین دنون کشور خان ولد قطب خان نے
قلعہ رہتاس سے آکر سعادت خدمت اور کورنش کی حاصل کی

پانچوان جشن نوروز کا جلوس مبارک سے

اتوار کو چوبیسوین ذیحجہ کے بعد دو پہر اور تین گھڑی دن کے آفتاب نے خانہ حمل مین کہ دار الشرف اوسکا ہے تحویل کی مینے
مقام پاک پھل پرگنہ باڑی مین مجلس نوروز کی آراستہ کی اور مثل اپنے والد کے تخت پر بیٹھا اور صبح کو نوروز کے دن مطابق غرہ ماہ
فرودی کے وہین دربار عام کیا سب امرا اور ملازم سلام کو آئے اور مبارکباد دینے لگے پیشکشین بعضے امیرون کی ملاحظے سے گذرین
خان اعظم نے ایک موتی چار ہزار روپے کا پیش کیا اور میران صدر جہان نے اٹھائیس شکاری پرند مثل باز وجرہ وغیرہ معہ اور تحفون
کے نذر کیے مہابت خان نے دو صندوقچے فرنگستان کے بلوری پیش کیے کہ بسبب صفائی کے جو اون مین رکھین باہر سے معلوم
ہوتا تھا کشور خان نے بائیس ہاتھی نر و مادہ نذر کیے اسیطرح ہر کسی نے موافق اپنے نذر اور پیشکش کیے لشکر اسد پسر قاسم اسد نبیرہ بیگی
اون نذرون کی تحویلداری پر مقرر ہوا اور سارنگدیو کو کہ پرویز اور امرا کے پاس فرامین لیجانیکو لشکر دکن مین مقرر ہوا تھا مینے
تبرک خاصہ سے اوسے سربلند کیا اور شیخ حسام الدین پسر غازی خان بدخشی کو کہ فقیری اختیار کی تھی ہزار روپیہ اور دو شالہ بھیجا نوروز کے
دوسرے دن مین شکار کو سوار ہوا اور دو شیر اور ایک شیرنی ماری جو بیگے اور ترکر شیرون سے لپٹ گئے تھے مینے اونکو انعام دیکر عطیہ
زیادہ کیا پھر تاریخ چھبیسوین سے چند دنون نیل گاو کا شکار کیا جب ہوا مین گرمی پیدا ہوئی اور آگرہ مین آنیکی ساعت قریب
آئی تو مینے روپ باس مین آکر مقام کیا اور چند روز ہرنون کا شکار کھیلا شنبہ کو غرہ محرم سنہ اکہزار و بیس ہجری مین روپ خواص خان
کہ روپباس آباد کیا تھا پیشکش آراستہ کر کے نذر گذرانی مجکو جو پسند آیا تھا لیا اور باقی اوسیکو بطریق انعام کے دیا اور انھین دنون
مین بایزید بنگالی اور اوسکے بھائی جو بنگالہ سے آئے تھے دربار مین سعادت سلام سے مشرف ہوئے اور سید آدم بارہہ ولد

سید قاسم کا بھی جو احمد آباد گجرات سے آیا تھا باریاب ہوا اور ایک ہاتھی نذر کیا اور مینے فوجداری صوبہ ملتان کی تاج خان سے لیکر ابوالبی
اوزبک کو مرحمت کی پھر دوشنبہ کو مینے منڈاکر باغ مین جو شہر سے قریب تھا آکر نزول کیا اور فجر کو ایک پہر دو گھڑی دن چڑھے موافق ساعت
نجوم کے شہر کیطرف چلا آبادی کے قریب تک گھوڑے پر سوار تھا اور شہر مین ہاتھی پر سوار آیا کہ لوگ میرے دیکھنے کے منتظر ہین
اور دونون طرف روپیہ بانٹتا ہوا دوپہر کو شہر مین داخل ہوا اور حکم دیا کہ موافق نوروز کے دیوان خانہ سجاوین بعد آرایش کے مین اوسمین
جاکر بیٹھا اور خواجہ جہان پہلے جو پیشکش لایا جو کچھ مجکو قسم جواہر اور اسباب سے پسند آیا لے لیا اور باقی اُسکو انعام مین دیا اور مینے حکم
دیا تھا کہ شہر مین چل کر مجھسے عرض کرین کہ اس مدت مین اتنے جانور شکار ہوے اسواسطے مجھسے لوگون نے عرض کی کہ چھپن۵۶ دنون
مین سات شیر اور ستر نیل گاؤ نر و مادہ اور اکیاون۵۱ ہرن نر سیاہ اور بیاشی۸۲ مادہ ہرن و نر کوہی وغیرہ اور ایکسو انتیس۱۲۹ کلنگ وطاوس
و سرخاب وغیرہ اور اٹھتیس مچھلی جملہ ایکہزار تین سو باسٹھ جانور چرند و پرند و دریائی شکار ہوے ساتوین تاریخ جمعہ کو مقرب خان
نے بندر کھنبایت اور سورت سے آکر سعادت ملازمت حاصل کی جواہرات اور سامان مرصع اور برتن سونے چاندی فرنگستان
کے اور دوسرے نفیس تحفے اور لونڈی غلام حبشی اور عربی گھوڑے اور ہر قسم کی چیزین عمدہ لایا تھا چنانچہ ڈھائی مہینے مین اوسکی سب چیزین
ملاحظۂ خاص مین ہوئین اور اکثر پسند آئین اور انھین دنون مین صفدر خان کو کہ منصب ہزاری ذات اور پانسو سوارون سے سرفراز تھا
پانسو ذات اور دوسو سوارون سے مینے ممتاز کیا نشان دیکر سربلند کیا اور اوسکی اگلی جاگیر پر رخصت کیا اور کشور خان اور فریدون خان
برلاس کو بھی علم مرحمت کیا اور ایک ہاتھی فوج کا واسطے افضل خان کے اونکے بیٹے بشوتن کے حوالے کیا کہ اپنے والد کے پاس
لیجاے اور خواجہ حسین کو کہ حضرت معین الدین چشتی کی اولاد سے ہین خرچ ششماہی ہزار روپے دیے اور کتاب زلیخا خوشخط ملا میر علی معور کی
لکھی ہوئی سنہری جلد کی خانخانان نے بطریق پیشکش کے بھیجی ہزار اشرفی قیمت کی تھی اوسکے وکیل معصوم نے نذر کی اور روز شرف
آفتاب تک ہمیشہ نذرین امیرون کی ملاحظے سے گذرتی رہین اونمین سے جو پسند آئین اونکو مین قبول کرتا تھا باقیون کو واپس کر دیتا
پنجشنبہ تیرھوین۱۳ کو انیسوین فروردین کی کہ دن شرف آفتاب کا تھا مجلس جشن مرتب کرکے چیزین نشہ کی مینے جمع کرائین اور حکم
کیا کہ نوکرون مین سے جسکو جو مطلوب ہو کھاوے اکثرون نے شراب اور کسی نے مفرح اور کسی نے افیون کھائی اور مجلس عمدہ
ہوئی جہانگیر قلیخان نے ایک تخت گجرات سے نئے طور کا بھیجا تھا ملاحظے سے گذرا اور اوس روز مہاسنگھ کو مینے نشان مرحمت کیا اور
مینے اوائل جلوس مین حکم کیا تھا کہ کوئی خواجہ سرا نکیا کرے اور اونکی خرید و فروخت موقوف ہو اور جو ایسا کرے گا وہ گنہگار ہوگا اندنون
افضل خان نے کئی گنہگارون کو صوبہ بہار سے بھیجا کہ اونھون نے یہ کام کیا تھا مینے اون سبکو دائم الحبس کیا اور جمعرات کی
شب کو بارھوین تاریخ ایک عجیب قصہ پیش آیا کہ چند قوال دہلی کے میرے روبرو گا رہے تھے اور سیدی شاہ کو فقیرون کیطرح
حال آرہا تھا اور یہ بیت حضرت امیر خسرو کی پڑھی جاتی تھی ؎ ہر قوم راست راہی دینی و قبلہ گاہے ٭ من قبلہ راست کردم برسمت کج کلاہے
کہ ناگاہ ملا احمد علی مہرکن کہ اپنے فن مین بے مثل اور خلیفہ اور خدمتگار قدیم میرا تھا اور مینے لڑکپن مین اوسکے باپ سے پڑھا
تھا سامنے سے آیا اور بولا مینے اپنے باپ سے سنا ہے کہ ایکدن حضرت شیخ الشیوخ نظام الدین اولیا قدس سرہ العزیز ٹیڑھی ٹوپی
سر پر رکھے ہوے کنارہ جمنا پر ایک کوٹھے سے ہندوون کی عبادت کا تماشا دیکھ رہے تھے اس حال مین وہان امیر خسرو تشریف
لائے حضرت شیخ موصوف نے اون سے فرمایا کہ اس قوم کو دیکھتے ہو اور یہ مصرع زبان سے فرمایا ؎ ہر قوم راست
راہی دینی و قبلہ گاہے ٭ امیر خسرو نے بے تامل یہ دوسرا مصرع حضرت شیخ کیطرف اشارہ کرکے پڑھا ؎ من قبلہ راست کردم
برسمت کجکلاہی ٭ غرض جب اوس ملا نے یہ بات کہی اور مصرع اخیر کا یہ کلمہ کہا کہ برسمت کج کلاہی تو اوس کا حال بدلگیا اور بیہوش

ہوکر گر پڑا مین اوسکے گرنے سے گھبرا کرا وسکے سر پر کھڑا ہوا لوگون نے صرع یعنی مرگی کا گمان کیا جو طبیب حاضر تھے گھبرا کر
نبض دیکھنے لگے اور دوائین منگوائین اور ہرچند کوششین کین فائدہ نہوا وہ پہلے ہی گرنے کے وقت تمام ہوگیا تھا لیکن
بدن کی گرمی سے خیال حیات کا تھا تھوڑی دیر کے بعد معلوم ہوا کہ مرچکا ہی آخر اوسکی لاش اوٹھا کر اوسکے مکان پر لے گئے مینے
ایسی موت جبتک ندیکھی تھی مینے بہت خرچ اوسکے دفن و کفن کا اوسکے بیٹون کے پاس بھیجا فجر کو اوسکی لاش دہلی کی طرف
لے گئے کہ اوسکے بزرگون کے مقبرے مین دفن کرین جمعہ کو اکیسوین[21] تاریخ کشور خان کہ ڈیڑھ ہزاری منصب رکھتا تھا منصب
دو ہزاری ذات اور سوار سے سرفراز ہوا اور بعنایت عراقی گھوڑے طویلہ خاص اور خلعت اور فیل خاصہ سے کہ بخت حبیب نام تھا
ممتاز ہوا اور خدمت فوجداری ملک اوچھہ کی اوسکے نامزد کی اور اوس ملک کے سرکشون کی تنبیہ کو روانہ کیا اور بایزید بنگلی کو
بھی خلعت اور اسپ سے ممتاز کرکے مع اوسکے بھائیون کے کشور خان کے ہمراہی مین روانہ کیا اور خاص ہاتھیون مین سے ایک ہاتھی عالم
گمان نام حبیب اللہ کے ہمراہ راجہ مانسنگھہ کیواسطے بھیجا اور کیشو داس مارو کو ایک خاصہ گھوڑا بنگالہ مین بھجوایا اور عرب خان جاگیردار جلال آباد
کو ایک مادہ فیل عنایت ہوئی اور بعضے لونین افتخار خان نے ایک عمدہ ہاتھی بنگالہ سے بطریق پیشکش بھیجا مینے پسند کرکے خاصہ ہاتھیون مین اوسکو
داخل کیا اور احمد بیگ خان کہ لشکر بنگش کی سرداری پر مقرر تھا باعث نیک خدمتی کے مع اپنے فرزندونکے اضافہ منصب سے سرفراز ہوا پہلے خاص
منصب اوسکا دو ہزاری ذات اور ڈیڑھ ہزار سوار کا تھا پانسو اور اضافے کے اوسکو مرحمت کیے اور ایک تختی سونیکی مرصع کار واسطے سیرچ
پرویز کے کہ لعل و مروارید سے بنوائی تھی اور اکیس ہزار روپیہ قیمت اوسکی تھی خانجہان کے پاس ہمراہ حبیب اللہ پسر سربراہ خان کے برہانپور
کیطرف مینے بھیجی اور انھین دنونمین مجکو ظاہر ہوا کہ کوکب پسر قمر خان کا ایک سناسی سے ملکر اوسکا معتقد ہوا ہی اور اوسکی کفریہ باتون کو دلسے
قبول کرکے عبد اللطیف پسر نقیب خان اور شریف اپنے چچا زاد بھائی کو گمراہی مین اپنے شریک کیا ہی بعد کھلنے اس بھید کے جب اونکو ڈرایا تو
سب واہیات باتین بیان کردین کہ اونکا ذکر مکروہ معلوم ہوتا ہی لیکن مینے واسطے تنبیہ و تادیب کے کوکب اور شریف کو بعد زد و کوب کے قید کیا اور
عبد اللطیف کو ایک سو کوڑے روبرو مارے اور یہ تنبیہ خاص بپاس حفظ شریعت کے مین عمل مین لایا کہ اور جاہل پھر ایسی باتون کی ہوس نکرین
اور دوشنبہ کو چوبیسوین تاریخ معظم خان دہلی کی طرف روانہ ہوا تا وہان کے مفسدون کو سزا دے اور شجاعت خان دکھنی کو دس ہزار روپے مرحمت
ہوے اور شیخ حسین درشنی کو کہ واسطے لے جانے فرمانون اور عنایتون کے امراے بنگالہ کیطرف مقرر ہوا تھا رخصت کیا اور اسلام خان کو اوسکی
حسن خدمت کے باعث سے منصب پنجہزاری ذات اور سوار اور خلعت خاص سے سرفراز کیا اور کشور خان کو بھی خلعت خاص دیا اور راجہ کلیان کو
اسپ عراقی عنایت کیا اسیطرح سب امرا کو خلعت اور اسپ گھوڑے عنایت کیے اور فریدون برلاس کو کہ منصب ڈیڑھ ہزاری ذات اور تیرہ[13] سو
سوارون سے سرفراز تھا دو ہزاری ذات اور ڈیڑھ ہزار سوارون سے ممتاز کیا اور شب دوشنبہ غرہ ماہ صفر کو باعث غفلت خدمتگارون کے
آتش عظیم خواجہ ابو الحسن کے گھر مین لگی اور اوسکے بھڑکنے سے بہت اسباب اوسکا جل گیا مینے اوسکی خاطرداری اور جبر نقصان کو چالیس ہزار روپے
عنایت کیے اور سیف خان بارہہ والے کو کہ میرا پرورده تھا نشان عنایت کیا اور معز الملک دیوان کابل کو دو صدی ذات اور پچاس سوار
اوسکے اگلے منصب پر کہ ہزاری ذات اور دو سو پچاس سوارون کا تھا بڑھا کر رخصت کیا اور دوسرے دن پھول کٹارہ مرصع بیش
قیمت جواہرون سے خانجہان کو دیکر برہانپور کیطرف بھیجا اور چونکہ اونھین دنون ایک بیوہ نے مجھسے مقرب خان پر نالش کی کہ
اسنے بندر کھمبایت مین میری لڑکی زور سے پکڑ کر اپنے گھر مین رکھی تھی جب مینے طلب کی تو کہا وہ اپنی موت سے مرگئی
اور مینے واسطے اس بات کے تحقیق کا حکم دیا بہت محنت سے اوسی کے ایک نوکر پر کہ باعث اس فساد کا ہوا تھا پتا لگا کر مینے
سیاست جاری کی اور آدھا منصب مقرب خان کا کم کرکے اوس بیوہ کو دیا کہ اپنی معاش مین صرف کرے اور خرچ دیکر رخصت

کیا پھر یکشنبہ کو ساتوین تاریخ قران نحس واقع ہوا مینے صدقات مین سونا اور چاندی اور باقی فلزات اور حیوانات نکالکر مقرر کیا کہ فقیر
اور محتاجون کو اکثر ممالک محروسہ مین بٹوا دین اور شب دوشنبہ کو آٹھوین تاریخ مین شیخ حسین سرہندی اور شیخ مصطفےٰ کو کہ فقیرہ اونکی درویشی
اور کیفیت حالت کا معروف و مشہور تھا بلا کر ملاقات کی مجلس سماع مین اونکے ساتھ کیفیت حاصل ہوئی اور بعد تمام صحبت کے اونکو
بہت زر دیکر رخصت کیا اور جو مرزا غازی بیگ ترخان نے مکرر واسطے سامان قلعہ قندھار اور سپاہیانہ برقندازون کی عرضداشت بھیجی تھی
اسواسطے مینے حکم دیا کہ دو لاکھ روپیہ خزانہ لاہور سے قندھار کو بھیجدین اور اونیسوین اردی بہشت مطابق چوتھی صفر کو پانچوین برس
جلوس سے پٹنہ مین کہ دار الامارت صوبہ بہار کا ہی عجیب حادثہ واقع ہوا کہ افضل خان حاکم وہان کا گورکھپور کو کہ اوسکی جاگیر مین نیا مقرر ہوا تھا
اور پٹنہ سے ساٹھ کوس کی مسافت پر تھا جانے لگا اور شہر و قلعہ حوالہ شیخ بنارسی اور غیاث زین خان دیوان اوس صوبہ کو
مع باقی منصبدارون کے کرکے اس گمان پر کہ اس اطراف مین کوئی دشمن نہین خوب بندوبست شہر و قلعہ کا نہین کیا اتفاق سے
اونھین دنون ایک مجہول شخص قطب نام اوچھیہ کا کہ فتنہ و فساد سے بھرا تھا ملباس درویشی شہر اوچھیہ مین کہ پٹنہ کے پاس ہی
آیا اور وہان کے مفسدون اور شریرون سے ملکر ظاہر کیا کہ مین شہزادہ خسرو ہون قید سے بھاگ کر آیا ہون اگر میری ہمراہی اور
مددگاری کرو تو بعد اپنی ترقی کے تم سبکو مدار اپنی سلطنت کا کرونگا غرضکہ ایسی باتون سے اونکو بہسلا کر متفق کیا اور گرد اپنی آنکھ کے
داغ کا نشان دکھلا کر یون ظاہر کیا کہ یہ نشان کٹوری کا ہی جو قید خانے مین میری آنکھون پر کسی تھین اس فریب سے بہت سوار و پیادے جمع کر لیے
اور سن لیا تھا کہ افضل خان پٹنہ مین نہین ہی اسبات کو غنیمت جانکر دوڑے اور یکشنبہ کو دو تین گھڑی دن چڑھے شہر مین داخل ہو کر
سیدھے طرف قلعہ کے گئے شیخ بنارسی یہ سنکر بے تاب دروازے پر دوڑتا آیا لیکن چونکہ دشمن پہونچ گئے تھے فرصت دروازہ
بند کرنیکی نہ دی آخر گھبرا کر مع غیاث زین خان کھڑکی سے نکلکر گنگا مین کشتی پر سوار ہوے کہ افضل خان کے پاس جاوین اور مفسد بخوبی
قلعہ مین آکر سب مال اور اسباب افضل خان کا مع خزانہ بادشاہی اپنے صرف مین لائے پھر اکثر بدمعاش وہان کے بھی اون سے مل گئے جب
یہ خبر افضل خان نے گورکھپور مین سنی اور شیخ بنارسی اور غیاث زین خان براہ دریا وہان پہونچے تو بعضے شہر سے لوگون کے خط گئے
کہ یہ شخص حقیقت مین خسرو نہین ہی تب افضل خان نے کرم و فضل الٰہی پر تکیہ کرکے میرے دولت و اقبال کے بھروسے پر بلا توقف اون
مفسدون کیطرف کوچ کیا اور پانچ دن مین پاس پٹنہ کے پہونچا جب افضل خان کے آنیکی خبر اوس حرامزادے نے سنی تو قلعہ کو اپنے
ایک معتمد کے حوالے کرکے خود مع سوار و پیادہ چار تھوک بنا کر اوسکے مقابلے کو باہر آیا غرضکہ دونون مین پن پن ندی پر لڑائی شروع
ہوئی تھوڑی دیر مین اونکی جماعت متفرق ہو گئی اور وہ خود گھبرا کر اپنے تھوڑے لوگون سے پھر قلعے مین آیا لیکن افضل خان اوسکے
پیچھے ایسا ملا آیا کہ اوسکو فرصت دروازہ بند کرنیکی نہوئی تو وہ گھبرا کر افضل خان کے مکان مین آیا اور اوسکے اندر سے تین پہر تک لڑا
اور تیرون سے قریب تیس آدمیون کے افضل خان کے ہمراہیون سے مارے اور جبکہ اوسکے ساتھ والے مارے گئے تو عاجز ہو کر
افضل خان سے امان لیکر باہر نکل آیا لیکن افضل خان نے فساد مٹانیکو اوسے اوسیدن مار ڈالا اور اوسکے چند ہمراہیون کو کہ زندہ
پکڑ لیا تھا مقید کیا جب مینے یہ اخبار پڑھی تو شیخ بنارسی اور غیاث زین خان اور باقی امرا کو کہ حفاظت قلعہ اور شہر مین مورد قصور
ہوے تھے آگرہ مین بلوایا اور حکم دیا کہ اوسکے سر اور داڑھیان منڈوا کر اور اوڑھنیان اوڑھا کر گدھون پر سوار کرین اور گرد شہر اور بازار مین پھرائیں
کہ اورون کو عبرت اور خیال ہو اور جب انھین دنون مین مکرر عرضیان پرویز اور سب امرا متعینہ دکن کی آئین کہ عادل خان بیجاپوری
عرض کرتا ہی کہ میر جمال الدین حسین انجو کو کہ سب امرا دکن اوسکے قول و فعل پر اعتماد رکھتے ہین میرے پاس بھیجدین کہ وہ یہان سب
امیرون سے ملکر اونکے دلون سے خوف و وحشت دور کرے اور بصلاح عادل خان کے کہ طریقہ دولتخواہی کا اوسنے اختیار کیا ہی

صورت پسندیدہ نکالے کہ تفرقہ اور وحشت وہان سے لوگون کا جاتا رہے تو عین مناسب اور بجا ہی کر وہ اون سبکو جاکر عنایات و دلجوئی
شاہی کا امیدوار کرے اسواسطے مینے میر مشار الیہ کو سولوین تاریخ رخصت کیا اور اوسدن دس ہزار روپے بطریق انعام اوسکو عنایت
کیے اور قاسم خان کے منصب سابق پر کہ ہزاری ذات اور پانسو سوارون کا تھا بجہت اس بات کے کہ اپنے بھائی اسلام خان
کی کمک کو بنگالہ کیطرف جاوے پانصدی ذات اور سوار زیادہ کیے اور انھین دنون واسطے گوشمالی بکرماجیت زمیندار ملک
باندھو کے کہ باغی ہو گیا تھا مہاسنگھ کو جو پوتا راجہ مانسنگھ کا ہی مینے معین کیا کہ وہان جاکر مفسدون کو اوس ملک سے نکال دیے
اور جو جاگیر راجہ بکرماجیت کی اوسطرف ہی اوسپر اپنا قبضہ کرلے اور بیسوین تاریخ ایک ہاتھی مینے شجاعت خان دکھنی کو عنایت
کیا اور حاکم جلال آبادی نے جو حال خرابی وہان کے قلعہ کا چند بار عرضیون مین لکھا تھا اسواسطے مینے حکم دیا کہ خزانہ لاہور سے جسقدر اوس
قلعے کے تعمیر مین صرف ہو لیجا کر درست کرے اور چونکہ افتخار خان نے بنگالہ مین خدمتین عمدہ کین تھین اسوجہ بموجب التماس صوبہ دار
وہان کے مینے افتخار خان کے اگلے منصب پر کہ ڈیڑھ ہزاری تھا پانسو اور زیادہ کیے اور اٹھائیسوین [٢٨] تاریخ عرضداشت عبداللہ خان
فیروزجنگ کی بیچ سفارش بعضے کارگزار نوکرون کے کہ اوسکے ساتھ رانا مقہور کی جنگ مین گئے تھے ملاحظے سے گذری جو سب سے
پہلے کارگزاری اور حسن خدمت غزنین خان جالوری کی لکھی تھی اسواسطے مینے اوسکے اگلے منصب پر کہ ڈیڑھ ہزاری ذات اور
تین سو سوارون کا تھا پانسو ذات اور چار سو سوار بطریق اضافہ کے زیادہ کیے اور اسیطرح لائق ہر ایک کے زیادتی منصب سے
پرورش فرمائی اور دولت خان کہ واسطے لانے تخت سنگ سیاہ کے الہ آباد کو گیا تھا چارشنبہ چھٹی ماہ مہر کو اوسکو ہمراہ لاکر باریاب
ملازمت کا ہوا اور تخت کو کمال حفاظت سے لایا عجیب عمدہ تخت ہی کہ نہایت سیاہی سے چمکتا ہی اکثر لوگ کسوٹی کا کہتے ہین طول جسکا
گز کم چار گز ہی اور عرض دو گز ڈیڑھ طسو حجم تین طسو کا مینے اوسکے کنارون پر سنگتراشون سے عمدہ اشعار لکھوائے اور پائے بھی اسیطرح کے پتھر سے
بنوا کر لگائے اور اکثر اوسپر بیٹھا کرتا ہون اور عبدالسبحان کہ بسبب بعضے قصورون کے مقید تھا جب اوسکا بھائی خان عالم [illegible]
ہوا تو مینے اوسکو چھوڑ کر منصب ہزاری ذات اور چار سو سوارون سے سرفراز کیا اور صوبہ الہ آباد کی فوجداری پر مقرر کرکے جاگیر قاسم خان
کی جو بھائی اسلام خان کا ہی اوسکو مرحمت کیے اور تربیت خان کو فوجداری سرکار الور پر روانہ کیا بارھوین [١٢] تاریخ عرضداشت خانجہانکی آئی
کہ خانخانان حسب الارشاد مہابت خان کے ساتھ روانہ درگاہ والا کا ہوا ہی اور میر جمال الدین حسین کہ واسطے جانے بیجاپور کے جناب عالی
سے مقرر ہوے تھے سو وہ برہانپور سے عادل خان کے وکیلون کے ہمراہ بیجاپور کو روانہ ہوے اور اکیسوین تاریخ مرتضےٰ خان کو
صوبہ دار پنجاب کا کہ سب ممالک محروسہ مین سے بڑا صوبہ ہی مقرر کرکے شال خاصہ عنایت کی اور تاج خان صوبہ دار ملتان کو کابل کی
حکومت پر مقرر کیا اور اوسکے اگلے منصب پر کہ تین ہزاری ذات اور ڈیڑھ ہزار سوارون کا تھا پانسو سوار مینے اور زیادہ کیے
اور عبداللہ خان فیروزجنگ کی سفارش سے رانا شنکر کا بیٹا بھی اضافہ منصب سے سرفراز ہوا اور مہابت خان کہ اول سے واسطے
تحقیق جمعیت امراے مقررہ دکن کے اور لانے خانخانان کے برہانپور کیطرف رخصت ہوا تھا جو لوٹ کر قریب آگرے کے آیا تو خانخانان
کو چند منزل پیچھے چھوڑ کر آپ آگے چلا آیا اور سعادت آستانہ بوسی سے مشرف ہوا بعد چند روز کے بارھوین تاریخ ماہ آبان کو خانخانان
نے بھی آکر ملازمت حاصل کی جو اوسکے مقدمے مین اکثر خیر خواہون نے واقعی یا غیر واقعی لکھا تھا اسواسطے میرا دل اوس سے ناراض تھا
اور وہ عنایتین کہ مین اوسپر آگے کیا کرتا تھا اور اپنے والد کیطرف سے بھی اوسپر دیکھتا تھا اس مرتبہ مین عمل مین نہ لایا اور
اس مین حق میری جانب تھا کہ پہلے خود اوسنے تحریر کردی کہ اگر اتنے دنون مین ملک دکن نہ لون تو قصوروار ہون پھر سلطان
پرویز اور باقی امرا کے ساتھ اوس طرف گیا کہ اس مہم عظیم کو سر کرے بعد پہونچنے برہانپور کے سبب بے وقت رسد کا سرانجام نکرکے

سلطان پرویز سے لشکر گھاٹیون پر چڑھوایا اور رفتہ رفتہ بباعث نااتفاقی امیرون اور اختلاف صلاحون کے یہ حال ہوا کہ غلہ
بدشواری کئی روپیون کو ایک سیر ملنے لگا سپاہ تمام درہم و برہم ہوگئی اور کچھہ کام نہ بنا گھوڑے اونٹ اور اکثر جانور ضائع ہوئے
سو بنابر مصلحت وقت کے دشمنون سے کسی طرح صلح کر کے سلطان پرویز کے لشکر کو برہانپور مین لوٹا لایا غرضکہ باعث اس سب
خرابی کا لوگون نے خانخانان کو جانکر عرضیون سے مجھکو مطلع کیا ہرچند اوسکا خلل انداز ہونا اس کام مین مجھکو کسیطرح یقین نہین ہوتا تھا
یہانتک کہ عرضہ خانجہان کی پہونچی کہ یہ تمام خلل پریشانی خانخانان کے نفاق سے واقع ہوئی ہے یا یہ خدمت بلا شرکت احدے اوسکے سپرد ہو
یا وہ خدمت شریف مین بلایا جاوے اور مجھہ پرورہ عنایت کو اس کام پر معین فرماوین اور تیس ہزار سوار اور میری کمک کو
عنایت ہون تو بعونہ تعالی دو سال مین تمام اس ملک بادشاہی کو کہ دشمنون کے قبضہ تصرف مین ہے نکال لونگا اور قلعہ قندھار
و اکثر سرحدات کے قلعون کو ہاتھہ مین لا کر ملک بیجاپور کو بھی شامل ممالک محروسہ کے کرونگا اور اگر یہ خدمت اس مدت مین انجام نکرون
تو باریابی اور سعادت کورنش سے محروم ہو کر اپنا منہ بندگان درگاہ کو نہ دکھاؤنگا جب صحبت درمیان سردارون اور خانخانان
کے اس مرتبے کو پہونچی تو مینے اوسکا وہان رہنا مناسب نجانا اور افسری اوس خدمت کی خانجہان کے نام کر کے خانخانان کو
طرف درگاہ والا کے طلب کیا غرضکہ سبب میری بے توجہی اور بے التفاتی کا یہ ہے کہ جو کچھ ہوا بعد اسکے جیسا ظاہر ہوگا تو لائق اوسکے
توجہ اور عدم توجہ عمل مین آویگی اور سید علی بارہا کو کہ جوانان معتبر سے ہے معزز فرما کر پانصدی ذات اور دو سو سوار اوسکے منصب سابق
پر کہ ہزاری ذات اور پانصدی سوار کا تھا زیادہ فرمایا اور داراب خان ولد خانخانان کو منصب ہزاری ذات اور پانسو سوار سے سرفراز
کر کے سرکار غازیپور اوسکی جاگیر مین دی جو پہلے اسکے دختر مرزا مظفر حسین ولد سلطان حسین مرزا صفوی حاکم قندھار کے فرزند سلطان
خرم کے نام زد فرمائی ہے تاریخ ۱۷ ماہ ابان کو جو مجلس خوشی شادی کی منعقد ہوئی تھی مینے فرزند خرم کے گھر جا کر شب گزاری فرمائی اور اکثر
امراؤن کو خلعت سے سرفراز فرمایا اور کتنے ایک قیدیون نے قلعہ گوالیار سے خاصکر حاجی میرک نے قیدخانے سے خلاصی پائی اور
ایک لاکھہ روپیہ جو اسلام خان نے پرگنات خالصہ شریفہ سے تحصیل کیا تھا چونکہ ہمراہ لشکر اور خدمت کے تھا اوسکو انعام مین دیا اور
ٹکڑے سونے اور چاندی اور ہر جنس کے معتمدون کو دیکر حکم کیا کہ فقراے آگرہ کو تقسیم کرین اوسی روز عرضداشت خانجہان کی پہونچی کہ ایرج ولد
خانخانان کو شہزادے سے رخصت حاصل کر کے موافق حکم کے روانہ درگاہ کیا ہے اور جو کچھہ مقدمہ ابو الفتح بیجاپوری کے حکم ہوا تھا جو کہ مشارالیہ مرد
کار آمدنی ہے ارادہ بھیجنا اوسکا اسوقت مین سبب ناامیدی دوسرے سردارون کا ہوتا تھا اسواسطے وہ رکھا گیا اور جو حکم ہوا تھا کہ کیشو داس
پسر رائے کلہ کو کہ خدمت پرویز مین ہے مینے طلب کیا ہے اگر آنے اوسکے مین تامل ہو تو ضرور بالضرور اوسے روانہ کرنا چاہیے جو یہ پرویز
کو دریافت ہوا اوسیوقت اوسکو رخصت کیا اور کہا کہ ان چند کلمون کو میری زبانی عرضداشت کرنا چاہیے کہ جو جان اور زندگی اپنے
کو واسطے خدمت مالک مجازی کے چاہتا ہون تم ہونا اور نہونا کیشو داس کا کیا ہے کہ مین بھیجنے اوسکے مین استادگی کرتا لیکن
خدمتگاران اعتباری اور اعتمادی میرے کو کہ ہر دفعہ سے طلب کرتے ہین باعث ناامیدی اور شکست خاطر دوسرون کا ہوتا ہے
اور سرحد مین مشہور ہو کر حمل اوپر بے عنایتی صاحب و قبلہ کے ہوتا ہے آیندہ حکم حضرت کا ہے اور اوس تاریخ سے کہ قلعہ احمدنگر کا بھائی
دانیال مرحوم کی سعی سے قبضہ اولیاء دولت عالیہ مین آیا تھا آجکی تاریخ تک حفاظت اور نگہبانی اوس قلعہ پر خواجہ بیگ میرزا صفوی
کہ عم زادہ غفران پناہ شاہ طہماسپ سے ہے مقرر تھے بعد ازان کہ شورش و فساد دکھنیان مقہور کا بہت ہوا اور قلعہ مذکور کو گھیر لیا
تو اوسنے لوازم جان نثاری اور قلعہ داری مین تقصیر نکی باوجود اسکے خانخانان اور امرا اور سردار کہ بیچ برہانپور کے ملازمت
پرویز مین جمع تھے متوجہ رفع اور دفع مقہورون کے ہوئے اور اختلاف و نفاق امرا اور بے سرانجامی غلہ سے لشکر بڑے کو درمیان

پہاڑون اور گھائیون سخت سے لاکر تھوڑے روز مین پریشان اور بے سامان کیا اور گرانی غلہ کی اس نوبت کو پہونچی کہ بدلے ایک روٹی
کے جان دیتے تھے اور بغیر پہونچے ہوئے مقصد کے لوٹ آئے او نگہبان قلعہ کہ مشیم او پر امداد اس لشکر کے رکھتے تھے سننے اس
خبر سے بیدل ہو کر چاہتے تھے کہ قلعے سے باہر آوین خواجہ بیگ مرزا جو اوپر اس معنی کے مطلع ہوا بمقام تسلی اور دلاسا آدمیون
کے مشغول ہوا اور ہر چند کوشش کی لیکن نتیجہ نہ دیا آخر کو ساتھ قول اور اقرار کے اپنے ہمراہیون کے ساتھ قلعے سے باہر آکر متوجہ
برہانپور کا ہوا اور شاہزادے سے ملازمت حاصل کی عرائض کہ بمقدمہ آنے اوسکے پہونچی جو ظاہر ہوا کہ تردد اور نمک حلالی
مین تقصیر نکی ہی فرمایا میں کہ منصب اوسکا جو پانچہزاری ذات اور سوار تھے برقرار رکھکر جاگیر تنخواہ مین دیوین نوین تاریخ عرضداشت
بعضے امرائے دکن کی پہونچی کہ بائیسوین شعبان کو میر جمال الدین حسین بیجاپور مین پہونچا عادل خان نے وکیل اپنے کو بیس کوس
آگے بھیجا اور آپ بھی تین کوس استقبال کیا اور اوسی راہ سے مرزا کو اپنے مکان مین لیگیا جو خواہش شکار کی اوپر مزاج کے
غالب تھی اچھی ساعت مین کہ نجومیون نے اختیار کی تھی شب جمعہ پندرہوین رمضان مطابق دسوین ماہ آذر سنہ پانچ کو ایک پہر
اور کچھ گھڑی گذری تھے کہ مین متوجہ شکار کا ہوا اور باغ دہرہ مین کہ نزدیک شہر کے ہے منزل پہلی واقع ہوئی اس منزل مین دو ہزار
روپیہ اور رفرغل خاصہ سید علی اکبر کو دیکر اوسکو رخصت شہر کا کیا اور بملاحظہ اسکے کہ غلات اور کھیتی پامال آدمیون کی نہوئے حکم ہوا
کہ سوا آدمیون ضروری اور خاص کے مقرر اوپر کامون کے شہر مین رہین اور واسطے حفاظت اور نگہبانی شہر کے خواجہ جہان کو فرماکر
اوسے رخصت دی چودھوین کو سعد اللہ خان ولد سعید خان کو ہاتھی مرحمت کیا اکیسوین رمضان مطابق اٹھائیسوین کو چوالیس
ہاتھی کہ ہاشم خان ولد قاسم خان نے اوڑیسہ اطراف بنگالہ سے نذر بھیجے تھے ملاحظے سے گذرے درمیان اونکے ایک فیل کہ بہت
خوب اور پسند طبیعت تھا اوسے خاصہ کیا اور اٹھائیسوین کو کسوف یعنی سورج گہن واقع ہوا واسطے نحوست دفع کرنے اوسکے
کے مینے اپنے تئین سونے چاندی مین وزن کیا ایکہزار آٹھ سو تولہ سونا اور چار ہزار نوسو روپے ہوئے اوسے ساتھ دوسرے
اقسام غلہ اور انواع جانورون کے قسم ہاتھی اور گھوڑون اور گاؤن کے مینے فرمایا کہ شہر آگرہ اور دوسرے شہرون مین کہ حوالی اور
نزدیک اوسکے ہین حقدارون کو کہ محتاج اور عاجز ہین تقسیم کرین جو مہمات لشکر کے ساتھ سرداری پرویز اور افسری خانخانان اور ہمراہی
اور بڑے امراؤن کے مثل راجہ مانسنگھ اور خانجہان اور آصف خان اور امیر الامرا اور دوسرے منصبدارون اور سردارون شہرہ
کے کہ واسطے تسخیر ملک دکن کے مقرر اور متعین ہوئے تھے اس حال کو پہونچے کہ نصف راہ سے پھر کر برہانپور کو لوٹ گئے اور تمامی
ملازمین معتمد اور اخبار نویس بیچ لکھنے والون نے عرائض بیچ درگاہ کے بھیجے ظاہر کیا کہ اگرچہ پریشانی اور خرابیان اس لشکر کی
بسبب اور وجوہ بکثرت تھین لیکن سب مین بڑا سبب بے اتفاقی امرا کا ہے خاصکر نفاق خانخانان کا اسواسطے خاطر مین آیا کہ خان اعظم
کو ساتھ لشکر تازہ زور کی چاہیے بھیجنا تو بدلہ اور بندوبست بعضے امور نالائق کا کہ نفاق امرا سے حاصل ہوا ہی ہووے اسواسطے گیارہوین
ماہ دے کو اوسنے اس خدمت سے سرفرازی پائی اور حکم ہوا کہ دیوانی والے سرانجام کرکے جلد روانہ کرین اور خان عالم اور
فریدون خان برلاس اور یوسف خان ولد حسین خان تکریہ اور علیخان نیازی اور باز بہادر قلماق اور دوسرے منصبدار قریب
دس ہزار سوار کے ہمراہ اوسکے تعین کیے اور مقرر ہوا کہ سوا اون احدیون کے کہ دکن مین تعینات ہین دو ہزار احدی اور ہمراہ کر دین
کہ تمامی بارہ ہزار سوار ہووین اور تیس لاکھ روپیہ خزانہ اور چند حلقے ہاتیون کے ہمراہ کرکے رخصت دی اور خلعت بیش
قیمت اور شمشیر جڑاؤ اور گھوڑا زین جڑاؤ کا اور ہاتھی خاصہ اور پانچ لاکھ روپیہ مدد خرچ اوسکو عنایت کیے اور حکم ہوا کہ دیوانی
والے پھر محال جاگیر اوسکے سے وصول کرلین اور باقی امرا بھی ساتھ خلعتون اور گھوڑون اور رعایتون دوسری کے سرفراز

ہوے اور مہابت خان کو کہ منصب چار ہزاری ذات اور تین ہزار سوار رکھتا تھا پانسو سوار دوسرے اوپر منصب اوسکے کے زیادہ کرکے
حکم کیا کہ خان اعظم اور اس لشکر کو برہانپور مین پہونچا دے اور حقیقت پریشانی لشکر کی معلوم کرکے حکم سرداری خان اعظم کا امراے
اوسطرف کو پہونچا کر سبکو ساتھ اوسکے متفق اور ایک جہت کردے اور سامان لشکر کا اوسیجگہہ دیکھکر بعد بندوبست اور انتظام کے خانخانان
کو ہمراہ لیکر طرف درگاہ کے لائے اور یکشنبہ چوتھی تاریخ شوال کو قریب آخر روز کے شکار چیتے مین مشغول ہوا اور اس روز پنجشنبہ بہی مینے
مقرر کیا کہ جاندار مارا نجاوے اور گوشت خود بھی تناول نہین کرتا روز یکشنبہ کو واسطے تعظیم کے خاطر کہ پدر بزرگوار میرے اوس روز
کرتے تھے اور اوس روز گوشت کی خواہش نہین فرماتے تھے اور مارنا جاندار کا منع تھا بسبب اوسکے کہ شب یکشنبہ کو پیدایش مبارک
انکی واقع ہوئی تھی فرماتے تھے کہ اس روز مین بہتر وہ ہے کہ جاندار صدمہ قصابون سے خلاص ہوئین اور پنجشنبہ کو میرے جلوس کا دن
ہے اس روز بھی مینے فرمایا کہ جاندارونکو ذبح نکرین تو ایام شکار مین اس دو روز مین تیر اور گولی بندوق طرف جانورون شکاری کے
کے نہین ڈالتا غرض اوس حالت مین کہ شکار چیتے کا ہوتا تھا انوپ راے کہ مقدم شکاران نزدیک سے ہے ایک جماعت کو کہ شکار مین ہمراہ ہوتے
تھے تھوڑی دور مجھسے ہو کر لاتا تھا نیچے اوس درخت کے کہ کئی چیلین اوسپر بیٹھی تھین پہونچا جو نظر اوسکی اوپر اون چیلونکی پڑی
تو کمان اور چند تیر لیکر اوسطرف متوجہ ہوا اتفاقاً اوس درخت کے قریب ایک گاے آدھی کھائی پڑی دیکھی اور نزدیک اوسکے ایک شیر
بڑا خوفناک چند درختون کے بیچ سے کہ قریب اوسکے تھے اوٹھکر چلا باوجودیکہ دن دو گھڑی سے زیادہ نہین رہا تھا جو وہ شوق میرا
ساتھ شکار شیر کے جانتا تھا تو خود ساتھ چند ہمراہیون اپنے کے شیر کو گھیر کر ایک آدمی نزدیک میرے بھیجکر خبر کی جو خبر مجکو پہونچی اوسیوقت
مین جلدی اوسطرف متوجہ ہوا اور فرزند خرم اور رامداس اور اعتماد راے اور حیات خان اور ایکدو اور میرے ہمراہ تھے بمجرد پہونچنے کے مینے
دیکھا کہ شیر ایک درخت کے سایے مین بیٹھا ہے مینے چاہا کہ اوسپر بندوق مارون لیکن دیکھا مینے کہ گھوڑا بیتابی کرتا ہے مین گھوڑے سے
پیادہ ہوگیا اور بندوق سیدھی کرکے سر کی جو مین اوپر بلندی کے کھڑا تھا اور شیر نیچے تھا مینے کچھ نجانا کہ اوسپر لگی یا نہ لگی اوسیوقت مضطرباً
ایک بندوق دوسری اور ماری لیکن دلمین آتا ہے کہ یہ بندوق لگی ہوگی شیر نے اوٹھکر حملہ کیا اور میرے شکاری کو کہ شاہین اوسکے
ہاتھ پر تھا اور بسبب اتفاق برابر اوسکے واقع ہوا تھا زخمی کرکے پھر اپنی جگہہ پر بیٹھ گیا مینے اس حالت مین بندوق دوسری اوپر سہ پایے
کے رکھکے سر کی انوپ راے سہ پایہ کو پکڑے ہوے تھا اور شمشیر کمر مین تھی اور لکڑا اوسکے ہاتھ مین تھا اور بابا خرم اولٹی جانب تھوڑے
فاصلے پر اور رامداس اور دوسرے ملازم پیچھے اوسکے اور کمال قراول بندوق تیار کرکے میرے ہاتھ مین دیتا تھا جو مینے چاہا کہ پھر
مارون شیر میری طرف حملہ آور ہوا اوسیوقت مینے بندوق ماری اور اوسکے منہہ اور دانتون پر لگی بندوق کی آواز نے اوسکو اور تیز کیا ایک
جماعت خدمتگارون سے کہ ہجوم لائی تھی طاقت حملہ اوسکے کی نہ لاسکی گر پڑی چنانچہ مین دھکہ اور زور اونکے سے ایک دو قدم اپنی
جگہہ سے پیچھے ہٹ کر گرا اور تحقیق جانتا ہون مین کہ دو تین آدمی پاؤن میرے سینے پر رکھکر میرے اوپر سے گذرے لیکن بمدد
اعتماد راے اور کمال قراول کے کھڑا ہوا مین شیر نے طرف اون آدمیون کے کہ اولٹے ہاتھ کہڑے تھے قصد کیا انوپ راے
سہ پایہ چھوڑکر شیر کیطرف متوجہ ہوا شیر اوسی چستی و چالاکی سے اوسکی طرف لوٹا اور وہ بہادر شیر کے مقابل ہوا اور وہ لکڑی
کہ اوسکے ہاتھ مین تھی دونون ہاتون سے دو بار اوسکے سر پر زور سے ماری شیر نے منہہ کھولکر دونون ہاتھ انوپ راے
کے منہہ سے پکڑے اور ایسا چابا کہ دانت اوسکے دونون ہاتون سے پار نکل گئے لیکن وہی لکڑی اور کئی انگوٹھیان کہ اوسکے
ہاتھ مین تھین اوسکی مددگار ہوئین اور ہاتھ کو بالکل نہ چابنے دیا لیکن حملہ شیر سے انوپ راے درمیان دونون ہاتھ اوسکے کے پیٹھ
کے بل گرا ایسا کہ سر اور مونہہ اوسکا مقابل سینہ شیر کے تھا اوسوقت فرزند خرم اور رامداس شیر کیطرف متوجہ ہوے

اور انوپ رائے کی مدد سے شاہزادے نے تلوار شیر کی کمر پر ماری اور رامداس نے بھی دو تلواریں ماریں اور ایک سے شانہ شیر
کا کچھ کٹا اور حیات خان نے بھی چوب کہ اوسکے ہاتھ مین تھی کئی بار زور سے اوپر سر اوسکے کے ماری اور انوپ رائے نے زور
کر کے ہاتھ اپنا شیر کے منہ سے نکال لیا اور دو تین طمانچے اوپر کلّے شیر کے مارے اور ساتھ پہلو کے لوٹ کر زانو کے بل اب سیدھا
کھڑا ہوا اور شیر کے منہ سے جو ہاتھ نکالے او دانت گڑے ہوئے تھے اس واسطے گوشت ہاتون کا پھٹ گیا اور دونون پنجے
شیر کے کاندھے سے اوتر پڑے لیکن وقت کھڑے ہونے اوسکے کے شیر بھی کھڑا ہوا اور سینہ اوسکے کو ناخن سے اور پنجے سے زخمی
کیا چنانچہ اون زخمون نے کتنے ہی روز اوسکو بیمار رکھا اور اوس جگہ کہ زمین اونچی نیچی تھی دونون پہلوانون کی طرح کشتی مین لپٹے
ہوئے تھے اور اوس جگہ کہ مین کھڑا تھا زمین تھوڑی سی برابر تھی انوپ رائے کہتا ہے کہ اللہ تعالے نے اسقدر سمجھ مجکو دی کہ شیر کو ازخود اودھر
طرف لے گیا پھر اپنے سے خبر نہین رکھتا ہون کہ کیا ہوا ہون اتنے مین شیر اوسکو چھوڑ کر چلا انوپ رائے نے اوسے بیخبری
مین پیچھے سے جا کر تلوار اوسکے سر پر ماری شیر نے جو منہ پھیرا تو تلوار دوسری اوسکی چہرے پر پڑی چنانچہ دونون آنکھین اوسکی
کٹ گئین اور چمڑا بھنوون کا اوسکی آنکھون پر آ پڑا اتفاقاً اوس وقت صالح نام چراغچی جو وقت چراغ کا ہوا تھا گھبرا کر آیا بسبب اتفاق شیر
سے قریب ہوا شیر نے کہ اندھا ہو گیا تھا اوسکو غصے مین ایک طمانچہ مار کر گرا دیا گرنا اور جان دینا اوسکا برابر ہوا لیکن اور آدمیون نے
آکر شیر کا کام تمام کیا جو اس قسم کی خدمت انوپ رائے سے ظاہر ہوئی اور جان دینا اوسکا مشاہدہ ہوا بعد اسکے کہ درد زخمون سے نجات
پائی اور سعادت ملازمت سے سرفراز ہوا تو مینے اوسکو بخطاب انیرائے سنگھ دلن کے امتیاز بخشا انیرائے زبان ہندی مین سردار فوج
کو کہتے ہین اور سنگھ دلن ست شیر مارنے والا مراد ہے شمشیر خاصہ اوسکو مرحمت کر کے اوپر منصب اوسکے کے کچھ زیادہ کیا اور خرم
نام پسر خان اعظم کو کہ ساتھ حکومت ولایت جوناگڈھ کے مقرر تھا ساتھ خطاب کامل خان کے سرفراز کیا روز یکشنبہ تیسری ذیقعدہ کو شکار
مچھلی کا کھیلا سات سو چھیاسٹھ مچھلی شکار ہوئین اور میرے سامنے امرا اور اکثر ملازمین کو تقسیم ہوئین مین سوائے مچھلی پولکدار کے نہین
کھاتا ہون نہ اس سبب سے کہ شیعہ مذہب والے غیر پولکدار کو حرام جانتے ہین بلکہ سبب نفرت کرنے میرے کا یہ ہے کہ پورانے
آدمیون سے سنا ہے اور تجربے سے بھی معلوم ہوا ہے کہ او مچھلی سوائے پولکدار کے گوشت مردار جانورون کا کھاتے ہین اور ماہی پولکدار
نہین کھاتی اس سبب سے کھانا اونکا مجکو مکروہ معلوم ہوتا ہے لیکن نہین معلوم شیعہ کیون نہین کھاتے اور کیون حرام جانتے ہین
شتران خانہ زاد سے کہ شکار مین ہمراہ ہوتے ہین ایک شتر پانچ نیل گاؤ کو کہ بیالیس من ہندستان کے وزن مین تھے لیکر کھڑا ہو گیا
اور نظیری نیشاپوری کہ فن شعر و شاعری مین کامل ہے اور گجرات مین تجارت سے اوقات بسری کرتا تھا چونکہ مینے اوسکو پہلے طلب کیا
تھا ان دنون مین آکر اوسنے ملازمت حاصل کی اور یہ قصیدہ انوری پر کہا کہ اول مصرع اوس قصیدہ کا یہ ہے مصرعہ باز این
چہ جوانی و جمالست جہان را ۔ قصیدہ کہکر میرے واسطے لایا مینے ہزار روپیہ اور اسپ اور خلعت صلے مین اس قصیدے کے
اوسکو مرحمت کیے اور حکیم حمید گجراتی کو کہ مرتضے خان نے تعریف اوسکی بہت سی کی تھی مینے اوسکو بھی طلب کیا تھا سو وہ بھی آیا اور
ملازمت حاصل کی خوبی اور سادگی اوسکی زیادہ اوسکی طبابت سے تھی ایک مدت ملازمت مین رہا لیکن جو ظاہر ہوا کہ گجرات مین سوائے
اوسکے کوئی طبیب نہین ہے اور اوسکو بھی طالب رخصت کا دیکھا تو ہزار روپیہ اور چند عدد شال اوسکو اور اوسکے فرزندونکو دیے اور ایک
گاؤن تمام و کمال اوسکی مدد معاش کو مقرر کیا او خوشحال اپنے وطن کو مرخص ہوا اور یوسف خان ولد حسین خان تکریہ نے جاگیر سے آکر
ملازمت کی پنجشنبہ کو دسوین ذیحجہ کی عید قربان ہوئی جو اس روز منع کیا تھا کہ جاندار مارا نہ جاوے اس واسطے جمعہ کے دن مینے فرمایا
کہ جانورون کو قربانی کرین اور تین بکریان مینے اپنے ہاتھ سے قربانی کین پھر شکار کو سوار ہوا اور تین گھڑی رات گئے لوٹ آیا

ایک نیل گاؤ شکار ہوا اونسے متیس سیر کا تھا جو قصہ اس نیل گاؤ کا خالی عجائب سے نتھا لکھا گیا دو سال گذرے کہ مین سیر و شکار کو اسی جگہ آیا
تھا اور اس نیل گاؤ کو بندوق ماری تھی جو زخم کاری نہین لگا تھا نہین گرا اور بھاگ گیا اس مرتبہ پھر یہ نیلہ گاؤ شکار گاہ مین نظر آیا اور قراولون نے پہچانا
کہ آگے دو سال کے زخم کھاکے بھاگا تھا مجملاً تین بندوق اوسدن بھی اوسکے مارین ہرگز کارگر نہین پڑین لیکن مینے اوسکا تین کوس
تک پیادہ پیچھا کیا مگر ہاتھہ نہ آیا آخرالامر مینے نذر مانی کہ اگر یہ نیل گاؤ گر پڑے تو اوسکے گوشت کا کھانا واسطے ثواب روح حضرت خواجگان خواجہ
معین الدین کے فقرا کو کھلواؤنگا اور ایک مہر اور ایک روپیہ نذر اللہ مقصد ثواب حضرت والد بزرگوار اپنے کے کیا مجرد اس نیت کے
نیلہ گاؤ کھڑا ہو گیا مینے دوڑکر فرمایا کہ اسیوقت اسکو حلال کرین اور لشکر مین لاکر اوس طریقے سے کہ نذر مانی تھی بجا لایا کہ گوشت نیلہ گاؤ
کا طعام پکایا اور مہر اور روپیہ کا حلوا پکوا کر فقیرون اور بھوکون کو روبرو اپنے تقسیم کیا بعد دو تین روز کے پھر ایک نیلگاؤ نظر آیا ہرچند تردد
کیا اور چاہا کہ ایک جگہ آرام پکڑے تو تفنگ مارون لیکن بالکل قابو مین نہ آیا اور شام تک اوسکے پیچھے بندوق کاندھے پر رکھے چلا یہانتک
کہ آفتاب غروب ہوا اور مین نا امید اوسکے مارنے سے ہوا ایکبارگی میری زبان سے نکلا کہ خواجہ یہ نیلہ بھی تمھاری نذر ہے کہنا میرا اور بیٹھنا
اوسکا برابر واقع ہوا مینے اوسکے جلد بندوق ماری اور اوسکا بھی بدستور نیلہ پہلے کے طعام پکاکر فقرا کو کھلا دیا روز شنبہ اونیسوین ماہ
ذی الحجہ کو پھر شکار ماہی کا ہوا اس روز تخمیناً تین سو تیس مچھلی شکار ہوئی ہونگی چہارشنبہ رات کو روپباس مین منزل واقع ہوا جو
شکارگاہون مقرریہ میری سے ہے اور حکم ہے کہ کوئی آدمی اوسکے اطراف مین شکار نکرے ہرن کثرت سے اوس جنگل مین جمع ہوئے
ہین چنانچہ آبادیون مین آتے ہین اور ضرر اور آسیب ہر طرحسے بے خوف ہین مینے دو تین روز بیچ اون جنگلون کے شکار کیا
اور بہت ہرن بندوق اور چیتے سے شکار کیے جو ساعت دخول شہر کی نزدیک تھی دو منزل درمیان کرکے شب پنجشنبہ دوم محرم
سنہ ۱۰ کو باغ عبدالرزاق معموری مین کہ ملا ہوا شہر سے ہے اوترا اوس شب مین اکثر ملازمین درگاہ نے مثل خواجہ جہان اور دولت خان
اور ایک جماعت نے کہ شہر مین رہے تھے آکر ملازمت کی ابرج کبھی کہ صوبہ ملک دکن سے مینے طلب کیا تھا آستان بوسی سے مشرف ہوا
اور جمعے کو بھی باغ مذکور مین توقف واقع ہوا اور عبدالرزاق نے اس روز پیشکشین اپنی گذرانین جو آخری روز ایام شکار کا تھا حکم ہوا کہ مدت
شکار اور عدد جانورون کو کہ شکار ہوے ہین عرض کرین چنانچہ ماہ آذر سے لغایت اونتیسوین اسفندارمذ سنہ پانچ تین مہینا اور بیس روز
کی مدت مین شیر بارہ قلادہ اور گوزن ایک اس جھنکارہ چوالیس گوتہ پاچہ ایک راس اور آہو بره دو راس اور ہرن کالے اٹھہ
اس ہرن مادہ اکتالیس لومڑی چار قلادہ قسم گورخر آٹھہ راس پاڑل ایک اس رچھیہ پانچ قلادہ کفتار تین قلادہ خرگوش چھبیس نیل گاؤ
ایک سو آٹھہ راس مچھلی ایکہزار چھیانوے قطعہ عقاب ایک دست تغدری ایک قطعہ طاؤس پچیس قطعہ کار وانک پانچ قطعہ تیتر پانچ قطعہ سرخاب
ایک قطعہ سارس پانچ قطعہ دھیک ایک قطعہ تمام یہ جانور ایکہزار اور چار سو چودہ شکار ہوے روز شنبہ چہارم محرم مطابق ۲۹ اسفندارمذ کو
مین فیل پر سوار ہوکر متوجہ محل ہوا باغ عبدالرزاق سے دولتخانہ قلعہ تک کہ ایک کروہ اور بیس طناب مسافت ہے ہزار اور پانسو روپے نثار کرتا
ہوا بساعت سعید مقررہ داخل دولتخانہ ہوا اور بازارون مین بطریق عادت کے واسطے جشن نوروز کے سامان عمدہ چھت
اور روشنی کی طیاری کی اور جو ایام سیر و شکار مین خواجہ جہان کو حکم ہوا تھا کہ بیچ محل کے ایک عمارت تیار کرے کہ قابل میری نشست
کے ہو اسواسطے خواجہ مشار الیہ نے اس قسم کی عمارت عالیشان مع نقاشی اور تصویرات کے تین مہینے مین تیار اور پوری کی تھی
مین گرد راہ سے اوس عمارت بہشت آئین مین داخل ہوا اور اوس مکان کے دیکھنے سے نہایت خوش ہوا اور ساتھہ تعریف
اور تحسین بہت کے خواجہ جہان نے سربلندی پائی اور جو پیشکشین کہ وہان مرتب کی تھین نظر اشرف مین گذرانین اور بعض اوسمین سے
پسند خاطر لی ہوئین باقی اوسیکو بخشین

چھٹا جشن نوروز کا جلوس ہمایون سے

دوشنبہ ۱۰ محرم سنہ ۱۰۲۰ ایکہزار بیس ہجری مطابق یکم فروردی کو دو گھڑی چالیس پل دن چڑھے آفتاب اپنے برج شرف سے برج حمل
مین آیا مینے اوسیوقت جشن نوروزی ترتیب دیکر تخت سلطنت پر جلوس فرمایا امرا اور تمام ملازمین درگاہ نے سعادت کورنش کی
پائی تسلیمات مبارکبادی کی بجالائے اور پیشکش ملازمین درگاہ مثل میران صدرجہان اور عبداللہ خان فیروز جنگ اور جہانگیر قلیخان کی
نظر سے گذرین اور ہر دہ کے روز آٹھوین تاریخ محرم کو تحفہ راجہ کلیان کا کہ بنگالہ سے بھیجا تھا نظر سے گذرا نوین ماہ مذکور کو جمعرات کے روز
شجاعت خان اور بعضے منصبدار کہ حسب طلب دکن سے آئے تھے حاضر ملازمت ہوئے خنجر جڑاؤ زراق وردی اوزبک کو بخشا
اور اوسیدن دونوین پیشکش نوروزی مرتضی خانکی نظر سے گذری بہت چیزین ہر قسم کی اور ہر جنس سے ترتیب دی تھین مینے سبکو دیکھا اور
جو کچھہ جواہر بھاری قیمت اور اسباب بخلاوف نفیس اور ہاتھی اور گھوڑے سے پسند آیا لیکر باقی واپس کیا اور جڑاؤ خنجر ابوقسیم دکھنی کو
اور تین ہزار روپیہ میر عبداللہ کو اور ایک گھوڑا عراقی مقیم خان کو مرحمت کیا اور شجاعت خان کو اسواسطے دکن سے طلب کیا تھا کہ اوسے
بنگالے مین نزدیک اسلام خان کے بھیجون کہ درحقیقت قائم مقام اوسکے ہوئے اس واسطے منصب اوسکا کہ ہزار اور پانصدی
ذات اور ہزار سوار تھے اور پانصدی ذات اور سوار زیادہ کرکے اوسکو خدمت صوبہ مذکور کی حوالہ کی اور خواجہ ابوالحسن
نے دو لعل اور ایک موتی اور دو نگ انگشتری نظر گذرانی ایرج پسر خانخانان کو خنجر جڑاؤ مرحمت کیا منصب خرم کا ہشت ہزاری
ذات اور پنجہزار سوار تھے دو ہزار اور زیادہ کیے خواجہ جہان کو کہ ہزار اور پانصدی ذات اور ہزار سوار رکھتا تھا پانصدی ذات
اور دو سو سوار اور زیادہ کیے چوبیسوین[۲۴] محرم اٹھارہوین فروردین کو کہ روز بزرگ تھا یادگار علی سلطان ایلچی شاہ عباس دارا ے
ایران کے سے کہ واسطے تعزیت حضرت عرش آشیانی اور مبارکبادی جلوس میرے کے آیا تھا سعادت ملازمت کی پائی اور تحفہ نفیس
ہر جنس کے اور عمدہ گھوڑے مع خط کے کہ میرے برادر شاہ عباس نے بھیجے تھے نظر عالی مین گذرانے اوسی روز خلعت
اور تیس ہزار روپے کہ بحساب ولایت کے ہزار تومان ہوتے ہین اوسکو مرحمت کیے اور وہ خط مبارکبادی جلوس پرسش واقعہ والد
ماجد اس حسن اخلاق اور رعایات آداب یگانگی مین تحریر تھا کہ مینے خوش ہوکر نقل اوسکی بجنسہ اس کتاب مین درج کی

ترجمہ بلفظہ خط شاہ عباس کا

جب تک کہ رشحات سحاب فیض ربانی اور قطرات غمام فضل سبحانی طراوت بخشنے والی حدائق ابداع اور اختراع کے ہون ہمیشہ
گلشن سلطنت اور جہانبانی اور چمن زار ابہت اور کامرانی اعلی حضرت فلک مرتبت خورشید منزلت بادشاہ جوان بخت کیوان وقار
شہریار نامدار سپہر اقتدار خدیو جہانگیر کشور کشا خسرو سکندر شکوہ دارا الوا مسند نشین بارگاہ عظمت و جلال صاحب سریر اقلیم دولت
و اقبال نزہت افزا ے ریاض کامرانی چمن آرا ے گلشن صاحبقرانی چہرہ کشای جمال جہانبانی مبین رموز آسمانی زیور چہرہ دانش
و بینش فہرست کتاب آفرینش مجموعہ کمالات انسانی مرات تجلیات یزدانی کندی بخش ہمت بلند سعادت افزا ے طالع ارجمند آفتاب
فلک اقتدار سایہ عاطفت آفریدگار رجباہ انجم سپاہ فلک بارگاہ صاحبقران خورشید کلاہ عالم پناہ جو بار عنایت الٰہی و چشمہ سار رحمت
نامتناہی سے سرسبز ہوکر ساحت اقدس مساحت اوسکے آسیب خشک سالی عین الکمال سے ہمیشہ محروس اور محفوظ رہے حقیقت
شوق اور محبت اور کیفیت خلت اور مودت کی تحریر پذیر نہین ہے ع قلم را آن زبان نبود کہ راز عشق گوید باز ؂ اگرچہ صورت مین بعد
مسافت مانع دریافت کعبہ مقصود کی ہے لیکن قبلہ ہمت والا نہمت نسبت معنوی کا قرب باطنی ہے الحمدللہ کہ بسبب اتحاد ذاتی کے
یہ نیازمند درگاہ ذوالجلال کا اور وہ نہال ہلسلا ابہت اور اجلال کے اس معنی کو خوب جانتے ہین کہ بعد مکانی اور دوری

صوری جسمانی مانع قرب جانی اور وصال روحانی کی نعین اور باعث اس یکجہتی کے گرد ملال کی اوپر آئینہ خاطر خورشید تمثال کے
نہ بیٹھے کے عکس پذیر جمال اوس مظہر کمال کا ہے اور مدام دماغ روح ساتھ خوشبویون خلت و وداد اور نسیم عنبر شمیم محبت اور اتحاد سے معطر ہو کر
مونست روحانی اور مواصلت جاودانی سے زنگ دور کرنے والا دوستی کا ہے ۵ ہمنشین خیال تو و آسودہ دلم چکین وصالست کہ درد سے
غم ہجر انتش نیست ہلہ الحمد للہ تعالیٰ و تقدس کہ نہال آرزوی دوستان حقیقی کا ثمرہ مقصود سے بارور ہوا اور جو شاہد کہ سالہا سال سے پردہ
خفا مین مستور تھا تضرع اور ابتہال سے بارگاہ واہب متعال مین مقصود اوسکی جلوہ گری سئول تھی اب باحسن وجوہ حجلہ غیب سے اوسنے
ظہور مین آکر پرتو جمال اپنا ساحت آمال خجستہ آل منتظرون پر ڈالا اور اورنگ تخت ہمایون سریر سلطنت ابد مقرون کے بغل گیر اوس انجمن آرائے
بادشاہی اور زینت افزای سریر شاہنشاہی سے ہوا اور لواے جہان کشائی خلافت اور شہریاری اور چتر فلک فرسائی معدلت و جہانداری
اوس نعمت بخش افسر و اورنگ اور عقدہ کشای دانش و فرہنگ سنے سایہ معدلت اور مرحمت کا اہل عالم کے سرون پر ڈالا امید ہے کہ اللہ تعالے
جو امید بخشندہ دانا جہان کا ہے اس جلوس میمنت مانوس اوس خجستہ طالع ہمایون بخت کو کہ فرزندہ تاج اور فرازندہ تخت ہے سبب مبارک
اور میمون اور فرخندہ اور ہمایون کرے اور ہمیشہ اسباب سلطنت اور جہانبانی اور موجبات حشمت اور کامرانی بیچ تزاید اور تضاعف
کے ہون قدیم سے آئین وداد اور روش اتحاد کہ درمیان آبا اور اجداد کے منعقد ہوا ہے اور تازہ درمیان اس مخلص محبت گزین اور اوس
معدلت آئین کے قرار پایا ہے مقتضی اوس بات کا ہوا کہ جو مژدہ جلوس اوس جانشین گورگانی اور وارث افسر صاحبقرانی کا اس ملک
مین پہونچا تو ایک شخص کہ محرمان حریم حضرت سے ہے بسبیل تعجیل مقرر کر کے واسطے مراسم تہنیت کے روانہ کرنا چاہتے تھے لیکن جو مہم آذربایجان اور تسخیر
ولایت شروان کے درپیش تھی اور جب تک خاطر مہر آگین مہمات ولایت مذکورہ سے جمع نہین ہوئی تو لوٹنا طرف مستقر سلطنت کے میسر نہوا اسواسطے
لوازم اس امر خطیر مین تاخیر اور تقصیر واقع ہوئی ہر چند رسوم و عادات ظاہری کو نزدیک ارباب دانش اور بینش کے کچھہ اعتبار نہین لیکن
بالکل موافق اوسکی ظاہر بین بیچ نظر کوتاہ بینون کے کہ سوا امور ظاہری کے نہین دیکھتے حقیقت مین ترک دوستی کا ہے اسواسطے ان ایام خجستہ
فرجام مین کہ خدام ملائکہ احترام مہمات اوس ولایت کی ہوئی سے موافق مدعا احباب کے فارغ ہوئے اور خاطر بالکل اوسطرف سے
جمع ہوئی تو طرف دار السلطنت اصفہان کے کہ مقر سلطنت ہے نزول اجلال کا واقع ہوا اوسوقت امارت شعار کامل الاخلاص و راسخ
الاعتقاد کمال الدین یادگار علی کو کہ باپ دادا سے زمرہ بندگان یکجہت اور صوفیان صافی طویت اس خاندان سے ہے روانہ اوس درگاہ
معلا اور بارگاہ اعلا کا کیا کہ بعد حاصل کرنے سعادت کورنش اور تسلیم کے اور پانے شرف تقبیل اور تسلیم بساط عزت کے ادا کرتے
لوازم پرستش اور تہنیت کے رخصت مراجعت کی لیکر اخبار مسرت آثار سلامتی ذات ملائک صفات اور صحت مزاج وہاج خورشید ابتہاج
سے خوشی زائد کرنیوالا خاطر اس مخلص خیرخواہ کا ہو امید ہے کہ ہمیشہ درخت محبت اور وداد موروثی اور کسبی کا اوپر باغ خلت اور اتحاد صوری
اور معنوی کا کہ بسبب حاصل کرنے تازگی کے اثمار موالات سے اور بہنے نہرون مصادقات سے نہایت تر و تازگی قبول کرنے والا ہے اور یہ وجہ بخشنے
والا کمال نشو و نما کا ساتھ روانہ کرنے خطوط اور وکلا کے کہ حقیقت مین مجالست روحانی ہے محرک سلسلہ یگانگی اور رافع غائلہ بیگانگی کے
ہوتے ہین اور روابط معنوی کو الفت ظاہری سے ملا کر واسطے پورا کرنے کامون کے ممنون بنا مین حق سبحانہ تعالی اوس زبدہ
خاندان جاہ و جلال اور خلاصہ دودمان ہیبت و اقبال کو تائیدات غیب الغیب مین موید رکھے فقط یہان تک میرے بھائی شاہ عباس
کے خط کا مضمون ہے اور جو اکثر امرا سلطان مراد اور آنیال برادران مرحوم میرے کا جو میرے پدر بزرگوار کے سامنے راہی فردوس برین
کے ہوے تھے باسماء مختلف ذکر کیا کرتے تھے اسواسطے مینے حکم دیا کہ ایک کو شہزادہ مغفور اور دوسرے کو شہزادہ مرحوم کہا کرین
اعتماد الدولہ اور عبد الرزاق معموری منصب داران ہزاری و پانصدی کو منصب ہزار و ہشتصدی سے سرفراز کیا اور اوپر سوار اوسکی علم خان

برادر اسلام خان کے دو سو اور پچاس سوار زیادہ کیے اپنے بڑے بیٹے خانخانان کو کہ خانہ زاد قابل مستعد تھا خطاب شاہ نواز خان
کا اور سعد اللہ پسر سعید خان کو لقب نوازش خانی سے سربلندی بخشی وقت جلوس کے مین نے وزنون روپے و اشرفی اور گزون کو تھوڑا
زیادہ کیا تھا چنانچہ تین رتی اوپر اشرفی اور روپیہ کے زیادتی ہوئی تھی اب کہ لوگون نے عرض کیا کہ لین دین مین آرام خلق اللہ کا اوزان سابق
مین ہے چونکہ تمامی باتون مین آرام اور آسودگی خلق اللہ کی منظور رکھتا ہون حکم کیا کہ تاریخ گیارھوین اردی بہشت سنہ چھہ سے سب
ٹکسالون ممالک محروسہ مین اشرفی اور روپے کو باوزان سابق مضروب کرین جو پہلے سکے تاریخ دوم ماہ صفر روز شنبہ سنہ ۱۰۲۰ ایکہزار اور بیس
کو احداد بدنہاد نے سنا کہ کابل سردار صاحب وجود سے خالی ہے اور خانزمان کابل مین نہین ہے اور معز الملک تھوڑے ملازمین سے کابل مین
ہے تو فرصت کو غنیمت جان کر ساتھ سوارون اور پیادون بہت کے غافل اور بیخبر کابل مین پہونچا اور معز الملک نے ساتھ اندازہ قوت
اور حالت اپنے کے تھوڑا سا تردد کیا کابلی اور رہنے والے شہر کے اور جماعت قزلباش نے گلیون کی کوچہ بندی کر کے اپنے
گھرون کو مضبوط کیا تھوڑے پٹھان جمع ہو کر گلیون اور بازار کی طرف سے آئے آدمیون نے چھتون اور اپنے گھرون سے اون سپاہ
پٹھانون کی ایک بڑی جماعت کو تیرون اور بندوقون سے قتل کیا جب بارگی سردار جلیل القدر انکا مع قریب اسی آدمیون کے مارا
گیا تب سوچے کہ شاید کچھ لوگ جمع ہو کر نکلنے کی راہ بند کر لیوین سب گھبرا کر دو سو گھوڑے شہر سے پکڑ کر بھاگے نادعلی میدانی نے کہ متعین
لہوکر سے اوسی دن کے آخر مین کابل مین آکر تھوڑی دور اونکا تعاقب کیا چونکہ فاصلہ ہو گیا تھا اور جمعیت اوسکی کم تھی لاچار لوٹ آیا مینے
اوسکی اس سعی پر کہ سر واقعہ پر جلد آیا اور پہنچا کیا اور معز الملک کی کوشش پر کہ شہر مین کی تھی اون دونون کو منصب زیادتی سے سرفراز
کیا نادعلی کو کہ ہزاری منصب تھا ڈیڑھ ہزاری کیا اور معز الملک کو ڈیڑھ ہزاری تھا ایک ہزار اور آٹھ سو کا منصب دیا پھر جب مجکو ظاہر ہوا کہ کابلی اور خاندوران
دن ٹالتے ہین اور تدارک احداد بدنہاد کا دل نہ ہوا تو مینے چاہا کہ خانخانان کو جو خانہ نشین اور بیکار ہے مع اوسکے لڑکون کے اس خدمت پر
مقرر کرون لیکن قبل اسکے انھین روزون مین قلیچ خان بموجب فرمان میرے کے پنجاب سے آچکا تھا اور خانخانان کی تقرری واسطے
بندوبست احداد کے سنکر اوسے ایسا ملال ہوا کہ خود طالب اس خدمت کا ہوا تب مینے حکم دیا کہ صوبہ داری پنجاب کی مرتضی خان کو کرین
اور خانخانان خانہ نشین رہے اور قلیچ خان کو منصب شش ہزاری ذات اور پنجہزاری سوار کا دیکر حکومت کابل پر واسطے دفع احداد بدنہاد کے
اور کوہستانی چورون کے روانہ کیا تا وہان کے مفسدون کا بندوبست کر کے بیخ و بنیاد سے اونکو اوکھاڑے اور خانخانان کی صوبہ آگرہ
سرکار قنوج و کالپی سے تنخواہ و جاگیر مقرر کر کے اوسکو حکم دیا کہ متمردان اوس نواح کو سزا دیوے اور رخصت کے وقت ہر ایک کو خلعت
خاصہ اور اسپ و فیل خاص انعام مین دیکر روانہ کیا اور انھین دنون بحسن اخلاص اور قدامت خدمت کے اعتماد الدولہ کو منصب
دو ہزاری ذات اور پانسو سوار سے سربلندی بخشی اور پانچہزار روپیہ بطریق انعام عنایت کیے اور مہابت خان کو کہ واسطے لیجانے سامان
ضروری لشکر دکن اور ہدایت اور راہ نمائی اتفاق اور یکدلی وہان کے امرا کے مینے بھیجا تھا بارھوین ماہ تیر مطابق اکیسوین ربیع الثانی
کو لوٹ آیا اور آگرہ مین سعادت ملازمت حاصل کی اور چونکہ اسلام خان کی عرضی سے ظاہر ہوا کہ عنایت خان بنگالہ مین اچھی خدمت
اور نوکری بجا لایا ہے اسواسطے مین نے اوسکا منصب پانصدی سے اور زیادہ کر کے مع اصل و اضافہ کے دو ہزاری کیا اور راجہ
کلیان کے منصب پر کہ وہ بھی صوبہ بنگالہ مین مقرر تھا پانصدی ذات اور تین سو سوار اور بڑھائے کہ کل ڈیڑھ ہزاری ذات اور آٹھ سو
سوار ہو جاوین ہاشم خان کو کہ اوڑیسہ مین تھا حکومت کشمیر کی عنایت کی اور اوسکے چچا خواجگی محمد حسین کو پہلے کشمیر کی طرف روانہ کیا کہ اوسکے جانے
تک کاروبار اوس ملک کا کرتا رہے میرے باپ کے عہد مین اسکے باپ محمد قاسم نے کشمیر کو لیکر داخل ممالک محروسہ کیا تھا چین قلیچ نے کہ
ارشد اولاد سے قلیچ خان کے ہے صوبہ کابل سے آکر سعادت ملازمت حاصل کی جو نسبت خانہ زادی اوسکی ساتھ جوہر ذاتی کے

ف زیادتی اوزان اور رواج سکہ کی

ف فتنہ احداد باغی کابل

جمع تھے اسواسطے اوسکو خطاب خانی سے سربلند کیا اور حسب التماس اوسکے باپ کے بشرط بجا آوری خدمت تیراہ کے پانصدی ذات
اور تین سو سوار اوسکے اگلے منصب پر مینے زیادہ کیے اور چودھوین مرداد کو بنظر قدامت اوسا خلاصمندی اور کاردانی کے اعتماد الدولہ
کو اوپر منصب عالی وزارت کے تمام ممالک محروسہ مین سربلندی دی اور اوسیدن ایک خنجر مرصع یادگار علی ایلچی دارای ایران کو
عنایت کیا اور عبداللہ خان کہ افسر لشکر کا واسطے سرکوبی انا مقہور کے ہوا تھا چونکہ اوسنے اس بات کی ذمہ داری کی کہ گجرات کی طرف
سے مین ولایت دکن مین چلا جاؤنگا اسواسطے اوسکو صاحب صوبہ اوس ملک کا کر کے راجہ باسو کو اوسکی جگہہ سردار لشکر انا مقہور کا
کیا اور پانسو سوار اوسکے اگلے منصب پر زیادہ کیے اور صوبہ گجرات کی عوض صوبہ مالوہ خان اعظم کو عنایت کیا اور چار لاکھہ روپیہ واسطے
سامان اور سرانجام لشکر ہمراہی عبداللہ خان کے کہ راہ ناسک سے قریب ملک دکن کے معین ہوا تھا بھیجے گئے صفدر خان مع بھائیونکے
صوبہ بہار سے آکر آستانہ بوسی سے مشرف ہوا اور غلامان بادشاہی سے ایکنے عجیب و غریب کام تصویر کا دکھایا کہ برابر فندق کے
چھلکے پر چار مجلسین ہاتھی دانت سے تراش کر بنائی تھین اول مجلس کشتی گیرونکی کہ دو آدمی کشتی کرتے ہین اور ایک نیزہ ہاتھہ مین لیے
کھڑا ہی اور ایک بڑا پتھر ہاتھہ مین لیے ہوے ہی اور ایک ہاتھہ زمین پر رکھے بیٹھا ہی اور اوسکے آگے ایک چوب اور کمان اور چند برتن
بنائے تھے اور دوسری مجلس مین ایک تخت بنایا تھا اور اوسپر صورت شامیانہ کی کہ ایک امیر ایک پاون دوسرے پاون پر رکھے
ہوے تکیہ پشت سے لگاکر اوس تخت پر بیٹھا ہوا ہی اور پانچ خدمتگار گرد و پیش اوسکے کھڑے کیے تھے اور اوس تخت پر ایک شاخ درخت کا سایہ
ڈالا تھا تیسری مجلس مین کام نٹون کا بنایا تھا ایک لکڑی کھڑی کر کے تین رسیان اسمین باندھی تھین اور ایک نٹ اوسپر سیدھا پاون
اولٹے ہاتھہ سے پیچھے سر سے پکڑے ایک پاون سے کھڑا ہی اور ایک بکری اوس لکڑی کی کھڑی کی تھی اور ایک شخص ڈھول گردن مین
ڈالے بجا رہا ہی اور ایک آدمی ہاتھہ اوپر کیے کھڑا ہی رسیون کیطرف دیکھتا ہوا اور پانچ آدمی اور وہان کھڑے ہین کہ اون مین سے ایک کے
ہاتھہ مین لکڑی ہی اور چوتھی مجلس مین ایکدرخت بنایا تھا اور اوسکے نیچے تصویر حضرت عیسی علی نبینا و علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بنائی تھی اور
ایک شخص آپکے قدمون پر سر رکھے ہوے ہی اور ایک بوڑھا آدمی آپ سے باتین کر رہا ہی اور چار آدمی اور کھڑے ہوے ہین جو اسطرحکا
کام عمدہ بنایا تھا مینے اوسکو انعام اور زیادتی علوفہ سے سرفراز کیا اور مرزا حسین کہ مینے اوسکو دکن سے بلوایا تھا تیسوین ماہ تیر
اوسنے آکر ملازمت حاصل کی اور صفدر خان کو اضافہ منصب سے سرفراز کیا اور لشکر رانا مقہور کی کمک پر مقرر فرمایا جو عبداللہ خان
فیروز جنگ نے ارادہ کیا تھا کہ راہ ناسک سے نزدیک ملک دکن مین آوے اسواسطے میرے دل مین آیا تھا کہ راجہ رامداس کچھواہہ
کو کہ بندگان باخلاص سے میرے والد مرحوم کے ہی عبداللہ کے ساتھہ مقرر کرون کہ ہر جگہہ اوسکے ہمراہ رہے اور اوسکو نجھوڑے کہ
تہور اور شتابی بے وقت کرے اسواسطے اوسکو اچھی رعایتون سے سرفراز کر کے خطاب راجگی سے کہ اوسکے گمان مین نتھا
ممتاز کر کے نقارہ بھی عنایت کیا اور قلعہ رنتھنبور کو کہ ہندوستان مشہور قلعون سے ہی اوسے راجہ رامداس کچھواہہ کو دیکر خلعت فاخرہ اور ہاتھی اور گھوڑا
دیکر رخصت کیا اور خواجہ ابو الحسن کو کہ دیوانی کل سے موقوف ہوا تھا صوبہ داری دکن پر بلحاظ اسکے کہ میرے بھائی مرحوم کے ساتھہ
مدتون وہان رہا تھا مینے مقرر فرمایا اور ابو الحسن پسر اعتماد الدولہ کو خطاب اعتقاد خانی سے سرفراز کیا اور معظم خان کے لڑکون کو منصب
لائق دیکر بنگالہ مین اسلام خان کے پاس بھیجا اور راجہ کلیان کو سردار اوڑیسہ کا اسلام خان کی تجویز سے کیا اور اوسکو اضافہ دو صدی
ذات و سوار سے سرفراز کیا اور چار ہزار روپے شجاعت خان دکھنی کو عنایت کیے اور ابان کی ساتوین تاریخ بدیع الزمان پسر مرزا شاہرخ
نے دکن سے آکر ملازمت حاصل کی ان دنون مین بسبب شورش اور ہرج مرج کے کہ ولایت ماوراء النہر مین واقع ہوا تھا بہت سے امرا
اور سپاہی قوم اوزبک کے مثل حسین بے اور پہلوان بابا اور نورس بے درمن اور برم بے وغیرہ میری درگاہ مین ملتجی ہو کر ملازم

ہوسے ہر ایک کو ملعت اور نقد اور اسپ اور منصب اور جاگیر سے مینے سرفراز کیا اور دوسری تاریخ آذر کی ہاشم خان بنگالہ سے آکر سعادت آستانہ بوسی سے مشرف ہوا پانچ لاکھ روپیہ بد خرچ واسطے لشکر فیروزی اثر دکن کے کہ سرداری عبداللہ خان مقرر ہوا تھا ہمدست روپ خواص اور شیخ انبیا کے احمدآباد گجرات مین بھیجے اور غرہ دی کو مین بقصد شکار موضع سمونگر مین کہ میری شکارگاہ مقرری ہے متوجہ ہوا اٹھائیس ہرن وہان شکار ہوا اور تیرہ سے سولہ ہرن خود مینے شکار کیے تھے او چھہ کو شاہزادہ خورم نے دو دن رات مین وہان رہا اور اتوار کی رات وہان سے بخیر و خوبی شہر مین آیا اور رات یہ بیت میرے دل مین آئی ؎ بود بر آسمان تا مہر پر نور ۔ مبادا عکس او از چتر شہ دور ۔ او چراغچیون او قصہ خوانون کو مینے حکم دیا کہ وقت سلام او صلوۃ بھیجتے مین او قصہ کہنے کی ابتدا اس شعر سے کیا کرین اور اب اصطلاح ہو تابئی تکبیر ہی ماہ دی کو شنبہ کے دن عرضداشت خان اعظم کی پہونچی کہ عادل خان بیجاپوری اپنی تقصیرون سے پشیمان ہو کر بندگی اور دولت خواہی مین زیادہ سب سے سرگرم ہے اور چودھوین دی کو مطابق سلخ شوال کے ہاشم خان طرف کشمیر کے رخصت ہوا اور یادگار علی ایلچی ایران کو فرغل خاصہ مینے عنایت کیا اور اعتقاد خان کو اپنی ایک تلوار خاص سر انداز نام بخشی اور شادمان ولد خان اعظم کو خطاب شادمان خانی کا دیکر منصب اوسکا اصل و اضافہ سے ایکہزار او منتصدی ذات او پانسو سوار مقرر ہوے اور نشان سے سرفراز ہوا اور سردار خان برادر عبداللہ خان فیروز جنگ و ارسلا خان بی اوزبک کے حراست سیستان کی اوسکے تفویض تھی سبکو مینے نشان عنایت کیے اور مینے خاص جو ہرن مارے تھے حکم کیا کہ اونکے چمڑے کی جانمازین بنوا کر دیوان خاص و عام مین بھیجوا دین کہ لوگ اوسپر نمازین پڑھا کرین اور میر عدل او قاضی کو کہ مدار علیہ امورات شرعیہ کے ہین بواسطہ رعایت عزت شرع کے حکم کیا کہ مجکو زمین بوس جو مشابہ بسجدہ کے ہے نہ کیا کرین اور پنجشنبہ کو بائیسوین تاریخ دی کے پھر سمونگر کیطرف شکار کو متوجہ ہوا چونکہ وہان ہرن بہت جمع تھے اسواسطے خواجہ جہان کو رخصت کیا کہ گھیر کر اون سبکو میرے خیمون کیطرف لاوین ڈیڑھ کوس خیمہ شاہی تھا جب مینے سنا کہ بہت شکار گھیرے مین آیا ہے تو اوس طرف متوجہ ہو کر جمعہ کے دن مینے شکار شروع کیا اور آیندہ جمعرات تک ہر روز بیگمات کے ساتھ اوس گھیرے مین جتنے شکار چاہتا مارتا تھا بعضے زندہ پکڑے جاتے تھے اور بعضے بندوق و تیر سے مارے جاتے تھے اتوار او جمعرات کو کہ مین بندوق جانور پر نہین مارتا ہون اسواسطے ان دنون مین زندہ پکڑتے تھے غرض اس ہفتے مین نو سو سترہ نر و مادہ شکار ہوے اونمین سے چھہ سو اکتالیس ہرن نر و مادہ زندہ گرفتار ہوے چار سو چار فتحپور کو روانہ کیے کہ وہان کے کرنے مین اونکو چھوڑ دین او چوراسی کو اون مین حکم کیا کہ اونکی ناکون مین نتھین چاندی کی ڈالکر اوسی زمین مین آزاد کرین اور دو سو چہتر ہرن کہ تیر و بندوق چینتے سے مارے گئے تھے ہر روز اونکو بیگمات او خادمان محل مین اور باقی امرا اور بندگان شاہی کو تقسیم کیے اور جب مین شکار کرنے سے تھک گیا تو سب امرا کو فرمایا کہ شکارگاہ مین جاکر باقیون کو مارین اور خود بدولت مع الخیر روانہ شہر کو ہوا اور یکم بہمن مطابق سترھوین ذیقعدہ کو مینے حکم دیا کہ ممالک محروسہ کے بڑے شہرون مین مثل الہ آباد اور احمدآباد اور لاہور اور آگرہ اور دلی وغیرہ کے لنگرخانے واسطے فقرا کے بناوین عجب بڑے شہر تئیس شمار ہوے منجملہ اونکے چھہ جگہہ اول سے لنگرخانے تھے اور چوبیس مین اب جاری کرنے کا حکم دیا اور چوتھی تاریخ بہمن کی ہزاری منصب راجہ نرسنگھہ دیو پر اضافہ کیا کہ سب چار ہزاری ذات او دو ہزار سوار ہو جاوین اور تلوار خاص اوسکو مرحمت کی اور دوسری خاص تلوار شاہ بچہ نام شاہنواز خان کو عنایت کی سولوین ماہ اسفندار کو بدیع الزمان پسر مرزا شاہرخ کا لشکر نامقہور پر افسر مقرر ہوا اور اوسکے ہاتھہ راجہ باسو کے واسطے مینے ایک تلوار بھیجی اور جب مینے مکرر سنا کہ امرا سرحد کے بعضے مقدمات کو کہ اونکے غیر مناسب ہے عمل مین لاتے ہین اور بلحاظ شرع و تورہ کا نہین کرتے اسواسطے مینے بخشیون کو فرمایا کہ فرمان امراے سرحد کو تحریر کرین کہ پھر مرتکب ایسے کامون کے جو خاص لائق بادشاہون کے ہین نہوین

اول یہ کہ جھروکے مین نہ بیٹھا کرین اور امرا اور سردار جو مقرر اونکی کمک کو ہین تکلیف چوکی او تسلیم کی نکرین اور ہاتھی نہ لڑایا کرین اور سیاست کیواسطے آنکھیں نہ پھوڑا کرین اور ناک کان نہ کاٹیں اور نہ زبردستی کسیکو مسلمان نکرین اور اپنے نوکرون کو خطاب ندیا کرین اور

ف لنگرخانے بادشاہی واسطے غربا کے

ف آئین حضرت جہانگیر کے

نوکران شاہی سے کورنش اور تسلیم نلیا کرین اور گوئیون کو موافق معمول دربار شاہی کے جھوکی پر تقصر نکرین اور سوار ہوتے وقت نقارہ نہ بجواوین اور ہاتھی
گھوڑے جو لوگون کو دین خواہ وہ ملازم شاہی ہون خواہ نوکر اونکے تو جلو اور چابک اونکے کندھون پر رکھواکر سلام اونسے نلیا کرین اور اپنی سواریون
مین ملازمان شاہی کو پیادہ نہ چلوایا کرین اور جو اونکو لکھین مہر او سپر نکرین اور ان سب پر کہ آئین جہانگیری مشہور ہین ہمیشہ عمل کرتے رہین ؛

جشن ساتوان نوروز کا جلوس مبارک سے

سہ شنبہ غرہ فروردین کو ساتوین سال جلوس موافق سولوین محرم کے سنہ ۱۰۲۱ ایکہزار اکیس ہجری کو درمیان دار الخلافہ آگرہ مین مجلس نوروز
عالم افروز اور جشن عشرت اندوز کی مرتب ہوئی او پنجشنبہ تیسری فروردین کو بعد گذرنے چار گھڑی کے کہ ساعت مقرر کی ہوئی نجومیون کی تھی
مین تخت پر بیٹھا اور موافق ہر سال کے حکم دیا کہ روز شرف آفتاب تک بازار آراستہ اور مجلس عشرت مرتب رہے خسرو بے اوزبک کہ میان قوم
اوزبک مین خسرو قمچی مشہور ہے انہین دنون مین آیا اور سعادت ملازمت حاصل کی چونکہ مرد معتبر ملک ماوراء النہر کا تھا اسواسطے اوسکو مینے
بہت عنایتون سے سربلند کیا اور خلعت خاصہ دیا اور یادگار علی ایلچی ایران کو پندرہ ہزار روپے بطریق مدد خرچ کے عنایت کیے اور
انہین دنون پیشکش افضل خان کی تیس ہاتھی اور اٹھارہ ٹانگن اور نکڑے تھان بنگالے کے اور چوب صندل اور نافے مشک کے اور چوب
عود اور باقی ہر طرح کی چیزین صوبہ بہار سے آئی تھین نظر اشرف مین گذرین اور بعد اسکے بیالیس گھوڑے اور دو شتر چینی اور خطائی اور چمڑے
سمور کے اور باقی تحفہ کہ کابل اور اوس طرف مین ملتے ہین پیشکش بھیجے ہوے خاندوران خان کے بھی ملاحظہ کیے او باقی امیرون نے
اپنے گھرون مین پیشکشین آراستہ کرکے کمال تکلفات کیے تھے موافق دستور سال کے ہر روز ایک ایک کی پیشکش کو ملاحظہ فرماتا تھا اون مین سے
جو پسند خاطر ہوتی اوسکو لے لیتا اور باقی صاحب خانہ کو مرحمت کرتا اور تیرہوین فروردین کو مطابق اونتیسوین محرم کی عرضداشت اسلام خان کی
آئی کہ تائید الٰہی اور برکت اقبال شاہی سے بنگالہ عثمان افغان کے فساد سے خالی ہو گیا حقیقت اس لڑائی کی بھی لکھی جائیگی چند خصوصیتین
بنگالہ کی تحریر ہوتی ہین کہ بنگالہ ایک ملک ہے نہایت وسیع دوسری اقلیم مین طول اوسکا بندر چاٹگام سے موضع گڑہی تک ساڑھے چار سو
کوس تک کا اور عرض اوسکا شمالی پہاڑون سے ملک مدارن کے کنارے تک دو سو بیس کوس حاصل اوسکا تخمینا ساٹھہ کرور دام ہوتے ہین
اگلے حاکم بنگالہ کے ہمیشہ بیس ہزار سوار اور ایک لاکھ پیدل رکھتے تھے اور ایکہزار ہاتھی اور چار یا پانچہزار کشتی نواڑے کی اور باقی سامان جنگ
وغیرہ کا اونکے یہان رہتا تھا شیر خان اور سلیم خان کے وقت سے یہ ملک پٹھانون کے پاس رہا جب ملک ہندوستان میرے والد کی
حکومت سے مزین ہوا تو اونھون نے افواج قاہرہ اوس ملک کیطرف روانہ کی اور بہت مدت تک اوس طرف توجہ فرمائی تب بسعی
و کوشش اولیای دولت قاہرہ کے خانجہان نے داؤد کرانی وہان کے حاکم آخر کو مارا اور اوسکا لشکر متفرق ہوا او سدن سے یہ ملک میرے
نوکرون کے تصرف مین آیا اور اب تک کچھ پٹھان اوسکی اطراف مین رہ گئے تھے اور دور دور کے مقام کچھ اونکے تصرف مین تھے لیکن
رفتہ رفتہ وہ بھی ہماری فوجون سے عاجز ہوے اور تمام ملک ہمارے تصرف مین آیا اور جب بندوبست تمام ملک کا اللہ تعالی کی عنایت سے
متعلق میری ذات سے ہوا تو مین نے اول سال جلوس مین راجہ مانسنگھہ کو کہ وہان کی حکومت پر مقرر تھا اپنے پاس بلوالیا اور قطب الدین خان
کوکلتاش کو کہ میرے امیرون مین ممتاز تھا اوسکی جگہہ بنگالہ مین بھیجا لیکن وہ وہان پہونچکر چند دنون مین ایک مفسد کے ہاتھہ سے کہ اوس
ملک مین متعین تھا شہید ہوا اور وہ نمک حرام بھی سزا مین مارا گیا پھر مینے جہانگیر قلیخان کو کہ صاحب صوبہ اور جاگیردار ملک بہار کا تھا بسبب
نزدیک ہونے کے منصب پنجہزاری ذات او سوار سے سرفراز کرکے حکم دیا کہ بنگالہ مین جاکر وہان کا حاکم رہے اور اسلام خان کو جو آگرہ مین تھا صوبہ
بہار مین بھیجا کہ اوس ملک کو اپنی جاگیر مین رکھے تھوڑی مدت تک جہانگیر قلیخان حاکم بنگالہ رہا لیکن خرابی آب و ہوا سے
کمال بیمار ہو کر وفات پائی جب مینے لاہور مین حال اوسکی وفات کا سنا تو اسلام خانکے نام فرمان لکھا کہ صوبہ بہار کو افضل خان کے

ف بیان بنگالہ

ف ساٹھہ کرور دام کے حساب سے کلدار روپیہ ایک کرور پچاس لاکھ روپیہ ہوتے ہین اور جب ملک اوڑیسہ بھی بنگالہ مین داخل تھا حساب مع اوسکی آمدنی کے ہے

سپرد کرکے ہمو جلد تر روانہ بنگالہ کا ہوا اور ایسی بڑی خدمت اوسکو دینے سے بسبب اوسکی کم عمری کے اکثر لوگون نے باتین کین لیکن جو ہر ذاتی
اور استعداد اصلی اوسکی جو میری نظر مین تھی اسواسطے خود مینے اپنی فکر سے اوسکو اس خدمت پر مقرر کیا بحسب اتفاق اوسنے امورات
اوس ملک کے ایسے خوب سرانجام دیے کہ ابتدا عملداری سے آج تک کسی نے وہان کا ایسا بندوبست نکیا تھا او بعض عمدہ کامون مین سے
اوسکے ایک دفع کرنا عثمان خان کا ہیکہ اوسنے میرے والد مرحوم کے وقت مین کئی بار افواج شاہی سے مقابلہ کیا تھا اور آج تک لڑا کیا
اندنون کہ اسلام خان نے موضع ڈھاکہ کو اپنا مقام گاہ کیا تھا اور اودھر کے زمینداروں کے بندوبست پر متوجہ ہوا تو اوسکے دلمین آیا کہ
کچھ فوج عثمانخان کے ملک کو روانہ کرنا چاہیے اگر اطاعت بادشاہ کی قبول کرے تو بہتر ورنہ اور مخالفون کی طرح اوسکو بھی سزا دیجاوے اور چونکہ شجاعت خان
ان دنون اسلام خان کے پاس پہونچ گیا تھا تو قرعہ سرداری اس لشکر کا اوسکے نام نکلا اور چند افسر بھی مثل کشور خان اور افتخار خان اور
سید آدم بارہہ اور شیخ اچھے بھتیجا مقرب خان کا اور معتمد خان اور لڑکے معظم خان کے اور اہتمام خان وغیرہ کہ معتمدان شاہی سے ہین
اور اپنے لوگون مین سے بھی ایک جماعت اونکے ہمراہ کردی اور نیک ساعت مین اس لشکر کو اوسطرف روانہ کیا اور میر قاسم پسر مرزا مراد
کو میر بخشی اور واقعہ نویس کیا اور چند زمینداروں کو بھی واسطے راہ بتلانے کے ہمراہ بھیجا غرض جب یہ فوج شاہی اوسکے ملک وقلعے کے
قریب پہونچی تو اول کئی وکیل اوسکی فہمایش کو گئے کہ اوسکو واسطے اطاعت بادشاہ کے ہدایت کرین اور فساد سے باز رکھین لیکن چونکہ
کمال غرور اوسکے دماغ مین سمایا ہوا تھا اور ہمیشہ بنگالہ اور دوسرے ملکون کا لینا اوسکے خیال مین تھا اسواسطے ہرگز اوسنے اونکی باتونکو
نسنا اور مستعد جنگ کا ہوا اور ایسی جگہہ واسطے لڑائی کے مقرر کی کہ وہان جھیل اور دلدل تھی یکشنبہ نوین محرم کو شجاعت خان نے بساعت
نیک افواج قاہرہ کو مقرر کیا کہ ہر ایک اپنی اپنی جگہہ مقرر پر کھڑے ہون عثمانخان نے اوسدن قرار جنگ دل مین نکیا تھا لیکن جب سنا کہ لشکر
شاہی طیار ہوکر آیا ہے تو لاچار سوار ہوکر نالہ کے کنارے پر آیا اور اپنے سوار و پیادون کو برابر لشکر بادشاہی کے کھڑا کیا جب لڑائی گرم ہوئی
اور ہر فوج اپنے سامنے کی فوج کیطرف بڑھی تو پہلے اوس مفسد نے اپنے مست ہاتھی کو بادشاہی ہراول فوج پر بڑھایا اور خوب لڑائی ہوئی
ہراول کے سردارونمین سے سید اعظم بارہہ اور شیخ اچھے درجہ شہادت کو پہونچے اور برنغار کے سردار افتخار خان نے بھی خوب بہادری کرکے
حق نمک ادا کیا اور جان قربان کی اور اوسکے ہمراہی بھی ایسے لڑے کہ ٹکڑے ٹکڑے ہوگئے اور اسیطرح سردار جرنغار بھی کشور خان داد
مردمی کی دیکر فدا ہوا اور باوجودیکہ وہ بدبخت بھی بہت زخمی اور مارے گئے تھے لیکن وہ کمبخت یہ سمجھا کہ سردار ہراول اور افسر برنغار اور
جرنغار کے فوج شاہی سے مارے گئے ہین اور یہی ایک غول رہا ہے اس خیال پر اپنے لوگون کا مرنا اور زخمی ہونا اوسپر بھاری نگذرا اور اوسی
گرمی سے غول پر گرا اور ادہر بھائی بیٹے شجاعت خان کے اور باقی افسران فوج شاہی اونکو گھیرے ہوئے شیرون کی طرح عثمانخان کو جستجو
کررہے تھے چنانچہ اسی تلاش مین اکثر شہید ہوے اور اکثرون نے بڑے بڑے زخم اوٹھائے اسی حال مین اوسنے اپنا پہلا ہاتھی مست
گجپت نام شجاعت خان پر دوڑایا اوسنے برچھا اوٹھا کر اوس ہاتھی کے مارا لیکن ایسا مست ہاتھی تھا کہ اوس برچھے سے نرو کا تو شجاعت خان
نے تلوار نکالکر پے در پے دو سہ ہاتھ مارے وہ اوسکو بھی خیال مین نہ لایا تو شجاعت خان نے جمدھر نکال دو جمدھر اوسکے مارے وہ
اوس سے بھی نرو کا اور شجاعت خان کو مع گھوڑے کے گرادیا شجاعت خان نے گرتے وقت جہانگیر شاہ پکار کے کہا اور گھوڑے سے
جدا ہوگیا اوسکے اردلی نے دو تلوارین ہاتھی کے اگلے پاؤن پر مارین کہ ہاتھی بیٹھ گیا پھر اردلی نے ہاتھی بان کو نیچے گرادیا پھر شجاعت خان
نے پیادہ جمدھر سے ہاتھی کی سونڈ اور پیشانی کو اسقدر زخمی کیا کہ ہاتھی اوسکے وار سے چلا کر لوٹ گیا اور بسبب زخمون کے اپنی
فوج مین جاکر گر پڑا اتنے مین شجاعت خان کا گھوڑا صحیح و سالم اوٹھکر کھڑا ہوا اور یہ اوسپر پھر سوار ہوگیا اتنے مین اون لوگون نے
ایک ہاتھی جنگی اور شجاعت خان کے نشان بردار پر دوڑایا اور اوس نشان کو مع گھوڑے گرادیا شجاعت خان یہ دیکھکر دوڑتا ہوا آیا اور

لڑائی افواج جہانگیری کی عثمان خان سے صوبہ بنگالہ مین

فتحیابی شجاعت خان کا

نشان بردار کی تسلی کو پکارا کہ خبردار مت گھبرانا مین زندہ ہون اوسوقت نشان کے نیچے بہت بندگان شاہی حاضر تھے سب تیر وجمدھر اور شمشیر لیکر ہاتھی پر دوڑے اتنے مین شجاعت خان نے علمدار کو اوٹھایا اور دوسرا گھوڑا منگواکر سوار کیا پھر وہ نشان بلند کر کے اپنی جگہہ کھڑا ہوا غرض اسی کشت وخون مین گولی بندوق کی عثمان خان کی پیشانی پر لگی اور ہرچند لوگون نے اوسکے مارنے والے کو ڈھونڈھا نہ پایا لیکن وہ بباعث اس زخم کے اوس تیزے سے باز رہا اور دوپہر تک اوسنے اپنے لوگون کو لڑائی کی ترغیب دیکر میدان جنگ گرم رکھا بعد اوسکے وہ لوگ بھاگے اور فوج شاہی نے پیچھا کیا یہان تک کہ اونکو اونکے سنگر مین داخل کیا دشمنون نے اوسمین گھسکر فوج کو تیر وبندوق سے روکا اور بادشاہی لوگون کو اندر نہ جانے دیا لیکن ولی خان برادر عثمان خان اور ممریز اوسکے بیٹے نے مع اور دیگانون کے عثمان خان کے زخم پر نظر کی تو جانا کہ یہ اس زخم سے نہ بچیگا اب اگر ہم بھاگ کر اپنے قلعے مین جاوین تو ان لوگون مین سے کوئی زندہ نہ رہیگا صلاح یہ ہی کہ ابھی اسی سنگر مین لڑتے رہین بعد اخیر رات کو فرصت دیکھکر قلعے مین چلے جاوین غرض آدھی رات کو عثمان خان مرگیا اخیر شب کو اوسکی لاش لیکر وہ لوگ قلعے کیطرف روانہ ہوے اور سامان وغیرہ سب وہین چھوڑا قراولون نے یہ خبر شجاعت خان کو دی دوشنبہ کے فجر کو سب دولتخواہان شاہی جمع ہوے اور یہ صلاح کی کہ انکا تعاقب کرو اور انکو فرصت نہ لینے دو ولیکن بسبب ماندگی سپاہ اور کفن دفن شہیدون اور غمخواری زخمیون کے تعاقب سے باز رہے اور اسی سعی مین تھے کہ عبد السلام معظم خان کا بیٹا تین سو سوار اور چار سو توپچیون سے وہان پہونچا اور جب یہ لشکر تازہ اور مدد کو آگیا تو سب ملکر اون کے پیچھے چلے یہ خبر عثمان خان کے بھائی ولی نے کہ اوسکے بعد سر فتنہ ہوا تھا سنی کہ شجاعت خان مع ایک نئے تازہ لشکر کے کہ ابھی آیا ہی عنقریب آپہونچا اوسوقت اوسنے اپنا بچاو سوا عجز وانکسار اور اخلاص ومصلحت کے نہ دیکھا اور لوگون کے واسطے سے پیغام بھیجا کہ جو سر فتنہ تھا وہ نہ رہا اب ہم جو لوگ کہ باقی ماندہ مسلمان اور بندہ بادشاہی ہین اگر قول وقرار دو تو ہم آکر تمسے ملین اور بادشاہی بندگی مین حاضر رہین اور اپنے ہاتھی پیشکش کرین شجاعت خان اور معتقد خان نے کہ لڑائی مین عمدہ خدمتین کی تھین بصلاح اور دولتخواہون کے مصلحت جانکر اونکو امان دی اور اقرار سے تسلی کی دوسرے دن ولی مع خویشان وقریبان عثمان خان کے آکر شجاعت خان اور باقی سردارون سے ملا اور اونچاس ہاتھی پیشکش کیے شجاعت خان اور امراے شاہی کو ہر گنہ ادھار مین کہ اوسکے تصرف مین تھا چھوڑکر خود مع ولی اور باقی افغانون کے چھٹی صفر کو دوشنبہ کے دن مع افواج قاہرہ جہانگیر نگر مین آکے اور اسلام خان سے ملے جب آگرہ مین یہ خبر خوشی کی اس بندہ درگاہ الٰہی نے سنی تو سجدۂ شکر بجا لایا اور اس فتح کو محض عنایت الٰہی سے جانا اور اس حسن خدمت پر اسلام خان کو شش ہزاری منصب سے سرفراز کیا اور شجاعت خان کو خطاب رستم زمان کا دیکر ہزاری ذات اور سوار اوسکے اگلے منصب پر بڑھایا اور دوسرے امیرونکو بھی موافق اونکے خدمت کے اضافہ اور رعایتون سے ممتاز کیا اور جب پہلے یہ خبر عثمان خان کے مارے جانیکی عوام مین مشہور ہوئی تھی تو واسطے صدق وکذب اس خبر کے مینے فال دیوان مین لسان الغیب خواجہ حافظ شیرازی کے دیکھی تو یہ غزل نکلی ~~ دیدہ دریا کنم وصبر بصحرا فکنم ؛ اندرین کار دل خویش بدریا فکنم ؛ خوردہ ام تیر فلک بادہ بدہ تا سرمست ؛ عقدہ در بند کمر ترکش جوزا فکنم چونکہ یہ بیت مناسب مقام کے تھی تو مینے اوس سے فال فتح کی لی بعد چند روز کے خبر آئی کہ عثمان خان تیر قضا سے مارا گیا اور بہت ڈھونڈھا اوسکا قاتل معلوم نہوا اور سولہوین فروردین کو مقرب خان کہ سرداران عمدہ اور محرمان سرکار جہانگیری سے ہی منصب پنجہزاری ذات اور دو ہزار سوار سے سرفراز ہو کر بندر کھنبایت سے آیا اور سعادت ملازمت سے مشرف ہوا مینے اوسکو بجہت چند مصلحت کے حکم کیا تھا کہ بندر گووہ مین جاکر وہان کے حاکم وزیر ہی کو دیکھے اور وہان کی جو عمدہ چیزین دیکھے خاص ہمارے واسطے خرید لاوے اسواسطے وہ گووہ کو گیا اور ایک مدت وہان رہکر جو عمدہ چیز وہان دیکھی بے طمع زر قیمت منہ مانگی فرنگیون کو دیکر خریدی جب وہان سے لوٹکر آیا تو وہ سب چیزین

کئی مرتبے مین میری نظر سے گذرانین ہر طرح کے اوسمین تحفے تھے اور چند جانور اوسمین بہت عجیب و غریب تھے کہ مینے نہ دیکھے
تھے بلکہ کوئی اونکا نام بھی نہین جانتا تھا حضرت فردوس مکانی نے ہرچند اپنے واقعات مین صورت اکثر جانورون کی لکھی ہی لیکن تصویر
اونکی نہ بنوائی مینے جہانگیر نامے مین انکی تصویرین بھی بنوا دین کہ جیسا سننے سے اونکے تعجب ہوتا ہی دیکھنے سے بھی حیرت ہو ایک جانور
اون مین مورنی سے بڑا تھا اور مور سے چھوٹا اور مستی مین اپنی دم کو طاوس کیطرح کر لیتا ہی اور ناچتا ہی چونچ اور پاون اوسکے
مرغی کے مشابہ ہین اور اوسکے سر و گردن پر ہر دم نیا رنگ ظاہر ہوتا ہی مستی مین ایسا سرخ ہو جاتا ہی کہ گویا مرجان ہین جڑا ہوا ہی
اور تھوڑی دیر مین وہی جگہ سفید ہو جاتی ہی اور روئی کیطرح نظر آتی ہی طرفہ یہ ہی کہ مستی مین وہ ٹکڑے گوشت کے جو مثل کیس مرغ کے
ہین بقدر ایک بالشت کے سونڈ کیطرح لٹک آتے ہین اور پھر جب اوسکو کھینچتا ہی تو بارہ سنگھے کے سینگ کیطرح دو دو انگشت کھڑے ہوے
نظر آتے ہین اور آنکھون کے کنارے ہمیشہ فیروزہ رنگ رہتے ہین کہ اونکا رنگ نہین بدلتا اور رنگ باقی پرونکا مختلف دکھائی دیتا
ہی برخلاف طاوس کے پرون کے اور ایک بندر عجیب طرحکا لایا تھا کہ ہاتھ پانون اور سر گوش اوسکے مثل بندر کے اور منہ لومڑی
کا سا اور آنکھین باز کی سی لیکن باز کی آنکھون سے بڑی اور سر سے دم تک ایک گز کا تھا بندر سے نیچا اور لومڑی سے اونچا بال
بدن کے بھیڑ کیطرح خاکستری رنگ کانون سے نتھنے تک سرخ دم آدھہ گز سے کچھہ بڑی بخلاف اور بندرون کے اوسکی دم بلی کی
طرح گری تھی کبھی ہرن کے بچے کیطرح بولتا ہی غرض عجیب جانور ہی اور جنگلی جانورون سے جنکا جکاور رکھتے ہین کسی سے نہین سنا کہ اوسنے
گھر مین انڈے بچے دیے ہون میرے والد نے بھی بہت کوشش کی لیکن بچے نہوے اور مینے جب اونکے نر و مادہ کو بہت سے لیکر اکٹھا رکھا
تو انڈے دیے پھر مینے مرغی کے تلے بچے نکلوائے اور دو سال مین قریب ساٹھ بچون کے ہوے اور کچھہ اوپر پچاس کے بڑھے لوگون نے
اس سے کمال تعجب کیا اور کہنے لگے کہ ہمنے ولایت مین بہت سعی کی لیکن اونکے بچے نہوے اور مین نے انھین دنون مین مہابت خان کے
منصب پر ہزاری ذات اور پانسو سوار زیادہ کیے کہ سب چار ہزاری ذات اور ساڑھے تین ہزار سوار ہو جاوین اور منصب اعتماد الدولہ
کا مع اصل و اضافہ کے چار ہزاری ذات اور ہزار سوار کا مقرر ہوا اور مہا سنگھہ کے منصب پر بھی پانصدی ذات اور سوار زیادہ کیے کہ منصب اوسکا
اصل و اضافہ سے سہ ہزاری ذات اور دو ہزار سوار کا ہو جاوے اور اعتماد خان کے منصب پر پانصدی ذات اور دو سو سوار بڑھائے کہ
کل ہزاری ذات اور تین سو سوار کا ہو جاوے اور خواجہ ابو الحسن نے انھین دنون مین دکن سے آکر سعادت ملازمت کی حاصل کی اور دولتخان
کہ فوجدار الہ آباد اور جونپور کا تھا خدمت مین حاضر ہوا اوسکے ہزاری منصب پر پانسو مینے اضافہ کیے اور شرف آفتاب کے دن اونیسوین
فروردین کو منصب سلطان خورم کا کہ دس ہزاری تھا بارہ ہزاری کیا اور اعتبار خان کو کہ سہ ہزاری ذات اور ہزار سوار کا منصب رکھتا تھا
منصب چار ہزاری سے سرفراز کیا اور مقرب خان کو کہ منصب دو ہزاری ذات اور ہزار سوار کا رکھتا تھا پانصدی ذات اور سوار زیادہ
کیے اور منصب خواجہ جہانکا کہ دو ہزاری ذات اور آٹھہ سو سوار کا تھا پانصدی اضافہ ہوے غرضکہ اونھین ایام نوروز مین اکثر بندگان شاہی
اضافہ منصب سے سرفراز ہوے اور انھین دنون مین دلیپ نے دکن سے آکر ملازمت حاصل کی چونکہ اوسکے باپ راجہ رایسنگہ
نے وفات کی تھی اسواسطے مینے اوسکو خطاب راے سے سربلندی دیکر خلعت پہنایا اور رایسنگھہ کا ایک بیٹا اور تھا سورج سنگھہ نام اور باوجود اسکے
رایسنگھہ نے سورج سنگھہ کی ماں کی محبت سے اوسکو اپنا جانشین کرکے ٹیکا دیا تھا اور چاہتا تھا کہ سورج سنگھہ میرا جانشین ہو بعد اوسکے وفات کے
سورج سنگھہ نے کہا کہ باپ نے مجھکو ٹیکا دیکر اپنا جانشین کیا ہی مینے اوسکی اس بات سے ناراض ہوکر کہا کہ اگر باپ نے تجھکو ٹیکا دیا ہی تو اب
مین دلیپ کو سرفراز کرکے ٹیکا دیتا ہون پھر اپنے ہاتھہ سے اوسکی پیشانی پر ٹیکا لگا کر جاگیر اور ملک اوسکے باپ کا اوسکو
عنایت کیا اور اعتماد الدولہ کو دوات و قلم مرصع عنایت ہوا اور لکھمی چند راجہ موضع کماؤن کا کہ کوہستانی معتبر راجون سے ہی

ف ... اور ... مین ... هین

ف لکھمی چند راجہ کو بلا کر جاگیر ... کیا

اور اوسکا باپ راجہ اودھرم سپہ سے باپ کے عہد مین آیا تھا اور آتے وقت عرضی کی تھی کہ راجہ تودرمل کا بیٹا اگر میرا ہاتھ پکڑکے
خدمت مین لے چلے سو بموجب اوسکے التماس کے تودرمل کا بیٹا اوسکے لانیکو مقرر ہوا تھا اسواسطے لکھمی چند نے بھی التماس
کیا کہ اعتماد الدولہ کا بیٹا آکر مجھے خدمت مین لے چلے سو مینے شاہ پور کو بھیجا کہ اوسکو اپنے ہمراہ لے آوے اور پہاڑ کی تحفون سے
عمدہ تانگن اور شکاری جانور از قسم باز و جرہ اور شاہین وغیرہ سے اور مشک نافے اور مشک والے ہرنون کے چمڑے کہ اون مین
نافے لگے ہوے تھے اور تلواریں جنکو ہند مین کھانڈہ کہتے ہین اور خنجر کہ اس زبان مین کٹارہ کہتے ہین اور ہر طرح کی چیزین لاکر
نذر کین درمیان راجون اس کوہستان کے یہ راجہ بوجہ اسکے کہ سونا بہت رکھتا ہی معروف اور مشہور ہی کہتے ہین کہ کان سونے کی
اوسکی ولایت مین ہی اور مینے واسطے بنا کرنے دولتخانہ لاہور کے خواجہ جہان خواجہ دوست محمد کو کہ اس کام مین مہارت تمام رکھتا ہی
بھیجا مہمات دکن سے کہ بسبب سردارون کے نفاق اور بے پروائی خان اعظم کے ایسے بگڑے کہ شکست عبداللہ خان کی ہوئی تو خواجہ
ابوالحسن کو واسطے تحقیق اس واقعہ کے مینے بلا کر دریافت کیا تو معلوم ہوا کہ شکست عبداللہ خان بارہ کی بسبب غرور اور جلد چلنے اور
بات نہ ماننے کے ہوئی تھی اور کچھ تھوڑا سا فتور بسبب نفاق اور نا اتفاقی امرا کے بھی واقع ہوا چونکہ ازسرنو قرارداد وہ ہوا تھا کہ عبداللہ
خان ناسک ترنبک کیطرف سے ساتھ لشکر گجرات اور اون امیرون کے کہ ہمراہ اوسکے تعین کیے گئے تھے روانہ ہوے یہ فوج ساتھ
سردارون معتبر امیرون والا مثل راجہ رامداس اور خان عالم و سیف خان و علی مردان خان بہادر و ظفر خان اور دوسرے بندہاے
نمک خوار کی آراستگی تمام رکھتے تھے شمار لشکر کا دس ہزار سے گذر کر چودہ ہزار تک پہونچا تھا اور برار کیطرف سے مقرر تھا کہ راجہ مانسنگھ
اور خان جہان اور امیر الامرا اور بہت لوگ سردارون سے متوجہ ہوئین اور یہ دونون فوجین کوچ اور مقام ایک دوسرے سے
خبردار ہین تاکہ تاریخ معین ہر دو جانب سے غنیم کو بیچ مین گھیرلین اگر یہ ضابطہ منظور رہتا اور دل متفق اور غرضین دامنگیر نہوتین تو
غالب گمان وہ تھا کہ اللہ تعالے فتح روزی کرتا عبداللہ خان جو گھاٹی سے گذرا اور بیچ ولایت غنیم کے آیا تو مقید اس امر کا نہ ہوا کہ
قاصدون کو بھیجکر خبر اوس فوج کی معلوم کرے اور بموجب قرارداد کے حرکت اپنی کو ساتھ حرکت اونکی کے مطابق کر کے ایسا
کرے کہ روز اور وقت معین پر غنیم کو گھیرلین بلکہ تکیہ اوپر قوت اور طاقت اپنی کے کرکے اس معنی کو خاطر مین لایا کہ اگر تنہا فتح
میری جانب سے ہوئی تو بہتر اور اچھا ہوگا اس داعیہ کو دل مین قرار دیکر ہر چند راجہ رامداس نے چاہا کہ ساتھ سہولیت اور آہستگی کے
آگے جایا چاہیے فائدہ نکیا غنیم کہ اوس سے خبر تمام رکھتا تھا ایک جماعت کثیر کو سردارون اور ترکیون سے کہ اوپر سر اوسکے بھیجتے اور ہر
روز اوس سے لڑتے تھے اور شب کو ساتھ پھینکنے بان اور طرح طرح کے آتشبازی کے قصور نکرتے تھے یہان تک کہ غنیم نزدیک ہوا اور اصلا اور
دوسری فوج سے اوسکو خبر نپہونچی اور جب دولت آباد مین کہ محل جمعیت دکنیون کا تھا نزدیک پہونچا تو عنبر سیاہ رو نے ایک لڑکے کو کہ
نسبت قرابت کا باعتقاد اوسکے سلسلہ نظام الملک سے رکھتا تھا واسطے اس امر کے کہ آدمی دل و جان سے سرداری اوسکی
قبول کرین اوٹھاکر ہاتھ اوسکا پکڑا اور خود کو پیشوا اور سردار قرار دیکر مرتبہ مرتبہ آدمی بھیجتا رہا اور کثرت اور ازدحام غنیم کا لحظہ لحظہ
زیادہ ہوتا تھا یہان تک ہجوم لاکر ساتھ پھینکنے بان اور طرح طرح کی آتشبازی جنگی کے کار اوپر اوسکے تنگ کیا آلاخر لاعلاج مرد و لتخواہون نے
صلاح دیکھی کہ اوس فوج سے مدد نپہونچی اور دکنیون نے مستعد ہوکر رخ طرف ہمارے کیا ہی مصلحت دولت کی اسی مین ہی
کہ بالفعل لوٹ کر سرانجام دوسرا کیا جاوے سب نے یکدل اور یکزبان ہوکر پہلے طلوع ہونے صبح صادق سے کوچ کیا اور سرحد
اوس ولایت تک دکھنی ہمراہ آسکے اور ہر ایک فوج ساتھ ایک فوج کے مقابل ہوکر بیچ مارنے کوٹنے کے تقصیر نکرتے تھے ان
دنونمین بہت جوانان مردانہ کام آئے علی مردان خان بہادر نے داد بہادری اور مردانگی کی دیکر زخم سخت اوٹھائے اور زندہ گرفتار لشکر

غنیم مین ہوکر یعنی نمک حلالی اور جانفشانی کے ہمراہیون کو سمجھائے اور ذوالفقار بیگ نے بھی ترددات مردانہ اور جوانانہ کئے ایک بان اوسکے
پاؤن مین لگا اور بعد دو روز کے اس سرائے فانی سے طرف مکان جاودانی کے روانہ ہوے غرض بیچ ولایت راجہ بھرجیو کے کہ دولت خواہون گا
سے ہے داخل ہوے وہ جماعت لوٹ گئی اور عبد اللہ خان طرف گجرات کے متوجہ ہوا حاصل کار یہ ہے کہ اگر بیچ روانگی کے بہولیت ہاتا اور
انتظار کرتا کہ وہ فوج دوسری بھی سات اوسکے ملجاتی تو کار خاطر خواہ اولیای دولت قاہرہ کے صورت پاتا بمجرد اوس کے کہ خبر لوٹنے
عبد اللہ خان کی سردارون فوج کو کہ راہ برار سے متوجہ تھے پہونچی پھر ٹھہرنا مصلحت نہ دیکھکر لوٹ گئے اور بیچ عادل آباد کے کہ
حوالی برہانپور مین واقع ہی لشکر پرویز کے ملحق ہوے جو یہ خبر آگرے مین پاس میرے پہونچی اور ارادہ کیا کہ خود متوجہ ہوکر ان ملازمون
نمکحرام کو بیخ و بنیاد سے گرادون امرا اور دولتخواہ اس معنی پر اصلا راضی نہوے خواجہ ابو الحسن نے عرض کیا کہ اوس طرف کی مہمات
کو خانخانان نے سمجھا ہے دوسرے نے نہین سمجھا اوسکو چاہیے بھیجنا تا کہ اس بگڑی مہم کو درست کرے اور بیچ انتظام کے لاوے اور
ساتھ مصلحت وقت کے ایک صلح درمیان مین ڈالے تو بمرور ایام سر انجام بخوبی کیا جاوے اور دوسرے دولتخواہون نے بھی خانخانان کے
بھیجنے پر اتفاق راے کا کرکے کہا کہ خواجہ ابو الحسن بھی ہمراہ اوسکے جاوے اور ساتھ اسی قرارداد کے دیوانون نے سامان روانگی
خانخانان اور ہمراہیون اوسکے کا کرکے روز یکشنبہ ہفدہم اردی بہشت سنہ سات کو مرخص کیا شاہنواز خان و خواجہ ابو الحسن
اور ازاق بردی اوزبک اور اوسکے اکثر ہمراہیون نے اسی تاریخ مین سلام رخصت کا کیا خانخانان نے سات منصب ششہزاری کے
سرفرازی پائی اور شاہنواز خان کو منصب سہ ہزاری ذات اور سوار کا تسلیم کیا داراب خان کو ساتھ اضافہ پانصدی ذات اور
تین سو سوار کے کہ تمام دو ہزاری ذات اور ایکہزار اور پانصد سوار سے سربلندی ہوئی اور رحمن داد پسر خورد اوسکو بھی منصب
لائق دیا خانخانان کو خلعت فاخرہ اور خنجر مرصع اور فیل خاصہ مع سامان اور اسپ عراقی عنایت کیا اور ایسے ہی اوسکے بیٹون اور ہمراہیون
کو خلعت و اسپ مرحمت کیا اور اسی مہینے مین معز الملک مع پسران اپنے کے کابل سے آکر سعادت آستان بوسی سے سرفراز ہوا
شیام سنگھ اور رای منگت بدوریہ نے کہ تعینات لشکر بنگش سے تھے حسب الالتماس قلیچ خان کے سات زیادتی منصب کے سربلندی
پائی شیام سنگھ ہزار و پانصدی تھا پانصدی اور اوسکے منصب پر اضافہ ہوے اور رای منگت بھی سات زیادتی منصب کے سرفراز ہوا
ایک مدت ہوئی کہ اخبار مین بیماری آصفخان کی پہونچی تھین اور چند مرتبہ رفع مرض بھی ہوا اور پھر لوٹ آیا یہان تک کہ برہانپور مین تریسٹھ
برس کی عمر مین انتقال کیا فہم و استعداد اوسکی نہایت خوب تھی اور تیز دستی اوسکی طبیعت پر غالب تھی شعر بھی کہتا تھا کتاب خسرو
شیرین کو بنام میرے نظم کرکے نو رنامہ نام کیا اور بیچ زمانہ والد بزرگوار میرے کے بدرجہ امارت اور وزارت کے پہونچا تھا باوجود اسکے
کہ میرے زمانہ شاہزادگی مین چند مرتبہ اوس سے کچھ حرکتین ظہور مین آئین اور اکثر آدمی بلکہ خسرو بھی یہی جانتے تھے کہ بعد جلوس میرے
کے نسبت اوسکے ناراضی اور عتاب فراوان عمل مین آوینگے اب بخلاف اوسکے کہ جو لوگون کے خیال مین تھا اوسکی رعایت کرکے
اور بعد اوسکے ایک مدت وزیر صاحب استقلال ہوا ساتھ رعایت احوال اوسکے کے کوئی دقیقہ فروگذاشت نہوا اور اوسکے انتقال
کے بعد اوسکے فرزندون کو منصب دیکر ہر طرح سے رعایتین کی آخر الامر ظاہر ہوا کہ نیت اور اخلاص اوسکا درست تھا نظر اوپر اعمال ناقص
اپنے کے کرکے ہمیشہ مجھسے توہم دل مین رکھتا تھا اوس شورش اور فساد سے کہ بیچ راہ کابل کے واقع ہوا تھا کہتے ہین یہ خبردار رہا بلکہ
تقویت اون تیرہ بختون کی کرتا تھا مگر مجکو باور نہین ہوتا کہ مقابل اس رعایت اور شفقت کے مصدر بدخواہی اور بدبختی کا ہو بعد تھوڑے
عرصے کے پچیسوین اسی ماہ اردی بہشت کو خبر فوت ہونے مرزا غازی کی پہونچی مرزا مشار الیہ حاکم زادگان ٹھٹھہ مین ترخانیان کی ذات
سے ہے عہد والد بزرگوار میرے مین پدر اوسکے میرزا جانی نے دولتخواہی اختیار کرکے ساتھ ہمراہی خانخانان کے کہ اوپر ولایت اوسکی کے

متعین تھا قریب لاہور کے شرف ملازمت سے سعادت یاب ہوا اور ساتھ بخشش بادشاہانہ کے ولایت اوسکی کو ساتھ اوسیکے سونپا اور
خود ملازمت دربار کی اختیار کرکے آدمیون اپنے کو واسطے حفاظت و نگہبانی ٹھٹھہ کے رخصت کرایا اور تا زندگی اپنی ملازمت مین رہا
آلخہ الامر سہ ہا نیور مین وفات پائی میرزا غازی خان بیٹا اوسکا کہ ٹھٹھہ مین تھا بموجب فرمان عرش آشیانی کے سرداری اور حکومت اوس دیار پر
سرفراز ہوا سعید خان کوکہ بھکر مین تھا حکم ہوا کہ اوسکو والاساد دیگر حاضر درگاہ کرے خان مشار الیہ نے لوگونکو بھیجکر اوسکو دو تنخواہی کی
رہنمائی کی الغرض الامرا اوسکو آگرہ مین لاکر شرف پابوس والد بزرگوار میرے سے سرفراز کیا ہنوز آگرے مین تھا کہ عرش آشیانی نے
انتقال فرمایا اور مینے تخت سلطنت پر جلوس کیا بعد اسکے کہ مین خسرو کا تعاقب کرکے لاہور مین داخل ہوا خبر پہونچی کہ امرا خراسان کے جمعیت
کرکے بر سر قندھار آئے ہین اور شاہ بیگ حاکم وہان کا قلعے مین محصور ہوکر منتظر کمک کا ہی بالضرورت ایک فوج بسرداری میرزا غازی اور دیگر امرا کے
واسطے کمک قندہار کے مقرر ہوئی یہ فوج جو حوالی قندھار مین پہونچی لشکر خراسانون کا تاب مقابلے کی نہ لاکر لوٹ گیا میرزا غازی نے
قندھار مین پہونچکر ملک اور قلعے کو سردار خان وہان کے حاکم کو سپرد کیا اور شاہ بیگ خان اپنی جاگیر کیطرف متوجہ ہوا اور میرزا غازی نے
بھکر سے عزیمت لاہور کی اور سردار خان نے تھوڑی مدت مین کہ قندھار مین وفات پائی اور یہ ولایت محتاج ایک سردار صاحب
وجود کی ہوئی اس مرتبہ قندھار کو ساتھ اضافہ ٹھٹھہ کے میرزا غازی کو مرحمت کیا اوس تاریخ سے زمان رحلت تک وہان پر ساتھ لوازم
حفظ وحراست کے قیام واقدام رکھتا تھا سلوک اوسکا ساتھ سرکشون کے بعنوان پسندیدہ تھا جو بعوض میرزا غازی کے ایک سردار قندہار
مین بھیجا تھا اسواسطے ابو النبی اوزبک کو کہ ملتان اور اوس حدود مین واقع تھا اس خدمت پر مینے مامور کیا منصب اوسکا ہزار و پانصدی
ذات اور ہزار سوار تھا سہ ہزاری ذات و سوار مقرر کیا اور خطاب بہادر خانی اور علم سے سربلند ہوا اور حکومت دہلی اور حفظ وحراست اوس
ولایت کی مقرب خان کے نام مقرر ہوئی اور روپ خواص کو کہ خدمتگار والد بزرگوار میرے کا تھا بخطاب خواص خانی اور منصب ہزاری
ذات اور پانصدی سوار سے سرفراز کرکے فوجداری سرکار قنوج کی اوسکو مرحمت کی جو دختر اعتقاد خان ولد اعتماد الدولہ کی واسطے خرم
کے خواستگاری کی تھی اور مجلس کدخدائی اوسکے درمیان مین تھی روز پنجشنبہ اٹھارہوین خورداد کو مین اوسکے مکان پر جاکر ایک روز
اور ایک شب وہان رہا اور تحفے لائق بہت پیشکش کیے اور بیگیون اور مادرون اپنی کو مع خادمان محل کے تھوڑا سامان دیکر امیرون کو سرو پا
عنایت کیے اور عبد الرزاق کو کہ بخشی ذی خانہ کو واسطے سرانجام ولایت ٹھٹھہ کے بھیجا کہ تا تعین سردار مستقل صاحب وجود کے سپاہی
اور رعیت اونکی سبکو والاساد دیگر اوس ولایت کو بیچ قید ضبط کے لاوے اور اضافہ منصب اور فیل اور پیرم نرم خاصہ کی سرفرازی پاکر
مرخص ہوا معز الملک کو بجاے اوسکے بخشی کیا اور خواجہ جہان نے کہ واسطے دیکھنے عمارت لاہور کے اور تعمیر طرح اوسکے کے مرخص ہوا تھا
آخر اسی مہینے مین آکر ملازمت حاصل کی میرزا عیسی ترخان نے کہ میرزا غازی کے خویشون سے لشکر دکن مین تعین تھا اور واسطے مصلحت امور
ٹھٹھہ کے حسب الطلب ہیچ اسی تاریخ کے سعادت ملازمت کی پائی جو قابل رعایات اور تربیت کے تھا منصب ہزاری ذات اور پانصدی
سوار سے ممتاز ہوا اور چونکہ خون نے میرے مزاج پر کچھ غلبہ کیا تھا بصوابدید اطبا کے چہارشنبہ ماہ مذکور کو قریب ایک آثار کے خون دست چپ اپنے
سے نکالا عجب خفت اور سبکی تمام حاصل ہوئی یہی دل مین آیا کہ اگر محاورات مین خون کھینچنے کو سبک ہونا کہین تو بہتر ہوگا الحال یہی عبارت
لکھی جاتی ہے مقرب خان کوکہ اوسنے فصد لی تھی کھپوہ مرصع عنایت کیا کشن داس مشرف فیل خانہ اور اصطبل کہ زمانہ حضرت عرش آشیانی
سے اب تک متصدی اونھین دو خدمت کا تھا اور مدت عمر سے آرزو ہی خطاب راجگی اور منصب ہزاری ذات کی رکھتا تھا اور اوسی
خطاب سے سرفراز تھا اب ساتھ منصب ہزاری کے کامروا ہوا میرزا رستم ولد سلطان حسین میرزا صفوی متعینہ لشکر دکن
نے حسب التماس طلب ہوکر روز شنبہ نہم ماہ تیر کو مع فرزندون کے آکر ملازمت حاصل کی ایک قطعہ لعل اور چھیالیس دانہ مروارید پیشکش

کیے اور منصب تاج خان حاکم بھکر کے کہ امراے قدیم اس دولت سے ہی پانصدی ذات اور سوار زیادہ کیے اور قضیہ فوت شجاعتخان
کا کہ امور عجیبہ اور غریبہ سے ہی بعد اوس مہم کے کہ مصدر ایسی خدمت کا ہوا اور اسلام خان نے اوس کو سرکار اوڑیسہ کیطرف رخصت کیا تو اثناے
راہ مین ایک رات مادہ فیل چوکنڈی دار پر سوار ہوا اور خواجہ سرا کے خرد سال کو اپنی خواصی مین بٹھایا جسوقت کہ لشکر اپنے سے باہر آیا ایک
فیل مست سر راہ پر باندھا تھا وہ فیل آواز سم اسپان و حرکت سوارون سے زنجیر توڑ کے لگا اس سبب سے شور و غوغا بلند ہوا

وفات شجاعت خان کی ہاتھی سے گر کے

جو یہ شور و غل خواجہ سرا نے سنکر مضطربانہ شجاعت خان کو کہ بحالت خواب بے شعوری یا نشہ شراب مین تھا بیدار کیا اور کہا کہ فیل مست
کھل گیا ہے اور متوجہ اسطرف کا ہے یہ مضطرب فورًا چوکنڈی سے کودا اور پانون کی اونگلی پتھر مین لگ کر چر گئی اور اسی صدمے سے دو تین روز کے بعد
وفات پائی مجملاً گوش زد ہونے اس خبر سے حیرت تمام حاصل ہوئی کہ ایسا جوانمرد بمجرد اس فریاد کے کہ اوس تک پہونچی یا وہ سخن خرد سال سے
سنے اسطرح مضطربانہ اور بیتابانہ آپ کو بالاے فیل سے نیچے ڈالے واقع مین جاے حیرت ہے اونیسوین [19] ماہ تیر کو خبر اس حادثے کی مجکو پہونچی
مینے اوسکے لڑکون کی نوازشون اور منصبون سے دلجوئی کی اگر یہ قضیہ اوسپر نگذرتا تو ایسی خدمتین نمایان کین تھین کہ ساتھ طرح
طرح کی رعایتون اور شفقتون کے سرفرازی پاتا مصرعہ باقضا بر نمی توان آمد ❊ ایک سو ساٹھ زنجیر فیل نر و مادہ اسلام خان نے بنگالہ سے
بھیجے تھے اسی روز نظر سے گذرے اور داخل فیلخانہ خاصہ شریفہ کے ہوے راجہ ٹیک چند راجہ کمایون نے رخصت چاہی جو کہ اسکے باپ
کو زمانہ عرش آشیانی مین ایک سو اسی اسپ مرحمت ہوے تھے بموجب اوسی دستور کے مینے مرحمت کیے اور فیل بھی دیا اور جب تک
یہان پر تھا بابت خلعتون سے سرفرازی پائی اور خنجر مرصع بھی دیا اوسکے برادرون کو بھی خلعت اور اسپ عطا کیے اور اوسکی ولایت کو بدستور
سابق اوسکو عنایت فرمایا کہ شادمان اور کامران اپنے وطن کو لوٹا اور کسی تقریب مین یہ شعر امیر الامرا نے پڑھا ❊ بگذر مسیح از سر ما کشتگان
عشق ❊ یک زندہ کردن تو بصد خون برابر است ❊ جو طبیعت میری موزون ہے کبھی ساتھ اختیار کے اور کبھی بے اختیار مصرعہ یا رباعی یا بیت
کہتا ہون یہ شعر مینے نظم کیا ❊ از من متاب رخ کہ نیم بے تو یک نفس ❊ یکدل شکستن تو بصد خون برابر است ❊ جب مینے یہ شعر پڑھا تو ہر شخص کہ
طبع موزون رکھتا تھا اس زمین مین بیت کہکر گذرانی ملا علی احمد مہر کن نے بھی کہ احوال اوسکا پہلے بیان ہو چکا ہے کیا خوب کہا ❊ اے
محتسب ز گریہ پیر مغان بترس ❊ یک خم شکستن تو بصد خون برابر است ❊ ابو الفتح دکنی کہ امراے معتبر عادلخان سے تھا اور پہلے اس سے
دو برس دولتخواہی اختیار کر کے آپ کو داخل اولیاے دولت قاہرہ کا کیا تھا دسوین تاریخ امرداد کو ملازمت مین آیا اور منظور عنایت اور
تربیت کا ہو کر شمشیر خاصہ اور خلعت سے سرفرازی پائی اور بعد چند روز کے اسپ خاصہ بھی اوسکو مرحمت کیا خواجہ محمد حسین نے کہ نیابت
بھتیجے اپنے مین کشمیر کو گیا تھا جو خاطر وہانکی مہمات سے جمع ہوئی انھین دنون مین آکر ملازمت حاصل کی جو کہ واسطے حکومت پٹنہ اور
دارائی وہان کے کوئی سردار بھیجنا ضرور تھا سو مینے چھبیسوین [26] جمادی الثانی مطابق دوسری ماہ شہریور کو تجویز خوب مرزا رستم منصب دار
پانچہزاری و ڈیڑھ ہزار سوار کو باضافہ پانچہزاری ذات و سوار خلعت حکومت پٹنہ مع اسپ و زین مرصع و شمشیر مرصع و فیل کے سرفراز کر کے اور
اوسکے لڑکون اور پسران مظفر حسین میرزا کی برادر اوسکے کو باضافہ منصب و خلعت مع اسپ و فیل کے سرفراز کر کے ہمراہ اوسکے رخصت کیا
اور رائی سنگہ کو کہ اوسکا مقام اوس حدود سے نزدیک ہے واسطے جمع کرنے جمعیت خوب کے باضافہ پانصدی ذات اور سوار اوسکو منصب دو ہزاری
ذات اور ہزار سوار کے ممتاز کر کے مرزا رستم کی کمک پر تعین کیا اور ابو الفتح سرکار ناگپور اور اوس حدود مین جاگیر پا کر مرخص ہوا کہ سر انجام
جاگیر اپنے کا بھی کرے اور محافظت و نگہبانی اوس ملک کا بھی رہے خسرو بیک اوزبک فوجداری سرکار میوات پر معین ہوا اور منصب
اوسکا ہشت صدی ذات اور سیصد سوار کا تھا اب اور ہزاری ذات و پانصدی سوار کا ہوا اور اسپ بھی اوسکو مرحمت کیا اور بنظر خدمت متعدد
معتمد خان کیواسطے پوری کرنے آرزوے دل اوسکے کے اضافہ منصب و جاگیرات سے سرفراز کر کے علم و نقارہ کہ مین اوسکی تمناے دلی تھی مرحمت کیا

وزن شمسی بادشاه

اور صالح پسر تبنی خواجہ بیگ میرزا صفوی کا بہت جوان پر تردد اور کار طلب ہی اوسکو ساتھہ خطاب خنجر خان کے سرگرم خدمت کیا روز
پنجشنبہ بائیسوین ابرموافق ۱۲ رجب سنہ کے حضرت مریم زمانی کے مکان مین مجلس وزن شمسی میری منعقد ہوئی کہ اسطرحسے آپکو وزن
کرنیکا طریقہ اچھا ہی حضرت عرش آشیانی کہ مظہر لطف و کرم کے تھے اس طریقے کو پسند کرکے ہرسال آپ کو دو مرتبہ اقسام فلزات
طلا اور نقرہ وغیرہ اور اکثر کھانون نفیسہ سے وزن فرماتے تھے ایک مرتبہ مطابق سال شمسی اور دوسری مرتبہ موافق سال قمری کے
اور تمام اوس مال کو کہ قریب ایک لاکھہ روپیہ کے ہوتا تھا فقرا اور ارباب احتیاج کو تقسیم کرتے مین بھی اس طریقہ پسندیدہ کو مرعی رکھتا
ہون اور اوس قاعدے سے آپ کو وزن کرکے وہ اجناس فقرا کو دیتا ہون معتقد خان کو دیوان بنگالے نے اوس خدمت سے معزول
ہوکر لڑکون اور بھائیون اور بعضے خدمتگارون عثمان کو کہ اسلام خان نے ہمراہی اوسکے میری درگاہ مین بھیجا تھا بعد ملازمت کے
نظر اشرف مین گذرانے اور تعہد احوال ہر ایک کا افغانون سے ساتھہ عہدہ ایک کے بندون معتبر سے مقرر ہوا اور پیشکش اپنے کو کہ
پچپین زنجیر فیل اور دو قطعہ لعل اور پھول کٹارہ مرصع اور خواجہ سرایان معتبر اور طرح طرح کی چیزین بنگالہ وغیرہ کی ترتیب دی تھین نظر مین
گذرانے سیر میران پسر سلطان خواجہ نے کہ لشکر دکن مین تعین تھا حسب طلب سعادت آستان بوسی کی پائی ایک قطعہ لعل پیشکش
گذرانا جو کہ درمیان قلیچ خان سوار لشکر بنگش سرحد کابل اور امیرون اوس صوبہ اوسکے ہمراہی کو خان دوران سے نزاع اور گفت وشنود
تھی بہت تحقیق اس امر کے کہ ناسازی کسکی جانب سے ہی مینے خواجہ جہان کو بھیجا گیارہوین ماہ مہر کو معتقد خان نے منصب والاے
بخشیگری سے سرفرازی پائی اور منصب اوسکا ہزاری ذات اور سیصد سوار مقرر ہوا دوسری مرتبہ مقرب خان منصب اوسکا دو ہزاری
اور پانصدی ذات اور ہزار و پانصد سوار پر پانصدی اور اضافہ ہوے کہ سب سہ ہزاری ذات اور دو ہزار سوار ہوگئے اور بموجب التماس
خانخانان کے فریدون خان برلاس کو مینے منصب دو ہزار و پانصدی ذات اور دو ہزار سوار مع اصل و اضافہ کے سرفراز کیا
اور رای منوہر صاحب ہزاری ذات اور ہشتصد سوار کا ہوا اور راجہ نرسنگھہ دیو منصب چار ہزاری ذات اور دو ہزار و دویست سوار
سے سرفراز کیا بھارت کو کہ نواسہ رامچند بندیلہ کا ہی بعد مرنے رامچند کے خطاب راجگی سے سرفراز کیا ظفر خان نے صوبہ گجرات سے حسب
طلب کے اٹھائیسوین آبان کو آکر ملازمت کی ایک قطعہ لعل اور تین دانے مروارید کے پیشکش گذرانے چھٹی آذر مطابق تیسری شوال
کو برہانپور سے خبر آئی کہ امیر الامرا نے جو لاہور مین ایسا بیمار ہوا کہ ہوش وشعور و حافظہ مین فرق آگیا تھا روز یکشنبہ بتائیسوین آبان
کو پرگنہ نہال پور مین انتقال کیا مجھسے اخلاص بہت رکھتا تھا حیف کہ اوس سے کوئی فرزند نرہا کہ قابل تربیت اور رعایت کے ہوے
چین قلی خان نے کہ اپنے والد کیطرف سے پشاور مین تھا بستم آذر کو آکر ملازمت حاصل کی ایک سو مہر اور ایک سو روپے نذر گذرانے
گھوڑے اور قمشہ اور دوسری جنسین پیشکش کی کہ ہمراہ رکھتا تھا نذر کین ظفر خان کو کہ خانہ زادون اور کوکہ زادون معتبر سے ہی مینے نوازش کرکے
صوبگی بہار پر سرفراز کیا اور منصب پانصدی ذات اور سوار بڑھا کر سہ ہزاری ذات اور دو ہزار سوار کا مقرر رکھا اور مع بھائیون کے
خلعت واسپ سے سرفرازی پاکر اوس صوبہ کو رخصت ہوا ہمیشہ آرزو اوسکی یہ ہی کہ خدمت علیحدہ پر سرفرازی پاوے تا کہ اپنے جوہر
ذاتی ظاہر کرے مینے بھی چاہا کہ اوسکو آزماؤن یہ خدمت کسوٹی اوسکی آزمایش کی مقرر کی جو کہ وقت سیر وشکار کا تھا شنبہ کے
دن دوسری ذیقعدہ مطابق چہارم ماہ دی کو دار الخلافت آگرہ سے مین بارادہ شکار کے نکلا اور باغ دہرہ مین منزل ہوئی اور چار
روز اوس باغ مین توقف ہوا دسوین روز ماہ مذکور کو خبر فوت ہونے سلیمہ سلطان بیگم کی کہ شہر مین بیمار تھین سنی والدہ اونکی
گلرخ بیگم صبیہ حضرت فردوس مکانی کی تھین اور باپ اونکے مرزا نورالدین محمد خواجہ زادون خواجہ نقشبند سے ہین ساتھ جمیع صفات
حسنہ کے آراستگی رکھتی تھین عورتون مین ایسے ہنر اور قابلیت کم جمع ہوتے ہین حضرت جنت آشیانی نے اس خواہر زادی

اپنی کو از راہ کمال شفقت کے نامزد بیرام خان کے کیا تھا اونکے انتقال کے ابتدا آغاز سلطنت حضرت عرش آشیانی مین یہ شادی واقع ہوئی بعد بارے جاننے مشارالیہ کے والد بزرگوار میرے انکو اپنے عقد نکاح مین لائے عمر شصت سالگی مین اوس روز باغ نوہرہ سے کوچ کرکے واصل رحمت خدا ہوئین اعتماد الدولہ کو واسطے سرانجام تجہیز وتکفین کے ینے بھیجا اور عمارت باغ منڈاکر مین کہ بیگم نے خود بنایا تھا فرمایا دفن ہوئین سترہوین ماہ دی کو مرزا علی بیگ اکبرشاہی نے لشکر دکن سے آکر ملازمت کی خواجہ جہان نے کہ طرف کابل کے رخصت ہوا تھا تاریخ اکیسوین ماہ مذکور کو لوٹ کر سعادت خدمت کی پائی اور اوسکی مدت جانے آنے کی تین مہینے گیارہ روز ہوے اور بارہ مہر اور بارہ روپیہ نذر کیے اور اوسیدن راجہ رامداس نے لشکر فیروزی اثر دکن سے آکر ملازمت کی اور ایک سو ایک مہر نذر گذرانی جو امراے دکن کو خلعت زمستانی نہین بھیجا تھا حیات خان کے ہاتھ ارسال کیا اور جو بندر سورت کا جاگیر قلیچ خان مین مقرر تھا چین قلیچ نے واسطے ضبط اور حراست اوسجگہہ کے التماس کیا کہ مرخص ہووے ستائیسوین تاریخ ماہ دی کو خلعت او خطاب خانی اور ... سے سرفراز ہوکر مرخص ہوا واسطے نصیحت امراے کابل کے ناسازی درمیان اونکے اور قلیچ خان کے واقع ہوئی تھی راجہ رامداس کو بھیجا اور گھوڑا اور خلعت اور تیس ہزار روپیہ مدد خرچ عنایت ہوئے تاریخ چھبیسوین بہمن مین محل نزول پرگنہ باڑی مین خبر فوت ہونے خواجہ محمد حسین بندہ قدیم الخدمت کی پہونچی بڑا بھائی اوسکا محمد قاسم خان زمانہ والد بزرگوار میرے مین رعایت کلی پائے ہوے تھے اور خواجہ محمد حسین بھی اون خدمتون سے کہ از روے اعتماد کے فرمایا تھا مثل بکاولی اور امثال اوسکے سرفراز ہوتا تھا اوس سے کوئی فرزند نہین ہوا اور کھوسہ تھا کہ اصلا اوسکے داڑھی اور مونچھ مین ایک بال نہین تھا بات کرنے مین بھی بہت فریاد کرتا تھا اور مثل خواجہ سراؤن کے سمجھا جاتا تھا اور شاہنواز خان کو کہ خانخانان نے برہانپور سے واسطے عرض کرنے بعضے معروضات کے روانہ کیا تھا پندرہوین ماہ مذکور کو اوسنے آکر ملازمت کی ایک سو مہر اور ایک سو روپیہ نذر کیے جو دکن کے معاملون نے بسبب جلدی عبداللہ خان اور نفاق امراکے صورت بتری کی پیدا کی دکھنی لوگ راہ سخن کی باکرام اور دولتخواہون وہان سے حکایت صلح کی درمیان مین لائے اور عادل خان نے طریقہ دولتخواہی کا اختیار کرکے التماس کیا کہ اگر مہم دکن کیطرف میری رجوع ہوا ایسا کرون کہ بعضے محال جو تصرف اولیاء دولت سے باہر ہوے ہین پھر تحت وتصرف مین اولیاء دولت کے آوین دولتخواہون نے مصلحت وقت پر نظر کرکے اس معنی کو عرضداشت کیا اور تجویز ایکطرح کی ہوئی اور خانخانان نے ذمہ سرانجام مہم اون اوسجگہہ کا کیا خان اعظم کو کہ ہمیشہ چاہنے والا دفع رانا مقہور کا تھا اور اس خدمت کو واسطے حصول ثواب کے التماس کرتا تھا حکم ہوا کہ مالوہ کو اپنی جاگیر مقررہ پر جاکر بعد سرانجام کے متوجہ اس خدمت کا ہووے اور ابوالنبی اوزبک کے ہزاری ذات اور پانصد سوار بڑھائے کہ سب چار ہزاری ذات اور سہ ہزار اور پانصدی سوار ہو جاوین مدت شکار کے دو مہینے اور بیس روز کھینچے تین اس ایام مین تمام روز متوجہ شکار مین تھا جو نورز عالم افروز کے پانچ چھ روز سے زیادہ نہین رہے تھے بخیریت لوٹ کر چوبیسوین اسفندار کو باغ دہرہ مین محل نزول کا ہوا اور مقربون اور ایک جماعت نے منصبدارون سے جو کہ حسب الحکم شہر مین رہے تھے اس روز آکر ملازمت کی مقرب خان نے صراحی مرصع اور کلاہ فرنگی اور کھنجنک مرصع پیشکش کیے تین روز باغ مذکور مین توقف ہوا ستائیسوین اسفندار داخل شہر مین ہوا اس مدت مین دو سو اور تیئیس راس ہرن وغیرہ اور بیچالونے نیل گاو اور دو خوک اور تیئیس قطعہ کارواناک وغیرہ اور ایک ہزار چار سو ستاون مچھلی شکار ہوے

ف بادشاہون کے یہان سے امراکو خلعت زمستانی جسکو جڑاول کہتے ہین دیا جاتا تھا ۱۲

ف کھوسہ بے داڑھی مونچھ والے کو کہتے ہین کہ جسکی نہ نکلے ۱۲

	جشن آٹھوان نوروز کا جلوس سے	

جمعرات کی رات ستائیسوین تاریخ محرم سنہ ایک ہزار بائیس ہجری مطابق غرہ فروردی جشنہ جلوسی مین بعد گذرنے ساڑھے تین

گھڑی کے حضرت نیر اعظم نے برج حوت سے برج حمل مین کہ خانہ فیروزی و فرخی اوسکا ہی گذر کیا اور صبح کو اوس رات کی کہ روز نوروز
عالم افروز کا تھا مجلس جشن نے بآئین تمام حسب دستور ترتیب و زینت پائی اور پچھلے دن مین اوس روز کے اورنگ تخت دولت کے جلوس واقع
ہوا اور اعیان دولت اور امرای مقربان درگاہ تسلیم اور مبارکبادی بجا لائے اور مین اس ایام خجستہ انجام مین تمام دن دیوانخانہ خاص
وعام مین باہر آتا تھا اور مطالب اور مقاصد مدعیون کے بہ عرض کے پہونچتے تھے اور پیشکش بندگان درگاہ کے نظر سے گذرتے
تھے ابوالبی حاکم قندھار نے گھوڑے عراقی اور شکاری کتے پیشکش بھیجے تھے نظر سے گذرے نوین تاریخ ماہ مذکور کی افضل خان نے
صوبہ بہار سے آکر ملازمت کی اور ایک سو مہر اور ایک سو روپیہ نذر گذرانے اور ایک زنجیر فیل نظر لایا اور گیارھوین تاریخ پیشکش
اعتماد الدولہ کا گذرا اور جواہرات اور اقمشہ اور دوسری اجناس سے جو کچھ کہ خوش آیا قبول ہوا اور افضل خان کی پیشکش سے دس ہاتھی اوسی
روز ملاحظہ سے گذرے اور بتاریخ تیرھوین پیشکش تربیت خان کا بہ نظر کے گذرا معتقد خان ایک مکان آگرے مین خرید کرکے چند روز وہان
بسر لیگیا اور مصیبتین پڑ پڑی اور سپر واقع ہوئین سنا ہی کہ چار چیز پر حکم سعادت اور نحوست کا کرتے ہین اول عورت دوسرے غلام
تیسرے مکان پر چوتھے گھوڑے پر واسطے جاننے سعادت اور نحوست مکان کے ضابطہ قرار پایا ہی بلکہ سات صحت کے ملا ہی تھوڑی
زمین خاک سے خالی کیجاوے اور پھر وہ خاک اوسی جگہ پر ڈالی جاوے اگر برابر ہی تو وہ مکان میانہ ہی نہ سعد نہ نحس اور کم ہو
اوسکا حکم نحوست پر ہی اور زیادہ آوے سعد اور مبارک ہی اور چودھوین کو پیشکش اعتبار خان کی نظر سے گذری اور جو کچھ مقبول ہوا لیا گیا
منصب اعتبار خان کا کہ ہزاری اور سیصد سوار تھا دو ہزاری اور پانصد سوار کا ہوا پانصدی ذات اور پنجاہ سوار منصب تربیت خان پر
بڑھائے کہ دو ہزاری ذات اور ہشتصد و پنجاہ سوار کا ہو گیا ہوشنگ بیٹے اسلام خان نے کہ بنگالہ مین اپنے باپ کے پاس تھا
آکر ان دنون مین ملازمت کی کتنے ایک کو مردم مگھ سے کہ ملک اونکا قریب پیگو دار جلنگ کے ہی بلکہ ان دنون مین یہ ولایت بھی
داخل اور تصرف اونکے مین ہی ہمراہ لایا تھا مذہب اور طریقے اونکے سے مقدمات تحقیق ہوے مجملاً چند حیوان ہین بصورت
آدمی کے حیوانات بری و بحری سے سب چیز کھاتے ہین اور کوئی چیز اونکے مذہب مین منع نہین ہی اور سات ہر ایک کے کھاتے
ہین اور بہن اپنی کو جو دوسری مان سے ہوئی تصرف مین لاتے ہین اور صورت اونکی قراقلماق سے مشابہ ہی لیکن زبان اونکی تبتی ہر
اور اصلا ترکی سے نہین ملتی ہی اور بھی ایک پہاڑ ہی کہ ایک سرا اوسکا ولایت کاشغر سے ملا ہی اور دوسرا اوسکا ولایت پیگو سے کوئی دین
درست اور وہ طریقہ کسی دین سے مشابہ ہو نہین رکھتے دین مسلمانی سے دور اور کیش ہندوی سے مہجور ہین دو تین روز شرف
ملازمت مین رہے فرزند خورم نے چاہا کہ مین اوسکے مکان پر جاؤن کہ پیشکش نوروز نظر سے گذری التماس اوسکی قبول ہوئی
اور ایک شب و روز اوسکے مکان پر توقف کیا گیا پیشکش اپنی نظر سے گذرانی جو کچھ کہ پسند ہوا قبول کیا اور باقی اوسکو دیدی دوسرے
روز مرتضی خان نے پیشکش اپنے پیش کیے ہر طرح کی چیزون سے سامان کیا تھا اور روز شرف تک پیشکش ایک کا امرا سے
بلکہ دو تین کا نظر سے گذرتا تھا دوشنبہ کے دن انیسوین تاریخ ماہ فروردی کو مجلس شرف نے ترتیب پائی اوس روز سعادت اندوز
مین تخت سلطنت پر بیٹھے جلوس کر کے حکم دیا کہ اقسام کیف شراب وغیرہ سے حاضر کرین کہ ہر شخص بخواہش طبیعت اپنے جو کچھ چاہے
ہوے اکثر مردم مرتکب شراب کے ہوے پیشکش مہابت خان کا اس روز گذرا ایک مہر ایک ہزار تولہ کہ ساتھ کوکب طالع کے موسوم ہی یادگار علی
ایلچی ایران کو بیٹے دیا مجلس شگفتہ ہوئی بعد برخاست کے حکم کیا کہ اسباب آئین کو باندھین جو ایام نوروز مین پیشکش مقرب خان
کی نے سامان بنایا تھا ہر قسم سے نفائس اور تحفے خوب بہم پہونچائے تھے ازانجملہ بارہ راس اسپ عراقی اور عربی کہ جہاز مین لایا تھا اور
دوسرے زین مرصع کاری فرنگی نظر سے گذرے نوازش خان کے منصب پر پانصد سوار اور اضافہ ہوے کہ دو ہزاری ذات

اور سوار ہو گیا ایک ہاتھی نسبی بدن نام کہ اسلام خان نے بنگالہ سے بھیجا تھا ملاحظہ ہو کر داخل فیلان خاص ہوا تیسری تاریخ اردی
بہشت کی خواجہ یادگار برادر عبداللہ خان نے گجرات سے آکر ملازمت کی ایکسو مہر جہانگیری نظر گذرانی جو کہ ملازمت مین تھا بعد چند روز
کے خطاب سردار خانی سے سرفرازی پائی چونکہ بخشی صاحب استقلال لشکر بنگش اور اوس حدود مین بھیجنا تھا معتقد خان کو اس خدمت پر
ممتاز کر کے اوسکے منصب پر سہ صدی ذات اور پنجاہ سوار اضافہ کر کے ہزار و پانصدی ذات اور سہ صد و پنجاہ سوار کا منصب دار
کر کے رخصت کیا محمد حسین چلپی کو خریدنے جواہر اور بہم پہونچانے تحفون مین کہ وقوف کامل رکھتا تھا کچھ زر دیکر رخصت کیا کہ راہ
عراق سے استنبول مین جا کر تحفے اور نفائس بہم پہونچا کر واسطے سرکار دولت پایدار کے خریداری کرے اس صورت مین ضرور تھا
کہ والی ایران کی ملازمت کرے مینے ایک خط اوسکو دیا تھا کہ ایک یادگار مجملا ہمراہ اوسکے ہو حوالی مشہد مین میرے بھائی شاہ
عباس سے ملا اوسنے تفحص کیا کہ کن چیزون کی خرید کا حکم واسطے سرکار کے ہی چلپی نے مبالغہ بہت کیا تو چلپی نے اوس یادداشت
کو کہ ہمراہ تھی پیش کیا اور اوس یادداشت مین فیروزہ خوب اور مومیائی کانی اور بابات داخل تھی شاہ نے فرمایا کہ یہ دو چیز خریدنے
سے میسر نہین ہونگی یہ امر نکے واسطے مین بھیجتا ہون اور سی اوتچی کو کہ اوسکے ملازمون روشناس سے تھا اختیار کر کے شش
ابنا نچہ فیروزہ کہ تخمیناً تیس سیر خاک رکھتا تھا اور چودہ تولہ مومیائی اور چار راس اسپ عراق کہ ایک ابلق تھا اوسکے حوالے کر کے
ایک خط مشعر اوپر محبت اور دوستی بیش از بیش کے لکھا برے ہونے خاک اور کمی مومیائی کا عذر بہت سا لکھا اور واقعی خاک کے
بہت برے نکلے ہر چند حکاکون اور نگین سازون نے چاہا کہ ایک نگین قابل انگشتری بنانیکے ہو نہ نکلا غالباً اندنون مین ایسا خاک
فیروزے کا کہ زمانہ شاہ مرحوم شاہ طہماسپ مین کان سے نکلتا تھا اب نہین ظاہر ہوتا ہی اسی مقدمے کا ذکر کتابت مین تحریر
کیا تھا اور اثر مومیائی مین جو حکما سے سنا تھا تجربہ کیا ظاہر ہوا نہین معلوم کہ اطبا نے اوسکے اثر مین مبالغہ حد سے زیادہ کیا تھا یا
بسبب کہنگی کے اثر اوسکا کم ہو گیا بھر تقدیر موافق قرارداد اطبا کے پاؤن مرغ کا توڑ کر زیادہ اوس سے کہ کہتے تھے کھلا کر اور کچھ اوپر
موضع شکستگی کے ملا اور تین روز تک محافظت کی حالانکہ حکما کا قول تھا کہ صبح سے شام تک کافی ہی بعد اوسکے ملاحظہ کیا کہ کسی
طرح کا اثر ظاہر نہوا اور شکستگی پائے مرغ کی بحال خود تھی علیحدہ کاغذ مین سفارش سلام اللہ عرب کی لکھی تھی اوسی وقت منصب
اور جاگیر اوسکے کو زیادہ کی اور فیلان خاصہ سے مع سامان عبداللہ خان کو بھیجا اور فیل دوسرا قلیچ خان کو مرحمت ہوا اور بارہ ہزار
سوار برادری عبداللہ خان کو ساتھ ضابطہ دو اسپہ اور سہ اسپہ کے سرفراز فرمایا کہ تنخواہ دیوین اور جو سابق مین واسطے خدمت جوناگڈھ
کے پانصدی ذات اور سہ صد سوار اوپر منصب سردار خان برادر اوسکے کے بڑھائے گئے تھے دوبارہ وہ خدمت کامل خان کو ہوئی
مینے حکم کیا کہ اوس اضافہ کو برقرار رکھکر منصب اوسکے مین اعتبار کرین اور سرفراز خان کو کہ ہزار اور پانصدی ذات اور پانصدی سوار
تھا دو صد سوار دیکر اضافہ کیا بست و ہشتم اردی بہشت کی مطابق بست و ششم ربیع الاول سنہ جلوس اور سنہ ایکہزار بائیس ۱۰۲۲
ہجری کے روز مجلس وزن قمری کی مکان مریم زمانی مین ترتیب پائی اور قدرے زر وزن مذکور سے عورتون اور مستحقون کو
کہ گھر مین والدہ میری کے جمع ہوئی تعین فرمایا سینے کہ دیا جاوے اور اسی روز ہزاری اوپر منصب مرتضی خان کے بڑھایا گیا
کہ شش ہزاری ذات اور پنج ہزار سوار ہو گیا خسرو بیگ غلام مرزا خان نے پٹنہ سے ہمراہ عبدالرزاق معموری کے آکر ملازمت
کی اور سردار خان برادر عبداللہ خان نے طرف احمد آباد گجرات کے رخصت پائی دو بکریان کہ پادزہر رکھتی تھین کرناٹک سے
ایک اضافہ لایا تھا ہمیشہ سنا جاتا تھا جو جانور کہ پادزہر رکھتا ہی بہت لاغر اور زبون ہوتا ہی حالانکہ یہ بکریان نہایت فربہ اور تیار تھین
ایک کو اون مین سے کہ مادہ تھی بموجب حکم میرے کے مار ڈالا پادزہر ظاہر ہوا اور یہ معنی باعث حیرت تمام کا ہوا

قلعہ زہر دار ان دو بکریان جہانگیر سے کہ بیان ہوئی تحقیق

یوز مقرر ہی کہ غیر جگہ مین مادہ اپنی سے جفت نہین ہوتا ہی چنانچہ والد بزرگوار نے ایک مدت مین قریب ہزار یوز کے جمع کیے تھے بہت چاہا
کہ آپسمین ساتھ ایک دوسرے کے جفت ہووین ہرگز ہرگز نہوئین اور بارہا یوز و نر و مادہ کو باغات مین قلادہ نکالکر چھوڑا وہان بھی
ساتھ ایک دوسرے کے جفت نہوے ان دنون مین ایک یوز نر نے قلادہ اپنا توڑکر پاس ایک مادہ یوز کے جاکر جفت ہوا بعد ڈھائی
مہینے کے تین بچے جنی فی الجملہ عجائبات سے نیا لگا گیا جبکہ یوز سات یوز کے جمع نہین ہوتا اور شیر ببر جو اولی سے نہین گیا کہ بعد
گرفتاری کے جفت ہوا ہو چونکہ عہد دولت فیض مہد میرے مین وحشت طبیعت جانورون صحرائی کی اوٹھائی گئی چنانچہ شیر
اسقدر رام ہوگئے تھے کہ بغیر قید اور زنجیر کے کھلے ہوے درمیان آدمیون کے پھرتے ہین اور نہ ضرر ان سے آدمیون کو پہونچتا ہی اور نہ وحشت
اور رمید کی رکھتے ہین حسب اتفاق ایک شیرنی حاملہ ہوئی اور بعد مین مہینے کے تین بچے جنی اور یہ ہرگز نہوا کہ شیر جنگلی بعد گرفتاری کے
ساتھ مادہ اپنی کے جمع ہوا ہو حکیمون سے سنا گیا تھا کہ دودھ شیر کا واسطے روشنی آنکھ کے نہایت مفید ہی ہرچند کوشش کی کہ دودھ
پستان اوسکی مین ظاہر ہو میسر نہوا ہیچ خاطر کے ایسا پہونچا جو کہ شیر جانور غضبناک ہی اور شیر پستان مادر مین از روی محبت کے
کہ بچے کے ساتھ ہوتی ہی نزدیک ہونے او چوسنے بچہ شیر سے وقت پکڑنے تھن اوسکے واسطے نکلنے دودھ کے غصہ اوسکا زیادہ
ہوتا ہی اور شیر خشک ہوجاتا ہی اور اخیر اخیر اردی بہشت مین خواجہ قاسم برادر خواجہ عبدالعزیز نے کہ خواجہ زادون نقشبندیہ سے
ہین ماوراء النہر سے آکر ملازمت کی اور چند روز کے بعد بارہ ہزار روپے بطور انعام اوسکو مرحمت ہوے اور جو کہ خواجہ جہان نے نواحی
شہر مین فالیز خربوزے کی بوائی تھی بعد گذرنے دو پہر کے روز پنجشنبہ دوم خورداد کو کشتی پر سوار ہوکر براہ دریا واسطے سیر فالیز
کے روانہ ہوا اور لوگ محل کے ہمراہ تھے دو تین گھڑی دن رہے پہونچکر شب سیر فالیز مین سحر کی عجب باد تند اور جکڑ ہوا کا ہوا کہ
خیمہ اور سراپردہ ہمبانر باکشتی پر وہ رات بسر کی اور کچھ روز جمعہ سے بھی سیر فالیز مین گذرا اور پھر شہر کیطرف لوٹ آیا افضل خان
کہ مدت مدید سے الم دنبل اور مضمون عزیب مین گرفتار تھا دسوین تاریخ خورداد کو فوت ہوگیا جاگیر اور وطن راجہ جکمن کہ بیچ خدمت
دکن کے تقصیر کی تھی لاکر مہابت خان کو عنایت کیا شیخ پیرکہ وارستگون اور بے تعلقون وقت سے ہی اور خاص بسبب محبت اور
اخلاص کے طریقہ خدمتگاری اور ہمراہی کا میرے ساتھ اختیار کیا ہی پرگنہ میرٹھ جو وطن اوسکا ہی قبل اس سے بنیاد ایک مسجد
کی ڈالی تھی ان دنون کسی تقریب مین ذکر اوسکا ہوا جو اوسکی طبیعت کو مین نے اتمام اس بنا کی خیر کیطرف پایا چار ہزار روپے دیے
کہ جاکر صرف اوسکا کرے اور ایک خرد شال خاصہ کی مرحمت کرکے مینے رخصت کیا اور دیوانخانہ عام و خاص مین دو مجر چوبی ترتیب
دی گئی ہین مجر اول مخصوص ہی واسطے امرا اور ایلچی اور اہل عزت کے اور کوئی بغیر حکم کے داخل نہین ہوتا ہی اور مجر دوسرا کہ وسیع تر
مجر اول سے ہی واسطے جمیع بندگان او منصبداران اور احدیان اور اون لوگون کے کہ اطلاق نوکری کا اوپر اونکے کیا جاوے
قرار دیا گیا اور باہر اس مجر کے نوکران امیر اور تمام وہ لوگ کہ دیوانخانہ مذکور مین آتے ہین کھڑے ہوتے ہین جو درمیان مجر اول
اور ثانی کے کچھ فرق نتھا دلمین آیا کہ مجر اول کو ساتھ نقرہ کے زینت دیجاوے مینے فرمایا کہ مجر مذکور اور اوس نردبان کو کہ سر
مجر سے اوپر بالا خانے جھروکے کے رکھا ہی اور دو فیل چوبی کو کہ دونو طرف جھروکے کے ہنرمندون نے بنائے تھے چاندی
مین منڈھوا لین بعد اتمام کے عرض ہوا کہ ایکسو پچیس من چاندی بوزن ہندوستانی کے کہ آٹھ سو اسی من ولایت کے ہی صرف
کی گئی الحق ایسی زیب و زینت پیدا کی کہ گویا اسی قابل تھا تیسری تاریخ ماہ تیر کو مظفر خان نے ٹھٹھے سے آکر ملازمت کی بارہ
مہر نذر گذرانی مین ہزار مصحف جڑاؤ جلد کا اور دو کل مرصع پیشکش کیے اور چودھوین ماہ مذکور کو صفدر خان نے صوبہ بہار سے آکر
ملازمت حاصل کی ایک سو ایک مہر نذر کین بعد اوس سے کہ مظفر خان بیچ خدمت کے تھا پانصدی ذات او برمنصب سابق اوسکے

زینت اہل اسلام کی دربار مین

کے پڑھاکر علم عنایت فرمایا اور شال خاصہ دیکر رخصت پٹنہ کو کیا یہ مین جانتا تھا کہ دیوانہ کتا جس جانور کو کاٹے مرجاتا ہے غالباً یعنی
اوپر ہاتھی کے صحیح نہین ہوے تھے میرے عہد دولت مین ایسا اتفاق ہوا کہ ایک رات ایک کتے دیوانے نے بیچ جگہہ بندھنے ایک فیل خاصہ
کے کہ گجپتی نام تھا آکر پاؤن مین ایک مادہ فیل کے کہ ہمراہ فیل خاصہ کے تھی کاٹ کھایا دفعتاً فیل مادہ مذکور چلائی جو فیلبان دوڑکر
نزدیک پہونچے کتا دیوانہ بھاگ کر ایک زقوم زار مین کہ حوالی اوسکے مین واقع ہے گھس گیا اور بعد تھوڑی دیر کے نکلکر قریب
فیلخاصہ کے پہونچا اور ہاتھہ اوسکا کاٹا فیل نے اوسکو مارڈالا جو مدت ایک ماہ پانچ روز کی گذری ایک روز کہ ہوا ابرناک تھی شور رعد
کا بگوش مادہ فیل کہ چرنے مین مشغول تھی پہونچا یکبارگی فریاد کی اور لرزہ اوپر اعضا کے طاری ہوا کانپنی اور زمین پر گر پڑی اور
پھر اوٹھکر سات روز تک اسی حال سے کہ پانی منہہ سے جاری تھا اور ناگاہ فریاد کرتی تھی اور بے آرامی تمام رکھتی تھی فیلبان ہرچند
درپے علاج کے ہوے نفع نہ بخشا آٹھوین روز گر پڑی اور مرگئی بعد گذرنے ایک مہینے کے فیل کلان کو کنارے پانی کے جنگل کیطرف
لے جاتے تھے بطریق اول ابر ہوا رعد ظاہر ہوا فیل مذکور عین مستی مین یکبارگی کانپ کر زمین پر بیٹھہ گیا فیلبان اوسکو بہزار محنت و مشقت اوپر
مقام کے لائے بعد اوسی مدت کے اوسی مادہ فیل کیطرح یہ ہاتھی بھی تصدق ہوا اس مقدمے کے واقع ہونے سے حیرت تمام
حاصل ہوئی الحق جای حیرت ہے کہ اتنا بڑا جانور باوجود اس کلانی اور قوی ہیکلی اور ترکیب کے ادنی حرارت مین کہ ایک حیوان
ضعیف سے اوسکو پہونچی اور اسقدر مؤثر ہوئی ۔ جوجان خان نے مکرر حسب استدعا شاہ نواز خان پسر اپنے کو رخصت کیا تھا تاریخ
بارھوین امرداد اسپ و خلعت دیکر مینے طرف دکن کے رخصت کیا اور یعقوب بخشی کو کہ منصب اوسکا صدی و پنجاہی تھا بسبب ایک
تردد کے کہ اوس سے وقوع مین آیا تھا ساتھہ منصب ہزار و پانصدی ذات اور ہزار سوار کے سرفراز کرکے بخطاب خانی کے اوسکو
مینے سربلند کیا اور علم بھی کرامت ہوا گروہ ہنود نے اوپر چار قسم کے قرار پایا ہے اور ہر ایک اوپر طریق اور
آئین خاص کے عمل کرتا ہے اور ہر ایک روز معین رکھتے ہین اول طریقہ برہمن یعنی پہچاننے والے اللہ تعالے
جلشانہ کے اور وظیفہ اونکا چھہ چیز سے ہے علم سیکھنا اور دوسرون کو تربیت کرنا اور آتش پوجنا اور آدمیون کو دلالت طرف
آتش پرستی کے کرنا اور کچھہ محتاجون کو دینا اور کچھہ آپ لینا اس طائفہ کا ایک روز معین ہے اور وہ روز آخر ماہ ساون کا ہے کہ
دوسرا مہینہ برسات کا ہے خرچ اس روز کو مبارک جانکر عابدون کے اوپر کنارہ دریا و تالاب کے جاتے ہین اور طرح طرح کے افسون
پڑھکر اوپر رسیون اور ڈورون رنگین کے پھونکتے ہین اور دوسرا روز کہ بہادون شروع سال کا ہے اون رسیون افسون دمیدہ کو
راجہ اور بزرگان عہد باندھتے ہین اور شگون جانتے ہین اور اوسکو راکھی کہتے ہین یعنی نگہداشت یہ دن ماہ تیر مین کہ آفتاب جہانتاب
برج سرطان مین ہے واقع ہوتا ہے اور طائفہ دوسرا چھتری ہے کہ ساتھہ کھتری کے معروف و مشہور ہے اور مراد چھتری
سے ایک طائفہ ہے کہ مظلومون کو شر ظالمون سے محفوظ رکھتے ہین آئین اس طائفہ کے تین چیزین ہین ایک یہ کہ خود علم پڑھنا
اور دوسرون کو تعلیم نکرنا دوسرے یہ کہ خود آتش پرستی کرنا اور طرف پرستش کے اور دین کے رہنمون ہونا اور تیسرے یہ کہ خود
محتاجون کو دینا اور آپ باوجود احتیاج کے کچھہ نہ لینا روز اس طائفے کا نہے اور دسمین ہے اس دن سواری کا کرنا اور لشکر اوپر دشمن
کے کھینچنا انکے نزدیک مبارک ہے اور رامچندر نے کہ اوسکو ساتھہ خدائی کے پوجتے ہین اس روز لشکر کشی کرکے اوپر خصم اپنے کے
ظفر پائی تھی اس روز کو معتبر جانتے ہین اور ہاتھی گھوڑون کی آرائش کرکے پرستش کرتے ہین اور یہ روز ہر مہینے شہریور کے
مین کہ آفتاب برج سنبلہ مین ہے واقع ہوتا ہے سائیسون اور فیلبانان وغیرہ کو انعام دیتے ہین طائفہ تیسرا بیس ہے اور یہ
جماعت ان دونون طائفون کی کہ ذکر انکا گذرا خدمت کرتی ہے زراعت اور خرید و فروخت اور سود اور سودا سے شغل انکا مقرر ہے

قصہ فیل خاصہ

ذکر طوائف ہنود

دسہرہ

اس طائفہ کا بھی ایک روز معین ہی کہ اوسکو دیوالی کہتے ہین اور یہ روز بیچ ماہ مہر کے کہ آفتاب برج میزان مین ہی واقع ہوتا ہی
اٹھائیسوین تاریخ ماہہای قمری کی رات کو اس روز چراغ روشن کرتے ہین اور دوستون اور عزیزون کو جمع کرکے ہنگامہ قماربازی
کا گرم کرتے ہین جو نظر اس طائفہ کی اوپر سود وسواد کے ہی اور قدم لینیون کو اس روز شگون سمجھتے ہین *

طائفہ چوتھا شودر ہی

یہ گروہ شقاوت شکوہ کمترین طائفہ ہنود سے ہی سبکی خدمت کرتے ہین اور ان چیزون سے کہ مخصوص ہر طائفہ مذکور کی ہو مین بہو
نہین رکھتے روز ان کا ہولی تہیا اعتقاد ان کے روز اخیر سال کا ہی یہ روز بیچ مہینے اسفندار کے کہ نیر اعظم برج حوت مین منزل
رکھتا ہی واقع ہوتا ہی بیچ رات اس دن کے آتش کو چوہون اور بازارون مین روشن کرتے ہین اور جو دن ہوتا ہی تو ایک پہر تک
خاکستر وغیرہ اوپر سر ایک دوسرے کے اوڑاتے ہین اور ایک شور وغوغا بلند کرتے ہین اور بعد اوسکے نہا دھو کر پوشاک پہنتے ہین
اور واسطے سیر باغات اور صحرا کے جاتے ہین جو کہ ضابطہ مقرر ہنود کا ہی کہ مردہ اپنے کو جلاتے ہین آگ جلانا اس رات کو شب
آخر سال گذشتہ کی ہی کنایہ اوس سے ہی کہ سال گذشتہ کو بمنزلہ مردہ کے ہی جلاتے ہین میرے والد بزرگوار کے زمانے مین
امراء ہند اور دیگر طوائف تبقلید اونکے رسم راکھی کی بجا لاتے کہ لعل اور مروارید اور گلہاے مرصع بجواہر گران بہا رشتون
مین پروکر اوپر دست مبارک انکے باندھتے تھے کئی برس تک معمول اس رسم کا رہا جو تکلف حد سے زیادہ گذرا یہ معنی اوپر
طبیعت اونکی کے گران آیا منع فرمایا اور برہمن ساتھ اوسی شگون کے رشتہ اور ابریشم کہ ضابطہ انکا ہی باندھتے تھے مینے بھی اس
سال مین اوپر طریقہ پسندیدہ اونکے کے عمل کرکے فرمایا کہ امراء ہند اور اعیان اس طائفہ کے راکھی اوپر ہاتھ میرے کے
نہ باندھین پر روز راکھی کے کہ نوین تاریخ امرداد کی تھی پھر وہی معرکہ قائم ہوا اور دوسرون نے براہ تقلید کے جا کر ہاتھ اس تعصب سے
باز نہ رکھا اسی نشان کو قبول کیا تو مینے فرمایا کہ ساتھ اوسی ضابطہ قدیم کے برہمن ابریشم اور رشتہ باندھتے رہین اس روز بحسب اتفاق
عرس حضرت عرش آشیانی کا واقع ہوا اور عرس ایک قاعدون سے ہی کہ معمول ہندوستان کا ہی ہر سال مین روز انتقال پر عزیز
اپنے کے طعام اور اقسام خوشبو وغیرہ باندازہ حالت قدرت اپنے کے ترتیب دیکر علما اور صلحا اور تمام مردم کو جمع کرتے ہین
اور مجلس کبھی ایک ہفتہ تک کھینچتے ہین آج بابا خورم کو مینے بھیجا کہ اوپر روضۂ متبرکہ اون کے کے جاکر مجلس جمع کرے
اور دس ہزار روپیہ دس آدمیون کو بندگان معتبر سے دیے گئے کہ فقرا اور ارباب احتیاج کو تقسیم کرین پندرہوین ماہ امرداد
کو پیشکش اسلام خان کا نظر سے گذرا اٹھائیس ہاتھی اور چالیس راس گھوڑے اوس زمین کے کہ تانگن وہان کے مشہور
ہین اور پچاس نفر خواجہ سرا اور پانصد پرکالہ نفیس ستار گانے بھیجے تھے جو ضابطہ ہوا کہ وقائع جمیع صوبون کا بتخصیص سرحدون کا
بیچ عرض کے پہونچتا رہے اور واقعہ نویس درگاہ سے اوپر اس خدمت کے تعین ہوے اور یہ امر ایک ضابطہ ہی اون میں سے
کہ پدر بزرگوار میرے نے مقرر کیے ہین اور مین بھی موافق اوسکے عمل کرتا ہون اور اس ضمن مین فوائد کلی اور نفع عظیم مشاہدہ ہوتے
ہین اور اطلاع اوپر دوسرے حالون عالم اور عالمیون کے پہونچتی ہی اگر فوائد اوسکے مرقوم ہووین عبارت طول ہو جاوے
ان دنون وقائع نویس لاہور نے لکھا تھا کہ ماہ تیر کے اخیر مین دس آدمی شہر کے امن آباد کو کہ بارہ کوس پر واقع ہی گئے ہین جو وقت
گرمی کا ہوا نیچے ساتھ ایک درخت کے پناہ لیگئے مقارن اوسکے ہوا اور ایک بگولا آیا اور وہ ہوا جو اس جماعت کو پہونچی لرزے
مین آکر نو آدمی نیچے اوس درخت کے مر گئے اور ایک شخص زندہ رہا اور وہ زندہ ایک مدت بیمار رہا اور بعد محنت اور اذیت بہت
کے صحت پائی اور وہ جانور کہ اوپر درخت مذکور کے گھونسلہ رکھتے تھے زمین پر گر کر مر گئے اور اوس نواح مین ہوا نے اس قدر

خرابی پیدا کی کہ جانور جنگلی کشت زارون پر آ آ کر گرا کرتے تھے اور سبزے مین لوٹ لوٹ کر مرتے تھے مجملاً یہ کہ جانور بہت ہلاک ہوئے
بروز پنجشنبہ ۱۳ امرداد کی تسبیح کر کے بارادہ شکار کشتی پر سوار ہو کے طرف موضع سمونگر کہ ایک شکارگاہ مقرر ہی مین گیا اور خان عالم
کو بمصلحت بھیجنے عراق اور ہمراہی ایلچی بادشاہ ایران کے بلایا تھا تیسری تاریخ شہریور کی یہان پر پہونچا ایک سو مہر نذر کی چونکہ سمونگر مہابتخان
کی جاگیر مین مقرر تھا اوسنے ایک مکان پر تکلف اوپر کنارے دریا کے بنایا تھا خوش آیا اور ایک ہاتھی اور ایک انگشتری نگین زمرد
کی پیشکش کی وہ قبول ہوئی چھٹی شہریور تک مشغول سیر و شکار رہا اس چند روز مین چیل و ہفت راس آہو نر مادہ اور دوسرے جانور
شکار ہوئے اس عرصے مین دلاور خان نے ایک قطعہ لعل پیشکش بھیجا تھا مقبول ہوا شمشیر خاصہ واسطے اسلام خان کے بھیجی
اوپر منصب حسین علی ترکمان کے کہ ہزاری بذات اور ہفتصد سوار کا تھا پانصدی ذات اور ایک سو سوار زیادہ ہوئے آخر ہائی روز
پنجشنبہ ۲۰ ماہ مذکور کو منزل مریم زمانی مین وزن شمسی کیا گیا آپکو ساتھ فلزات اور دوسری چیزون بدستور معمول کے وزن کیا اس برس مین میرا
چہل و چہار سال شمسی پورا ہوا اوسی روز یادگار علی ایلچی ایران اور خانعالم کہ اس جانب سے ہمراہ اوسکے معین ہوا تھا رخصت ہوئے یادگار علی
کو اسپ با زین مرصع اور کمر شمشیر مرصع اور چارقب طلا دوزی و کلغی با پر و جیغہ اور تیس ہزار روپیہ نقد مرحمت ہوئے کہ کل چالیس ہزار
روپے ہوئے اور خانعالم کو کپوہ مرصع با پھول کٹارہ کہ علاقہ مروارید سے رکھتا ہی شفقت کیا ۲۲ ماہ مذکور کو واسطے زیارت روضہ
مقدسہ منورہ والد بزرگوار کے بہشت آباد کو فیل سوارہ مین متوجہ ہوا پنجہزار روپیہ لوٹائے گئے اور پنجہزار روپے خواجہ جہان کو
دیئے کہ فقرا کو تقسیم کرے اور بعد نماز مغرب کے کشتی پر سوار ہو کر متوجہ طرف شہر کے ہوا جو مکان اعتماد الدولہ کا کنارے جمنا کے
واقع تھا مین اوترا اور شب اوس مکان مین اخیر دوسرے روز تک بسر کی اور پیشکش اوسکی سے جو خوش آیا قبول فرما کر متوجہ دولتخانہ
کا ہوا مکان اعتقاد خان کا بھی اوپر کنارے آب جمنا کے تھا حسب التماس اوسکے ساتھ محل کے اوتر کر منازل اوسکی کو
کہ نوساختہ تھی سیر کی الحق جائے مطبوع و دلچسپ تھی بہت خوش آیا اور تحفہ لائق کہ قماش اور جواہرات اور اقسام اجناس سے
جمع کیے تھے سب نظر اشرف سے گذرے اکثر پسند خاطر ہوئے قریب شام کے داخل دولت خانۂ مبارک مین ہوا جو کہ منجمون
اور اختر شناسون نے آجکی رات ساعت نیک واسطے جانے اجمیر کے اختیار کی تھی دو گھڑی رات گئے دوشنبہ دوسری شعبان کو
مطابق ۲۲ شہریور کے ساتھ فیروزی اور اقبال کے بارادہ اجمیر دار الخلافہ آگرہ سے باہر آیا اور اس عزیمت مین دو چیزین منظور
خاطر تھین اول زیارت روضہ منورہ خواجہ حضرت معین الدین چشتی کی کہ برکتون سے روح انکی سے کشائشین عظیم اس دودمان والا کو پہنچی
ہین اور بعد جلوس کے زیارت مرقد بزرگوار انکی کی میسر نہین ہوئی تھی اور دوسرے دفع کرنا رانا امر سنگھ مقہور کا کہ زمینداروں
اور راجون معتبر ہندستان سے ہی اور سروری اور سرداری اوسکی اور باپ دادون اوسکے کی تمام راجہ بابو اس ولایت کی قبول
رکھتے ہین اور ایک مدت گذری کہ دولت اور ریاست بیچ خاندان اونکے کے ہی اور مدت دراز حدود مشرق مین کہ پورب روپیہ ہی
حکومت کی ہی اوس ایام مین ساتھ خطاب راجگی کے مشہور ہوئے ہین بعد اوسکے بزور زمین دکھن مین آئے ہین اور بیشتر
ولایت وہان کی تصرف مین لائے ہین بجائے راجہ کے لقب رانا اور براول کا جزو اسم کا کیا ہی بس اوس سے
کوہستان میوات مین آئے اور رفتہ رفتہ قلعہ چیتور مین تصرف کیا اور اوس روز سے آج تک کہ آٹھوان سال جلوس میرے
سے ہی ایک ہزار چار سو اکہتر برس ہوئے ہین چھبیس آدمی دوسرے اس طائفہ سے کہ مدت حکومت انکے کی ایک ہزار دس برس
ہوئے راول خطاب رکھتے ہین اوسراول اول سے کہ جسنے پہلے ساتھ راول کے اشتہار پایا ہی رانا امر سنگھ تک کہ آج کے
دن رانا ہی بست و شش نفر ہین کہ عرصۂ چار سو اکسٹھ سال سے سروری کرتے ہین اور اس مدت مدید مین کسی بادشاہ کے

ف بیان روانگی جہانگیر کی بطرف اجمیر کے ۱۲

ف راناؤ ادیپور کے قریب بارہ سو برس کے ہین

بادشاہون ہند سے اطاعت نہین کی اور اکثر اوقات مقام سرکشی اور فتنہ انگیزی مین رہتے ہین چنانچہ عہد سلطنت حضرت ظل سبحانی فردوس
مکانی مین رانا سانکانی تمام راجہان اور رایون اور زمینداران اس ولایت کو جمع کرکے ساتھ ایک لاکھ اسی ہزار سوار اور کئی لاکھ پیادہ
کے حوالی بیانہ مین صف جنگ کی اور بمدد باری تعالیٰ اور یاوری بخت سے لشکر ظفر اثر اسلام نے افواج کفر پر غلبہ کیا اور شکست عظیم
اور پراحوال اوسکے کے راہ پائی تفصیل اس جنگ کی تواریخ معتبر خصوص واقعات مین کہ تصنیفات حضرت فردوس مکانی سے ہی مذکور
اور مسطور ہی والد بزرگوار میرے نے کہ مرقد منور اونکا جائے فیوض نامتناہی کا ہو جیو بیچ دفع کرنے ان سرکشون کے بہت کوششین
کین اور کئی بار لشکر اوپر سر اونکے کے تعین کیا اور سال دوازدہم مین جلوس اپنے سے واسطے تسخیر کرنے قلعہ چیتوڑ کے کہ محکم تر
قلعون معتبرہ معمورہ عالم سے ہی اور تباہ و برباد کرنے ملک رانا کو عزیمت کی اور قلعہ مذکور کا بعد اوسکے کہ چار مہینے دس روز
محاصرہ کیا اور ساتھ جان نثارون پدر رانا امرسنگھ کے جنگ و جدال کرکے از روئے قدرت اور قوت تمام کے لیا اور
قلعہ کو خراب کرکے لوٹے اور ہر مرتبہ افواج قاہرہ کا راہ اوپر اوسکے تنگ کرکے ایسا چاہتی تھی کہ گرفتار آوے یا خراب اور آوارہ
ہوئے مقارن اوسکے ایک امر ایسا واقع ہوتا تھا کہ یہ مہم رہجاتی تھی یہانتک کہ آخر عہد مین ایکدن خود بدولت واسطے تسخیر ملک دکن کے
متوجہ ہوئے اور مجکو ساتھ لشکر عظیم اور سرداران صاحب تعظیم کے اوپر رانا کے بھیجا بحسب اتفاق یہ دونون کام بواسطہ چند سبب کے
کہ ذکر اوسکا طول و طویل ہی صورت پذیر نہوئے جب زمانہ خلافت کا مجکو پہونچا اور یہ مہم ادھوری میری تھی بیچ جلوس کے ایک اول
لشکر کہ حدود ممالک مین بھیجا مینے یہی لشکر تھا فرزند پرویز کو سردار کرکے مع ارکان دولت کہ زیر تخت حاضر تھے ساتھ اس خدمت کے
مقرر کیا اور خزانہ معمور اور توپخانہ موفور ہمراہ کرکے روانہ کیا چونکہ تقدیر الٰہی سے ہر کام اوپر ہر وقت کے موقوف ہی اس اثنا میں
تصفیہ بد عاقبت خسرو کا وقوع مین آیا مجکو ضرور تعاقب اوسکا طرف پنجاب کے کرنا تھا اور ولایت اور پایۂ تخت کہ بیچ دار الخلافہ آگرہ
کے تھی خالی رہی جاتی تھی بالضرورت لکھا گیا کہ پرویز بابعضے امرا لوٹ کر واسطے محافظت آگرہ اور حوالی و حواشی اوسکے کے قیام کرے
مجملا اس دفعہ بھی مہم رانا کی حسب دلخواہ نہوئی جو ساتھ عنایت الٰہی کے شر و فساد خسرو سے اطمینان قلبی حاصل ہوا اور پھر آگرہ سے
محل نزول رایات عالیات کا ہوا افواج قاہرہ بسرکردگی مہابت خان و عبداللہ خان و دیگر روسا کے معتبر کی گئی اور اوسی
تاریخ سے وقت لوٹنے رایات عالیات کے طرف اجمیر کے ولایات اوسکی پائمال عساکر فیروزی مآثر کے تھے انتہا اس مہم کی
صورت ناپسندیدہ ظاہر کرتے تھے تب مینے سوچا کہ آگرہ سے مین کچھ کام نہین ہی اور یہ مہم بغیر میرے تمام نہوگی بیچ ساعت
مقرر کے قلعہ آگرہ سے باہر آکے باغ دہرہ مین منزل واقع ہوئی دوسرے دن جشن دسہرہ نے صورت دکھائی بدستور معمول گھوڑے
اور فیل آراستہ ہوکر نظر سے گذرے جو دوبارہ والدہ اور ہمشیرون خسرو کے نے عرض کیا کہ اب وہ اپنے کامون سے نادم اور
پشیمان ہی عرق عطوفت اور شفقت پدری نے جوش مارا تب مینے اوسکو بلایا اور مقرر کیا کہ ہر روز واسطے سلام کے آمد و رفت
رکھے باغ مذکور مین آٹھ دن مقام ہوئے اٹھائیسوین کو خبر پہونچی کہ راجہ رامداس نے کہ بنگش اور حدود کابل مین ہمراہی قلیچ خان
کی خدمت کرتا تھا وفات پائی غرہ ماہ مہر مین باغ سے کوچ کیا اور خواجہ جہان کو واسطے نگہبانی دار السلطنت آگرہ و محافظت خزاین
و محلون کے رخصت فرمایا اور فیل اور فرگل خاصہ اوسکو مرحمت ہوا دوسری ماہ مہر کو خبر پہونچی کہ راجہ باسو نے تھانہ شاہ آباد مین کہ سرحد
ولایت امری مقہور سے ہی وفات پائی دسوین ماہ مذکور کو روپ باس کہ اسحال ساتھ امن آباد کے موسوم ہوا منزل ہوئی اور
پہلے یہ محال بیچ جاگیر روپ خواص کے مقرر تھے پھر ساتھ لڑکے مہابت خان موسوم بامان اللہ کے مرحمت کیے گئے کہ اوسکے نام
کے کیے جاوین گیارہوین دن بھی یہین مقام ہوا چونکہ شکارگاہ موجود تھی طبیعت مائل شکار ہوئے ہر روز واسطے شکار کے سوا۔

ہوتا چنانچہ اس چندمدت مین یکصد و پنجاہ وہشت آہو نر و مادہ اور تمام جانوران شکار ہوے پچیسوین ماہ مذکور کو امن آباد سے کوچ ہوا
اکیسوین اس ماہ کو مطابق آٹھوین ماہ رمضان کو خواجہ ابوالحسن سے کہ برہانپور سے طلب کیا گیا تھا ملاقات کرکے پچاس مہر نذر
اور پندرہ پارہ مرصع آلات اور ایک زنجیر فیل کہ اوسکو داخل فیلان خاصہ کیا پیشکش گذرانی دوسری تاریخ ماہ مطابق دسوین
رمضان کو خبر فوت قلیچ خان کی پہونچی اسی برس کی عمر مین جان بحق تسلیم کی پرشاور مین واسطے خدمت دفع کرنے افغانون بیدولت
کے مقیم تھا منصب اوسکا چھہ ہزاری ذات اور پانچہزار سوار کا تھا مرتضی خان دکنی کہ علم پولنہ بازی مین کہ باصطلاح دکنیان ایک آنگی
مشہور ہی اور نزدیک مغلون کے شمشیر بازی ہی بےنظیر و بےمثل تھا چندمدت آگے مین اوسکے ساتھ اس ورزش پر متوجہ ہوا اس اثنا
مین اوسکو خطاب ورزش خانی مرحمت ہوا اور جو قاعدہ میرا تھا کہ راتون کو ارباب استحقاق اور درویش نظر سے گذرا کرین تا نظر ساتھ
حال ہر ایک کے ڈالکر زمین وزر نقد اور پوشش عطا کرون درمیان اون آدمیون کے ایک شخص نے جہانگیر نام کو ساتھ اسم اعظم
اللہ اکبر کے حساب ابجد مین مطابق پایا تھا عرض کی اور اس بات کو ساتھ تفاول و شگون کے خوب لیکر ساتھ محاسب اوسکے کے
زمین و اسپ وزر نقد و خلعت کرامت کیا روز دوشنبہ پانچوین شوال مطابق چھبیسوین آبان کو کہ ساعت داخل ہونے اجمیر کی قرار پائی
تھی صبح کو متوجہ ہوا جب قلعہ و عمارت روضۂ حضرت خواجۂ بزرگوار ظاہر ہوا ایک کوس پیادہ پا چلا اور ہر دو جانب راہ پر معتمدان مقرر
ہوے کہ مساکین کو زر دیتے ہوے چلین چار گھڑی دن چڑھے داخل شہر و آبادی ہوا پانچوین ساعت کو شرف زیارت روضۂ
متبرکہ کی نصیب ہوئی بعد ازان طرف دولتخانہ ہمایون کے متوجہ ہوا اور دوسرے دن حکم دیا کہ تمام خادم شریف روضہ وغیرہ خورد و بزرگ
شہری اور گذری نظر سے گذرکر مورد عطیات و بخشش بیغایات کی ہووین ساتوین آذر کو بقصد سیر و شکار تالاب پہکر کہ معبد ہنود کا ہی متوجہ ہوا بعد
شکار مرغابی وغیرہ کے پھر اجمیر کو آیا پہکر مین دیوہرے بہت ہین منجملہ اونکے رانا شنکر نے کہ عم امری مقہور کا ہی اور میرے یہان امراے
عظیم سے ہی اوسنے ایک مندر لاکھہ روپیہ صرف کرکے بنایا ہی اوسمین ایک صورت سنگ سیاہ سے تراشی ہوئی کہ سر اوسکا مثل سر
خوک اور جسم مانند آدمی کے دیکھنے مین آئی اور عقیدہ ناقص ہنود کا یہ ہی کہ اللہ تعالے نے پہلے اسی صورت مین ظہور فرمایا ہی مین نے
اوس صورت کو توڑکر تالاب مذکور مین ڈلوادی اور تملکہ کوہ پر ایک گنبد سفید نظر آیا اور حال اوسکا دریافت کیا گیا یہان ایک جوگی نے
کفر و شرک پھیلایا ہی جوگی مذکور کو خارج کراکے بت پرستش امسکے کا توڑوا دیا لوگون نے کہا کہ عمق تالاب کی انتہا نہین معلوم کروایا
بارہ گز سے عمق زیادہ نہین ہی اور دور اوسکا ڈیڑھ کوس کا اوسیوقت شکار شیر نی کا کرکے لوٹ آیا اور گوشت شکار نیل گاؤ کا فقرا کو
تقسیم کروایا اور زر و غیرہ مرحمت ہوا اور خبر پہونچی کہ فرنگیون نے چار جہاز سورت بندر کے درہم برہم کرکے مال و متاع اوسکا لوٹ لیا یہ امر
اوپر دل کے ناگوار معلوم ہوا مقرب خان کو کہ بندر مذکور اوسکے حوالے تھا بعطاے خلعت فیل وغیرہ روانہ کیا اور وہ حسن خدمت
کہ یوسف خان اور بہادر الملک سے صوبۂ دکن مین ظاہر ہوئی تھی اسواسطے نشان اونکو عنایت ہوے اور لکھا گیا کہ مقصد اصلی اس
قصد سے بعد زیارت حضرت خواجہ صاحب کے سرانجام مہم رانا مقہور کا تھا اسلیے دل مین آیا کہ مین یہان ٹھہرون اور فرزند بابا
خورم کو اوس طرف روانہ کرون تب ایک خلعت مغرق و مروارید کہ لائق شان شاہان ہوے فرزند مذکور کو عطا کرکے ساتھہ بارہ ہزار
سوار جرار اور افسران جان نثار کے اور خلعت فراخور حوصلہ ہر افسر وغیرہ کے دیکر رخصت کیا اور فدائی خان بخشی لشکر مذکور کا ہوا اوسی
ساعت صفدر خان واسطے حکومت کشمیر کے خلعت وغیرہ پاکر روانہ ہوا اور ابوالحسن خان کو بخشی کل کرکے خلعت دیا اور ایک
دیگ کلان اکبرآباد سے طیار کرواکے روضۂ متبرکہ خواجہ صاحب مین لاکر چڑھوائی اور طعام واسطے مساکین اور فقرا کے کھلواکر
زر نقد وغیرہ دیکر رخصت کیا اور پانچہزار آدمی اوس دیگ سے شکم سیر ہوے اسلام خان حاکم بنگالہ نے اندنون مین ساتھہ منصب

داخل ہونا اجمیر مین

روانہ شاہجہان کا رانا پر

ششش ہزاری ذات اور سوار کے سرفرازی پائی اور ساتھ مکرم خان پسر معظم خان کے علم مرحمت ہوا دسوین محرم کو اجمیر سے شکار کھیلتا ہوا باہر گیا مین اور بیس دن مین لوٹ کر داخل شہر ہوا جو حسن خدمتی خواجہ جہان اور کم جمعیتی اوسکی واسطے حفاظت اور حراست آگرہ اور نواحی اوسکی کے عرض کی گئی پانصدی ذاتی اور ایکسو سوار اوپر منصب اوس کے کے زیادہ کیے گئے ان دنون مین ابوالفتح دکھنی نے جاگیر سے آکر ملاقات حاصل کی تیسری ماہ مذکور کو خبر فوت ہونے اسلام خان کی پہونچی اور وہ حسن خدمت کہ خان مذکور سے ساتھ لینے ولایت غیر محروسہ کے ظاہر ہوتی تھی اگر اور زندگی ہوتی تو مصدر خدمت کلی کا ہوتا اور مینے حسب خواہش واستدعا خان اعظم کے شاہزادہ فیروزمند کو دکن بھیجا مگر باوجود دلداری وخاطرداری شاہزادہ کے حال ناستودہ کاری خان اعظم کا مستاتب مین سے ابراہیم حسین اپنے معتمد کو اودھر روانہ کیا اور یہ پیام دیا کہ تو نے برہان پور سے بآرزو سے تمام اس خدمت کی درخواست کی کہ اگر اسی قصد مین مرجاؤن تو شہید وگرنہ غازی ہونگا تب ساتھ تیری سپرد کے مینے اور جو کچھہ کمک ومدد تو نجانے سے خواہش رکھتا تھا سر انجام پایا اور پھر لکھا کہ بے حرکت رایات جلال اس حدود کے فیصل ہونا بہت دشوار ہے الحال شاہزادہ کو عرائض بھیجکر طلب کیا اور حسن صوابدید تیرا ظاہر ہوا کیا باعث کہ پانون معرکے سے ایکبار کھینچکر بیچ مقام ناسازگاری کے آیا بابا خورم کو کہ اس مدت مین ہرگز اپنے سے جدا نکیا تھا محض ساتھ اعتماد کاروانی تیری کے بھیجا گیا چاہیے کہ طریقہ نیک خواہی اور نیک اندیشی منظور ومرعی رکھکر شب وروز خدمت فرزند بسعادت مند سے غافل نہو اور اگر خلاف اسکا ہو اور قرارداد اپنے سے قدم باہر رکھا تو حق تیرے مین اچھا نہوگا ابراہیم حسین نے جاکر ساتھ اس تفصیل کے یہ باتین خاطرنشین اوسکے کین کچھہ نتیجہ نہ ملا جہل اور قرارداد اپنے سے نہ آیا بابا خورم نے جانا کہ وجود اوسکا مخل کاروبار ہے نظر بند کرکے عرضداشت کی کہ رہنا اسکا یہان کچھہ کام نہین دیتا ہی اور محض بنا واسطے اوس نسبت کے کہ ساتھ خسرو کے رکھتا ہی بیچ مقام کام بگاڑنے کے ہی ساتھ مہابت خان کے حکم کیا کہ اوسکو اودیپور سے لے آوے اور محمد تقی دیوان بیوتات ساتھ لانے فرزندون اور متعلقان اوس کے کے مندسور سے طرف آمبیر کے مقرر ہوا گیارھوین ماہ مذکور کو خبر پہونچی کہ دلیپ ولد رائے سنگھ نے برادر خورد اپنے راو سورج سنگھ سے کہ واسطے اوسکے مقرر ہوا تھا شکست عظیم کھاکر بیچ ہاتھہ مردان محکمہ جات سرکار حصار اور دوسرے فوجدار وجاگیردار اوس نواح کے مقید ہوکر درگاہ والا مین پہونچا جو چند بار اوس سے حرکات ناشائستہ ظہور مین آئی تھین قتل اوسکا واسطے عبرت اور مفسدون کے ضرور ہوا اور عوض اس خدمت کے اوپر منصب راو سورج سنگھ کے پانصدی ذات اور چارسو سوار افزود ہوے عرضداشت فرزند بابا خورم کی پہونچی کہ ستر زنجیر فیل مع ہاتھی عالم گمان نامی رانا کے بیچ ہاتھہ لشکر ظفر پیکر کے پڑی اور عنقریب ہی کہ صاحب اوسکا بھی ساتھ کیفر کردار کے پہونچے

نوان جشن نوروز کا جلوس مبارک سے

نوین صفر کو بعد نصف شب کے شب جمعہ سے آفتاب نے بیچ حمل مین کہ خانہ شرف اوسکا ہی نقل کیا اوسکی فجر کو کہ غرہ ماہ فروردی تھا مجلس جشن نوروزی کی خطۂ دلپذیر اجمیر مین آراستہ ہوئی اور تحویل کے وقت کہ نیک ساعت تھی مینے تخت پر جلوس کیا اور موافق رسم قدیم کے دولتخانہ کو سامان سے آراستہ کیا اوسی حال مین ہاتھی عالم گمان نام ساتھ اور سترہ ہاتھیون کے نرومادہ کہ بابا خورم نے رانا کے ہاتھیون مین سے بھیجے تھے نظر اشرف سے گذرے اور موجب خوشی کے ہوے دوسرے دن مین اوس پر واسطے نیک فالی کے سوار ہوا اور بہت زر نثار کیا اور تیسری تاریخ منصب اعتقاد خان کا کہ دوہزاری ذات اور پانسو سوار ہی کا تھا سہ ہزاری ذات اور ہزار سوار کا مقرر ہوا اور آصف خانی کے خطاب سے ممتاز کیا کہ پہلے دو آدمی اوسکے خاندان کے اس خطاب سے

سرفراز ہوے تھے اور منصب دیانت خان پر بھی پانصدی ذات اور دوسو سوار اضافہ کیے اور انھین دونون مین اعتماد الدولہ کو منصب پنجہزاری
ذات اور دو ہزار سوار سے مع اصل واضافہ کے سرفراز کیا اور حسب التماس بابا خورم کے سیف خان بارہہ کے منصب پر پانصدی
ذات اور دوسو سوار اور اسیقدر منصب پر دلاور خان اور کشن سنگھ اور سرفراز خان کے زیادہ کیا اور یکشنبہ کو دسوین تاریخ
پیشکش آصف خان کی ملاحظے سے گذری اور چودھوین تاریخ اعتماد الدولہ نے اپنی پیشکش گذرانی ان دونون پیشکشون سے
جو عمدہ چیزین پسند ہوئین اون کو مین نے قبول کیا اور باقی سب پھیر دین اور قلیچ خان نے مع اپنے برادرون اور لشکر کے کابل سے آکر
ملازمت حاصل کی ابراہیم خان کا منصب کہ ہفت صدی ذات اور تین سو سوار کا تھا ڈیڑھ ہزاری ذات اور چھ سو سوار کا ہوا اور
اوپر خدمت جلیل القدر بخشی گری و ریحانہ کے بشرکت خواجہ ابوالحسن کے مقرر ہوا پندرھوین تاریخ مہابت خان نے کہ واسطے لانے
خان اعظم اور اوسکے بیٹے عبداللہ کے مقرر ہوا تھا آکر ملازمت حاصل کی اونیسوین کو مجلس شرف آراستہ ہوئی اوس مین پیشکش
مہابت خان کی نظر اشرف سے گذری اور خاصہ ہاتھی روپ سندر نام واسطے فرزند پرویز کے بھیجا گیا دوسرے دن مینے حکم کیا
کہ خان اعظم کو آصف خان کے سپرد کرین تا اوسکو قلعہ گوالیار مین نظربند کرین اور وہ اندیشہ اوسکی اس قید مین یہ تھی کہ مبادا ابباعث
قرابت خسرو کے معرکہ مین کوئی نفاق اور فساد اوس سے ظاہر ہو اسواسطے مینے حکم کیا کہ نظربند رہے اور کسی چیز کی طرف سے
اوسپر تنگی نہ کیجاوے اور قلیچ خان کو انھین دنون ساتھ منصب ڈھائی ہزاری ذات اور سات سو سوار کے مع اصل واضافہ کے سرفراز
کیا اور منصب تاج خان کا کہ حاکم بھکر کا تھا پانصدی ذات اور سوار زیادہ کیے اٹھارہوین ماہ اردی بہشت خسرو کو سلام سے ممانعت
کی اسواسطے کہ مینے بسبب الفت پدری کے اوسکے مان بہنون کی سفارش سے یہ اجازت دی تھی کہ ہمیشہ سلام کو آیا کرے
لیکن جب اوسکے چہرے سے خوشحالی نہ معلوم ہوئی اور ہمیشہ ملول رنجیدہ اوسکو مینے پایا اسواسطے حضوری سے منع کیا عہد
سلطنت میرے والد بزرگوار مین مظفر حسین مرزا اور رستم مرزا بیٹے سلطان حسین مرزا کے کہ بھائی شاہ طہماسپ صفوی کا ہے
اور حکومت قندھار اور موضع داور سے اونکے تصرف مین تھے بواسطہ قرب خراسان اور آنے عبداللہ خان اوزبک کے اوس
طرف مکرر عرضیان بھیجین تھین کہ نگہبانی اس ملک کی ہمسے نہین ہوسکتی اگر کسی بندۂ درگاہ کو اسطرف بھیجین تو ہم یہ ملک اوسکو سپرد
کرکے حصول ملازمت سے آکر شرفیاب ہون اسواسطے شاہ بیگ خان کو کہ اسحال خطاب خاندورانی سے سرفراز ہے واسطے حکومت
قندھار اور ملک داور وغیرہ کے روانہ کیا تھا اور فرمان عنایت آمیز اون سبکو لکھکر حضور مین بلوایا اور بعد آنے اونکے اونکی
عنایتون سے خوشنود کرکے قندھار سے سہ گونہ ملک زیادہ حاصل کا اونکو مرحمت کیا تھا چونکہ اون سے بندوبست نہوسکا
اسواسطے رفتہ رفتہ جاگیر اونکی متغیر ہوگئی مظفر حسین مرزا خود روبرو میرے والد کے انتقال کرگیا اور مرزا رستم کو ہمراہ خانخانان
کے صوبہ دکن کیطرف روانہ کیا اور کچھ جاگیر اوسکو وہان دی جب اللہ تعالے نے تخت سلطنت کو میرے وجود سے آراستہ کیا
تو مینے مرزا رستم کو وہان سے بخیال اس بات کے بلوایا کہ اسکو کسی سرحد پر روانہ کرون اوسکے آتے ہی مرزا غازی کہ حاکم ٹھٹھہ
اور قندھار کا تھا رحمت خدا مین داخل ہوا تو مینے چاہا کہ اسکو ملک ٹھٹھہ کی حکومت پر روانہ کرون کہ یہ اپنی لیاقت سے اوسکی خوب
حفاظت کرے اسواسطے منصب پنجہزاری ذات اور سوار سے سرفراز کرکے دو لاکھہ روپیہ نقد بطور مدد خرچ اوسکو عنایت کیے
اور ٹھٹھہ کیطرف رخصت فرمایا اور گمان تھا کہ اوس سے وہان خوب خدمتین ظاہر ہونگی خلاف گمان کے وقوع مین آیا اور اسقدر ظلم
شروع کیا کہ بہت لوگون نے اوسکا شکوہ کیا اور علاوہ اوسکے اور چند باتین اوس سے سنین کہ اوسکا معزول کرنا ضرور پڑا اسواسطے
مینے اپنا ایک معتبر شخص مقرر کیا کہ اوسکو لے آوے چھبیسوین اردی بہشت کو حاضر درگاہ ہوا چونکہ ظلم اوس کا خلق خدا پر نہایت کو

بیان شکست احداد افغان

پہونچا تھا سو بموجب عدالت سب کے ضرور ہوا کہ اوس دن مقدمات کی تحقیق کی جاوے اس واسطے مینے اوسکو سپرد انیرائی سنگھ دلن کے کیا کہ بخوبی تحقیق کرے اور کچھ تنبیہ اوسکو دیجاوے کہ اوروں کو عبرت ہوا انھین دنون مین خبر شکست احداد افغان کی آئی تفصیل اسکی یہ ہی کہ معتقد خان پولم گذر مین کہ حوالی پشاور کے ہی ساتھ افواج قاہرہ کے رہا کرتا تھا اور خان دوران مع اپنے لشکر کے کابل وغیرہ کیطرف خیال مین اوس روسیاہ کے رہا کرتا تھا اسی اثنا مین پیش بولاغ سے معتقد خان کو تحریر آئی کہ احداد افغان کوٹ تیراہ مین کہ جلال آباد سے آٹھ کوس ہی ہمراہ بہت سوار و پیادون کے آیا ہی اور بادشاہی رعایا وغیرہ سے بہتون کو قتل کیا اور اکثر کو قید کرکے چاہتا ہی کہ تیراہ بھیجے اور ارادہ اوسکا یہ ہی کہ جلال آباد اور پیش بولاغ پر شب خون مارے معتقد خان بمجرد سننے اس خبر کے مع اپنے جماعت کے روانہ ہوا اور پیش بولاغ مین جاکر جاسوس دشمن کی خبر کو روانہ کیے جب اوسکو معلوم ہوا کہ احداد اوسی جگہ مقیم ہی تو ہمراہ اپنی جماعت کے عنایت الٰہی پر اعتماد کرکے اوسکی طرف چلا اور اپنے لشکر کو دو ٹھوک کیا احداد نامراد ہمراہ چار پانچہزار پیادہ و سوار کے مغرور و بے فکر تھا اور گمان اوسکا یہ تھا کہ اسطرف مین سوا خان دوران کے کوئی اور فوج نہین جو مجھپر غالب ہو جب یکبارگی خبر آمد اس لشکر شاہی کی سنی اور نشان لشکر کے دیکھے تو گھبرایا اور اپنے لوگون کے چار ٹکڑے کرکے خود ایک چھوٹی پہاڑی پر کہ لوگون کو وہان جنگ مین جانا دشوار تھا چڑھ گیا اور وہانسے اپنے لوگون کو لڑانے لگا بر قند ازون نے افواج قاہرہ کی اوسکو بندوقون مین گھیر لیا اور اوسکے بہت ہمراہیون کو قتل کیا اور معتقد خان غول ہمراہ لیکر اتنا حملہ اونکی طرف آیا کہ وہ سوا دو تین باڑھون کے اور نہ مار سکے اور سوا بھاگنے کے پناہ نہ دیکھی معتقد خان نے تین چار کوس پیچھا کیا اور ڈیڑھ سو آدمی اوسکے قتل کیے باقی اکثر زخمی ہوے اور ہتھیار چھوڑکر اطراف و جوانب مین بھاگ گئے فوج شاہی شب کو وہین رہی اور فجر کو چھ سو سر کاٹ کر پشاور مین لے آئی اور اونکا ایک مینار بنوایا پانسو اسپ اور مواشی بیشمار اور بہت مال و ہتھیار ہات لگا اور قیدیون نے رہائی پائی اور قدرت الٰہی سے بادشاہی فوج کا کوئی معتبر شخص نہین مارا گیا اور شب پنجشنبہ کو کہ غرہ خورداد تھا مینے واسطے شکار شیر کے بہکر کی طرف توجہ کی اور جمعہ کے دن دو شیر بندوق سے مارے اور وہین سنا کہ نقیب خان راہی ملک بقا ہوا خان مذکور قوم سادات قزوین سے ہی اور اوسکے والد میر عبد اللطیف کی قبر اجمیر مین ہی بارہ دن مین بیماری تپ سے وفات کی تھی برابر مزار اوسکی بیوی کے اندر روضہ متبرکہ حضرت خواجہ بزرگوار کے دفن کیا اور جو معتقد خان سے خدمتین پسندیدہ جنگ احداد مین ظاہر ہوئی تھین سو اوسکی عوض مین مینے اوسکو خطاب لشکر خانی کا عطا کیا اور دیانت خان کہ اودیپور کیطرف بابا خورم کے پاس بعضے احکام پہونچانے گیا تھا ساتوین ماہ خورداد کو لوٹ آیا اور بند و بست اور تزک بابا خورم کا اچھا بیان کیا فدائے خان کہ ایام شہزادگی سے میرا نوکر تھا اور بعد تخت نشینی کے مینے اوس سے بہت رعایتین کی تھین اور اس لشکر کا بخشی کیا تھا بارہوین اس ماہ کو اس دار فانی سے کوچ کر گیا اور مرزا رستم کہ اپنے نالائق کامون سے پشیمان تھا تو مروت میری مقتضی اسبات کی ہوئی کہ اوسکے قصورون کو معاف کرون اسواسطے مینے اوسکو حضور مین بلاکر بخوبی تسلی اور دلجوئی کے بعد خلعت پہنا کر حکم کیا کہ دربار مین سلام کو آیا کرے گیارہوین تاریخ ماہ تیر کی اتوار کی شب ایک ہتھنی نے فیلخانہ خاص کی بچہ دیا مینے پہلے سے حکم کیا تھا کہ ہاتھی کی مدت حمل دریافت کرین آخر تحقیق ہوا کہ بچہ مادہ ڈیڑھ سال اور بچہ نر اونیس مہینے مان کے پیٹ مین رہتا ہی اور برخلاف ولادت آدمی کے کہ سر کیطرف سے پیدا ہوتا ہی ہاتھی کا بچہ پاؤن کیطرف سے نکلتا ہی غرض جب بچہ اوسکے شکم سے جدا ہوا تو مان نے پاؤن سے اوسپر خاک ڈالی اور محبت کرنے لگی تھوڑی دیر وہ پڑا رہا پھر اوٹھکر مان کے تھنون کیطرف متوجہ ہوا چودہوین تاریخ مجلس گلاب پاشی کی کہ رسم قدیم اور سابقہ آب پاشی کے مشہور ہے آراستہ ہوئی پانچوین امرداد کو خبر فوت راجہ مانسنگھ کی آئی یہ راجہ میرے والد مرحوم کے بڑے معتمدون

مین تھا جو اکثر بندگان درگاہ کو مینے رفتہ رفتہ مہم دکن پر بھیجا تھا اسواسطے اوسکو بھی اوس خدمت پر مقرر کیا تھا بعد اوسکی وفات کے
کہ اوس خدمت مین واقع ہوئی تھی مرزا بھاؤ سنگھ کو کہ اوسکا لائق بیٹا تھا مینے حضور مین طلب کیا جو شاہزادگی سے طریقہ خدمتگاری کا
میری خدمت مین رکھتا تھا باوجودیکہ موافق دستور راجون کے جانشین بڑا بیٹا ہوتا ہی اور موافق اس دستور کے ریاست مہاسنگھ پدر جگت سنگھ
کو کہ بڑا بیٹا راجہ متوفی کا تھا پہونچتی تھی لیکن مینے منظور نکیا اور بھاؤ سنگھ کو ساتھ خطاب مرزا راجہ کے سرفراز کرکے منصب چار ہزاری
ذات اور تین ہزار سوار کا عنایت کرکے اور موضع آنبیر کہ وطن اوسکے باپ دادا کا تھا اوسکو مرحمت کیا اور مہاسنگھ کی بھی تسلی اور دلجوئی
کرکے پانصدی اوسکے منصب پر اضافہ کی اور ضلع کرہہ اوسکو بطریق انعام دیکر خنجر مرصع اور اسپ اور خلعت اوسکے واسطے بھجوا یا مینے

بیماری جہانگیر

آٹھوین امرداد کو میرے مزاج مین تغیر ظاہر ہوا اور رفتہ رفتہ تپ اور درد سر کی نوبت پہونچی مینے بخیال اسبات کے کہ مبادا پریشانی
ملک اور لوگون مین واقع ہو اس بات کو اپنے مصاحبون سے پوشیدہ رکھا بلکہ طبیبون سے بھی نہ کہا چندروز اسی حال مین گذرے
سوا نورجہان بیگم کے کہ اوس سے زیادہ کوئی عزیز نہ تھا کسیکو اس امر کی اطلاع نکی طریقہ کمال پرہیز کا بجالایا کہ سوا غذا اے خفیف
کے اور سب کھانا ترک کیا اور موافق قاعدہ ہمیشہ کے دیوانخانہ خاص وعام اور جھروکہ اور غسلخانہ مین آتا رہا یہانتک کہ چہرے پر آثار
ضعف ظاہر ہوے اور بعضے دوست مطلع ہوے ایک دو طبیب کہ معتمد تھے مثل حکیم مسیح الزمان اور حکیم ابوالقاسم اور حکیم عبدالشکور کے اس مرض
سے آگاہ ہوے جب تپ نگئی اور تین رات حسب عادت شراب پی گئی تو ضعف اور زیادہ ہوا اوسی حال اور پریشانی مین روضہ متبرکہ خواجہ
بزرگوار مین گیا اور وہان اللہ تعالے سے اپنی صحت کا طلبگار ہوا اور صدقے اور نذرین مانین اللہ تعالیٰ جل جلالہ نے محض اپنے
کرم اور فضل سے مجکو صحت عطا فرمائی اور ظاہر مین علاج حکیم عبدالشکور کا باعث ہوا اور طبیعت نے عرصہ بائیس روز
مین حالت اصلی پر رجوع کیا سب نے شکرانہ الٰہی اس خوشی کا نکالا اور صدقے بھیجے مینے کسی کے یہان کا صدقہ قبول نکیا اور حکم کیا
کہ ہر شخص اپنے گھر مین جو کچھ چاہے فقرا اور مساکین کو دیوے اور دسوین ماہ یور کو خبر آئی کہ تاج خان افغان حاکم پٹنہ کا مر گیا یہ قدیم امیرون
سے اس خاندان کے تھا مینے بیماری مین سوچا تھا جب مجکو صحت کامل عنایت ہوگی تو جیسے مین باطن مین خواجہ بزرگ کے خادمون
مین سے ہون اسیطرح ظاہر مین بھی اپنے کان مین سوراخ کراکر داخل حلقہ غلامون مین ہونگا پنجشنبہ کو بارہوین ماہ یور کی اپنے
دونون کان چھدوا کر ہر کان مین ایک ایک بڑا موتی ڈلوایا جب یہ امر بندگان درگاہ اور مخلصان ہوا خواہ پر روشن ہوا تو بہت
لوگون نے کہ ہمراہ تھے اور اکثرون نے کہ مقرر سرحد پر تھے اپنے کان چھدوا کر اظہار عقیدت کیا مینے اون سبکو جواہر خانہ خاص
سے موتی عمدہ کان مین ڈالنے کو عنایت کیے آخر رفتہ رفتہ یہ عمل سب لوگون مین عام ہوا اور دسوین شعبان کو مجلس وزن شمسی
کی آراستہ ہوئی اور حسب دستور قدیم سب کام ادا ہوے اوسیدن مرزا راجہ بھاؤ سنگھ شاد کام با طمینان تمام اپنے وطن کو
رخصت ہوا اور وعدہ کیا کہ دو تین مہینے سے زیادہ وہان توقف نکرونگا اور بعد چند روز کے خبر آئی کہ فریدون خان برلاس
نے اودے پور مین انتقال کیا جماعت برلاسیہ مین سوا اوسکے کوئی سردار نہین رہا تھا چونکہ ان لوگون کو اس سلطنت مین
حقوق اور نسبتین بہت ہین اسواسطے مینے اوسکے لڑکے مہر علی کو نوازش کرکے منصب ہزاری ذات اور سوارون سے سرفراز کیا
اور خان دوران سے جو اچھی خدمتین ظاہر ہوئین تھین اسواسطے مینے اوسکے منصب پر ہزاری ذات اضافہ کیا کہ اصل و اضافہ
ملاکر شش ہزاری ذات اور پنجہزاری سوار منصب اوسکا ہوجاوے اور ششم ماہ آبان کو قراولان خاص خبر لائے کہ چھہ کوس
پر تین شیر ہین بعد دوپہر کے مین اودھر روانہ ہوا اور تینون کو مینے بندوق سے مارا آٹھوین تاریخ کو ہنگامہ دوالی کا شروع ہوا مینے فرمایا
کہ دو تین رات مصاحب روبرو میرے کھیل ہار جیت کا کھیلین اٹھارہوین تاریخ کو لاش سکندر معین قراول خاص کی کہ ایام شہزادگی

ست خدمت گزار میرا تھا ادو دیپور سے اجمیر شریف مین آئے مینے اوسکی جماعت کو حکم دیا کہ اس لاش کو لیجا کر کنارے تالاب رانا سنکر
کے دفن کرین سب خدمتگارون مین اسکو مجھسے کمال اخلاص تھا اور بارھوین ماہ آذر کو دو لڑکیان کہ اسلام خان نے اپنی حیات مین
زمیندار ان کوچ سے کہ شرقی جانب مین واقع ہی لایا تھا مع اوسکے فرزند اور چورانوے ہاتھیون کے ملاحظے سے گذرین بعد چیند
اکثر ہاتھی داخل فیلخانہ خاصہ ہوے اور انھین دنون مین ہوشنگ نے کہ بڑا بیٹا اسلام خان کا تھا بنگالہ سے آکر سعادت آستان
بوسی کی حاصل کی اور دو ہاتھی اور ایک سو ایک مہر اور اسیقدر روپیہ نذر کیے موسم سرما مین ایک شب مینے خواب مین اپنے
والد بزرگوار کو دیکھا کہ فرماتے ہین بابا گناہ عزیز خان کاکہ خان اعظم ہے بمحبت میری خاطر کے بخشدے جب مین بیدار ہوا تو مین
مقرر کیا کہ اوسکو قلعۂ گوالیار سے طلب کرونگا قریب شہر اجمیر کے ایک درہ عمدہ ہی اوسمین ایک چشمہ شیرین ظاہر ہوا کہ اجمیر کے سب
پانیون سے بہتر اور عمدہ ہی یہ درہ اور چشمہ دونون ساتھ نام حافظ جمال کے مشہور ہین جب مین وہان گیا تو حکم کیا کہ ایک مکان لائق
اس جگہ کے بناوین ایک سال مین وہ عمارت ایسی عمدہ بنی کہ لوگ اور جگہ ویسی عمارت بیان نہین کرتے معمارون نے ایک بڑا حوض
وہان بنایا اور اوس پانی کو فوارے سے حوض مین ڈالا وہ فوارہ بارہ گز اوٹھتا ہی اور وہ حوض چہل در چہل گز ہے اور حوض کے
کنارے ایک دالان عمدہ ہی اور اسیطرح اوسکے اوپر کے درجے مین عمدہ مکانات بنائے ہین مینے اپنے نام کی نسبت اوسکا نام چشمۂ نور
رکھا اوس چشمہ مین فقط یہی عیب ہی کہ درمیان شہر باہر سر شاہ راہ نہین اکثر جمعرات اور جمعہ کو مین یہین رہتا ہون حسب مرضی میری
شاعرون نے اوسکی تاریخین کہین سعیدای گیلانی زرگر ملبشی نے اس عمدہ مصرعہ مین خوب تاریخ نکالی ہے مصرع محل شاہ
نور الدین جہانگیر شد مینے حکم کیا کہ اسکو لوح سنگین پر لکھکر اوسکے اوپر لگادین آور ابتدای ماہ دی مین سوداگر ولایت کے
آئے اور یزدی انار اور کاریزی خربوزہ کہ تحفہ عمدہ خراسان کا ہی لائے مینے سب امرا اور بندگان درگاہ کو اوس مین حصہ
عنایت کیا اور سب نے شکر منعم حقیقی کا ادا کیا اب تک مینے قسم اعلے خربوزے اور انار کی ندیکھی تھی باوجودیکہ ہر سال بدخشان سے
خربوزے اور کابل سے انار میرے واسطے آتے ہین لیکن وہ خربوزہ اور انار خربزہ کاریزی اور انار یزدی سے کچھ مناسبت نہین رکھتے
میرے والد کو میوون سے کمال شوق تھا اسواسطے مجکو بڑا افسوس ہوا کہ کاشکے یہ میوے اونکے روبرو آتے کہ اسکے ذائقہ سے
خوشی تمام اونکو ہوتی اور اسیطرح مجکو عطر جہانگیری پر افسوس آتا ہی کہ افسوس وہ اسکی خوشبو سے محظوظ نہوے میرے
عہد دولت مین یہ عطر نور جہان بیگم کی والدہ نے نکالا ہی گلاب کھینچتے وقت کچھ چکنائی اوپر کے برتن مین آجاتی ہی بسبب گرمی کے
اوسکو تھوڑا تھوڑا جمع کرتے ہین اور جب بہت گلاب نکالا جاوے تو وہ چربی زیادہ ملتی ہی خوشبو اوسکی اسقدر تیز ہوتی ہی کہ ایک قطرے
سے تمام مجلس مہک جاتی ہی اور ہر کوئی یہ جانتا ہی کہ میرے پاس بہت پھول گلاب کے رکھے ہین ایسی شوخ اور ملائم خوشبو کہین
نہین ہوتی کہ جان و دل پژمردہ کو شادمان اور بحال کرتی ہی مینے اونکو اس بنانے کے عوض ایک ہار موتیون کا عنایت فرمایا سلطان
سلیمہ بیگم مرحومہ وقت ایجاد اس عطر کے حاضر تھین نام اس روغن کا عطر جہانگیری رکھا ہندوستان کے ہوا مین اختلاف کثیر معلوم
ہوتا ہی ابتدا سرما مین درمیان لاہور کے کہ حد مشترک ہی ہندوستان و خراسان کے درخت توت کا پھلا اور ایسا لطیف و شیرین ہوا
جیسا موسم مین ہوتا ہی لوگ اوسکو کھا کر بہت خوش ہوے یہ خبر پرچہ نویس نے مجکو لکھ بھیجی اور انھین دنون بختر خان کلانوت کہ عادلخان
دکھنی سے نسبت تمام رکھتا تھا کہ اپنے بھتیجی کو عادل خان کے نکاح مین دیا ہی اور گانے اور درپت کہنے مین اوسکو اپنا خلیفہ بنایا
ہی لباس درویشانہ مین یہان آیا مینے اوسکو روبرو بلوا کر تحقیق احوال کیا اور کمال خاطرداری اوسکی کی اول مجلس مین
دس ہزار روپیہ نقد اور پچاس پارچہ ہر قسم کے اور ایک تسبیح مروارید اوسکو عنایت کی اور آصف خان کے یہان اوسکو مہمان رکھا

اور حکم کیا کہ اسکا احوال واجبی تحقیق کیا جاوے لیکن یہ ظاہر ہوا کہ وہ اپنی خوشی سے لباس فقیرانہ مین بے اجازت عادل خان کے سیر کو چلا آیا ہی یا عادل خان نے اوسکو اس لباس مین پوشیدہ واسطے جاسوسی کے روانہ کیا تا یہان کی صلاح بخوبی دریافت کرکے اوس سے کہے لیکن گمان غالب میرا یہ ہی کہ وہ باوجود اون نسبتون کے عادل خان سے بلا تجویز اوسکے آیا ہی اور دلیل اسپر عرضداشت میر جمال الدین حسین کی ہی کہ بطریق ایلچی گری بیجاپور مین مقرر ہے کہ اوسنے لکھا تھا کہ عادل خان نے سبب کہا ہی کہ جو کچھ عنایتین بادشاہی بہ نسبت بختر خان کے ظہور مین آئی ہین حقیقت مین وہ سب شفقت اور مرحمت میرے حق مین ہی مینے اسیواسطے اوسکی بہت رعایت کی اور جب تک یہان رہا عنایتون سے سرفراز ہوتا رہا راتون کو میرے پاس رہتا تھا اور جو عادل خان کے بنائے ہوئے لہ خود اوسنے دو ڈھنگ ایجاد کرکے اونکا نام نورس رکھا ہی مجکو سنایا کرتا باقی احوال اوسکا تاریخ رخصت مین لکھا جاویگا اندنون مین ایک جانور ولایت زیر باد سے لوگ لائے تھے کہ رنگ اوسکا طوطے کا تھا لیکن بدن اوس سے چھوٹا ایک خاصۂ اوسکا یہ ہی کہ جس شاخ یا لکڑی پر اوسکو چھوڑ دو تمام رات وہین چپچاپ رہتا ہی جب صبح ہوتا ہی تو اوس سے اوپر کی شاخ پر بیٹھتا ہی مشہور ہی کہ جانور عبادت کرتے ہین غالب گمان میرا یہ ہی کہ یہ حال اوسکا طبعی ہی پانی کبھی ہرگز نہین پیتا کہ اوسکے حق مین اثر زہر کا کرتا ہی ماہ بہمن مین پیاپے خبرین خوشی کی آئین اول خبر اطاعت رانا امر سنگھہ کی کہ اوسنے بندگی درگاہ کی اختیار کی تفصیل اسکی یون ہی کہ جب فرزند سلطان خورم واسطے بٹھانے تھانون کے خصوصاً اون مقامون مین کہ بسبب خرابی آب وہوا کے لوگون کے نزدیک وہان دشوار تھے اور واسطے تعاقب رانا کے فوج لیکر بے لحاظ گرمی اور برسات کے گئے اور اکثر اہل وعیال اون لوگون کے پکڑ لیے تو رانا اسقدر تنگ ہوا کہ اگر چند روز اور یہی معاملہ رہتا تو وہ اوس ملک سے نکلجاتا یا پکڑا جاتا تو کمال لاچار ہوکر اطاعت اختیار کی اور اپنے خالو سوبکرن نام کو ہمراہ ہرداس جہالہ کے کہ مرد معتبر اوسکا تھا فرزند اقبالمند کے پاس بھیجا اور عرض کی کہ اگر میرے قصور معاف ہون اور تسلی دیجاوے اور نشان پنجۂ مبارک کا واسطے اطمینان کے ملے تو خود مین بھی ملازمت مین حاضر ہون اور اپنے ولیعہد کرن سنگھہ کو بعوض اپنے خدمت شاہی مین روانہ کرون تا سب راجاون کیطرح وہان حاضر رہکر خدمتین بجالاوے اور مجکو بعذر پیری کے حضوری درگاہ شاہی سے معافی ہو اسواسطے فرزند خورم نے اوسکے اون وکیلون کو ہمراہ اپنے دیوان ملا شکر اللہ کے کہ بعد اس اس مہم کے خطاب افضل خانی سے سرفراز ہوا ہی اور ہمراہ اپنے میر سامان سندر داس نام کے کہ بعد اسکے اوسکو خطاب رای رایان کا ہوا ہی طرف درگاہ والا کے روانہ کیا اور حقیقت مفصل لکھہ بھیجی جو قدیم سے ہماری ہمت اس بات پر مصروف ہی کہ قدیمی خاندانون کو خراب و برباد نکرین اور غرض یہی تھی کہ رانا امر سنگھہ اور باپ دادا اوسکے نے بسبب غرور وتعصب علی اپنے کوہستان کے کسی بادشاہ ہندوستان کے مطیع نہوے میرے ایام سلطنت مین یہ غرور اونکے سر سے نکلجاوے سو موافق التماس فرزند خورم کے مینے اوسکی سب تقصیرین معاف کین اور فرمان عنایت آمیز اوسکی دلجمعی کو مع نشان پنجۂ مبارک عنایت کیا اور دوسرا فرمان مرحمت عنوان فرزند جگر پیوند بابا خورم کو لکھا کہ تمسے یہ مقدمہ تمام ہو تو کمال خوشی میری ہوگی غرض جب یہ لوگ لوٹ کر گئے تو اوس فرزند نے اون وکیلون کو ہمراہ ملا شکر اللہ اور سندر داس کے مع فرمان مرحمت اور نشان پنجۂ مبارک رانا کے پاس روانہ کیا کہ خاطر تسلی ہوکر امیدوار عنایات بادشاہی کا ہووے اور مقرر کیا کہ یکشنبہ کے دن چھبیسوین ماہ بہمن کو رانا مع اپنے فرزند کے میرے پاس حاضر ہووے

دوسری خبر انتقال بہادر کی

کہ ملک گجرات کے حاکم زادون سے تھا اور باعث فتنہ اور فساد کا کہ اللہ تعالے نے محض اپنے کرم سے اوسکو نیست و نابود کیا

تیسری خبر شکست احمق مرزا کی کہ واسطے لینے قلعہ اور شہر سورت کے بڑے سامان سے آیا تھا اوس سے ساتھ انگریزون

سکے کہ اوس بندر مین واسطے پناہ کے آئے تھے لڑائی واقع ہوئی سو شکست کے اکثر جہاز اوسکے انگریزون نے جلا دیے لاچار تاب
مقابلہ کی نلا سکا اور بھاگ گیا اور اپنا وکیل مقرب خان کے پاس کہ حاکم گجرات وغیرہ کا تھا بھیجا اور پیغام دیا کہ مین واسطے صلح کے آیا تھا
نہ ارادہ مخالفت سے ناحق انگریزون نے یہ لڑائی ڈالی اور دوسری یہ خبر آئی کہ چند راجپوت جو واسطے قتل عنبر کے مستعد ہوے تھے
وقت فرصت کے اونھون نے عنبر کو گھیرا اور کچھ زخمی کیا لیکن عنبر کے ہمراہیون نے اون سب کا کام تمام کیا اور آخر اس ماہ مین باہر
اجمیر کے شکار مین مشغول تھا محمد بیگ ملازم فرزند سلطان خورم کا آیا اور عرضی اوس فرزند کی مجکو دی اوس مین لکھا تھا کہ رانا مع فرزند
کے میری ملازمت مین آیا تفصیل اسکی عرضی سے معلوم ہوگی میننے اوس وقت سجدۂ شکر اللہ تعالی کا کیا اور اسپ اور فیل اور خنجر
مرصع محمد بیگ کو عنایت کیا اور خطاب ذوالفقار خان سے سرفراز کیا مضمون عرضی سے دریافت ہوا کہ یکشنبہ کے دن چھبیسوین تاریخ
ماہ بہمن کی رانا مانند بندگان درگاہ کے باآداب و تورہ فرزند خورم کی ملازمت مین حاضر ہوا اور ایک بڑا لعل اور جڑاؤ ہتھیار اور سات
ہاتھی عمدہ اور نو گھوڑے پیشکش کیے فرزند خورم نے بھی بہ نسبت اوسکے کمال عنایت کی یہان تک کہ جب رانا نے فرزند مذکور کا
قدم پکڑکر معافی اپنے قصورون کی چاہی تو فرزند اقبال مند نے اوسکو اوٹھا کر اپنی بغل مین لیا اور اوسکی ایسی تسلی کی کہ ہر طرح
اوسکی دلجمعی ہو گئی اور ایک تبرا خلعت مع شمشیر مرصع اور اسپ بازین مرصع اور خاصہ ہاتھی مع سامان نقرہ کے اوسکو عنایت کیا
اور اوسکے ہمراہیون کو کہ قریب سو آدمیون کے لائق سروپا دینے کے تھے ایک سو سروپا اور پچاس گھوڑے اور بارہ کپوہ مرصع اونکو
دیے چونکہ راجستان مین رسم ہے کہ فرزند ولیعہد راجونکا ہمراہ باپ کے بادشاہون کی خدمت مین نہین آتا موافق اس رسم کے اوس نے
بھی بڑے بیٹے کرن نام کو کہ ٹیکہ والا تھا ہمراہ نلایا چونکہ اوسی شام سلطان خورم روانہ ہونے والے تھے اس واسطے رانا
کو اوسیوقت رخصت کیا تا خود جاکر کرن کو بھیجدے بعد اوسکے جانیکے کرن بھی آکر حاضر ملازمت ہوا اوسکو بھی عمدہ خلعت اور
شمشیر و خنجر مرصع اور اسپ طلائی زین کا اور خاصہ ہاتھی عنایت کیا اور کرن کو ہمراہ لیکر سلطان خورم اوسی شام کو روانہ طرف
درگاہ شاہی کے ہوئے غرضکہ مین تیسری اسفندیار کو شکار سے لوٹ کر اجمیر شریف مین آیا ان سولہ دن کے شکار مین ایک
شیرنی مع تین بچون کے اور تیرہ نیل گاؤ شکار ہوے تھے فرزند نامدار سلطان خورم دسوین تاریخ مذکور کے قریب اجمیر شریف
سے موضع دیورانی مین آکر مقام گزین ہوے میننے سب امیرون کو حکم کیا کہ استقبال کو جاوین ہر ایک حسب طاقت استقبال
کرکے پیشکش گذرانے اور یکشنبہ کو گیارہوین تاریخ شاہزادہ بلند اقبال میری ملازمت سے مشرف ہوا اور اوسکے دوسرے دن
شاہزادے نے سب لشکر ہمراہی اپنا خوب سامان سے آراستہ کرکے اجمیر مین آیا اور داخل دولت خانہ خاص مین ہوا اور بعد
دوپہر کے میری ملازمت حاصل کی بعد تسلیم اور کورنش کے ایک ہزار اشرفی اور ہزار روپے بطریق نذر اور ہزار اشرفی اور ہزار روپیہ
بطریق تصدق پیش کیے مین نے اوس نور چشم کو قریب بلا کر بغل مین لیا اور پیشانی پر بوسہ دے کر عنایات شاہی سے مخصوص کیا
بعد نذر اور عرض ضروریات کے عرض کی کہ اگر حکم ہو تو کرن سنگہ بھی آداب اور کورنش سے سرفراز ہو میننے اوسکو رو برو طلب
فرمایا بخشیون نے اوسکو موافق ادب اور قاعدے کے حاضر کیا جب وہ کورنش سے فارغ ہوا تو حسب التماس بابا خورم کے میننے
حکم کیا کہ اوسکو دہنی جماعت مین پہلے کھڑا کرین پھر بیٹے خورم کو فرمایا کہ جاکر اپنی ہر والدہ کو سلام کرے اور خلعت خاص
اپنا کہ مشتمل اوپر چارقب مرصع و قباے زربفت کے تھا اور ایک تسبیح مروارید اوس فرزند ارجمند کو عنایت کی جب شاہزادے
نے اس خلعت خاصہ کا سلام کیا تو پھر میننے اسپ خاصہ بازین مرصع اور فیل خاصہ اوسکو عنایت فرمایا اور کرن کو بھی عمدہ خلعت
اور شمشیر خاصہ سے سرفراز کیا اوس وقت سب امرا اور منصب دارون نے جماعت جماعت آکر کورنش کی اور نذرین دین اور

ف معلوم است کہ کرن [illegible] [illegible]

ہر ایک موافق اپنے مرتبے کے عنایتون سے سرفراز ہوا چونکہ خوش کرنا اور تسلی کرنی منظور تھی اسواسطے مین ہر روز اوسپر عنایت تازہ
کرتا تھا چنانچہ دوسرے دن خنجر مرصع اور تیسرے دن خاصہ گھوڑا عراقی مع زین مرصع اوسکو دیا اور جب محل کے دربار مین گیا تو نورجہان بیگم
نے بھی اوسکو عمدہ خلعت اور شمشیر مرصع اور اسپ مع سامان اور ہاتھی دیکر سرفراز کیا بعد اوسکے مینے تسبیح مروارید بیش قیمت اوسکو دی
دوسرے دن خاصہ ہاتھی مع سامان طلائی عنایت کیا جو منظور تھا کہ ہر طرح کی چیزین اوسکو دیجاوین اسواسطے تین باز اور تین جرہ اور
ایک شمشیر خاصہ اور ایک بکتر اور ایک چار آئینہ خاصہ اور دو انگوٹھیان ایک لعل ایک زمرد کی اوسکو عنایت کین اور اوسی ماہ کے آخر مین
مینے حکم دیا کہ فرش فروش ہر طرح کے اور قالین اور نمد تکیہ اور ہر قسم کی خوشبوئین اور سنہرے برتن اور دو منزل بہل گجراتی
اور تھان طرح طرح کے کپڑون کے سو خوانون مین رکھکر احدی لوگ اپنے سر اور کندھون پر دیوانخانہ خاص و عام مین لائین
پھر یہ سب چیزین مینے اوسکو مرحمت کر دین اور ثابت خان کہ ہمیشہ دربار مین نالائق باتین اور اعتراض اعتماد الدولہ اور اوسکے
بیٹے آصف خان پر کیا کرتا تھا ہر چند مجکو بد معلوم ہوتی تھین مینے اوسکو منع کیا کہ ایسی باتین مخلصان بارگاہ کے حق مین نکیا کرے
لیکن وہ اپنی اس عادت سے باز نہ آیا چونکہ مجکو خاطر اعتماد الدولہ کی بہت منظور تھی اور مجکو اوس کے خاندان سے
بہت نسبتین اور تعلق تھے اسواسطے مجکو ناپسند معلوم ہوتی تھین باوجود ان باتون کے ایک رات بے جہت اور بیواسطہ
پھر وہی نالائق باتین کرنا شروع کین اور اسقدر کہین کہ آثار رنج اور آزردگی کے اعتماد الدولہ کے چہرے پر ظاہر ہوے مینے
بوقت صبح ثابت خان کو ایک خدمتگار کے ہمراہ آصف خان کے پاس بھیجدیا کہ اوسنے جو رات کو تیرے والد کے حق مین باتین
نالائق کی تھین اسواسطے مینے اوسکو تیرے حوالے کیا اب تو چاہے اوسکو یہان چاہے قلعہ گوالیار مین بند رکھ کہ جب تک تیرا
باپ اوسکو راضی نامہ نديگا تب تک مین اوسکا قصور معاف نکرونگا سو حسب الحکم آصف خان نے اوسکو قلعہ گوالیار مین بھیجدیا اور
اسی مہینے مین جہانگیر قلی خان ساتھ اضافہ منصب کے سرفراز ہوا کہ ڈھائی ہزاری ذات اور دو ہزار سوار مینے اوسکے اگلے
منصب پر اضافہ کیے اور احمد بیگ خان کو کہ بندگان قدیم سے اس دولت کے ہین اور سفر کابل مین اوس سے چند تقصیرین
واقع ہوئی تھین اور مکر اوسکے نفاق اور شرارتون سے قلیچ خان سردار لشکر نے شکوہ کیا تھا اس ضرورت سے مینے اوسکو
درگاہ معلی مین طلب کیا اور واسطے تنبیہ اور تادیب کے مہابت خان کے سپرد کیا کہ قلعہ رنتھنبور مین اوسکو نظر بند رکھے اور
قاسم خان حاکم بنگالہ نے دو قطعہ لعل بطریق نذر کے بھیجے اور وہ میرے ملاحظے سے گذرے اور مینے یہ قاعدہ مقرر کیا تھا کہ
فقرا اور اہل حاجات کو کہ بارگاہ عالی مین جمع ہوے ہون بعد دو پہر رات کے اونکو میرے ملاحظے مین حاضر کیا کرین اس سال
بھی اوسی طریقے پر درویش و فقرا میرے روبرو آلے اور مینے اونکو روبرو اپنے ہاتھ سے پچپن ہزار روپیہ اور ایک لاکھ
نوے ہزار بیگھہ زمین اور چودہ گانون اور دو سو چھبیس بل کھیتی کے اور گیارہ ہزار خروار غلہ شالی کے تقسیم کیے اور مٹھ سو
دانے موتیون کے قیمتی چھتیس ہزار روپیے کے بندگان درگاہ کو کہ جنھون نے اندروے اخلاص اپنے کان میرے ہمراہ
چھدوانے تھے عنایت کیے اور اسی مہینے کے آخر مین خبر آئی کہ اتوار کی رات کو بعد جانے ساڑھے چار گھڑی کے
تاریخ اسی ماہ کی برہانپور مین اللہ تعالے نے شاہزادہ مراد کی دختر سے ایک فرزند ارجمند سعادت پیوند
سلطان پرویز کو عنایت کیا مینے اوس کا نام **سلطان دور اندیش** رکھا

وقت ملاقات سادات و علما و فقرا کا اور انعام دینا اونکو

دسوان جشن نوروز کا جلوس مبارک سے

نفقے کے دن غرہ ماہ فروردین کہ دسوین سال جلوس میمنت مانوس کے مطابق ۱۰ شہر صفر سنہ ۱۰۲۴ ہجری کی نیر اعظم نے

برج حوت سے برج شرف خانہ حمل کے نزول اجلال کا فرمایا بعد گذرنے تین گھڑی کے غب یکشنبہ سے مینے تخت دولت پر جلوس
فرمایا جشن نوروزی اور آئین بندی بطریق سابق کے وقوع مین آئے شاہزادگان والاقدر اور سرداران عظام اور امرا اور ارکان سلطنت
رسوم مبارکبادی بجالائے پہلی تاریخ منصب اعتماد الدولہ کا کہ پنجہزاری ذات اور دو ہزار سوار کا تھا ہزاری ذات اور سوار اضافہ ہوے
اور کشور کرن اور جہانگیر قلیخان اور راجہ نرسنگہ دیو کو خاصہ گھوڑے عنایت کئے دوسرے روز پیشکش آصف خان کی ملاحظے سے گذری
سب سامان پسندیدہ جواہرات اور جڑاؤ ہتھیارون سے اور سنہرے سامان اور پارچہ ہر قسم کے اور ہر جنس کی چیزین بترتیب کی تقسیم
بخوبی دیکھی گئین اسباب قیمتی پچاسی ہزار روپیہ کا مینے اوسمین سے پسند کیا اور باقی واپس کر دیا اور اوسی دن ایک تلوار جڑاؤ مع پرتلہ
وغیرہ کرن کو عنایت کی اور ایک ہاتھی جہانگیر قلیخان کو مرحمت ہوا جو ارادہ روانگی کا طرف دکن کے میرے دل مین تھا اوسواسطے
عبد الکریم معموری کو حکم دیا کہ موضع مندو مین جاکر عمارت خاص واسطے سرکار کے نئی طیار کرے اور اگلے بادشاہون کی عمارت کی
مرمت کرے تیسری دن پیشکش راجہ نرسنگہ دیو کی ملاحظہ ہوئی ایک لعل اور چند دانہ مروارید اور ایک ہاتھی اوسمین سے مقبول ہوا چوتھے
روز منصب مصطفے خان پر پانصدی ذات اور دو سو سوار اضافہ کیے کہ سب دو ہزاری ذات اور اڑھائی سو سوار کا ہوجاے پانچوین دن
نشان اور نقارہ اعتماد الدولہ کو مرحمت ہوا اور حکم ہوا کہ نقارہ بجایا کرے اور آصف خان کے منصب پر ہزاری ذات اور سوار زیادہ
کیے کہ سب چار ہزاری ذات اور دو ہزار کا ہوجاے اور سات سو سوار اور منصب راجہ نرسنگہ دیو پر بڑھائے اور رخصت وطن
کی عنایت کی کہ موافق وعدے کے درگاہ مین حاضر ہوا اوسی دن پیشکش ابراہیم خان کی ملاحظے سے گذری
ہر قسم کی چیزین پسند خاطر ہوئین اور کشن سنگہ کو کہ راجہ زادون ولایت نگرکوٹ سے ہے خطاب راجائی سے سرفراز کیا پھر
پیشکش اعتماد الدولہ کی بمقام چشمۂ نور مین ملاحظے سے گذری بہت عمدہ مجلس آراستہ ہوئی تھی اور کمال خوشی سے اوسکی پیشکش دیکھی
گئی جواہرات اور جڑاؤ ہتھیار اور پارچہای نفیسہ سے قیمتی ایک لاکھ روپیہ کی قبول کی باقی اوسیکو پھیروی ساتوین روز منصب کشن سنگہ
پر کہ دو ہزاری ذات اور ڈیڑھ ہزار سوار کا تھا ہزاری مینے بڑھایا اور انھین دنون اطراف چشمۂ نور مین ایک شکار ہوا آٹھوین کو منصب کرن سنگہ
کا پنجہزاری ذات اور سوار سے سرفراز کیا اور ایک چھوٹی تسبیح موتیون اور زمرد کی کہ لعل درمیان اوسکے تھا اور اوسکا نام ہندو سے کہ
نزدیک سمرن ہے اوسکو عنایت ہوئی اور ابراہیم خان کے منصب پر ہزاری ذات اور چار سو سوار اضافہ کیے کہ اصلی و اضافہ
سب دو ہزاری ذات اور ہزار سوار کا ہوجاوے اور منصب حاجی بی اوزبک پر تین سو سوار زیادہ ہوے اور راجہ شیام سنگہ
کے منصب پر پانصدی ذات اضافہ فرمایا کہ سب ڈھائی ہزاری ذات اور چودہ سو سوار کا ہووے یکشنبہ کو نوین تاریخ کسوف واقع
ہوا قریب دوپہر کے مغرب کیطرف سے آفتاب مین گہن شروع ہوا اور زیادہ تین حصون سے گہن مین آیا اور آٹھ گھڑی تک رہا صدقات
ہر طرح کے از قسم فلزات اور حیوانات اور غلہ کے فقیرون کو دیے پھر اوسیدن پیشکش راجہ سورج سنگہ کی ملاحظے سے گذری اوسمین
جو کچھ مینے پسند کیا وہ سب قیمتی تینتالیس ہزار روپیہ کا تھا اور پیشکش بہادر خان حاکم قندھار کی بھی اوسیدن نظر سے گذری
سامان چودہ ہزار روپیہ کا اوسمین سے مقبول ہوا پھر شب دوشنبہ انیسوین صفر کو دختر آصف خان سے بابا خورم کا ایک لڑکا
فرزند پیدا ہوا اوسکا نام مینے دارا شکوہ رکھا امید ہے کہ قدم اوسکا اس دولت اور اوسکے باپ پر مبارک ہو اور سید علی
بارہہ کے منصب پر پانصدی ذات اور تین سو سوار زیادہ ہوے کہ سب ڈیڑھ ہزاری ذات اور ہزار سوار کا ہوجاوے
دسوین تاریخ پیشکش اعتبار خان کی ملاحظے مین آئی سب سامان مین سے قریب چالیس ہزار روپیہ کے مینے پسند کی اوسیدن
منصب ملکی خان پر پانصدی ذات اور دو سو سوار زیادہ ہوے گیارہوین کو پیشکش مرتضے خان ملاحظہ ہوئی اوسکی تمام

بے اجازت شاہی کوئی نقارہ نہیں بجا سکتا

ولادت شاہزادہ داراشکوہ سلطان

جواہرات سے سات قطع لعل کے اور ایک تسبیح موتیون کی اور بہتر دانے متفرق موتیون کے مینے لیے غرضکہ جو کچھ اوسکی پیشکش سے پسند
ہوا قیمتی ایک لاکھ پینتالیس ہزار روپیہ کا تھا بارھوین کو پیشکش مرزا راجہ بھاؤ سنگھ اور راوت شنکر کی ملاحظہ فرمائی
اور تیرھوین کو پیشکش خواجہ ابو الحسن سے ایک لعل قطبی اور ایک الماس اور ایک لڑی موتیون کی اور پانچ انگوٹھیان اور
چار بڑے موتی اور بارہ تھان کہ سب قیمتی تیئیس ہزار روپیہ کا تھا مقبول خاطر ہوا چودھوین کو منصب خواجہ ابو الحسن پر کہ سہ ہزاری
ذات اور سات سو سوار کا تھا ہزاری ذات اور پانسو سوار مینے اضافہ کیے اور وفادار خان کے منصب پر اضافہ ساڑھے
سات سو ذات اور دو سو سوارون کا فرمایا کہ کل منصب اوسکا دو ہزاری ذات اور بارہ سو سوار کا ہوا اور اسی دن مصطفے بیگ
نے کہ وکیل سلطان ایران کا تھا سعادت ملازمت میری حاصل کی کہ بعد درستی اور فراغت کے مہم گرجستان سے برادر
عالیمقدار نے اوسکو مع خط فرحت نمط مشتمل اوپر انواع محبت اور اظہار صداقت کے میرے پاس بھیجا تھا اور چند راس
اسپ اور شتر اور چند پارچہ اور فروش حلب کے کہ روم کی جانب سے اوس برادر کامگار کے واسطے آئے تھے اور توئیتے
فرنگ کے بڑے بڑے شکاری کہ مینے اشارہ اونکی طلب مین کیا تھا اوسکے ہمراہ مجھکو بھیجے غرضکہ وہ سب تحفے اوس وکیل خجستہ نے
میرے پیش کیے اور مینے انھین دنون مرتضی خان کو واسطے فتح کرنے قلعہ کانگڑے کے کہ کوہستان پنجاب مین ہی اور مثل اوسکے
اور قلعہ محکم اور مضبوط کم بتاتے ہین رخصت کیا جس دن سے کہ آوازہ اسلام کا ہندوستان مین بلند ہوا ہی آج تک کسی بادشاہ نے
اوسپر فتح نہین پائی میرے والد بزرگوار کے وقت مین ایکبار لشکر پنجاب اس قلعے کے محاصرے پر مقرر ہوا تھا لیکن بضرورت ایک اور
بڑی لڑائی کے وہ لشکر کہ مشغول محاصرہ تھا اوس طرف بھیجا اور قلعہ فتح ہونے سے رہگیا اور وقت رخصت کے مینے فیل خاص مرتضی خان
کو عنایت کیا اور راجہ سورج مل کو کہ پوتہ راجہ باسو کا ہی چونکہ ملک اوسکا نزدیک اس قلعہ کے تھا اسواسطے اوسکو قلعہ کی نگہبانی
کے واسطے مامور کیا اور پانصدی ذات و سوار اوسکے منصب پر اضافہ فرمائے اور راجہ سورج سنگھ نے اپنی جاگیر سے آکر ملازمت
حاصل کی تین سو اشرفیان نذر کین ستر ھوین کو نذر مرزا رستم علی کی دو خنجر مرصع اور ایک تسبیح دانہ موتیون کی اور چند کشتیان پارچون
کی اور ایک ہاتھی اور چار عراقی گھوڑے مقبول ہوئے باقی سامان نذر اوسکو پھیر دیا اور اوسی تاریخ پیشکش اعتقاد خان کی قیمتی نوے
ہزار روپیہ کی مقبول ہوئی اور منصب اعتقاد خان پر کہ ہفت صدی ذات اور دو سو سوار تھا آٹھ سو ذات اور تین سو سوار اضافہ کیے
کہ اصل و اضافہ پندرہ سو ذات اور پانسو سوار ہوئے خسرو بی اوزبک کہ بزمرہ سپاہیان نامی تھا بعارضہ دست کے مرگیا
اور صبح آٹھوین کو کہ یوم پنجشنبہ تھا دو پہر دن رہے شرف آفتاب ہوا مینے خوشی سے تخت پر جلوس فرمایا اور اراکین دولت
تسلیمات و کورنش مبارکبادی کی بجا لائے پہر رات رہے طرف چشمہ نور کے سیر کو گیا اور وہان نذر مہابت خان کو کہ بموجب حکم
مع جواہر نفیس و مرصع آلات و پارچہ ریشمی وغیرہ کے بخاطر خواہ مرتب کیا تھا دیکھا اون سب مین ایک کھپوا مرصع کہ بموجب عرض
اوسکے زرگران سرکار نے طیار کیا تھا از روے قیمت ویسا بیچ سرکار ابد دولت کے نہ تھا تخمیناً قیمت ایک لاکھ روپیہ ہوا اور باقی جواہر
اور اجناس ایک لاکھ اڑتیس ہزار کا فی الحقیقت کہ سامان بہت نادر تھا مصطفے خان ایلچی بادشاہ ایران کو دس ہزار روپیہ عنایت کیا
اور اکیسوین کو خلعت بدست عبد الغفور کے پندرہ آدمیون کو امراے دکن سے بھیجا اور راجہ بکرماجیت نے طرف جاگیر اپنی کے رخصت
پائی دیرم نرم خاصہ اوسکو مرحمت ہوا اور اسی ایام مین خنجر مرصع مصطفے بیگ ایلچی کو عنایت کیا اور اوپر منصب ہوشنگ پسر
اسلام خان کے کہ ہزاری ذات اور پانسو سوار تھا پانصدی ذات اور دو سو سوار اضافہ کیے تیئیسوین کو ابراہیم خان صوبہ دار
ولایت بہار کا ہوا اور ظفر خان کو حکم ہوا کہ متوجہ درگاہ ابد دولت ہو اور اوپر منصب ابراہیم خان کے کہ دو ہزاری ذات و ہزار سوار کا تھا

مینے پانصدی ذات اور ہزار سوار زیادہ کیے اور اسی روز سیف خان طرف جاگیر کے رخصت ہوا اور حاجی بی اوزبک نے ساتھہ خطاب اوزبک
خانی کے سربلندی پاکے جاگیر کی رخصت حاصل کی اور بہادر الملک شعینہ لشکر دکن نے کہ منصب دو ہزاری اور پانصدی ذات اور دو ہزار و
یک صد سوار کا رکھتا تھا باضافہ پانصدی ذات اور دو صد سوار کے ممتاز ہوا اور منصب خواجہ تقی کے کہ ہشتصدی ذات و یکصد و ہشتاد
سوار کا تھا دو سو علاوہ اوسکے اضافہ ہوے اور تکیہ بیگ کو اور منصب سلام اللہ عرب کے دو سو سوار اضافہ مقرر ہوا کہ سب پندرہ سو
ذات اور ہزار سوار ہوے خاصہ گھوڑون سے گھوڑا سیاہ ابلق کہ والئ ایران نے بھیجے تھے مہابت خان کو عنایت کیا آخر روز
پنجشنبہ کو دولت سراے خورم مین تشریف لیجا کر پہر رات تک وہان مقام فرمایا پیشکش دوبارہ اوسکی اوسوقت نذر سے گذری
روز اول کو کہ ملازمت حاصل کی تھی ایک قطعہ لعل مشہور رانا کا کہ وقت ملاقات کے اوسنے دیا تھا قیمتی ساٹھہ ہزار روپیہ کا نذر کیا مگر جیسا کہ
تعریف کرتے تھے نہ تھا وزن اس لعل کا آٹھہ ٹانک تھا اور سابق راے بالدیو کہ سردار قبیلہ رٹھور اور نامی رایان ہندستان سے تھا اسکا
مالک تھا پھر اوسکے بیٹے چندر سین کے پاس آیا اور اوسنے پریشان حالی مین رانا اودیسنگھ کے ہاتھ بیچا اور اوس سے رانا پرتاب کو ملا اور
رانا پرتاب سے اس رانا امرسنگہ کے پاس آیا جو اونکے یہان اس سے اچھا تحفہ اور نتھا اسواسطے اوسنے مع اپنے بہت ہاتیون کے
وقت ملاقات شاہزادہ خورم کے نذر کیا اور مینے حکم کیا کہ اوسپر یہ لکھدین کہ رانا امرسنگہ نے ملاقات کے وقت یہ شاہزادہ خورم کے نذر
کیا ہی اور کئی چیزین بھی اوس روز بابا خورم کی پیشکش سے مینے پسند کین منجملہ اونکے ایک صندوقچہ بلوری فرنگستانی تھا نہایت تکلف کا بنا ہوا
اور چند قطعہ زمرد کے اور تین انگوٹھیان اور چار گھوڑے عراقی اور چند متفرقات چیزین کہ قیمت اون سب کی اسی ہزار روپیہ تھی اور
اس مرتبہ کہ مین اوسکے گھر مین گیا بہت پیشکش آراستہ کی تھی تخمیناً اسباب چار پانچ لاکھ روپیہ کا مینے سب سامان دیکھکر اون سب مین
سے قریب ایک لاکھ روپیہ کا لے لیا اور باقی اوسیکو مرحمت کیا اور اٹھائیسوین تاریخ کو اور منصب خواجہ جہان کے کہ سہ ہزاری ذات
اور اٹھارہ سو سوار کا تھا پانصدی ذات اور چار سو سوار اور زیادہ کیے مینے اور ابراہیم خان کو اسپ و خلعت اور خنجر مرصع اور نشان
نقارہ مرحمت کیا اور صوبہ بہار کیطرف رخصت فرمایا اور خدمت مین عرض کی کہ پہلے خواجہ حاجی محمد کے متعلق تھے بعد اوسکی وفات کے
مخلص خان کو کہ میر امتعمد تھا عنایت ہوئی اور تین سو سوار منصب دلاور خان پر زیادہ کیے کہ کل ہزاری ذات اور ہزار سوار کا ہو جاوے
اور جو ساعت رخصت کنور کرن کی نزدیک آگئی تھی اور منظور تھا مجکو کہ اوسکو نشانہ اندازی اپنی بندوق کی دکھلاؤن مین اسی درمیان
مین قراولون نے ایک شیرنی کی خبر دی حالانکہ مین سواے شیر کے نہین مارتا ہون مگر اس خیال سے کہ اسکے جانے تک شاید اور شیر نملے اوسکی
کیطرف متوجہ ہوا مین اور کرن سے پوچھا کہ گولی کہان مارون کہو مین لگے گی جب قریب شیرنی کے گیا مین تو ہوا تیز چلنے لگی اور کشتی سواری
کی شیرنی سے گھبرانے لگی لیکن مینے کہکر شیرنی کی آنکھہ پر گولی ماری اللہ تعالی نے اپنے کرم سے اوس ہندوزادے کے روبرو
میری عزت رکھی کہ اوسکی آنکھہ ہی مین گولی لگی اور شیرنی رہ گئی کرن نے اوسی روز مجھسے بندوق خاصہ طلب کی مینے رومی
خاص بندوق اوسکو عنایت کی اور جو ابراہیم خان کو رخصت کے وقت ہاتھی نہ دیا تھا اوس وقت خاصہ ہاتھی اوسکو عنایت کیا اور ایک ہاتھی
بہادر الملک کو اور دوسرا امداد خان کو مرحمت فرما کر اون کے پاس روانہ کیا اور ماہ اردی بہشت کی آٹھوین کو مجلس وزن قمری کی آراستہ
ہوئی اور مینے آپ کو چاندی وغیرہ مین تول کر غربا کو وہ تقسیم کردیا اور نوازش خان کو اوسکی جاگیر کیطرف کہ صوبہ مالوہ مین تھی رخصت کیا
اور انھین دنون ایک ہاتھی خواجہ ابو الحسن کو عنایت کیا اور نوین تاریخ خان اعظم خان کو کہ آگرے مین گوالیار سے حسب الطلب میرے
لائے تھے سامنے لائے باوجودیکہ اوس سے تقصیرین بہت ایسی ہوئی تھین کہ جو کچھہ اوسے سزا دیتا حق بجانب میرے تھا
لیکن اوسکے روبرو ہوتے ہی آثار شرمندگی مجھہ مین ظاہر ہوے اور سب قصور اوسکے مینے بخشدیے اور شال کہ میری کمر سے بندھی

تھی اوسکو عنایت کی اور کنور کرن کو ایک لاکھ روپیہ عنایت کیا راجہ سورج سنگہ نے اوسی روز ایک ہاتھی ان راوت نام کہ عمدہ ہاتھی تھا میری
نذر کیا بیشک بہت نادر ہاتھی تھا داخل فیلخانہ کیا اور دسوین تاریخ پیشکش خواجہ جہان کی کہ آگرے مین اپنے بیٹے کے ہاتھ بھجوائی تھی نظر
اشرف سے گذری اوسمین ہر طرح کی چیزین تھین قیمت اون سب کی چالیس ہزار روپیہ ہوئی اور بارھوین کو پیشکش خانمدوران
کی ملاحظے سے گذری اوسمین پانچ گھوڑے اور دو شتر اور چند تازی سگ تھے اور کئی جانور شکاری تھے اور اسی روز سات ہاتھی اور
راجہ سورج سنگہ نے پیش کیے اور سب داخل فیلخانہ خاص ہوئے تجر خان کہ بعد اسکے ملازمت مین چار مہینے تک رہا اوس روز رخصت ہوا
مینے معرفت اوسکی چند باتین عادل خان کو کہلا بھیجین اور نفع و نقصان دوستی اور دشمنی کے بخوبی سمجھا کر رخصت کیا کہ اچھی طرح
عادل خان کے دلنشین کر دے کہ وہ راہ دولت خواہی اور فرمانبرداری اختیار کرلے اور اوسکی رخصت کے وقت مینے عادل خان کو بھی
چند چیزین بھیجین غرضکہ ان تھوڑے دنون مین خاص سرکار اور اکثر شہزادون اور امرا کیطرف سے کہ حسب الحکم میرے اونھون نے
عادلخان کو بھیجا ہے قریب ایک لاکھ روپیہ کے حساب ہوا اور چودھوین کو منصب اور بدلا خدمت فرزند خورم کا غور کیا منصب اوسکا
بارہ ہزاری ذات اور چھ ہزار سوار کا تھا اور منصب اوسکے بھائی کا پندرہ ہزاری ذات اور آٹھ ہزار سوار کا سو مینے حکم دیا کہ
منصب اوسکا برابر منصب پرویز کے اعتبار کرکے جو کچھ اوس سے زیادہ ہوا اوسکو بصیغہ انعام اس خدمت کے بطریق اضافہ جاری
رکھین اور ہاتھی خاصہ گنج نام مع سامان قیمتی بارہ ہزار روپیہ کا اوسکو مرحمت کیا مینے اور سولھوین تاریخ ایک ہاتھی مہابت خان کو
عنایت ہوا سترھوین کو منصب راجہ سورج سنگہ پر کہ چار ہزاری ذات اور تین ہزار سوار کا تھا ایکہزار اور اضافہ کرکے منصب پنجہزاری سے
سربلند کیا اور حسب التماس عبد اللہ خان کے منصب خواجہ عبد اللطیف پر کہ پانصدی ذات اور دو سو سوار کا تھا مینے حکم کیا کہ اب منصب
اوسکا ہزاری ذات اور چار سو سوار کا ہو اور عبد اللہ خان پسر خان اعظم کو کہ قلعہ رنتھنبور مین مقید تھا بالتماس اوسکے باپ کے مینے
اوسکو بلوایا جب وہ در دولت پر آیا تو بیڑی اوسکے پانو کی نکلوا کر اوسکو نزدیک اوسکے باپ کے بھجوا دیا اور چوبیسوین کو ایک ہاتھی
فوج سنگار نام راجہ سورج سنگہ نے نذر کیا اگرچہ یہ ہاتھی بھی خوب ہے اور فیلخانہ خاص مین داخل ہوا لیکن اگلے ہاتھی کے برابر
نہین کہ وہ نوادرات زمانہ سے ہے قیمت اوسکی بیس ہزار روپیہ ہوئے ہین اور چھبیسوین کو منصب بدیع الزمان ولد مرزا شاہرخ کا
کہ سات سو ذات اور پانسو سوار کا تھا دو صدی ذات اور اضافہ مینے اوسپر کیا اور اسیدن خواجہ زین الدین کہ نقشبندی خواجہ زادون
سے ہے ماوراء النہر سے آکر ملازمت کی اور اٹھارہ گھوڑے نذر کیے اور چونکہ قزلباش خان کمکی صوبہ گجرات کا بے رخصت وہان کے
صوبہ سے حاضر درگاہ ہوا تھا اسواسطے مینے حکم کیا کہ ایک شخص یکون (?) مین کا اوسکو قید کرکے پھر نزدیک صاحب صوبہ گجرات کے
لیجاوے تا پھر اور لوگ ایسی ہوس نکرین اور منصب مبارک خان سزاول پر مینے پانصدی ذات اضافہ کیے کہ کل ڈیڑھ
ہزاری ذات اور سات سو سوار کا ہو جاوے اور انتیسوین تاریخ ایک لاکھ روپیہ خان اعظم کو مینے مرحمت کیا اور حکم کیا کہ پرگنہ دسنہ (?)
اور پرگنہ کاسنہ کا کہ موافق پنجہزاری ذات کے ہوتا ہے اوسکی جاگیر مین مقرر ہو اور آخر اوسی ماہ مین جہانگیر قلیخان کو مع اوسکے
عزیزون اور برادرون کے صوبہ الہ آباد کیطرف کہ اوسکی جاگیر مین مقرر تھا مینے رخصت کیا اور اسی مجلس مین بیس گھوڑے اور
ایک قبا پرم نرم کی خاصہ دربارہ ہیرن اور دس تازی سگ کنور کرن کو مرحمت ہوئے پھر دوسرے دن کہ عید (?) کا تھا چالیس
گھوڑے اور دوسری تاریخ مین اکتالیس گھوڑے اور تیسری تاریخ مین [illegible] گھوڑے کہ سب تین دن مین ایک سو ایک گھوڑے کنور کرن کو مرحمت
ہوئے اور عوض مین فوج سنگار سے ایک ہاتھی خاص ہاتھی خانہ سے قیمتی دس ہزار روپیہ کا راجہ سورج سنگہ کو مرحمت ہوا اور پانچوین تاریخ
دس جیغے (?) اور دس قبائین اور دس پٹکے کرن کو عنایت کیے اور [illegible] کو ایک ہاتھی اوسکو دیا اور انھین دنون کشمیر کے اخبار نویس

سے نے لکھا کہ ملا گدائی نام ایک درویش کہ چالیس برس سے یہان ایک خانقاہ مین بیٹھا تھا دو سال قبل اپنی وفات کے صاحب مکان اس
خانقاہ سے اپنی قبر کی جگہ مانگی تھی اور اونھون نے حسب الطلب اوسکے خانقاہ مین ایک جگہ قبر کی دی تھی جب دن وفات کے قریب آئے
تو اوسنے دوستون سے کہا کہ مجکو حکم ہوا ہی کہ جو امانت میرے پاس ہے اوسکے سپرد کرکے طرف عالم آخرت کے روانہ ہون دوستون
نے یہ سنکر تعجب سے خندہ کیا اور کہا کہ انبیا علیہم السلام کو اپنی موت پر اطلاع نہین تو یہ بات کس طرح کہتا ہے اوسنے پھر یہی کہا کہ مجکو یونہی
حکم ہوا ہے پھر وہان کے ایک قاضی زادے سے کہ اوسکا معتقد تھا کہا کہ میرا قرآن سات سو تنکہ کا مال ہی اسیقدر مین اوسکو ہدیہ
کرکے میری تجہیز و تکفین مین صرف کرنا اور جب کہ اذان جمعہ سُننا تو میری خبر لینا اور یہ سب باتین جمعرات کو کہین پھر سب اسباب
اپنے حجرے کا دوستون اور مریدون کو بانٹ دیا اور اوسیدن عصر کو حمام مین نہا کر لباس بدلا دوسرے دن قاضی زادہ نے پہلی نماز جمعہ
سے خانقاہ مین تحقیق احوال کو اوسکے آیا دیکھا کہ دروازہ حجرے کا بند ہی اور ایک مرید اوسپر بیٹھا ہی خادم سے جب حال پوچھا تو اوسنے
کہا کہ ملا نے حکم کیا ہی جب تک یہ دروازہ خود بخود نہ کھلے وے اندر نہ آنا پھر ایک گھڑی گذری کہ وہ دروازہ کھل گیا اور قاضی زادہ مع
خادم اندر گیا دیکھا کہ ملا قبلہ رو دو زانو بیٹھا ہی اور جان جان آفرین کے سپرد کی ہے کیا خوش احوال ہین وہ لوگ کہ اس دنیا سے جو
دامنگاہ متعلقات ہی یون آزادانہ چلے جاتے ہین اور منصب کرمسین راٹھور پر دو صدی ذات اور پچاس سوار اضافہ کیے کہ کل منصب اوسکا
ہزاری ذات اور تین سو سوار کا ہوجاوے گیارہوین تاریخ پیشکش لشکر خان کی کہ تین شتر ولایتی اور بیس شکاری کتے تھے ملاحظے
سے گذری بارہوین کو ایک خنجر مرصع اعتبار خان کو مرحمت کیا اور کرن کو ایک کلغی دو ہزار روپیے کی عنایت کی چودہوین تاریخ پسر بلبندرائے
کو خلعت دیکر دکن کیطرف رخصت کیا اور جمعہ کی شب مین پندرہوین تاریخ ایک عجیب امر واقع ہوا امد مین اوس رات کو لشکر مین تھا
خلاصہ اوسکا یہ ہی کہ کشن سنگہ بھائی سورج سنگہ کا گوبند داس سے کہ جو وکیل راجہ بکر کا تھا بسبب مارے جانے اپنے بھتیجے گوپال داس نام کے
کہ کچھ دنون پہلے گوبند داس کے ہاتھ سے مارا گیا تھا دلتنگ رہا کرتا تھا اور قصہ مارے جانے کا طویل ہی غرضکہ کشن سنگہ کو امید تھی کہ
گوپالداس جو حقیقت مین راجہ کا بھی بھتیجا ہی عوض اوسکے خون کا گوبند داس سے لیگا لیکن راجہ بسبب ہوشیاری اوسکا ربراہی گوبند داس
کے طلب قصاص سے تغافل کرتا تھا کشن سنگہ نے جب راجہ کی یہ بے پرواہی دیکھی تو خود اپنے بھتیجے کے قصاص لینے پر کمر باندھی
اور مدت تک اسی تاک مین رہا یہان تک کہ اوس رات اپنے لوگون کو جمع کرکے اس مقدمے کا اظہار کیا کہ مین آج گوبند داس کے
مارنے کو جاتا ہون آگے جو کچھ ہو اور یہ نہ سوچا کہ اس مین راجہ کو بھی ضرر پہونچیگا اور راجہ اس حال سے بیخبر تھا پھر قریب صبح صادق کے
ہمراہ اپنے بھتیجے کرن سنگہ اور دوسرے ہمراہیون کے جاکر دروازے پر راجہ کی حویلی کے پہونچا اور وہان سے اپنے چند لوگ معتبر گوبند داس
کے مکان پر کہ قریب راجہ کے مکان کے تھا روانہ کیے اور خود دروازے پر کھڑا رہا وہ لوگ جب گوبنداس کے مکان پر گئے تو پہرے
والون کو اونھون نے قتل کیا اور اوس شور سے گوبنداس جاگ پڑا اور گھبرا کر تلوار لیے ہوے گھر کے ایک طرف سے باہر آیا کہ اپنے پہرے
والونکی مدد کرے اور وہ لوگ جب پہرے والون کے قتل سے فارغ ہوے تو گوبنداس کو ڈھونڈھنے لگے اور بمجرد اوسکے دیکھنے کے
اوسکا کام تمام کیا اور قبل اس سے کہ گوبنداس کے مارے جانیکی خبر کشن داس کو محقق ہو کشن سنگہ گھبرا کر گھوڑے سے اوتر پڑا اور احاطے کے
اندر چلا ہر چند اوسکے لوگون نے منع کیا کہ اسوقت پیادہ ہونا مناسب نہین لیکن اوسنے نمانا اگر توقف کرتا تو دشمن کے مارے جانیکی
خبر سنکر اوسیطرح سوار صحیح و سالم پھر آتا لیکن تقدیر مین چونکہ اوسکی موت لکھی تھی پیادہ اندر گیا اور اوس شور سے راجہ بھی جاگ پڑا اور برہنہ
تلوار لیے ہوے اپنے دندانے پر اندر سے آکر کھڑا ہوگیا تھا اور لوگ ہر طرف سے وہ شور سنکر ننگی تلوارین لیے جمع ہوتے تھے اور
ٹھیلے اور چند پیادون نے کشن سنگہ کو گھیر لیا وہ تھوڑی اور راجہ کے لوگ بہت تھے ایک ایک کے دس دس مقابل ہوگئے اور جب کشن سنگہ اور

نقل عجیب و غریب ملا دیدہ و شنیدہ

خانہ جنگی راجپوت کی لشکر میں

کرن سنگہ یادو راجہ کے مکان کے قریب پونہچے تو لوگون نے انپر حملہ کرکے دونون کو مار ڈالا کشن سنگہ کے سات زخم اور کرن کے
نو زخم آئے اور چہیاسٹھ آدمی دونون طرف کے مارے گئے راجہ کے تیس اور کشن کے چھتیس جب آفتاب نکلا تو سب مین یہ قصہ مشہور
ہوا اور راجہ نے اپنے بہائی اور ایک بھتیجے اور ایسے نوکر کو کہ زیادہ عزیز جان سے اوسکو تہا کشتہ پایا اور باقی گرد پڑے ہوے مقدمہ تقدیر
سے حیران ہوکر اپنے گہر کو گیا یہ خبر مجکو لشکر مین پونہچی مینے لاشون کے جلانے کا حکم موافق اونکے طریق کے دیا اور تحقیق مقدمہ کے
آخر جس طرح کہ تحریر ہوا ظاہر ہوا آٹہوین تاریخ میران صدر جہان نے اپنے وطن سے آکر ملازمت حاصل کی ایک سو مہرین نذر کین اور راجہ
سورج سنگہ خدمت دکن پر رخصت ہوا ایک جوڑی موتی واسطے اوسکے کان کے اور پرم نرم خاصہ مینے اوسکو مرحمت کیا اور خانجہان کو
بھی ایک جوڑی موتی بھیجی اور چھبیسوین کو منصب اعتبار خان پر چھ سو سوار زیادہ کرکے کل پنجہزاری ذات اور دو ہزار سوار کر دیا اور اوسیدن
کرن اپنی جاگیر کیطرف رخصت ہوا گھوڑا اور ہاتھی خاصہ مع خلعت اور ہار موتیون کے کہ پچاس ہزار روپیہ قیمت کا تھا اور خنجر مرصع دو ہزار
کی لاگت کا اوسکو مینے مرحمت کیا جس روز سے کہ وہ آیا تھا اور رخصت تک نقد و جنس اور جواہر اور جڑاو ہتہیارون سے جو کچھ اوسکو
عنایت ہوا دو لاکھ روپیہ اور ایکسو دس گھوڑے اور پانچ ہاتھی ہوے سوا اوسکے کہ فرزند خورم نے چند بار اوسکو دیا ہے اور مبارک خان
سزاولی کو گھوڑا اور ہاتھی دیکر اوسکے ہمراہ مقرر کیا اور کچھ زبانی باتین رانا کو کہلا بھیجین اور راجہ سورج سنگہ نے بھی بوعدہ دو ماہ کے اپنے
وطن کی رخصت حاصل کی ستائیسوین کو پاینده خان مغل نے کہ امرای قدیم اس سلطنت سے تھا انتقال کیا اور آخر اس ماہ مین خبر
آئی کہ سلطان ایران نے اپنے بڑے بیٹے مرزا صفی کو مروا ڈالا یہ خبر باعث کمال حیرانی کی ہوئی بعد تحقیق کے معلوم ہوا کہ اوس نے
بہبود غلام کو حکم کیا کہ صفی مرزا کو قتل کر غلام نے وقت موقع کا دیکھکر فجر کو نوین محرم کی سنہ ایکہزار چوبیس مین شہزادے کو کہ حمام سے
نکلکر گہر کو جاتا تہا غلام مذکور نے دو تلوارون مین اوسکا کام تمام کیا اور بہت دیر تک اوسکی لاش خاک و خون مین پڑی رہی آخر
شیخ بہاء الدین محمد نام ایک بزرگ نے کہ درمیان اوس ملک کے ولایت مین مشہور تہا اور معتقد عنایات بادشاہی کا اجازت لاش
اوٹہانیکی بادشاہ سے لیکر اوسکے بزرگون کے قبرستان مین دفن کیا ہر چند مینے ایران کے آنے والون سے اسکا باعث تحقیق کیا
کسی نے ایسی بات نکہی کہ جس سے تسلی خاطر کی ہو اسواسطے کہ فرزند کے قتل کو بڑا سبب چاہیے کہ رفع اسکی بدنامی کا کرے اور پہلی تاریخ
تیر ماہ کو ایک ہاتھی رنجیت نام مع سامان مرزا رستم کو مرحمت ہوا اور سید علی بارہہ کو بھی ایک ہاتھی عنایت کیا اور میر حسین داماد خواجہ
شمس الدین کو بخشی اور واقعہ نویس صوبہ بہار کا مینے کیا اور اوسیطرف رخصت فرمایا اور خواجہ عبداللطیف قوش بیگی کو ہاتھی اور خلعت
دیکر اوسکی جاگیر کیطرف رخصت کیا اور نوین ماہ مذکور کو شمشیر مرصع واسطے خان دوران کے اور خنجر واسطے الہ داد ولد جلالہ افغان
کے بھیجا گیا اور تیرہوین کو مجلس عید آب پاشی کی منعقد ہوئی بندگان درگاہ نے آپس مین گلاب چھڑک کر خوشیان کین سترہوین
کو امانت خان طرف بندر کھنبایت مین معین ہوا چونکہ مقرب خان ارادہ آنے درگاہ کا رکھتا تھا اسواسطے اوسکو بندر مذکور سے
تغیر کیا اور اوسیدن خنجر مرصع فرزند پرویز کو بھیجا اٹھارہوین کو پیشکش خانخانان کی ملاحظے سے گذری ہر طرح کی چیزین آراستہ کین تھی
تین لعل اور ایک سو ایک موتی اور سو یاقوت اور دو جڑاو خنجر اور ایک کلغی مرصع یاقوت اور موتیون سے آراستہ اور ایک جڑاو صراحی اور
مرصع تلوار اور ترکش مخملی بند باز و مرصع کا اور ایک انگوٹھی الماس کی قریب لاکھ روپیہ قیمت کے کہ یہ سب سوا تھا اون اور جڑاو ہتہیارون
سے اور جواہر اور پارچون کے جو دکن اور کرناٹک سے حاصل کی تھی کہ ہر قسم کے زر دار اور سادہ اوس مین تھے اور پندرہ ہاتھی اور
ایک گھوڑا کہ بال اوسکی زمین تک تھی اور پیشکش مین شاہنواز خان کی بھی پانچ ہاتھی تھے اور تین سو پارچہ ہر قسم کے ملاحظے سے گذرے
اوسی مینے ہوشنگ کو خطاب اکرم خان سے سرفراز کیا اور ایک روز افزون نام راجہ زادہ صوبہ بہار کا کہ طفلی سے حاضر حضور رہا کرتا تھا

میننے اوسکو شرف باسلام کیا اور باوجودیکہ اوسکا باپ سنگرام بسبب برخلافی کے میری سپاہ کے ہات سے مارا گیا تھا لیکن مینے
اوس نوجوان نومسلمان کو اوسکے باپ کی جگہ راجہ کرکے وہی ملک اوسکو دیدیا اور ہاتھی دیکر اودہر رخصت فرمایا پھر ایک ہاتھی جہانگیر قلیخان
کو مرحمت ہوا کہ اوسکے پاس بھیجا جاوے چوبیسوین کو جگت سنگہ پسر کنور کرن نے کہ بارہ سال کا تھا آکر ملازمت حاصل کی اور عرضداشت
اپنی دادا رانا امر سنگہ اور اپنے باپ کے حضور مین گذرانی اکثر آثار اصالت اور امیرزادگی کے اوسکے چہرے سے ظاہر تھے مین نے
خلعت اور دلجوئی سے اوسکے دل کو بہت خوش کیا اور مرزا عیسے ترخان کے منصب پر دوصدی ذات اضافہ کی کہ کل بارہ صدی
ذات اور تین سو سوار کا ہوجاوے اور آخر اسی ماہ مین شیخ حسین روہیلہ کو خطاب بہادر خانی سے سرفراز کیا اور بعد تعین ایام
رخصت جاگیر پر جانے کی اجازت دی اور مرزا اشرف الدین حسین کاشغری کے قریبون کو کہ انھین دنون آستان بوسی سے شاد کام
ہوے تھے دس ہزار روپیے عنایت کیے اور پانچوین امر داد کو منصب راجہ تہمل پر کہ ڈیڑھ ہزاری ذات اور گیارہ سو سوار کا تھا پانصدی
ذات اور ایکسو سوار مینے اضافہ کیے ساتوین تاریخ کیشو مارو نے کہ سرکار اوڑیسہ مین جاگیر رکھتا تھا اور بواسطہ شکوہ صاحب صوبہ وہان
کے طلب کیا گیا تھا آکر ملازمت حاصل کی اور چار ہاتھی پیشکش کیے چونکہ ان دنون مجکو خانخانان کے فرزند کے دیکھنے کا شوق کمال
تھا اور واسطے تحقیق حالات دکن کے ایکبار آنا اوسکا ضروری تھا اسواسطے مینے اوسکو طلب فرمایا تھا سہ شنبہ آٹھوین ماہ کو وہ سعادت
ملازمت سے شرفیاب ہوا ایکہزار اشرفی اور ایکہزار روپیے نذر کیے اور چار لعل بیس موتی ایک زمرد اور ایک پھول کٹار جڑاؤ پچاس ہزار
روپیے کا پیشکش کیا اور شب یکشنبہ کہ عرس خواجہ بزرگوار کا تھا اسواسطے مین روضہ مبارک مین آکر نصف شب تک وہان رہا صوفیون
کو وہان حال آیا مینے فقرا اور خادمون کو اپنے ہاتھ سے چھ ہزار روپیے نقد اور سو کرتے تقسیم کیے اور ستر تسبیح مروارید و مرجان
اور کہربا کی فقرا کو دین اور راجہ مانسنگہ کے پوتے مہاسنگہ کو خطاب راجگی سے سرفراز کرکے نقارہ اور نشان عنایت کیا سولوین کو ایک
گھوڑا عراقی خاصہ اور ایک گھوڑا دوسرا مہابت خان کو مرحمت کیا اونیسوین کو ہاتھی خان اعظم کو عنایت ہوا اور منصب کیشوداس مارو
پر کہ دوہزاری ذات اور ہزار سوار کا تھا دو سو سوار اضافہ ہوے اور خلعت سے سرفراز ہوا اور خواجہ عاقل کے منصب پر کہ بارہ صدی
ذات اور چھ سو سوار کا تھا دو صدی ذات و سوار اور اضافہ کیے بائیسوین کو مرزا راجہ بہاو سنگہ نے طرف اپنے وطن آنبیر کے رخصت
پائی اور مینے جامہ پھوپ کشمیری خاصہ اوسکو مرحمت کیا اور احمد بیگ خان نے کہ رنتنبور مین محبوس تھا آکر ملازمت حاصل کی مینے اوسکی تقصیرات
بلحاظ اگلی خدمتون کے عفو فرمایا اور مقرب خان نے بھی صوبہ گجرات سے آکر شرف آستان بوسی حاصل کی ایک کلغی اور ایک تختی مرصع
نذر کی پھر مینے منصب سلام اللہ عرب پر پانصدی ذات و سوار اضافہ کیے کہ سب دوہزاری ذات اور گیارہ سو سوار کا ہوجاوے
اور اول ماہ شہریور مین منصبون پر اون لوگون کے جو خدمت دکن پر جاتے تھے اسطرح اضافہ کیا مینے منصب مبارز خان پر تین
سو سوار کہ کل ہزاری ذات و سوار کا ہوجاوے اور ناہر خان کو اسیقدر اضافہ سے سرفراز کیا اور دلاور خان کا بھی اضافہ تین سو
سوار کا فرماکر کل ڈھائی ہزاری ذات و سوار کا مقرر کیا اور منگلی خان کے دو سو سوار اضافہ کرکے ڈیڑہ ہزاری ذات و سوار مقرر کیا اور
گردہر پسر رائسال ہشتصدی ذات و سوار سے ممتاز ہوا اور الف خان قیام خان اسیقدر منصب پر اصل و اضافہ سے سربلند
ہوا یادگار حسین ہفتصدی ذات اور پانسو سوار سے ممتاز ہوا اور کمال الدین خان پسر شیر خان کو بھی اسیقدر منصب سے عزت بخشی اور ڈیڑہ
سو سوار سید عبداللہ بارہہ کے منصب پر زیادہ کیے کہ کل ہفتصدی ذات اور تین سو سوار کا ہو پھر ایک اشرفی نورجہان نے چھ ہزار
چار سو روپیہ کے مصطفے خان بیگ وکیل ایران کو مرحمت کیے اور پانچ چیتے شکاری قاسم خان حاکم بنگالہ کو مرحمت کیے اور مرزا مراد
بیٹا مرزا رستم کا بارہوین اسی ماہ کو خطاب التفات خانی سے سرفراز ہوا سولوین شب کہ مطابق شب برات کے تھی چار دفعہ

تال راما ساگر کے خوب روشنی کرا کر اوسکے تماشے کو گیا مین چراغون کا عکس پانی مین عجیب کیفیت دکھاتا تھا ازانجا نصف شب بیگم
همراه بیگیات کے وہان رہا مین سترہوین تاریخ مرزا جمال الدین حسین سے کہ وکیل ہوکر بیجاپور گیا تھا آکر ملازمت حاصل کی باوجودیکہ
تین کہ اون مین ایک عقیق یمنی نہایت سیراب کی تقطیع تھا کہین ایسا عقیق کمیاب ہے عادل خان بیجاپوری نے سید کبیر نام ایک شخص کو اپنی طرف
سے ہمراہ میر مذکور کے بھیجا تھا اور چند ہاتھی مع سامان طلائی اور نقرئی اور عربی گھوڑے اور جڑاؤ ہتھیار اور جواہرات اور کپڑے اور
فروش اوسطرف کے بنے ہوے ہمراہ اوسکے بطریق پیشکش بھیجے تھے وہ سب میرے ملاحظے سے گذرے اور عمدہ نشست اوسکی
مینے دیکھی پھر اوسیدن مجلس وزن شمسی کی منعقد ہوئی اور چھبیسوین کو مصطفے بیگ وکیل نے رخصت پائی مدت حضوری مین جو
جو کچھ کہ مرحمت ہوا تھا اوسکے سوا بیس ہزار روپیہ نقد اور خلعت مینے اوسکو عنایت کیا اور جواب مین شاہ ایران سے ایک محبت
نامہ کمال دوستی کا لکھا چوتھی ماہ مہر کو منصب میر جمال الدین حسین کا کہ دوہزاری ذات اور پانسو سوار کا تھا چار ہزاری ذات اور دو
ہزار سوار کا مینے مقرر فرمایا پانچوین کو مہابت خان کہ ہمراہ خانجہان خان کے خدمت دکن پر مقرر ہوا تھا بواسطہ ملاحظہ ساعت مقررہ
سفر کے کہ آگئی تھی رخصت ہوا اور خلعت و خنجر اور پھول کٹارہ اور شمشیر خاص اور ہاتھی سے سربلند ہوا نوین کو خانجہان خان رخصت
ہوا اوسکو خلعت اور نادری خاصہ اور اسپ راہوار مع زین اور فیل خاصہ اور شمشیر خاصہ مینے عنایت کی اور اوسی روز حکم دیا
کہ سترہ سو سوارون کو ہمراہیان مہابت خان سے تنخواہ دو اسپہ اور سہ اسپہ کی دیجاوے وہ سب لوگ کہ اس بار خدمت دکن پر
مقرر ہوے تین سو تیس منصبدار اور تین ہزاری کے اور سات سو سوار احدی کے اور تین ہزار افغان دلہ زاک تھے یہ کل تین ہزار سوار
ہوے کہ ساتھ تیس لاکھ روپیہ خزانہ اور توپخانہ جنگی آراستہ اور جنگی ہاتھیون کے خدمت مذکور پر روانہ ہوے اور منصب سربلند رای
پر پانصدی ذات اور دو سو ساٹھ سوار مینے زیادہ کیے کہ کل دوہزاری ذات اور ڈیڑھ ہزار سوار کا ہوا اور بالجو بھتیجا قلیچ خان کا
منصب ہزاری ذات اور سات سو سوار سے مع اصل و اضافہ سرفراز ہوا اور منصب راجہ کشن داس پر بھی پانصدی ذات مینے اضافہ
کی اور حسب التماس خانجہان کے منصب شہباز خان لودی کا کہ مستعفیان دکن سے ہے مع اصل و اضافہ دوہزاری ذات اور ہزار
سوار کا مقرر ہوا اور دو سو سوار وزیر خان کے منصب پر زیادہ کیے اور منصب سہراب خان پسر مرزا رستم کا ہزاری ذات اور چار سو
سوار کا مع اصل و اضافہ قرار پایا اور چودھوین اوسی ماہ کو اور ایکہزاری ذات اور پانسو سوار منصب میر جمال الدین حسین پر مینے
اضافہ کیے اور اوسکو منصب بزرگ پنجہزاری ذات اور ڈھائی ہزاری سوار سے سرفراز کیا اونیسوین تاریخ راجہ سورج سنگھ نے
مع اپنے پسر گجسنگھ کے کہ وطن گیا تھا آکر ملازمت حاصل کی اور سو اشرفی اور ہزار روپے نذر کیے پھر مینے سید کبیر وکیل عادل خان
کو ایک اشرفی نور جہانی پانسو تولہ کی مرحمت کی تیسوین تاریخ نوسے ہاتھی کہ قاسم خان نے فتح ولایت کوچ اور فتح مگھہ اور زمیندار
رانا سے اوڑیسہ سے لیے تھے ملاحظہ سے گذرے اور داخل فیلخانہ خاص ہوے ارادت خان منصب میر سامانی اور
معتمد خان خدمت بخشیگری یکونبر اور محمد رضا جابری بخشیگری صوبہ پنجاب اور وہان کے اخبار نویسی پر مقرر ہوے اور سعید کبیر کہ
عادل خان کیطرف واسطے درخواست عفو تقصیرات امرایان دکن کے اور ذمہ داری چھوٹ جانے قلعہ احمد نگر کے مع دیگر ممالک شاہی
کہ بعضے مفسدون کی خرابی سے قبضہ عاملان شاہی سے جاتا رہا تھا حاضر حضور ہوا تھا اس تاریخ مین رخصت ہوا اور خلعت اور ہاتھی
اور گھوڑا لیکر اپنے مقام کو گیا اور جو راجہ راج سنگھ کچھواہہ دکن مین مرگیا تھا اوسکے بیٹے رام داس کو منصب ہزاری اور چار سو
سوار سے سرفراز کیا اور چوتھی ماہ آبان مین سیف خان بارہہ کو نقارہ مرحمت ہوا اور اوسکے منصب پر تین سو سوار اضافہ کیے
کہ کل سہ ہزاری ذات اور دوہزار سوار کا ہوا اور اسی تاریخ راجہ مان کو کہ قلعہ گوالیار مین بند تھا بضمانت مرتضے خان کے

ہاتھی دیکر منصب اوسکا برقرار رکھا اور مہتمم قلعہ کانگڑے پر نزدیک خان مذکور کے روانہ کیا اور حسب التماس خان دوران کے صادق خان
کے منصب پر تین سو سوار بڑھا کر حکم کیا کہ کل ہزاری ذات اور سوار کا ہو اور مرزا عیسی ترخانی نے سنبھل سے کہ اوسکی جاگیر مین تھا
آکر ملازمت حاصل کی اور سو اشرفیان نذر کین سولوین کو راجہ سورج سنگھ طرف خدمت دکن کے رخصت ہوا اور تین سو سوار اوسکے
منصب پر بڑھا کر کل پنجہزاری ذات اور تین ہزار تین سو سوار کا مقرر کیا اور وقت روانگی کے خلعت اور گھوڑا اوسکو عنایت ہوا اور
منصب مرزا عیسی کا مع اصل و اضافہ ڈیڑہ ہزاری ذات اور آٹھہ سو سوار کا مقرر کرکے خلعت اور ہاتھی مرحمت کیا اور دکن کیطرف
بھیجا اور اٹھیسوین روز دن مین خبر فوت چین قلیچ بدبخت کی عرضداشت جہانگیر قلی خان سے معلوم ہوئی بعد وفات قلیچ خان کے کہ
قدیمی امیر اس سلطنت کا تھا مینے اس نالائق کو بمقتضای عنایت امیر کیا تھا اور جون پور کا سا ضلع اوسکی جاگیر مین مقرر رکھا اور
اوسکے سب عزیز اور قریبون کو اوسکے ہمراہ فرمانبردار اوسکا کیا اوسکے بھائیون مین لاہوری نام ایک شخص تھا نہایت مفسد اور
شریر مینے سنا کہ مخلوق الٰہی اوس سے کمال تکلیف مین ہین تو کئی یکّے روانہ کیے کہ اوسکو جونپور سے لے آوین جب وہ وہان پہنچے تو چین قلیچ نے اپنی کم ظرفی
سے چاہا کہ اپنے اوس نالائق بھائی کو ہمراہ لیکر بھاگ جاوے و بنابر اوسکے سب منصب اور جاگیر اور دولت اور عزیزون کو چھوڑکر چند لوگون کے ساتھ کچھ زر و جواہر
لیکر بھاگ گیا اور مینے یہ خبر سنکر کمال تعجب کیا اور وہ جس زمیندار کے پاس جاتا اوس سے کچھ لیکر مار ڈالتا یہانتک کہ مینے سنا کہ وہ ملک جہت مین گیا اور بموافقت
وہانکے چند زمینداروں کے کچھ دنون وہان بسر کی جب جہانگیر قلیخان نے اوسکی یہ خبر سنی تو اپنے آدمی بھیجے کہ پکڑ لاوین اونہون نے جاکر اوسکو قید کرلیا اور چاہا کہ جہانگیر
قلیخان کے پاس لیجاوین تو اپنے ہاتھون اوسکو ہلاک کیا اوسکے ہمراہیون نے کہا اوسکو چند روز پہلے سے ایک بیماری ہوئی تھی اوس سے ہلاک ہوا ہے لیکن اوسکا خود
ہلاک ہونا بھی سنا گیا اسواسطے کہ اوسکو جہانگیر قلیخان کے پاس لیجاوین پھر اوسکی لاش کو اوسکے فرزند اور غلام الہ آباد مین لائے اور اکثر مال اوسکا ضائع ہوا
بیشک نمکحرامی کا یہی انجام خراب ہے ٭ از پس مینے کہ او دبرابر ٭ زمن بود حق ولی النعم ٭ اور حسب التماس خان دوران کے منصب نادعلی میدانی پر کہ متعینان بنگش سے تھا دو سو
سوار بڑھا کر کل ڈیڑہ ہزاری ذات اور ہزار سوار مقرر کیے اور لشکر خان کے کہ دو ہزاری ذات اور نوسو سوار تھے سو سوار اضافہ کیے اور مقرب خان کو کہ سہ ہزاری ذات اور
دو ہزار سوار کا منصب تھا اب پنجہزاری ذات اور ڈھائی ہزار سوار کا مقرر کیا اور قیام نام پسر شاہ محمد قندہاری کہ امیرزادون
سے تھا اور خدمت قراولی کی رکھتا تھا خطاب خانی سے سرفراز کیا پانچوین ماہ آذر کو خنجر مرصع داراب خان کو عنایت کیا اور
راجہ سارنگ دیو کے ہمراہ خلعت واسطے امراء دکن کے بھیجا اور جو صفدر خان حاکم کشمیر کے بعضے مقدمات ناشایستہ مینے سنے
اسواسطے اوسکو حکومت سے معزول کرکے احمد بیگ خان کو بنظر اوسکی اگلی خدمتون کے حکومت کشمیر عنایت کی اور اوسکا منصب
ڈھائی ہزاری ذات اور ڈیڑہ ہزار سوار کا بحال رکھکر اور خنجر اور خلعت سے ممتاز کیا اور رخصت فرمایا اور اہتمام خان کے ہمراہ
عنبر اول واسطے قاسم خان کے کہ حاکم بنگالہ تھا روانہ کیے اور پیشکش کمی ولد افتخار خان کی کہ ایک ہاتھی اور چودہ ٹانگن تھے اور
کچھ فروش پندرھوین ماہ مذکور کو ملاحظے سے گذری اور خطاب مروت خانی سے اوسکو ممتاز کیا اور دیانت خان کو کہ قلعہ گوالیار
مین تھا اور حسب التماس اعتماد الدولہ کے اوسکو مینے طلب کیا تھا سعادت کورنش سے مشرف ہوا اور جو مال اوسکا کہ ضبط
ہوا تھا اوسکو مرحمت ہوا اور انہین دنون خواجہ ہاشم دہ بیدی نے کہ ان دنون ماوراء النہر کی طرف درویش مشہور اور معتقد علیہ
اوس ملک کے لوگون کا ہے ہمراہ اپنے ایک مرید کے ایک خط مشتمل اوپر دعا اور اخلاص قدیم کے ساتھ اس خاندان عالیشان
کے بھیجا اور وہ شعر کہ حضرت ہمایون نے واسطے خواجگی نام ایک بزرگ کے کہ اوسی سلسلہ مین تھا کہ مصرعہ آخر اوسکا یہ ہے
خواجگی را بندہ ایم و خواجگی را بندہ ایم اوس خط مین لکھا مینے بھی اوس خط کے جواب مین چند سطرین
اپنے ہاتھ سے تحریر کین اور یہ رباعی اور اسیوقت کلکر ایک ہزار اشرفی جہانگیری خواجہ مذکور کو بھیجین رباعی

ای آنکہ مرا مہر تو بیش از بیش است + از دولت یاد بودت ای درویش است + چند آنکہ ز فرزدہ ات دلم شاد شود + شادیم از آنکہ لطف از حد بیش است + مینے مصاحبون سے حکم کیا کہ جو کوئی شعر کہتا ہو اسپر رباعی کہے سو حکیم مسیح الزمان نے بہت خوب کہی رباعی داریم اگرچہ شغل شاہی در پیش + ہر لحظہ کنیم یاد درویشان بیش + گر شاد شود ز ما دل یک درویش + آنرا شمریم حاصل شاہی خویش + مینے حکیم مذکور کو اوسکے صلے مین ہزار اشرفی عنایت کین اور ساتوین ماہ دی کو کہ بھکر سے آگے آیا تھا ہم نے بیالیس ۴۲ خوک شکار ہوے بیسوین کو میر میران نے آکر ملازمت حاصل کی مجمل احوال اوسکے خاندان کا یہ ہے کہ باپ کیطرف سے یہ پوتا میر غیاث الدین محمد میر میران ولد شاہ نعمت اللہ ولی کا ہے شاہان صفویہ اسکی عزت کمال کرتے تھے چنانچہ شاہ طہماسپ نے اپنی بہن جانش خانم کو شاہ نعمت اللہ کو دیا تھا کہ وہ مرتبہ پیری سے ساتھ دامادی بادشاہ ایران کے ممتاز ہوا اور والدہ کیطرف سے یہ میر میران نواسہ شاہ اسمعیل ثانی کا ہے بعد وفات حضرت شاہ نعمت اللہ کے اونکا بیٹا میر غیاث الدین میر میران رعایات شاہی سے ممتاز رہا اوسی بادشاہ مرحوم نے پھر خاندان سلطنت سے ایک لڑکی کا نکاح اوسکے بڑے فرزند سے کیا اور شاہ اسمعیل کی دختر اوسکے چھوٹے فرزند کو دی کہ نام اوسکا میر خلیل اللہ تھا یہ میر میران اوس سے پیدا ہوے اور میر خلیل اللہ نے آٹھ برس پہلے اس سے لاہور مین آکر مجھسے ملاقات کی ہے چونکہ سلسلہ نامی اور گرامی سے تھا اس واسطے مینے اوسکی بہت عزت کی اور منصب اور جاگیر اور عزت سے اوسکو مالامال کیا اور اوسکی تربیت مین مصروف رہا پھر جب آگرہ مقام خلافت ہوا تو تھوڑے دنون مین بسبب بہت انبہ کھانے کے اوسکو عارضہ اسہال کبدیکا شروع ہوا اور بارہ روز مین وفات پائی مین اوسکی وفات سے کمال غمناک ہوا اور اوسکی سب نقد وجنس کو حکم کیا کہ ولایت مین لیجاکر اوسکے فرزندون کو پونہچا دین ان دنون اس میر میران نے بائیس برس کی عمر مین بصورت قلندرانہ کہ اوسکو راہ مین کسی نے نہ پہچانا اپنے آپکو اجمیر مین مجھتک پونہچایا مینے اوسکے سب رنج و تکلیف کا عوض کرکے منصب ہزاری ذات اور چار سو سوار سے سرفراز کرکے پریشانی اوسکی ظاہر و باطن کی دور کی اور تیس ہزار درب نقد اوسکو مرحمت کیے اب میری خدمت اور ملازمت مین ہے بارھوین کو ظفر خان نے کہ صوبہ داری بہار سے تغیر پایا تھا آکر ملازمت حاصل کی اور سو اشرفی نذر اور تین ہاتھی پیشکش کیے پھر مینے قاسم خان صاحب صوبہ بنگالہ کے منصب پر ہزاری ذات اور سوار اضافہ کیے کہ کل چار ہزاری ذات اور سوار کا ہوا اور جو دیوان اور بخشی بنگالہ سے کہ حسین بیگ تھا اور ظاہر مین اوس سے خدمت پسندیدہ وقوع مین نہ آئی اسواسطے مینے مخلص خان کو کہ بندہ معتمد اس درگاہ کا تھا خدمتون مذکورہ پر معین فرماکر منصب اوسکا دو ہزاری ذات اور سات سو سوار کا مقرر کیا اور نشان بھی عنایت فرمایا اور خدمت عرض مکرر کی دیانت خان کو مرحمت کی چھبیسوین کو جمعہ کے دن فرزند خورم کا وزن واقع ہوا آجتک کہ عمر اوسکی چوبیس سال کی ہے اور صاحب اولاد ہے کبھی شراب نہین پی ہے اوس مجلس وزن مین مینے کہا بابا تو صاحب اولاد ہوا ہے اور بادشاہ اور بادشاہزادے شراب پیتے آئے ہین آج تیرا جشن وزن ہے تجکو شراب پلاتا ہون اور اجازت دیتا ہون کہ جشن اور نوروز اور بڑی مجلسون مین شراب بطریق اعتدال پیا کر اسقدر کہ عقل زائل نہو اور اوس سے غرض فائدے اور نفع کی رکھا کر کہ بوعلی نے جو بہتر سب حکیمون کا ہے یہ رباعی کہی ہے رباعی می دشمن مست و دوست ہوشیار است + اندک تریاق و بیش زہر مار است + در بسیارش مضرت اندک نیست + در اندک او منفعت بسیار است + آخر بمبالغہ تمام مینے اوسکو شراب دی مینے بھی پندرہ برس کی عمر تک اسکو نہ پیا تھا مگر لڑکپن مین کہ والدہ نے دو تین بار بطریق دوا مجکو دی تھی کہ مقدار ایک تولے کی پانی اور گلاب مین ملاکر کھانسی کی دوا کے نام سے پلا دی اور جبکہ میرے والد کا لشکر واسطے دفع فساد افغانان یوسف زئی کے قلعہ اٹک مین کنارے دریائے نیلاب کے

شاہجہان ... [illegible] ... شراب نہین پی

واقع تھا ایک دن مین شکار کو گیا چونکہ بہت تھکا تھا تو اوستاد شاہ قلی نے کہ افسر توپخانہ میرے چچا مرزا محمد حکیم کا تھا مجھسے کہا
کہ اگر ایک پیالہ شراب نوش جان فرماؤ تو سب کسل اور ماندگی جاتی رہیگی چونکہ ایام جوانی کے تھے اور طبیعت راغب ایسے کامون کی
تھی تو مینے محمود آبدار سے کہا کہ حکیم علی کے پاس جاکر شربت کیف ناک لے آ حکیم نے مقدار آدھے پیالے کے شراب زرد رنگ شیرین
چھوٹے شیشے مین بھیجی مینے جب اوسکو پیا تو اوسکا نشہ پسند آیا بعد اوسکے مینے شراب پینا شروع کیا اور ہر روز اتنا بڑھایا کہ
شراب انگوری کا نشہ نہوتا تھا پھر عرق پینا شروع کیا اور روز بروز بڑھایا کہ ۹ سال مین بیس پیالے عرق دو آتشہ کے پینے لگا
چودہ دن مین باقی رات مین کہ وزن انکا سبکا چھہ سیر ہندوستانی ہوتے ہین اور ایران کا ڈیڑہ سیر اور خوراک میری ان دنون ایک
مرغ با نان اور مولی تھی جب کوئی مجھکو منع نہین کرسکتا تھا اور میرا یہ حال ہوا کہ بسبب کمال رعشہ کے ہات سے پیالہ نہین اوٹھا سکتا
تھا اور لوگ پیا کرتے تھے پھر مینے حکیم ہمام برادر حکیم ابوالفتح کو کہ میرے والد کے مصاحبون مین تھا بلا کر اس حال سے مطلع کیا اوسنے
کمال دلسوزی اور اخلاص سے مجھسے کہا کہ صاحب عالم اسطرح کہ آپ عرق نوش فرماتے ہین خدا تعالے پناہ دے اگر
چھہ مہینے اسطرح گذرے تو علاج نہو سکے گا چونکہ اوسنے خیر خواہی سے کہا تھا اور جان عزیز ہے مجھے اوسکے کہنے کا اثر ہوا اوس دن
سے مین کم کرنے لگا اور فلونیا کھانا شروع کیا اور جسقدر شراب کم کرتا فلونیا بڑھاتا اور فرمایا کہ شراب انگوری مین عرق ملا کر دیا کرین
چنانچہ دو حصہ شراب انگوری اور ایک حصہ عرق ہوا کرے اور ہر روز کم کرتا رہا مدت سات برس چھہ پیالون پر نوبت پونہچی کہ وزن ہر پیالے
کا اٹھارہ مثقال ہوتا تھا اب پندرہ برس ہوے کہ اوسیقدر پیتا ہون نہ اس سے کم نہ زیادہ اور رات کو پیا کرتا ہون مگر جمعرات کو کہ
دن میرے جلوس مبارک کا ہے اور شب جمعہ کو کہ مبارک شب ہے نہین پیتا اوسکی عوض آخر دن مین پی لیتا ہون تا یہ شب غفلت مین
نگذرے اور شکر منعم حقیقی مین خلل واقع ہو اور جمعرات اور اتوار کو گوشت بھی نہین کھاتا ہون اسواسطے کہ جمعرات دن میرے جلوس
مبارک کا ہے اور اتوار میرے والد کی ولادت کا دہ اوس روز کی بہت تعظیم کرتے تھے پھر مینے عوض فلونیا کے افیون شروع کی
اب کہ میرے عمر چھیالیس ۴۶ سال چار مہینے کی بحساب سنین شمسی کے ہے اور سینتالیس سال تو مہینے کی قمری حساب سے آٹھہ رتی افیون
پانچ گھڑی دن چڑہے اور چھہ رتی بعد پہر رات جانے کے کھاتا ہون اور خنجر مرصع بدست مقصود علی کے عبداللہ خان کو مرحمت ہوا
اور شیخ موسے خویش قاسم خان نے خطاب خانی سے سرفراز ہوکر منصب ہشتصدی ذات اور چار سو سوار سے امتیاز پایا اور طرف
بنگالہ کے رخصت ہوا اور ظفر خان کے منصب پر پانصدی ذات اور سوار اضافہ کیے اور مہم بنگش پر مقرر ہوا اور انھین دنون
محمد حسین بھائی خواجہ جہان کا عہدہ فوجداری موضع حصار سے ممتاز ہوکر رخصت ہوا اور دو سو سوار اوسکے منصب پر اضافہ کرکے
کل پانصدی ذات اور چار سو سوار کیا اور ہاتھی بھی عنایت کیا اور میر میران کو بھی ہاتھی عنایت کیا اور خواجہ عبدالکریم سوداگر ایران
جب ہندوستان کو آتا تھا تو میرے بھائی شاہ عباس اوسکے ہاتھہ تسبیح عقیق یمنی کی اور ایک رکابی کار ونڈکی کہ بہت تحفہ تھی مجکو
بھیجی تھی ملاحظے سے گذری مین بہت خوش ہوا اور پیشکش سلطان پرویز کی کہ جڑاو ہتھیار وغیرہ بھیجے تھے ملاحظے سے گذری ساتوین
اسفندار کو صادق نام بھتیجا اعتماد الدولہ کا کہ بخشی تھا خطاب خانی سے سربلند ہوا دسوین کو جگت سنگہ پسر کنور کرن کا کہ وطن کو رخصت
ہوتا تھا اسواسطے مینے اوسکو بیس ہزار روپیہ اور ایک گھوڑا اور ایک ہاتھی اور خلعت اور شال خاصہ مرحمت کیا اور ہرداس جھالا کہ
معتمدان رانا سے تھا اتالیق کرن کے لڑکے کا اوسکو بھی مینے پانچ ہزار روپیہ اور گھوڑا اور خلعت عنایت کیا اور اوسکے ساتھہ
ششپری طلا کی واسطے رانا کے بھیجے بیسوین کو راجہ سورج مل ولد راجہ باسو کہ ہمراہ مرتضے خان کے مہم قلعہ کانگڑہ پر مقرر تھا
حسب الطلب اگر شرف اندوز ملازمت ہوا خان مذکور اوس سے کچھ بدگمان ہوا تھا اسواسطے مکرر عرضیان اوسکی طلب مین

بھیجی یقین کہ رہنا اوسکا میرے ہمراہ مخفی مطلب ہے سو مینے موافق اوسکی تحریر کے طلب کیا اور نظام الدین خان نے بھی ملتان سے
اگر ملازمت کی اور آخر اسی سال مین اخبار فتوح ہر طرف سے ممالک محروسہ کے پہونچین ایک حال احداد افغان کا کہ مدت سے کوہستان
کابل مین سرکشی کرتا تھا اور وہان کے اکثر افغانون کو ملا کر میرے والد کے عہد سے آج تک طریق مخالفت پر تھا ہر چند افواج شاہی نے
اوسکو شکستین دین اور اوسکی جمعیت کو کشتہ اور متفرق کیا لیکن وہ موضع چرخی مین کہ مامن اوسکا تھا مطمئن رہتا تھا ہر چند خان دوران
نے اوسکو محاصرہ کیا اور راہ آمد و رفت مسدود کی جب وہان کا غلہ نرہا تو ایک رات مواشی کو پہاڑ سے اوتار کر میدان مین چراتا تھا
اور خود بھی خبر گیری کو آیا تھا خاندوران نے یہ سنکر کار دیدہ لوگ اوسیوقت مقرر کیے کہ قریب چرخی کے جا کر کمین گاہ مین چھپ جاوین
اون لوگون نے راتون رات جا کر اپنے کو کمین گاہون مین پوشیدہ کیا فجر کو خاندوران مع سپاہ اوسطرف چلا جب اون بدبختون
کو خان دوران کا آنا معلوم ہوا گھبرا کر لوٹنا چاہا لیکن خاندوران نے باگین اوٹھا دین اور اوسکو آلیا اور کمین والون نے جنبش
کہ احداد لوٹ کر اودہر آتا ہی تو اونھون نے بھی نکلکر حملہ کیا چونکہ مقام سخت اور جنگل تھا اسواسطے دوپہر تک لڑائی رہی آخر افغان شکست
کھا کر پہاڑ مین چلے گئے اور تین سو آدمی احداد کے مارے گئے اور سو گھوڑے آئے اور احداد کو جو اوس جگہ جانا دشوار ہوا تو خود
قندہار کیطرف بھاگ گیا افواج شاہی نے موضع چرخی مین جا کر اونکے سب گھر بار جلا دیے دوسری خبر شکست عنبر بداختر کی اور
حال اسکا یہ ہی کہ ایک جماعت سرداران قوم برگی سے کہ نہایت سخت جان اور جفاکش ہوتے ہین اور مدار کاروبار اوس ملک کا
اونھین پر ہی عنبر سے ناراض ہو کر بعزم دولت خواہی چاہا کہ پاس شہنواز خان کے آدین اور اسواسطے قول و قرار چاہا خان مذکور
کہ بالاپور مین مع افواج تھا آوازہ سنکر خوش ہوا اور ہر طرح اونکی تسلی کی بعد اسکے آدم خان اور یاقوت خان اور سرداران برگیون
سے جادو راے اور بابو کاتیہ اگر شاہنواز خان سے ملے اوسنے ہر ایک کو اسپ و فیل اور خلعت لائق دیا اور میری اطاعت
پر اونکو مستعد کیا پھر اونکو ہمراہ بالاپور سے کوچ کر کے عنبر مقہور کیطرف چلا راہ مین دکھنیون کی فوج سے کہ اوسمین اکثر سردار عنبر کے
تھے مقابلہ ہوا آخر شاہنواز نے اونکو شکست دی وہ بدبخت بھاگ کر عنبر کے لشکر مین گئے اوسنے بباعث غرور چاہا کہ فوج
شاہی کا مقابلہ کرے اس عزم پر مع اپنے لشکر اور سپاہ عادل خانی اور فوج قطب الملک کے کہ جمع کیا تھا مع توپخانہ اور سامان تمام
کے آگے بڑھے یہان تک کہ فوج شاہی سے فاصلہ پانچ چھ کوس کا رہا یکشنبہ کو چھبیسوین بہمن کی مقابلہ لشکر شاہی اور اوس تباہ کار کا
ہوا پہر دن رہے سے بان اور توپ شروع ہوے آخر داراب خان افسر ہراول اور باقی سردار نامی مثل راجہ نرسنگھ دیو اور سید جنید
اور علیخان تقاری اور جہانگیر قلی بیگ ترکمان وغیرہ نے تلوارین کھینچکر غنیم کی فوج ہراول پر حملہ کیا اور مردانگی سے اونکو متفرق کر دیا
پھر سیدھے اونکے غول پر گرے اور دو گھڑی تک ایسی جنگ ہوئی کہ دیکھنے والے حیران ہو گئے کشتون کے پشتے ہو گئے عنبر
سیاہ اختر تاب مقابلہ کی نلا سکا اور میدان سے بھاگا اگر تاریکی شب نہو جاتی تو کوئی اون مین کا سلامت نجاتا دلاوران بادشاہی
نے دو تین کوس تک اونکا پیچھا کیا جب اسپ و سوار تھک گئے اور دشمن متفرق ہو گئے تو یہ لوگ لوٹ آئے بالکل توپخانہ دشمن
اور تین سو اونٹ بان لدے ہوے اور جنگی ہاتھی اور عربی گھوڑے اور ساز و سامان زائد حساب سے لشکر شاہی کے ہات مین آیا
کشتون کا کچھ شمار نتھا اکثر سردار اوسکے زندہ پکڑ لیے گیے دوسرے دن افواج ظفر امواج نے مقام گاہ سے طرف موضع کرکی کے
کوچ کیا جب دشمنون کا وہان نشان نپایا تو وہین مقام کیا چند روز لشکر کرکی مین مقام کر کے اونکے مکانون کو خراب و تباہ کیا اور
فتح و فیروزی سے براہ گھاٹی روہن کھنڈ کے لوٹ آئے مینے اس جانفشانی کے انعام مین اون سب کا اضافہ کیا تیسری خبر
فتح ملک کھوکھرہ اور ملنے کان الماس کی پہونچی کہ حسن سعی ابراہیم خان سے حاصل ہوئی یہ ملک متعلقات صوبہ پٹنہ اور بہار سے
ہی

ہے اور وہان ایک نہر بہتی ہے کہ اوسمین سے الماس لاتے ہین اور طریق اوسکا یہ ہے کہ بعد کم ہوجانے پانی کے اوسمین گڑھے ہوجاتے ہین اور جس گڑھے مین الماس ہوتا ہے اوسپر بہت مچھر اور بھنگے اوڑا کرتے ہین وہ لوگ اس نشان سے معلوم کرتے ہین اور اوسکو کھود کر ریتے اور پتھرون سے چھوٹے بڑے الماس نکال لاتے ہین اور کبھی لاکھہ روپیہ قیمیت کا بھی الماس ہاتھہ آتا ہے اوس ملک اور دریا کا حاکم ایک ہندو درجن سال نام ہے ہرچند حکام صوبہ بہار نے اوسپر فوجین بھیجین اور خود بھی چڑہائی کی لیکن بسبب صعوبتی دوری و ہونے جنگل کے دشوار جانکر دو چار الماس لیکر لوٹ آئے اور اوس راجہ کو برقرار رکھا جب ظفر خان حکومت صوبہ مذکور سے بدل گیا اور اوسکی جگہ ابراہیم خان مقرر ہوا تو مینے اوسیوقت رخصت کر دیا کہ وہ ملک اوس مرزک مجہول سے لے لیتا ابراہیم خان نے بہار مین جاکر لشکر جمع کیا اور اوس ملک پر گیا راجہ نے بدستور سابق دینا کئی الماس اور چند ہاتیون کا اپنے وکیلون کی معرفت کہلا بھیجا ابراہیم خان نے اوسکو منظور نکیا اور تندی اور تیزی سے اوس ملک کے اندر گیا اور قبل جمع ہونے اوسکے لشکر کے مخبرون سے حال دریافت کرکے اوسکے مقام پر ایلغار کیا اور اوسکو اطلاع ہوتے ہی ابراہیم خان نے اوسکے مکان کو کہ پہاڑ کی گھاٹی مین تھا گھیر لیا اور اپنے آدمی اوسکی جستجو کو متفرق بھیجے آخر اوسکو ایک غار مین مع چند عورتون کے کہ ایک اوسکی حقیقی مادر اور چند سوتیلی تھین اور ایک بھائی کے پکڑ لیا اور تلاشی لیکر جو کچھہ الماس اونکے پاس تھے لے لیئے اور تئیس ہاتھی بھی ہاتھہ لگے مینے اس خدمت کے انعام مین ابراہیم کا منصب مع اصل و اضافہ چار ہزاری ذات اور سوار کا مقرر فرمایا اور خطاب فتح جنگی سے سرفراز کیا اور اسیطرح اوسکے ہمراہیون کے منصب بڑھائے اب وہ ملک قبضے مین ملازمان شاہی کے ہے اوس نہر سے جسقدر الماس نکلتے ہین درگاہ شاہی مین بھیجدیتے ہین ان دنون مین ایک الماس پچاس ہزار روپیہ قیمیت کا اوس مین سے آیا یقین ہے کہ بعد بہت جستجو کے بہت الماس ہاتھہ آوینگے +

گیارھوان جشن نوروز کا جلوس مبارک سے

یکشنبہ کے دن آخر ماہ اسفندارمذ مطابق غرہ ربیع الاول کی تخمیناً ڈیڑہ پہر دن چڑہے آفتاب نے برج حوت سے برج حمل مین پرتو سعادت اپنا ڈالا مین نے شکر اللہ تعالے کا ادا کرکے دیوانخانہ خاص و عام فروش اور شامیانون اور پردون زربفت سے آراستہ کرایا اور تخت دولت پر جلوس کیا شاہزادون اور امرا اور سب ارکان دولت نے تسلیم مبارکبادی بجا لاکر دعائین دین چونکہ حافظ نادعلی گو کہ بندہ میرے قدیم نوکرون سے تھا اسواسطے مینے حکم کیا کہ دوشنبہ کو جو کچھہ نقد و جنس پیشکش مین آوے بطریق انعام اوسکو دیجاوے دوسرے دن پیشکشین بعضے امیرون کی ملاحظے سے گذرین چوتھی کو پیشکش خواجہ جہان کی کہ آگرہ سے بھیجی تھی اور اوس مین چند قطعہ الماس اور چند دانہ مروارید اور کچھہ جڑاو ہتھیار اور ہر قسم کے فروش و سامان تھے مع ایک ہاتھی کے ملاحظے سے گذری وہ سب سامان پچاس ہزار روپیہ قیمیت کا تھا پانچوین کو کورکرن کہ اپنے گھر گیا تھا آکر شرف یاب ملازمت ہوا سو اشرفی اور ہزار روپیہ اور ایک ہاتھی مع سامان اور چار گھوڑے پیشکش کیئے ساتوین روز منصب پر آصف خان کے کہ چار ہزاری ذات اور دو ہزار سوار کا تھا اور ہزاری ذات مع دو ہزار سوار کے اضافہ کرکے نشان و نقارہ دیکر سربلند فرمایا پھر اوسدن پیشکش میر جمال الدین حسین کی ملاحظے سے گذری سب چیزین اوسکی پسندیدہ ہوئین اون مین ایک خنجر مرصع خود اپنے ہاتھہ سے درست کیا تھا اور ہنرمندی سے اوس مین دستہ پر ایک یاقوت [illegible] نصف بیضہ مرغ کے کمال صفائی اور لطافت سے جڑا تھا کہ ویسا یاقوت کم کسی نے دیکھا ہوگا اور گرد اوسکے اور یاقوت اور زمرد [illegible] سے لگائے تھے کو بنٹنے والون نے اوس خنجر کے پچاس ہزار روپیہ قیمیت کی مینے میر مذکور کے منصب پہ ہزار سوار بڑہادیئے کہ کل پنجہزاری ذات اور ساڑہے تین ہزار سوار کا ہوا آٹھوین تاریخ منصب پر صادق خان کے تین صدی

ذات اور سوار مینے زیادہ کیے اور منصب ارادت خان پر بھی تین صدی ذات اور دو سو سوار زیادہ کیے کہ یہ دونون ہزاری ذات اور پانسو سوار
سے ممتاز ہون نوین مین پیشکش خواجہ ابو الحسن کی نظر سے گذری اوس مین سے جواہرات اور جڑاو ہتھیار اور فروش قیمتی چالیس ہزار
روپیہ کے مینے قبول کیے اور باقی اوسکو مرحمت کیے اور پیشکش تاتار خان بکاول بیگی سے ایک لعل اور ایک یاقوت اور ایک تختی جڑاو اور دو انگوٹھیان موتی کی
اور چند پارچہ قبول کیے دسوین کو تین ہاتھی دکنی راجہ مہاسنگہ کے بھیجے ہوے اور ایک سو چند تھان زربفت کے کہ مرتضی خان نے لاہور سے
بھیجے تھے ملاحظے مین آئے دیانت خان نے بھی اپنی پیشکش کہ دو تسبیح مروارید اور دو لعل اور چھہ موتی متفرق دیے تھے اور ایک عدد خوانچہ
سنہری قیمت اٹھائیس ہزار روپیہ کی اوسی تاریخ پیش کی اور جمعرات کو گیارہوین تاریخ واسطے سرفرازی اعتماد الدولہ کے اوسکے مکان گیا
اور وہین اوسکی پیشکش ملاحظہ کی دو موتی اسمین سے تیس ہزار روپیہ قیمت کے اور ایک لعل قطبی بائیس ہزار روپیہ کا اور چند مروارید اور
لعل کہ قیمت انسبکی ایک لاکھ دس ہزار روپیہ تھی مینے قبول کیے اور فروش و سامان وغیرہ بھی پندرہ ہزار روپیہ کا لیا اور بعد ملاحظے کے
باقی اوسکو عنایت کیا اور پہر رات گئے تک امرا اور مصاحبون مین خوشی سے مجلس کی اور حکم دیا کہ بندگان خاص کو پیالہ دین بیگمات بھی وہان ہمراہ
گئی تھین خوب محفل رہی پھر اعتماد الدولہ سے عذر کرکے طرف دولت خانے کے آیا اور اونھین دنون مینے حکم دیا کہ نور محل بیگم کو نور جہان بیگم کہین
پھر پیشکش اعتبار خان کی ملاحظہ ہوئی ایک صراحی شراب پستل محلی کے جڑاو علیحدہ باندازے میرے پینے کے بہت خوب بنائی تھی اوسکو ساتھ
اور جڑاو ہتھیارون اور جواہرات کے اور فروش کے کہ قیمت اون سبکی چھپن ہزار روپیہ کی تھی مینے قبول کی باقی اوسکو عنایت فرمائے اور
بہادر خان حاکم قندہار نے مجکو سات گھوڑے عراقی اور نو تھیلے پارچون عمدہ کے بھیجے تھے ملاحظہ ہوے اور پیشکش ارادت خان اور راجہ سورج مل
پسر راجہ باسو کی تیرہوین کو ملاحظے سے گذرین عبد السبحان کو منصب بارہ صدی ذات اور چھہ سو سوار سے اضافہ کرکے ڈیڑہ ہزاری ذات اور
سات سو سوار کا کیا اور پندرہوین کو صوبہ داری ملک ٹھٹھہ سے شمشیر خان کو معزول کرکے اوسکی جگہ مظفر خان کو سربلند کیا پھر پیشکش اعتقاد خان
پسر اعتماد الدولہ کی ملاحظے مین آئی اوسمین سے سامان تیس ہزار روپیہ کا قبول کرکے باقی اوسکو مرحمت کیا پھر پیشکش تربیت خان کی ملاحظہ ہوئی
جواہر اور سامان وغیرہ اوسمین سے سترہ ہزار روپیہ کا پسند آیا پھر مین آصف خان کے گھر گیا اور وہین پیشکش اوسکی ملاحظہ کی دولت خانے سے
اوسکے گھر تک مسافت ایک کوس کی تھی تمام راہ مین اوسنے مخمل زربفت اور دارائی اور مخمل سادہ فرش کرا دیے تھے چنانچہ دس ہزار روپیہ
اونکی قیمت مجھسے معروض ہوئی تمام روز اور نصف شب تک مع بیگمات مین اوسکے یہان رہا اور بخوبی سیر اوسکی پیشکش کی کی جواہرات
اور جڑاو ہتھیار اور طلائی ظروف اور پارچہ ہاے نفیسہ سے مقدار ایک لاکھ چودہ ہزار روپیہ کی اور چار گھوڑے اور ایک اونٹ پسند خاطر اشرف
کا ہوا اونیسوین کو کہ دن شرف آفتاب کا تھا دولتخانہ شاہی مین بڑی مجلس آراستہ ہوئی مینے موافق ساعت نیک کے ڈھائی گھڑی
دن رہے تخت پر جلوس کیا فرزند بابا خورم نے اوس وقت ایک لعل آبدار نذر کیا کہ اوسکی قیمت اسی ہزار روپیہ ہوے مینے منصب
اوس فرزند کا کہ پندرہ ہزاری ذات اور آٹھ ہزار سوار کا تھا بیس ہزاری ذات اور دس ہزار سوار کا مقرر فرمایا اور اونھین دنون وزن قمری
میرا عمل مین آیا اور منصب اعتماد الدولہ کا کہ ششہزاری ذات اور تین ہزار سوار کا تھا مینے اضافہ کرکے سات ہزاری ذات اور پنجہزار
سوار کا مقرر کیا اور تومن اور توغ دیکر حکم دیا کہ نقارہ اوسکا بعد نقارے فرزند خورم کے بجایا کرین اور تربیت خان کے منصب پر پانصدی ذات
اور سوار زیادہ کرکے کل ساڑھے تین ہزاری ذات اور ڈیڑہ ہزار سوار کا کیا اور اعتقاد خان اضافہ ہزاری بذات اور چار سو سوار سے ممتاز
ہوا اور نظام الدین خان مع اصل و اضافہ ہفتصدی ذات اور تین سو سوار سے سرفراز ہو کر صوبہ دار بہار کا ہوا اور سلام اللہ عرب کو خطاب
شجاعت خانی کا عنایت ہوا اور حلقہ مروارید سے سرفراز ہو کر حلقہ بگوش درگاہ سے ہوا میر جمال الدین انجو کو خطاب عضد الدولہ سے
سے سرفراز کیا اکیسوین [۲۱] تاریخ اللہ تعالے نے فرزند خسرو کو لڑکا دختر مقیم ولد مہتر فاضل رکابدار سے عنایت کیا اور الہداد افغان کو

کہ طریقہ بندگی کا اختیار کیا تھا اور بپاداش اخلاص اپنا اور مفسدوں سے جدا ہو کر درگاہ مین آیا تھا بیس ہزار درب عنایت کیے پچیسوین کو خبر فوت
رای سورج کی کہ لشکر دکن مین مقرر تھا سنی مینے اوسکے بیٹے کو منصب پانصدی ذات اور تین سو سوار سے سرفراز کیا اور بمقام باپ کا اوسکو
دیا دوسرے دن پیشکش یادعلی میدانی کی نو گھوڑے اور چند میڈے اور چار اونٹ ولایتی ملاحظے سے گذرے ایک ہاتھی بہادر خان
حاکم قندہار کو اور ایک ہاتھی میر میران ولد خلیل اللہ کو اور ایک ہاتھی سید بایزید حاکم بھکر کو عنایت ہوا اور غرہ اردی بہشت مین حسب التماس
عبد اللہ خان کے اوسکے بھائی سردار خان کو نقارہ عنایت کیا اور ایک کھڑا و کھپوہ الہداد خان افغان کو مرحمت کیا اور انھین دنون
سنا گیا کہ قدم بیگانہ بنگاشہ قوم آفریدی کا کہ دولتخواہ اور فرمانبردار تھا اور راہداری کھاٹہ خیبر کی اوسکے متعلق تھی بنابر اپنے وہم و خیال کے
اطاعت چھوڑ کر مستعد فساد ہوا اور تھانے پر اپنے آدمی بھیجکر غفلت مین اونکو مروا ڈالا دوبارہ اوس ناحق افغان کی حرکت سے کوہستان
مین شور و فساد مچا مینے جب یہ سنا تو ہارون برادر قدم اور اوسکے بیٹے کو کہ حاضر دربار تھے حکم کیا کہ مقید کرکے آصف خان کے سپرد
کرین تا قلعہ گوالیار مین محبوس رکھے اور انھین دنون اللہ تعالی کی عنایت سے فرزند خورم نے عہد فتح رانا کے اجمیر مین اگر مجکو ایک لعل
آبدار ساٹھ ہزار روپیہ قیمت کا نذر کیا تھا مینے چاہا کہ اگر اسکے لائق دونون طرف کے دو موتی بہم ملین تو اوسکا بازوبند بناکر اپنے ہاتھ
پر باندھون ایک موتی حسب خواہش بیس ہزار روپیہ کا مقرب خان نے پیشکش نوروز مین نذر کیا دوسرا نہین ملتا تھا کہ بازوبند پورا ہو فرزند
خورم کہ میرے والد کی خدمت مین شب و روز رہا کرتا تھا مجھسے عرض کی کہ قدیمی سربند مین ایک موتی اسکی جوڑی کا یاد پڑتا ہے مینے اوسکو منگا
دیکھا بلا فرق اوسیقدر تھا جوہری تمام حیران ہوے کہ ایسا موتی برابر ملنا وزن صفائی مین امر عجیب ہے گویا دونون ایک سانچے کے ڈھلے
ہوے ہین پھر مینے اوس بازوبند کو طیار کراکر بازو پر باندھا اور سجدۂ شکر پروردگار حقیقی کا بجا لایا ع از دست و زبان کہ بر آید + کز عہدۂ
شکرش بدر آید + پانچوین تاریخ گھوڑے عراقی اور ترکی بھیجے ہوے مرتضی خان کے لاہور سے ملاحظے مین گذرے اور ترسٹھ گھوڑے اور
پندرہ اونٹ نر و مادہ اور ایک کلگی اور نو عاقری اور نو چینی خطائی اور نو دندان ماہی جوہردار اور تین صندوقچین وغیرہ پیشکش خانہ زاد خان کی کہ
کابل سے بھیجی تھین ملاحظے مین آئین اور ایک چھوٹا ہاتھی حبشہ کا کہ جہاز پر لائے تھے مقرب خان نے پیشکش کیا بہ نسبت ہندوستانی
ہاتھیون کے اوسکے اعضا مین تفاوت تھا کہ کان اور دم اور سونڈ اوسکے یہان کے ہاتھیون سے بہت بڑے تھے میرے والد کے
وقت مین ایک بچہ ہاتھی کا اعتقاد خان گجراتی نے بطریق پیشکش کے بھیجا تھا جب وہ بڑھا تو بہت تند اور تیز اور بدخو ہوا پھر ایک کھڑا و خنجر
مظفر خان حاکم ٹھٹھہ کو مرحمت ہوا اور انھین دنون خبر آئی کہ جماعت افغانان بیگانہ بنگاشہ نے ایک تھانہ پر عبد السبحان بھائی خان عالم
پر حملہ کرکے اوسکو گھیر لیا اور عبد السبحان نے ہمراہ اور منصبداروں کے داد مردانگی دیکر باغیون سے لڑائی مین خوب کوششین کین لیکن
چونکہ کم تھے اون بدمعاشون کے ہاتھ سے سب شہید ہوے مینے واسطے تحقیق اس قضیے کے فرمان مرحمت عنوان اور خلعت خاصہ
خانعالم کو کہ واسطے وکالت ایران کے مقرر ہوا تھا بھیجا اور چودھوین تاریخ کو پیشکش مکرم خان ولد معظم خان کی کہ بنگالہ سے آئی تھی اور اوس ملک کی
ہر طرح کی جنس اور سب چیزین اوسمین تھین میرے ملاحظے سے گذری پھر مینے منصب اکثر جاگیرداروں کا کہ صوبہ گجرات مین تھے اضافہ
کرکے بڑھایا اور حکم عالی نے شرف نفاذ پایا کہ منجملہ اون سبکے سردار خان کا منصب کہ ہزاری ذات اور پانسو سوارون کا ہے ساتھ منصب
ڈیڑھ ہزاری ذات و تین سو سوار کے مقرر ہوا اور ایک شال بھی اوسکو مرحمت ہوا سید قاسم ولد سید دلاور معہ اصل و اضافہ کے کہ ساتھ منصب
آٹھ صدی ذات اور ساڑھے چار سو سوار کے اور بارہ بیگ بھتیجے احمد قاسم کوکا کا ساتھ منصب چھ صدی ذات اور ڈھائی سو سوار کے
ممتاز ہوا سترھوین کو خبر فوت بہ اتفاق مردی اوزبک متعینہ لشکر دکن کی کہ امرا معتبر ماوراء النہر سے تھا سنی گئی اکیسوین کو الہداد افغان
کو کہ منصب ہزاری ذات اور چھ سو سوار کا رکھتا تھا ساتھ خطاب خان اور منصب دو ہزاری ذات اور ہزار سوار کے سرفراز کیا تین لاکھ

روپیہ خزانہ لاہور سے واسطے انعام اور مدد خرچ خانہ وران کے کہ خرابی افغانان مین جنکو بخشش کی تھی مقرر ہوے اٹھائیسوین کو کنور کرن کو واسطے
شادی کے اپنے مقام کو رخصت ہوا خلعت عراقی خاصہ گھوڑا مع زین اور کمر اور خنجر مرصع ہمنے اوسکو مرحمت کیا اس مہینے کی تیسری کو خبر فوت
مرتضی خان کی کہ قدیمیان اس دولت سے تھا پونہچی حضرت والد نے اوسکو تربیت کرکے درجۂ اعتبار پر پونہچایا تھا اور میرے عہد مین بھی توفیق
خدمت نمایان کی کہ زیر کرنا خسرو کا تھا پائی و منصب اوسکا ششہزاری ذات اور پنجہزار سوار کو پونہچا اور ان دنون صاحب صوبہ پنجاب تھا اور واسطے
تسخیر قلعۂ کانگڑہ کے کہ اوس ضلع مین بلکہ تمام عالم مین ایسا قلعہ محکم و مضبوط نہوگا رخصت ہو کر مشغولی رکھتا تھا اس سبب سے اس خبر
ناخوش سے دلکو بہت رنج ہوا چوتھی ماہ خورداد کو منصب سید نظام کا مع اصل و اضافہ نہصدی ذات اور ساڑھے چھہ ہزار سوار کو پونہچا
اور خدمت مہمانداری ایلچیان اطراف کی نورالدین قلی کو فرمائی گئی ساتوین کو خبر فوت سیف خان بارہہ کی کہ جنگ خسرو مین خوب
تردد کیا تھا پونہچی کہ صوبہ دکن مین علت ہیضہ سے فوت ہوا اوسکے فرزندون کی پرورش کی گئی علی محمد کہ بڑا اور دانا اوسکے بیٹون مین سے
تھا ساتھ منصب صدی ذات اور چارسو سوار کے سرفراز ہوا اور سید علی بھتیجا اوسکا ساتھ اضافہ پانصدی ذات اور سوار کے
ممتاز ہوا انہین دنون مین خوب اللہ پسر شہباز خان کنبو ساتھ خطاب رنباز خان کے مشرف ہوا آٹھوین کو منصب ہاشم خان کا
مع اصل و اضافہ کرکے ساتھ دہائی ہزار ذات اور اٹھارہ سو سوار کے مقرر ہوا اسی تاریخ کو ایکہزار بیس ارب اللہ داد خان افغان کو ہمنے مرحمت
کیے بکرماجیت راجہ ولایت باندہون کے کہ آبا و اجداد سے منجملہ زمینداران معتبر ہندوستان کے ہے بوسیلۂ فرزند اقبالمند بابا خرم کے
سعادت کورنش کی حاصل کی تقصیرات اوسکی معاف فرمائی گئین نوین کو کلیان جیسلمیری نے کہ راجہ کشن داس اوسکو لینے گیا تھا آکر
ملازمت حاصل کی اور ایکسو مہر اور ہزار روپیہ بطریق نذر کے گذرانے برادر کلان اوسکا راول بھیم کہ صاحب مقام تھا جب فوت ہوا
ایک لڑکا دو مہینے کا چھوڑا وہ بھی چند روز مین جبکہ مرا اوسکی لڑکی دختر باختر کو مینے ایام شاہزادگی مین واسطے اپنے خواستگاری کرکے
ساتھ خطاب ملکہ جہان کے مخاطب کیا تھا جو آبا و اجداد سے یہ لوگ دولت خواہ ہین یہ پیوند بھی درمیان مین آیا کلیان مذکور کو بلوا کر ساتھ
ٹیکے راجگی اور خطاب راول کے سرفراز کیا ہمنے پھر خبر پونہچی کہ بعد فوت مرتضی خان کے راجہ مان سے دولتخواہی ظہور مین آئی اور مردمان
قلعۂ کانگڑہ کو دلاسا دیکر یہ بات مقرر کی ہے کہ راجہ زادہ اوس ملک کو کہ اونتیس سال کا ہے دربار مین لاوے بسبب مستعد و سرگرم ہونے
اوسکے کے خدمت مذکور مین منصب اوسکا کہ ہزاری ذات اور ششصد سوار کا تھا ڈیڑہ ہزاری ذات اور ہزار سوار کا مقرر کیا ہمنے خواجہ جہان
مع اصل و اضافہ ساتھ منصب چار ہزاری ذات اور ڈہائی سو سوار کے سرفراز ہوا اس تاریخ مین ایک واقعہ پیش آیا ہرچند ہمنے اوسکا لکھنا
چاہا دل اور دست نے کام نہ دیا جب ہمنے قلم پکڑا حال متغیر ہوا ناچار اعتماد الدولہ کو فرمایا کہ لکھدے پیر غلام با اخلاص اعتماد الدولہ
حسب الحکم یعنی موافق فرمان کے بیچ اس جریدۂ اقبال کے لکھتا ہے واقع تاریخ ماہ خرداد صبیۂ قدسیہ شاہزادۂ بلند اقبال
شاہ خرم کے تئین کہ بادشاہ بہت عزیز رکھتے تھے تپ یعنی بخار ہوکر بعد تین روز کے آبلہ ظاہر ہوا اور بتاریخ چھبیسوین ماہ مذکور مطابق اونتیسوین
ماہ جمادی الاول ۱۰۲۵ شنبہ کے روز اوسکی روح پنجرۂ عنصری سے پرواز کرکے باغ بہشت مین پونہچی اور اسی تاریخ سے حکم ہوا کہ چہارشنبہ کو گم شنبہ
کہا جاوے کیا لکھون مین کہ اس واقعۂ جانسوز اور سانحۂ اعظم اندوہ سے اوپر ذات پاک حضرت ظل سبحانی کے کیا گذرا ہوگا جبکہ اوس جان جہان
کا حال اس طرح پر ہوا دوسرے بندون کی کہان زندگی ہے کسواسطے زندگی ساتھ اوس ذات پاک کے وابستہ ہے کیا حال ہوگا دو دن دربار
نہوا اور وہ مکان کہ جگہ نشست اوس برجاست دختر شاہزادہ کا تھا حکم ہوا کہ دیوار اوسکی بنائی جاوے تاکہ نظر نہ پڑے تیسرے دن جیتا ہون
کے مانند شاہزادہ والا قدر کے مکان مین تشریف لے گئے اور بندون نے بھی ساتھ نیکبختی کورنش کے سرفراز ہوکر زندگی تازہ پائی بیچ
درمیان راہ کے حضرت ہرچند چاہتے تھے کہ اپنے کو ضبط فرماوین بے اختیار چشم مبارک سے اشک گرے اور مدت دراز تک ایسا حال

گربقبور سننے ایک بات کے کہ جو اوس واقعہ کی جسمین آتی حال بادشاہ کا مبدل ہوجاتا تھا چندروز مکان شاہزادہ مین گذرانکر دوشنبہ
تیرہ ماہ الٰہی کو مکان آصف خان کے مین تشریف لے گئے پھر وہان سے لوٹ کر چشمہ نور کو توجہ فرمائی روز فزا تک خاطر مبارک اپنی
کو اوسی جگہ مشغول رکھا لیکن احمیتر تک کہ جگہ لشکر اقبال کی تھی ضبط اپنے کو نہین کر سکتے تھے جسوقت بات شاہزادے کے کان مین پہنچی
تھی بے اختیار آنسو آنکھون سے ٹپکتے تھے اور دل نوکرون چاکرون کا سوبلخ سوبلخ ہوتا تھا جب کوچ لشکر اقبال کا طرف دکن کے اتفاق
پڑا کچھہ تسلی حاصل ہوئی بیچ اسی تاریخ کے پرتھی چند بیٹے راے منوہر کو خطاب راے او منصب پانسو ذاتی اور چار سو سوار اور جاگیر کا
بیچ وطن کے ملا روز شنبہ گیارہوین[۱۱] تاریخ کو چشمہ نور سے متوجہ دولتخانہ اجمیر کے ہوے شب یکشنبہ تاریخ بارہوین[۱۲] کو بعد گذرنے پچیس[۲۵] پل
اوس وقت کہ ستائیس[۲۷] درجہ طالع قوسی تھا حساب نجومیان ہند سے اور پندرہ[۱۵] درجہ طالع جدی حساب نجومیان یونان سے تھا
دختر آصف خان سے لڑکا پیدا ہوا اس خوشی کے بیچ مین نقارے بجے اور دروازہ خوشی کا اوپر خلائق کے کھلا بغیر تامل اور فکر کے نام اوسکا
شاہ شجاع میری زبان پر آیا امید ہے کہ قدم اوسکا اوپر مجھ اور باپ اوسکے کے مبارک ہووے بارہوین[۱۲] تاریخ کو ایک قبضہ مرصع اور
ایک زنجیر فیل راول کلیان جیسلیری کو مرحمت کیا مینے بیچ انھین دنون کے خبر انتقال ہوجانے خواص خان کے کہ جاگیر اوسکی
بیچ سرکار قنوج کے تھی پہنچی ایک ہاتھی واسطے کنور دیوان گجرات کے مرحمت کیا مینے بائیسوین[۲۲] اسی مہینے کو اور پانسو ذات اور
سوار راجہ مہاسنگہ کا اضافہ کیا مینے کہ چار ہزار ذاتی اور تین ہزار سوار ہین منصب علی خان تتاری کا کہ پہلے اس سے ساتھہ خطاب نصرت خانی
کے سرفراز ہوا تھا دو ہزار ذاتی اور پانسو سوار مقرر ہوے نیزہ بھی ایک مرحمت کیا واسطے نکلنے بعضے کارون کے خیال کیا تھا مینے کہ ایک مسہری
مشبکہ دار طلائی واسطے مرقد یعنی قبر منورہ خواجہ بزرگوار کے بناوین تاریخ ستائیسوین[۲۷] اس مہینے کو تمام پایا فرمایا مینے کہ لیجا کر وہان کٹہری کرین ایک
لاکھہ دس ہزار روپیہ مین تمام ہوئی تھی اور جو سرداری لشکر دکن کی جیسا کہ چاہتا تھا سلطان پرویز سے نہ ہوئی دل مین آیا کہ فرزند اقبالمند کو تعین کر
بابا خورم کو کہ نشانی رشد اور کاردانی کی احوال اوسکے سے ظاہر ہے سردار لشکر فیروزی اثر کا کر کے ساتھہ قوم خاص کے پیچھے سے اوسکے روانہ
ہوون تب اسواسطے پرویز کو فرمان لکھا کہ روانہ صوبہ الہ آباد کو ہو جو درمیان ملکون محروسہ کے واقع ہے بیچ ان دونون کے کہ ہم اس جگہ ہین بابت
حفاظت اور حراست آدمیون اوس ملک کے پیشوائی کرے تاریخ انتیسوین[۲۹] ماہ مذکور کو عرضداشت بہائی داس واقع نویس برہانپور کا پہنچا کہ
شاہزادہ تاریخ بیسوین کو ساتھہ خیریت اور خوشی کے شہر سے روانہ صوبہ مذکور کے ہوے پہلی تاریخ امرداد کو طرہ مرصع واسطے مرزا راجہ بھاو سنگہ
کے مرحمت کیا مینے اور ایک کشتی گیر ہاتھی مرحمت ہوا اٹھارہوین[۱۸] تاریخ کو چار راس گھوڑے راہوار کہ لشکر خان نے بھیجے تھے نذر سے گذرے
میر مغل اوپر حکومت سرکار سنبھل کے بسبب بدلے جانے سید عبدالوارث کے کہ بجاے خواص خان کے اوپر حکومت سرکار قنوج کے مقرر
ہوا تھا حاکم مقرر ہوا اور منصب اوسکا لائق خدمت مذکور کے پانسو ذاتی اور سوار کے مقرر ہوا اکیسوین[۲۱] تاریخ کو نذرانہ کلیان جیسلیری کا
نظر سے گذرا تین ہزار مہر اور نو راس گھوڑے اور پچیس مہار اونٹ اور ایک زنجیر ہاتھی تھا منصب قزلباش خان کا اصل و اضافہ سے
دو سو ذاتی اور ہزار سوار مقرر ہوا تیسوین[۳۰] کو شجاعت خان نے اجازت جاگیر کی پائی کہ جاکر کے سرانجام نوکر اور ولایت اپنی کا کر کے
بیچ جاے وعدہ مقررہ کے حاضر ہووے بیچ اسی سال کے بلکہ درمیل سال دسوین جلوس کے وبا عظیم یعنی بڑی بیچ بعض جایون ہندوستان
کے ظاہر ہوئی اور آغاز اس بلا کا پرگنات پنجاب سے ہوا رفتہ رفتہ بیچ شہر لاہور کے پہنچی اور بہت مخلوق مسلمانون اور ہندوون سے
اس بیماری مین تلف ہوئی پیچھے اس سے سرہند اور درمیان دوآب سے دہلی تک اور پرگنات اطراف تک پہنچی اور بہت گانون
اور پرگنے ویران کیے اندنون مین کم ہوا اور آدمیون عمر رسیدہ اور تواریخون گذشتہ سے ظاہر ہوا کہ ایسا مرض کسی زمانے مین دیکھا
سنا نہ گیا سبب اسکا حکما اور دانایان سے دریافت کیا گیا تو بعضون نے کہا کہ جو دو سال خشکی ہوئی ہے اور بارش نہ ہوئی اس سبب سے

ہی اور بعضون نے بیان کیا کہ یہ بسبب خشکی اور عفونت ہوا کے ہی بعضون نے اور تاویلین کین علم نزدیک اللہ رب العالمین کے ہے
فرمانبرداری برگردن جھکائی آدمی کیا کرے جو گردن نہ رکھے فرمان پر پانچوین تاریخ مہینے یوز کو پانچ ہزار روپے مدد خرچ کے طور پر پاس والدہ
میر میران کہ دختر شاہ اسمعیل ثانی کی تھی بابت سوداگرون کے یت عراق مین بھیجے گئے چھٹی تاریخ عرضداشت علیخان بخشی کا اور
واقعہ نویس احمد آباد شامل اوپر اس بات کے کہ عبداللہ خان بہادر فیروز جنگ بسبب اس بات کے کہ بعض مقدمات کردل وسکا نہین
چاہتا تھا کہ داخل واقعہ کرون مین اور خلاف مرضی اوسکی کے داخل واقعہ ہوئے مجھسے لڑائی کی اور آدمی میرے اوپر بھیجے اور مجھکو بیعزتی
کے ساتھ اپنے گھر لیجا کر چیپان چنین کی یہ بات مجکو بُری معلوم دی مینے چاہا کہ یکبارگی اوسکو نظر سے گرا کر ضائع معطل کرون آخرکار دلمین
آیا کہ دیانت خان کو احمد آباد بھیجا مینے تا یہ قضیہ اوسجگہ جاکر آدمیون بیغرض سے تحقیق کرے اگر یہ کار حقیقت مین سچ ہو تو عبداللہ خان کو
ہمراہ لیکر درگاہ پر حاضر ہووے اور نگہبانی احمد آباد کا ذمہ سردار خان بھائی اوسکے کا ہووے پہلے روانہ ہونے دیانت خان سے یہ خبر
خان فیروز جنگ کے پاس بھیجی وہ نہایت اضطراب اور بیقراری کے ساتھ اپنے آپ کو گنہگار قرار دیکر پیادہ پا روانہ درگاہ کا ہوا دیانت خان
راستے مین خان مذکور سے ملے اور اوسکو خراب حال سے دیکھا جو پیادگی راہ سے پیر زخمی ہوئے تھے سواری دیکر ہمراہ لیکر حاضر درگاہ
ہوا اور مقرب خان کہ خدمت گزاران قدیم اس درگاہ سے ہے زمانہ شاہزادگی سے درخواست صوبہ گجرات کی مجھسے کرتا ہی چو اس طرح کی
حرکت عبداللہ خان سے وقوع مین آئی دل مین آتا ہے کہ آرزو خدمتگار قدیم کی نکال کر اوسکو بجاے خان مذکور کے احمد آباد بھیجے
انھین دنون ساعت نیک اختیار کرکے سات منظور کرانے حکومت و صاحب صوبگی صوبہ مذکور کے اوسکو کار روائی ظاہری و باطنی کیا مینے
دسوین تاریخ اوپر منصب بہادر خان حاکم قندہار کے کہ چار ہزار ذات اور تین ہزار سوار تھا پانسو ذات کے زیادہ کیے گئے شوقی طنبورہ نواز
کے تئین کہ نادران روزگار سے ہی اور مضمون ہندی اور فارسی کو اس طرح بجاتا ہی کہ زنگ گویا دل سے تراشتا ہی ساتھ خطاب انند خانی کے مسرور
اور دلخوش کیا انند زبان ہندی مین خوشی اور راحت کو کہتے ہین دن ہونے انند کے بیچ ولایت ہندوستان کے آخر مہینے تیر کے سوا نہین
مقرب خان بیچ پرگنہ کرانہ کے کہ وطن آبا و اجداد اوسکے کا ہی اور باغات لگائے ہوئے انبہ کے زیادہ دنون تک یعنی دو مہینے زیادہ تک
محافظت کرکے گھر کے میوے کے ساتھ ہر روز بھیجا کرتا تھا چونکہ یہ بات ایک قسم کے تعجبات سے تھی لکھی گئی آٹھوین تاریخ کو گھوڑا عراقی نادری
لعل بے بہا نام واسطے سواری کے ہاتھ تشریف خدمتگار کے اوس فرزند کو بھیجا گیا صورت رانا اور کرن لڑکے اوسکے کی سنگ تراشون
تیز چنگک کو فرمایا تھا مینے کہ سنگ مرمر کے ساتھ قد اور اوس ترکیب کے کہ وہ رکھتے ہین تراشین بیچ اسی تاریخ کے صورت نے اتمام پایا اور
خیال مین آیا تو فرمایا مینے کہ آگرہ لیجا کر نیچے کے جھروکہ درشن مین بیچ باغ کے جاوین چھبیسوین تاریخ کو مجلس شمسی موافق قاعدہ مقررہ کے ملی
وزن اول چھ ہزار اور پانسو چودہ تولہ سونے کا ہوا اور بارہ وزن تک ہر وزن ساتھ ایک جنس کے ہوتا ہی چنانچہ وزن دوسرا پارہ کا اور
وزن تیسرا ابریشم کا چوتھا اقسام عطریات عنبر اور مشک سے صندل اور عود اور پان تک اسی طرح بارہ وزن تک تمام ہوتا ہی اور حیوانات
سے موافق شمار سالگذشتہ کے ایک بکرے نر اور ایک قطعہ مرغ یعنی ایک مرغ فقیرون اور درویشون کو اون جنسون کا روپیہ کل کہ ایک لاکھ
ہوتا ہی فقیرون اور محتاجون اور ارباب حاجت کو تقسیم کرین پانزدہ تنگ وہ لعل کہ مہابت خان نے عبداللہ خان سے خریدا تھا نظر سے گزرا
اچھا معلوم دیا اکیطرح سے لعل خوشنما ہی منصب خاصہ خان اعظم کا ساتھ ہزاری ذات کے مقرر ہوا اور حکم دیا گیا کہ کچہری ذات کے موافق اوسکی
جاگیر کے تنخواہ دیوین اور جو کچھ کہ منصب دیانت خان کے بیچ مین سے بسبب مقدمات گذشتہ کے کم ہوا تھا موافق عرض کرنے اعتماد الدولہ کے
سلامت ہوا اور عضد الدولہ کو کہ صوبہ دار ملک مالوہ کا کیا تھا رخصت کیا اور مہربانی سے ایک خلعت اور گھوڑا اوسکو مرحمت ہوا منصب راول
کلیان جیسلمیری کا دو ہزاری ذات اور ہزار سوار مقرر ہوا اور حکم ہوا کہ ولایت مذکور اوسکو تنخواہ کی جاگیر مین دیوین اور جو ساعت رخصت

بیچ اسی تاریخ کے تھی ایک گھوڑا اور ایک ہاتھی اور شمشیر مرصع اور کھپوہ اور خلعت پرم نرم خاصہ پاکر ساتھ خوشی تمام کے اپنی ولایت کو
رخصت ہوا اکتیسوین تاریخ مقرب خان احمد آباد کو رخصت ہوا اور منصب اوسکا پانچہزاری ذات اور ڈھائی ہزار سوار تھے پانچہزاری ذات
اور سوار قرار پایا اور خلعت خاصہ اور نادری بیچ تکمہ مروارید کے مرحمت ہوا اور دو راس گھوڑے طویلہ خاصہ سے اور ایک زنجیر ہاتھی خاصہ اور
ایک قبضہ تلوار مرصع کے اوسکو مرحمت ہوئی اور خوش ہوکر صوبہ کو روانہ ہوا گیارہوین تاریخ مہینے مہر کو جگت سنگہ پسر کور سنگہ وطن اپنے
سے آیا اور خدمت ملازمت حاصل کی سولوین تاریخ مرزا علی بیگ اکبر شاہی ولایت اودہ سے کہ وہ بیچ جاگیر اوسکی کے مقرر تھی آکر ملازمت حاصل
کی ہزار روپیہ نذر گذرانے اور ایک ہاتھی کہ ایک زمیندار کا تھا اور حکم ہوا تھا کہ اوس سے لے وہ لایا اکیسوین تاریخ کو نذرانہ قطب الملک حاکم
گولکنڈہ کا کہ شامل چند آلات مرصع کا تھا نظر سے گذرا اور منصب سید قاسم بارہ کا اصل اور اضافہ سے ہزاری ذات اور چھ سو سوار مقرر
ہوا جمعہ کی رات بائیسوین تاریخ کو مرزا علی بیگ کہ اکاشی برس کی عمر ہو گئی تھی مرگیا اس دولت پر کہ اچھی اچھی خدمتین اوس سے سرانجام
پائین پلہ منصب اوسکے کا رفتہ رفتہ چار ہزار تک پونچا جوان کریم الطبع سے ایسا تھا کہ فرزند اور نسل نہ رکھتا طبع نظمی بھی رکھتا تھا اوسکو
کہ زیارت کے واسطے روضہ منورہ حضرت خواجہ بزرگوار معین الدین کے گیا تھا احوال اوسکا متغیر ہوا اور وفات کی مینے اوسکو اوسی مقام متبرک
مین مدفون کر دیا اور مین جسوقت ایلچیون عادل خان بیجاپوری کو رخصت کرتا تھا تو سفارش کی تھی مینے کہ اگر ولایت مذکور مین کوئی شمشیرباز
نامی یا کشتی گیر نامی ہو عادل خان سے کہدین کہ ہمارے لیے بھیجے بعد ایک مدت کے ایلچی پھر آئے شیر علی نام مغل زادہ کہ بیجاپور کی سپاہ سے
تھا اور کشتی گیری اور ورزش مین کمال مہارت رکھتا تھا مع چند آدمیون شمشیرباز کے لائے شمشیرباز خود ظاہر ہوئے مگر شیر علی کو ساتھ اپنے
پہلوانون اور کشتی گیرون کے لڑایا کوئی مقابلہ نکر سکا خلعت اور ہزار روپیہ اور ایک ہاتھی اوسکو مرحمت ہوا کیونکہ بہت خوش ترکیب اور
زور آور ظاہر ہوا اوسکو بیچ ملازمت کے بلاکر پاس رکھا اور خطاب پہلوان پایہ تخت کا دیا منصب اور جاگیر دیکر رعایت تمام رکھی اور چودھوین
تاریخ دیانت خان کہ واسطے لینے عبداللہ خان فیروز جنگ کے مینے مقرر فرمایا تھا اوسکو حاضر لاکر ملازمت خدمت حاصل کی اور ایک سو
مہر نذر گذرانی بیچ اسی تاریخ کے راماس ولد راجہ راج سنگہ کو کہ امرائے راجپوت سے بیچ خدمت دکن کے وفات پائی تھی سات ہزار ذات اور
پانسو سوار کی سرفرازی پائی جو عبداللہ خان سے تقصیرات وقوع مین آئی تھی بابا خورم کو شفیع گناہون اپنے کا کیا تھا چھبیسوین تاریخ بالتماس
بابا خورم کے مینے حکم کورنش کا دیا از روی شرمندگی تمام کے ملازمت کی ایک سو مہر اور ایکہزار روپیہ نذر کا گذرانا جو پہلے آنے ایلچیون عادل خان
کے سے قرار یافتہ دل مین یون تھا کہ بابا خورم کو ہراول کرکے خود متوجہ دکن ہوون مین اور اس مہم کو کہ واسطے بعضے کارون کے بیچ تامل کے
پڑی ہی درستی ودن اسواسطے مینے حکم کیا تھا کہ مہم دنیاداران دکن کے تئین بغیر شاہزادہ سے دوسرا کوئی عرض نکرے بیچ اندنون کے
شاہزادہ ایلچیون کو ملازمت مین لایا اور عرائض گذرانی بعد وفات مرتضی خان سے راجہ مان اور اکثر سردار کمک خان مذکور کی درگاہ مین آئے
تھے بیچ اسی تاریخ کے راجہ مان کو موافق عرض کرنے اعتماد الدولہ کے واسطے ایک سردار کے لے آنے کے قلعہ کانگڑہ پر مقرر کیا مینے
اور ایک جماعت آدمیون کی ہمراہ اوسکے بھیجی اور ہر ایک کو موافق حالت اوسکے کے ساتھ انعام اور گھوڑے اور ہاتھی اور خلعت اور
زر کے دل خوش کیا اور رخصت دی پیچھے چند روز کے عبداللہ خان کہ بہت دل شکستہ ہو گیا تھا نیابت اوسکو دی اور حسب التماس
بابا خورم کے خنجر مرصع مرحمت کیا مینے اور حکم ہوا کہ منصب اوسکا بدستور برقرار ہو کر بیچ ملازمت فرزند مذکور کے تعینات خدمت دکن سے ہو
تاریخ ۲ ابان کو منصب وزیر خان کہ بیچ ملازمت بابا پرویز کے رہتا تھا دو ہزاری ذات اور ہزار سوار اصل و اضافہ سے حکم دیا چھٹی تاریخ
خسرو کو کہ اسیری سنگدلان واسطے محافظت اور خبرداری اوسکی کے مقرر تھا بسبب بعض خیالات آصف خان کو سونپ کر شال خاصہ اوسکو
مرحمت ہوا ساتوین ابان کو مطابق تیرھوین شوال کی محمد رضا بیگ نام ایک شخص کہ والی ایران نے بطریق سفارت کے بھیجا تھا ملازمت

حاصل کی اپچھے ادا کرنے رسمون کورنش اور سجدہ اور تسلیم کی اور خط پیش کیا اور جو گھوڑے اور تحفہ کہ لایا تھا نظر سے گذرانے وہ جو کچھ کہ لکھا اور کہلا بھیجا تھا تمام از روے دوستی اور صداقت کے تھا ایلچی کو اوسی تاریخ تاج مرصع اور خلعت مرحمت کیا بخشے اور جو کچھ کہ کتابت مین اظہار رقم دوستی اور محبت کا کیا تھا اچھا معلوم دیا کہ بجنسہ اوسکو کتابت کے داخل جہانگیر نامہ ہوتی ہے

نقل کتابت داراے ایران

تازگی گلستان اخلاص وعقیدت اور سیرابی بوستان اعتقاد وعبودیت کی بیچ نیایش اوس معبود کے موجود ہے کہ جسنے افسر دولت اقبال برگزیدگان عرصۂ فرمانروائی اور دیہیم سلطنت واجلال شہسواران میدان جہانگشائی کو جواہر توفیقات نامتناہی سے آراستہ کرکے ساتھ بدرقۂ توفیق کے طرف شاہراہ ترویج دین ودولت اور انتظام ملک وملت کے ہدایت کی اور جو وسعت آباد دل کو گنجایش شمہ کی مراتب ستایش اوسکے سے کہ لائق پرستش کے نہین ہے اسواسطے بہتر یہ ہے کہ پاے فکر کو طے کرنے اس راہ حیرت افزا سے جدا کرکے ہاتھ طلب شفاعت کا بیچ دامان مقدسہ حضرت سلطان رسل ہادی سبل سید الکل فی الکل علیہ الصلوۃ والسلام اور حضرت ائمہ ہدی کہ شفیعان روز جزا ہین خصوصاً شاہ اولیا سرور اصفیا علی مرتضی رحمہم اللہ تعالی کہ غواصان بحار کرامت یزدانی اور جوہریان دیار رحمت ربانی ہین مضبوط کرکے کچھ حقیقت نسبت معنوی اور قرب باطنی کے کہ پیش نہاد ہمت حقیقت شناسان دوربین اور آگاہ دلان حق گزین کی ہی جلوہ گاہ ظہور مین لاوے مرآت ضمیر انور اور آئینہ خاطر فیض گستر مین کہ نور حاصل کرنے والا انوار ولایت سے اور روشن شعلع ہدایت سے ہی مخفی اور محتجب نہ ہے کہ اس عالم مین کوئی شی محبت سے برتر نہین اور کوئی امر مثل الفت کے لائق نہین اسواسطے کہ انتظام اس عالم کون وفساد کا اوپر محبت اور الفت کے آیا ہی خوش وہ دل کہ قبول کرنے والا پرتو آفتاب محبت کا ہو کر جہان جان اور عالم ارواح کو ظلمت وحشت سے پاک کیا الحمد للہ کہ یہ شیوۂ رضیہ اور طریقۂ فرضیہ سلف از روے وراثت اور اکتساب کے درمیان ان دونون سلسلون عالی کے ثبوت پایا ہی اور شہرہ اتحاد اور آوازہ وداد کا مانند حرکت نسیم اور نور خورشید کے بسیط زمین مین مشہور وظاہر ہر نیکخواہ عاقبت اندیش اور حقیقت گزین وفاکیش کا ہوا ہی سو نظر اتحاد حقیقی اور الفت قدیمی کے کہ درمیان اس اخلاص شعار اور اوس برادر نامدار کے ہی محبت ویکجہتی نے اس مرتبہ استحکام پایا ہی کہ مصداق اس مصرعہ کا ہون مصرعہ اندر غلطم کہ من توام یا تو منی * اور توافق صوری ومعنوی اوس حد تک پونہچی ہی کہ دوئی اور جدائی کو درمیان ہمارے اور تمہارے دنیا اور عقبے مین گنجایش نہ ہی اس معنی کے ظہور سے گلزار دوستی نے سرسبزی پائی اور غنچۂ آرزو ایسا کھلا کہ بلبل جان مشتاق اور مرغ روح کثیر الاشتیاق کسیطرح اوسکے عہدۂ شکر سے باہر نہین آسکتا اب خواہش ضمیر محبت تاثیر کی یہ ہی کہ آج سے بعد ایک شخص طرزدانان بساط عزت سے ہمیشہ ہمنشین محفل انس کا ہوا کرے اور جو رفعت پناہ عزت دستگاہ محمد حسین چلپی کہ سبق ارادت اور اخلاص اس خاندان کو ساتھ نسبت خدمت اور اختصاص کو ساتھ اوس آستان رفعت نشان کے ملا ہوا رکھتا ہی اور ساتھ وفور عقل وکیاست کے موصوف اور طرز خدمت سلاطین سے واقف ہی اور اوضاع اوسکے پسندیدہ ہماری خاطر اشرف کے ہین اور پہلے اس طرف کے واسطے درستی اکثر مطلبے کامون کے کہ اون مین تاخیر واقع ہوئی مقرر ہوا تھا اور سوا اسکے بہت خدمتین اوس سے متعلق تھین سو اوسکو سزاوار اس کام کا جانکر بجہت مفقود ہونے تکلفات رسمیہ کے فیمابین سے ایسے شخص کو کہ مزاجدان اوس بادشاہ عالیجاہ کا ہی معین فرمایا ہے کہ جو کچھ ہی سرکار اس دوستدار بیریا کے ہو از قسم امتعہ اور اجناس سے اس ولایت کے تمہارے ملاخطے مین پیش کرے اور جس چیز کو کہ پسند خاطر اقدس تمہاری کا جانے وہ زیادہ اس طرف سے بھیجی جاوے اور بعد اسکے کہ اوس سے خدمتین حسب دلخواہ ظہور مین آوین اور خاطر شریف اوس سے خوشنود ہو سو اوس حال مین اگر توقف اوسکا وہان پر موافق مزاج اقدس کے ہو خدمت شریف مین رہنے دین اور اگر لائق خدمتگزاری کے جانین اوسکو واسطے فیصلہ مہمات کے اس ولایت مین مقرر فرماوین یا بجاے اوسکے اور کسی شخص کو

کہ لیاقت اس امر کی رکھتا ہو متعین کرین اور جو سفارش کہ تمنے درباب خریداری جواہر نفیسہ خصوصاً واسطے چند قطعہ لعل کے کہ اس سلطنت
مین تھے اور ایک اونمین کا بنام نامی آبا اور اجداد اوس والا دودمان مزین ہی اور بموجب وقف شرعی کے بیچ سرکار نجف اشرف کے
جگہ رکھتا تھا بیچ حق چلپی مذکور کے فرمائی تھی تو مجکو امید یہ تھی کہ جو کام متعلق اس سلطنت کے ہو از روی بے تکلفی اور یگانگی کے اوس سے
مجکو خبر کیجائے ہر چند تم مملکت ایران کو مختصر جانکر قابل رجوع اپنے کامون کے نہین جانتے ہو لیکن مین ایسی خدمتون کے ادا سے عہدہ برا ہو سکتا
ہون اون دونو لعلون مذکور کو بصلاح علما اور قضات کے سرکار نجف اشرف مین سے لیکر رکھا ہی اور وہ صندوقچہ کہ فرنگ سے میرے
واسطے لائے تھے اور لائق اسکے تھا کہ وہ لعل اوسمین رکھکر تمھارے واسطے بھیجا جاوے جب چلپی مذکور نے اوسکو تمھارے واسطے پسند
کیا تو مینے جانا کہ خاطر عاطر تمھاری عجیب و غریب چیزون کیطرف مائل ہی اسواسطے مینے اوستادان کاردان کو حکم دیا کہ اوسکو خوب صاف و
آراستہ کرین انشاء اللہ تعالی بعد درستی کے مع قطعات لعل خدمت عالی مین روانہ کرتا ہون اور جو خاطر محبت ذخائر میرے واسطے کھولنے
ابواب اتحاد کے متعلق ہی اور تمھاری طرف سے خوشبو اس التفات کی مشام محبت مین نہین آتی اسواسطے مینے اپنے ایک مخلص اور معتمد
قدیمی محمد رضا بیگ نامی کو کہ از طفلین سے آج تک میری ملازمت مین رہا ہے واسطے تحقیق اس معنی کے ملازمت عالی مین روانہ کرتا ہون
اور جو بعضی باتین اوس سے زبانی کہی ہین وہ اونکو ہنگام خلوت مین عرض کریگا اور سعادت آثار اخلاص شعار محمد قاسم بیگ برادر
چلپی مذکور کو کہ ملازم میرا ہے واسطے درستی بعضے امور کے بھیجا ہے امید ہی کہ برخلاف گذشتہ کے بالکل رفع حجاب جدائی فرماکر جو چیزین
کہ پسند تمھاری خاطر اشرف کی ہون بی تکلف واسطے پوہنچانے اونکے اشارہ فرماتے رہو اور ان دونون شخصونکو جلد رخصت
فرماکر مکنونات ضمیر بی ہمال اپنے سے خوشحال کرو ہمیشہ تائیدات ربانی او توفیقات سبحانی قرین ایام دولت قاہرہ اور رفیق روزگار خلافت مآثر
تمھارے کی ہوجیو فقط

تمام شد نامہ شاہ عباس

یکشنبہ کو اٹھارہوین شوال کی پیش خیمہ فرزند بابا خورم کا واسطے تسخیر دکن کے اجمیر سے نکلا کہ فرزند مذکور بطور ہراول کے آگے چلے من بعد
رایات اجلال اوسطرف متوجہ ہون اور دوشنبہ کو اونیسوین تاریخ دولت خانہ شاہی بھی اوسطرف روانہ ہوا اور منصب راجہ سورج مل کا
کہ ہمراہی شہزادے مین مقرر ہوا تھا مع اصل و اضافہ دو ہزاری ذات و سوار کا مقرر ہوا اور شب نوزدہم آبان کو کہ مین سعادت معہودہ
غسلخانہ مین تھا اور بعض امرا اور چند خدمتگار حاضر خدمت تھے اور حسب اتفاق سے محمد رضا بیگ ایلچی دارای ایران بھی وہان حاضر
تھا ایک الو بعد گذرنے چھ گھڑی رات کے آکر اوپر منڈیر کوٹھے کے بیٹھا اور بہت کم نظر آتا تھا چنانچہ اکثر آدمی اوسکے معلوم کرنے سے
عاجز تھے مینے بندوق منگواکر اوسطرف کہ اوسکو دیکھتے تھے سر کی تو گولی اوسکے لگی ٹکڑے ٹکڑے ہوگیا حاضرین متعجب ہوگئے اور
لب سب نے ساتھ تحسین و آفرین کے کھولا پھر اسی رات کو قاصدان بھائی عباس سے کچھ باتین دریافت کی گئین یہانتک
کہ نوبت بیچ سخن قتل صفی مرزا کے آئی مینے پوچھا کہ مدت سے یہ بات دل مین تھی بیان کرو کہا اونھون نے کہ اگر قتل اوسکا اوسی روز ظہور مین
نہ آتا تو البتہ وہ قصد شاہ کا کرتا جب ثابت بادشاہ کو معلوم ہوئی مروا دیا منصب مرزا حسن اور مرزا رستم کا بیچ انھین دونون کے اصل و اضافہ
سے ہزاری ذات اور تین سو سوار کا مشخص ہوا اور منصب معتمد خان کا کہ اوپر خدمت بخشیگری اوس لشکر کے ہمراہ بابا خورم کے کیا تھا
معین تھا ہزاری ذات اور ڈھائی سو سوار کا قرار پایا جمعہ کو بیسوین تاریخ ساعت رخصت بابا خورم کی ہوئی آخری ساعت اوس روز
کو بیچ دیوانخانہ کے آدمیون خاص اور عام اپنے کو مسلح اور مکمل سوار اندر دروازے کے لاکر نظر سے گذرانی اون عنایات ظاہری
سے کہ ساتھ فرزند مذکور کے واقع ہوئی خطاب شاہی ہوا جزو اسم اوسکے کا کیا اور فرمایا گیا کہ اوسکے تئین مجھسے بعد سلطان خورم کہا
کرتے ہین اور خلعت اور چارقب مرصع کہ گرد موتی کے ہوئے تھے اور ایک گھوڑا عراقی مع زین مرصع اور ایک گھوڑا ترکی اور ایک ہاتھی

خطاب شاہی بشہزادہ جہان

خاصہ بنسی لال نام اور ایک رتھ طرز انگریزی کہ اوس پر بیٹھکر متوجہ ہوا اور شمشیر مرصع بار پرتلہ خاصگی اون کو بیچ فتح گیری قلعہ احمدنگر کے ہاتھ لگے تھے اور پرتلہ بہت نامی اور مشہور ہے اور خنجر مرصع اوسکو مرحمت ہوے ساتھ لیاقت تمام متوجہ ہوا امید کرم واجب تعالےٰ سے وہ ہے کہ بیچ اس خدمت کے سرخرو ہوے اور ہر ایک امیرون اور منصبدارون کو بقدر مراتب اونکے کے گھوڑا اور خلعت مرحمت ہوا شمشیر خاصہ اپنی کمر سے کھولکر عبداللہ خان فیروز جنگ کو مرحمت کی مینے جو دیانت خان ہمراہ شاہزادے کے تعین کیا تھا خدمت عرض مکرر خواجہ قاسم قلیچ خانی کو مرحمت فرمائی پہلے اس سے چند اوپر خزانہ سرکاری کے گرکر خزانے مین اسی روپیے لے گئے تھے گرد چبوترہ کوتوالی کے تھا پیچھے چند روز کے چند آدمی اون مین سے ہاتھ مع سردار اونکے کہ نول نام رکھتا تھا آئے اور ٹکڑہ ٹکڑہ اوس زر سے بھی ظاہر ہوا جو دل مین آیا کہ اونھون نے اگر قسم کی دلیری کی ہے انکو سیاست عظیم مین بھیجا چاہیے ہر ایک اک سیاست خاص مین بھیجا مگر نول کہ سردار انکا تھا فرمایا مینے کہ نیچے پیر ہاتھی کے ڈالدو اوسنے کہا اگر حکم ہووے ہاتھی سے لڑتا ہون مین نے کہا ایسے ہی ہوا ایک ہاتھی بدمست منگواکر مقرر کیا بلکہ تلوار ہاتھ اوسکے مین دیکر ہاتھی کے روبرو کیا چند مرتبہ ہاتھی نے اوسکو گرایا مگر وہ متہور بیباک باوصف دیکھنے سیاست کے برادران اوسکے پر گذرے قائم حواس رہا اور جگہ سے نہ ہلا ولیسی طرح مردانہ اور دلیرانہ خنجر ہاتھی کے سونڈ مین پہنچاوے اور ایسا کیا کہ ہاتھی حملہ کرنے سے اوسکی طرف ہٹ رہا جب یہ حال دیکھا مینے فرمایا کہ دلیری اور مردانگی اوسکے سے خبردار ہو تھوڑی سی دیر کے بعد بمقتضائے بدذاتی اور دون طبق ہوے جگہ اور مقام اپنے کی یاد کرکے بھاگا یہ بات مکرر بری معلوم ہوئی جاگیرداروں سے کہدیا کہ اوسکو ڈھونڈکر لاؤ اتفاق سے دوسرے مرتبہ بھی گرفتار ہوگیا ابکی حکم دیا مینے کہ اوس ناسپاس قہر ناشناس کو حلق سے کھینچین مضمون کہا ہوا شیخ سعدی شیرازی رحمۃ اللہ کا مطابق حال اوسکے کے آیا مصرعہ عاقبت بھیڑیے کا بچہ بھیڑیا ہوتا ہے + اگرچہ ساتھ آدمی کے پرورش پائے ہو + دن شنبہ غرہ ذیقعدہ کو مطابق اکیسوین ماہ ابان کی تیں پہلے اوسکے پانچ گھڑی دن گذرا بخیریت اور ساتھ قصد درست کے اجمیر سے اوپر رتھ فرنگی کے جہاز گھوڑے جوتے جاتے تھے سوار ہوکر آیا مین اور حکم دیا مینے کہ اکثر امرا رتھ پر سوار ہوکر ہمراہ میرے ہون اور قریب چشمے کے آفتاب اور پاو کوس کم دو کوس باقی دیورائے گانون مین اوترا مین ہنود کہتے ہین کہ اگر طرف شرق کے بادشاہ یا کوئی بزرگ جاوے اور ارادہ ملک لینے کے تو ہاتھی دندان دار پر سوار ہووے اگر مغرب کیطرف جاوے اوپر گھوڑے یکرنگ کے سوار ہووے اور اگر شمال کیطرف اوپر پالکی اور سنگاسن کے اگر جنوب کو جاوے اوپر رتھ کے سوار ہو کہ عالم ارابہ ہے اور بہل کے سوار کرتے ہین تین برس پانچ دن کم اجمیر مین توقف کیا آبادی اجمیر کہ جگہ مقبرہ قبر کی خواجہ بزرگ اور خواجہ حضرت معین الدین چشتی سنجری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی ہے اقلیم دوسری سے جانتے ہین ہوا اوسکی اعتدال پر ہے شرق اوسکا دارالخلافت آگرہ ہے شمال قصابات دہلی جنوب اوسکا صوبہ گجرات ہے اور مغرب اوسکا ملتان اور دیپالپور گرد اس ولایت کی تمام ریگستان ہے آب دشواری سے زمین سے نکلتا ہے مدار اوسکی کھیتی کا باران پر ہے جاڑہ معتدل تمام ہوتا ہے اور گرمی اوسکی آگرہ سے ملائم تر ہے اس صوبے سے چھیاسی ہزار سوار اور تین لاکھ چار ہزار پیادہ راجپوت وقت لڑائی کے نکلتے ہین اس آبادی مین دو تال کلان واقع ہین ایک کو بیسل تال اور دوسرے کو رتن ساگر کہتے ہین بیسل تال خراب ہے اور بند اوسکا کھلا ہوا اون دنون مین حکم کیا مینے کہ اوسکو بند کردو اور رانا ساگر کو بہنے دو کسواسطے کہ رایات اقبال کا نزول چند مدت سے اسپر ہوا یہ راج رہے تال مذکور ڈیڑھ کوس اور پانچ طناب ہے ایام قیام کے نو مرتبہ زیارت روضہ منورہ مقدسہ حضرت خواجہ خواجگان بزرگوار جناب معین الدین چشتی سنجری رحمۃ اللہ علیہ وارکی مینے اور پندرہ مرتبہ اوپر تال پھکر کو گیا اور آٹھ مرتبہ چشمہ نور کے دیکھنے کو گیا پچاس مرتبہ شیر کے شکار کو گیا مین پندرہ شیر اور ایک چیتہ اور ایک سیہ گوش اور ترپن نیلگاو اور تینتیس گوزن یعنی بارہ سنگھے اور نوسے ہرن اور اسی تکو لینے بد جانور اور تین سو چالیس مرغابی شکار کیا مینے گانون دیورائے مین نیات مقام ہوے اس جگہ سے پنج نیل گائے بارہ مرغابی شکار کیا ۹ ۲ کو دیورائے سے کوچ کیا اور گانون داسہ والے کہ دیورائے سے پونے تین

کوس تھے نزول اجلال فرمایا ایک ہاتھی آج کے دن مقیم خان کو مرحمت کیا مینے دوسرے دن اس گانون مین اتفاق گذرنے کا ہوا ایک نیلگاو
اور شکار کی اور دو دست واسطے شہزادہ خورم کے بھیجے مینے تیسوین تاریخ مہینے آذر کو گانون مذکور سے کوچ ہوا بیچ گانون مادہان
کہ سوا دو کوس تھا نزول اجلال فرمایا درمیان راستے کے چھ قطعہ مرغابی وغیرہ شکار ہوئے چوتھی تاریخ ڈیڑہ کوس نہین چلے تھے
نواح رام سر کہ تعلق نورجہان بیگم دارد محل نزول جاہ اور جلال کی ہوئی آٹھہ فراونک یہان اسجگہ ٹھہرے ایک میر ترک کو خدمت کار خان
سے سات ہدایت اللہ خان کے فرمایا مینے پانچوین دن سات ہرن اور ایک کلنگ اور پندرہ مچھلی شکار ہوئے دوسرے دن جگت سنگہ ولد
کنور کرن گھوڑا اور خلعت پا کر کے روانہ وطن اپنے کو ہوا سات کیشوداس لالہ کو بھی گھوڑا مرحمت ہوا ایک زنجیر ہاتھی الہ داد خان افغان کو عنایت
ہوا بیچ اسی دن کے ایک بارہ سنگہ اور تین ہرن اور سات مچھلی و دو مرغابی شکار کی خبر فوت ہونے راجہ سیا ہسنگہ کہ تعینات لشکر بنگش سے تھا
بھی انھین دونون مین سنی گئی اور ساتوین کو تین ہرن اور پانچ مرغابی او قشقلداغ شکار کیا دن جمعرات اور شب جمعہ کو جو رام سر جاگیر بیگم
کے تھا جشن اور صورت مہمانداری کی اور جو کچھ آلات مرصع اور اسباب نفیسہ از ہر جنس اور ہر شے سے نذرانہ نظر سے گذرا اور رات
کے وقت تالابون مین روشنی کرائی گئی فی الجملہ مجلس سات ترتیب شایستہ کے ہوئی آخر دن جمعرات کو امیر دن کو بلا کر بھی اکثر کو حکم
پیالہ کا دیا گیا بیچ سفرون خشکی کے بھی ہمیشہ کشتی ساتھہ رہتی ہے تا کہ ملاح اوسکو کھینچتے رہین اور کشتی پر سوار ہوکر متوجہ شکار مجلس کا ہون
ایک کشتی پر سوار ہوکر شکار مچھلی کے گیا مع ہمراہیان تھوڑی سی دیر مین اڑتالیس مچھلی کلان جال مین آئین کہ نصف اوسمین سے قسم روہو
کیسی تھی رات کے وقت اپنی حضوری کے نوکرون کو تقسیم کی مینے واقع تاریخ تیرہوین رام سر سے کوچ ہوا چار کوس تک شکار کرتے
ہوئے گانون بلودہ مین پونہچا دوسرے دن مقام کیا سولوین تاریخ کو سوا تین کوس چلکر موضع نہال محل مین نزول اجلال کیا اٹھارہوین کو
کوچ ہوا راستہ سوا دو کوس قطع ہوا آج کے دن ایک ہاتھی محمد رضا بیگ ایلچی دارای ایران کو عنایت ہوا مقام جہونسہ مین گیا دن بیسوین کو
کوچ کر کے دیو گانون مین منزل کی تین کوس کا راستہ شکار کرتے ہوئے طے ہوا اس منزل مین مقام رہا پچھلے دن سے ارادہ شکار کے
سے سوار ہوا اس منزل مین ایک امر عجیب دیکھا گیا پہلے اس سے کہ ہم وہان پونہچین خواجہ سرا کنارے تال پر جو گیا کہ اس گانون مین
واقع ہے دو بچے سارس کے قسم کلنگ سے کہ جانور ہی پکڑ لیے تھے رات کے وقت کہ وہان مورد لشکر اقبال ہوا دو قاز کلان گرد غلغا ہکے
فریاد کرتے ہوئے پھرنے لگے کہ اوپر کنارے اس تال کے غسلخانہ کھڑا تھا جیسا کہ کسی نے اونپر ظلم کیا ہو نفس الامر مظلومانہ فریاد کرتے تھے
اور بلا وحشت اور دہشت سامنے آئے دل مین آیا کہ البتہ انپر کسی نے ظلم کیا ہے چنانچہ دریافت کیا گیا تو حقیقت مین خواجہ سرا
نے دو بچے پکڑ لیے تھے لا کر نظر مین گذرانے جو قازون نے آواز بچون کی سنی بیتابانہ اپنے بچون کے سر پر گرین اور جو کہ لائی تھین اور
قسم قسم کی غمخواری کرتی تھین آخر کار اون بچون کو پرون مین لیکر اڑتی ہوئی شوق سے طرف آستانہ کے متوجہ ہوئین تیسوین کو کوچ
کر کے پونے چار کوس طے کیے اور گانون بھاسو مین پونہچے کا دن اسجگہ مقام ہوا ہر روز شکار کو جاتے تھے چھبیسوین کو کوچ ہوا موضع
کاکل مین بعد قطع ہونے دو کوس کے پونہچے اور ستائیسوین کو منصب بدیع الزمان ولد مرزا شاہرخ از اصل و اضافہ کے ڈیڑہ ہزار
ذات اور ساڑھے چھ سات سو سوار مقرر ہوئے اونتیسوین کو کوچ ہوا پونے تین کوس قطع کر کے موضع لاسہ مین مقام ہوا یہ دن موافق
عید قربان کے گذنا فرمایا لوازمات اوسکے لادین دن روانہ ہونے اجمیر سے آجتک کہ تیسری تاریخ ماہ آذر کی ہے سرسٹھہ نیل گاو
اور ہرن وغیرہ اور سینتیس قطعہ مرغابی اور سوا اسکے شکار ہوا تھا دوسرے کو اس جنگی کو لاسہ سے کوچ ہوا تین کوس اور دس
جریب شکار کرتے ہوئے قطع کیا گرد نواح کانگڑہ کے جا کر منزل اور مقام ہوا چوتھی تاریخ کو کوچ ہوا سوا تین کوس چلے موضع سوترہ
مین منزل ہوئی چھٹی تاریخ ساڑھے چار کوس چلکر موضع پردار مین نزول ہوا ساتوین کو مقام تھا پچاس مرغابی اور چودہ قشقلداغ

شکار ہوا دوسرے دن بھی مقام رہا اس دن ستائیس مرغابی شکار کیا نوین دن کوچ ہوا ۸ ۔ ۵ چار کوس جاکر شکار کرتے ہوے منزل
خوشی تال پر جاکر اوترے اس منزل مین عرضداشت معتمد خان کی آئی کہ جو گرد ولایت رانا محل سکے نزول شاہ خورم ہوا آوازہ اوسکا سنکر
سے خوف کھا کر اودے پور آکر کہ سرحد منزل جاگیر اوسکے کی تھی ملازمت حاصل کی اور تمام شرطین اور آداب بجا لایا کوئی دقیقہ فروگذاشت
نہین کیا شاہ خورم نے رعایت اوسکی کرکے خلعت چار قب اور شمشیر مرصع اور کپہوہ مرصع اور گھوڑا عراقی اور ترکی اور ہاتھی دیکر اوسکو خوشدل
کیا اور عزت کے ساتھ رخصت کیا اور فرزندون اور نزدیکون اوسکے کو بھی نوازا اور نذرانہ اوسکے سے کہ پانچ زنجیر ہاتھی اور ستائیس ۲۷
گھوڑے اور خوانچے بھرے ہوے جواہرات کے اور مرصع آلات کے تھے تین گھوڑے لیکر سب اوسکو واپس کر دیے اور قرار پایا کہ
لڑکا اوسکا کرن بیچ اس مہم کے ساتھ ہزار اور پانسو سوار کے ساتھ بابا خورم کے رہے دسوین تاریخ کو لڑکے راجہ مہا سنگہ کے اپنے
وطن کی جاگیر سے آکر بیچ گروہ رنتھنبور کے ملازمت حاصل کی اور ستہ زنجیر فیل اور نو گھوڑے نذر گذرانے اور ہر ایک نے لائق اپنے حال
کے سرفرازی پائی جو نیچے قلعہ مذکور محل صدور رایات جلال کا ہوا قیدیون کو جو اوسمین قید تھے چند ایک کو رہا کیا مینے بیچ اسجگہ کے
دو دن مقام رہا اور ہر روز شکار کو جاتا تھا اور آٹھ قطعہ مرغابی اور قشقلداغ شکار ہوا بارہوین تاریخ کو کوچ کرکے بعد طے ہونے چار کوس
کے موضع کوئلہ مین نزول رایات اقبال کا ہوا درمیان راہ چودہ مرغابی اور ایک ہرن شکار کیا مینے چودہوین تاریخ پونے چار کوس
قطع کرکے گروہ موضع الکثورہ کے منزل ہوئی اور یکراس نیل گاو اور بارہ قطعہ گرد انگ وغیرہ اثنا راہ مین شکار ہوے بیچ اسی تاریخ کے آغا
فاضل کہ بیچ نیابت اعتماد الدولہ کے بیچ حکومت لاہور کے معین ہے بخطاب فاضل خانی کے سربلند ہوا بیچ اس منزل کے دولتخانہ ہمایون
کو اوپر کنارے ایسے ایک تالاب کے کھڑا کیا تھا کہ نہایت صفائی اور لطافت رکھتا تھا اسیواسطے دوسرے دن اس منزل مین مقام
رہا آخر ناسے روز کو شکار مرغابی کیطرف توجہ کرکے مینے پسر چھوٹا مہابت خان بہرہ ورنام بیچ اس منزل کے قلعہ رنتھنبور سے آکر ملازمت
حاصل کرکے دو زنجیر ہاتھی لایا تھا دونون داخل قیدیون خاصہ مین ہوگئے صفی بیٹا امانت کے تئین ساتھہ خطاب خانی اور اضافہ سے
سرفراز کرکے بخشی اور واقعہ بخشی اور واقعہ نویس صوبہ گجرات کا کیا مینے ساتوین تاریخ ساڑھے چار کوس قطع کرکے محل پر منزل ہوئی بیچ
دن مقام کے ایک قطعہ مرغابی اور تینتیس تیتر شکار کیے بولشکر خان کو بسبب ناسازگاری ہوجانے اوسکے کے خان دوران سے
طلب کیا تھا اس منزل سے عابد خان کو بجاے اوسکے اوپر خدمت بخشیگری اور واقع نویسی کے مقرر کیا گیا اونیسوین ۱۹ تاریخ کو کوچ ہوا
سوا دو کوس چلکر متصل نواح کوراکہ کے کہ اوپر کنارہ دریای چنبل کے واقع ہے منزل کے بسبب خوبی جگہ اور لطافت آب و ہوا کے تین دن
تک توقف رہا ہر روز کشتی مین سوار ہوکر کے شکار مرغابی کے واسطے اور سیر اور گشت دریای مذکور کے بائیسوین ۲۲ تاریخ کوچ کرکے
شکار کھیلتے ہوے ساڑھے چار کوس کے اوپر موضع سلطانپور اور چیلہ ملہ مین آوترنا ہوا مقام والے دن میران صدر جہان کو پانچ ہزار
روپیہ دیکر اوسکو اوسکی جگہ کہ جاگیر مقررہ تھی روانہ کیا اور ہزار روپیہ اور شیخ پیر کو مرحمت ہوے چھبیسوین تاریخ کو کوچ کرکے ساڑھے تین کوس
طے کرتے ہوے اور شکار کھیلتے ہوے موضع مانپور مین محل نزول ہوا ضابطہ کے واسطے ایک مقام اور ایک کوچ مقرر رکھا تھا انتیسوین
دن کوچ فرمایا چار کوس اور ایک ربع چلکر شکار کرتے ہوے موضع اودہ مین منزل کی اس منزل مین دو روز ٹھہرنا پڑا بیچ اسی مہینے کے
کے چار سو سولہ جانورون کا شکار کھیلا ستانوے تیتر اور اکیسو بانوے ۱۹۲ قشقلداغ اور ایک سارس اور سات قطعہ گرد انگ اور اکیسو ۱۰۱
اٹھارہ مرغابی اور ایک خرگوش غرہ بہمن موافق بارہوین ۱۲ محرم ۱۰۲۶ سنہ کو با محل کشتیون مین بیٹھکر متوجہ آگے کی منزل کا ہوا ایک
گھڑی دن باقی رہنے سے بیچ حوالی رو پا بھیرہ مین کہ محل اقامت کا تھا پونہچے چار کوس اور پندرہ جریب رستہ قطع کیا اور پانچ
تیتر مارے اور بیچ انھین دنون کے اکیس آدمیون امیرون مقیتان دکن سے جو تھے خلعت زمستانی بیچ ہاتھہ گنجینہ سکے

بھیجا گیا اور کہا گیا کہ دس ہزار روپیہ امرا نکو ہے سے شکرانہ خلعت میں لیوے یہ منزل نہایت طراوت بخش تھی تیسرے روز کوچ ہوا موافق قاعدہ
دوسرے دن سے کشتی پر سوار ہو کر سوا دو کوس درمیان قطع کرکے موضع کاگھا مین محل نزول اجلال ہوا درمیان رستہ کے شکار کرتے
ہوئے مین آتا تھا کہ ایک تیتر سامنے اوڑا اور جا کر ایک بوتہ مین گر گیا ہر چند اوسکی تفحص ہوئی لیکن اوسکا نشان بھی نملا آخرکار ایک قراول کو
حکم دیا کہ وہ تلاش کرکے اوسکی لاوے اور مین آگے بڑھا اس عرصے مین ایک تیتر اور اوڑا اوسکو مینے بازگیر کیطرف گرایا آسی درمیان
مین وہ قراول آیا اور وہ تیتر نظر سے لا گذرانا حکم دیا کہ اسکو لیجا کر خورش باز کا کراؤ اور ایک اور تیتر ہمنے پکڑوایا ہے وہ تیار بھی ہے وہ نگاہ
رکھا جاوے جو وقت پہونچے اس حکم کے میر شکار نے اوسکو باز کو کھلایا تھا تھوڑے سے عرصے مین قراول نے معروض کی کہ اگر تیتر کو ذبح
نکرونگا تو یہ مرجاویگا حکم دیا گیا اگر ایسا ہی ذبح کرین جو تلوار اوسکے گلے پر رکھی تھوڑی دیر مین تلوار کے نیچے سے نکلکر ہاتھ مین سے اوڑ گیا
پیچھے اس کے کشتی سے مین گھوڑے پر سوار ہوا ایک چڑیا ہوا کے آسیب سے جان بچاتے ہوئے بھاگنے پر اپنے آپ کو کہ نہ روک سکتی تھی
لگ کر مرگئی اوسیوقت ہلاک ہوگئی کہ وہ بھالا ایک قراول جلوس مین لیے ہوئے چلتا تھا اس حسرت افزا بات اور نیرنگی زمانہ کی سے
تعجب کیا مینے کہ وہان تو تیتر اجل رسیدہ خلاص ہو جاوے اور یہان چڑیا طیران پنجۂ اجل مین گرفتار ہو جاوے سچ ہے اگر تلوار عالم جنبش
کرے ایک رگ بغیر حکم خدا کے نہین کٹ سکتی امیران کابل کو بھی خلعت زمستانی ہاتھ قراولیاول کے بھیجا گیا بسبب طراوت خوبی ہوا
کے اس منزل مین بھی مقام کیا اندنون خبر فوت ہو جانے یادعلی خان کے کابل سے آئی لڑکون اوسکے کو ساتھ مناصب کے سرفراز کیا
اور منصب رای شنکر کے موافق التماس ابراہیم خان فیروز جنگ کے پانسو ذات کے اور ہزار سوار زیادہ کیا گیا چھبیسوین تاریخ کو کوچ ہوا ساڑھے
چار کوس دہ سے گھاٹی چاندا مشہور ہے گذر کر موضع امہار مین نزول اجلال ہوا نہایت سبز اور اچھے درخت تر و تازہ نظر مین آئے یہ منزل
کنارہ صوبہ اجمیر کا ہی جو اسی کوس رستہ قطع ہوا یہ منزل بھی الحمد للہ خوب ہی نور جہان بیگم نے اسجگہ آگے قرشہ بندوق سے مارا کہ آجتک ویسا کلان
اور نیرنگ دیکھا نہ گیا تھا فرمایا میرے نزدیک وزن کیا تو نو سے تولہ پانچ ماشہ وزن میں یا نکلا موضع مذکور ابتدای ولایت مالوہ سے مالوہ ولایت دوسری سے
ہی درازی اس صوبہ کی اخیر ولایت سے تا ولایت بانسوالہ دو سو بیتالیس کوس ہوتے ہین عرض اسکا پرگنہ چندیری سے تا پرگنہ نربدہ دو سو
تینتیس کوس ہے شرقی اوسکی ولایت باندھو ہی اور شمالی قلعہ نرور ہے اور جنوبی ولایت بگلانہ غربی ہے صوبہ گجرات اور اجمیر سبب ولایت پر آب ہے
اور خوش ہوا پانچ دریا سوائے نہرون اور ندیون کے اوس مین جاری ہین گوداوری اور بھیما اور کالی سندا اور تیرا اور نربدہ اور ہوا اوسکی
معتدل ہے زمین اس ولایت کی بہ نسبت طرفون یار کے بلند ہے بیچ قصبہ دھار کے کہ جگہون معتبرہ مالوہ سے ہے انگور کے پیڑ ہین سال مین دو مرتبہ
انگور لگتے ہین بیچ اول حوت اور بیچ ابتدا اسد کے یعنی جس زمانے مین کہ آفتاب حوت مین آتا ہے اور جس زمانے مین کہ آفتاب اسد مین آتا ہے
حوت مین انگور شیرین پیدا ہوتا ہے زمیندار اور پیشہ ور بے ہتھیار کے نہین رہتے اور چار کرور اور سات لاکھ دام جمع اس ملک کا ہوتا ہے کار کے
وقت نو ہزار اور تین سو اور چند سوار اور چار لاکھ ستر ہزار تین سو پیادہ مع ایک زنجیر فیل کے نکلتے ہین اس ولایت سے آٹھوین تاریخ کو دو
کوس اور دو و نصف یاو منزل طے کرکے خیرآباد منزل مقام ہوا رستہ مین چودہ تیتر اور تین کروانگ شکار ہوا اور تین کوس کرتے ہوئے
موضع سندھارا مین پہونچے گیارہوین کو مقام تھا باقی دن سے سوار ہو کر شکار کو گیا نیلگاے ماری بارہوین تاریخ کو بعد قطع کرنے سوا چار کوس
کے گانون کھیاری مین منزل ہوئی انھین دنون مین رانا امر سنگھ نے چند سبد انجیر بھیجے تھے خوش مزہ تھے یہانتک کہ بند کم انجیرون سے
خوش مزہ تھے کہ انجیر ہندوستان کا اوس مزے کو پہونچا تھا مگر تھوڑے کھاے زیادہ کھانا نقصان رکھتا ہے چوتھی تاریخ کو کوچ ہوا پونے
پانچ کوس رستہ قطع کرکے گانون ملیلی مین جا ٹھہرنے کی ہوئی راجہ جاننا نے کہ زمینداروں معتبرہ اس گانون سے ہے وہ ہاتھی نذرانہ
کے بھیجے تو تقرری گذرے ہیچ اشتمال اسکے عمدہ بہت کارزیرے کیگر وہ ہرات کے واقع ہے لائے خان عالم نے بھی پچاس اونٹ بھیجے تھے مجمل اور

اس نہایت کے ساتھہ سالہا سال نہین لائے تھے کہ بیچ ایک خوان کے چند قسم کے میوے حاضر لائے کہ خربزہ کاریز کے اور خربزہ بدخشان
کے اور کابل کے اور انگور سمرقند اور بدخشان کے اور سیب سمرقند اور کشمیر اور کابل کے اور جلال آباد کے اور اناناس کہ اچھے میوون سے ہی مانند
اناناس آگرہ کے کہ پودہ اوسکے فرنگ مین خوب ہوتے ہین اور آگرہ مین کفایت کرے ہین ہر سال چند ہزار بیچ باغات آگرہ کے کہ متعلق ساتھہ
خالصہ شریفہ کے ہین پہل آتا ہی اور کیلہ خوبصورت اور اندام مین چہوٹا میوہ ہے اور مزہ اوسکا مانند شیرینی کے اور معموبہ بنگالہ کا خوب ہوتا ہی شکر اوس نعمت
کا کون زبان سے ادا کیا جاوے والد بزرگوار کو میوون سے بہت رغبت تھی خاصکر سات خربوزہ اور انگور اور انار کے اگر اونکے زمانے مین خربوزہ کاریز
کا اور انار یزد کا کہ معروف اور مشہور عالم ہے اور انگور سمرقند کا ہندستان مین نہین کوئی لایا تھا جبکہ یہ میوہ نظر مین آتے ہین تاسف آتا ہی
کہ کاش یہ میوہ اوس زمانے مین آتے تا اسکی لذت وہ معلوم کرتے [۱۵] پندرہوین تاریخ کو خبر فوت ہونے میر علی ولد فریدون خان برلاس کہ ایک
امیرزادون اس درگاہ سے تھا سنی [۱۶] سولہوین دن کوچ ہوا چار اور نصف پاؤ کوس چلکر قریب موضع گری کے اوترے رستہ کے درمیان مین قراول
خبر لائے کہ شیر بہت اس نواح مین ہین اوسکے شکار کو متوجہ ہوا مین اور ساتھہ سر ہونے ایک بندوق کے کار اوسکا تمام ہوا چونکہ دلاوری شیر ببر کی
مشہور ہی چاہا تھے کہ جہلیونکو اندر کی اوسکی دیکھون مین پیچھے نکالنے کے ظاہر ہوا کہ پتہ شیر ببر کا اندر جگر کے نکلا بخلاف اور دوسرے جانورون
کے دل مین سوچا کہ دلاوری شیر ببر کی اس سبب سے ہوتی ہوگی [۱۸] اٹھارہوین تاریخ کو بعد قطعہ کرنے دو کوس اور سہ نیم پاؤ کے موضع امریا مین مقام
ہوا [۱۹] اونیسوین تاریخ کو مقام قرار دیا گیا شکار کو متوجہ ہوا مین بعد طے کرنے فاصلہ دو کوس ایک جگہ نظر آئی نہایت صفا اور خوش وضع اور قریب
سو درختون کے درخت انبہ کے اوسمین اوگے ہوے اسقدر بڑے اور سبز تر کہ اور جگہ دیکھنے مین نہین آئے اور اس باغ مین ایک درخت اکرٹ کا
نظر پڑا فرمایا مینے کہ مساحت کرو بلندی اوسکی زمین سے سر شاخ تک ستر اور چار گز کی عرض اوسکا ساڑھے چوالیس گز کا طول اوسکا ایکسو ساڑھے
بچھتر گز کا ہوا غرائب تمام رکھتا تھا لکھا گیا بیسوین دن کوچ ہوا رستہ مین نیلگاو کو بندوق سے ماری [۲۱] اکیسوین دن مقام تھا دن رہے
سے شکار کو سوار ہوا بعد وہان سے سوٹینی کے اعتماد الدولہ کے گھر واسطے جشن خواجہ خضر کہ اوسکو خضری کہتے ہین آیا اور ایک پہر رات گئے
تک وہان رہا کھانا کھایا دولت سراے ہمایون کو لوٹا آجکے دن اعتماد الدولہ کو ساتھہ نسبت محرمیت کے نوازکر بیگمان حرم سراے سے کہدیا
کہ اوس سے منہ نہ چھپاوین بغیر پردہ نکرین اس عنایت والا کے ساتھہ اوسکو سرفراز کیا واقع تاریخ [۲۲] بائیسوین کو کوچ ہوا اور تین کوس اور نیم پاؤ
قطع راہ کرکے موضع بول کھری مین پونہچے رستہ کے بیچ مین دو نیلگاے مارین [۲۳] تیئسوین تیرکو کہ مقام تھا ایک نیلگاے بندوق سے ماری
[۲۴] چوبیسوین تاریخ بعد قطع کرنے تاریخ کو تیرکی قاسم گڈہ مین پونہچے رستہ مین ایک جانور سفید شکار ہوا کہ جیسا ہرن ہے جہ پیچ تھے اوسکے کل
چار سینگ رکھتا تھا دو سینگ سامنے گوشہ آنکہہ کے تھے اور دو انگشت بلند تھے اور دو سینگ گردن یعنی گدی کی طرف رکھتا تھا چار انگشت
بلند تھے اہل ہند اس جانور کو دودہاریہ کہتے ہین اور مشہور ہے کہ نر اوسکا چار سینگ اور مادہ بے سینگ ہوتی ہی اور اولیا ذکر ہوا کہ اس قسم کا
ہرن زہرہ نہین رکھتا ہی جو جہلی اندر کی اوسکی چیری گئی پتہ نکلا معلوم ہوا کہ غلط بات ہے [۲۵] پچیسوین دن کہ مقام تھا آخر دن سے شکار کو روانہ ہوا
ایک نیلگاو مادہ بندوق سے ماری مالجو بھتیجے قلیچ خان کو کہ اوپر منصب ہزار ذات اور ساڑھے سات سو سوار کے تھا صوبہ اودہ مین جاگیر رکھتا تھا
منصب دو ہزار ذات اور دو ہزار دو سو سوار کیا اور ساتھہ خطاب قلیچ خان کے سرفراز فرمایا کہ صوبہ بنگالہ پر تعین کیا [۲۶] چھبیسوین تاریخ کو کوچ ہوا سوا چار
کوس مساحت طے کرکے قاضیان پر کہ نواح اوجین مین ہے منزل کی اس منزل مین اونون کو کہ بہت آرہا تھا خیمہ اوپر کنارہ پانی کے
کہڑا کرایا گیا تھا پہاڑ ولد غزنین خان اس منزل مین سیاست کو پونہچا اس بے سعادت کو بعد میرے اسکے باپ کے نوازکر قلعہ اور ولایت جالور
کی جگہ اور مقام باپ دادا اوسکے کا تھا مرحمت کیا جو کہ کم عمر تھا ماں اوسکی بعضی برائیون سے مانع ہوتی تھی وہ روسیاہ کم بخت آیا چند
نوکر لیکر رات کو گھر مین اکر ماں حقیقی اپنی کو مارے تھا یہ تلوار میرے پاس آئی حکم دیا کہ اوسکو حاضر کرو بعد تحقیق و تصدیق کے بیاسا مین بہی

اس منزل مین چھوہارے کے درخت نظر پڑے کہ اندام اور وضع نئی طرح کی تھی دیگر اصل اس درخت کو کہ یہ ہی کہ ایک تنہ ہوتا ہی یہ جو گنجھا اوپر گیا
دو تنہ ہوگیا یعنے دو ٹکڑے بنے اور ایک شاخ دس گز کی اور فاصلہ دونون شاخون کا ساڑہے چار گز کا زمین سے اوپر تک کہ جہان پتے تھے ایک
طرف سے ایک شاخ بڑی سولہ گز اور ایکطرف سے شاخ ساڑہے پندرہ گز اور جسجگہ سے کہ شاخ اور پتے سبز ہوے درخت کی چوٹی تک بائیس گز اور
گرد اوسکا ڈھائی گز اور ایکپاؤ فرمایا کہ چبوترہ تین گز کا بلند گرد اوسکے طیار کرین بہت سیدھا اور موزون تھا مصورون کو کہا کہ مجالس جہانگیر نامہ
مین اوسکی تصویر بناؤ ستائیسوین تاریخ کوچ ہوا سو دو کوس چلے اور موضع ہندوال مین جاکر ٹھہرے درمیان راہ کے ایک نیل گاۓ شکار کی اٹھائیسوین
تاریخ دو کوس رستہ قطع کرکے کالیادہ مین منزل کی کالیادہ مین عمارتین بنا ہوئی ناصر الدین بن سلطان غیاث الدین بن سلطان محمود خلجی کے
زمانے کے ہین کہ حاکم مالوہ کا تھا یہ دونون حکومت اپنی کے نواح اوجین مین کہ شہرون مشہور اور معروف صوبہ مالوہ کے سے ہے بنوائے
کہتے ہین کہ گرمی مزاج مین اوسکے غالب ہوگئی تھی چنانچہ پانی مین بسر اوقات کرتا تھا یہ مکان دریا مین بنا کر نہرین اوسکی پانی کے درجے مین
دوڑائی ہین اور چھوٹے بڑے حوض لائق ہر مقام کے تیار کرے ہین بہت دلنشین اور فرحت افزا مقام ہی مشہور مکانون سے ہندستان کے اور پہلے
اس سے کہ وہان اوترون معمارونکو مینے حکم دیا کہ وہان جاکر اون مکانون کو صفا کرین پھر تین روز تک مین اوسی مقام دلکش مین رہا شجاعت خان نے
اپنی جاگیر سے آکر وہین ملازمت کی اوجین قدیم شہرون سے ہے اور ہنود کے ساتھ پرستش گاہون سے جو مشہور ہین ایک یہ شہر ہے اور راجہ بکرماجیت کہ جسنے
رصد افلاک اور ستارون کی ہندوستان مین بنائی ہی اس ملک کا حاکم تھا اب تک کہ مدت ایکہزار چھہ سو چھتر برس کی ہوئی وہ رصد موجود اور ہندستانی
منجم اوسی رصد سے احکام نکالتے ہین یہ شہر دریا کی سپرا کے کنارے پر آباد ہی اور ہندؤن کا یہ اعتقاد ہی کہ برس مین ایک بار اس دریا کا پانی دودہ
ہوجاتا ہی میرے والد کے وقت مین جب شیخ ابو الفضل کو واسطے درستی حالات میرے بھائی شاہ مراد کے دکن کو بھیجا تھا تو اوسنے یہان سے
عرضی لکھی تھی کہ بہت ہندو و مسلمانون نے گواہی دی ہی کہ میرے آنے سے چندروز پہلے ایک رات اسکا پانی دودہ ہوگیا تھا یہان تک کہ جن لوگون
نے اوس رات پانی اوسکا برتنون مین بھر لیا تھا پھر وہ برتن اونکے بھرے ہوے دودہ سے تھے چونکہ یہ بات مشہور عام تھی اسواسطے مینے حضور
کو اوس سے مطلع کیا لیکن میری عقل ہرگز قبول نہین کرتی کہ یہ بات سچ ہو واللہ اعلم بالصواب اور دوسری تاریخ اسفندار کی منزل کالیادہ سے
کشتی پر سوار ہوکر متوجہ اگلی منزل کا ہوا مین مکرر سنا تھا مینے کہ ایک سناسی صاحب ریاضت جدروپ نام بہت برسون سے اور اوجین کے پاس جنگل مین
عبادت کرتا ہی مجکو اوسکی دیکھنے کی کمال آرزو تھی آگرہ مین مینے چاہا تھا کہ اوسکو بلا کر دیکھون لیکن اوسکی ناراضگی کے خیال سے مینے نہ بلوایا جب مین اوس شہر
کے قریب پونہچا کشتی سے اوترکر پاؤ کوس تک پیادہ اوسکی ملاقات کو چلا اوسنے اپنے رہنے کو ایک ٹیلے مین سوراخ کیا تھا کہ اوسکے اندر رہا کرتا تھا
اور سوراخ اوسکی اسقدر تنگ تھی کہ دبلا آدمی بہزار مشقت اوسمین جا سکے وہ تنہا اوسمین رہا کرتا تھا کچھہ فرش اور چٹائی اوسکے پاس نتھی اور کمال سردی مین
سوا اوسی لنگوٹے کے کچھہ نہین اوڑہتا اور آگ بھی نہین جلاتا گویا اوسکے حق مین یہ قول مولانا روم علیہ الرحمۃ کا صادق ہی ؎ پوشش ما روز تاب
آفتاب + شب نہالی و لحاف از ماہتاب + اور پانی جو اوسکے غار کے قریب ہی اوسمین ہر روز دوبار جاکر نہاتا ہی اور ایکبار ہر روز شہر اوجین مین
آتا ہی اور تین گھرون سے منجملہ اون سات گھرون برہمنون سے کہ وہ اوسکے معتقد اور مرید ہین اور عیالدار پانچ لقمہ کھانیکے لیے کہ جو کچھہ وہ اپنے
کھانیکو پکاتے ہین مانگ کر اور ہتھیلی پر رکھکر بے چابے نگل جاتا ہی تا لذت اوسکی نہ معلوم ہو اور وہ بھی اس شرط سے کہ اون گھرون مین اوسدن
کوئی مصیبت یا ولادت یا حائضہ عورت نہو اور ہمیشہ اوسکے طریق زندگانی کا یہی ہی اور کسی سے نہین ملتا لیکن لوگ بسبب اوسکی شہرت کے اوسکو دیکھنے
جاتے ہین البتہ وہ شخص خالی عقل سے نہین علم بیدانت کہ ہنود کے نزدیک علم تصوف ہی خوب جانتا ہی چھہ گھڑی تک میرے اور اوسکے ملاقات رہی اچھی
باتین وہ کرتا رہا کہ اوسکی باتون کا میرے دل مین اثر ہوا اور میرے ملنے سے وہ بھی خوش ہوا جس وقت میرے والد قلعہ آسیر اور ملک خاندیس
کو فتح کرکے آگرہ جاتے تھے اسی جگہ اس سے ملے تھے اور ہمیشہ اوسکو یاد کرتے تھے دانایان ہند نے ایام زندگانی قوم برہمن کے سب ہندون مین

بتنر تمی چار قسم کیا ہے اون چارون قسمون کو چار آسرم کہتے ہین برہمن کے گھر مین جب لڑکا پیدا ہوتا ہی تو سات برس تک کہ عہد طفولیت ہی اوسکو
برہمن نہین کہتے اور کسیطرحکی اوسپر تکلیف نہین پھر آٹھوین سال محفل آراستہ کرکے برہمنون کو جمع کرتے ہین اور ایک رسی مونج کی کہ اوسکو مونجی کہتے ہین
بٹ کر سوا دو گز کی اوسپر کچھ دعائین اور منتر پڑہکر اور تین نام اپنے اگلے پیشواؤن کا لیکر اوسپر دم کرتے ہین اور تین گرہین لگاتے ہین پھر اوس لڑکے کے
کمر مین باندہ دیتے ہین اور ایک زنار کچے سوت کا بٹ کر بدہی کیطرح اوسکے سیدہے کاندہے مین لٹکاتے ہین اور ایک لکڑی گز سے کچھ بڑی اور
ایک لوٹا پیتل کا پانی پینے کو اوسے دیکر بڑے برہمن کے پاس علم سیکھنے کو سپرد کر دیتے ہین کہ بارہ سال اوسکے پاس رہے اور بید سیکھے اور ان کے نزدیک
بید علم الٰہی ہی پھر اوس روز سے اوسکو برہمن کہتے ہین اور اس مدت تک شرط ہی کہ وہ بدن کے آرام کیطرف مشغول نہو دو پہر دن کو اور برہمنون کے
گھر سے فقیرون کیطرح مانگ لاوے اور استاد کے پاس لاکر اوسکی اجازت سے کھاوے اور لباس مین سوا ایک دھوتی اور ایک چادر کے اور کچھ
پاس نرکھے اس حال کو برہمن چرج کہتے ہین یعنی شوق مشغولی کا ساتھ کتاب الٰہی کے اور بعد اس مدت کے استاد اور ماباپ کی اجازت سے
شادی کرتا ہی اب اوسکو درست ہی کہ ہر طرحکی لذت سے بدن کو آرام دے یہانتک کہ اوسکے بیٹا پیدا ہو اور عمر سولہ سال کی ہو اور اگر اوسکے
بیٹا نہو تو اڑتالیس سال تک اوسکو لباس تعلق مین رہنے کی اجازت ہی اور اس مدت کو گرہست کہتے ہین یعنی صاحب گھر کا پھر جب اوسکے بیٹا ہو
یا اس مدت کو پہونچے تو پھر سب اپنے بیگانون اور دوست آشناؤن سے جدا ہو کر اسباب عیش و عشرت کو ترک کرے اور تنہائی اور جنگل مین عبادت
مین مشغول ہو اور اس حال کو بان پرست کہتے ہین یعنی جنگل کا رہنا اور ہندون کے نزدیک مقرر ہے کہ جو کوئی نیک کام دنیا دار سے بے شرکت
عورت کے نہین ہوتا اور ابھی اوسے کوئی کام یا عبادت درپیش ہے تو عورت جنگل مین ہمراہ لیجاوے اور اگر حاملہ ہو تو نہ لیجاوے جب تک وہ جنے
اور لڑکا پانچ برس کا ہو تب لڑکے کو بڑے بھائی یا کسی اور قریب کے سپرد کرکے اپنے کام مین مشغول ہو اور یونہین عورت کو اگر حائضہ ہو تو پاک
ہونے تک ہمراہ نہ لیجاوے اور پھر اس مدت تک جماع نکرے اور رات کو کپڑا اپنے پیشاب کے مقام پر رکھکر سویا کرے اور بارہ برس تک اسیطرح رہے
اور جنگلی پتے خود رو کھایا کرے اور زنار پہنے رہے اور آگ پوجا کرے اور خط اور سر اور ناخن نہ منواوے جب بارہ برس اس طرح کاٹے تو پھر اپنے گھر کو
آوے اور عورت کو نزدیک لڑکے بالون اور باقی قریبون کے چھوڑ کر کسی مرشد کامل کے پاس جاوے اور اپنے بال اور زنار وغیرہ اوسکے آگے
سب آگ مین ڈالے اور کہے دینے اپنا سب تعلق یہان تک کہ ریاضت اور عبادت اور خواہش دل سب چھوڑ دیا پھر مراقبہ حق مین مشغول ہو اور
موجود حقیقی کسی چیز کو سوا خدا کے نجانے اور علم بیدانت کی باتین کیا کرے کہ حاصل اوسکا بابا فغانی نے اس شعر مین خوب کہا ہے ؎
یک چراغ ست درین خانہ کہ از پرتو آن + ہر طرف می نگرم انجمنی ساختہ اند + اور اس حال کو سرب بیاس کہتے ہین یعنی سب کی ترک اور
اوس شخص کو سرب بیاسی کہتے ہین غرضکہ پھر مین بعد ملاقات جدروپ کے ہاتھی پر سوار ہو کر اوجین کے اندر سے نکلا اور ساڑھے تین ہزار روپیہ
دہنے بائین فقرا برہنہ کے اور سوا کوس چلکر موضع داؤد کھیڑا مین کہ لشکرگاہ تھا اوترا پھر تیسرے روز کہ وہان مقام تھا جدروپ سے ملنے گیا اور
چھہ گھڑی تک اوس سے باتین کین اوس دن بھی خوب باتین رہین قریب شام کے اپنی دولتسرا مین آیا چوتھے روز سوا تین کوس کوچ کرکے
قریب موضع جراو کے پانچ پرابنہ مین مقام کیا یہ منزل بھی بہت خوب جگہ سبزہ زار ہے چھٹی کو پھر کوچ کیا اور پونے پانچ کوس چلکر دیالپور کے تالاب کے
کنارے بہرہ مین اوترا اوس جگہ کی خوبی کے سبب سے چار دن تک وہین مقام کیا اور ہمیشہ شام کو تالاب مین کشتی پر سوار ہو کر مرغابیون کا
شکار کیا یہان لوگ میرے واسطے انگور فخری احمدنگر سے لائے تھے اگرچہ کابل کے انگور فخری کے برابر بڑا نہین ہوتا مگر خوبی مین اوس سے کم نہین
اور منصب بدیع الزمان پسر مرزا شاہرخ کا بابا خرم کی سفارش سے ڈیڑہ ہزاری ذات اور ہزار سوار کا مقرر کیا پھر گیارہوین کو کوچ کیا اور سوا
تین کوس جاکر حوالی پرگنہ دولت آباد مین اوترا بارہوین کو مقام کرکے شکار کو گیا اوس پرگنہ کے موضع شیخپورہ مین ایک بڑا درخت بڑ کا دیکھا
کہ دورہ اوسکے تنہ کا ساڑھے اٹھارہ گز کا تھا اور دراز جڑ سے شاخ تک ایک سو اٹھائیس گز کا اوس مین سے بہت شاخین اور دالین

اونگی ہین اور ایک شاخ ہاتھی کے داتون کی صورت چالیس گز لنبی ہی جب میرے والد مرحوم یہان آئے تھے تو اس شاخ پر زمین سے ساڑھے تین گز اوپر اپنے پنجہ کا نشان کھدوا دیا تھا میںنے بھی اوسکے برابر کی شاخ پر آٹھ گز اوپر حکم کیا کہ میرا پنجہ کھدوا دین اور اس خیال سے کہ بعد چند مدت کے گھس نجاوے دونون پنجون کا نقش سنگ مرمر پر کھدوا کر اوس درخت مین رکھوا دیا ہی اور اوس درخت کے چارون طرف ایک عمدہ چبوترہ بنوایا اور جو ایام شہزادگی مین میر ضیاء الدین قزوینی سے کہ سادات سیفی سے ہی اور اب مشہور ساتھ خطاب مصطفی خان کے وعدہ کیا تھا کہ پرگنہ مالدہ جو مشہور پرگنون سے بنگالہ کے ہی بطریق جاگیر تجکو اور تیری اولاد کو دونگا تو اس منزل مین مینے اپنا وعدہ وفا کیا تیرہوین کو کوچ کرکے شکار کو مع بیگیات اور چند مصاحب اور خدمتگارون کے لشکر سے جدا ہو کر موضع حاصلپور کیطرف چلا اور لشکر باکچھہ مین اوترا لیکن مینے موضع سانگور مین مقام کیا وہانکی کیا خوبی لکہون کہ انبہ کے درخت بہت اور تمام زمین سبزہ زار ہی تین دن تک وہین مقیم رہا اور اوس موضع کو کیشو مارو سے لیکر کمال خان قراول کو مرحمت فرمایا اور حکم کیا کہ آج سے اس جگہ کو کمال پور کہا کرین اسی منزل مین شیورات واقع ہوئی بہت جوگی جمع ہوے لوازمات اوس رات کے بجالائے گئے اور اوس قوم کے داناون سے مجلس ہی پھر دن کو تین نیل گاو مارے اور خبر وفات راجہ مان کی وہین پونہچی اوسکو مینے سردار لشکر کر کے قلعہ کانگڑہ پر بھیجا تھا جاتے وقت لاہور مین جب پونہچا تو سنا کہ سنگرام ایک راجہ کوہستان پنجاب کا اوسکے ملک مین آیا ہی اور اوسکے کچھہ ملک پر قابض اور متصرف ہوا ہی تو اوسکا دفع کرنا مناسب تر سمجھکر اوسکی لڑائی کو چلا سنگرام مین کہ اوس لڑائی کی طاقت نہ تھی اوسکا آنا سنکر وہ ملک لیا ہوا چھوڑ دیا اور محکم پہاڑون اور جھاڑیون مین چلا گیا لیکن راجہ مان اوسکے تعاقب مین اوسی سخت جگہ گیا اور کمال غصہ اور غرور مین نظر پیش و پس نکی اور تھوڑی جماعت سے اوسپر گرا سنگرام نے جب آگے جگہ بھاگنے کی نہ دیکھی اور اوسکے لشکر کو کم پایا تو بمقتضای اس شعر کے وقت ضرورت چو نماند گریز + دست بگیرد سر شمشیر تیز + اوس سے لڑائی مین لوٹ پڑا تقدیر الہی سے ایک تیر راجہ مان کے لگا کہ وہ اوس سے مرگیا اور اوسکی فوج کو شکست ہوئی بہت آدمی مارے گئے اور زخمی خراب حال اسباب چھوڑکر لوٹ آئے پھر سترہوین کو بعد قطع تین کوس راہ کے موضع حاصل پور مین پونہچا اور راہ مین ایک نیل گاو شکار کیا موضع مذکور مالوہ کے مشہور مقامون مین سے ہے انگور اور انبہ یہان بہت ہوتا ہی اور ہر طرف پانی بہتا ہی جب مین وہان گیا تو برخلاف موسم ولایت کے وہان انگورون کی کثرت تھی اور خشخاش کے کھیت بہار پر تھے تین روز تک اسی عمدہ موضع مین مقام کیا اور تین نیلگاو مارے اکیسوین کو دو کوچ کرکے لشکر سے جاملا بائیسوین کو نعلچہ سے کوچ کرکے قلعہ ماندو کے تلے تالاب پر مقام کیا اور قراولون نے خبر دی کہ ہمنے ایک شیر تین کوس پر گھیر رکھا ہی ہر چند مین یکشنبہ اور پنجشنبہ کو شکار نہین کرتا لیکن خیال کیا کہ یہ موذی جانور ہی جسطرح بنے اسکو مارے اسواسطے اوسیدن اودہر گیا شیر کو دیکھا مینے کہ ایک درخت کے سایہ مین بیٹھا ہی اور کچھہ مونہہ اوسکا کھلا ہوا ہی مینے اوسکے منہ کے اندر بندوق کو جوڑکر آگ دی تقدیر سے حلق مین گولی لگکر مغز پر جا نکلی اور اوسکا ایک ہی گولی مین کام تمام ہوا لوگون نے جب اوسکے بدن پر کہین زخم گولی کا نہ دیکھا تو کمال حیران ہوے مینے کہا اسکا مونہہ کہولو تو سبکو ظاہر ہوا کہ گولی حلق مین لگی ہی اور مرزا رستم نے وہان ایک بھیڑیا مارا مین نے اوس کا شکم چاک کرایا کہ ملاحظہ کرون اسکا پتہ بھی شیر کیطرح جگر کے اندر ہوتا ہی یا اور جانورون کی طرح باہر جگر سے لیکن بعد تحقیق معلوم ہوا کہ شیر کیطرح اسکا پتہ بھی جگر کے اندر ہی پھر دوشنبہ کو تیئسوین تاریخ پہر دن چڑھے مبارک ساعت مین ہاتھی پر سوار ہو کر قلعہ ماندو کے اندر گیا راہ مین ڈیڑہ ہزار روپے تصدق کیے اور قلعہ کے اندر میرے واسطے جو مکان آراستہ کیا تھا اوسمین اوترا اجمیر سے ماندو تک ایکسو اونسٹھہ کوس ہی مین چار مہینے دو دن مین چھیالیس کوچ کرکے پونہچا اور اٹھتر مقام راہ مین کیے اور منزلون مین دلکش عمدہ مقام دیکھکر اوترا کرتا تھا اور کہین میرا شکار خالی نہین گیا تمام راہ ہاتھی اور گھوڑے پر سیر و شکار کرتا ہوا گیا کبھی راہ مین نہ تھکا گویا باغون مین سیر کرتا پھرتا ہون اس راہ کے شکارون مین آصف خان اور مرزا رستم میر میران اور انیرا ے اور ہدایت اللہ اور راجہ سارنگدیو اور سید کامو اور خواص خان ہمیشہ میری رکاب مین ساتھہ رہے مینے اول اس سے کہ ادہر کوچ کرون عبد الکریم معموری کو واسطے تعمیر عمارات حکام

سابق کے قلعہ ماندو مین بھیجا تھا اوسنے یہان آکر ہنوز مین اجمیر مین تھا کم مدت مین اگلے مکانون کی خوب مرمت کی اور بعضے مکانات نئے بنا کیے
غرضکہ اوسکو ایسا ایک عمدہ مکان کر دیا کہ کہین اور ایسا لطیف مقام نہوگا کل مرمت اور تعمیر مین تین لاکھ روپیہ ولایت کے دو ہزار تومان ہوئے
صرف مین آئے ایسی عمارت کاش کسی بڑے شہر مین کہ میری تختگاہ ہو لائق ہوتی یہ قلعہ پہاڑ پر بنا ہی دورہ اوسکا دس کوس کا ہی برسات مین کوئی
جگہ اس قلعہ کی برابر عمدہ اور خوشتر نہین اور بھادون مین یہان اسقدر سردی ہوتی ہی کہ بے لحاف شب کو نہین سو یا جاتا اور دنکو پنکھے کی حاجت
نہین مشہور ہے کہ راجہ بکرماجیت سے پہلے ایک راجہ تھا جی سنگھ دیو نام اوسکے وقت مین ایک شخص گھاس لانیکو جنگل مین آیا تھا گھاس کاٹنے
مین اوسکی درانتی سونے کی ہوگئی اوسنے درانتی تغیر دیکھکر مادن نام ایک لوہار کے پاس درست کرانیکو لایا لوہار نے پہچانا کہ یہ سونے کی ہوگئی ہے
اوسنے پہلے سے سنا تھا کہ اس جنگل مین سنگ پارس ہوتا ہی کہ اوسکے چھو جانے سے لوہا سونا ہوجاتا ہی اوسیوقت لوہار گھاس کاٹنے کی جگہ پر
گھاس والے کو ہمراہ لایا اور تحقیق کرکے وہ پتھر پایا اور اوس وقت کے راجہ کو پھر وہ پتھر نذر کیا راجہ نے اوس پتھر سے بہت سونا بنا کر یہ قلعہ و مکانات
بنوائے اور بارہ برس مین یہ سب عمارت تمام ہوئی اور حسب خواہش اوس لوہار کے اکثر جگہ بصورت سندان ترشوا کر دیوار قلعہ مین چنوائے پھر آخر
راجہ نے اپنی آخر عمر مین دل دنیا سے اوٹھا کر دریاے نربدہ کے کنارے کہ عبادت خانہ مقرر ہنود کا ہی ایک مجلس آراستہ کی اور برہمنون کو جمع کر
ہر ایک کو نقد و جنس بمہربانی عنایت کیا جب نوبت ایک برہمن کی کہ راجہ کا قدیمی تھا آئی تو وہ سنگ پارس اوسکو دیا برہمن نے اوسکو نہ پہچانا
اور رنجیدہ ہوا کہ راجہ نے غیرونکو یہ کچھ دیا اور مجھسے قدیمی رفیق کو الگ بلا کر ہاتھ مین ایک پتھر دیتا ہی غصہ مین درمیان دریا کے پھینک دیا
جب معلوم ہوا کہ یہ سنگ پارس تھا تو افسوس کیا اور ہرچند ڈھونڈھا نپایا اگرچہ یہ بات کتابی نہین لوگون کی زبانی سنی ہے لیکن میرا دل ہرگز
اسکو قبول نہین کرتا ماندو ایک سرکار ہی صوبہ مالوہ کی تقرر سرکارون سے ایک کرور اڑتالیس لاکھ دام یہاں کی جمع ہے اور یہ قلعہ مدتون تختگاہ
یہان کے بادشاہونکی رہا ہی عمارت اور نشانیان اونکی اسمین موجود ہین کہ اون مین اب تک نقصان نہین ہوا ہی چوبیسوین ذیقعدہ کو سیر عمارت
سلاطین سابق کی کرنیکو سوار ہوا پہلے مسجد جامع مین کہ سلطان ہوشنگ غوری کے بنائی ہوئی ہی آیا مین ایک عمارت عالی دیکھی تمام تراشیدہ پتھر سے
بنوائی ہی اور باوجودیکہ ایک سو اسی سال اسکو بنے ہوئے گذرے لیکن ایسی معلوم ہوتی ہی کہ گویا آج بنی ہے پھر سلاطین خلجیہ کے مقبرون مین گیا
وہان قبر روسیاہ ازل نصیر الدین ابن سلطان غیاث الدین کی بھی تھی مشہور ہے کہ اوس بدبخت نے دوبار اپنے باپ کو اسنے کو زہر دیا اور وہ
دونون بار زہرمہرہ کے استعمال سے بعنایت الٰہی بچگیا تیسری بار شربت کے پیالے مین خوب زہر ڈالکر اپنے ہاتھ سے باپ کو دیا کہ اسکو نوش کر لیجیے
باپ نے جو اوسکو اس کام کے درپے دیکھا تو پہلے زہرمہرہ اپنے بازو سے کھولکر بیٹے کے آگے ڈالدیا و بعجز و انکسار پروردگار سے عرض کی کہ
الٰہی اب عمر میری اسی کو پہونچی آج تک تیری عنایت سے بخوشی و خورمی گذری کہ یہ عیش کسی بادشاہ کو میسر نہوا ہوگا اب کہ اخیر وقت ہی امیدوار
ہون کہ نصیر کو میرے خون مین نپکڑے اور میری اس موت کو اجل مقدر مین حساب کرکے اس سے اسکا مواخذہ نفرمایہ باتین کہکر وہ شربت زہر ملا
پیا اور جان جان آفرین کے سپرد کی جب اوسکا بیٹا نصیر تخت سلطنت پر بیٹھا تو آٹھ اوپر چالیس برس کا تھا مصاحبون سے کہنے لگا کہ مین
اپنے باپ کے روبرو تیس برس تک دشمنون سے لڑا ہون اور ہر طرف فوجکشی کی ہی اب ارادہ میرا ملک گیری کا نہین چاہتا ہون کہ باقی عمر
عیش و عشرت مین بسر کرون مشہور ہے کہ پھر اوسنے پندرہ ہزار عورتین اپنے محل مین جمع کین اور ایک شہر عورت کا بسایا کہ اوس مین فرشتے عوض
تمام پیشہ ورون اور حاکم اور قاضی کے یہی عورتین تین ہر طرح کی دکاندار اور منتظم شہر کا انھین عورتون کو کیا اور جہان کوئی عورت حسین سنتا ہزار
حیلہ اوسکو ہاتھ مین لاتا طرح طرح کی کاریگریان اور علم و ہنر عورتون کو سکھائے اور شکار کا بھی اوسکو کمال شوق تھا ایک منہ بنا کر اوس مین ہر طرح
کے جانور چھوڑوا لے جب دل چاہتا عورتون کے ساتھ اوسمین شکار کھیلتا بعد سلطنت بیس برس تک کہ زندہ رہا انھین باتون مین مشغول رہا
کسیطرف لشکرکشی نکی اور فراغت اور عیش سے عمر گذاری اور اسیطرح اور کسی نے بھی اوسکے ملک پر چڑھائی نکی کہتے ہین کہ جب شیر خان افغان

اپنے ایام حکومت مین اوسکی قبر پر آیا تو نصیر الدین کی قبر پر جہت اوسکے اس فعل شنیع کے ہمراہیون سے کہا کہ اگر یان مادرین مین بھی جب ہان گیا تو مینے
اوسکی قبر پر چند لاتین مارین اور ہمراہیون سے کہا کہ تم سب بھی اسپر لگد کاری کرو اور جو اس سے بھی دلکو تسلی نہوئی تو چاہا کہ اوسکی قبر کھدوا کر جو کچھ لاش
باقی نکلے اوسکو آگ مین جلوا دون لیکن پھر خیال کیا کہ آگ اللہ تعالی کا نور ہی بہتر یہ ہے کہ اوس ناپاک کے اجزا بدن سے نہ سلے اور یہی دل مین گذرا کہ
مبادا اس میرے جلوانے سے کچھ اوسکا عذاب کم ہوجاوے اسواسطے حکم کیا کہ قبر اوکھیڑ کر اوسکے اجزا کو نربدہ مین ڈالدین زندگی مین بباعث کمال حرارت
کے ہمیشہ پانی مین رہا کرتا تھا مشہور ہی کہ ایک بار مستی مین کالیادہ کے کسی حوض مین کود پڑا وہ بہت گہرا تھا لونڈیون نے کہ خدمتگار تھین ہزار مشقت اوسے
بال سر کے پکڑکر باہر کھینچا جب وسکو ہوش ہوا اور اپنا نکلنا اسطرح سنا کہ میرے بال سر کے پکڑ کر کھینچا ہی تو بہت غصہ ہوا اور اوسکے ہاتھ اون خدمتگارون
کے کٹوا ڈالے پھر دوسری بار کثرت نشہ سے اوسمین گرا تو کسی نے مارے خوف کے اوسکے نکالنے کی جرأت نکی یہانتک کہ غوطہ کھا کر اوسی مین مر گیا
بحسب اتفاق اب بعد گذرنے ایک سو دس برس کے اوسکی موت سے یہ مقدمہ واقع ہوا کہ گلا ہوا بدن اوسکا پھر پانی مین پڑا چھبیسوین تاریخ مہینے عید الکریم
کو جلدو مین درستی عمارت ماندو کے کہ اپنی کوشش سے جلد اور عمدہ انجام دیا تھا منصب ہشتصدی ذات اور چار سو سوار سے مع اصل و اضافہ کے
سرفراز کیا اور معمور خان کے خطاب سے سربلندی دی اور اوسیدن کہ رایات اقبال میرے قلعہ ماندو مین داخل ہوئے فرزند بلند اقبال سلطان خرم
مع لشکر ظفر پیکر اسیر کے شہر برہانپور مین کہ تختگاہ ملک خاندیس کی ہی داخل ہوا بعد چند دنون کے عرضیان افضل خان اور راجا بکرماجیت کی کہ اجمیر سے جانے
وقت فرزند کو سے اونکو ہمراہ ایلچی عادل خان کے رخصت کیا تھا آئین اون مین لکھا تھا کہ جب ہمارے آنیکی خبر عادل خان نے سنی تو سات کوس
تک واسطے استقبال فرمان شہزادے کے آیا اور لوازم تسلیم اور سجدہ اور آداب معمولی درگاہ کے سب پورے ادا کیے اوسوقت ملاقات
کمال دولتخواہی ظاہر کرکے اسبات کی ذمہ داری کی کہ جو ملک ہاتھ سے ملازمان شاہی کے نکل گیا ہی مین اون سبکو عنبر تیرہ بخت سے چھین کر
بندگان بادشاہی کے سپرد کرونگا اور اقرار کیا کہ پیشکش لائق ہمراہ ایلچیون کے بعزت تمام درگاہ شاہی مین بھیجونگا پھر یہ کہکر ایلچیون کو
کمال عزت سے اون مکانون مین کہ اونکے واسطے آراستہ کیے تھے اوتروایا اور اوسی روز اپنا وکیل عنبر کے پاس بھیجکر جو کچھ اوسکو سمجھایا تھا کہلا
بھیجا اجمیر سے روز دوشنبہ تیسوین ماہ مذکور تک کہ اسکو عرصہ چار مہینے کا گذرتا ہی دو شیر اور ستائیس نیل گاو اور چھ چیتل اور ساٹھ ہرن اور
تینتس خرگوش اور لومڑی اور ایکہزار دو سو مرغابی اور باقی جانور شکار ہوے تھے اوس رات کو ذکر شکار کا ہوا چونکہ مجکو اس طرف کمال
رغبت ہی اسواسطے مینے اپنے پاس والون سے کہا کہ میرا دل چاہتا ہی کہ مین اپنا سب شکار جو سن شعور سے آج تک کیا ہی معلوم کرون
واقعہ نویسون اور شکاریون اور قراولون نے اسبات کو تحقیق کرکے ہر طرحکے جانورون کو مجھسے علیحدہ علیحدہ عرض کروا و انھون نے یہ بات بخوبی دریافت کرکے
مجھسے کہا کہ بارہ برسکی عمر سے لغایت سنہ نوسو اٹھاسی ہجری تک کہ گیارہوان سال میرے جلوس ہمایون کا ہی اور عمر پچاس برسکی ہی سنین قمری
کے حساب سے کل شکار اٹھائیس ہزار پانسو بتیس ہوا ہی اون مین سے سترہ ہزار اور ایکسو ستہتر جانور تھے خود میرے ہاتھ سے کہ بندوق
وغیرہ سے خود مینے اسطرح شکار کیے ہین چرندہ جانور تین ہزار دو سو تین اور چھیاسی شیر ریچھ اور چیتا اور لومڑی اور اود بلاو اور چرخ اور
نیل گاو آٹھ سو نناوے اور مہا کہ قسم بارہ سنگے کی ہی بزرگی مین نیل گاو کے برابر پینتیس ہرن نر و مادہ اور چکارہ اور چیتل اور نر کوہی وغیرہ
ایک ہزار چھ سو ستر اور سینتھی اور سرخہ ہرن دو سو پندرہ بھیڑیے چونسٹھ ارنے بھینسے چھتیس اور سور نوسے اور ایک قسم ہرن کی جسکو رنگ کہتے ہین
چھبیس اور جنگلی مینڈہے بائیس ارغلی بتیس راس گورخر چھ راس خرگوش بتیس راس اور جانور پرندہ اون مین سے تیرہ ہزار نو سو چونسٹھ کبوتر
دس ہزار تین سو اڑتالیس لگر اور جگر تین عقاب دو قلیواج تیس قطعہ چغد اوتالیس قوطان بارہ قطعہ موش خور پانچ قطعہ کنجشک اکتالیس
قطعہ فاختہ پچیس قطعہ بوم تیس قطعہ مرغابی اور قاز اور کاروانک وغیرہ ڈیڑھ سو زاغ تین ہزار دو سو چہتر اور دریائی جانورون مین سے مگرمچھ
کہ جسکو فارسی مین نہنگ اور اوسکا ہندی مین سکتے ہین دس عدد شمار مین آسکے ؛

بارھوان جشن نوروز کا جلوس مبارک سے

بارہوین تاریخ ربیع الاول کی سنہ اکہزار چبیس ہجری مین دوشنبہ کے دن ایک گھڑی دن چڑھے آفتاب نے برج حوت سے اپنے عشرت سرای حمل مین کہ خانہ شرف اوسکا ہے گذر فرمایا مینے اوس ساعت سعید مین تخت دولت پر جلوس کیا اور بدستور سابق دیوانخانہ عام وخاص کو آراستہ عمدہ فرش اور شامیانون سے کرایا فرزند خورم مع اپنے ہمراہی امرا کے حاضر نہ تھے لیکن عمدہ مجلس مرتب ہوئی کہ بیان سے باہر ہے پیشکش سہ شنبہ کی انندخان کو مرحمت کی مینے اور غرہ فروردین کو عرضداشت شاہ خورم کی آئی مضمون اوسکا یہ تھا کہ بدستور جشن نوروزی مہیا ہوا لیکن جو سفر درپیش ہے اسواسطے عرض کرتا ہون کہ پیشکش تمام سال کی بندگان مخلص کو معاف ہو جاوین مین اس بات سے کمال خوش ہوا اور اپنے فرزند سے بہت خوش ہو کر اوسکی ترقی دارین کی پروردگار سے دعا کی اور حکم کیا کہ اس نوروز مین کوئی پیشکش نکرے اور اوسکے دور کرنے نام ونشان تنباکو کے مینے حکم کیا تھا کہ کوئی ممالک محروسہ مین حقہ نہ پیا کرے اور میرے بھائی شاہ عباس نے بھی اوسکے نقصان پر نظر کرکے تمام ملک ایران مین اوسکے پینے کو ممانعت کی تھی لیکن خانعالم اوسکے پینے مین لاچار تھا کہ اوس سے ترک نہو سکتی تھی یادگار علی سلطان ایلچی شاہ ایران نے یہ حال اوسکا شاہ عباس کو لکھا کہ خان عالم بے حقہ ایک ساعت نہین رہ سکتا شاہ عباس نے اوسکے جواب عرضی مین یہ شعر لکھا ؏ رسول یار میخواہد کند اظہار تنباکو + من از شمع وفا روشن کنم بازار تنباکو + خان عالم نے یہ سنکر اسکے جواب مین یہ شعر لکھکر بھیجا ؏ من بیچارہ عاجز بودم از اظہار تنباکو + ز لطف شاہ عادل گرم شد بازار تنباکو + تیسرے دن حسین بیگ دیوان بنگالہ حاضر حضور ہوا بارہ ہاتھی نر و مادہ پیشکش کیے ظاہر نام اگلا بخشی بنگالہ کا کہ عتاب شاہی مین تھا باریاب سلام ہوا اوسکے پیشکش کے اکتیس ہاتھی ملاحظے سے گذرے اوس مین سے بارہ مجکو پسند آئے باقی اوسیکو عنایت کیے اوسدن تمام حاضرین دربار کو شراب عنایت کرکے مسرور کیا مینے پھر قراولون نے خبر دی کہ ایک شیر ببر کو قریب سکر تالاب کے کہ قلعہ کے اندر ہے عمارات حکام مالوہ سے ہمنے گھیر رکھا ہے مین اوسیوقت وہان شکار کو گیا اور شیر نے نکلکر میرے ہمراہی احدیون پر حملہ کیا اور دس بارہ آدمی زخمی کیے آخر مینے تین گولیون مین اوسکو مارا پھر منصب میر میران کا کہ ہزاری ذات اور چارسو سوار کا تھا ڈیڑہ ہزاری ذات اور پانسو سوار کے مقرر کیا اور حسب التماس فرزند خورم کے خانجہان کے منصب پر ہزاری ذات اور سوار زیادہ کیے کہ کل چھ ہزاری ذات اور سوار کا ہوا اور یعقوب خان کہ ڈیڑہ ہزاری ذات اور ہزار سوار کا تھا ہزاری ذات اور ڈیڑہ ہزار سوار کا ہوا اور منصب پر پھول خان بیانوی کے پانصدی ذات اور تین سو سوار زیادہ کیے کہ کل ڈیڑہ ہزاری ذات اور ہزار سوار کا ہو جاے اور منصب مرزا اشرف الدین حسین کاشغری کا کہ دکن مین عمدہ خدمتین کی تھین مع اصل و اضافہ ڈیڑہ ہزاری ذات اور ہزار سوار کا ہوا اور دسوین تاریخ مطابق بائیسوین ربیع الاول کو مجلس وزن قمری کی آراستہ ہوئی اوسدن دو عراقی گھوڑے خاصہ اور خلعت مینے فرزند خورم کو عنایت کرکے ہمراہ بہرام بیگ کے روانہ کیے اور ہزار سوار اعتبار خان کے منصب پر بڑھائے کہ پنجہزاری ذات اور تین ہزار سوار سے سرفراز ہو جاوے اور حسین بیگ تبریزی کو کہ شاہ ایران نے بطور وکالت پاس حاکم گلکنڈہ کے بھیجا تھا اور بواسطہ نزاع فرنگیون کے ساتھ قزلباشون کے میر مذکور نے راہ دریا جانے کی نپائی تو ہمراہ ایلچی گولکنڈہ کے میرے خدمت مین آگئے اور دو گھوڑے اور چند تھان دکھنی اور گجراتی میرے پیشکش کیے اوسی دن مینے ایک عراقی گھوڑا خاصہ خانجہان کو مرحمت کیا پھر ہزاری ذات منصب پر مرزا راجہ بھاو سنگہ کے بڑہا کر کل پنجہزاری ذات اور تین ہزار سوار سے ممتاز کیا اور پانسو سوار اور مرزا رستم کے منصب پر زیادہ کرکے کل منصب اوسکا پنجہزاری ذات اور ہزار سوار کا کیا اور منصب صادق خان کا مع اصل و اضافہ ڈیڑہ ہزاری ذات اور سات سو سوار کا مقرر کیا اور ارادت خان کو بھی اسیقدر منصب سے سرفراز کیا اور زاہد کے منصب پر پانصدی ذات اور سو سوار زیادہ کیے کہ کل ڈیڑہ ہزاری ذات اور پانسو سوار کا ہوا

اور اونیسوین کو تین گھڑی دن رہے شنبہ کو شروع ساعت شرف کا ہوا مینے پھر تخت پر جلوس کیا تیس قیدی لشکر عنبر کے کہ شہنواز خان سے لڑائی مین پکڑے گئے تھے اون مین سے مینے ایک کو اعتقاد خان کے سپرد کیا تھا پہرے والون نے غفلت کر کے اوسکو بھگا دیا مین یہ سنکر کمال رنجیدہ ہوا اور اعتقاد خان کو تین مہینے تک واسطے سلام کے نہ آنے دیا چونکہ وہ شخص بے پتا تھا ہرچند ڈھونڈھا اوسکو نپایا آخر مینے حکم کیا کہ اون سپاہیون کے انکو سیاست کرین پھر اعتقاد خان کو اعتماد الدولہ کی سفارش سے باریابی سلام کی ہوئی اور جو اکثر ثقات سے احوال بنگالہ کا اور قاسم خان کے سلوک کا وہان کے لوگون سے مفصل ہنین سنا تھا اسو اسطے دل مین آیا کہ ابراہیم خان فتح جنگ صوبہ بہار کو کہ وہ انکا بندوبست بخوبی کیا ہی اور الماس کی کہان پر عملداری شاہی کرادی ہی بنگالہ کا صوبہ دار کرون اور جہانگیر قلی خان کو کہ الہ اباد مین جاگیر دار ہی اوسکی جگہ صوبہ بہار مین بھیجون اور قاسم خان کو درگاہ مین طلب کرون اسو اسطے اوسیدن مبارک مین حکم کیا کہ فرمان ان باتون کی تحریر ہون اور سزاول مقرر ہوے کہ جہانگیر قلی خان کو صوبہ بہار مین لیجا کر ابراہیم خان فتح جنگ کو وہان سے روانہ بنگالہ کرین پھر مینے سکندر جوہری کو ہزاری ذات اور تین سو سوار سے سرفراز کیا اکیسوین کو محمد رضا ایلچی شاہ ایران کا رخصت ہوا تیس ہزار روپیہ اور خلعت اوسکو مرحمت ہوئے اور برادر شاہ عباس کے کہ مجکو بھیجے تھے مینے بھی چند جڑاو ہتہیار بھیجے ہوے امیران دکن کے اور عمدہ پارچہ ہر قسم کے اور ہر طرح کے تحفے کہ بادشاہون کے لائق ہون قیمتی ایک لاکھہ روپیہ کے ایلچی مذکور کے ہمراہ روانہ کیے اوسمین ایک بلوری پیالہ تھا کہ حلبی نے عراق سے مجکو بھیجا تھا اوس پیالہ کو پہلے شاہ عباس نے بھی دیکھا تھا ایلچی نے مجسے کہا کہ شاہ عباس نے اس پیالہ کو دیکھکر کہا تھا کہ اگر بھائی جہانگیر اسمین شراب پیکر مجکو بھیجین تو بڑی خوشی ہو مینے ایلچی سے یہ سنکر اوسکے روبرو اوس مین چند بار شراب پی پھر سرپوش و رکابی اوسکی بنوا کر سوغات مین بھیجا سرپوش اوسکا مینا کار تھا اور منشیون سے جواب خط موافق لکھوا کر وکیل کو دیا پھر قراول ایک شیر کی خبر لائے مینے اوسی وقت جا کر تین بندوق مین اوسکو مارا اور مسیح الزمان نے ایک قتنی بلی لا کر مجکو نذر کی میرے یہان اوسکے بچے پیدا ہوے اور اوسکے بچے اور بلی سے جفتی کر کے بھی بچے پیدا ہوے پھر مینے جھروکہ درشن مین بیٹھکر اعتماد الدولہ کی فوج کو میدان مین ملاحظہ کیا دو ہزار عمدہ سوار کہ اکثر اونمین مغل تھے اور پانسو پیادہ برقنداز اور گولہ انداز اور چودہ ہاتھی اوس فوج مین بخشیون نے شمار کیے مجکو اوس فوج کی آراستگی اور شایستگی بہت خوب معلوم ہوئی پھر مینے ایک شیر نی کا شکار کیا جمعرات کے وقت غرہ اردی بہشت مین الماس مقرب خان کا بھیجا ہوا ملاحظے سے گذرا بہت اعلی الماس تھا تیس ہزار روپیہ اوسکی قیمت ہوے مینے اوسکی انگوٹھی بنوائی تیسری تاریخ منصب یوسف خان کا بسفارش بابا خورم کے مع اصل و اضافہ کے ہزاری ذات اور ڈیڑہ ہزار سوار کا مقرر کیا اور بہت سے منصب اور امیرون اور منصبدارون کا تجویز بابا خورم کے مقرر کیا گیا ساتوین کو قراولون نے کہا چار شیر گھیرے تھے مینے سنکر مع بیگمات اور ہرادہ کیا جب شیر دیکھے تو نور جہان بیگم نے عرض کی کہ اگر حکم ہو تو مین بندوقون سے ان شیرون کو مارون مینے اوسکو اجازت دی اوسنے دو شیر ایک ایک بندوق مین اور باقی دو مین سے ہر ایک کو دو دو بندوقون مین مارے غرضکہ اونکو چشم زدن مین اور چھہ بندوقون مین اون چار شیرون کو مار لیا یہ کمال تھا کہ عماری مین سے بیٹھا ایسا نشانہ مارا کہ شیر نہ ہل سکے مینے اوسکے عوض مین ہزار سے ہزار اشرفی قربان کین اور ایک جوڑی پونہچی الماس کی قیمتی لاکھہ روپیہ کی عنایت کی ایک شاعر نے ایک شعر فی البدیہہ کہا

نور جہان گرچہ بصورت زن ست ✤ در صف مردان زن شیر افگن ست

اور انھین دنون معمور خان واسطے طیاری مکانات دولتخانہ لاہور کے رخصت ہوا دسوین کو خبر فوت سید وارث کی کہ فوجدار صوبہ اودہ کا تھا پونہچی پھر حسب استدعا میر محمود کے خطاب تہور خانی اور اضافہ سے سرفراز کر کے بعضے پرگنات صوبہ ملتان کا اوسکو فوجدار کیا پھر طاہر بخشی بنگالہ کو کہ بسبب عتاب کے سلام سے محروم تھا اجازت سلام کی ہوئی اور پیشکش اپنے نذر کیے اور آٹھہ ہاتھی پیشکش قاسم خان حاکم بنگالہ کے اور دو ہاتھی شیخ موسی کے اوسدن ملاحظے سے گذرے اور بالتماس خاندوران کے منصب عبد العزیز خان پر

پانصدی اضافہ کیا اور پانچوین خورداد کو دیوانی صوبہ گجرات سے کیشوداس کو موقوف کرکے مرزا حسین کو مقرر کیا اور اوسکو خطاب کفایت خانی سے
سرفراز فرمایا آٹھوین کو لشکرخان نے کہ بخشیگری بنگش پر مقرر تھا آکر ملازمت حاصل کی سو مہر پانسو روپیہ نذر کیے چندروز اس سے پہلے اوستاد محمد نائی
کو کہ اپنے فن مین بیمثل تھا فرزند خورم سے بموجب طلب بھیجا تھا کئی بار مینے اوسکا نا سنا اور وہ نقش کہ غزل مین میرے نام پر باندھا تھا پیش کیا۔
بارہوین کو مینے اوسے روپیون مین تلوایا اور چھہ ہزار تین سو روپیہ اور ہاتھی مع حوضہ اوسکو دیکر حکم کیا کہ اسپر سوار ہوکر روپیہ اپنے ہمراہ گھر کو لیجاوے
اور ملا اسد قصہ خوان نے کہ میر غازی کا نوکر تھا انھین دنون مین آکر ٹھٹھہ سے ملازمت حاصل کی اوسکی قصہ خوانی سے مین کمال خوش ہوا خطاب
محظوظ خانی کا اوسکو دیکر ہزار روپیہ اور خلعت اور گھوڑا اور ہاتھی پالکی عنایت کیے اور بعد چند روز کے اوسکو بھی روپیون مین تلوایا اوسکے وزن کے
چار ہزار چار سو روپیہ ہوے پھر منصب دو صدی ذات اور بیس سوار سے اوسکو سرفراز کیا اور حکم کیا کہ ہمیشہ مجلس گپ اور دلگی مین حاضر ہوا کرے
اور اوسی دن لشکرخان کی جماعت کو جھروکہ درشن مین سے ملاحظہ کیا پانسو سوار چودہ ہاتھی اور سو برقنداز بہتر تھے چوبیسوین کو خبر آئی کہ مہاسنگہ
نواسہ راجہ مانسنگہ کا کہ امرای کلان مین سے تھا شہر بالاپور ولایت برار مین بسبب کثرت شراب خواری کے مرگیا اوسکا باپ بھی بتیس برس کی عمر مین
کثرت شراب سے مرا تھا اور انھین دنون بہت انبہ دکن کے برہانپور اور گجرات اور اطراف مالوہ سے آکر میوہ خانہ خاص مین داخل ہوے ویسے
عمدہ انبہ اور کہین سوا چھپرہ مئو کے نہ ہوتے تھے سوے اسکے وزن مین بلکہ کچھہ زیادہ تھے اٹھائیسوین کو ایک خاص نادری کو
کہ ویسی عمدہ میرے یہان اور نتھی بابا خورم کے واسطے بھیجی اور لیجانے والے کو حکم کیا کہ یہ نادری دیتے وقت کہدینا کہ یہ ایسی
نادری ہیکہ مینے اسکو وقت روانگی تسخیر دکن اجمیر سے پہنا تھا اب سب فرزندون مین تمکو عزیز ترجانکر بھیجتا ہون اور اوسی روز پگڑی اپنے سر
کی بندھی ہوئی سر سے اوٹھاکر اعتمادالدولہ کے سر پر رکھدی اور اس بڑی عنایت سے اوسکو سرفراز کیا اور مین زمرد اور ایک قطعہ
اور لسبی مرصع اور انگوٹھی یاقوت کے نگ کی کہ مہابت خان نے بطریق پیشکش بھیجی تھی ملاحظے سے گذری سات ہزار روپیہ قیمت کی تھی
اور اوسی روز باران رحمت برسا ضلع مانڈو مین اوس سال پانی کی کمی تھی اور مخلوق پریشان تھی مینے بہت پریشانی لوگون کے باوجودیکہ
اون دنون امید بارش کی نتھی لوگون کو کنارے نربدا کے دعای استسقا کے واسطے بھیجا اور خود بکمال عاجزی کے اللہ تعالی کیطرف
متوجہ ہوا پروردگار نے میری شرم رکھی اور اپنے فضل وکرم سے آٹھہ پہر ایسا پانی برسایا کہ سب تالاب بھر گئے اور لوگونکی پریشانی جاتی رہی
شکریہ اس عنایت کا کس زبان سے ادا کرون اور غرہ ماہ تیر مین نشان وزیرخان کو رخصت ہوا اور پیشکش بنگالہ کی کہ دو گھوڑے اور تھان کپڑون کے
اور چند کوزہ اچار اور مربے کے تھے ملاحظہ مین آئے تیسری کو گرفتاری عبداللطیف کی گجرات کیطرف کہ منشا فتنہ وفساد کا تھا سنائی دی
جو اوسکے پکڑے جانے مین خلق اللہ کا نفع تھا مینے بہت شکر ادا کیا اور حکم کیا کہ مقرب خان اوسے کسی معتمد کے ہمراہ درگاہ شاہی مین
روانہ کرے اور اکثر زمیندار اطراف مانڈو کے پیشکش لائے اور ملازمت حاصل کی آٹھوین تاریخ رامداس پسر راجہ جگت سنگہ کچھواہہ کو ٹیکا راجگی
کا لگاکر خطاب راجگی سے سرفراز کیا اور یادگار بیگ نے کہ ماوراءالنہر مین ساتھہ یادگار قورچی کے مشہور ہے اور وہان کے حکام کے نزدیک
صاحب نسبت تھا مجھسے آکر ملا اوسکی پیشکش مین سے مجکو ایک پیالہ سفید خطائی پایہ دار بہت پسند آیا اور پیشکش بہادرخان حاکم قندہار
کی کہ نو گھوڑے اور نو شیارے کپڑون کے اور دو چمڑے روباہ سیاہ کے اور باقی چیزین تھین ملاحظے سے گذری اور اوسیدن راجہ کدیہ
بھیم نرائن سعادت باریابی سے مشرف ہوا سات ہاتھی پیشکش کیے دسوین تاریخ مینے گھوڑا اور خلعت یادگار قورچی کو مرحمت کیا تیرہوین
کو عید گلاب پاشون کی تھی لوازمات اوسدن کے بخوبی کیے گئے اور شیخ مودود چشتی کہ صوبہ بنگالہ کے متعینون مین سے ہے ساتھہ
خطاب چشتی خانی کے سرفراز ہوا اور مینے گھوڑا اوسے مرحمت کیا چودھوین کو بادل سر سے پسر اودی سنگہ زمیندار بانسواڑے نے
آکر ملازمت حاصل کی اور تیس ہزار روپیہ تین ہاتھی ایک جڑاو پاندان اور ایک جڑاو پیکدان پیشکش کیا پھر الماس ابراہیم خان فتح جنگ

صوبہ دار بہار نے اوسطرف سے پیدا کر کے ہمراہ محمد بیگ کے بھیجے وہ سب ملاحظے مین گذرے اون سب مین ایک قطعہ ساڑھے چودہ ٹانک
کا تھا کہ اوسکی لاکھہ روپیہ قیمت ہوئی اور انھین دنون یادگار قورچی کو چودہ ہزار درب بطریق انعام دیکر ساتھہ منصب پانصدی ذات اور تین سو
سوار کے سرفراز کیا اور منصب تاتار خان بکاول بیگی کا مع اصل و اضافہ دو ہزاری ذات اور تین سو سوار کا مقرر ہوا اور اوسکے بیٹیون مین سے علیحدہ
ہر ایک کو اضافہ منصب سے سرفراز فرمایا اور حسب التماس شاہزادہ سلطان پرویز کے پانصدی ذات منصب وزیر خان پر بڑھائی اور آخر ماہ مین جمعرات
کو سید عبد اللہ بارہہ نے کہ بھیجا ہوا بابا خورم کا تھا آکر ملازمت حاصل کی اور عرائض اوس فرزند نامدار کے پیش کیے کہ اون مین اخبار فتح دکن کے
تھے کہ سب امراء دکن نے اطاعت اختیار کی اور فرمانبرداری اور کنجیان قلعون کی خاصکر احمد نگر کی مجھے دی گئی مینے اسکے شکریہ مین سر نیاز
آگے پروردگار کے زمین پر رکھا اور کمال عجز و نیازمندی کی اور شادیانے بجانیکو حکم دیا شکر اللہ تعالی کا کہ ہاتھہ سے نکلا ہوا ملک پھر آیا
اور مفسدون سرکش نے اقرار عجز و ناتوانی کا کیا اور سب خراج گذار ہوئے جب یہ خبر نور جہان بیگم کی زبانی سنی پرگنہ تودہ دو لاکھہ روپیہ کے محاصل کا
اوسکو خوشخبری مین عنایت کیا بعد چہار گھڑی افواج شاہی اور تھانہ بندی کے جب بابا خورم وہان کے لوگون سے مطمئن ہوتو پیشکش وہان
کی معرفت اوسکے وکیلون بیحد و نہایت ملاحظے مین آویگی اور بابا خورم نے لکھہ بھیجا تھا کہ جن امیرونکو اس صوبہ مین جاگیر دیجاویگی اونکو اوسکے
مین ہمراہ لاونگا کہ سعادت ملازمت حاصل کرکے واپس آدین اور نشان فتح و اقبال کے بخوبی روانہ دار الخلافت ہون چند روز پہلے آنے اس
خبر فتح و اقبال کے مینے ایک رات دیوان حافظ مین اسکی فال دیکھی تھی کہ دیکھیے انجام اسکا کیونکر ہو یہ غزل نکلی سے روز ہجران و شب فرقت
یار آخر شد ٭ زدم این فال گذشت اختر و کار آخر شد ٭ مجھے حافظ مرحوم کے لسان الغیب ہونے سے ایک گونہ اطمینان ہوا اور بعد بیس
روز کے یہ خبر فتح آئی مینے بہت مطلبون کی فال دیوان حافظ مین نکالی ہے جب نکلا آخر کو ویسا ہی ہوا ہے اور کم خلاف ہوا اور انھین دنون
آصف خان کے منصب پر مینے ہزار سوار بڑھائے کہ پنجہزاری ذات و سوار سے سربلند رہے اور آخر روز مین مع بیگمات کے سیر عمارت
ہفت منظر کو گیا یہ مکان مالوہ کے اگلے بادشاہون مین کا بنوایا ہوا ہے اوسکا نام سلطان محمود خلجی تھا یہ مکان سات طبقہ کا ہے ہر طبقے مین
چار برآمدہ ہین ہر ایک مین چار چار دریچے بلندی اس مکان کی ساڑھے چون گز کی ہے اور دورہ پچاس گز کا زمین سے ساتوین طبقہ تک اکسو
اکھتر گز ہے آنے جانے مین وہان کے ایکہزار چار سو روپیہ نثار ہوئے پھر عبد اللہ خان کو خطاب سیف خانی سے سرفراز کیا اور خلعت مع
ہاتھی گھوڑے اور خنجر مرصع کے دیکر اوسکو سربلند کیا اور بابا خورم کی خدمت مین رخصت فرمایا اور ایک لعل زیادہ تیس ہزار روپیہ کی قیمت کا اوسکے
ہاتھہ فرزند بلند اقبال کو بھیجا کہ اوسکی قیمت پر نظر نکرے چونکہ مینے اسکو مدتون اپنے سر پر باندھا ہے مبارک جانکر بھیجا گیا اور سلطان محمود خویش
ابو الحسن بخشی کو اوپر خدمت بخشیگیری اور واقعہ نویسی صوبہ بہار کے مقرر کیا اور رخصت کے وقت ہاتھی بھی اوسکو عنایت کیا پھر
ہمراہ بیگمات کے سیر نیل کنڈہ کو کہ قلعہ مانڈو کے عمدہ مقامون مین سے ہے گیا مین شاہ بداغ خان کہ امراء معتبر سے میرے والد کے تھا
جبکہ اوسکے پاس یہ ملک جاگیر مین تھا تو اوسنے یہان ایک عمدہ عمارت بنائی تھی مین اوس مقام دلکش مین دو تین گھڑی ٹھہر کر لوٹ آیا اور
چونکہ مخلص خان دیوان اور بخشی صوبہ بنگالہ سے امور لائق مینے سنے تھے اس واسطے اوسکے منصب سے ہزاری ذات اور دو سو
سوار کم کیے ساتوین تاریخ ایک مست ہاتھی گجراج نام عادل خان کی پیشکش مین کا واسطے رانا امر سنگہ کے بھیجا اور گیارہوین کو بقصد شکار
ایک منزل قلعہ سے باہر آیا لیکن بباعث کیچڑ اور بارش کے ایک قدم چلنا دشوار تھا لوگون کا رنج اور جانورون کی ہلکانی خیال کرکے لوٹ گیا پھر
ہدایت اللہ کو کہ خدمت توزک اور کار حضور مین بہت چالاک ہے خطاب فدائی خان سے سرفراز کیا اوس سال ایسی بارش ہوئی کہ پورانے
سوبرس کے لوگون نے کہا کہ ہمین ایسی بارش یاد نہین چالیس دن برابر جھڑی رہی بسبب شدت باد و باران کے اکثر مکانات نئے پورانے
گر گئے اور ایک رات ایسی رعد کی کڑک سے بجلی گری کہ کبھی ویسی آواز نہ سنی تھی بیس آدمی زن و مرد اوسمین ضائع ہوئے اور اکثر پختہ

مکانات پھٹ گئے کوئی آدا اوس سے زیادہ سخت نہین جنگل اور پہاڑون مین اسقدر سبزہ اور پھول ہوتے ہین کہ بیان اونکا نہین ہوسکتا معلوم نہین
کہ ہندمین مانڈو کے برابر اور کوئی مقام عمدہ آب و ہوا اور لطافت جا اور صحرا مین اور بھی ہو خاصکر برسات مین کہ موسم گرمی کا ہوتا ہی لیکن
یہان گھرون مین شبکو لحاف اوڑھ کر سوتے ہین اور دن کو مطلق پنکھے کی حاجت نہین ہوتی یہان کی خوبیون مین سے جسقدر لکھا جاوے
حقیقت مین کم ہوگا یہان دو چیز ایسی دیکھین کہ کہین ہندوستان مین نہ دیکھی تھین ایک جنگلی کیلا کہ اس قلعہ کے جنگل مین خود روبہت
اوگا ہی دوسرے گھونسلے ممولا کے جسکو فارسی مین سیچہ کہتے ہین آج تک کسی شکاری نے اوسکا گھونسلا نہ دیکھا تھا عجب اتفاق ہی یہان
کے رشک عمارت مین اوسکا گھونسلا ملا اوسمین دو بچہ ممولا کے تھے پھر سہ پہر کے وقت پنجشنبہ کو اونیسوین تاریخ مع بیگمات سکر تالاب
کی سیر کو گیا مین وہان کے مکانات مالوہ کے اگلے حاکمون کے بنوائے ہوئے ہین اور واسطے اعتماد الدولہ صوبہ پنجاب کے ایک ہاتھی خاصہ
حکمت جیت نام راہ مین عنایت کیا شام تک اونھین عمدہ مکانات مین رہا اور بعد نماز شام کے دولتسرا کو لوٹ آیا اور جمعہ کے دن ایک
ہاتھی ابنا دل نام کہ جہانگیر قلی خان نے بطریق پیشکش بھیجا تھا ملاحظہ ہوا پھر بعضے لباس اور سامان خاص اپنے پہننے کے واسطے مقرر کرکے
حکم کیا اور کوئی ایسا نہ پہنا کرے مگر جسکو مین عنایت کیا کرون اون مین سے ایک دگلہ نادری ہی کہ قبا کے اوپر پہنا کرتے ہین درازی
اوسکی نیچے کمر تک کی ہی اور آستین اوسمین نہین ہین آگے تکمہ لگتا ہی مردم ولایت اوسکو کردی کہتے ہین مین نے اوسکا نام نادری
رکھا ہی دوسرا جامہ شال طوس کا ہی کہ میرے والد بزرگوار نے اوسکو اپنے واسطے خاص کیا تھا اور قبا کلابتون کی کہ گریبان اور سرے مین
آستینون کے اوسمین چکن دوزی ہوا کرتی ہی اوسکو بھی میرے والد بزرگوار نے اپنے واسطے خاص کیا تھا اور قبا می حاشیہ دار اور
قبا می اطلس گجراتی اور چیرہ اور کمر بند ابریشمی جا ہوا کہ کلابتون سنہرے اور نقرئی سے مینا ہوا ہوا اور جو بانہ تھوڑے سے سوارون کا جہان خان
نے ہمراہیون سے مطابق قاعدہ سہ اسپہ اور دو اسپہ کے واسطے انتظام دکن کے اضافہ ہوا تھا اور آخر مین یہ خدمت پوری نہوئی تو مینے
حکم کیا کہ دیوانی والے اوس مصارف کو اوسکی جاگیر سے وصول کرین اور جمعرات کو چھبیسوین تاریخ مطابق چودھوین شعبان کی کہ شب برات
تھی سینے درمیان ایک مکان کے مکانات نورجہان بیگم سے کہ بڑے تالاب کے درمیان واقع ہی مجلس جشن کی آراستہ کی اور مقربان
شاہی اور امرا کو اوس محفل مین کہ آراستہ کی ہوئی بیگم کی تھی طلب کیا اور حکم کیا کہ لوگون کو موافق اونکی خواہش کے پیالے اقسام کیفیات
اور نشون کی دیوین بہتون نے وہ پیالے لیکر پیے پھر مینے فرمایا کہ جو کوئی پیالہ پیے اپنے منصب کے موافق اس مجلس مین بیٹھے
اور طرح طرح کے میوے اور کباب بطریق گزک وہان مینے مقرر کیے کہ ہر کسی کے آگے رکھین عجب مجلس آراستہ ہوئی اور شام سے تالاب کے
کنارون پر فانوس اور جھاڑ چراغون کے روشن کرا دیے تھے امید ہی کہ اس طرحکی روشنی اور کہین نہوئی ہوگی اور ان سب چراغون اور
فانوسون کا عکس پانی مین دکھتا تھا اور یہ تماشا تھا کہ گویا تمام تالاب مین آگ لگی ہوئی ہی بہت زیب و زینت سے وہ محفل آراستہ رہی
اور پیالہ پینے والون نے اپنے حوصلے سے بڑھکر پیالے نوش کیے اور سرور و خورمی ہمدوش رہی **نظم** دل افروز بزمی شد آراستہ +
سنجوبی بدانسان کہ دل خواستہ + فگندند در پیش این سبز کاخ + بساطی چو میدان ہمت فراخ + ز بس نکہت بزم میرفت دور + فلک نافہ شبہای پر
از بخور + شدہ جلوہ گر نازنینان باغ + رخ افروختہ ہر یکے چون چراغ + بعد گذرنے تین چار گھڑی رات کے مردون کو رخصت کرکے اہل محل
کو طلب کیا ایک پہر رات اس مقام خوشی مین صرف کرکے حسب دلخواہ مینے عیش و خوشی جو اس پنجشنبہ مین بعضے کام آگے آگئے تھے
اول یہ کہ روز ہمارے جلوس کا تھا دیگر یہ کہ دو نیم شب برات تھی اور بھی دن راکھی کا تھا کہ پہلے بیان کیا گیا اور ہنود ون کا یہ معتبر ہی بنا بران
بسبب سعادت کے اس روز کا مبارک شنبہ نام رکھا اور ۲۷ کو تیر کا سو بخطاب بروش خان سرفراز ہوا روز دوم چہار شنبہ جیسا کہ چہار شنبہ
ہلوا چھا ہوا تھا یہ برخلاف ہوا اسواسطے اسدن کا نام شوم کم شنبہ رکھا کہ ہمیشہ یہ دن جہان سے کم ہو جیو دوسری خبر جو اوسکا یادگار تو ز جی

کو عنایت کرکے فرمایا ہمنے کہ آیندہ اسکو بہادر بیگ کہا کرین اور اسی روز جے سنگہ فرزند راجہ مہا سنگہ کہ بعمر بیس برس کی ہی بلایا ہوا ملاقات کو آیا
اور ایک ہاتھی نذر کو لایا ایک پہر اور تین گہڑی دن مبارک شنبہ دوم ماہ شہریور کو بارادہ سیر جانب نیل کیا اور اوسطرف کو سوار ہوکر وہانسے
ہوکر سے عیدگاہ اور ٹیلے کہ نہایت سبزی اور شگفتگی پر تہے گل چنپا اور دوسرے پہول صحرائی اسقدر کہلے تہے کہ جس طرف نظر جاتی
تہی پہول و سبزہ نظر آتا تہا بہ ہزار مسرت سگے داخل محلسراے مین ہوے جو دو بارہ چرچا ہوتا تہا کہ جنگلی کیلے سے ایک طرح کی شیرینی ملتی ہی کہ
اکثر درویش و ارباب احتیاج اوسکو قوت اپنا کرتے ہین فکر اوسکے دریافت کی مینے کی معلوم ہوا کہ وہ میوہ کیلے بیمزہ ہی یہانتک کہ
طرف ڈاڑہی کے کہ جسمین سے کیلہ نکلتا ہی ایک پارچہ شیرینی پسندیدہ ہوے کا کہ بالکل مزہ پالودہ کا رکہتی ہین اور معلوم ہوتا ہی کہ آدمی اوسکو
کہاتے ہین اور اوسکے مزہ سے بہت خوش ہوتے ہین کبوتران نامہ بر کی بہی باتین سنی گئی تہین کہ زمانہ خلیفون بنی عباس کے کبوتران
بغدادی کو نامہ بر کرتے تہے اور سچ ہی کہ جنگلی کبوتر دس پندرہ ٹہرے پہرے کے ہین سکہلاے تہے ہمنے کبوتر بازون کو فرمایا کہ انکو سکہلاوین کبوتر بازون
نے کئی جوڑون کو ایسا تعلیم کیا کہ پہلے دن ٹہرنا اور پرواز اونکا ہمنے دیکہا اگر کثرت بارش کی بہت ہوتی ہی تو دو اڑہائی بلکہ ڈیڑہ پہر
مین برہانپور پہونچے تہے اگر ہوا نہایت صاف ہوتی تہی تو اکثر ایک پہر مین پہونچتے تہے اور بعضے کبوتر چار گہڑی مین بہی پہونچتے تہے مین عرضی
بابا خورم متضمن بہیجنے افضل خان و رای رایان اور پہونچنے ایلچیون عادل خان اور لانے پیشکشون تحفہ جواہرات و مرصع و ہتیہارون اور ہاتھی
و گہوڑون کے کہ کسی عہد و زمانے مین ایسی پیشکش نہین آئی تہی اور مشعر بہت شکرگزاری خدمات و دولت خواہی خان مذکور کے اور وفا عہد و
قول خود کا کرنا اور درخواست فرمان عنایت عنوان کی اوسکے مقدمے مین اور چاہنا خطاب فرزندی کا مع دوسری عنایتون کے کہ اب تک
اوسکے حق مین صادر نہین ہوئین تہین پونہچی جو پاس خاطر فرزند مذکور کی نہایت عزیز تہی اور اوسکی عرضی بیجا تہی ہمنے حکم فرمایا کہ منشی عطارد رقم
ایک فرمان بنام عادل خان لکہین متضمن طرح طرح کی شفقت و مہربانیون کا اور اوسکی تعریف القاب مین دس بارہ جسقدر زمانہ سابق مین لکہی جاتی
تہی زیادہ کیے اور تاکید ہوئی کہ اوسکو فرمانون مین مطلع فرزند لکہتے رہین اور صدر فرمان مین بقلم خاص اس بیت کے لکہی گئی ہے شعر
انا التماس شاہ خورم * بفرزندی شدی مشہور عالم * سوز چونکہ تہے فرمان مذکور مع نقل کے بہیجا گیا تا کہ فرزند شاہ خورم نقل کو دیکہکر اصل کو روانہ کرے
۹ مرہ روز مبارک شنبہ مع اہل محل آصف خان کے گہر گیا مین ڈیرہ اوسکا متصل دریا کے تہا نہایت لطیف و صاف اور کئی ڈیرہ اوسکے طرفون
مین تہی اور کئی جگہ چادرین گرتی تہین اور درخت انبہ وغیرہ نہایت سبز و شاداب سایہ فگن تہے قریب دو سو و تین سو پہول کیوڑہ
کے ایک درہ مین اوگے تہے وہ تمام دن نہایت خوشی و خورمی مین گذرا اور محفل شراب کی شروع ہوئی امیرون و ہمنشینون کو بہت پیالے
دیے پیشکش آصف خان کا ملاحظہ مین گذرا بہت تحفے تہے جو کچہ پسند آیا لیا باقی اوسیکو عنایت کیا اسی دن خواجہ میر ولد سلطان خواجہ نے کہ
حسب الطلب بنگش کی خدمت مین آیا تہا ملاقات کی ایک قطعہ لعل و دو دانہ موتی اور ایک ہاتھی نذر کیا راجہ بہیم نراین زمیندار ولایت گڈہہ منصب
ہزاری ذات اور پانصدی سوار سے سرفراز ہوا اور حکم ہوا کہ جاگیر بہی وطن مین علاوہ تنخواہ کے دیوین ۱۱ کو عرضداشت فرزند خورم کی پونہچی کہ راجہ
سورج مل ولد راجہ باسو کہ زمین علایت اوسکے کی متصل قلعہ کانگڑہ کے ہی عہد کرتا ہی کہ عرصہ ایکسال مین اوس قلعہ کو تصرف سرکار کے
لاؤنگا اور اوسکا اقرار نامہ بہی بہیجا تہا حکم ہوا کہ جو مطلب کہ رکہتا ہی سمجہکر اور خاطر نشان اپنی کرکے راجہ کو واسطے ملاقات کے بہیجے تا کہ بندوبست
مہمات اپنی کا کرکے بخدمت مذکور کے متوجہ ہووے اسی روز کہ یکشنبہ بارہوین تاریخ مطابق غرہ رمضان کی بعد گذرنے چار گہڑی اور سات پل
کے لڑکی فرزند مذکور کے دختر آصف خان سے پیدا ہوئی روشن آرا بیگم نام رکہا گیا زمیندار جے پور کہ گرد وہ ماندو مین واقع ہی بسبب بدبختی
استعداد اپنی کے خدائیخان کو ہمنے فرمایا کہ چند منصب دار و چار سو پانسو تفنگچی ہمراہ لیکر اوسکی ولایت پر دوڑین ۱۳ کو ایک ہاتھی فدائیخان
کو ایک ہاتھی میر جملہ کو ہمیر ولد سید مراد کو عنایت کیا ۱۶ کو جے سنگہ ولد راجہ مہا سنگہ کہ بارہ برس کی عمر مین تہا منصب ہزاری ذات و

پانسوسوار کے سرفراز ہوا میر میران ولد میر خلیل اللہ ایک ہاتھی خود پسند کے اور ایک ہاتھی باعبدستا خان کو عنایت کیا بموجب پسر راجہ
بکرماجیت بجد وسینتے بعد مرنے اپنے باپ کے صوبہ دکن سے آکر ملاقات کی ایکسو اشرفی نذر گذرانی ۱۸ کو عرض ہوئی کہ راجہ کلیان ولایت
اڈیسے کا اگر ارادہ آستان بوسی کا رکھتا ہے جو کہ اوسکی باتین ناخوشی کی سنی تھین حکم ہوا کہ اوسکو مع اوسکے بیٹے کے سپرد آصف خان کے
کرین تا تحقیقات اون باتون کی کہ جو مقدمہ اوسکے مین مذکور ہوئین تعین کرے ۱۹ کو ایک زنجیر فیل جے سنگھ کو مرحمت ہوا مبلیوین کو
دو سو سوار اور منصب کشتو مار و سکے مرحمت ہوئے کہ منصب اوسکا اصل و اضافہ دو ہزار ذات دبارہ سو سوار کا ہووے ۲۲ کو الہداد افغان
کو بخطاب رشید خانی امتیاز دیکر ہمنے پرم نرم خاصہ عنایت کیا اٹھارہ ہاتھی پیشکش راجہ کلیان سنگھ کے ملاحظے سے گذری سولہ ہاتھی اصل
فیلخانہ خاص کے ہوئے دو ہاتھی ہمنے اوسکو دیے جو ولایت عراق سے خبر وفات والدہ میر میران لڑکی شاہ اسمعیل ثانی کی کہ طبقہ سلاطین
صفویہ سے تھا بھیجی تھی اوسکو خلعت بھیجکر لباس تعزیت سے اوسکو نکالا ۲۵ کو فدائی خان خلعت پاکر باتفاق اوسکے بھائی روح اللہ اور
دیگر منصب دارون کے واسطے تنبیہ جیت پوری کے روانہ ہوئے ۲۸ کو بارادہ تماشای نربدا اور شکار اوس طرف کے قلعے سے اوترکر مع
اہل محل اوسطرف کو گئے ہم دو منزل کنارے نربدا کے اوترے چونکہ پشہ و کیک بہت تھے ایک شب ٹھیرے دوسرے دن تارا پور آئے
روز جمعہ ۳ کو مراجعت کی غرہ ماہ مہر محسن خواجہ کو کہ ان دنون ماوراء النہر سے آیا تھا خلعت اور پانچہزار روپیہ مرحمت ہوئے دوم کو بعد
تحقیقات اون مقدمات کے کہ راجہ کلیان کے باب مین عرض کیے تھے اور آصف خان واسطے تحقیقات اوسکے کے مامور ہوا تھا جو
بیگناہ واضح ہوا سعادت آستان بوسی کی پائی ایک سو اشرفی اور ایکہزار روپے نذر کیے اور پیشکش اوسکا کہ ایک سلک مروارید اسی دانہ
و دو لعل کی اور ایک پونہچی کہ اوسمین دو دانہ مروارید اور ایک لعل تھا اور صورت اسپ طلا کی جڑاؤ جواہر سے نذر سے گذرا عرضداشت فدائی خان
کی آئی کہ جو فوج قاہرہ بولایت جیت پور کی آئی زمیندار وہان کے بھاگ گئے طاقت مقابلے کی نلائے ولایت اوسکی لٹ گئی وہ اپنے
کیے سے پشیمان ہے ارادہ رکھتا ہے کہ درگاہ جہان پناہ مین حاضر ہوکر بندگی اور اطاعت کرے روح اللہ مع فوج کے اوسکے پیچھے بھیجا گیا
کہ اوسکو گرفتار کرکے درگاہ مین لاوین یا آوارہ وادی بدبختی کا کرے اور اوسکی عورتون و علاقہ دارون کو کہ بمقام زمینداران ہمسایہ کے آئین
ہین قید کرین آٹھوین کو خواجہ نظام جو رہ انار شہر موخا سے لایا تھا نذر کیے بندر مذکور سے چودہ دن مین لایا تھا اور سورت سے مندو
مین آٹھ روز مین آیا تھا کلانی انار مذکور برابر انار ٹھٹھہ کے ہے انار ٹھٹھہ کا بیدانہ یہ انار بادانہ و نازک تھا تازگی مین اوپر انار ٹھٹھہ کے غلبہ رکھتا تھا
۹ کو خبر پونہچی کہ روح اللہ اوس علاقے کے ایک گانون مین معلوم ہوا ہے کہ عورتین او متعلقان جیت پوری اس گانون مین ہین بارادہ
تلاش باہر گانون کے اوترا آدمی بھیجے کہ جو آدمی اس گانون مین ہین اونکو حاضر کرو درمیان تحقیق و تلاش کے ایک شخص تابعدار و
جانبازان زمیندار مذکور سے درمیان آدمیان گانون کے آیا جسوقت آدمی جابجا اوترے تھے اور روح اللہ کچھہ اسباب نکالکر اوپر
قابض کے بیٹھا تھا اوس شخص جانباز اور بیجے سر اوسکے کے اپنے تئین پونہچایا اور برچھا اوپر اوسکے مارا اور وہ برچھا کارگر ہوا سینہ
اوسکے سے نکلا جو برچھا کھینچا روح اللہ فوت ہوگئے آدمی جو حاضر تھے اوس مردک کو قتل اور تمام آدمی جو علیحدہ اوترے تھے ہتھیار
باندھکر روانہ گانون کو کئی گانون والون کو بجرم ٹھہرانے مخالفون و سرکشون کے ایک گھنٹہ مین قتل کیا عورتین اور لڑکیان اونکی
گرفتار ہوکر قید ہوئین گانون مین آگ لگادی ایسا جلایا کہ سوا ڈھیر راکھہ کے نظر نہین آتا تھا اور تمام لوگون نے جنازہ روح اللہ کو پاس
فدائی خان کے روانہ کیا روح اللہ کی مردانگی مین کچھہ کسر نہ تھی بسبب غفلت کے یہ مقدمہ ہوا جو نشان آبادی کا اوس ولایت مین تھا زمیندار
وہان کے پہاڑون اور جنگل کو چلے گئے پوشیدہ اور گمنام ہوئے پاس فدائی خان کے آدمی بھیجا عرض بخشش گناہون کی کی حکم ہوا
کہ اوسکو قول کرکے درگاہ مین لاوے منصب مودت خان کا اصل اور اضافہ بشرط نیت و لبود کرنے پر یہان زمیندار خپسند کے ہزار

سرفرازی اوس سے آزار تمام پاتے ہین ہزاری ذات اور پنجسو سوار مقرر ہوا ۱۳ امر کو راجہ سورج مل ہمراہ تقی بخشی توزک یا خودم کے آنے
اگر ملاقات کی جو مطلب کہ رکھتا تھا تمام عرض کیا جس کام کا اقرار کیا تھا واجبی کیا موافق عرض فرزند شاہ عالیہ کے بعنایت علم اور نقارہ کے
سربلندی پائی تقی کو کہ اوسکے ہمراہ تھا کچھو مرصع دیا اور مقرر ہوا کہ اپنا کام کر کے جلدی روانہ ہو اور منصب خواجہ علی بیگ مرزا کہ واسطے حفاظت
اور حراست احمدنگر کے مقرر ہوا تھا پنجہزاری ذات اور سوار کا حکم ہوا نور الدین علی اور خواجگی طاہر و سید خان محمد و مرتضی و ولی بیگ ہر ایک کو
ایک زنجیر فیل مرحمت کیا۔ اسکو منصب حاکم بیگ اصل و اضافہ ایک ہزاری ذات و دو سو سوار مقرر ہوا اور اوسیدن راجہ سورج مل کو خلعت
دہاتی اور گھوڑہ مع مرصع اور تقی کو خلعت دیا اور خدمت کانگڑہ پر رخصت کیا جو بھیجے ہوئے فرزند بلند اقبال شاہ خورم ساتھہ ایلچیون عادل خان
کے اور وہ پیشکش جو بھیجی تھی داخل برہانپور ہوئے اور خاطر اوس فرزند کی بالکل مہمات صوبہ دکن سے جمع ہوئی صاحب صوبگی برار و
خاندیس و احمدنگر سپہ سالار خانخانان سے عرض کی شاہ نواز خان بیٹے اوسکے کو کہ حقیقت مین خانخانان جوان ہے بارہ ہزار سوار موجود
واسطے ضبط کرنے ولایت فتح کی ہوئی کے بھیجا اور ہر جگہ اور ہر موقع پر جاگیر مین ایک کے معتبرون مین سے دیکر بند وبست وہان کا حسب لحکم
لائق و مناسب تھا کیا اور تمام لشکر سے کہ ہمراہی اوس فرزند کے مقرر تھا تیس ہزار سوار اور سات ہزار پیادہ برقنداز وہان چھوڑکر تمام باقی
آدمی کہ پچیس ہزار سوار اور دو ہزار توپچی تھے ہمراہ لیکر روانہ ملاقات کا ہوا روز مبارک شنبہ ۲۰ مہر ماہ الہی کو سنہ ۱۲ جلوس موافق
یازدہم شہر شوال سنہ ۱۰۲۶ ہجری بعد گذرنے تین پہر ایک گھڑی قلعہ ماندو مین ساتھہ ساعت مبارک کی اور خوشی کے نیکی ملاقات کی حاصل کی
اور جو عرصہ جدائی کا پندرہ مہینے اور گیارہ دن کا ہوا تھا بعد ادا کرنے آداب کورنش و زمین بوسی کے جھروکے مین ہمنے بلایا اور نہایت
محبت و شوق سے بے اختیار اپنی جگہ سے اوٹھکر بغل مین مہربانی سے لیا جسقدر کہ اوسنے آداب و فروتنی مین زیادتی کی
ہمنے عنایت و مہربانی زیادہ کی اور اپنے پاس بیٹھنے کا حکم فرمایا ہزار اشرفی و ہزار روپیہ بطور نذر اور اسیقدر برسم تصدق گذرانا اور جو وہ وقت
ہوسکی جب پیشکش دیکھنے کا نہ تھا اسواسطے فیل سرناک کہ عادلخان کے سب ہاتھیون مین عمدہ تھا اور صندوقچہ بھرا ہوا نفیس جواہرات [illegible]
ملاحظہ مین گذرا پھر بخشیون کو حکم ہوا کہ جو امرا ہمراہ اوس فرزند کے آئے ہین موافق منصب کے باریاب ہون اول خانجہان نے ملازمت حاصل کی
ہمنے اوسکو آگے بلوا کر دولت قدمبوس سے سرفراز کیا ہزار مہر اور ہزار روپیہ نذر اور صندوقچہ بھرا جواہرات کا پیشکش کیا ہمنے اوسکی پیشکش مین سے
اسباب قیمتی چھیالیس ہزار کا پسند کیا پھر عبداللہ خان نے آستانہ بوسی کر کے سو مہرین نذر کین پھر مہابت خان نے زمین بوسی سے سربلندی
پائی سو اشرفی اور ہزار روپیے نذر کیے اور کچھہ جواہرات اور جڑاؤ ہتھیار پیشکش کیے قیمت اونکی ایک لاکھہ چوبیس ہزار روپیہ ہوا اوس مین ایک لعل
گیارہ مثقال کا تھا کہ پرسال ایک فرنگی اوسکو اجمیر مین بیچنے لایا تھا اور دو لاکھہ روپیہ مانگتا تھا جوہری قیمت اوسکی اسی ہزار روپیہ کہتے تھے
جب وہ سودا نہ ہوا تو اوسکو پھیر لے گیا برہانپور مین مہابت خان نے اوسے لاکھہ روپیے کو خریدا پھر راجہ بہاو سنگہ نے ملازمت حاصل کر کے ہزار
روپیہ نذر کیے اور کچھہ جواہرات اور جڑاؤ ہتھیار پیشکش گذرانے اور اسیطرح داراب خان پسر خانخانان اور سردار خان برادر عبداللہ خان اور
شجاعت خان عرب اور دیانت خان اور شہباز خان اور معتمد خان بخشی اور اودارام کہ عمدہ سردارون نظام الملک سے ہے اور بعد اسکے شاہ خورم
کے اکثر سلک دولت خواہون مین منتظم ہوا ہے اور باقی امرا نے موافق مراتب منصب کے ملازمت حاصل کی پھر عادل خان کے وکیلون نے زمین بوسی
کر کے عرضداشت اوسکی پیش کی اول اس سے جلدی فتح زمانہ مین منصب بست ہزاری اور دس ہزار سوار فرزند اقبال مند کو مرحمت ہوئے تھے
جب مہم دکن کو روانہ ہوا خطاب شاہی کا پایا اب بعوض فتح اس مہم کے منصب سی ہزاری ذات اور بیس ہزار سوار کا اور خطاب شاہجہانی ہمنے
اوسکو عنایت کیا اور حکم کیا کہ بعد اسی دربار مین صندلی چوکی قریب تخت کے بچھا کرے کہ وہ فرزند اوسپر بیٹھا کرے اور یہ خاص عنایت
اوسی کی ہیلے ہمارے یہان ایسکی رسم تھی اور خلعت خاص مع چارقب زربفت دوز کہ گریبان اور سر آستین اور حاشیہ دامن موتیون

مین سلا ہوا تھا پچاس ہزار روپیہ قیمت کا اور شمشیر مرصع مع پردلہ مرصع اوسکو عنایت فرمایا اور واسطے اوسکی سرفرازی کی خود جھروکے سے اوترکر جواہر
جواہرات کا اور خوان زر کا اپنے ہاتھ سے اوسپر مینے نثار کیا اور سرناک ہاتی کو قریب بلا کر دیکھا حقیقت مین جیسا مشہور تھا اوس سے زیادہ
عمدہ اور خوبصورت تھا ویسا ہاتھی کم ہوگا مینے بہت پسند کیا اور اوسپر سوار ہوکر اندر دولت خانہ خاص کے لیگیا اور اوسپر نثار کرنیکا حکم کیا کہ اندر
دولت خانہ کے اوسکو رکھیں اور نام اوسکا نوربخت رکھا جمعہ کو چوبیسوین تاریخ راجہ بہرجیو زمیندار بگلانہ نے آکر ملازمت حاصل کی اصلی نام اوسکا پرتاب ہے
لیکن وہان کے راجہ کو بہرجیو کہتے ہین ڈیڑہ ہزار سوار اوسکے یہان نوکر ہین کام کے وقت مین ہزار سوار جمع کرلیتا ہے ملک بگلانہ کا درمیان گجرات
اور خاندیس اور دکن کے ہے وہان دو مضبوط قلعے ہین سالیر اور مالیر نام سبب ہونے قلعہ مالیر کے آبادی مین یہ خود رہتا ہے وہ ملک سیرآب بہت
ہے انبہ وہان بڑا اور بہت عمدہ ہوتا ہے اور نو مہینے تک رہتا ہے انگور بھی وہان بہت ہین لیکن نامی اور عمدہ نہین اور اگرچہ راجہ حکام گجرات و خاندیس
اور دکن سے موافقت رکھتا ہے لیکن کبھی یہان ملاقات کو نہین گیا اور جب کوئی اسکا ملک لینا چاہتا ہے تو یہ اور کی مدد سے اوسکی دست درازی
سے محفوظ رہتا ہے جب گجرات اور خاندیس اور دکن عنایت ایزدی سے میرے والد کے تصرف مین آیا تو وہ نے برہان پور مین آکر سعادت
زمین بوس میرے والد کی حاصل کی اور سلک بندگان مخلص مین داخل ہوکر سہ ہزاری منصب سے سرفراز ہوا اب کہ شاہجہان برہانپور مین پہونچے
تو وہ سے آکر گیارہ ہاتھی پیشکش کیے اور ملازمت حاصل کی اور اوسی فرزند کے ہمراہ حاضر درگاہ ہوا موافق اپنے اخلاص اور بندگی کے عنایات
شاہی سے سربلند ہوا اور عنایت شمشیر مرصع اور فیل اور اسپ اور خلعت سے امتیاز پایا مینے اوسکو تین انگوٹھیان یاقوت اور الماس اور
لعل کی مرحمت کین مبارک شنبہ کو ستائیسوین تاریخ نورجہان بیگم نے جشن فتح فرزند شاہجہان کا کیا اور شاہجہان کو بھاری خلعت مع نادری
کہ جڑاو پھولون اور موتیون مین آراستہ تھی اور جڑاو سرپیچ عمدہ جواہرات کا اور دستار مع طرہ مروارید اور کمربند مسلسل مروارید کا اور شمشیر مع پردلہ
مرصع اور پھولکٹارہ اور دو گھوڑے مع زین جڑاو اور خاصہ ہاتھی مع دو مادہ فیلون کے عنایت کیا اور اسیطرح فرزند شاہجہان کے بیٹون کو اور بیگمات
کو خلعت و زین ساز سامان بخشا اور اوسکے عمدہ نوکرون کو گھوڑے اور خلعت اور خنجر جڑاو مرحمت کیے غرضکہ تین لاکھ روپے اوسکے اس جشن مین
صرف ہوئے اور مینے اوسیدن عبد اللہ خان اور اوسکے بھائی سردار خان کو خلعت اور اسپ دیکر کالپی کیطرف کہ اونکی جاگیر مین تھی رخصت
کیا اور شجاعت خان کو بھی اوسکی جاگیر کیطرف کہ صوبہ گجرات مین تھی تنخواہ و خلعت اور ہاتھی دیکر رخصت فرمایا اور سید حاجی کو کہ بہیرو دلبہ
کا تھا گھوڑا دیکر رخصت کیا اور جب مکرر سنا کہ خان دوران خان پیر و ضعیف ہوگیا ہے طاقت سواری اور دورہ کی نہین رکھتا ہے اور صوبہ
کابل و بنگش مین کہ ملک فتنہ خیز ہے حاکم جوان قوی چاہیے کہ واسطے تنبیہ پٹھانون کے ہمیشہ سوار ہو اور دورہ کیا کرے چونکہ احتیاط منظر بادشاہی
کی ہے اسواسطے مینے مہابت خان کو صوبہ دار کابل و بنگش وغیرہ کا کیا اور خلعت عنایت کرکے رخصت کیا اور خاندوران کو ملک ٹھٹھہ کی
حکومت سے سرفرازی دی اور ابراہیم خان فتح جنگ اوسنے پچاس ہاتی بہار سے پیشکش بھیجے تھے ملاحظے سے گذرے وہان کیلے
واسطے لوگ سو کیلے لائے آج تک ویسا کیلا نہ کھایا تھا ہر چند ایک انگشت کا تھا لیکن بقدر شیرین کہ کوئی کیلا ویسا نہین ہوتا البتہ کچھ ثقل تو
تھا کہ جب دس کیلے مینے کھائے تو گرانی معلوم ہوئی اگرچہ کیلا لائق کھانیکے نہین مگر واسطے گرانی کے یہ بہتر ہے اسی سال ۱۳ ماہ مہر تک
مقرب خان نے احمد گجرات سے ڈاک چوکی مین پونہچائے اوسی تاریخ مینے سنا کہ محمد رضا ایلچی میرے بھائی شاہ عباس کا آگرے مین دستون
کے عارضے سے مرگیا اور محمد قاسم سوداگر کو کہ میرے بھائی کیطرف سے آیا تھا اپنا وصی کرگیا ہے اسواسطے مینے حکم کیا کہ بموجب اوسکی وصیت
کے اوسکے اسباب اور سامان کو حوالہ اوسکے کرین کہ شاہ ایران کی خدمت مین پہونچاوے اور وہا سے روپیہ اوسکے وارثون کے سپرد
کرین اور سید کبیر اور بختر خان وکلاء عادل خان کو خلعت اور ہاتھی مرحمت فرمائے مبارک شنبہ کو تیرہوین آبان ماہ الہی کو جہانگیر قلی بیگ
ترکمان نے کہ خطاب جانسپار خانی سے سرفراز ہے دکن سے آکر ملازمت حاصل کی اوسکا باپ ایران کے امرا مین سے تھا مہر کے

والد کے عہد مین ولایت سے آیا تھا [illegible] نے اوسکو منصب دیکر صوبہ دکن مین بھیجا وہ وہین رہا اگرچہ کرر حاضر حضور ہوا ہی لیکن اب کہ شاہجہان نے
اگر اوسکی اخلاص مندی اور جانسپاری بیان کی تو مینے اوسکو جریدہ درگاہ مین طلب فرمایا کہ باریاب ہو کر پھر لوٹ جاوے اور راوسیدن اودارام
کو منصب سہ ہزاری ذات اور چودہ سو سوار سے سرفراز کیا ذات کا برہمن ہی عنبر کے یہان بڑا معتبر تھا جب شاہ نواز خان عنبر سے لڑنے گیا تھا تو
آدم خان حبشی اور جادو راے اور بابو رای کانتھہ اور اودارام اور چند سردار نظام الملک سے اوس سے جدا ہو کر شاہ نواز خان سے آملے
تھے اور بعد شکست عنبر کے عادل خان کی نرمی اور عنبر کے فریب سے ترک بندگی اور دولت خواہی کر کے چلے گئے عنبر نے آدم خان سے
قرآن شریف درمیان کر کے وقت غفلت مین فریب سے پکڑا اور قلعہ دولت آباد مین مقید کیا یہان تک کہ آخر اوسکو مارڈالا اور بابو راے
کانتھہ اور اودارام عادل خان کے یہان گئے عادل خان نے اونکو اپنے یہان آنے نہ دیا اور بابو راے چند دنون مین اپنے کسی آشنا کے
فریب سے مارا گیا اور اودارام پر عنبر نے فوج بھیجی اوسنے خوب لڑ کر فوج عنبر کو شکست دی پھر اوس ملک مین رہ نسکا سرحد پر ملک شاہی کے چلا آیا
اور امان لیکر مع اہل و عیال فرزند خورم کے پاس حاضر ہوا فرزند شاہجہان نے اسپر بہت عنایت اور مہربانی کی اور منصب سہ ہزاری ذات اور
ہزار سوار کا امیدوار کیا اور ہمراہ اپنے درگاہ مین لایا چونکہ وہ بندہ کار آمدنی تھا مینے پانسو سوار اور اوسکے اضافہ فرمائے اور شہباز خان کو
کہ منصب دو ہزاری ذات اور ڈیڑہ ہزار سوار کا رکھتا تھا پانسو سوار اور عنایت کیے اور فوجدار سرکار سارنگپور اور بعضے صوبہ مالوہ کا کیا اور خانجہان
کو خاصہ گھوڑا اور ہاتھی مرحمت فرمایا مبارک شنبہ کو دسوین تاریخ ماہ مذکور کی فرزند شاہجہان نے اپنی پیشکش ملاحظے مین گذرانی جواہرات اور جڑاو
ہتھیار اور ساز سامان اور پارچے نفیس ہر قسم کے سب صحن جھروکہ مین آراستہ کیے اور ہاتھی اور گھوڑے مع سامان طلائی اور نقرئی سجا کر اونکے پاس کھڑے
کیے مینے اوسکی خاطر جھروکے مین سے اوتر کے تفصیل اوس سامان کو دیکھا اوس مین ایک عمدہ لعل تھا کہ بندر گووہ مین اوس فرزند کے واسطے
دو لاکھہ روپیہ کو مول لیا گیا تھا وزنی سترہ مثقال ساڑھے پانچ رتی کا کہ وزن مین سرکاری لعلون سے بڑھکر تھا جوہریون نے بھی اوسکی وہی
قیمت لگائی اور ایک نیلم لاکھہ روپیہ کا کہ ویسا عمدہ اور بڑا آج تک نہ دیکھا تھا اور ایک الماس جمکورہ کا کہ قیمت اوسکی چالیس ہزار روپیہ کی تھی
جمکورہ دکن مین ایک ساگ کو کہتے ہین جبکہ میر تقی خان نظام الملک نے برار کو فتح کیا تو عورتون کے ساتھہ ایک دن باغ کی سیر کو گیا وہان ایک
عورت نے اس الماس کو درمیان ساگ جمکورہ کے پا کر نظام الملک کے پاس لیگئی اوس روز سے اسکا نام الماس جمکورہ ہوا اور احمد آباد سے
ابراہیم عادلخان کے ہاتھہ لگا اور ایک زمرد تھا اوسی عادل خان کی پیشکش مین کا اگرچہ نیا تھا مگر ویسا خوشرنگ اور نفیس کم دیکھا تھا اور دو
موتی کہ ایک نو ماشہ گیارہ رتی قیمتی پچیس ہزار روپیہ کا تھا نہایت گول و صاف اور دوسرا الماس قطب الملک کی پیشکش مین کا کہ تیس ہزار
روپیہ اوسکی قیمت تھی اور ڈیڑہ سو ہاتھی کہ اون مین سے تین ہاتی مع زنجیر طلائی اور نقرئی وغیرہ کے تھے بیس ہاتھی اون مین سے مینے داخل
فیلخانہ خاص مین کیے پانچ اون مین بہت عمدہ اور نامی تھے ایک نور بخت نام کہ فرزند خورم نے پہلے دن نذر کیا سوا لاکھہ روپیہ قیمت کا
دوسرا مہوبت نام کہ عادل خان نے دیا تھا لاکھہ روپیہ قیمت تھی مگر مینے اوسکا نام درجن سال رکھا اور بخت بلند اوسیکی پیشکش مین کا کہ اوسکی
قیمت بھی لاکھہ روپیہ تھی مینے اوسکا نام گران بار رکھا چوتھے ہاتھی کا نام قدوس خان اور پانچوین فیل کا نام ام رضا تھا یہ دونون قطب الملک کے
یہان سے آئے تھے لاکھہ لاکھہ روپیہ انکی بھی قیمت مشخص ہوئی باقی اوس مین ایک سو گھوڑے عربی اور عراقی کا اکثر اون مین خوب تھے
اونمین سے تین کا زین اور سامان مرصع تھا غرضکہ اگر سب پیشکش بابا خورم کی خاص اور وہ جو کچھہ کہ امرا دکن سے لایا ہی مفصل تحریر ہو تو بیان
بڑھجاوے مجمل یہ ہی کہ جو کچھہ مینے اونکی سب پیشکش سے قبول فرمایا قیمتی ۲۰ لاکھہ روپیہ کا تھا اور سوا اسکے سامان دو لاکھہ روپیہ کا اپنی والدہ نورجہان
بیگم کے نذر کیا اور ساٹھہ لاکھہ روپیہ اور والدہ اور بیگمون کو دیے کہ یہ سب بحساب ایران چھیتر ہزار تومان ہوے اور سڑسٹھہ لاکھہ اسی ہزار خانی
رائج توران کی ایسی پیشکش اس سلطنت مین کبھی نہ ہوئی تھی مینے فرزند مذکور پر کمال شفقت اور عنایت کی اور مین اوس سے نہایت راضی

ہون کہ سب اولاد مین لائق تر یہی ہے اللہ تعالی اوسکو عمر و دولت سے برخوردار کرے اور چونکہ مینے کبھی تمی کا شکار نہین کیا تھا اور گجرات کے سمندر کے دیکھنے کا مشتاق تھا اور قراولون نے مقام [illegible] ہاتھی
شکار کا دیکھنا لکھا تھا سو مینے مقرر کیا کہ بعد دیکھنے احمد آباد اور سمندر کے لوٹتے وقت کہ موسم گرما اور زمانہ شکار ہاتھی کا ہوگا تو شکار سے فراغت حاصل کرکے دار الخلافت آگرہ کو
روانہ ہونگا اس خیال سے حضرت مریم زمانی اور باقی بیگمات کو مع اسباب اور کارخانجات سلطانی کے روانہ آگرہ کیا اور خود مع ضروری ہمراہیون کے
بطریق سیر و شکار صوبہ گجرات کو چلا اور شب جمعہ ماہ آبان مین بساط کے ماندو سے کوچ کرکے کنارے تال کالیہ کے مقام کیا جمعہ شکار مین ایک نیلگاو بندوق
سے مارا اور شنبہ کی رات مہابت خان کو اسپ و فیل خاصہ عنایت کرکے اور صوبہ داری کابل اور بنگش کے روانہ فرمایا اور اوسکے التماس
سے رشید خان کو خلعت اور ہاتھی اور گھوڑا اور خنجر مرصع دیکر اوسکی کمک کے واسطے مقرر فرمایا اور ابراہیم حسین خان کو بخشی دکن مقرر کیا اور میرک حسین
کو اوس صوبہ کا اخبار نویس کیا راجہ کلیان پسر راجہ ٹوڈرمل کہ اوڑیسہ سے آیا تھا بسبب اوسکے چند قصورون کے تھوڑے دنون سلام سے محروم
رکھا اور بعد ثبوت اوسکی بیگناہی کے اسپ اور خلعت دیکر ہمراہ مہابت خان کے مہم بنگش پر معین کیا دوشنبہ کے دن عادل خان کے وکیلون کو
طرہ جڑاو دکھنی عنایت ہوا اور جو افضل خان اور رای رایان فرزند شاہجہان کے نوکرون نے اس خدمت کو بخوبی سرانجام دیا تھا اس واسطے
اون دونون کو اضافہ منصب سے سرفراز فرماکر رای رایان کو خطاب بکرماجیت سے کہ ہندی مین عمدہ خطاب ہے ممتاز فرمایا بیشک وہ بندہ شایستہ
لائق تربیت ہے اور تیسرے شکار مین جاکر دو نیل گاو بندوق سے مارے دوشنبہ کو پھر ساڑھے چار کوس کوچ کرکے موضع کچھن مین اوترا اور تینون
کو تین نیل گاو مارے اون مین سے بڑا بارہ من کا تھا اور اوس روز مرزا رستم سے عجیب ایک خطا واقع ہوئی کہ بندوق بھر کر سینہ سے لگائی
اور گولی کو بسبب روانہ ہونے کے چاب رہا تھا کہ توڑے سے بندوق نے آگ لیلی اور بقدر ایک بالشت کے اوسکا سینہ جل گیا اور
ریزہ باروت نے بدن مین گھس کر زخمی کیا اس سے مرزا کو نہایت الم پہونچا سولوین کو چار نیل گاو شکار ہوے مبارک شنبہ واسطے سیر
درہ کوہی کے کہ اوس مین آب روان بہتا گیا بیس گز اوپر سے وہان پانی گرتا تھا وہان مے نوشی مین مشغول رہا اور دن اوس تماشے مین گذرا کر
لشکر مین لوٹ آیا اوس روز راجہ جیت پور کا کہ فرزند شاہجہان کی عرض سے اوسکا گناہ معاف کیا تھا دولت آستانہ بوسی سے مشرف ہوا
پھر جمعہ کو متفرق نیل گاو اور دو مادہ شیر شکار ہوے پھر جو قراولون نے عرض کی کہ پرگنہ حاصل پور مین شکار بہت ہے سب لشکر کو یہان چھوڑکر
بیسوین کو خاص لوگون کے ساتھ حاصلپور مین کہ تین کوس تھا گیا میر حسام الدین ولد میر جمال الدین حسین انجو کو کہ عضد الدولہ کا خطاب
رکھتا تھا منصب ہزاری ذات اور چار سو سوار سے مع اصل و اضافہ سرفراز کیا اور یادگار حسین قوس بیگی اور یادگار قورچی کو کہ مہم بنگش پر مقرر
ہوے تھے ہاتھی مرحمت ہوے اور اسی تاریخ انگور بیدانہ حسینی کابل سے آئے زبان شکر یہ انعامات الہی سے قاصر ہے کہ مسافت تین ماہ پر
انگور تر و تازہ عنایت کیے پھر متفرق چند نیل گاو اور شکار ہوے چوبیسوین کو کنارے تال حاصلپور پر بزم پیالہ منعقد ہوئی فرزند شاہجہان
اور بڑے امیرون کو پیالے عنایت ہوے یوسف خان پسر حسین خان کو کہ لائق تربیت تھا منصب سہ ہزاری ذات اور ڈیڑہ ہزار سوار
سے مع اصل و اضافہ سرفراز کیا اور فوجداری گونڈوانہ پر رخصت فرمایا اور سوا اسکے فیل اور خلعت انعام مین دیا میر رای بہاری داس
دیوان صوبہ دکن کا سعادت آستانہ بوسی سے ممتاز ہوا جمعہ کے دن جان سپار خان کو عنایت نشان سے سربلند کرکے اسپ و خلعت
مرحمت کیا اور دکن کیطرف رخصت فرمایا چھبیسوین کو دو کوس کوچ کرکے موضع کمال پور مین منزل کی اور راہ مین ایک نیل گاو مارا اور اسی روز
رستم خان کہ شاہجہان کے عمدہ نوکرون مین سے ہے اور برہان پور سے مع لشکر راجہ گونڈوانہ پر معین ہوا تھا ایک سو دس ہاتھی اور سوا
لاکھ روپیہ پیشکش کے لیے ہوے اس تاریخ مین آستانہ بوسی سے مشرف ہوا اور زاہد خان پسر شجاعت خان منصب ہزاری ذات اور
چار سو سوار سے مع اصل و اضافہ سرفراز ہوا ستائیسوین کو شکار باز و جرہ کا کھیلا اور راہ مین نیلگاو دیکھی ماری اور میسوین کو بہلول میانہ
اور آکے یار کوکلانے مہم گونڈوانہ سے آکر ملازمت حاصل کی یہ بہلول خان پسر حسین میانہ کا ہے اور میانہ ایک فرقہ ہے افغانون کا بیلے حسن نگر

صادق خان کا تھا گرادم اواشناس ہی پہر ا شاہی غلامون مین داخل ہوا اور خدمت دکن مین مرا پھر اوسکے بیٹے منصبون سے سرفراز ہوے
اوسکے آٹھ بیٹون مین سے دو بیٹے خوب شمشیرزن نکلے اون مین سے تیسرے نے ابتداے جوانی مین وفات پائی اور یہ بہلول رفتہ رفتہ
ہزاری منصب سے سربلند ہوا اور شاہجہان نے برہانپور مین جاکر اوسے لائق پرورش دیکھکر منصب ڈیڑہ ہزاری ذات اور ہزار سوار سے امیدوار
کیا مجکو اوسنے آج تک نہ دیکھا تھا لیکن چونکہ کمال مشتاق تھا اسواسطے بیٹے اوسکو طلب کیا بیشک خوب خانہ زاد ہی اور جیسے اوسکا باطن
شجاعت سے آراستہ ہی ظاہر اوسکا بھی وجاہت سے خالی نہین منصب تجویز کیا ہوا شاہجہانکا بیٹے اوسکو عنایت کیا اور خطاب سربلند خان کا
دیا اور سالہ یار کو کا بھی بندہ لائق تربیت ہی اوسکو خدمت حضور سے مین سزاوار جانکر بلوالیا پھر غرہ ماہ آذر کو شکار مین جاکر نیلگاو مارا اور اوس روز
اخبار کشمیر سے ظاہر ہوا کہ ایک ابریشم فروش کے گھر دو لڑکیان جوڑوان پشت کی طرف پیدا ہوئین باقی اعضا جدا تھے اور تھوڑی دیر زندہ
رہکر مرگئین دوسری تاریخ مبارک شنبہ کو کہ کنارے تال کے خیمہ برپا ہوا اور بزم پیالہ مرتب ہوئی لشکر خان کو خلعت اور ہاتھی مرحمت ہوا اور بخدمت
دیوانی صوبہ دکن سے سرفراز فرمایا منصب اوسکا مع اصل و اضافہ ڈھائی ہزاری ذات اور ڈیڑہ ہزار سوار کا مقرر کیا اور وکلاء عادل خان کو اوس نے
کوکب طالع نام کہ ہر ایک وزن مین پانسو اشرفیون مروجہ کے تھین انعام مین دین اور سربلند خان کو اسپ و خلعت عنایت ہوا اور حوالہ یار کو کا
سے بھی عمدہ خدمتین وقوع مین آئی تھین اسواسطے اوسکو خطاب ہمت خانی دیکر خلعت مرحمت کیا جمعہ کو سوا پانچ کوس چلکر پرگنہ
دکنان مین محل نزول اجلال ہوا اور پیر شنبہ کو اسیقدر چلکر قصبہ دھار مین مقام کیا دھار ہندوستانی قدیمی شہرون مین سے ہی راجہ بھوج یہین گذرا
ہی اوسکے زمانے کو ہزار برس ہوے اور اکثر سلاطین مالوہ بھی یہان رہے ہین جب سلطان محمد تغلق بعزم تسخیر دکن روانہ ہوا تو ایک قلعہ سنگ تراشیدہ
کا اوسکے اندر بطور بالا قلعہ دلپذیر بنوایا ظاہر مین بہت عمدہ اور صاف ہی لیکن اوسکے اندر عمارت نہین طول اندر کا بارہ طناب سات گز ہی اور
عرض سات طناب تیرہ گز اور چوڑا و دیوار قلعہ کا ساڑھے اونیس گز اور بلندی کنگورے تک ساڑھے سترہ گز اور اوسکے باہر اندر قلعہ بیرونی کا
طول پچپن طناب ہی اور شاہ عمید غوری نے کہ جو ساتھ دلاور خان کے مشہور تھا اور زمانہ سلطان محمد پسر سلطان فیروز بادشاہ دہلی کے مین
مستقل بادشاہ مالوے کا گذرا ہے سو اوسنے باہر بالا قلعی کے ایک مسجد جامع بنوائی ہے اور مقابل در مسجد کے ایک میل لوہے کا کھڑا کیا ہے
جب سلطان بہادر گجراتی نے مالوے پر قبضہ پایا تو چاہا کہ اس میل کو گجرات مین لیجاوے لوگون نے اوکھاڑتے وقت احتیاط نکی کہ گر کر زمین
پر دو ٹکڑے ہو گئے ایک ٹکڑا اوسکا ساڑھے سات گز کا اور دوسرا سوا چار گز کا ہی اور دور سوا گز کا چونکہ وہان بیفائدہ پڑا تھا حکم کیا کہ بڑا ٹکڑا
لیجاکر آگرہ مین درمیان روضہ میر سے اللہ کے اوسکو کھڑا کرین اور راتون کو اوسپر روشنی ہوا کرے اوس مسجد کے در مین ایک مضمون لکھی شر کھدی
ہوئی ہی کہ سلطان عمید غوری نے سنہ آٹھ سو ستر مین یہ مسجد تعمیر کی ہی اور دوسرے در پر ایک قصیدہ کندہ ہی کہ اوسی مین کے یہ چند اشعار ہین

خدایگان زمان کوکب سپہر جلال معین و ناصر دین نبی دلاور خان	مدار اہل زمین آفتاب اوج کمال کہ برگزیدہ خدا و خدایش ذوالجلال	پناہ و پشت شریعت عمید شہ داود بشہر دھار بنا کرد مسجد جامع	کہ افتخار کند عنوان حمیدہ خصال بوقت سعد خجستہ بروز فرخ فال
	گذشتہ بود چو تاریخ ہشتصد و ہشتاد	کہ شد تمام ز اقبال در کمال	

جب دلاور خان نے انتقال کیا اوس وقت ہندوستان مین کوئی بادشاہ مستقل نہ تھا اور زمانہ ہرج مرج کا تھا ہوشنگ پسر دلاور خان نے
کہ ہوش رباے ہمت تھا تخت مالوے پر جلوس کیا اوسکی قوت کے بعد تقدیر سے سلطنت محمود خلجی پسر خان جہان کو کہ ہوشنگ کا وزیر تھا
ملی اور اوسکے بعد اوسکے فرزند غیاث الدین کو پونہچی پھر ناصر الدین پسر غیاث الدین بادشاہ ہوا کہ باپ کو زہر دیکر بدنامی کی مسند پر بیٹھا
پھر اوسکے بعد اوسکا فرزند محمود نام بادشاہ ہوا اور سلطان بہادر گجراتی نے ملک مالوہ محمود سے لیا ہی کہ سلسلہ سلاطین مالوے کا محمود مذکور پر تمام
ہوتا ہے چھٹی تاریخ پھر شکار مین نیل گاو شکار کیا اور مرزا شرف الدین حسین کاشغری کو ایک ہاتھی عنایت کرکے خدمت صوبہ بنگش پر رخصت کیا

اور اودارام کو جڑاو خنجر اور اشرفی سو تولے والی اور بیس ہزار درب انعام مین دئی ساتوین کو ...ن مہا رمین ایک نمر بندوق سے مارا سر جیندیہ ذہبت
شرانہ تھا لیکن مینے آٹھ گز کا لنبا اور ایک گز کا چوڑا دیکھا ہی ہندوستان کی انہون مین بہت ہوتے ہین پھر یکشنبہ کو ساڑھے چار کوس کوچ
کرکے سعد لپور مین مقام کیا یہان ایک ندی پر ناصر الدین خلجی نے پل باندھا ہے اور کنارے مکانات بنوائے ہین شل کالادیہ کے کہ دونون
مقام اوسی کے بنوائے ہین مینے کنارے دریا کے خوب روشنی کراکر مبارک شنبہ کو نوین تاریخ بزم پیالہ آراستہ کی اور وہان فرزند شاہجہان کو ایک
لعل قیمتی سوالاکھ روپیہ کا اور دو موتی انعام مین دیئے یہ وہ لعل ہے کہ میرے پیدا ہونے کے وقت میری دادی حضرت مریم مکانی نے میرے
منہ دکھائی مین دیا تھا اور برسون یہ میرے والد کے سرپیچ مین رہا ہی پھر مینے بھی تبرکاً اپنے سرپیچ مین رکھا قطع نظر مالیت کے مبارک جانکر مینے اس
فرزند کو عنایت کیا پھر مبارز خان کو منصب ڈیڑھ ہزاری ذات اور سوار سے مع اصل و اضافہ سربلندی دیکر فوجداری سرکار میوات معین کیا اور
خلعت اور تلوار اور ہاتھی انعام مین دیا اور ہمت خان پسر رستم خان کو شمشیر مرحمت ہوئی اور کمال خان قراول کو کہ قدیمی خدمتگار اور ہمیشہ حاضرین شکار
سے ہی شکار خانی کا خطاب عنایت کیا اور اودارام خدمت صوبۂ دکن پر مقرر ہوا اور انعام خلعت اور فیل اور عراقی گھوڑیون سے سرفرازی پائی اور اوسکے
ہمراہ خنجر خاصہ مرصع سامان کا سپہ سالار خانخانان آتالیق کو بھیجا شنبہ کو گیارہوین تاریخ پونے چار کوس چلکر موضع خلوت مین نزول اجلال کیا بارہوین
کو پانچ کوس کوچ کرکے پرگنہ مین جاگیر کیشو داس مارو کے مقام کیا میرے والد کے وقت سے اسکی جاگیر مین ہی اسنے اپنا وطن مقرر کیا ہی کہ مکانات
اور باغات بنا لیے ہین اور ایک باولی سر راہ بہت عمدہ بنائی ہے تیرہوین کو شکار مین جاکر ایک نیل گاو بندوق سے مارا اور نوبخت فیل کہ دو خاصہ
کے اندر تھا باوجود موسم سردی کے پانی سے الفت تمام رکھتا تھا جب پانی اوسکو ملتا تو اپنے سب بدن پر ڈالتا مین نے کہا کہ سردی مین اسکو
ضرر نہو اسواسطے گرم پانی مشکون سے اسکی سونڈ مین ڈالین پھر اتفاقاً جب سرد پانی اوسنے اپنے اوپر ڈالا تو کانپنے لگا اور گرم پانی سے آرام پایا
چودھوین کو چھہ کوس کوچ کرکے مقام سیلگوہ مین منزل ہوئی پندرہوین کو دریائے مہی سے اوترکر رام گڈہ مین اوترا سولوین کو کہ مبارک شنبہ تھا مقام
کرکے قریب لشکر کے ایک نہر پر مجلس ساغر مرتب ہوئی وہان سربلند خان کو عنایت علم سے سرفراز کرکے ہاتھی دیا اور خدمت صوبۂ دکن پر بھیجا اور منصب
اوسکا مع اصل و اضافہ ڈیڑہ ہزاری ذات اور بارہ سو سوار مقرر فرمایا اور راجہ بھیم نراین زمیندار گرہہ کا کہ ہزاری منصب اوسکا تھا اپنی جاگیر کو رخصت
ہوا اور راجہ بھروج زمیندار بگلانہ کو منصب چار ہزاری سے سربلند کرکے اوسکے وطن کو رخصت فرماکر حکم دیا کہ جب وطن کو پہنچے تو اپنے بڑے بیٹے جانشین
کو حضوری مین روانہ کرے کہ اوسکی عوض درگاہ مین حاضر رہے اور حاجی بلوچ کو کہ قراولون کا سردار ہی اور نسبت بندگی کی قدیمی رکھتا ہی خطاب بلوچ خانی
سے سرفراز کیا جمعہ کو سترہوین تاریخ پانچ کوس چلکر موضع دہاولہ مین اوترا اور شنبہ کو اٹھارہوین تاریخ کہ عید قربان تھی بعد فراغت قربانی وغیرہ کے
سوا تین کوس جاکر موضع ناگور مین کنارے تالاب کے مقام کیا اونیسوین کو پانچ کوس چلکر کنارے تال سمریہ کے قیام گاہ مقرر ہوئی بیسوین کو سوا چار
کوس جاکر پرگنہ دوحد مین اوترا یہ پرگنہ سرحد مالوے اور گجرات کی ہی جبسے مینے مندو سے کوچ کیا ہی تمام راہ مین جنگل اور جھاڑی اور سنگستان تھا اکیسوین
کو مقام کرکے بائیسوین تاریخ کو سوا پانچ کوس راہ قطع کی اور موضع انباوئین منزل ہوئی مبارک شنبہ کو تئیسوین تاریخ مقام کرکے کنارے تالاب کے
مجلس ساغر مرتب ہوئی جمعہ کو چوبیسوین تاریخ ڈھائی کوس چلکر موضع جالوت مین اوترا اس منزل مین کرناٹک کے بازیگر آئے اپنے تماشے دکھلائے
ایک نے زنجیر لوہے کی کہ ساڑھے پانچ گز کی تھی پانی کی مدد سے پی اور پھر پیٹ سے نکالی پھر چھبیسوین کو پانچ کوس چلکر موضع نیمدہ مین اوترا
اور ستائیسوین کو بھی پانچ کوس جاکر کنارے ایک تالاب کے مقام کیا دوسرے دن چار کوس کوچ کرکے کنارے تال کے مقیم ہوا اوس تال مین نیلوفر
جسکو کودنی کہتے ہین سرخ رنگ کے بکثرت کھلے ہوے تھے سفید اور سبز پہلے دیکھے تھے مگر سرخ نیلوفر یہان ملاحظہ ہوا بہت خوشرنگ اور نادر تھے
جیسا کہ کہتے ہین ع ز سرخی و تری خواہد چکیدن + کنول کا پھول کودنی سے بڑا ہوتا ہی اور کنول دن کو کھلتا ہی رات کو بند ہو جاتا ہی نیلوفر رات کو
کھلتا ہی دنکو بند ہوتا ہی اور بھونرا ان دونون پھولون پر شیرہ کھانیکو بہت بیٹھتا ہی اور اکثر بسبب اوسکے بند ہو جانیکے رات کو اوسمین رہجاتا ہی

جوز بہور سیاہ ہمیشہ ان پہولون سے ساتہہ رہتا ہے اسواسطے ہندی شاعر بہونرے کو کنول پر عاشق باندہتے ہین اور بلبل کو گلاب پر اور طرح طرح کے
عمدہ مضامین اسمین کہتے ہین تان سین کلانوت کہ میرے والد کی خدمت مین اپنے وقت کا بے مثل تہا اور کل گانے والون کا اوستاد ہی اوسنے
ایک نقشے مین معشوق کے موںہہ کو آفتاب اور آنکہہ کہولنے کو کنول کا کہلنا اور آنکہونکی تیلیون کو بہونرے کا نکلنا تشبیہ دیا ہی اور ایک دوہرہ مین
معشوق کے کن انکہیون سے دیکہنے کو تشبیہ ساتہہ کہلنے کنول اور نکلنے بہونرے کے دی ہے اور اس منزل مین انجیر احمد آباد کے آئے اگرچہ
برہان پور کے بہی عمدہ ہوتے ہین لیکن شیرین اور کم دانہ ہین مینے وہان دو مقام کیے اور سرفراز خان نے احمد آباد سے وہین آکر ملازمت
حاصل کی اوسکی پیشکش مین سے ایک تسبیح موتیون کی گیارہ ہزار روپے کی اور دو ہاتہی دو گہوڑے اور سات بہلین مع بیلون کے اور چند
تہان گجراتی کپڑے کے مقبول ہوے باقی سامان مینے اوسیکو بخشا سرفراز خان نواسہ مصاحب بیگ کا ہے کہ میرے دادا حضرت ہمایون شاہ کے
امیرون مین سے تہا اور میرے والد اوسکو اوسکے دادا کے نام پر مصاحب بیگ کہا کرتے تہے مینے اپنے اول جلوس مین اوسکا منصب بڑہاکر
صوبہ گجرات مین مقرر کیا چونکہ خانہ زاد موروثی اس درگاہ کا تہا گجرات مین اچہے کام کیے مینے اوسکو سزاوار تربیت جانکر خطاب سرفراز خانی
سے سربلند کیا اور منصب دو ہزاری ذات اور ہزار سوار کا مقرر کیا جمعہ غرہ ماہ دی کو چار کوس کا کوچ کر کے کنارے تال جہسودرا پر اوترا یہان
راجہ مان افسر خدمتی بیادون کا روہو مچہلی لایا چونکہ گیارہ ماہ سے نہ ملی تہی اور مجکو اوسکی طرف شوق بہت ہے کمال مین خوش ہوا اور راجہ
مان کو گہوڑا عنایت کیا اگرچہ پرگنہ دوحد داخل گجرات مین ہے لیکن اس منزل سے بہت اختلاف ملک کا معلوم ہوتا ہے کہ جنگل اور زمین اور
لباس اور زبان لوگون کی سب نئی اور غیر ہے اس صحرا مین درخت انبہ اور املی اور کہرنی کے بہت ہین ہر کہیتون باڑ تہوہڑ کی ہے اور تمام یہ ملک
ریت کا ہے تہوڑی جماعت کے چلنے سے گرد بہت اوٹہتی ہے مینے کہا کہ اس ملک کو عوض احمد آباد کے گردآباد کہنا چاہیے دوسری تاریخ
چار کوس جاکر کنارے دریاے مہی کے اوترا اور تیسرے کو پہر چار کوس جاکر موضع بردلہ مین نزول سعادت ہوا وہان اکثر منصبدارون نے
کہ صوبہ گجرات مین مقرر تہے آکر آستانہ بوسی حاصل کی چوتہی کو پانچ کوس چلکر جرسیما مین اوترا پانچوین کو ساڑہے پانچ کوس کی مسافت
طے کر کے پرگنہ موندہ مین رایات اقبال برپا ہوے اسدن تین نیل گاو مارے بڑا دن مین تیرہ من دس سیر کا تہا چہٹی کو چہہ کوس چلکر پرگنہ
نیلادہ مین منزل ہوئی اور شہر مین سے ہوکر مین ہزار روپیہ نثار کرتا ہوا نکلا ساتوین کو ساڑہے چہہ کوس چلکر پرگنہ نیلاب مین فروکش ہوا
گجرات مین اس سے بڑا پرگنہ کوئی نہین سات لاکہہ روپیہ اسکا حاصل ہے چونکہ یہان کے لوگون کی سواری کا مدار گاڑی پر ہے مجکو بہی دیکہکر شوق
گاڑی پر سوار ہونے کا ہوا دو کوس گاڑی پر بیٹہکر گیا لیکن گرد و غبار سے بہت تکلیف ہوئی پہر آخر منزل تک خاص گہوڑے پر گیا راہ
مین مقرب خان نے احمد آباد سے آکر سعادت ملازمت حاصل کی اور ایک موتی قیمتی تیس ہزار روپیہ کا کہ خریدا تہا پیشکش کیا جمعہ کو آٹہوین
تاریخ ساڑہے چہہ کوس جاکر کنارے سمندر کے نزول اقبال فرمایا کہنبایت قدیمی بندر ہے برہمنون کے قول سے کئی ہزار برس اسکی تعمیر کو
ہوے پہلے اسکا نام ترنباوتی تہا اور راجہ ترنبک کنور وہان حاکم رہا ہے اگر موافق برہمنون کے اوس راجہ کا حال مفصل لکہا جاوے تو
کتاب دراز ہوجاوے غرض جبکہ نوبت ریاست راجہ ابہے کمار کو کہ اوسکا نواسہ تہا پہونچی تو تقدیر سے اس شہر مین ایک بلا نازل ہوئی
کہ اس قدر خاک برسی کہ تمام مکانات اور شہر چہپ گیا اور بہت جاندار ہلاک ہوے کہتے ہین کہ ایک بت نے جسکو راجہ پوجتا تہا
کئی دن پہلے راجہ سے یہ واقعہ خواب مین کہدیا تہا راجہ مع اہل و عیال اور اوس بت کے جہاز پر سوار ہوکر وہان
سے دور چلا گیا مگر تقدیر سے وہ جہاز بہی طوفان مین آکر ڈوب گیا لیکن راجہ کی جو حیات باقی تہی جہاز کے ستون پر بہتا ہوا کنارے لگا اور
پہر نئے سے شہر آباد کیا اور اوسی ستون کو بیچ مین واسطے علامت کے کہڑا کیا جو ہندی مین ستون کو استنبہ اور کہنبہ کہتے ہین
اوس نسبت سے اس شہر کو استنبہ نگری اور کہنباوتی کہتے ہین اور کبہی راجہ کے نام پر ترنباوتی بہی کہتے ہین رفتہ رفتہ کثرت استعمال سے

اور اودارام کو جڑاو خنجر اور اشرفی سو تولے والی اور بیس ہزار درب انعام مین دی ساتوین کو پہاڑ مین ایک گز بندوق سے مارا [illegible]
شیرانہ تھا لیکن مینے آٹھ گز کا لنبا اور ایک گز کا چوڑا دیکھا ہی ہندوستان کی انہون مین بہت ہوتے ہین پھر یکشنبہ کو ساڑھے چار کوس کوچ
کرکے سعدپور مین مقام کیا یہان ایک ندی پر ناصرالدین خلجی نے پل باندھا ہے اور کنارے مکانات بنوائے ہین مثل کالادیہ کے کہ دونون
مقام اوسی کے بنوائے ہین مینے کنارے دریا کے خوب روشنی کراکر مبارک شنبہ کو نوین تاریخ بزم پیالہ آراستہ کی اور وہان فرزند شاہجہان کو ایک
لعل قیمتی سوا لاکھ روپیہ کا اور دو موتی انعام مین دیئے یہ وہ لعل ہے کہ میرے پیدا ہونے کے وقت میری دادی حضرت مریم مکانی نے میرے
منہ دکھائی مین دیا تھا اور برسون یہ میرے والد کے سرپیچ مین رہا ہی پھر مینے بھی تبرکاً اپنے سرپیچ مین رکھا قطع نظر مالیت کے مبارک جانکر مینے اس
فرزند کو عنایت کیا پھر مبارز خان کو منصب ڈیڑھ ہزاری ذات اور سوار سے مع اصل و اضافہ سربلندی دیکر فوجداری سرکار میوات معین کیا اور
خلعت اور تلوار اور ہاتھی انعام مین دیا اور ہمت خان پسر رستم خان کو شمشیر مرحمت ہوئی اور کمال خان قراول کو کہ قدیمی خدمتگار اور ہمیشہ حاضرین شکار
سے ہی شکار خانی کا خطاب عنایت کیا اور اودارام خدمت صوبۂ دکن پر مقرر ہوا اور انعام خلعت اور فیل اور عراقی گھوڑیون سے سرفرازی پائی اور براو سکے
ہمراہ خنجر خاصہ زرین سامان کا سپہ سالار خانخانان اتالیق کو بھیجا شنبہ کو گیارہوین تاریخ پونے چار کوس چلکر موضع خلوت مین نزول اجلال کیا بارہوین
کو پانچ کوس کوچ کرکے پرگنہ مین جاگیر کشنو داس مارو کے مقام کیا میرے والد کے وقت سے اسکی جاگیر مین ہی اسنے اپنا وطن مقرر کیا ہی کہ مکانات
اور باغات بنا لیے ہین اور ایک باولی سرراہ بہت عمدہ بنائی ہے تیرہوین کو شکار مین جاکر ایک نیل گاو بندوق سے مارا اور نوبخت فیل کہ خاصہ
کے اندر رہتا تھا باوجود موسم سردی کے پانی سے الفت تمام رکھتا تھا جب پانی اوسکو ملتا تو اپنے سب بدن پر ڈالتا مینے کہا کہ سردی مین اسکو
ضرر نہو اسواسطے گرم پانی مشکون سے اسکی سونڈ مین ڈالین پھر اتفاقاً جب سرد پانی اوسنے اپنے اوپر ڈالا تو کانپنے لگا اور گرم پانی سے آرام پایا
چودھوین کو چھہ کوس کوچ کرکے مقام سیلگڑہ مین منزل ہوئی پندرہوین کو دریائے مہی سے اوترکر رام گڈہ مین اوترا سولوین کو کہ مبارک شنبہ تھا مقام
کرکے قریب لشکر کے ایک نہر پر مجلس ساغر مرتب ہوئی وہان سربلند خان کو عنایت علم سے سرفراز کرکے ہاتھی دیا اور خدمت صوبۂ دکن پر بھیجا اور منصب
اوسکا مع اصل و اضافہ ڈیڑہ ہزاری ذات اور بارہ سو سوار مقرر فرمایا اور راجہ بھیم نراین زمیندار گرہہ کا کہ ہزاری منصب اوسکا تھا اپنی جاگیر کو رخصت
ہوا اور راجہ بھرجو زمیندار بگلانہ کو منصب چار ہزاری سے سربلند کرکے اوسکے وطن کو رخصت فرماکر حکم دیا کہ جب وطن کو پہنچے تو اپنے بڑے بیٹے جانشین
کو حضوری مین روانہ کرے کہ اوسکی عوض درگاہ مین حاضر رہے اور حاجی بلوچ کو کہ قراولون کا سردار ہی اور نسبت بندگی کی قدیمی رکھتا ہی خطاب بلوچ خانی
سے سرفراز کیا جمعہ کو سترہوین تاریخ پانچ کوس چلکر موضع دہاولہ مین اوترا اور شنبہ کو اٹھارہوین تاریخ کہ عید قربان تھی بعد فراغت قربانی وغیرہ کے
سوا تین کوس جاکر موضع ناگور مین کنارے تالاب کے مقام کیا اونیسوین کو پانچ کوس چلکر کنارے تال سمریہ کے قیام گاہ مقرر ہوئی بیسوین کو سوا چار
کوس جاکر پرگنہ دوحد مین اوترا یہ پرگنہ سرحد مالوے اور گجرات کی ہی جب سے مینے مندو سے کوچ کیا ہی تمام راہ مین جنگل اور جھاڑی اور سنگستان تھا اکیسوین
کو مقام کرکے بائیسوین تاریخ کو سوا پانچ کوس راہ قطع کی اور موضع انباوی مین منزل ہوئی مبارک شنبہ کو تیسوین تاریخ مقام کرکے کنارے تالاب کے
مجلس ساغر مرتب ہوئی جمعہ کو چوبیسوین تاریخ ڈھائی کوس چلکر موضع جالوت مین اوترا اس منزل مین کرناٹک کے بازیگر آئے اپنے تماشے دکھلائے
ایک نے زنجیر لوہے کی کہ ساڑھے پانچ گز کی تھی پانی کی مدد سے پی اور پھر پیٹ سے نکالی پھر چھبیسوین کو پانچ کوس چلکر موضع نیمدہ مین اوترا
اور ستائیسوین کو بھی پانچ کوس جاکر کنارے ایک تالاب کے مقام کیا دوسرے دن چار کوس کوچ کرکے کنارے تال کے مقیم ہوا اوس تال مین نیلوفر
جسکو کودنی کہتے ہین سرخ رنگ کے بکثرت کھلے ہوئے تھے سفید اور سبز پہلے دیکھے تھے مگر سرخ نیلوفر یہان ملا بہت خوشرنگ اور نادر تھے
جیسا کہ کہتے ہین ع ز سرخی و تیزی خواہد چکیدن + کنول کا پھول کودنی سے بڑا ہوتا ہی اور کنول دن کو کھلتا ہی رات کو بند ہو جاتا ہی اور نیلوفر رات کو
کھلتا ہی دنکو بند ہوتا ہی اور بھونرا ان دونون پھولون پر شیرہ کھانیکو بہت بیٹھتا ہی اور اکثر بسبب اسکے بند ہو جانیکے رات کو اوسمین رہ جاتا ہی

بوزے بہورے سیاہ ہمیشہ ان پہولون سے ساتھ رہتا ہے اسواسطے ہندی شاعر بہونرے کو کنول پر عاشق باندہتے ہین اور بلبل کو گلاب پر اور طرح طرح کے
عمدہ مضامین اسمین کہتے ہین تان سین کلاونت کہ میرے والد کی خدمت مین اپنے وقت کا بے مثل تہا اور کل گانے والون کا اوستاد ہے اوسنے
ایک نقشے مین معشوق کے مونہ کو آفتاب اور آنکہ کہولنے کو کنول کا کہلنا اور آنکہونکی تیلیون کو بہونرے کا نکلنا تشبیہ دی ہے اور ایک دوہرہ مین
معشوق کے کن انکہیون سے دیکہنے کو تشبیہ ساتہہ کہلنے کنول اور نکلنے بہونرے کے دی ہے اور اس منزل مین انجیر احمدآباد کے آئے اگرچہ
برہانپور کے بہی عمدہ ہوتے ہین لیکن شیرین اور کم دانہ ہین مینے وہان دو مقام کیے اور سرفراز خان نے احمدآباد سے وہین آکر ملازمت
حاصل کی اوسکی پیشکش مین سے ایک تسبیح موتیون کی گیارہ ہزار روپے کی اور دو ہاتہی دو گہوڑے اور سات بہلین مع بیلون کے اور چند
تہان گجراتی کپڑے کے مقبول ہوے باقی سامان مینے اوسکو بخشا سرفراز خان نواسہ مصاحب بیگ کا ہے کہ میرے دادا حضرت ہمایون شاہ کے
امیرون مین سے تہا اور میرے والد اوسکو اوسکے دادا نام پر مصاحب بیگ کہا کرتے تہے مینے اپنے اول جلوس مین اوسکا منصب بڑہاکر
صوبہ گجرات مین مقرر کیا چونکہ خانہ زاد موروثی اس درگاہ کا تہا گجرات مین اچہے کام کیے مینے اوسکو سزاوار تربیت جانکر خطاب سرفرازخانی
سے سربلند کیا اور منصب دو ہزاری ذات اور ہزار سوار کا مقرر کیا جمعہ غرہ ماہ دی کو چار کوس کا کوچ کرکے کنارے تال جیسو پر اوترا یہان
راجہ مان افسر خدمتی بیادون کا روہو مہلی لایا چونکہ گیارہ ماہ سے نہ ملی تہی اور مجکو اوسکی طرف شوق بہت ہے کمال مین خوش ہوا اور راجہ
مان کو گہوڑا عنایت کیا اگرچہ پرگنہ دوحد داخل گجرات مین ہے لیکن اس منزل سے بہت اختلاف ملک کا معلوم ہوتا ہے کہ جنگل اور زمین اور
لباس اور زبان لوگون کی سب نئی اور غیر ہے اس صحرا مین درخت انبہ اور املی اور کہرنی کے بہت ہین ہر کہیتون باڑ تہوہڑ کی ہے اور تمام یہ ملک
ریت کا ہے تہوڑی جماعت کے چلنے سے گرد بہت اوڑہتی ہے مینے کہا کہ اس ملک کو عوض احمدآباد کے گردآباد کہنا چاہیے دوسری تاریخ
چار کوس جاکر کنارے دریاے مہی کے اوترا اور تیسرے کو پہر چار کوس جاکر موضع بردلہ مین نزول سعادت ہوا وہان اکثر منصبدارون نے
کہ صوبہ گجرات مین مقرر تہے آکر آستانہ بوسی حاصل کی چوتہی کو پانچ کوس چلکر جیترسیما مین اوترا پانچوین کو ساڑہے پانچ کوس کی مسافت
طے کرکے پرگنہ موندہ مین رایات اقبال برپا ہوے اسدن تین نیل گاو مارے بڑا اون مین تیرہ من دس سیر کا تہا چہٹی کو چہہ کوس چلکر پرگنہ
نیلاد مین منزل ہوئی اور شہر مین سے ہوکر مین ہزار روپیہ نثار کرتا ہوا نکلا ساتوین کو ساڑہے چہہ کوس چلکر پرگنہ نیلاب مین فرکش ہوا
گجرات مین اس سے بڑا پرگنہ کوئی نہین سات لاکہہ روپیہ اسکا حاصل ہے چونکہ یہان کے لوگون کی سواری کا مدار گاڑی پر ہے مجکو بہی دیکہکر شوق
گاڑی پر سوار ہونے کا ہوا دو کوس گاڑی پر بیٹہکر گیا لیکن گرد و غبار سے بہت تکلیف ہوئی پہر آخر منزل تک خاص گہوڑے پر گیا راہ
مین مقرب خان نے احمدآباد سے آکر سعادت ملازمت حاصل کی اور ایک موتی قیمتی تیس ہزار روپیہ کا کہ خریدا تہا پیشکش کیا جمعہ کو آٹہوین
تاریخ ساڑہے چہہ کوس جاکر کنارے سمندر کے نزول اقبال فرمایا کہنبایت قدیمی بندر ہے برہمنون کے قول سے کئی ہزار برس اسکی تعمیر کو
ہوے پہلے اسکا نام ترنباوتی تہا اور راجہ ترنبک کنوار وہان حاکم رہا ہے اگر موافق برہمنون کے اوس راجہ کا حال مفصل لکہا جاوے تو
کتاب دراز ہوجاوے غرض جبکہ نوبت ریاست راجہ ابہے کمار کو کہ اوسکا نواسہ تہا پونہچی تو تقدیر سے اس شہر مین ایک بلا نازل ہوئی
کہ اس قدر خاک برسی کہ تمام مکانات اور شہر چہپ گیا اور بہت جاندار ہلاک ہوے کہتے ہین کہ ایک بت نے جسکو راجہ پوجتا تہا
کئی دن پہلے راجہ سے یہ واقعہ خواب مین کہدیا تہا راجہ مع اہل وعیال اور اوس بت کے جہاز پر سوار ہوکر وہان
سے دور چلا گیا مگر قضا سے وہ جہاز بہی طوفان مین آکر ڈوب گیا لیکن راجہ کی جو حیات باقی تہی جہاز کے ستون پر بہتا ہوا کنارے لگا اور
پہر نئے سے شہر آباد کیا اور اوسی ستون کو بیچ مین واسطے علامت راجہ کے کہڑا کیا جو ہندی مین ستون کو استہنب اور کہنب کہتے ہین
اس نسبت سے اس شہر کو استہنب نگری اور کنباوتی کہتے ہین اور کبہی راجہ کے نام پر ترنباوتی بہی کہتے ہین رفتہ رفتہ کثرت استعمال سے

کھنبایت ہوگیا یہ بندر ہندوستان کے بندرون مین بہت بڑا ہی اور متصل بحور ہی جو راہی عمان سے واقع ہوا ہی طول اسکا چالیس کوس اور
عرض سات کوس جہاز اوس کہاڑی مین آتا ہے تو بندر گوگا مین کہ توابع کھنبایت سے ہی دریا کے کنارے پر لنگر کردیتے ہین اور وہان سے اسباب
غرابون مین بھر کر کھنبایت مین لاتے ہین اور اسی طرح سے جاتے وقت میرے پہونچنے سے پہلے چند روز وہان کئی جہاز فرنگ کے آئے
تھے اور خرید و فروخت کرکے جانا چاہتے تھے مجکو غراب آراستہ کرکے تماشا دکھلایا اور اجازت لیکر راہی مقصود ہوئے گیارہوین کو مین خود
غراب پر بیٹھکر ایک کوس کی مقدار پانی مین پھرا بارہوین کو شکار مین دو ہرن مارے پھر سر تال تارنگ سر کو سوار ہوا اور شہر مین سے پنجہزار
روپیہ نثار کرتا ہوا گیا میرے حضرت والد مرحوم کے وقت مین کلیان رائے نے کہ حاکم اس بندر کا تھا بحکم بادشاہی ایک قلعہ پختہ چونے اینٹ
کا گرد شہر بنایا ہی بہت سوداگر اطراف سے آکر اس شہر مین بستے ہین اور عمدہ اور خوش مکانات مرصع تعمیر کیے ہین اور خوشی اور خورمی
سے اوقات زندگانی وہان بسر کرتے ہین بازار اس شہر کا اگرچہ مختصر ہے لیکن بہت پاکیزہ اور پرجمعیت ہی عمارات اوس مین گنجان
اور بکثرت ہین گجراتی بادشاہون کے وقت مین درمیان اس شہر کے سائر حاصل سامان کا بہت لیا کرتے تھے اب مینے حکم دیا
ہی چالیس حصے مین ایک حصہ لیا کرین اور زیادہ سے دست بردار ہون کہ تجار اور خلق کو رنج نہو پہنچے اور ترقی کاروبار حاصل ہو بخلاف
اور بندرون کے کہ وہان حاصل دس مین سے ایک لیتے تھے اور سوداگرون کو بہت تکلیف دیتے تھے اور جدہ مین بھی کہ قریب
مکہ کے ہی بجاے ایک کے چار لیتے ہین بلکہ زیادہ اسی سے قیاس کیا جاوے کہ حاصل بندر گجرات کا اگلے حکام کے وقت مین
کس قدر زیادہ تھا شکر اللہ تعالے کا کہ مجکو توفیق معافی محصولات کل ممالک محروسہ کہ بے حد و نہایت ہی عنایت فرمائی اور نام
محصولون کا میرے ملک سے جاتا رہا اور انھین دنون مینے حکم کیا تنگہ طلا اور نقرئی کا وزن مہر اور روپیہ معمولی نصفی بناوین اور تنگہ طلا پر ایک طرف
یہ لکھین جہانگیر شاہی سنہ ۱۰۲۷ اور دوسری طرف یہ ہو ضرب کھنبایت سنہ ۱۲ جلوس اور سکہ تنگہ نقرہ کا یون ہو کہ ایک طرف درمیان مین نقطہ
جہانگیر شاہی سنہ ۱۰۲۷ کا ہو اور گرد اوسکے یہ مصرع بزر این سکہ زد شاہ جہانگیر ظفر پرتو اور دوسری طرف درمیان مین یہ ہو ضرب
کھنبایت سنہ ۱۲ جلوس اور اوسکے گرد یہ مصرع دوسرا پس از فتح دکن آمد چو در گجرات از ماندو کسی عہد مین تنگے سوا میرے زمانے
کے مشکوک نہین ہوے اور تنگے سونے چاندی کے میرے نکالے ہوے ہین اور اسکا نام تنگہ جہانگیری رکھا اور مبارک شنبہ مین چودہوین
کو پیشکش امانت خان متصدی بندر کھنبایت کی محل مین ملاحظے سے گذری منصب اوسکا مع اصل و اضافہ ڈیڑہ ہزاری ذات اور چارسو
سوار کا مقرر ہوا اور نور الدین قلی منصب مین ہزاری ذات اور چھ سو سوار سے مع اصل و اضافہ کے سرفراز ہوا جمعہ کو نور بخت ہاتھی پر بیٹھکر
گھوڑے کے ساتھ دوڑایا بہت خوب دوڑا اور روکتے وقت بھی اچھا رکا یہ تیسری مرتبہ ہے کہ مین خود سوار ہوا ہون پھر راے سورجسنگہ
منصب ڈیڑہ ہزاری ذات اور سات سو سوار سے مع اصل و اضافہ کے سرفراز ہوا اور داراب خان اور امانت خان اور سید بایزید
بارہہ کو ہاتھی عنایت کیے ان چند روزون کہ کنارے سمندر کے مقام لشکر کا تھا سوداگر اور اہل پیشہ اور ارباب استحقاق اور کل رہنے
والون کو بندر کھنبایت کے مینے ملاحظہ کیا اور موافق حال ہر کسی کے خلعت اور اسپ اور خرچ اور جاگیر عنایت کیے اور اوسی تاریخ
سید محمد صاحب سجادہ شاہ عالم کا اور بیٹے شیخ محمد غوث کے اور شیخ حیدر نواسہ میان وجیہ الدین کا اور دوسرے مشایخ رہنے والے
احمد آباد کے واسطے استقبال کے آکر مجھسے ملے اور جو مطلوب دیکھنا سمندر اور اوسکے اوتار چڑہاو کا تھا اس واسطے مقام کرکے سہ شنبہ
انیسوین تاریخ نشان اقبال احمد آباد کیطرف برپا ہوا اور عمدہ چیزین یہان کی ملاحظے سے گذرین اول عمدہ مچھلی یہان کی عربیت نام کرکے جال والون
نے پکڑین اور میرے واسطے لائے بیشک او قسم کی مچھلیون سے یہان کے بہتر اور لذیذ تر ہے مگر روہو کی لذت کو نہین پاتی بعد اوسکے
گجراتیون کی باجرے کی کھچڑی ہے اوسکو لذیذہ کہتے ہین باجرا سوا ہندوستان کے اور کہین نہین ہوتا اور بہ نسبت تمام ہندوستان کے

گجرات مین بہت ہی اور سب اناج مین سے اچھا ہی مینے آگے کبھی نہین کھایا تھا جب پکوا کر کھایا تو خالی لذت سے نتھا مجھے پسند آئی اور حکم کیا کہ عمل پڑھنے کے دنون مین جب ترک حیوانات کیا کرون تو اسکی کھچڑی اکثر خاصہ پر حاضر کیا کرو سہ شنبہ کو ساڑھے چھ کوس کوچ کیا اور موضع گوسالہ مین منزل ہوئی اور بیسوین تاریخ پرگنہ بابرہ سے نکلکر کنارے ایک نہر کے اوترا یہ منزل چھ کوس کی تھی اکیسوین کو مقام کر کے مجلس شراب آراستہ کی اور اس نہر مین بہت مچھلیان شکار کین اور اہل مجلس کو بانٹین جمعہ کو بائیسوین تاریخ چار کوس چلکر موضع پاریجہ مین مقام فرمایا اس راہ مین دیوارین بنی ہوئی ڈھائی گز اور تین گز کی بلند دیکھین بعد تحقیق معلوم ہوا کہ لوگون نے بقصد ثواب بنوادین ہین کہ بوجھ اوٹھانے والے جب راہ مین تھک جایا کرین تو سپر رکھہ کر دم لیا کرین اور بے مشقت اوٹھا وین یہ عمل خیر نکالا ہوا خاص گجراتیون ہی کا ہی مجکو بہت پسند آیا اس واسطے حکم دیا کہ تمام بڑے شہرون مین سرکار کی طرف سے راہ پر ایسی دیواریں بنائی جاوین پھر تئیسوین کو بوتنے پانچ کوس چلکر کنارے تال کاکریہ کے مقام لشکر ظفر پیکر کا ہوا اس تالاب کو قطب الدین نواسہ سلطان احمد نے کہ جسنے شہر احمد آباد بسایا تھا تعمیر کیا ہے چارون طرف اوس مین پختہ زینے رکھے ہین اور درمیان تالاب کے چھوٹا باغ اور ایک طرف مکان بنایا ہے اور کنارے سے اوس مکان تک تالاب مین پل باندھا ہی کہ بسبب بہت دنون کے اکثر جگہ سے ٹوٹ گیا ہے اور مقام نشست کا بھی درست نہین رہا ان روزون کہ نشان اقبال احمد آباد کی طرف متوجہ ہوے صفی خان بخشی گجرات نے سرکار کی طرف سے اوسکی مرمت کی اور باغ صاف کر کے اور نیا ایک مکان کنارے تالاب اور باغ کے بنایا وہ مکان بہت خوب تیار ہوا اور مجکو بہت خوشی ہوئی اور اوس پل کی طرف نظام الدین احمد نے کہ میرے باپ کے عہد مین بخشی تھا ایک باغ کنارے تال کے بنایا ہی اوس وقت مینے سنا کہ عبد اللہ خان بسبب عداوت کے کہ عابد پسر نظام الدین احمد سے اوسکو تھی درخت اوس باغ کے کٹوا ڈالے ہین اور یہ بھی سنا گیا کہ عبد اللہ خان اپنے وقت حکومت مین درمیان مجلس شراب کے ایک مسخرے کو کہ لوگون کو ہنسایا کرتا تھا مجرد اس بات کے کہ اوسی بیہوشی مین نادانستہ کوئی حرف نامناسب سنکر خفا ہوا اور اپنے غلام سے اوسکی گردن اوڑوا دی مینے بمقتضای عدالت یہ سنکر کمال غصہ کیا اور حکم دیا کہ دیوانی والے ہزار سوار دو اسپہ اور سہ اسپہ کو ہمراہیان عبد اللہ کے سے موافق ایک اسپہ مقرر کرکے باقی روپیہ کہ ستر لاکھ دام ہوئے اوسکی جاگیر سے تحصیل کرلین جو اس منزل مین بر سر راہ مقبرہ شاہ عالم کا واقع ہی مین فاتحہ پڑھکر وہان سے آگے بڑھا قریب لاکھ روپے کے خرچ تعمیر اس مقبرہ کا ہوا ہوگا یہ شاہ عالم فرزند قطب عالم کے ہین اور سلسلہ انکا حضرت مخدوم جہانیان کی طرف تمام ہوتا ہے یہان کے سب خاص وعام حضرت شاہ عالم کے معتقد ہین اور کہتے ہین کہ شاہ عالم مُردے زندہ کیا کرتے تھے جب کئی مُردون کو جلایا اور اونکے والد نے سنا تو اونکو اس حرکت سے بہت منع کیا کہ اللہ تعالے جل شانہ کے کارخانے مین یہ گستاخی مت کیا کرو کہ خلاف شرط بندگی کے ہی اتفاقاً ان شاہ عالم کا ایک خادم تھا اوسکے فرزند نہین ہوتا تھا اللہ تعالے نے انکی دعا سے اوسکو لڑکا دیا وہ ستائیس برس کا ہوکر مرگیا وہ خادم روتا ہوا زار زار انکے پاس آیا اور عرض کی کہ حضرت میرا یہی ایک بیٹا تھا کہ مرگیا جو آپکی دعا سے اللہ تعالے جلت قدرتہ نے دیا تھا اب امیدوار ہون کہ پھر آپ کی دعای کاملہ سے وہ فرزند زندہ ہوجاوے شاہ عالم ایک لحظہ متفکر ہوکر اپنے حجرے مین گئے اور خادم بیقرار ہوکر آپ کے چھوٹے فرزند کے پاس کہ اونکو بہت چاہتے تھے آیا اور کہنے لگا کہ میان تم اندر جاکر میرے بیٹے کی زندگی کے لیے اپنے والد سے دعا کراؤ فرزند شاہ عالم نے اندر جاکر بباعث کم عمری کے اس باب مین کمال مبالغہ کیا شاہ عالم نے کہا اگر تم اوسکے جینے پر راضی ہو تو اپنی جان اوسکے عوض مین دو شاید میری دعا دی ہوئی مقبول ہو لڑکے نے کہا جس مین رضا اللہ تعالی کی اور آپ کی خوشی وہ رضامندی میری ہے شاہ عالم نے اپنے بیٹے کے دونون ہاتھ پکڑکر اوٹھالیا اور آسمان کی طرف منہ کرکے کہا بار الٰہا عوض پاس بیر عالم کے اس بزغالہ کو لے لے اوسی وقت فرزند اونکا راہی فردوس ہوا شاہ عالم نے اوسکو بچھونے پر لٹا کر اپنی چادر اوڑھا دی اور باہر نکلکر اوس خادم سے کہا کہ اپنے گھر جا اور اپنے لڑکے کی خبر لے شاید اوسکو سکتہ ہوا ہو اور

نہ ہوا ہو وہ جب گھر مین آیا تو اپنے لڑکے کو زندہ پایا غرضکہ گجرات مین اس طرح کے کمال شاہ عالم کے بہت بیان کرتے ہین اور مینے خود
سید محمد صاحب سجادہ اونکے سے کہ بڑے صاحب فضیلت ہین پوچھا کہ یہ قصہ کس طرح ہے اونھون نے کہا مین نے اپنے باپ دادا
اسی طرح بلا اختلاف سنا ہے اور اوسکی شہرت متواتر ہے واللہ اعلم اگرچہ یہ بات مقتضای عقل سے دور ہے لیکن باعتماد بہت مشہور ہونیکے لکھا رحلت
شاہ عالم کی سنہ آٹھ سو اسی ہجری مین عہد سلطنت سلطان محمود بیکرہ مین واقع ہوئی ہے اور مقبرہ آپ کا بنوایا ہوا تاج خان نریالی کا ہے کہ
سلطان مظفر ابن محمود کے بڑے سردارون مین سے تھا جو روز دوشنبہ کو ساعت نیک واسطے داخل ہونے شہر کے مقرر ہوئی تھی
اس واسطے یکشنبہ کو چوبیسوین تاریخ مقام فرمایا یہین خربوزے مقام کاریز کے کہ ایک قصبہ ہے توابع ہرات سے میرے واسطے آئے خراسان
مین ویسے خربوزے اور کہین نہین ہوتے جیسے خربوزے کاریز کے ہین باوجودیکہ مسافت ایکہزار چار سو کوس سے مدت پانچ مہینے مین
آئے تھے تب بھی بہت تر و تازہ آئے اور اتنے بہت تھے کہ میرے سب لوگون کو کافی ہوے اور انھین دنون مین کولے بنگالے
سے آئے اور باوجود مسافت ہزار کوس آنے مین خراب نہ ہوے چونکہ اسکی طرف مجکو کمال رغبت ہے اسواسطے ڈاک چوکی والے ہاتھون
ہاتھ میرے خاصہ پر پونہچاتے رہتے ہین زبان اللہ تعالے کی اداے شکر سے قاصر ہے ~ شکر نعمتہاے تو چندانکہ نعمتہای تست
امانت خان نے دو دانت ہاتھی کے نذر کیے ایک اوس مین تین گز آٹھ طسو کا طول مین اور سولہ طسو کا ناپے مین تھا وزن مین تین من
دو سیر کا کہ عراقی ساڑھے چوبیس من ہوتے ہین دوشنبہ کو چھبیسوین تاریخ چھ گھڑی دن چڑھے نیک ساعت مین طرف شہر کے روانہ
ہوا اور صورت گج نام ہاتھی پر کہ مجھے پسند تر تھا سوار ہوا باوجودیکہ مست تھا لیکن بسبب اعتماد کے اوسپر خوف نکیا ایک مخلوق مرد و زن
سے گلیون کوچون مین بھری تھی بلکہ دیوارون پر سے میرا انتظار کرتے تھے شہر احمد آباد کی جیسی مینے تعریف سنی تھی ویسا نہ نکلا راستہ
بازار کا ہر چند بہت چوڑا ہے لیکن دوکانین اوسکے موافق وسیع نہین عمارات بازار تمام چوبی ہے کوچہ و بازار پر تمام گرد و غبار کنارے تال
کاکریہ سے قلعہ کے اندر تک جسکو یہ لوگ بدر کہتے ہین نچھاور اور خیرات کرتا ہوا گیا بدر بہان بمعنی مبارک کے ہے مکانات سلاطین گجرات کے
جو بدر مین واقع ہین اس مدت چھپن سال مین خراب ہو گئے ہین ہماری طرف کے حاکمون نے اکثر کو درست اور تعمیر کیا ہے جب مین مانڈو
سے احمد آباد کو چلا تو مقرب خان نے ایک قدیم مکان کو تعمیر کرکے دیوانخانہ ایک بنایا کہ میرے واسطے ضروری تھا مشتمل جھروکا اور دربار
عام و خاص پر بنایا جو اوس روز مبارک مین وزن فرزند شاہجہان کا تھا اس واسطے برسم قدیم اوسکو سونا چاندی اور باقی اجناس مین تلوایا
اور اوسکا تئیسوان سال بخیر و خوبی شروع ہوا اللہ تعالے اوسکو مجھپر مبارک کرے اور عمر سے کامیاب رکھے پھر اوسی دن مینے ملک گجرات اوس فرزند کی جاگیر مین دیا
قلعہ مانڈو سے بندر کھنبایت تک جس راہ سے کہ مین آیا ایک سو چوبیس کوس ہے اٹھائیس کوچ تیس مقام ہوے تھے اور شہر کھنبایت مین دس روز مقام کیا وہان سے
احمد آباد تک اکیس کوس ہے پانچ کوچ دو مقام کرکے پونہچا غرضکہ مانڈو سے کھنبایت تک اور وہان سے احمد آباد تک بہ تفصیل سابق ایک سو پینتالیس کوس کی مسافت ہے
ڈھائی مہینے مین آیا کل تینتیس کوچ اور بیالیس مقام ہوے پھر دیکھنے کو مسجد جامع کے جو چوک مین ہے جا کر وہان فقرا کو روپیہ تقسیم کیا یہ
خیرات اپنے ہاتھ سے کی یہ مسجد بنائی ہوئی سلطان احمد کی ہے جسنے احمد آباد بسایا ہے تین در اوسکے ہین اور اوسکے دونون طرف بازار ہے اور دروازہ
شرقی کے مقابلے مین مقبرہ اوسی سلطان احمد کا ہے اوس گنبد مین سلطان احمد اور پسر اوسکا سلطان محمد اور پوتا اوسکا قطب الدین مدفون ہین
طول صحن مسجد کا سوا عمارت کے ایک سو تین گز ہے اور عرض ننانوے گز ہے اور اوسکے گرد دالان بنائے ہین ساڑھے چار گز چوڑے
ستون سنگ سرخ کے ہین اور فرش جھجلی اینٹ کا اور ستون سنگ سرخ کے دالان مین ایک سو چون ستون ہین اونکے اوپر تین گنبد
بنائے ہین اور طول دالان کا پچھتر گز ہے اور عرض سینتیس گز کا فرش اور محراب و ممبر اوسکے سنگ مرمر کے ہین اور دونون
طرف اوسکے پیش طاق کے دو منار تراشیدہ چھ چھ کھن ہر ایک پر تین تین گنبد ہین اور عجائب نقش و نگار کیے ہین اور مسجد ہی ...

منبر کے ... بلند شاہ نشین بنا ہی اوسکے آگے جالی سنگ مرمر کی ہی جب بادشاہ نماز جمعہ اور عید کو آتا ہی تو مع چند اپنے مصاحبون کے اوس مین جاکر نماز پڑھتا ہی اوسکو یہان والے ملوک خانہ کہتے ہین اور یہ بڑا کام واسطے احتیاط ہجوم عام کے کیا ہی اور بے شک یہ مسجد عجیب بنی ہی پھر یکشنبہ کو مین ستائیسوین تاریخ خانقاہ مین شیخ وجیہ الدین کے کہ نزدیک دولت خانہ کے ہی گیا اور اون کے مزار پر کہ اوسکے صحن مین واقع ہی فاتحہ پڑھا یہ خانقاہ صادق خان نے کہ میرے حضرت والد کے امیرون مین سے تھا بنائی ہی یہ شیخ وجیہ الدین خلیفہ شیخ محمد غوث کے ہین مگر یہ وہ مرید ہین کہ پیر کو اونپر فخر تھا انکا مرید ہونا دلیل ہے شیخ محمد غوث کی بزرگی پر شیخ وجیہ الدین کمالات ظاہری اور باطنی سے آراستہ تھے تیس برس اس شہر مین اونکی وفات کو ہوے پھر اونکے بیٹے شیخ عبد اللہ موافق وصیت باپ کے مسند ارشاد پر بیٹھے بڑے ریاضت کش تھے بعد اونکے انتقال کے اونکے بیٹے شیخ اسد اللہ اونکے جانشین ہوے اونکا بھی جلد انتقال ہوا پھر اونکے بھائی شیخ حیدر صاحب سجادہ ہوے اب بھی زندہ ہین اور اپنے باپ دادا کی قبرون پر فقرا کی خدمت مین مشغول ہین صلاحیت اونکی پیشانی سے ظاہر ہی اون دنون کہ عرس شیخ وجیہ الدین کا درپیش تھا مین نے ڈیڑہ ہزار روپیہ اوسکے خرچ کو شیخ حیدر کے حوالے کیے اور ڈیڑہ ہزار روپے خانقاہ کے فقیرون کو اپنے ہاتھ سے دیے اور پانسو روپیہ شیخ وجیہ الدین کے بھائی کو عنایت کیے اسی طرح ہر ایک کو اونکے قریبون مین سے لائق ہر ایک کے خرچ اور زمین معافی عنایت کی اور شیخ حیدر سے فرمایا کہ تم جن درویشون اور فقیرون کو جانتے ہو اونکے واسطے خرچ اور جاگیر کی عرض کرو شنبہ کو اٹھائیسوین تاریخ واسطے سیر رستم خان باڑی کے گیا مین ڈیڑہ ہزار روپیہ اوسکی راہ مین نثار کیے باڑی یہان باغ کو کہتے ہین یہ وہ باغ ہی کہ میرے بھائی شاہ مراد نے اپنے فرزند رستم نام کے نام پر آباد کیا ہی ایک جشن مبارک شنبہ کا مینے اس باغ مین کیا اور بندگان خاص کو پیالے عنایت کیے شام کو سیر باغچہ حویلی شیخ سکندر کی کی اوس مین انجیر پختہ بہت عمدہ تھے اپنے ہاتھ سے مین نے انجیر توڑے اصل شیخ سکندر کی گجرات ہی اور نہایت معقول ہے اور سلاطین گجرات کے حالات سے خوب واقف ہے آٹھ نو برس سے میری نیازمندی مین ہی جو فرزند شاہجہان نے رستم خان کو کہ اوسکے عمدہ مصاحبون مین سے ہے احمداباد کا حاکم کیا تو مینے شاہ جہان کے التماس سے باڑی اس رستم خان کو بلحاظ مشارکت نام کے دی اور اوسیدن راجہ کلیان زمیندار ولایت اندر کا آستانہ بوسی سے مشرف ہوا ایک ہاتی نو گھوڑے پیشکش کیے پھر مینے ہاتی اوسیکو بخشدیا یہ گجرات کے معتبر زمیندارون مین سے ہی ملک اوسکا کوہستان رانا سے ملا ہی گجرات کے بادشاہ ہمیشہ اسکے ملک پر لشکرکشی کرتے رہے اگرچہ بعضون نے کچھ اطاعت بھی کی ہی اور پیشکش بھی لیکن کسیکے سلام کو نہین آئے جب میرے والد نے گجرات فتح کی تو لشکر ظفر پیکر اسپر روانہ کیا جب سب نے بیچارگی سوا فرمانبرداری کے نہ دیکھا تو بندگی اختیار کی اور حاضر درگاہ ہوا اوس دن سے سلک بندگان مین منتظم ہے جو احمد آباد مین حاکم آتا ہی تو یہ راجہ مع لشکر کاروبار کے وقت اوسکے پاس حاضر ہوتا ہی اور روز شنبہ غرہ ماہ بہمن کو چندر سین کہ عمدہ زمیندارون سے اس ملک کے ہی دولت آستانہ بوسی سے مشرف ہوا نو اسپ نذر کیے دوسرے دن راجہ کلیان زمیندار ایدر اور سید مصطفے اور میر فاضل کو ہاتی عنایت ہوے اور دوشنبہ کو واسطے شکار بازوجرہ کے سوار ہوا روپیہ راہ مین خیرات کیے اس روز ناشپاتیان بدخشان سے میرے واسطے آئین چھٹی تاریخ مبارک شنبہ کو واسطے سیر فتح باغ کے کہ موضع سرخیز مین ہے گیا اور ایک ہزار پانسو روپیہ راہ مین نثار کیے چونکہ مزار شیخ احمد کھٹو کا راہ مین واقع ہی پہلے وہان جاکر فاتحہ پڑھا کھٹو ناگور کا ایک قصبہ ہی یہ بزرگ وہان پیدا ہوے تھے اور عہد سلطان احمد مین جسنے احمد آباد بسایا ہی یہین آئے یہ بادشاہ انکا کمال معتقد تھا یہان کے لوگون کو بھی ان سے بہت عقیدت ہی اور بڑا ولی جانتے ہین ہر شب جمعہ کو سب خورد و بزرگ اسکے مزار پر جمع ہوتے ہین سلطان محمد پسر سلطان احمد نے اسکے مزار پر بڑی عمارت بنوائی ہی اوس مقبرہ مین مسجد اور خانقاہ بھی ہی اور جنوبی طرف اوسکے بڑا تالاب بنوایا ہی لیکن تمامی اس عمارت کی عہد سلطان قطب الدین ولد سلطان محمد مین ہوئی اور مقبرہ سلاطین گجرات کا اوس تالاب پر واقع ہے اوس مین سلطان محمود بیکرہ اور سلطان مظفر بیٹا اوسکا اور سلطان محمود شہید

نبیرہ سلطان مظفر کا کہ آخری بادشاہ گجرات کا تھا مدفون ہین بیگرہ گجراتی زبان مین بڑی بڑی ٹیڑھی مونچھ [illegible] کو کہتے ہین [illegible] شاہ کی بڑی بڑی
اور ٹیڑھی مونچھین تھین اس واسطے اسکو بیگرہ کہتے تھے اور انکے مقبرے کے قریب گنبد سرداروں کے ہین لیکن مقبرہ شیخ بہت بلند اور
نفیس ہی قیاس سے صرف اوسکا پانچ لاکھ روپیہ معلوم ہوتا ہی واللہ اعلم بالصواب بعد فراغت زیارت کے فتح باغ مین گیا اس میدان مین
خان خانان آتالیق نے مظفر خان انبوکو لڑکر شکست دی تھی اسی واسطے اس باغ کا نام فتح رکھا گجراتی اسکو فتح باڑی کہتے ہین تفصیل
اسکی یون ہی کہ جب ببرکت میرے والد کے ملک گجرات فتح ہوا اور نبو قید مین آیا تو اعتماد خان نے عرض کیا کہ یہ لڑکا ایک بہلبان کا ہی چونکہ
سلطان محمود کا کوئی بیٹا نرہا تھا اور سلاطین گجرات کے بھی اولاد سے کوئی نہ تھا اس واسطے ہمنے صلاح وقت دیکھکر اوسکو سلطان
محمود کا بیٹا مشہور کیا اور اسکا نام سلطان مظفر مشہور کرکے ہمنے اپنا بادشاہ اسکو بنایا سب لوگ اس بات پر راضی ہوے چونکہ میرے
والد اعتماد خان کے قول کو معتبر جانتے تھے اس واسطے اوس شخص کا کچھ وجود معتبر نجانا مدتون وہ خدمتگارون مین خدمت کرتا رہا اوسکے
احوال پر کچھ توجہ نفرمائی غرض وہ فتحپور سے بھاگ کر پھر گجرات مین آیا اور زمینداروں کے یہان ایک مدت چھپا رہا تھا یہان تک کہ میرے
والد نے شہاب الدین احمد خان کو حکومت گجرات سے معزول کرکے اعتماد خان کو اوسکی جگہ حاکم گجرات کا کیا اکثر نوکر شہاب الدین خان
کے کہ گجرات اونکو پسند تھا اوس سے جدا ہوکر بامید نوکری کے اعتماد خان کے پاس احمد آباد مین رہے جب اعتماد خان شہر مین آیا تو سبھون نے
اوسکی طرف رجوع کیا اوس نے اونکی طرف کچھ توجہ نکی وہ پھر شہاب الدین خان کے پاس بھی نہ جاسکے اور نہ وہان رہسکے اور ہر طرف سے
حیران ہوکر صلاح یہ دیکھی کہ نبو کے پاس جاکر دست آویز فساد اوسکو گردانین غرضکہ اس ارادے سے سات سو سوار اوسکے پاس گئے اور
نبوکو مع لونیہ کاٹھی کے کہ اوسکو پناہ دی تھی فساد برپا دکھایا اور احمد آباد کو لوٹے اور شہر کے پاس آنے تک اوسکی جماعت بڑھ گئی جب
اعتماد خان نے یہ سانحہ سنا شیر خان نام اپنے بیٹے کو شہر مین چھوڑ کر خود پیچھے شہاب خان کے کہ متوجہ درگاہ ہوا تھا دوڑا تا اوسکو لاکر
اوسکی مدد سے علاج اس فساد کا کرے اور ہرچند شہاب خان کی ہمراہی سے عمدہ لوگ جدا ہوگئے تھے لیکن رہے ہوون کے حال سے
بھی نشان بے وفائی ظاہر تھے مگر چاروناچار اعتماد خان کے ساتھ راہ مین سے لوٹا اتفاقاً پہلے انکے پہونچنے سے نبو قلعہ احمد آباد مین
داخل ہوگیا تھا بندگان بادشاہی میدان مین لڑائی کو مستعد ہوے اور نمک حرام بھی قلعے سے نکلکر مقابلے مین آئے جب فوج نبو کی نمودار
ہوئی تو ایکبارگی شہاب خان کے سب ہمراہی نکلکر غنیم سے جاملے اور شہاب خان نے شکست کھا کر طرف پلٹن کے کہ بادشاہی عملداری مین تھا
لوٹا سب مال و اسباب اوسکا لٹ گیا پھر نبو نے اون مفسدون کو منصب اور خطاب دیکر قطب الدین محمد خان پر کہ بڑودہ مین تھا لشکر کشی کی
اسکے بھی نوکرون نے مانند نوکرون شہاب خان کے بے وفائی ظاہر کی اور جدا ہوکر نبو سے جاملے شرح اسکی اکبرنامہ مین ہی پھر
قطب الدین محمد خان کو قول و قرار دیکر شہید کر ڈالا اور اوسکا سب مال و منال کہ برابر خزانہ ایک بادشاہ کے تھا لٹ گیا تھوڑے دنون مین
پینتالیس ہزار سوار نبو کے پاس جمع ہوگئے جب یہ حال میرے والد مرحوم نے سنا تو مرزا خان خلف بیرم خان کو ہمراہ ایک لشکر بہادران
رزمجو کے نبو پر مقرر کیا کہ جاکر اوسکی گوشمالی کرین جب مرزا خان حوالی شہر مین پونہچا تو صفوف جنگ آراستہ کین اوسوقت ہمراہ اوسکے آٹھ نو
ہزار سوار تھے لیکن نبو تیس ہزار سے مقابلہ مین آیا بعد واقع ہونے جنگ عظیم کے فوج بادشاہی مظفر و منصور ہوئی اور نبو شکست کھا کر بجان حراب
بھاگ گیا میرے والد نے اسکے جلدو مین اوسکا منصب پنجہزاری ذات کا اور خطاب خان خانانی کا عنایت کیا اور حکومت گجرات کی مرزا خان
کو دی وہ باغ جو خانخانان نے اوس میدان مین بنایا ہی کنارے دریاے متھی کے ہے اور عمارت عالی مع برآمدہ طرف دریا کے اوسمین
بنائی ہی گرد اوسکے دیوار پختہ ہے ایک سو بیس جریب کا وہ باغ ہی قریب دو لاکھ روپے کے اوس مین صرف ہوے ہین محکمیت پسند آیا
تمام گجرات مین ایسا باغ نہوگا مینے اوس مین جشن مبارک شنبہ کا کرکے درباریون کو پیالے عنایت کیے اور رات کو وہان رہ کر آخر

روز [illegible] [illegible] ہزار روپیہ پیادہ مین نثار کیے پھر اوسکے باغبان نے عرض کی کہ کئی درخت چنپہ کے کہ سامنے اوس برآمدہ کے تھے
ایک نوکر نے مقرب خان کے کاٹ ڈالے ہین مین یہ سنکر کمال غصہ ہوا اور خود اوسکی تحقیق کو گیا بعد ثبوت اس جرم کے مینے اوسکے دونون
انگوٹھے کٹوا ڈالے تا اورون کو عبرت ہو یقین ہے کہ مقرب خان کو اسکی خبر نہ ہوئی ہوگی ورنہ اوسی وقت سزا دیتا سہ شنبہ کو پندرہوین تاریخ
کوتوال شہر ایک چور پکڑ لایا کہ پہلے اوسکو کئی بار دزدی مین پکڑ کر اوسکے اعضا کاٹے تھے چنانچہ سیدہا ہاتھ اور اولٹے ہاتھ کا انگوٹھا اور بائین کان
اور ناک اور دونون پٹھے پانون کے کٹے ہوے تھے لیکن وہ اس حال پر بھی اپنی حرکت بد سے باز نہین آتا تھا کل یہ چوری کو گھاس والے کے
گھر مین گیا اوسنے مطلع ہوکر اسکو پکڑ لیا اسنے کئی چھریان گھاس والے کے مارین اور اوسکو ہلاک کیا اس شور مین ۔ سکے ۔ رشتہ دارون نے اوسکو
گرفتار کرلیا مینے وہ چور مقتول کے وارثون کو دیدیا کہ اپنا قصاص اوس سے لین بارہوین کو تین ہزار روپیہ عظمت خان اور معتقد خان کو حوالے
کیے کہ کل شیخ احمد کہتو کے مزار پر جاکر فقرا کو بانٹ دین تیرہوین کو مین فرزند خرم کے مکان مین گیا اور جشن مبارک شنبہ وہان کیا درباریون کو پیالے
دیے اور سندر متمن ہاتی خاصہ تیز دوڑنے والا کہ اوسکو میرے والد بہت دوست رکھتے تھے بسبب پسند ہونے شاہجہان کے کہ مجسے کئی
بار مانگا تھا مع سامان طلائی اور زنجیر وغیرہ ساتھہ ایک اور مادہ فیل کے اوسکو عنایت کیا اور ایک لاکھہ درب عادل خان کے وکیلون کو عنایت
فرمائے پھر اونھین دنون سنا کہ مکرم خان پسر معظم خان نے جو صوبہ دار اوڑلیسہ کا ہے ملک خوردہ کو اوسنے فتح کیا اور وہانکا راجہ بھاگ کر مندرہ
کے پاس گیا چونکہ وہ میرے بندگان مخلص سے تھا اس واسطے اوسکی ترقی ضرور ہوئی منصب اوسکا مع اصل و اضافہ سہ ہزاری ذات
اور دو ہزار سوار کا کرکے حکم دیا کہ نقارہ اور اسپ اور خلعت بھی اوسکو دیا جاوے درمیان سرحد اوڑلیسہ اور گولکنڈہ کے دو راجہ تھے ایک
خوردہ کا دوسرا مندرہ کا ملک خوردہ کا عملداری شاہی مین بتائید خداوند کریم کے آگیا اور ملک مندرہ باقی رہا امید عنایت الہی سے یہ ہے کہ قدم
ہمت آگے بڑہے اور عرضداشت قطب الملک کی فرزند شاہجہان کو آئی کہ میرا ملک جو بادشاہی سرحد سے ملا ہوا ہے اور مین ہوا خواہ مخلص
ہون امید ہے کہ مکرم خان کو فرمان ہوجاے کہ میرے ملک سے دست تصرف کوتاہ رکھے یہ مکرم خان کی شجاعت کی بڑی دلیل ہے کہ قطب الملک سا
شخص اوسکی طرف سے متردد ہے اور اسی تاریخ اکرم خان پسر اسلام خان کو فوجدار فتحپور وغیرہ کا کرکے خلعت اور ہاتی اوسکو مرحمت کیا اور
چندرسین راجہ ہنود کو خلعت اور اسپ اور ہاتھی سے ممتاز کیا اور لاچین قاقشال کو فیل عنایت ہوا اور اسیوقت مظفر پسر مرزا باقی ترخان کو
سعادت آستانہ بوسی حاصل ہوئی اوسکی مان دختر بار ہہ زمیندار کچہہ کی تہی جب مرزا باقی نے وفات کی تو ریاست ٹھٹھہ کے مرزا جانی کو پہونچی
لیکن مرزا جانی نے اپنے وہم سے اس زمیندار مذکور کے پناہ لی اور طفولیت سے اب تک وہین گذران کی ان دنون کہ لشکر مظفر اور نشان
اقبال احمدآباد مین سایہ فگن ہوا تو اوسنے آکر ملازمت کی اگرچہ جنگلی لوگون مین بڑہا ہے اور رسم و عادت دربار سے بیخبر ہے لیکن جو اوس کے
سلسلہ کو نسبت خدمتگاری اور حقوق بندگی زمان حضرت صاحب قران ثانی سے ہمارے خاندان کے ساتھہ متحقق ہین تو رعایت اوسکی احوال کی
لازم جانکر اس وقت دس ہزار روپیہ خرچ اور خلعت اوسکو عنایت کیا اور منصب اوسکے لائق دیا جاویگا شاید سپاہگری مین خوب مشہور ہو
بائیسوین کو مبارک شنبہ کے دن فتح باغ مین جاکر سیر گلاب کی دیکھی ایک تختہ بہت عمدہ تہا یہان گلاب کمتر ہے اسقدر بھی غنیمت تھا سیر لالہ
بھی اوس مین خوب تھی چند انجیر پختہ ہوے تھے مینے اپنے ہاتھہ سے توڑے بڑا اوس مین ساڑہے سات تولے کا تھا اور اوسی دن ڈیڑہ ہزار
خربوزے کاریز کے بھیجے ہوے خان اعظم کے پہونچے مینے ہزار اوسمین سے درباریون کو دیے اور پانسو بیگمات کو چار دن اوس باغ مین بخوشی
بسر کرکے شہر مین آیا اور چند خربوزے وہان کے مشائخ کو دیے وہ کہا کر حیران ہوے اس واسطے کہ گجرات مین خربوزہ اچھا نہین ہوتا ستائیسوین کو باغ
نگینہ مین کہ [illegible] تخانہ کے اندر ہے ایک سلطان شاہان گجرات سے اوسکو بنایا تہا مجلس آراستہ کرکے پیالہ درباریون کو دیے ایک تختہ انگور کا اس باغ
مین خوب پکا ہوا تھا مینے حکم کیا کہ جن درباریون نے پیالے پیے ہین وہ انگورون کو اپنے ہاتھون سے توڑین اور روز دوشنبہ غرہ اسفندارمذ

کو احمد آباد سے کوچ کرکے نشان اقبال مالوے کی طرف بلند کیے اور کنارے تال کاکریہ تک کہ دو کوس [illegible] مقام ہوا
تین دن وہین مقام کیا مبارک شنبہ کو جو چھٹی تاریخ پیشکش مقرب خان کی ملاحظہ ہوئی کوئی چیز اوس مین پسند اور مرغوب نہ تھی اوسنے شرمندہ
ہوکر وہ پیشکش اپنے فرزندون کی معرفت محل مین گذرانی کہ مجکو وہان پسند آوے اوس وقت جواہرات اور مرصع ہتھیارون سے اوسکی باقی
سامان قریب لاکھہ روپیہ کے مینے قبول کرکے باقی اوسکو پھیر دیا اور گھوڑون مین سے بھی قریب سو گھوڑون مین کوئی عمدہ اور بہتر نہ تھا
جمعہ کو پانچوین تاریخ بعد کوچ چھہ کوس کے کنارے دریاے احمد آباد کے مقام ہوا جو فرزند شاہجہان رستم خان کو کہ اوسکے عمدہ نوکرون مین سے تھا حکومت گجرات پر چھوڑ جاتا تھا سو حسب خواہش
اوسکے نشان و نقارہ خلعت مرصع خنجر اوسکو عنایت فرمایا ہمارے یہان رسم تھی کہ شہزادون کے نوکرون کو نشان و نقارہ مرحمت ہو چنانچہ میرے والد نے باوجود اس
کے کہ سب مجھسے تھی میرے کسی نوکر کو نشان و نقارہ اور خطاب تجویز نفرمایا جو مجکو فرزند خورم کی طرف عنایت نہایت ہی اور وہ فی الحقیقت لائق ہر
عنایت کے ہی اور نوعمری مین جس مہم پر متوجہ ہوا اوسکو میرے خاطر خواہ پورا کیا اس واسطے مینے اوسکی خوشی پوری کی اور اوسی روز مقرب خان
سنے رخصت وطن کی پائی اور جو مزار قطب عالم پدر شاہ عالم بخاری کا کہ موضع بتوہ مین بر سر راہ تھا مین خود وہان گیا اور وہان کے رہنے
والون کو روپیہ پانسو دیے جہلی کو دریاے محمود آباد مین کشتی پر بیٹھکر شکار ماہی کرتا ہوا مقبرہ سید مبارک بخاری پر کہ کنارہ پر واقع تھا گذرا سید مبارک
بخاری عمدہ امراے گجرات سے ہے یہ مقبرہ اوسکے بعد اوسکے فرزند سید میران نے بنایا ہی بہت مضبوط اور عمدہ بلند مکان ہی زیادہ دو لاکھہ
روپیہ سے اوس مین صرف ہوے ہین جتنے مقبرے سلاطین گجرات کے مینے دیکھے کوئی اوسکو نہین پہنچا باوجودیکہ وہ حاکم اور یہ نوکر تھا
لیکن ہمت خدا کی طرف سے ہے ہزار آفرین اوس فرزند پر کہ باپ کا ایسا مقبرہ بنا دے ع کہ دنیا مین ہی اوسکی یادگاری + یکشنبہ کو مقام
کرکے مچھلی کا شکار کیا چار سو جال مین آئین ایک اون مین ماہی بی پولک کہ جسکو سنگ ماہی کہتے ہین نظر آئی لیکن اوسکا جال [illegible]
اوسکا شکم چاک کرایا اوس مین ایک تازہ مچھلی نکلی کہ ابھی اوسنے کھائی تھی جب دونون کو تلوایا تو سنگ ماہی ساڑھے چھہ سیر کی تھی اور وہ کھائی
ہوئی دو سیر کی آٹھوین کو سوا چار کوس چلکر موضع سودہ مین اترا وہان کے لوگ برسات گجرات کی بہت تعریف کرتے تھے اتفاقاً آٹھہ پہر تک باران
رہا اور گرد و خاک دب گئی جو یہ ملک بالکل ریگستان ہی برسات مین کیچڑ نہین ہوتی اور جنگل سبز ہو جاتا ہی غرضکہ نمونہ برسات کا بھی دیکھا سہ شنبہ کو ساڑھے
پانچ کوس چلکر قریب موضع جیساکی نزول اقبال کا ہوا وہان خبر آئی کہ مانسنگہ سیوڑہ واصل جہنم ہوا سیوڑہ ایک قوم ہی ہنود سے کہ ہمیشہ
پاؤن اور سر برہنہ رکھتے ہین بعضے اون مین بال سر کے اور ڈاڑھی مونچھہ رکھتے ہین اور بعضے نہین اور سیاہ کپڑا نہین پہنتے اونکا یہ دین ہی
کہ کسی جاندار کو تکلیف نہ دینا چاہیے قوم بنیہ اونکو اپنا پیر و مرشد سمجھتی ہی اور اونکو سجدہ و پرستش کرتی ہی اور سیوڑون کے دو فرقے ہین
ایک تپا دوسرا کرتھل مانسنگہ مذکور سردار قوم کرتھل کا تھا اور بالچند مرشد تپا کا یہ دونون میرے والد کی خدمت مین رہا کرتے تھے جب اونہون
سنے رحلت فرمائی اور خسرو بھاگا اور مین اوسکے پیچھے گیا تو رای سنگہ زمیندار بیکانیر نے جو میرے والد کی عنایت سے مرتبہ امارت کو پہنچا
مانسنگہ مذکور سے پوچھا کہ مدت میری سلطنت اور حکمرانی کی کب تک ہی اوسنے کہ خود کو علم نجوم اور تسخیرات کواکب مین استاد جانتا تھا اون
سے کہا کہ نہایت سلطنت جہانگیر کی دو برس تک ہی وہ بیوقوف اوسکے اعتماد پر بے رخصت میرے اپنے وطن چلا گیا جب مین بعنایت الہی
بفتح و ظفر مہم خسرو سے لوٹ کر آگرہ کو آیا تو وہ شرمندہ پھر حاضر درگاہ ہوا غرضکہ مانسنگہ مذکور اوسی تین چار مہینے مین بیماری جذام مین مبتلا ہوا
اور اعضا اوسکے گر گئے اور اوس حال مین کہ موت ایسے جینے سے بہتر تھی بیکانیر مین رہا جب مینے یاد کرکے اوسکو بلوایا تو راہ مین مارے
خوف کے زہر کھاکر فی النار ہوا چونکہ نیت میری ہمیشہ خیر و عدالت اور پرورش لوگون کی ہی تو یقین جانتا ہون کہ میرے برا چاہنے والے
کا بھی یہی حال ہو قوم سیوڑہ اکثر شہرون مین ہندوستان کے ہین خصوصاً گجرات مین کہ بنیون کا جو وہان دین لین بہت ہی تو یہ لوگ
بھی بہت ہین اور سوا بت خانون کے رہنے کو اور عبادت کے جدا مکان بنا لیے ہین کہ حقیقت مین اونکو دار الفساد [illegible] ہیے

کہ اپنے پتی بر رو ہوتیون کہ نہ ہونے کے پیچھے بیٹھتی ہین اور کچھ حیا شرم نہین کرتے وہ اون سے طرح طرح کے فساد اور بے حیائی کرتے ہین اسواسطے
مینے سیوڑون کے نکال دینے کا حکم کیا اور ہر طرف فرمان بھیجے کہ جہان یہ ہون میرے ملک سے نکالے جاوین دسوین کو مین شکار
کو گیا اور نیل گاو نر و مادہ بندوق سے مارے اوس دن دلاور خان کے بیٹے نے پٹن سے کہ اوسکی باپ کی جب گر تنخواہ مین تھا آکر ملازمت
حاصل کی اور دو کچھی گھوڑے نذر کیے کہ بہت خوب صورت اور خوش رفتار تھے ایسے کسی نے تمام گجرات مین نذر نہین کیے گیارہوین کو کنارے
تال کے بزم پرم پیالہ کی آراستہ ہوئی وہان اون نوکرون کو کہ اوس صوبہ کی خدمت پر مقرر تھے انعام اور خلعت دیکر رخصت کیا اون مین
شجاعت خان عرب کو ڈھائی ہزار ذات اور دو ہزار سوارون سے مع اصل و اضافہ سرفراز کیا اور نقارہ اور گھوڑا اور خلعت دیا اور ہمت خان
کو منصب ڈیڑھ ہزاری ذات اور آٹھ سو سوارون سے ممتاز کرکے خلعت اور ہاتھی دیا کفایت خان کو دیوان صوبہ گجرات کا کیا اور بارہ صدی ذات
اور دو سو سوارون سے مع اصل و اضافہ ممتاز کیا صفی خان بخشی اسپ و خلعت سے سرفراز ہوا خواجہ عاقل کو ڈیڑھ ہزاری منصب ذات اور
ساڑھے چھہ سو سوار کا مع اصل و اضافہ مقرر فرما کر احدیون کا بخشی کیا اور عاقل خانی کا خطاب بخشا اور تیس ہزار درب قطب الملک کے وکیل کو کہ
پیشکش لایا تھا انعام ہوے اس دن فرزند شاہجہان نے انار اور بہی کہ اوسکے واسطے فراہ سے آئے تھے مجکو نذر کیے اور ایسے قد بڑے
آج تک نہ دیکھے تھے جب تلوایا تو بہی اون تیس تولہ نو ماشہ کی اور انار ساڑھے چالیس تولہ کا ہوا جمعہ کو بارہوین تاریخ شکار کو گیا دو نیل گاو
شکار ہوے اور تیرہوین کو تمین چودہوین تاریخ شیخ اسمعیل ولد شیخ محمد غوث کو خلعت اور پانسو روپیہ خرچ کو دیے پندرہوین کو پھر شکار مین
نیل گاو مارے سولوین کو مینے مشائخ گجرات کو کہ میرے ہمراہ آئے تھے دوبارہ خلعت اور خرچ اور زمین جاگیر دیکر رخصت فرمایا اور ہر ایک
کو کتابین کتب خانہ خاص سے مثل تفسیر کشاف اور تفسیر حسینی اور روضۃ الاحباب کے عنایت کین اور اونکی پشت پر آنا گجرات کا اور عنایت کرنا
لکھا جب تک مین احمد آباد مین رہا یہی شغل مجکو تھا کہ غربا اور اہل کمال سے ملون اور اونکو جاگیر عنایت کرون اور باوجودیکہ شیخ احمد صدر اور کئی
مصاحب مزاج دان مقرر ہوے تھے کہ فقرا اور علما کو سامنے لاوین اور بیٹا شیخ محمد غوث کا اور نبیرہ شیخ وجیہ الدین کا بھی اس خدمت پر
مع مشائخ کے مقرر تھا کہ جہان ایسے لوگون کو سنو میرے روبرو لاؤ اور محل مین سے چند عورتین بھی اس خدمت پر مقرر تھین کہ بوڑھیون اور
بیبیون کو لایا کرین اور مراد میری یہ تھی کہ سالہا سال کے بعد مجسا بادشاہ یہان آیا ہے تو کوئی محروم نہ رہ جاوے اس واسطے مینے اس قدر کوشش کی
حق تعالی میری نیت کا گواہ ہے کہ مینے قصور نہین کیا اور اگرچہ احمد آباد کے آنے سے خوش نہین ہوا لیکن دل مین مجکو اس بات کی خوشی ہے
کہ میرے آنے سے یہان بہت غربا کی پرورش ہوئی اور مخلوق آسودہ ہوئی پھر کوکب پسر قمر خان کو کہ برہانپور مین فقیر ہو کر نکل گیا تھا لوگ
پکڑ کر روبرو میرے لائے تفصیل اسکی یہ ہے کہ یہ کوکب نواسہ میر قطب الدین قزوینی کا ہے سادات سیفی سے خانہ زاد موروثی اس خانقاہ کا ہے
لشکر دکن مین مقرر تھا چند روز وہان تنگدست و پریشان رہا جو بہت دنون اضافہ منصب سے سرفراز نہوا تھا تو میری نامہربانی اور بے عنایتی کا اوسکو
گمان ہوا پریشانی اور تنگ حوصلگی سے فقیر ہو کر نکل گیا چھہ مہینے تمام ملک دکن مین مثل دولت آباد اور بیدر اور بیجاپور اور کرناٹک اور گولکنڈہ
کی سیر کی پھر بندر دابل مین جاکر کشتی پر بیٹھا اور بندر گوگہ مین آیا اور بندر سورت اور بروچ وغیرہ پھر کر احمد آباد کو آیا اب زاہد نام ایک نوکر فرزند شاہجہان
کا اوسکو پکڑ کر میرے روبرو لایا جب سامنے اوسکے باعث اسکا پوچھا کہ باوجود حقوق باپ دادا اور قدیم خانہ زادگی کے موجب اس نالایقی
کا کیا تھا تو عرض کی کہ قبلۂ عالم کے روبرو جھوٹ نکہنا چاہیے حق یہ ہے کہ مین پہلے امیدوار مرحمت کا تھا جب نصیب سے حاصل نہوئی تو سب
کچھ چھوڑ کر فقیر ہو نکلا جب اوسکی سچ باتون سے میرا غصہ فرو ہوا تو پوچھا کہ اس پھرنے مین عادل خان اور قطب الملک اور عنبر وغیرہ کو بھی تو نے
دیکھا ہے یا نہین اوسنے عرض کی کہ جب مین ایسے دریای بیکران سے محروم رہا تو لب ہمت اپنا اون نہرون سے تر نہین کیا اور وہ سر نہوکہ
اس درگاہ مین جھک کر اور کہین سلام کو جھکے غریب نواز مین جس دن سے فقیر ہو کر نکلا ہون اپنا سب احوال بطریق روزنامچہ لکھا ہے حضور اوس مین

میرا سب احوال دریافت کرلین مجکو اوسکی اس بات سے کمال رحم آیا جب اوسکی تحریر دیکھی تو معلوم ہوا کہ اوس نے اس سفر مین بہت محنت
کی ہی اور پیادہ اکثر پھرا ہی مین اوسپر بہت مہربان ہوا اور دوسرے دن اوسکو حضور مین بلاکر قید اوسکے ہاتھہ پانون کی دور کئے اور خلعت اور
گھوڑا اور ہزار روپیہ خرچ دیکر اوسکے اگلے منصب پر اضافہ فرماکے اوس قدر اوسپر لطف و مہربانی کی کہ اوسکے خیال مین نتھی اور وہ اپنی
زبان حال سے یہ کہنے لگا ع اینکہ می بینم بہ بیداریست یا رب یا بخواب + خویشتن را در چنین نعمت پس از چندین عذاب + پھر سترھوین کو چھہ
کوس چلکر مقام بارہ سینور مین اتفاق نزول اقبال کا ہوا پہلے اس سے سنا جاتا تھا کہ کشمیر مین کچھہ وبا ہی وہان عرضداشت واقعہ نویس کی آئی
کہ اس ملک مین وبا بشدت ہی بہت آدمی تلف ہوے صورت اوسکی یہ ہی کہ پہلے دن درد سر اور تپ ہوکر خون ناک سے بہت چلتا ہی دوسرے دن وہ
شخص مرجاتا ہی اور جس گھر مین ایک شخص اس مین مرتا ہی سب لوگ گھر کے معرض تلف مین آتے ہین اور جو بیمار یا مردے کے پاس جاتا ہی وہ
بھی اسی حال مین مبتلا ہوتا ہی اون مین سے ایک کی لاش کو گھاس کے گٹھے پر ڈال کر نہلایا تھا اتفاقاً ایک گاے نے اوس مین سے
آکر کھایا وہین مرگئی پھر کتون نے اوس گاے کا گوشت کھایا وہ سب بھی مرگئے لوگون پر یہ خوف بڑھا کہ باپ بیٹے اور بیٹا باپ کے پاس
نہین جاتا اور عجب یہ ہی کہ جس محلے سے پہلے یہ بیماری اوٹھی وہان آگ لگی اور تین ہزار گھر اوس مین جل گئے اور اوسکی فجر کو شہر والے
اور اطراف کے کہ اوٹھکر نکلے تو ایک گول شکل دروازون پر دیکھی کہ اون مین ہر ایک کے منہ پر تین تین دائرے بڑے اور دو دو آگے میانی
اور ایک چھوٹا اون شکلون مین تھا اور یہ شکلین دروازون پر سب گھرون کے بعین یہان تک کہ مسجدون مین بھی دیکھین لیکن جس روز سے
آگ لگی ہی اور یہ شکلین دیکھین ہین وبا مین تخفیف ہوگئی ہی مینے باعث غرابت کے یہ حال لکھا عقل سے کچھہ سمجھہ مین نہین آتا والعلم عند اللہ تعالے
امید ہی کہ پروردگار مہربان اپنے گنہگار بندون پر رحم فرماکر اس بلا کو مخلوق سے دور کرے اٹھائیسوین کو ڈھائی کوس چلکر کنارے دریاے
مہی کے مقام ہوا زمیندار جام نے وہان زمین بوس کی پچاس گھوڑے اور سو اشرفی اور سو روپیہ نذر کیے نام اوسکا جا اور جام لقب ہی جو
وہان جانشین ہوتا ہی اوسکو جام کہتے ہین یہ سب گجراتی زمیندارون مین عمدہ اور بہتر ہی بلکہ تمام ہندوستانی راجون مین نامی ہی اسکا
ملک سمندر سے ملا ہوا ہی چھہ ہزار سوار ہمیشہ اسکے پاس رہتے ہین کام کے وقت بارہ ہزار سوار تک جمع کرلیتا ہی اوسکے یہان گھوڑا بہت خوب
ہوتا ہی دو ہزار روپیہ تک بھی گھوڑا وہان بکتا ہی مین نے اوس راجہ کو خلعت عنایت کرکے [illegible] کیا اور اوسی دن لچھمی نراین راجہ ملک کوچ
کا کہ نواح ملک بنگالہ کے واقع ہے آستانہ بوسی سے مشرف ہوا پانسو مہرین نذر کین اور عنایت خلعت اور خنجر مرصع سے سرفراز ہوا اور نوازشہا
پسر سعد اللہ خان کہ ملک چونکرہ کی حکومت پر تھا دولت آستان بوسی مستعد ہوا اونیسوین کو جمعہ کے روز قیام کیا بیسوین کو پونے چار
کوس چلکر کنارے تالاب جنہود کے منزل ہوئی اکیسوین کو ساڑھے چار کوس کوچ کرکے کنارے تالاب بدروالہ کے اوترا وہان خبر
فوت عظمت خان گجراتی کی سنی کہ بسبب بیماری کے احمد آباد مین رہگیا تھا مصاحبان قرار داد سے تھا اور خدمتین عمدہ کی بعین حقیقت
ملک دکن اور گجرات سے خوب واقف تھا مجکو اوسکی خبر فوت سے رنج ہوا اوس تالاب مین ایک بوٹی دیکھی کہ مجرد ہاتھہ یا لکڑی لگانے کے
اکٹھا ہوکر مرجھا جاتی تھی اور بعد تھوڑی دیر کے پھر کھلتی تھی پتی اوسکی مانند املی کے تھی عربی مین اوسکو شجر الحیا کہتے ہین اور ہندی مین لجنتی نام ہے
کہ لاج حیا کو کہتے ہین کہ ہاتھہ لگنے سے مرجھاتی ہی اسواسطے حیا کیطرف منسوب ہے عجیب چیز ہی کہتے ہین کہ خشکی مین بھی ہوتی ہی بائیسوین کو مقام کیا قراولون نے خبر دی کہ یہان قریب ایک شیر مسافرونکو
بہت ستاتا ہی اوسکے جنگل مین تازہ آدمیون کے اعضا دیکھے مینے اوسکی طرف توجہ شکار کی کرکے ایک بندوق مین اوسکا کام تمام کیا
اگرچہ بڑا شیر تھا مگر مین نے اوس سے بڑے زیادہ مارے ہین جو شیر کہ مینے قلعہ مانڈو مین مارا تھا ساڑھے آٹھہ من کا تھا اور یہ ساڑھے
سات من کا تیئسوین کو قریب ساڑھے تین کوس کے کوچ کرکے کنارے دریاے باٹ کے اوترا اور چوبیسوین کو چھہ کوس چلکر کنارہ تالاب
سمدرہ کے منزل کی مبارک شنبہ پچیسوین تاریخ کو مقام کیا اور مجلس پیالہ آراستہ ہوئی بندگان خاص پیالون سے سرخوش ہوے نوازشہا نمایان

کو ... ہزاری ... ذات پر یا ... مدی کا اضافہ کرکے مع دو ہزار سوار کے سرفراز کیا اور خلعت وفیل مرحمت فرما کر رخصت جاگیر پر جانے کی دی اور
محمد حسین سنبرک کو واسطے خریدنے عمدہ گھوڑون کے بطرف بلخ بھیجا تھا اوسنے اوس تاریخ مین حاضر ہوکر سعادت آستانہ بوسی حاصل کی اور جتنے
لائے ہوے گھوڑون مین سے ایک گھوڑا ابرش نہایت خوشرنگ اور اچھے جوڑ و نکا ہے اب تک ایسا ابرش ندیکھا تھا اور گھوڑے قدم ... بار
بھی خوب لایا تھا اس واسطے مینے اوسکو خطاب تجارت خانی کا عنایت کیا جمعہ کو چھبیسوین ۲۶ تاریخ سوا پانچ کوس چلکر موضع جالود مین منزل
ہوئی اور راجہ لچھمی نراین چچا راجہ کوچ کو کہ ان دنون مینے ملک گجرات اوسکو عنایت کیا بخشش اسپ سے سرفراز کیا شنبہ کو ستائیسوین
تاریخ تین کوس جاکر مقام لوہ ... مین نزول اجلال فرمایا پھر اٹھائیسوین کو پانچ کوس طے کرکے قریب قصبہ دودحد کے کہ یہ قصبہ سرحد گجرات اور مالوہ
کا ہے مقام رایات اجلال کا ہوا وہان پہلوان بہاؤالدین برقنداز نے ایک بچہ لنگور کا مع ایک بکری کے ملازمت مین حاضر کیا اور عرض کی کہ میرے
ہمراہی ایک بندوقچی نے راہ مین اوسکی ماں کو لیے ہوے درخت پر دیکھکر بے رحمی اور سنگدلی اوسکو زخم بندوق سے مار ڈالا اوسنے گولی لگتے ہی
بچے کو سینے سے جدا کرکے اور ڈالی پر ڈالدیا اور زمین پر گر پڑی دیکھا تو اوس مین جان تھی اس حال مین وہان مین بھی پونہچا اور اوس بچے
کو اوتار کر واسطے دودھ پلانے کے اس بکری کے تھن سے ملایا حق تعالی نے اس بکری کو اوسپر ایسا مہربان کیا کہ چاٹنے لگی کہ یہ گویا اوس کے
پیٹ سے نکلا ہے مینے فرمایا کہ یہ بچہ اوس بکری سے جدا کرین بمجرد جدا کرنے کے اوس بکری نے فریاد اور بے صبری کی اور بچہ لنگور کا بھی تڑپنے
لگا کمال حیا ہے تعجب ہے بواسطے غرابت اس حال کے لکھا گیا دوشنبہ کو او نتیسوین تاریخ مقام کرکے شکار نیلگاو کا کھیلا ایک مادہ بندوق سے ماری سہ شنبہ
کو تیسوین ۳۰ تاریخ بھی وہین مقام فرمایا

تمام شد

سہو کرشتہ شد ۱۲

جلد اول ترجمۂ تاریخ توزک جہانگیری

در مطبع نظامی کانپور واقع ۲۲ ماہ ربیع الاول سنہ ۱۲۹۰ ہجری

حکم جہانگیری

بعد تمام ہونے تحریر ایں حالات بارہ سال کے کہ خود مین نے لکھی تھی کارگزاران اہل فن و محرران شیرین رقم کو

حکم

کیا کہ اسکو ایک جلد ترتیب دیکر نسخہای متعدد لکھین کہ بندگان کو اطراف و جوانب

مین بھی بھیجے جاوین تا اور شہرون مین اصحاب دولت اور

احباب سعادت اسکو دیکھکر اپنا دستور العمل روزگار

اسکے موافق کرین تا موجب آبادی ملک اور خوشنودی

خلق اللہ اور رضامندی میری کا ہو

بسم اللہ الرحمن الرحیم

شب کم شنبہ تیسوین ربیع الاول سنہ ایکہزار ستائیس ہجری کو بعد گذرنے ساڑھے چودہ گھڑی رے تحویل آفتاب جہانتاب نیر اعظم نوربخش دیدہ عالم
کی برج حمل مین ہوئی اس روز گیتی فروز تک بارہوان سال جلوس ہمایون اس نیازمند درگاہ الٰہی کا بخیریت گذر کر سال نو مبارک بفرخی آغاز ہوا روز
مبارک شنبہ دوسری فروردی ماہ الٰہی کو جشن وزن قمری کا انجمن افروز ہوکر اکانوان سال مبارک عمر اس نیازمند درگاہ ایزدی کا آغاز ہوا امید
کہ مدت حیات مرضیات الٰہی مین صرف ہو کوئی دم بے یاد اوسکے نگذرے بعد فراغ وزن کے بزم نشاط تازہ بتازہ مرتب ہوئی اور بندہا
خاص ساغر لبریز عنایت سے سرخوش ہوا اسی روز آصف خان کہ منصب پنجہزاری ذات اور تین ہزار سوار سے سرفراز تھا میںنے مہربانی سے اور
چارہزار سوار دواسپہ اور سہ اسپہ اوسکو عنایت کیے اور ثابت خان کو خدمت عرض مکرر کی دی اور خدمت توپخانہ معتمد خان کو مرحمت کی گھوڑا
کمیت کہ بہادر خان نے پیشکش کیا تھا گجرات مین ویسا عمدہ گھوڑا میری سرکار مین نہین دیا لیکن جب میرزا رستم نے اوسکی بہت خواہش کی تو میںنے
بسبب اوسکی محبت کے اوسکو عنایت کیا اور جام کو چار انگوٹھیان الماس اور یاقوت اور زمرد اور نیلم کی اور دوبارہ مرحمت ہوے
راجہ بھیم نراین کو بھی چار انگوٹھیان لعل اور عین الہرہ اور زمرد اور نیلم کی دین مروت خان نے کہ تین ہاتھی بنگالہ سے نذر مین بھیجے تھے
دوان مین سے خاصہ مقرر کیے شب جمعہ کو میرے حکم سے چو کر د تالاب کے خوب روشنی ہوئی نہایت عمدہ تماشا ہوا حاجی رفیق نے عراق سے
آکر سعادت آستان بوسی حاصل کی اور خط میرے بھائی شاہ عباس کا مجکو دیا یہ شخص میر محمد امین قافلہ باشی کا غلام ہے میر نے اوسکو بجاے فرزند
پرورش کیا ہے مقرر عمدہ خدمتگار ہے بارہا عراق مین آمد و رفت کی ہے اور میرے بھائی شاہ عباس سے آشنا ہوا ہے اس بار بنجاق کے گھوڑے
اور عمدہ سامان لایا تھا اون گھوڑون سے چند گھوڑے اصطبل خاص مین داخل کیے چونکہ بندۂ کارآمدنی تھا اوسکو خطاب ملک التجار سے سرفراز کیا

اور راجہ بھیم نراین کو شمشیر خاصہ اور تسبیح مرصع اور چار موتی واسطے کان کے حلقہ کے عنایت کیے اور منصب مرزا رستم کا کہ پنجہزاری ذات اور ہزار
سوار کا تھا اوسپر اضافہ پانسو سوارون کا فرمایا اعتقاد خان منصب چار ہزاری ذات اور ہزار سوار سے ممتاز ہوا سرفراز خان کو منصب دو
ہزاری ذات اور ڈیڑہ ہزار سوار کا ملا معتمد خان نے منصب ہزاری ذات اور ساڑھے تین سو سوارون سے امتیاز پایا انی راے سنگھ دلن اور
فدائی خان کو اسپ صدمہری عنایت ہوا جو اعتماد الدولہ صوبہ دار پنجاب کا تھا اوسکی خواہش سے میر قاسم کو بخشی احدیون کا بسبب قرابت
اوسکے کے اوس صوبہ مین مقرر کیا منصب ہزاری ذات اور چار سو سوار سے ممتاز کرکے ساتھ خطاب قاسم خانی کے سرفراز کیا پہلے راجہ
بھیم نراین کو عراقی گھوڑا دیا تھا اس تاریخ مین ہاتھی اور ترکی گھوڑا بھی مرحمت کرکے بنگالے کی طرف رخصت کیا راجہ جام کو خاص تلوار مرصع اور جڑاؤ
تسبیح اور ایک گھوڑا عراقی اور ایک ترکی اور خلعت دیکر وطن کو رخصت کیا آصف خان کے بھتیجے صالح نام کو منصب ہزاری اور تین سو سوار سے ممتاز
کرکے صوبہ بنگالہ کیطرف رخصت کیا وقت روانگی ایک گھوڑا بھی مرحمت ہوا اسی روز میر جملہ نے عراق سے آکر آستان بوسی کی یہ شخص اصفہانی سیدون
مین معتبر ہے اور انکا خاندان عراق مین ہمیشہ معزز رہا ہے اب اسکا بھتیجا میر رضی میرے بھائی شاہ عباس کی خدمت مین منصب صدارت سے مخصوص ہے
اور بادشاہ نے اپنی دختر کی اوس سے نسبت کی ہے چودہ برس ہوے کہ میر جملہ عراق سے آکر نزدیک محمد قلی قطب الملک کے گلکنڈہ مین گیا تھا
اصلی نام اوسکا محمد امین ہے قطب الملک نے میر جملہ خطاب دیا دس برس تک اوسکا کارندہ رہا اور میر سامان ہوا جب قطب الملک مرگیا اور اوسکا
بھتیجا حاکم ہوا تو اوسنے میر سے جیسا چاہیے سلوک نکیا اس واسطے میر رخصت لیکر وطن کو گیا اور بادشاہ نے بسبب قرابت میر رضی اور میر سامان
ہونے کے بہت خاطر اور عزت کی یہ بھی تحایف عمدہ پیشکش کرکے تین چار سال تک وہین عراق مین رہا اور املاکین پیدا کین جب مین نے اوسکا
شوق یہان آنے کا کر سنا تو فرمان بھیجکر بلوایا اور میر مذکور بمجرد فرمان پہونچنے کے ترک تعلقات کرکے جریدہ اس بارگاہ مین حاضر ہوا اور
آستان بوسی سے مفتخر ہوکر بارہ گھوڑے اور نو کشتیان سامان اور دو انگشتریان پیشکش کین جو عقیدت اور اخلاص سے آیا تھا مینے اوسپر بہت
عنایت کرکے بالفعل بیس ہزار روپے خرچی اور خلعت عنایت فرمایا ہم خدمت بخشیگری احدیون کے قاسم خان سے لیکر عنایت خان کو عنایت
کی خواجہ عاقل کو کہ قدیمی ملازم تھا خطاب عاقل خانی سے سرفراز کرکے خاصہ گھوڑا دیا جبہ کو دلاور خان نے دکن سے آکر آستان بوسی کی سو اشرفی
اور ہزار روپے نذر کیے باقر خان فوجدار ملتان بمنصب ہشتصدی ذات اور تین سو سوار سے ممتاز ہوا اور تجارت خان اور باہو ی زمیندار صوبہ
ملتان کا عنایت فیل سے سربلند ہوا شنبہ گیارہوین کو مینے واسطے شکار ہاتھی کے موضع دوحد سے کوچ کرکے موضع کرہ بارہ مین نزول فرمایا
یکشنبہ بارہوین کو موضع سجارہ مین جاکر اوترا یہان سے دوحد آٹھہ کوس ہے اور شکارگاہ ڈیڑہ کوس دوشنبہ تیرہوین تاریخ صبح کو مصاحبون کے ہمراہ
ہاتھی کے شکار کو چلا ہاتھیون کی چرائی پہاڑ مین تھی دشواری راہ سے پیادے وہان جا نہ سکتے تھے لیکن پہلے سے بہت سوار و پیادون نے
اوس جنگل کو گھیر رکھا تھا اور اوس جنگل مین ایک درخت پر تخت لکڑی کا میرے واسطے بناکر اوسکے گرد کے درختون پر بیٹھکین واسطے باقی امرا کے
بنائی تھین دو سو نر ہاتھی ساتھ مضبوط کمندون کے اور بہت مادہ فیل طیار کرکے ہر ہاتھی پر دو دو فیلبان قوم جرگہ کے کہ واسطے شکار
ہاتھی کے مخصوص ہین بٹھلائے تھے اور حکم دیا تھا کہ جنگلی ہاتھیون کو اطراف سے میرے سامنے لاوین تا اونکے شکار کا تماشا کرون لیکن بسبب
کثرت جھاڑی اور نشیب و فراز کے جنگل گھر نہ سکا ہاتھی جنگلی متفرق ہوکر بھاگ نکلے اون مین بارہ ہاتھی میرے روبرو آئے اسی خوف سے کہ
مبادا یہ بھی اور طرف بھاگ جاوین سرکاری ہاتھی بڑہوا کر اون سب کو باندہ لیا اگرچہ بہت ہاتھی شکار نہ ہوے لیکن اون مین دو ہاتھی بہت
عمدہ نکلے جو اوس پہاڑ کو کہ جنگل مین مقام ہاتھیون کا تھا راکس پہاڑی یعنی دیوونکا پہاڑ کہتے تھے اس نسبت سے مینے اون دونون ہاتھیون
کا نام راون سر اور پاون سر کہ دو دیوون کا نام ہے رکھا اور سہ شنبہ چودہوین اور کم شنبہ پندرہوین کو وہان مقام کرکے شب مبارک شنبہ
سولہوین کو کوچ کیا اور کر بہ بارہ مین مقام ہوا حاکم بیگ کو جو خانہ زاد درگاہ کا ہے خطاب حاکم خانی سے سرفراز کیا اور تین ہزار روپیہ

سنگرام زمیندار پنجاب کو انعام ہوے اور بسبب شدت گرمی کے کوچ شب کا مقرر کیا شنبہ اٹھارہوین کو پرگنہ دوحد مین مقام ہوا اور یکشنبہ انیسوین
کو کہ آفتاب نے برج حمل مین جلوہ گری کی مینے جشن عالی آراستہ کرکے تخت پر جلوس فرمایا فضنواز خان کو کہ پنجہزاری تھا دو ہزار سوار دو اسپہ او سہ اسپہ
عنایت کیے اور خواجہ ابوالحسن میر بخشی کو منصب چارہزاری ذات اور دو ہزار سوار سے مع اصل و اضافہ کے سرفرازی دی اور احمد بیگ خان
کابلی حاکم کشمیر نے جو فتح تبت اور کشتوار کا وعدہ دو برس کا کیا تھا اور باوجود گذرنے اس مدت کے اوسنے فتح کی اسواسطے اوسکو معزول کرکے دلاور خان
کاکر کو صوبہ دار کشمیر کیا اور خلعت مع ہاتھی دیکر رخصت کیا اوسنے بھی تحریر فتح کی عرصہ دوسال مین واسطے تبت اور کشتوار کے لکھدی اور
بدیع الزمان پسر مرزا شاہ رخ نے اپنے جاگیر سلطان پور سے آکر سعادت آستانبوسی حاصل کی قاسم خان کو جڑاو خنجر اور ہاتھی عنایت ہوا اور صوبہ دار
پنجاب کرکے رخصت فرمایا شب سہ شنبہ اکیسوین کو وہان سے احمدآباد کی طرف کوچ کیا اور بسبب گرمی کے کہ سفر اون دنون دشوار تھا مینے
جانا آگرہ کا اوس موسم مین بخیال تکلیف لوگون کے موقوف کیا اور گجرات کی برسات کی تعریف سنکر وہان جانا چاہا لیکن رہنا احمدآباد کا آخر قرار
پایا جو عنایت الہی ہر وقت میرے شامل حال ہے خبر آئی کہ پھر آگرہ مین وبا شروع ہے اور بہت لوگ تلف ہوتے ہین پھر تئیسوین کو جشن مبارک شنبہ
کا منزل جالود مین مرتب ہوا آگے سکہ کا یہ قاعدہ تھا کہ ایک طرف میرا نام اور دوسری طرف نام مقام اور ماہ اور سن جلوس نقش کرتے تھے
اب میرے خیال مین آیا کہ مہینے کی جگہ صورت اوس برج کی کہ اوس مہینے سے مخصوص ہے کھدوا کرین جیسے فروردی مین صورت برہ کی اور اردی بہشت
مین ثور کی اور اسی طرح اورون مین اور یہ خاص میری ایجاد ہے کسی نے اب تک نہین کیا ہے اعتقاد خان اور مروت خان متعینہ بنگالہ کو نشان مرحمت
ہوے شب شنبہ ستائیسوین کو موضع مبدوالہ مین کہ پرگنہ سہرا کا ہے مقام ہوا وہان آواز کویل کی سنی یہ جانور بشکل کوے کے ہے مگر اوس سے
چھوٹا آنکھین کوے کی کالی اور اسکی سرخ ہوتی ہین اور کویل کی مادہ پر سفید نقطہ ہوتے ہین اور نر یکرنگ سیاہ نر کی آواز بہت عمدہ ہے اور حقیقت
مین یہ ہند کی بلبل ہے کہ جس طرح بلبل بہار مین مست ہوتی ہے مستی کویل کی برسات مین کہ بہار ہندوستان ہے بڑھتی ہے اور اسکا نالہ دل مین کمال اثر
کرتا ہے انبہ کے پکنے کے وقت بہت مست ہوتی ہے اور اوسکی رنگ و بو سے خوش ہوکر پکارتی ہے اور کمال یہ ہے کہ کویل اپنے بچے آپ نہین
نکالتی ہے جہان کوے کا گھونسلہ دیکھتی ہے اوسکے انڈون کو چونچ سے توڑکر پھینکدیتی ہے اور اپنے انڈے دیکر اوڑجاتی ہے کوا اوسکو اپنا انڈا جانکر
بچے نکالتا ہے مینے خود یہ امر عجیب الہ آباد مین دیکھا شب کم شنبہ اونتیسوین کو کنارے دریاے مہی کے منزل ہوئی اور وہین مبارک شنبہ کا
جشن کیا وہ پانی اس قدر صاف تھا کہ اگر خشخاش اوس مین گرتی تو معلوم ہوتی تمام دن بیگمات کے ساتھ وہین رہا اور بسبب عمدگی اوس جگہ
کے دالان تعمیر کرائے اور جمعہ کو شکار مچھلی کا کھیلا بڑی بڑی کھیٹے دار مچھلی شکار ہوئین پہلے فرزند شاہجہان کو حکم کیا کہ تلوار اپنی آزماوے
پھر اور امیرون سے کہا کہ اپنی اپنی کی تلوارین آزماوین شاہجہان کی تلوار نے سب سے زیادہ کام کیا پھر خاص لوگون کو جو حاضر تھے مچھلیان
عنایت کین اور شب شنبہ غرہ اردی بہشت مین وہان سے کوچ کیا اور خاص بردارون اور ساردلی والون کو حکم دیا کہ راہ مین اور قریب اوس سے
جہان بیوہ اور بےچارون کو پایا کرین جمع کرکے میرے روبرو لایا کرین کہ اپنے ہاتھ سے اونکو دیا کرون مگر اس سے بہتر کوئی شغل نہین دو شنبہ
تیسری تاریخ شجاعت خان عرب اور ہمت خان اور دوسرے متعینان دکن اور گجرات نے دولت آستانبوسی حاصل کی اور احمدآباد کے مشائخ
اور اہل کمال نے آکر ملازمت کی سہ شنبہ چوتھی کو کنارے دریاے محمودآباد کے اوترا رستم خان کو جو فرزند شاہجہان نے حکومت گجرات
پر چھوڑا تھا اوسنے آکر سعادت زمین بوسی سے سرفرازی پائی جشن مبارک شنبہ چھٹی کو کنارے تال کاکریہ کے مرتب ہوا اور ناہر خان نے
حسب الحکم دکن سے آکر کورنش ادا کی پھر فرزند شاہجہان کو انگوٹھی الماس کی کہ قطب الملک کی پیشکش مین آئی تھی قیمتی ہزار مہر کی مرحمت
ہوئی اس الماس مین تین خط برابر اور ایک خط منحرف اونکے نیچے واقع تھا کہ نقش اللہ اوس سے معلوم ہوتا تھا اوسنے اوسکو نوادرات سے
جانکر بھیجا تھا باوجودیکہ ہونارگ وغیرہ کا جواہرات مین عیب ہے لیکن بظاہر عام فریب تھا اور معدن معتبر سے بھی تھا فرزند شاہجہان نے

قصہ کویل

پالنا اور کی بیوہ / بیچارون کی / بہتر شغل دستیاب ہونا / کا ہے

اوسکو واسطے میرے بھائی شاہ عباس کے فتوح دکن کے نشانی کرکے بھیجا اس روز مینے ہزار روپیہ بطور انعام روکھ راے بھاٹ کو عنایت
کیے یہ شخص اصل مین گجراتی ہی اوس ملک کے حالات گذشتہ خوب یاد رکھتا ہی پہلے نام اوسکا بونٹہ تھا (یعنی پودہا) میرے دل مین آیا کہ
بوڑھے آدمی کو بونٹہ سے کیا نسبت خصوصاً اب کہ ہمارے سحاب انعام سے سرسبز و بارور ہوا اس لیے مینے حکم کیا آیندہ اسکو روکھ راے
کہا کرین کہ روکھ زبان ہندی مین درخت کو کہتے ہین جمعہ ساتوین کو مطابق غرہ جمادی الاول کی احمدآباد مین آیا وقت سواری کے
فرزند اقبالمند شاہجہان بیس ہزار جیرن جسکے پانچ ہزار روپیہ ہوتے ہین واسطے نثار کے لایا در دولتخانہ تک مین نثار کرتا آیا وہان
اوسنے طرہ مرصع قیمتی پچیس ہزار روپیہ کا نذر کیا اوسکے اہلکارون نے بھی جو اوس صوبہ مین تھے نذرین دین قریب چالیس ہزار روپیہ
کے ہوے ہونگے جب مینے سنا کہ مرزا خواجہ بیگ صفوی احمدنگر مین فوت ہوا تو اوسکے متبنے خنجر خان کو جو فرزند حقیقی سے بھی اوسکو
عزیزتر تھا اور فی الحقیقت وہ جوان رشید خدمت طلب قابل پرورش ہی منصب دوہزاری ذات و سوار سے مع اصل و اضافہ کے سرفراز کرکے قلعدار
احمدنگر کا کیا اندنون بسبب شدت گرمی اور عفونت ہوا کے بیماری کی کثرت ہوئی حاضر و وارد سے کوئی آدمی کم بچا ہوگا کہ تپ محرق یا درد اعضا مین
مبتلا نہوا ہو دو تین دن مین لوگون کو ایسا ضعیف و نحیف کر دیا کہ مدت تک بعد صحت کے اثر ضعف کا باقی رہا لیکن فضل الہی سے جان کا خطر کم
ہی وہان کے معمر لوگون سے معلوم ہوا کہ تیس برس پہلے اسی قسم کے تپ ہوگئی تھی لیکن ساتھ خیریت کے چلی گئی بہرحال گجرات کی آب و ہوا کا نقصان
ظاہر ہوا مین یہان کے آنے سے بہت پشیمان ہون امید ہی کہ اللہ تعالی اس رنج و دغدغہ کو لوگون سے دفع فرماوے تیرہوین مبارک شنبہ کو بدیع الزمان
پسر میرزا شاہرخ منصب ڈیڑہ ہزاری ذات و سوار اور عنایت نشان سے سرفراز ہوکر خدمت فوجداری سرکار پٹن پر معین ہوا سید نظام فوجدار سرکار
لکھنو منصب ہزاری ذات اور سات سو سوار سے ممتاز ہوا منصب علی قلی درمن کا کہ تعینات صوبہ قندہار سے ہی بہادر خان صاحب صوبہ قندہار
کے التماس سے ہزاری ذات اور سات سو سوار کا مقرر ہوا سید ہزبر خان بارہہ منصب ہزاری ذات اور چار سو سوار کے سربلند ہوا ازبردست خان
کو منصب آٹھ صدی ذات اور ساڑھے تین سو سوار کے سرفراز فرمایا ان دنون قاسم خواجہ دہ بیدی نے کہ پانچ باز تویغون کے ماوراء النہر
سے ہمراہ ایک شخص ہم قوم اپنے کے برسم نیاز ارسال کیے تھے ایک باز راہ مین تلف ہوا چار باز سلامت اوجین مین پہونچے حکم ہوا کہ مبلغ
پنجہزار روپیہ حوالہ آدم خواجہ کے کرین تاکہ متاع ہر قسم کی موافق مرضی خواجہ کے لیجاوے اور ہزار روپیہ اوس شخص کو انعام ہوے اور اوسی وقت
خان عالم نے جو نزدیک دارا ے ایران کے ایلچی ہوکر گیا تھا ایک باز آشیانی جسکو فارسی مین اکنہ کہتے ہین پیشکش مین بھیجا تھا نظر سے گذرا
ظاہر مین کوئی فرق باز دامی سے نہین رکھتا ہی لیکن بعد اوڑانے کے فرق ظاہر ہوتا ہی مبارک شنبہ کو بیسوین تاریخ میر ابو صالح خویش میرزا
یوسف خان مرحوم نے حسب الحکم دکن سے آکر سعادت آستان بوسی حاصل کی سو اشرفیان اور کلغی جڑاو نذر کی میرزا یوسف خان سادات رضوی مشہدی
سے ہی اور سلسلہ انکا خراسان ہمیشہ مکرم اور معزز رہا ہی اور بالفعل میرے بھائی شاہ عباس نے اپنی لڑکی کو ابو صالح مذکور کے برادر خرد سے منسوب کیا ہے
باپ اوسکا میرزا اتیع خادم باشی روضہ رضیہ امام ہشتم کا ہی اور میرزا یوسف خان مین پرورش حضرت عرش آشیانی سے مرتبہ امارت اور منصب پنجہزاری
کو پہونچا بہت خوب امیر تھا اور نوکر کو بڑے تزوک سے رکھتا تھا اور بہت خویش و اقربا اوسکے نزدیک اوسکے جمع ہوگئے تھے وہ صوبہ دکن مین
واصل رحمت الہی ہوا اگرچہ چند فرزند اوسکے باقی رہے اور بنظر حقوق قدامت کے پرورش اونکی کی گئی خصوصاً اوسکے بڑے بیٹے کی پرورش مین
بہت توجہ مصروف فرماکر تھوڑے مدت مین مینے اوسکو مرتبہ امارت پر پہونچایا لیکن اوس مین اور باپ مین فرق بہت ہی روز مبارک شنبہ ستائیسوین
کو بیس ہزار درب انعام کے حکیم مسیح الزمان کو مرحمت ہوے اور حکیم روح اللہ کو سو مہر اور ہزار روپیہ مینے عنایت کیے جو وہ میرے مزاج
کو خوب پہچانتا تھا دیکھا کہ آب و ہوا گجرات کی ناموافق ہی عرض کیا کہ جب آپ شراب و افیون معمولی مین کچھ کمی فرمادینگے تو یہ تمام کوفت آپکی یکبارگی جاتی
رہیگی جبکہ مینے اون ہر دو سے کچھ کم کیا اول ہی روز بہت فائدہ ہوا روز مبارک شنبہ تیسری خورداد کو قزلباش خان منصب ڈیڑہ ہزاری

ذات اور دو سو سوار اصل و اضافہ سے سرفراز ہوا اور عرضی کہیت خان داروغہ فیلخانہ اور بلوچ خان قراول بیگی کی پونہچی کہ اب تک اونتیس ہاتھی
نر و مادہ شکار ہوئے ہین اور آیندہ جو کچھ کہ شکار ہونگے عرض کیا جاویگا مینے حکم کیا کہ ہاتھی بوڑہا اور چہوٹا ہرگز نہ پکڑین اور دو قسم کے سوا نر و مادہ
جو کچھ نظر آوے پکڑلین دوشنبہ چودھوین کو دو ہزار روپیہ واسطے عرس شاہ عالم کے اونکے سجادہ نشین سید محمد کو عنایت کیا اور اسپ خاصگی
کچھی کہ اسپان عمدہ جام سے تھا اور جسنے مجکو پیشکش کیا تھا راجہ نرسنگہ دیو کو مرحمت ہوا ہزار روپیہ بلوچ خان قراول بیگی کو کہ خدمت شکار فیل پر تعین ہے
انعام فرمائے سہ شنبہ پندرہوین کو مینے اثر گرانی اور درد سر پایا آخر بخار ہو گیا رات کو بیانے معمولی نہ پیا اور بعد آدہی رات کے آثار بخار کا محنت
تپ بڑہایا دو ہوا صبح تک بستر پر لوٹتا رہا کم شنبہ سولوین کو پچھلے دن تپ کم ہوئی اور بصواب دید حکما کے اوس رات دو تین بیالے معتاد کے
پیے اور وہ واسطے کہانے شوربائے ماش و برنج کے ہرچند مبالغہ کرتے تہے لیکن مینے قبول نکیا اور عجیب ہے کہ حد تمیز کو پونہچا ہون یا ذہین کہ
کبہی یہ کہانا کہایا ہوا امید ہے کہ آیندہ بہی اسکی حاجت نپڑے اور مجکو بہی غذا پر طبیعت راغب نہوئی تین دن دو راتین فاقہ سے گذرین باوجودیکہ
ایک دن رات تپ رہی مگر ضعف اور ناطاقتی اس مرتبہ کو ہے کہ گویا مدتون صاحب فراش رہا ہون اور اشتہا بالکل جاتی رہی خواہش کہانے کی نہین ہوتی
جای حیرت ہے کہ اس شہر کے بنانے والے کو کیا خوبی منظور تہی کہ ایسی زمین بے فیض مین شہر بسایا اور بعد اوسکے اورون نے بہی عمر عزیز اپنی اوس جگہ ناکارہ
مین گذاری ہوا اس شہر کی مسموم ہے اور پانی کی قلت ریت اور گرد و غبار بکثرت اور پانی ناقص اور غیر ہاضم ہے اور ندی کہ شہر کے کنارے پر ہے ہمیشہ ہوا برسات
کے خشک رہتی ہے کوین اکثر شور و تلخ ہین تالاب کہ گرد شہر کے ہین دہوبیون کے صابون سے گویا کہ چہاچہ ہین بڑے آدمیون نے جو مقدور رکہتے ہین
اپنے گہرون مین حوض بنا رکہے ہین برسات مین آب باران سے بہر لیتے ہین اور سال آیندہ تک اوسی کا پانی پیتے ہین اور ضرر اوس پانی کا
جسکو کبہی ہوا نہ لگے اور رستہ بخارات نکلنے کا اوسمین نہو ظاہر ہے بجائے سبزہ دریا مین کے تمام جنگل مین زقوم کہڑا ہے اور جو ہوا کہ زقوم زار سے آوے
فیض و منفعت اوسکی معلوم مصرع ای تو مجموعۂ خوبی بچہ نامت خوانم + اول مینے احمد آباد کو گرد آباد کہا تھا اب اسکا سموستان نام رکہین یا
بیمارستان کہین یا زقوم زار یا جہنم آباد کہ تمام صفتین اس مین موجود ہین اگر موسم برسات مانع نہوتا تو مین ایکدن بہی اس محنت خانہ مین توقف نکرتا
اور مانند سلیمان کے تخت ہوائی پر بیٹہکر چلا جاتا اور خلق خدا کو اس آفت و رنج سے بچاتا اور اس خیال سے کہ لوگ یہان کے ضعیف دل اور عاجز ہین
مبادا کہین بعضے مردمان لشکر ان لوگون کے گہرون مین بزور فرود آئین ترک پڑین اور فقرا و مساکین کو ستاوین اور قاضی اور میر عدل بسبب برنہ آسکنے کے
اون ستم پیشون سے رو داری اور رعایت کرین اس احتیاط سے جس تاریخ سے مین اس شہر مین آیا ہون باوجود شدت حرارت ہوا کے
ہر روز بعد فراغت عبادت دوپہر کے دریا کیطرف کے جہروکے مین کہ کوئی شی حائل درو دیوار اور رسیا دل وجود اوسے نہین ہوتی دو تین ساعت
نشست کرتا ہون اور بمقتضای عدالت داد خواہ کے فریاد سنکر ظالم کو موافق خطا کے سزا دیتا ہون حتی کہ ایام ضعف مین بہی باوجود کمال درد
کے ہر روز موافق عادت کے جہروکے مین بیٹہکر آرام اپنے اوپر حرام کیا ہے قطعہ بہر نگہبانی خلق خدا + شب نکنم دیدہ بخواب آشنا + از پی
آسودگی جملہ تن + رنج پسندم بتن خویشتن + اللہ کے فضل سے عادت ایسی پڑگئی ہے کہ شب و روز مین زیادہ دو تین ساعت نجومی سے نقد
وقت کو خواب مین ضائع نہین کرتا اس مین مجکو دو فائدے منظور ہین ایک آگاہی ملک سے دوسرے بیداری یاد حق مین اور حیف ہے جو کہ
دو عمر چند روزہ غفلت مین گذری جو بہت بڑی نیند در پیش ہے اس بیداری کو کہ پہر خواب مین بہی نہین دیکہینگے غنیمت جان کر ایک لحظہ یاد حق
سے غافل نچاہیے ہونا مصرع باش بیدار کہ خوابی عجبے در پیش است + اور جس دن مجکو تپ ہوئی فرزند جان پیوند شاہ جہان کو بہی تپ ہوئی
اوسکو کوفت مدت تک رہی دس روز کورنش کو حاضر نہو سکا چوبیسوین تاریخ روز مبارک شنبہ کو ملازمت حاصل کی نہایت ناتوان نظر آیا گویا
بیماری ایک مہینے کی یا زیادہ بلائی ہے شکر کہ انجام بخیر ہوا روز مبارک شنبہ اکتیسوین کو میر جملہ کہ اندنون ایران سے آیا تہا اور کچہ حال اوسکا
اول مذکور ہوا ہے منصب ڈیڑہ ہزاری ذات اور دو سو سوار سے سربلند ہوا اور بسبب رفع منصب اپنے کے ایک ہاتھی اور ایک گہوڑا اور

بیان شہر گجرات

اور قسم سکے جو پائے اور کچھ سونا چاندی اور باقی اجناس بطور صدقے کے مستحقون کو عنایت ہوئے اکثر بندے درگاہ موافق اپنے معتقدات لاتے تھے میننے کہا کہ اگر غرض اس سے اظہار اخلاص ہے تو مقبول نہین اور اگر سبب اسکا صدق عقیدت ہے تو حضور مین لانے کی کیا حاجت بلکہ غائبانہ فقرا اور مستحقون کو تقسیم کرین ساتوین تیر ماہ الہی روز مبارک شنبہ کو صادق خان بخشی نے منصب دو ہزاری ذات اور ہزار سوار مع اصل و اضافہ کے سرفرازی پائی ارادت خان میر سامان منصب دو ہزاری ذات اور ہزار سوار سے ممتاز ہوا میر ابو صالح رضوی منصب دو ہزاری ذات اور ہزار سوار ۱۰۰ خطاب رضوی خان اور عنایت علم اور فیل سے سرفراز ہو کر صوبہ دکن کو رخصت ہوا اندنون سنا گیا کہ سپہ سالار آتالیق خانخانان نے اس مصرع مشہور پر ع بہر یک گل زحمت صد خار مے باید کشید + غزل کہی ہے اور میرزا رستم صفوی اور اوسکے بیٹے میرزا مراد نے بھی طبع آزمائی کی ہے ایک مطلع فی البدیہہ میرے خیال مین آیا ؎ ساغری بر رخ دلدار مے باید کشید + ابر بسیار است می بسیار می باید کشید + حاضران بزم سے ہر شخص نے کہ طبع ناظم رکھتا تھا غزل کہکر گذرانی ظاہر ہوا کہ یہ مصرع مولانا جامی کا ہے اور پوری غزل بھی نظر سے گذری لیکن سوا اس ایک مصرع کے کہ ضرب المثل زمانہ ہو رہا ہے اور کوئی شعر پرکار نہین بلکہ سادہ و ہموار ہے اسی روز خبر فوت ہونے احمد بیگ حاکم کشمیر کی آئی بیٹے اوسکے کہ خانہ زاد اس درگاہ کے ہین اور اثر نیک بختی اور کار طلبی کا اونکے ناصیہ حال سے ظاہر ہے مناصب مناسب سے سرفرازی پاکر خدمت صوبہ بنگش اور کابل مین متعین ہوئے منصب اوسکا ڈھائی ہزاری تھا پسر کلان اوسکا منصب تین ہزاری سے اور باقی تین بیٹے اوسکے منصب ہائے عمدہ سے ممتاز ہوئے چودہوین مبارک شنبہ کو خواجہ باقی خان کہ جو ہر شرافت و شجاعت سے آراستہ ہے اور ایک تھانہ ملک برار سے اوسکے عہدے مین ہے منصب ڈیڑھ ہزاری ذات اور ہزار سوار مع اصل و اضافہ اور خطاب باقی خانی سے سربلند ہوا رائے کھنورکہ سابق مین دیوان صوبہ گجرات کا تھا اور پر دیوانی صوبہ مالوہ کے ممتاز ہوا اندنون جفتی کرنا سارس کا کہ اب تک دیکھا نہین تھا اور مشہور ہے کہ کسی نے نہین دیکھا نظر آیا ایک جوڑا سارس کا میری سرکار مین ہے اور لیلی مجنون اونکا نام ہے ایک روز ایک خواصہ سرا نے آکر عرض کی کہ روبرو میرے یہ دونون سارس جفت ہوئے میننے حکم فرمایا کہ پھر اگر ارادہ جفت ہونیکا کرین مجکو اطلاع دینا وقت صبح صادق کے آکر عرض کی کہ اب جفت ہونا چاہتے ہین اوسی وقت مین واسطے تماشے کے گیا مادہ پاون پھیلا کر جھک گئی نر نے اول ایک پانون پھر دوسرا پانون اوسکی پشت پر رکھکر کچھہ دیر بیٹھکر جفتی کی اور اوترآیا پھر گردن مین پر جھکا کر ایک بار مادہ کے گرد گشت کیا یقین ہے کہ انڈے دیکر بچے نکالین اور محبت سارس مین ساتھ اپنے جوڑے کے نقلین عجیب و غریب سنی ہین جو حد تواتر کو پہونچین اور عمدہ ہین لکھی جاتی ہین قیام خان خانہ زاد درگاہ نے کہ فن شکار و قراولی مین وقوف تمام رکھتا ہے عرض کی کہ ایک دن مین شکار کو گیا ایک سارس بیٹھا دیکھا جب مین نزدیک گیا تو وہ اپنی جگہ سے اوٹھکر چلا اوسکی چال سے ضعف اور درد ظاہر تھا وہ جہان بیٹھا تھا وہان کچھہ استخوان اور پر پڑے دیکھے کہ وہ اونکو اپنے نیچے دبا کر بیٹھا تھا مین اوس جگہ جال لگا کر چھپ رہا جب اوس سارس نے وہان آکر چاہا کہ اپنی جگہ پر بیٹھے تو پانو جال مین پھنس گیا مینے جا کر اوسکو پکڑ لیا بہت ہی ہلکا معلوم ہوا جو دیکھا تو سینہ اور شکم مین اصلا پر نہ تھے اور گوشت اور پوست وہان کا گل گیا تھا اور کیڑے پڑ گئے تھے بلکہ تمام اعضا مین گوشت نہ تھا ایک مشت پر و استخوان ہاتھہ آئے تھے ظاہر ہوا کہ جوڑا اسکا مر گیا اور اوسکے فراق نے اسکا یہ حال کیا رباعی بگداخت تن از ہجر دل افروز مرا + افروخت چو شمع آہ جان سوز مرا + روز طرم سیاہ شد چون شب غم + بنشاند فراق تو بدین روز مرا + ہمت خان نے کہ بندہ خوب ہے اور کلام اوسکا قابل اعتبار اوسنے عرض کی کہ پرگنہ ... مین ایک جوڑا سارس کا کنارہ تالاب پر نظر آیا میرے ساتھ کے بندوقچی نے ایک کو مار لیا اور وہین سر اوسکا کاٹ کر پاک صاف کیا اتفاقا اوس منزل مین دو تین مقام ہوئے جوڑا اوسکا ہمیشہ اوس گرد و نواح مین پھرتا تھا اور فریاد و فغان کرتا تھا اوسکی بیقراری سے دل میرا دکھتا تھا اور سوا ندامت کے کچھہ نہین بن پڑتا تھا جب اوس منزل سے کوچ ہوا حسب الاتفاق بعد چھ مہینے کے پھر اوسی مقام مین گذر ہوا وہان کے رہنے والون سے انجام حال اوس سارس کا پوچھا تو معلوم ہوا کہ اوسنے اوسیدن جان دی اور اب تک اثر اوسکے پر و بال کا وہین ہے مینے جا کر دیکھا جس طرح لوگون نے کہا تھا ویسا ہی پایا ایسی نقلین بہت ہین اونکے لکھنے مین طول

ذکر جفتی سارس

محبت سارس با جفت

تھا شنبہ سولھوین کو خبر فوت ہونے راوت شنکر کی کہ صوبہ بہار مین تعینات تھا معلوم ہوئی مان سنگہ پسر کلان اوسکا منصب دو ہزاری ذات اور چہسو
سوار کے سرفراز ہوا اور اور بیٹے اور متعلقین اوسکے اضافہ سے ممتاز ہوے اور اوسکی متابعت کو مامور ہوے مبارک شنبہ اکیسوین کو فیل بادن سنگہ کا
کیا ہوا خاص سپاہ کو واسطے ہلجانے کے پرگنہ دوحد مین چھوڑ گیا تھا حضور مین آیا مینے حکم فرمایا کہ نزدیک جھروکہ جانب دریا کے رکھین تا کہ ہمیشہ نظر
رہے فیل نہ حضرت عرش آشیانی مین کوئی ہاتھی کلان تر فیل ورجن سال سے جو مدت سے سرگروہ فیلان خاصہ کا تھا نظر نہین آیا بلندی اوسکی دو گز و
پانچ گز الہی تھی کہ آٹھہ گز اور تین انگل شرعی ہوتے ہین اور بالفعل فیل میری سرکار مین سب سے بڑا پہلوان عالم گمراج ہی کہ حضرت عرش آشیانی خود بدولت
نے اوسکو شکار فرمایا تھا اور سرگروہ فیلان خاصہ میرے کا ہی اونچاو اوسکا چار گز نیم پاو ہی کہ سات گز اور سات انگل شرعی ہوتے ہین گز شرعی جو بیس
انگل مردم متوسط کے مقرر ہین اور گز الہی چالیس انگشت ہی اسی تاریخ کو مظفر خان نے کہ خدمت صوبہ ولایت ٹھٹھہ پر سرفراز تھا سعادت آستان بوسی
حاصل کی سو مہر و سو روپیہ نذر اور بمقدار ایک لاکھہ روپیہ کے جواہر اور جڑاو سامان پیشکش کیا ان دنون خبر پونہچی کہ حق تعالی نے فرزند پرویز کو لڑکا دختر
شاہ مراد مغفور سے عطا کیا امید کہ قدم اوسکا اس دولت پر مبارک ہو یکشنبہ چوبیسوین کو راے بہارہ نے دولت آستان بوسی حاصل کی ملک گجرات مین
اس سے بڑا کوئی زمیندار نہین ملک اوسکا دریاے شور سے ملا ہوا ہی بہارہ اور جام ایک جدی ہین اور دس پشت اوپر جا ملتے ہین حاصل کلام ملک اور
جمعیت کی جہت سے اعتبار بہارہ کا جام سے زیادہ ہی کہتے ہین کہ وہ واسطے ملاقات کسی سلاطین گجرات کے نہین آیا تھا سلطان محمود نے اوسپر فوج کشی کی
اور لڑائی ہوئی فوج محمود پر شکست پڑی القصہ جس وقت کہ خان اعظم واسطے تسخیر قلعہ جونا گڈہ ملک سورٹہ کے آیا نتو کہ سلطان مظفر اوسکا خطاب تھا
اور آپ کو وہ وارث ملک کہتا تھا اور بحال تباہ پناہ زمینداروں مین روزگار بسر کرتا تھا بعد اوسکے جام نے ساتھہ افواج منصورہ کے صف جنگ
کرکے شکست کھائی اور نتو پناہ مین راے بہارہ کے آیا اعظم خان نے نتو کو راے بہارہ سے طلب کیا مشارالیہ جو تاب مقابلہ لشکر منصور کی نرکھتا تھا
نتو کو حوالہ کر دیا اس دولت خواہی کے سبب صدمات افواج قاہرہ سے محفوظ رہا جبکہ احمد آباد نے نزول مواکب اقبال سے رونق پائی اور جلدی سے
کوچ ہوا اس باعث وہ ملازمت مین نہ پونہچا اور زمین اوسکی بھی دور تھی اور فرصت بھی مقتضی تعین افواج کی نہ ہوئی جو اتفاق سے پہر مراجعت
واقع ہوئی اس دفعہ فرزند شاہجہان نے راجہ بکرماجیت کو ساتھہ ایک فوج کے بندہاے درگاہ سے تعین فرمایا وہ نجات اپنی منحصر آنے مین جان کر
خود واسطے سعادت آستان بوسی کے دوڑا آیا دو سو مہر اور دو ہزار روپیہ نذر اور سو گھوڑے پیشکش کیے لیکن ایک بھی گھوڑا ایسا نہ تھا کہ خاطر پسند
ہو عمر اوسکی اسی برس سے زیادہ نظر آتی ہی اور وہ کہتا ہی کہ مین نوے سال کا ہون لیکن حواس اور قوای ظاہری مین کچھہ فتور نہین آیا اور اوسکے
لوگون مین ایک بوڑھا شخص نظر آیا کہ ریش و بروت اور ابرو اوسکے سفید ہو گئے تھے کہتا ہی کہ میرے ایام طفولیت کو بہارہ یاد رکھتا ہی کہ مین آگے
اوسکے بڑا ہوا ہون ہاشمی تاریخ کو ابو الحسن مصور خطاب نادر الزمانی سے سرفراز ہوا مجلس میرے جلوس کی دیباچہ جہانگیر نامہ مین کھینچکر سامنے لایا چونکہ لائق
تحسین و آفرین کے تھا مورد الطاف بے نہایت ہوا تصویرین اوسکی نوادرات روزگار سے ہین اس زمانے مین نظیر اپنا نہین رکھتا ہی اگر
آج استاد عبدالحی اور استاد بہزاد ہوتے تو داد اوسکے کار کی دیتے باپ اوسکا آقا رضا میرے ایام شاہزادگی مین میری خدمت مین رہا ہی
اوسکو نسبت خانہ زادگی کی اس درگاہ سے ہی لیکن اسکو کچھہ مناسبت اپنے باپ سے نہین بلکہ دونون کو ایک عالم سے نہین کہہ سکتے ہین مجکو
اوسکے ساتھہ خیال تربیت بہت ہی صغر سن سے اب تک خاطر ہمیشہ متوجہ اوسکی پرورش کی تھی یہان تک کہ کام اوسکا اس درجہ کو پونہچا الحق
کہ وہ شخص نادر اپنے زمانے کا ہی اور استاد منصور نقاش کہ خطاب نادر العصری سے ممتاز ہی اور فن نقاشی مین یگانہ اپنے عصر کا ہی اور
میرے باپ کے اور میرے عہد مین یہ دو شخص ثالث اپنا نہین رکھتے ہین مجکو ذوق تصویر اور مہارت اوسکے تمیز کی اس قدر ہو گئی ہی کہ استادون سے
بڑھہ گیا ہون اور عمل ہر ایک کا نظر مین آجاتا ہی بدون اوسکے کہ نام اوسکا لیا جاوے معلوم کر لیتا ہون کہ یہ کام فلانے کا ہی بلکہ اگر ایک مرقع مشتمل
چند تصویرون کا ہو اور ہر تصویر عمل جدا جدا استاد کی ہو تو مین معلوم کر جاؤنگا کہ ہر چہرہ بنایا ہوا فلانے کا ہی اور جو ایک صورت مین چشم و ابرو

[illegible]

کو کسی دوسرے نے کھینچی ہو اس صورت مین مین سمجھتا ہون کہ اصل چہرہ کھینچا ہوا فلانے کا ہی اور چشم اور ابرو بنائے ہوئے فلانے کے ہین شب یکشنبہ اکیسوین کو پانی بہت برسا سہ شنبہ غرہ ماہ مرداد تک بہت شدت سے برسا سولہ روز تک برابر ہر دم باران رہا جو یہ ملک ریتی کا ہی اور عمارتین اسکی بہت کمزور ہین اس باعث سے بہت مکانات گر پڑے جسمنے چند آدمی بھی تلف ہوئے یہان کے رہنے والون سے سنا گیا کہ ایسا مینہ کا برسنا کبھی کسیکو یاد نہین کہ کسی سال مین برسا ہو ندی سانبھر متی اگرچہ بظاہر پر آب نظر آتی ہی لیکن اکثر جگہ پایاب ہی اور ہاتھی ہمیشہ آمد رفت کرتا ہی جب کہ ایک دن مینہ موقوف ہوا گھوڑے ... بھی پایاب گذرنے لگے سرچشمہ اس ندی کا کوہستان ملک انا مین ہی گوگرہ کی گھاٹی سے نکلتی ہی اور ڈیڑہ کوس نکل کر نیچے سیر کو ہوکے گذرتی ہی وہان اس ندی کو دریاے واکل کہتے ہین اور تیس کوس میر پور سے آگے بڑہکر سانبھر متی کہتے ہین روز مبارک شنبہ دسوین کو راو بہارہ عنایت ہاتھی اور شمشیر مرصع اور چار انگشتری یاقوت سرخ اور زرد اور نیلم اور زمرد سے سرفراز ہوا سابق آتالیق جان سپار خان خانان سپہ سالار نے حسب الحکم ایک فوج کو سرداری اپنے بیٹے امراللہ کے جانب گوندوانہ واسطے لینے کان الماس کے کہ قبضہ نیجو زمیندار خاندیس مین تھی متعین کیا تھا آج اوسکی عرضی آئی کہ زمیندار مذکور نے مقابلہ لشکر منصور کا خارج اپنے حوصلے سے جان کر کان کو پیشکش کیا اور داروغہ بادشاہی واسطے محافظت اوس کان کے مقرر ہوا الماس وہان کا اصالت اور نفاست مین سب قسم کے ہیرون سے فوقیت رکھتا ہی اور نزدیک جوہریون کے نہایت معتبر اور سب اچھے اور خوب صورت اور اعلے ہوتے ہین دوسری کان گوگرہ کی حدود ملک بہار مین واقع ہی ور الماس وہان کان سے نہین نکلتا بلکہ ایک ندی ہی کہ ایام برسات مین نالہ پہاڑ کے اوپر سے اوترتا ہی آگا اوسکا بند کردیتے ہین جب کہ سیل بند سے گذرجاتا ہی اور پانی کم ہوجاتا ہی جو لوگ کہ اس فن مین مہارت رکھتے ہین اور اس کام کے مخصوص ہین ندی مین آکر الماس نکالتے ہین اور مدت تین سال سے یہ ملک میرے تصرف مین آیا زمیندار وہان کا محبوس ہی حاصل کلام پانی اوس زمین کا بسموم ہی اور اجنبی آدمی وہان نہین رہ سکتا تیسری ولایت کرناٹک مین متصل سرحد قطب الملک کے پچاس کوس کے فاصلے مین چار کان ہین اور زمیندارون کے تصرف مین ہین الماس وہان کا اکثر نخبہ ہاتھ آتا ہی روز مبارک شنبہ دسوین کو ناہر خان بمنصب ڈیڑہ ہزاری ذات اور ہزار سوار کے سرفراز ہوا اور ایک ہاتھی اوسکو عنایت ہوا مکتوب خان داروغہ کتب خانہ ڈیڑہ ہزاری ذات سے سربلند ہوا جو میں نے حکم دیا تھا کہ شب برات کو جوگی تال کاکریہ کے چراغ روشن کرین روز دوشنبہ چودہوین شعبان کو متوجہ اوس تماشے کا ہوا اطراف تال اور بیچ کی عمارات کو فانوس اقسام اور رنگا رنگ چراغون کی صنعت سے آراستہ کیا تھا اور آتشبازیون سے عمدہ روشنی تھی باوجودیکہ اس مدت مین متواتر ابر اور ہوا اور باران تھا لیکن اللہ کی عنایت سے اوس رات اول ہی شب سے ہوا صاف ہوئی اور ابر کچھ نہ رہا اور حسب دلخواہ تماشا چراغون کا میسر ہوا اور بندہاے خاص سے غرض نشاط سے خوش وقت ہوے مینے حکم کیا کہ شب جمعہ کو بھی اسی دستور سے چراغ روشن کرین اور غرائب اتفاقات سے یہ ہے کہ آخر روز مبارک شنبہ کو متصل بارش ہوئی اور وقت روشنی کے بارش موقوف ہوگئی تماشا چراغون کا خاطر خواہ ہوا اوس بندہ اعتقاد دولہ نے ایک قطعہ نیلم قطبی نہایت نفیس اور ایک ہاتھی مکنہ مع سامان نقرئی پیشکش کیا خوب صورت خوش اندام تھا داخل فیلان خاصہ ہوا کنارے تال کاکریہ کے ایک جوگی سناسی کہ پسندیدہ طائفہ ہنود کے ہوتے ہین حجرہ درویشانہ بناکر رہتا تھا جو کہ خاطر ہمیشہ سے واسطے صحبت درویشون کے راغب ہی مین بے تکلف اوسکی ملاقات کو گیا دیر تک صحبت اوسکی رہی خالی معقولیت سے نہین بلکہ موافق آئین دین اپنے کے مقدمات صوفیہ سے خوب واقفیت رکھتا ہی اور ظاہر اپنا بطور فقیران اہل تجرید کے بنایا ہی اور طلب دنیا سے اپنے نفس کو دور رکھا ہی چنانچہ اس طائفہ مین بہتر اس شخص سے نظر نہین آیا دوشنبہ اکیسوین کو سارس نے کہ ذکر جفتی اوسکے کا اول مذکور ہوا باغچہ مین خس وخاشاک جمع کرکے اول ایک انڈا اور تیسرے دن دوسرا انڈا دیا اس جوڑہ سارس کو کہ ایک مہینے کا تھا پکڑ لائے تھے پانچ سال سرکار مین رہا بعد ساڑھے پانچ سال کے جفتی کی بہر اکیسوین ماہ مرداد یعنے ساون کو انڈے دیے نر نزدیک مادہ کے کھڑا ہوکر پاسبانی کرتا ہی اور اس قدر خبرداری رکھتا ہی کہ کسی جانور کی مجال نہین جو اوسکے پاس جاسکے ایک دفعہ بڑا نیولا سامنے آیا نر بنسبت غصہ سے قصد جھپٹے اوسکے دوڑا اور سوراخ مین گھسنے تک پیچھا اوسکا نہ چھوڑا وقت طلوع

گوندوانہ کی کان الماس وغیرہ کا ہاتھ آنا

سارس کا انڈا دینا

آفتاب کے نرما گر پشت مادہ کی کھجلاتا ہی مادہ اوٹھہ جاتی ہی اور نر انڈون پر بیٹھہ جاتا ہی پھر مادہ بھی اسی دستور سے اپنے نر کو اوٹھاتی ہی اور
آپ بیٹھتی ہی غرضکہ مادہ تمام شب تنہا انڈون پر بیٹھی رہتی ہی اور دن کو نر مادہ اپنی اپنی نوبت سے بیٹھتے ہین اور اوٹھنے بیٹھنے مین بہت احتیاط
کرتے ہین کہ مبادا کچھہ صدمہ انڈون کو نہ پونہچے وقت مراجعت کے شکار فیل سے جبکہ موسم شکار باقی تھا اس لیے گھپت خان داروغہ اور
بلوچ خان قراول بیگی کو مین وہین چھوڑ آیا کہ جس قدر ممکن ہو ہاتھی پکڑین اور اسیطرح چند قراولون کو فرزند شاہجہان نے بھی اسی خدمت پر متعین
و مامور کیا تھا اونھون نے اسی تاریخ کو آکر ملازمت حاصل کی کل ایک سو پچاسی ۱۸۵ ہاتھی پکڑ کر لائے نر تہتر ۷۳ مادہ ایک سو بارہ ۱۱۲ منجملہ سینتالیس ۴۷ نر اور
پچھتر مادہ کہ ایک سو بائیس ۱۲۲ ہوتے ہین قراولان شاہی نے شکار کیے اور چھتیس ۳۶ نر اور سینتیس ۳۷ مادہ کہ تہتر ۷۳ ہوتے ۹ دلان فرزند نے پکڑے
مبارک شنبہ چوبیسوین ۲۴ کو واسطے سیر فتح باغ کے جاکر دو دن وہان عیش و آرام کرکے دولت خانہ مین آیا جو آصف خان نے عرض کیا کہ باغچہ میری
حویلی کا نہایت سرسبز ہوگیا ہی اور انواع و اقسام کے گل دریاحین اوس مین شگفتہ ہین حسب التماس اوسکے روز مبارک شنبہ اکیسوین ۲۱ کو مین اوس
حویلی مین گیا مکان خوب تھا مین خوش ہوا آلات و اقمشہ مرصع جواہر کے اور پینتیس ۳۵ ہزار روپیہ پیشکش کیے ہوے اوسکے قبول ہوے مظفر خان
عنایت خلعت و فیل سے سرفراز ہوکر عہدۂ حکومت صوبہ ٹھٹھہ پر مقرر ہوا خواجہ عبد الکریم گیلانی کہ بطریقہ تجارت ایران سے آیا تھا اور میرے برادر
شاہ عباس نے ایک خط اور کچھ تحفہ اوسکے ہاتھ بھیجا تھا اسی تاریخ اوسے خلعت و فیل عطا فرماکر رخصت کیا اور جواب خط بھیجا گیا اور خان عالم
فرمان مرحمت عنوان اور خلعت خاصہ سے سرفراز ہوا جمعہ کو غرہ ماہ شہریور کا ہوا تیسری تاریخ یکشنبہ سے شب مبارک شنبہ تک پانی برسا یہ عجائبات سے
ہی کہ جوڑہ سارس کا دن مین پانچ چھہ مرتبہ نوبت بنوبت انڈون پر بیٹھا کرتا تھا جبکہ پانی برسا اور ہوا سرد ہوئی واسطے گرم رکھنے انڈون کے
صبح سے دوپہر تک نر برابر بیٹھا رہا اور دوپہر سے دوسرے دن کی صبح تک بے فاصلہ مادہ بیٹھی کہ مبادا برخاست و نشست سے برودت ہوا کی
اثر کرجاے اور سمی انڈون کو پونہچے تو وہ بگڑ جاوین غرض یہ کہ آدمی رہنمونی عقل سے ادراک کرتا ہی اور حیوان موافق حکمت ازلی کی پیدا ادسی پر ہوا ہی اور
غریب تر یہ کہ وہ ابتدا مین انڈون کو متصل سینے کے نیچے نگاہ رکھتی تھی جب چودہ پندرہ دن گذرے درمیان انڈون کے قدرے فاصلہ کردیا
کہ مبادا متصل رہنے سے گرمی سبب ہوا اور انڈے سڑ جاوین روز مبارک شنبہ ساتوین کو خرمی اور مبارکی سے پیش خیمہ طرف آگرہ کے نکالا گیا
اول نجومیون نے واسطے کوچ کی ساعت مذکور کو اختیار کیا تھا لیکن جو بارش بہت ہوئی چنانچہ ندی محمود آباد اور دریاے مہی سے عبور لشکر
منصور کا متعذر تھا اس لیے ناچار اس ساعت مین پیش خیمہ نکالکر اکیسوان ۲۱ روز شہریور کا واسطے کوچ کے مقرر ہوا اول فرزند شاہجہان نے خدمت
فتح قلعہ کانگڑہ کی کہ کسی بادشاہ کے قبضے مین نہ آیا تھا اپنے ذمہ ہمت پر لازم کی تھی اور ایک فوج بسرداری راجہ سورج مل پسر راجہ باسو
کے کہ اوسکے بندہاے معتقد سے ہی بھیجی تھی اب ظاہر ہوا کہ فتح اوس قلعہ کی اوس فوج سے صورت پذیر نہین اس لیے اوسنے راجہ بکرماجیت کو
کہ اوسکے بندہاے عمدہ سے ہی سات ہزار سوار موجود ملازم خاص اپنی اور ایک جماعت بندہاے جہانگیری سے مثل شاہباز خان لودی اور ہردی
نراین ہاڈا اور دریاے پرتھی چند اور پسران رام چند اور دو سو برق انداز سوار اور پانسو گولہ انداز پیادہ کے بھیجا اور جو ساعت رخصت اوسکی یہی تاریخ
ٹھہری تھی اوسنے بتیغ زمرد قیمتی دو ہزار روپیہ کی بطور نذرانہ کے گذرانی اور عطاے خلعت و شمشیر سے سرفرازی پاکر اوس خدمت پر رخصت
کیا گیا جو وہ اوس صوبہ مین جاگیر نر کھتا تھا فرزند شاہجہان نے پرگنہ برہانہ کہ بائیس لاکھہ کا ہی بطور انعام کے التماس کرکے اوسکو جاگیر مین دیا
خواجہ تقی دیوان بیوتات کہ واسطے خدمت دیوانی صوبہ دکن کے مقرر ہوا تھا خطاب معتمد خانی اور فیل و خلعت سے ممتاز ہوا اور ہمت خان کو
فوجداری سرکار بہرونچ پر اور اوسکی حدود کے رخصت فرماکر اسپ اور پرم نرم خاص عنایت کیا اور پرگنہ بہرونچ اوسکی جاگیر مین مرحمت ہوا
اور دیے ہاتھی چند کہ خدمت فتح کانگڑہ پر متعین ہوا منصب ہفتصدی اور ساڑھے چار سو سوار سے سربلند ہوا جو عرس شیخ محمد غوث کا قریب
آگیا تھا دو ہزار درب واسطے خرچ کے اون کے بیٹون کو عطا ہوے مظفر ولد بہادر الملک کہ متعینان صوبہ دکن سے ہی بمنصب ہزاری ذات

اور بالقصد سعادت سے شہر بلند ہوا اب کہ وقائع بارہ سال کے جہانگیرنامہ کی بیاض مین لکھے گئے تھے متصدیان کتبخانہ خاص کو حکم ہوا کہ اس بارہ سال کے احوال کی ایک جلد بنا کر نسخہ ہاے متعدد طیار کرین کہ مین اپنے بندہا ی خاص کو عنایت کرون اور تمام شہرون مین بھیجون تا کہ ارباب دولت اور اصحاب سعادت اسکو دستور العمل اپنے روزگار کا کرین جمعہ آٹھوین کو ایک واقعہ نویس تمام لکھکر جلد بندھا کر حضور مین لایا جو پہلا نسخہ تھا تو فرزند شاہجہان کو جو مین اوسکو ہر چیز مین اپنے باقی فرزندون سے مقدم جانتا ہون مرحمت کیا اور پشت کتاب پر خط خاص سے لکھدیا کہ فلانی تاریخ اور فلانے مقام مین اس فرزند کو عنایت ہوا امید کہ اوسکو توفیق دریافت ان مطالب کی کہ باعث رضاجوئی خالق اور دعاگوئی خلق کا ہی نصیب ہو اور روز پنجشنبہ بارہوین کو سبحان قلی قراول قتل کیا گیا تفصیل اس اجمال کی یہ ہے کہ وہ بیٹا حاجی جمال بلوچ کا جو قراولان عمدہ سے میرے باپ کے تھا اور بعد وفات حضرت کے نوکر اسلام خان کا ہوکر ہمراہ اوسکے بنگالہ گیا اسلام خان بسبب نسبت خانہ زادگی اس درگاہ کے نہایت رعایت اوسکی کرتا تھا اور معتمد جان کر ہمیشہ سواری اور شکاری مین نزدیک اپنے رکھتا تھا عثمان افغان نے کہ سالہا تمرد و عصیان سے اوس صوبہ مین رہا اور انجام حال اوسکا اول مذکور ہوا جو کہ خوف بتقیاس اسلام خان سے رکھتا تھا تو اوسنے ایک شخص نزدیک اس بے سعادت کے بھیجکر واسطے قتل اسلام خان کے گفتگو کی اسنے خود ذمہ داری اس کام کی کرکے دو تین شخص اپنے ساتھ متفق کیے اتفاقاً پہلے اوس سے کہ ارادہ باطل اس ناحق شناس کا ظہور مین آوے ایکنے اونمین سے آکر اسلام خان کو آگاہ کر دیا اسلام خان نے اوسیدم اوس نمکحرام کو مقید کیا پھر بعد فوت ہونے اسلام خان کے وہ درگاہ مین آیا جو اور خویش و اقربا اوسکے سلک قراولون مین منتظم تھے حکم ہوا کہ وہ قراولون مین کام کرے اوس وقت پسر اسلام خان نے بطور سعے کے عرض کیا کہ یہ لائق خدمت کے میرے نزدیک نہین بعدہ ظاہر ہوا کہ یہ مقدمہ طرف اوسکے منسوب ہی لیکن جو اوسکے برادرون نے بمبالغہ عرض کیا کہ محض تہمت تھی اور بلوچ خان قراول بیگی ضامن ہوگیا تو مینے قتل اور سیاست اوسکی سے درگذر کی اور حکم دیا کہ ہمراہ بلوچ خان کے خدمت کرتا رہے پھر باوجود اس کرامت اور جان بخشی کے بے سبب اور بے جہت وہ حضور سے بھاگ کر طرف آگرہ کے چلا گیا حکم ہوا کہ بلوچ خان کو جو ضامن تھا اول حاضر کرین اوسنے آدمی اوسکی تلاش مین بھیجے ایک موضع مین مواضع آگرہ سے کہ خالی تمرد سے نہین اور رہنے والے اوسکا نام ہی بلوچ خان کا بھائی کہ اوسکی تلاش مین گیا تھا اوسکو جا ملا یا ہر چند ملائمت اور نرمی سے چاہا کہ اوسکو حضور مین لاوے کسی وجہ سے راضی نہوا اور لوگ اوسکی حمایت کو کھڑے ہوگئے ناچار نزدیک خواجہ جہان کے آگرہ مین جاکر حقیقت بیان کی مشار الیہ نے فوج اوس گاؤن پر متعین فرمائی کہ جبراً و قہراً اوسکو گرفتار کر لاوین وہان کے لوگون نے جو خرابی اور ویرانی اپنی آئینہ حال مین معائنہ کی اوسکو پکڑوا دیا اس تاریخ کو وہ مسلسل اور مقید حضور مین آیا تو مینے حکم اوسکے قتل کا دیا میر غضب بسرعت تمام اوسکو سیاست گاہ مین لیگیا بعد کچھ دیر کے بسبب سفارش ایک مقرب کے جان بخشی فرما کر حکم واسطے کاٹنے پانون کے فرمایا وہ بحکم تقدیر پہلے پہونچنے حکم کے قتل ہو چکا تھا ہر چند کہ وہ خون گرفتہ لائق قتل تھا معہذا خاطر حق شناس نے ندامت اوٹھا کر مقرر فرمایا کہ بعد اسکے حکم واسطے قتل جس کسی شخص کے ہو باوجود تاکید و مبالغہ کے تا وقت غروب آفتاب اوسکو نگاہ رکھین اور مار نہ ڈالین پھر جو اوس وقت تک حکم نجات کا نہ پہونچے ضرور سیاست کو پہونچاوین روز یکشنبہ کو دریاے جمنہ نے بڑی طغیانی کی اور بڑی بڑی موجین نظر آئین کہ سالہاے گذشتہ مین یہ دریا کبھی اس شدت سے ملا بہا آ رہا تھا بھی اس سے کثرت بارش مین نہ رہا ہوگا آغاز زور سے آنا سیل کا شروع ہوا اور پچھلے دن سے کچھ مائل بکمی ہوا اس شہر کے معمر لوگون نے عرض کی کہ ایک مرتبہ ایام حکومت مرتضے خان مین ایسے زور سے سیل آیا تھا پھر کبھی ایسا معلوم نہوا ان دنون ایک قصیدہ مغربی کا جو مداح سلطان سنجر اور ملک الشعراء اوسکا ہی سننے مین آیا نہایت سلیس اور متانت کہا تھا مطلع اوسکا یہ ہی شعر ای آسمان سخر حکم روان تو ✦ کیوان پیر بندۂ بخت جوان تو ✦ سعیدا ازدر گراں بشی کہ طبیعت تعلم رکھتا ہی قصیدہ مذکور پر قصیدہ کہکر حضور مین لایا خوب کہا ہی یہ چند شعر اوس قصیدہ کے ہین

شعر

ای نہ فلک نمونۂ از آستان تو	دوران پیر گشتہ جوان در زمان تو
بخشد دل تو فیض و نجوید سبب چو مہر	جانہا ہمہ فدای دل مہربان تو
از باغ قدرت است فلک یک ترنج سبز	انداختہ بروی ہوا باغبان تو

قاعدہ جہانگیر کا حکم قتل مجرم میں چار پہر کی دیر کی کرین بعد ازاں عمل ... مجرم کو ایسا ہی قتل ... میں مناسب ہے

یارب چہ گوہری تو کہ افروخت ماہ ازان	جانہای قدسیان ہمہ از نور جان تو	باد اجہان بکام تو ای پادشاہ عہد	در سایۂ تو خرم شاہ جہان تو
ای سایۂ خدا ز تو پر نور شد جہان	بادا ہمیشہ نور خدا سایبان تو		

روز مبارک شنبہ چودہوین کو مینے واسطے صلہ اس قصیدہ کے حکم فرمایا
کہ سعیدا کو سونے سے تولین پچھلے دن کو واسطے سیر باغ رستم باڑی کے جانا ہوا نہایت سبز و خرم تھا شام کو کشتی پر سوار ہو کر دولتخانے کو لوٹ آیا
جمعہ پندرہوین کو ملا امیر نام ایک پیر مرد نے ماوراء النہر کی طرف سے آکر سعادت آستان بوسی کی پائی اور عرض کیا کہ مین قدیمان عبد اللہ خان اوزبک
سے تھا اور ایام شباب سے تا وقت وفات خان کے خدمتگاران قدیم و مقرب مین ممتاز بکر خلا و ملا مین محرم راز رہا بعد انتقال خان کے اب تک اوس
ملک مین سینے آبرو بسر کی اندنون واسطے زیارت دولت خانہ مبارک کے وطن مالوفہ سے نکلکر ملازمت شریف شاہی کو حاضر ہوا ہون سینے جانے
اور رہنے مین اوسکو مختار کر دیا اوسنے عرض کی کہ چندے روز خدمت مین رہونگا ہزار روپیہ خرچ اور خلعت اوسکو مرحمت ہوا یہ پیر شگفتہ روئی خوش کلام
شیرین زبان ہی فرزند شاہجہان سنے بھی پانسو روپے (مع سروپا) اوسکو لطف کیے درمیان باغچہ دولت خانہ کے عمدہ چبوترہ اور حوض ہی ایک طرف اوس
چبوترے کے درخت مولسری کا ہی کہ اوسکا تکیہ لگا کر بیٹھ سکتے ہین لیکن جو ایک طرف کاٹتہ اوسکا خمدار اور بدنما تھا مینے فرمایا کہ سنگ مرمر کی لوح
تراش کر وہان مضبوط کر دین کہ اوس پر تکیہ لگا کر بیٹھ سکین اوس وقت فی البدیہہ ایک بیت زبان پر جاری ہوئی سنگ تراشونکو حکم ہوا کہ اوس لوح مین
کھود دیوین تا بطریق یادگار صفحہ روزگار مین باقی رہے وہ بیت یہ ہی **ع** نشیمن گاہ شاہ ہفت کشور + جہانگیر ابن شاہنشاہ اکبر + شب یکشنبہ
اونیسوین کو دولت خانہ خاص مین بازار مرتب ہوا اول ضابطہ ایسا تھا کہ اہل بازار اور اہل پیشہ شہر کے حسب الحکم صحن دولتخانہ مین دکانین آراستہ کرکے
جواہر اور مرصع آلات و قمشہ طرح طرح کے اور سامان اقسام کے اور اسباب عمدہ جو کچھ بازار مین فروخت ہوتے ہین حاضر کرکے میرے سامنے لاتے
اب دل مین آیا کہ اگر شب کو یہ بازار مرتب ہوا کرے اور بہت سے فانوس آگے صحن دکانون کے روشن کیے جایا کرین تو ایک طور کی نمود ہوگی جب
بازار اس طور پر مرتب ہوا تو بے تکلف خوب نمود ہوئی کہ لاثانی تھی تمام دوکانون مین سیر کرکے جو کچھ جواہر اور آلات مرصع اور ہر قسم کی چیز سے مجھے پسند آیا
خریدا ہر دوکان کی کچھ متاع سے ملا امیر کو انعام ہوا اس قدر جنس اوسکو ملی کہ لینے سے عاجز ہو گیا اکیسوین شہر یور روز مبارک شنبہ مطابق پانچوین
رمضان سنہ ایکہزار ستائیس ہجری کو بعد گذرنے ڈھائی گھڑی نجومی کے بمبارکی اور فرخی طرف دار الخلافت آگرہ کے کوچ ہوا دولت خانے
سے تال کا کریہ تک کہ محل نزول رایات اقبال کا ہی مین بحسب معمول روپیہ لوٹاتا گیا اسی روز جشن وزن شمسی منعقد ہوا اور از روے حساب سن شمسی
کے سال پچاسواں عمر اس نیاز مند درگاہ خدا کا شروع ہوا اور موافق ضابطہ مقرر کے مینے آپ کو ساتھ طلا و دیگر اجناس کے تول کر موتی اور
گل زرین نثار کیے اور شب کو تماشا چراغون کا کرکے حرم سرا مین ساتھ عیش و عشرت کے گذارا بائیسوین جمعہ کو حکم کیا کہ تمام مشائخ اور ارباب
سعادت کو کہ اس شہر مین رہتے ہین حاضر کرین تا کہ ملازمت مین روزہ افطار کرین تین شب اسی طور پر گذرین اور ہر رات آخر مجلس تک مین کھڑا ہو کر
زبان حال سے کہتا تھا **نظم** خداوندگارا تو نگر توئی + توانا و درویش پرور توئی + نہ کشور کشایم نہ فرمان دہم + یکے از گدایان این در گہم +
تو بر خیر و نیکی دہم دسترس + وگرنہ چہ خیر آید از من بکس + منم بندگان را خداوندگار + خداوند را بندۂ حق گذار + ایک جماعت فقرا سے کہ اب تک
ملازمت مین نہ پہونچی تھی التماس مدد معاش کی کی مینے لائق استحقاق ہر ایک کے زمین اور خرچ مرحمت کرکے کامیاب کیا شب مبارک شنبہ اکیسوین
کو سارس نے ایک بچہ نکالا اور شب دوشنبہ پچیسوین کو دوسرا بچہ حاصل یہ کہ ایک بچہ بعد چونتیس دن اور ایک بعد چھتیس دن کے نکلا جثہ مین بچہ قاز سے
دس گیارہ حصہ کلان تر یا برابر بچہ بکیا ہہ طاوس کے رنگ ٹے اوسکے نیلے تھے پہلے دن کچھ نہ کھایا دوسرے دن مادہ سارس ٹڈے چھوٹی چھوٹی
چونچ سے پکڑ کر کبھی مثل کبوتر کے کھلاتی تھی اور کبھی مانند مرغی کے آگے بچے کے ڈالتی کہ بچہ آپ اوٹھا کر کھا جاوے اگر ٹڈا چھوٹا ہوتا تو سلامت
چھوڑ دیتی اور اگر بڑا ہوتا تو دو ٹکڑے تین ٹکڑے کرتی تا بافراغت بچے اوسکو کھا وین چونکہ مجھے بہت رغبت اونکے دیکھنے کی تھی حکم دیا کہ با حتیاط تمام
اونکو حضور مین لاوین بعد ملاحظہ کے اوسی باغچہ مین اندر دولت خانہ کے لیجا کر رکھین جب چلنا پھرنا سیکھین ملازمت مین لاوین اکتیس روز

سیر باغ رستم باڑی

ملاقات ملا امیر

جہانگیر رمضان بھر افطار اور صحبت علما اور مشائخ سے رکھتا تھا

بقیہ قصہ سارس

حکیم روح اللہ بانعام ہزار روپیہ سرفراز ہوا بدیع الزمان پسر مرزا شاہرخ نے اپنی جاگیر سے آکر ملازمت حاصل کی سہ شنبہ چھبیسوین کو تال کانکریہ سے
کوچ کر کے موضع کنج مین منزل کی کہ شنبہ ستائیسوین کو کنارے دریاے محمود آباد پر کہ اوسکا نام مہی ہے نزول اقبال ہوا چونکہ آب و ہوا احمد آباد کی بہت
ناقص ہی محمود بیگرہ نے بصوابدید حکما کنارے دریاے مذکور پر شہر بسا کر وہان اقامت اختیار کی تھی بعد اوسکے کہ چاپانیر کو فتح کیا تو اوس مقام
کو دار الملک کر لیا اور تا عہد محمود شہید کے حکام گجرات اکثر اوقات وہان رہتے تھے پھر محمود مذکور نے کہ آخر بادشاہان گجرات کا ہے آخر محمود آباد مین
نشیمن اپنا مقرر کیا بے تکلف آب و ہوا محمود آباد کو کچھ نسبت ساتھ احمد آباد کے نہین مینے واسطے امتحان کے فرمایا کہ بکری کا پوست اوتار کر
کنارے تال کانکریہ کے لٹکادین اسی طرح ایک بکری محمود آباد مین تاکہ تفاوت ہوا کا ظاہر ہو اتفاقاً سات گھڑی دن چڑھے اوس جگہ بکری لٹکائی
جبکہ تین گھڑی دن باقی رہا اس قدر متعفن ہوگئی کہ نکلنا اوسکے گرد سے دشوار ہوگیا محمود آباد مین وقت صبح کے بکری لٹکائی شام تک کچھ متغیر نہوئی
بعد گذرنے ڈیڑھ پہر رات کے تعفن پیدا ہوا حاصل کلام یہ کہ سواد شہر احمد آباد مین بعد آٹھ گھڑی نجوم کے متعفن ہوئی اور محمود آباد مین بعد چودہ
گھڑی کے تاریخ اٹھائیسوین مبارک شنبہ کے دن رستم خان کو کہ فرزند اقبالمند شاہ جہان نے واسطے حکومت اور حراست ملک گجرات کے مقرر
کیا تھا مینے بعنایت اسپ و فیل اور پرم نرم خاص کے سرفراز کر کے رخصت فرمایا اور بندہای جہانگیری کہ متعین صوبہ مذکور پر ہین لائق رتبے اپنے اپنے
کے بعطای اسپ و خلعت کے سرفراز ہوے جمعہ انتیسوین شہریور مطابق غرہ شوال کو راے بہارہ خلعت اور شمشیر مرصع اور اسپ خاصہ سے سربلند ہوکر اپنے
وطن کو رخصت ہوا اور اوسکے بیٹون نے اسپ و خلعت سے سرفرازی پائی سید محمد نبیرہ شاہ عالم سے مینے فرمایا کہ جو کچھ چاہیے بے تکلف التماس
کرے اور اسپر مینے اوسکو قسم قران کی دی مشارالیہ نے عرض کی کہ جو آپ قران کی قسم دیتے ہین التماس قران کا کرتا ہون تاکہ ہمیشہ اپنے ساتھ
رکھون اور پڑھنے کا ثواب حضرت کو پہونچے اسلیے ایک قران لکھا ہوا یاقوت کا تقطیع مختصر پسندیدہ کہ نوادر روزگار سے تھا میر مذکور کو عنایت
ہوا اور اوسکی پشت پر خط خاص سے مرقوم کیا کہ فلانی تاریخ فلانے مقام مین یہ قران سید محمد کو کرامت ہوا فی الواقع میر نہایت نیک نہاد
اور مغتنم ہے باوجود نجابت ذاتی اور فضائل کسبی کے اخلاق حمیدہ اور اطوار پسندیدہ سے آراستہ ہے بہت شگفتہ رو اور کشادہ پیشانی ہے اس ملک کے لوگون
مین برابر میر کے خوش ذاتی مین اور کوئی نظر نہین آیا مینے اوس سے فرمایا کہ ترجمہ قران مجید کا عبارت سلیس اور صاف مین بے تکلف کرے اور اصلا
شرح و بسط اور شان نزول کے مفید نہو لغات ریختہ مین لفظ بلفظ قران کا ترجمہ فارسی ہو اور ایک حرف معنی تحت اللفظ پر نہ زیادہ کرین اور بعد تمام
ہونیکے ہمراہ اپنے فرزند سید جلال الدین کے روانہ درگاہ کرین اور یہ فرزند سید کا بھی ایک جوان ہے ساتھ فنون ظاہری اور باطنی کے آراستہ آثار
صلاح اور سعادتمندی کے ناصیہ حال اوسکے سے ظاہر ہیں اوسکی فرزندی پر نازان ہے اور سچ ہے وہ لیاقت ایسی رکھتا ہے اور عمدہ جوان ہے باوجودیکہ
مکرر ساتھ مشائخ گجرات کے عنایات ہوئی تھین پھر از سر نو لائق استحقاق ہر ایک کے نقد و جنس سے رعایات کر کے رخصت کیے چونکہ آب و ہوا اس
ملک کی میرے مزاج کو موافق نہین ہے حکما نے یہ صلاح دی کہ قدرے پیالہ معمولی سے کم کرنا چاہیے تب موافق صوابدید حکما کے کمی کرنا شروع کیا اور
عرصہ ایک ہفتہ مین بمقدار ایک پیالہ کے کم کیا اول ہر شب کو چھ پیالے تھے اور ہر پیالہ ساڑھے سات تولہ کا کہ کل پینتالیس تولہ ہوتے ہین اب چھ پیالے
ہر پیالہ چھ تولہ اور تین ماشہ کا کہ کل ساڑھے سینتیس تولہ ہوے پینے مین آتے ہین اور عجائبات سے یہ ہے کہ مینے سابقاً الہ آباد مین خدا اپنے سے عہد
کیا تھا کہ جب سال میری عمر کا پچاس کو پہونچے گا تو ترک شکار تیر و بندوق کر کے کسی جاندار کو اپنے ہاتھ سے آزار نہ دونگا مقرب خان کہ متعلقان
محفل قدسی سے تھا اس ارادے سے واقف تھا القصہ اس تاریخ کو کہ عمر میری سن مذکور کو پونہچی شروع سال پچاسوین کا ہوا ایک روز کثرت
مراقبت اور بخارات سے مین دل تنگ ہوا اور تکلیف بہت اوٹھائی اوسوقت بالہام غیبی جو عہد کہ مینے اپنے اللہ سے کیا تھا یاد آیا اور
قصد سابق میرے دل مین مصمم ہوگیا اور اپنے دل مین مقرر کیا کہ جب سال پچاسوان تمام ہو کر مدت وعدہ کی پوری ہو بتوفیق حق تعالی جس دن
کہ زیارت حضرت عرش آشیانی سے مشرف ہون استمداد ہمت بواطن قدسی مواطن حضرت سے کر کے دل کو اوس شغل سے باز رکھون بمجرد دیدن

فرق آب و ہوای احمد آباد و محمود آباد بذریعہ بکری امتحان آب و ہوا

اس نیت کے وسیلے وہ رنج و تکلیف دور ہوئی اور آپ کو خوش وقت اور تازہ پایا اور زبان کو حمد و سپاس خدا اور شکر نعمت اوسکی سے حلاوت بخشی امید کہ توفیق میسر ہو ؎ چہ خوش گفت فردوسی پاک زاد + کہ رحمت بران تربت پاک باد + میازار موری کہ دانہ کش است + کہ جان دارد و جان شیرین خوش ست + روز مبارک شنبہ چوتھی کو سید کبیر اور بختر خان وکیلان عادل خان کو کہ پیشکش اوسکا درگاہ والا مین لائے تھے رخصت لوٹنے کی ارزانی کی سید کبیر نے عطای خلعت اور خنجر مرصع و اسپ سے سرفرازی پائی اور بختر خان بعطاے خلعت و اسپ و اورسی مرصع سے کہ لوگ اوس ملک کے گردن مین لٹکاتے ہین ممتاز ہوا اور چھہ ہزار درب خرچ کے دونون کو انعام ہوے آگے جو عادل خان نے کئی دفعہ بوسیلہ فرزند اقبالمند شاہجہان کے التماس شبیہ خاصکی تھی تو مینے ایک شبیہ اپنی ساتھ ایک لعل گران بہا اور فیل خاصہ کے مشار الیہ کو عنایت فرمائے اور فرمان مرحمت عنوان صادر ہوا کہ ولایت نظام الملک و قطب الملک سے جس جگہ اور جس قدر کہ قابض ہو سکے اوسکے انعام مین مقرر ہو اور جبکہ کمک اور مدد چاہیے شاہنواز خان درستی فوج اکر کے واسطے کمک کے تعین کرے زمان سابق مین نظام الملک کہ کلان تر حکام دکن کا تھا اور سبھون نے اوسکو بڑائی مین قبول کر لیا تھا اور بڑا بھائی جانتے تھے اندنون کہ عادل خان مصدر خدمات شایستہ کا ہوا اور ساتھ خطاب والاے فرزندی کے خصوصیت پائی تو مینے اوسکو ساتھ سرداری تمام ملک دکن کے ممتاز کیا اور واسطے شبیہ کے یہ رباعی خط خاص سے لکھدی **رباعی** اے سوی تو دائم نظر رحمت ما + آسودہ نشین بسایۂ دولت ما + سوئی تو شبیہ خویش کردیم روان + تا معنی ما بینی از صورت ما + اور فرزند شاہجہان نے حکیم خوشحال پسر حکیم ہمام کو کہ خانہ زادان خاصہ درگاہ سے ہے اور صغر سن سے اوس فرزند کی خدمت مین بڑا ہوا ہے واسطے پہنچانے خوشخبری مراحم جہانگیری کے نزدیک عادل خان کے ہمراہ اوسکے وکیلون کے بھیجا اور اوسی روز میر جملہ خدمت عرض مکرر پر مقرر ہو کر سربلند ہوا کفایت اللہ خان دیوان صوبہ گجرات جبکہ دیوانی صوبۂ بنگالہ پر مختص تھا بسبب وقوع بعضے حادثات کے بیسامان ہو گیا تھا اسلیے مبلغ پندرہ ہزار روپیہ بطور انعام اوسکو عنایت ہوے ان دنون دو جلدین جہانگیر نامہ کی مرتب ہوئین اور نظر مین گذرین تھین ایک اول مدار الملک اعتماد الدولہ کو مرحمت کی اور آج دوسری جلد فرزند آصف خان کو عنایت کی جمعہ پانچوین کو بہرام پسر جہانگیر قلی خان صوبہ بہار سے آیا دولت زمین بوس کی حاصل کی اور چند ہیرے کان کوکرہ کے لا کر نذر کیے جو اوس صوبہ مین جہانگیر قلی خان سے خدمات شایستہ ظاہر نہوئین اور باوجود اسکے کئی بار عرض ہوئی کہ اکثر بھائی برادر اوسکے دست تسلط اور تعدی کا دراز کر کے خدا کے بندون کو آزار پہنچاتے ہین اور ہر ایک آنکو حاکم جانکر جہانگیر قلیخان کو خیال مین نہین لاتا اسلیے مقرب خان کو کہ بندہ قدیم الخدمت مزاجدان ہے فرمان دستخطی خاص صادر ہوا کہ عہدہ صوبۂ بہار پر سرفراز ہو کر بعجلت پہونچے فرمان قضا جریان کے اوس طرف پہنچے اون ہیرون سے کہ ابراہیم خان فتح جنگ نے بعد فتح کرنے مکان مذکور کے حضور مین بھیجے تھے چند قطعے واسطے تراشنے کے حوالہ حکاکان سرکاری کے ہوے تھے اب کہ بہرام ناگاہ آگرہ مین پہنچا اور ارادہ آنے درگاہ کا کیا خواجہ جہان نے چند ہیرے کہ طیار ہو گئے تھے اوسکے ہاتھ حضور مین بھیجے ایک اون مین سے ایسا ہے کہ ظاہر مین نیلم سے تمیز نہین کر سکتے اب تک ہیرا اس رنگ کا دیکھا نہین تھا کئی سرخ کا وزن مین ہوا جوہریون نے قیمتی تین ہزار روپیہ کا بتایا اور کہا کہ اگر سفید اور کامل عیار ہوتا بیس ہزار روپیہ کی قیمت پاتا اس سال مین چھٹی تاریخ ماہ مہر تک انبہ کھانے مین آئے اس ملک مین لیمون بہت کثرت سے ہے اور بڑا ہوتا ہے کاکو نام ایک ہندو کے باغ سے چند لیمون لائے تھے نہایت لطیف اور بڑے تھے ایک کو جو سب سے بڑا تھا مینے تلوایا سات تولے کے برابر تھا شنبہ چھٹی تاریخ جشن دسہرہ کا مرتب ہوا اول گھوڑون خاصہ کو آراستہ کر کے روبرو لائے بعد ازان فیلان خاصہ کو مزین کر کے ملاحظہ کرایا چونکہ دریاے مہی اب تک پایاب نہین ہوا کہ لشکر عبور کر سکے اور آب و ہواے محمود آباد کو وہان سے نسبت اور منازل کے کچھ نسبت نہ تھی اس باعث سے پھر گیارہ دن اوس منزل مین مقام ہوا دوشنبہ آٹھوین کو وہان سے کوچ کر کے مودہ مین نزول فرمایا خواجہ ابوالحسن بخشی کو ساتھ ایک جماعت بندہاے کارگذار اور ملاحون اور کشتیون کے آگے بھیجا تھا تا کہ دریاے مہی کا پل باندہین اور انتظار پایاب ہونے کا نکرین اور لشکر ظفر قرین

بسہولیت عبور کر جاسے سہ شنبہ نوین کو مقام ہوا اور یکم شنبہ دسوین کو موضع اینہ مین نزول رایات اقبال کا ہوا ابتدا مین سارس نر یا نون اپنے
بقیہ ذکر سارس
بچے کا چونچ مین دبا کر اوٹھا لگا لیتا تھا اندیشہ اس بات کا ہوتا تھا کہ مبادا یہ بے مہری کا اثر ہو اور بچے کو ضائع کرے اس واسطے مینے حکم دیا
تھا کہ نر کو جدا رکھین پاس بچون کے آنے نہ دین ابتدا نون مینے واسطے امتحان کے فرمایا کہ نر کو نزدیک بچون کے چھوڑین تھا حقیقت بے مہری اور محبت
کی ظاہر ہو بعد چھوڑنے کے نہایت رغبت اور محبت پائی گئی محبت اوسکی مادہ کی محبت سے کچھ کم نہین معلوم ہوتا ہے کہ وہ ادا بھی از راہ پیار کے
ہو روز مبارک شنبہ گیارہوین کو مقام ہوا اور پچھلے دن چیتے کے شکار کو گئے تین کالے ہرن اور چار مادہ اور چکاری چیتے سے پکڑ جائے پھر
یکشنبہ بارہوین کو واسطے شکار چیتے کے گئے پندرہ ہرن نر و مادہ پکڑے اور مینے مرزا رستم اور اوسکے بیٹے سہراب خان کو حکم کیا کہ نیل گاے کے شکار
کو جاوین جس قدر ممکن ہو بندوق سے مارین سات راس نر و مادہ دونون نے شکار کیے جو معلوم ہوا کہ اس نواح مین ایک شیر مردم آزار آدمی کا
گوشت خوار ہے فرزند شاہجہان کو حکم ہوا کہ شر اوسکا خلق خدا سے دور کرے وہ فرزند حسب حکم بندوق سے مارکر شب کو میرے سامنے لایا مینے فرمایا
کہ حضور مین اسکا پوست اوتارین اگرچہ ظاہرا بڑا معلوم ہوتا تھا لیکن چونکہ لاغر تھا میرے مارے ہوے شیرون سے وزن مین کم نکلا پھر دوشنبہ
پندرہوین اور سہ شنبہ سولوین کو مین واسطے شکار نیل گاے کے گیا ہر روز دو نیل گاے بندوق سے مارے روز مبارک شنبہ اٹھارہوین کو
اوپر کنارے تال کے کہ وہان خیمہ بارگاہ اقبال کا تھا مجلس پیالے کی آراستہ ہوئی کنول کے پھول پانی پر خوب شگفتہ تھے بندہاے خاص بلغز
نشاط سے خوشوقت ہوے جہانگیر قلیخان نے بیس ہاتھی صوبہ بہار سے اور مروت خان نے آٹھ ہاتھی بنگالہ سے بھیجے تھے ملاحظہ مین گذرے
ایک ہاتھی فیلان جہانگیر قلی خان سے اور دو فیلان مروت خان سے داخل خاصہ ہاتھیون مین کیے اور باقی ہاتھی شاہزادون کو تقسیم کر دیے
میر خان بیٹا میرزا ابو القاسم نمکین کا کہ خانہ زادون درگاہ سے ہے منصب آٹھ سو ذات اور چھ سو سوار سے مع اصل و اضافہ کے سرفراز ہوا
قیام خان خدمت قراولی بیگی اور منصب چھ سو ذاتی اور ڈیڑہ سو سوار سے ممتاز ہوا عزت خان کہ سادات بارہہ سے ہے اور ساتھ بڑی شجاعت
اور کار طلبی کے امتیاز رکھتا ہے اور تعیناتان صوبہ بنگش سے ہے حسب التماس مہابت خان کے منصب ڈیڑہ ہزاری ذات اور آٹھ سو سوار سے
سربلند ہوا کفایت خان دیوان صوبہ گجرات کا عنایات فیل سے سرفراز ہوکر مرخص ہوا صفی خان بخشی صوبہ مذکور کو شمشیر مرحمت ہوئی جمعہ کو بیسوین
کو مین شکار کو گیا اور ایک نیلگاو نر مارا اپنی تمام عمر مین مجکو یاد نہین کہ گولی بندوق کی نیل گاو نر سے پار نکلی ہو گو کہ مادہ سے پار نکل جاتی ہے
اس تاریخ کو باوجودیکہ بیتالیس قدم کا فاصلہ تھا دو طرفی پوست سے گولی صاف نکل گئی اصطلاح اہل شکار مین قدم مراد دو قدم سے ہے کہ
مقدار قدم
آگے پیچھے رکھے جاوین یکشنبہ اکیسوین کو مین خود واسطے شکار باز وجرہ کے جاکر خوشوقت ہوا پھر میرزا رستم اور داراب خان اور میر میران
اور اور بندون کو مینے حکم دیا کہ شکار نیل گاے کو جاکر جسقدر مار سکین مارین چنانچہ اونیس ۱۹ نر و مادہ مارے اور دس راس ہرن چیتے سے
پکڑوائے ابراہیم خان بخشی صوبہ دکن حسب التماس سپہ سالار خان خانان کے منصب ہزاری ذات اور دو سو سوار سے سرفراز ہوا دوشنبہ
بائیسوین کو وہان سے کوچ ہوا سہ شنبہ تیئسوین کو پھر کوچ ہوا نواح اودین پور کی کہ اس نواح مین ایک مادہ شیر مع تین بچون کے نظر آتی ہے جو نزدیک تھی مینے خود جاکر
بندوق سے چارون کو مارا اور وہان سے چلکر پل کے اوپر سے جو مہی پر باندہا گیا تھا عبور کیا باوجودیکہ اس دریا مین کشتی نہ تھی کہ پل باندہ سکین
اور پانی بہت گہرا تھا اور تیز تھا لیکن بحسن اہتمام خواجہ ابو الحسن میر بخشی کے دو تین دن سے پہلے ایک پل بہت محکم ایکسو چالیس گز
کا لنبا چار گز کا چوڑا مرتب ہوا تھا مینے واسطے امتحان کے فرمایا کہ فیل گن سندر خاص کو کہ فیلان قوی ہیکل سے ہے مع تین مادہ فیل کے پل پر
سے گذارین پل اس قدر مضبوط تھا کہ پایہ اوسکے ہاتھیون کے پیکر کے بوجھ سے نہ ہلے اور نہ جنبش کی مینے زبان معجز بیان حضرت
استقلال بادشاہون کا اور حرکت مخالف نکرنا
عرش آشیانی سے سنا ہے کہ فرماتے تھے کہ ایک روز عنفوان جوانی مین دو تین پیالے ہم نے پیے اور ہاتھی مست پر سوار ہوے باوجودیکہ
مین ہشیار تھا اور ہاتھی ساتھ نہایت جوش جلو کے میرے ارادہ اور اختیار سے پھرتا تھا لیکن سینے اپنے آپ کو بیہوش اور

ہاتھی کو سرکش او بدمست ظاہر کرکے لوگون کی طرف دوڑایا بعد اوسکے ہاتھی دوسرا منگا کر دونون کو لڑایا وہ لڑتے لڑتے پل تک جو دریاے جمنا پر باندھا
تھا گئے اتفاقاً وہ ہاتھی بھاگ گیا اور جو راہ بھاگنے کی نپائی ناچار پل کی طرف روان ہوا اور مین جب ہاتھی پر سوار تھا وہ اوسکے پیچھے دوڑا ہر چند
باگ اوسکی میرے اختیار مین تھی اور اشارہ سے وہ کھڑا ہو سکتا تھا لیکن دل مین آیا کہ اگر ہاتھی کو پل پر جانے سے روک لونگا تو لوگ اوس ادا ے
مستانہ کو بناوٹ پر حمل کرینگے اور ظاہر ہو جاویگا کہ نہ مین بدمست و بیہودہ تھا نہ ہاتھی اور ظہور ایسی ادا کا بادشاہون سے ناپسند ہے بس ساتھ تائید
اللہ سبحانہ کی استعانت طلب کرکے اپنے ہاتھی کو اوسکے تعاقب سے نروکا دونون ہاتھی پل پر روان ہوے جو کہ پل کشتیون کا تھا جب ہاتھی اگلا پانو
اپنا کشتی کے کنارے پر رکھتا آدھی کشتی ایک کنارے سے ڈوب جاتی تھی اور دوسری طرف سے کھڑی ہو جاتی تھی ہر ایک قدم مین گمان
ہوتا تھا کہ جوڑ بند کشتی کے الگ ہو جاوینگے آدمی اس حال کے دیکھنے سے غرق دریاے بیقراری ہوے اور شور کرنے لگے جو حمایت اور نگہبانی
خداے تعالے کی ہر وقت شامل حال اس نیازمند درگاہ الہی کی ہے دونون ہاتھی سلامت اوس پل سے عبور کر گئے دن مبارکشنبہ [illegible]
اوپر کنارے دریاے مہی کے بزم پیالہ آراستہ ہوئی اور چند بندہاے خاص نے کہ اس قسم کی مجلس اور محفل مین شریک ہوتے تھے ساغر لبریز عنایات
سے کام دل حاصل کیا یہ جگہ نہایت بے تکلف و دلنشین ہے دو وجہ سے وہان چار مقام ہوے ایک خوبی جا دوسرے یہ کہ لوگ عبور مین اضطراب
نکرین یکشنبہ اٹھائیسوین کو وہان سے کوچ کیا اور دوسرے دن دوشنبہ کو بھی کوچ ہوا اس روز نہایت نادر تماشا دیکھا کہ جوڑہ سارس نے کہ بچے
نکالے تھے دن مبارکشنبہ کے اوسکو احمدآباد سے لائے وہ مع بچون کے صحن دولتخانہ مین کہ کنارے تال پر مرتب ہوا تھا پھرتے تھے
اتفاقاً نر و مادہ نے آواز کی ایک صحرائی جوڑہ نے تال کے دوسرے کنارے پر آواز انکی سنکر فریاد کی اور انکی آواز کی سیدھ پر اوڑکر آئے اور نر نے
ساتھ نر کے اور مادہ نے ساتھ مادہ کے لڑائی شروع کی اور لوگون سے جو وہان موجود تھے کچھ خوف نکیا خواجہ سرا کہ اونکی حفاظت پر تعین تھے اونکے
پکڑنے کو دوڑے ایک نے نر کو پکڑ لیا اور دوسرے نے مادہ کو جب کہ نر کو پکڑا اتر کیب سے اوسکو تھام لیا اور جبکہ مادہ کو پکڑا تھا مادہ اوسکے
ہاتھ سے نکل گئی مینے اپنے ہاتھ سے نر کی ناک اور پانون مین حلقہ ڈال کر چھوڑ دیا نر و مادہ دونون اپنے مقام پر جاکر ٹھہرے پھر جبکہ سارس خانگی
آواز کرتے تھے وہ بھی برابر آواز کرتے تھے اور اسی قسم سے تماشا جنگلی ہرن کا دیکھا آئین گنگ کر نالیس شکار کو گیا تھا قریب تیس آدمیون کے اہل شکار اور خدمتگار
ملازمت مین حاضر تھے ایک کالا ہرن مع چند ہرن کے نظر آیا ایک مرتبہ مینے ہرن آہوگیر کو لڑنے کے واسطے چھوڑا دو تین ٹکرین سینگون
کی مار کر پیچھے لوٹا دوسری مرتبہ چاہا کہ ہرن کے سینگ مین آہوگیر باندہ کر چھوڑ دین تا گرفتار ہو جاوے اس مرتبہ آہوے صحرائی شدت غضب
اور غیرت سے ہجوم آدمیون کا خیال مین نہ لاکر دوڑ کر آیا اور تین سینگ آہوے خانگی کے مار کر بھاگ گیا اسی تاریخ کو خبر فوت ہونے عنایت خان
کی پہونچی وہ خدمت گزارون حضرت سے تھا باوجودیکہ افیون کھاتا تھا اور وقت فرصت مرتکب پیالہ کا بھی ہوتا تھا رفتہ رفتہ شیفتہ شراب کا
ہو گیا تھا جو کہ وہ ضعیف الجسم تھا اور زیادہ حوصلہ پینے سے ارتکاب پیالہ کا کرتا تھا مرض اسہال مین مبتلا ہوا اور اس ضعف مین دو تین بار
مثل مرگی کے غشی اوسکو ہو گئی حسب حکم حکیم رکنا اوسکے معالجہ مین مصروف ہوے ہر چند تدبیرین کین فائدہ مند نہوئین باوجود اسکے جوع
بھوک اوسکو پیدا ہوئی چنانچہ حکیم مبالغہ اور تاکید کرتا تھا کہ دن رات مین زیادہ ایک دفعہ سے کھانا نکھاوے لیکن وہ نرہ سکا دیوانہ کی طرح
آگ پانی پر پڑتا تھا یہان تک کہ مرض سوء القنیہ اور استسقا کا پیدا ہوا اور بہت ضعیف و نحیف ہو گیا چند روز پیشتر مجھسے عرض کی کہ آگرہ مین
جاوے مینے حکم دیا کہ حضور مین آکر رخصت ہووے پالکی مین ڈالکر لائے نہایت ضعیف و لاغر ہو گیا تھا کہ موجب حیرت کا ہوتا تھا مصرع
کشیدہ پوستے بر استخوانی + بلکہ ہڈیان بھی تحلیل ہو گئیں تھین یہان تک کہ مصور لاغر تصویر کے کھینچنے مین بہت تکلف کرتے ہین مگر اس
قسم کی دبلی بلکہ قریب اسکے بھی دیکھنے مین نہ آئی سبحان اللہ آدم زادہ اس ہیئت کے ساتھ بھی ہوتا ہے یہ دو بیت استاد کی مناسب
اس مقام کے ہین سہ سایہ من گرم نگہ دیاے + تا قیامت ندارد م برجاے + نالہ از لب کہ ضعف دل بنید + تا لب چند جا نشیند +

سے مینے نہایت نوادر سے سمجھکر فرمایا کہ مصور اوسکی صورت کھینچین القصہ اوسکا حال مینے نہایت متغیر پایا کہا کہ ایسے وقت مین خدا کی یاد سے ایکدم
غافل مت رہ اور اوسکے کرم سے نا امید نچاہیے ہونا اگر بچ جاوے تو سمجھنا چاہیے کہ کچھہ فرصت واسطے عذر تقصیر اور تدارک مافات کے ملی
اور اگر عمر تمام ہو چکی ہی تو جو دم کہ اوسکی یاد مین گذرے بہتر ہی اپنے پس ماندون مین دلکو مشغول نکر کہ تھوڑا حق خدمت بھی ہمارے نزدیک بہت
ہی اور جو اوسکی پریشانی کا حال سنا دو ہزار روپیہ راہ خرچ اوسکو دیے اور رخصت کیا وہ دوسرے دن مسافر راہ عدم کا ہوا سہ شنبہ
تیئیسوین کو کنارے آب مانب پر منزل ہوئی جشن نوروز مبارک شنبہ کا دوسری تاریخ ماہ آبان کو اوس منزل مین مرتب ہوا امان اللہ بیٹا مہابت خان حسب
التماس مہابت خان کے منصب ہزاری ذات اور تین سو سوار سے ممتاز ہوا عبد اللہ پسر خان اعظم بھی ہزاری ذات اور تین سو سوار سے سرفراز ہوا دلیر خان جو صوبہ گجرات کے جاگیردارون سے
ہی عطای فیل و اسپ سے سربلند ہوا رنبار خان بیٹا شہباز خان کنبو کا موافق حکم کے صوبہ دکن سے آکر خدمت بخشی گری اور وقایع نویسی سے
سرفراز ہوا اور منصب اوسکا آٹھہ سو ذات اور چار سو سوار کا مقرر ہوا روز جمعہ تیسری کو کوچ کیا اس منزل مین شاہزادہ شجاع بیٹے فرزند شاہجہان
کو کہ نورجہان بیگم کے نزدیک پرورش پاتا ہی اور مجکو اوس سے اسقدر محبت ہی کہ اپنی جان سے زیادہ اوسکو عزیز رکھتا ہون جو بیماری کہ لڑکون
کو ہوتی ہی اور اوسکو ام الصبیان کہتے ہین وہ اوسکو لاحق ہوئی اور بہت دیر تک بیہوش رہا ہرچند اہل تجربہ نے تدبیرین اور معالجے کیے کچھہ
فائدہ نہوا اور اوسکی بیہوشی نے میرے ہوش اوڑا دیے جبکہ معالجہ ظاہری سے نا امیدی ہوئی از روی عجز و نیاز کے سر درگاہ کریم کارساز مین گڑگڑا کر
اوسکی صحت چاہی اوس وقت دل مین آیا کہ جو اپنے خدا سے مینے اقرار کیا تھا کہ بعد عمر پچاس برس کے تیر و بندوق کا شکار نکرونگا اور کسی جاندار
کو اپنے ہاتھہ سے آزار ندونگا اگر اوسکی سلامتی کی نیت کرکے اسی تاریخ سے ترک شکار کرون ممکن اور امید ہی کہ حیات اوسکی وسیلہ نجات بہت سے
جاندارون کا ہو القصہ اوسی وقت ساتھہ اعتقاد درست اور قصد صادق کے مینے خدا سے اقرار کیا کہ اس سے بعد کسی جاندار کو آزار نہ دونگا
کرم الہی سے اوسکی بیماری کو تخفیف تمام ہوگئی اور اوس زمانے مین کہ مین شکم مادر مین تھا اکثر اطفال کہ شکم مین حرکت کرتے ہین مجھسے ایکدفعہ
اثر حرکت کا ظاہر نہین ہوا پرستارون نے مضطرب ہوکر صورت حال حضرت عرش آشیانی سے عرض کی اوس زمانے مین والد ہمیشہ شکار
چیتے کا کیا کرتے تھے جو وہ دن جمعہ کا تھا واسطے سلامتی میری کے نذر مانی کہ تمام عمر دن جمعہ کو چیتے کا شکار نکرونگا آخر عمر تک اسی نیت پر ثابت
رہے اور مینے بھی متابعت حضرت کی کرکے آج تک دن جمعہ کو شکار چیتے کا نہین کیا حاصل کلام بسبب ضعف نور چشم شاہ شجاع کے تین روز اس
منزل مین مقام ہوا امید کہ حق تعالے اوسکو عمر طبیعی عطا فرماوے سہ شنبہ ساتوین کو وہان سے کوچ ہوا ایک روز حکیم کا بیٹا اونٹ کے دودھ کی
تعریف بہت کرتا تھا دل مین آیا کہ چند روز اونٹ کا دودھ پیون کہ فائدہ مند ہو اور مزاج کو گوارا ہو آصف خان ولایتی اونٹنی شیردار رکھتا تھا
تھوڑا سا اوسکے دودھ مین سے پیا بخلاف دودھ اور اونٹون کے کہ کھارا ہوتا ہی مجکو لذیذ اور شیرین معلوم ہوا اور اب ایک مہینے کے عرصے
سے ہر روز موافق آدھے آبخورے کے دودھ اوسکا پیتا ہون نفع اوسکا ظاہر ہوا کہ تشنگی کو کھوتا ہی اور غرائب یہ ہی کہ دو سال بیشتر یہ آصف خان
نے خریدی تھی اور اوس وقت اسکے بچہ نتھا اور اصلا اثر دودھ کا ظاہر نہ تھا اندنون اتفاقاً دودھ اوسکے تھنون سے نکلا اور ہر روز چار سیر
دودھ گاے کا اور پانچ سیر گیہون اور ایک سیر گڑ اور ایک سیر سونف اوسکے کھانیکو دیا جاتا ہی کہ دودھ اوسکا شیرین اور لذیذ اور مفید ہو
بے تکلف مجکو پسند آیا اور واسطے امتحان کے دودھ گاے اور بھینس کا منگوا کر چکھا اسکے دودھ کی شیرینی کو نہین پہونچتا حکم دیا کہ اور چند
اونٹنیون کو اسی قسم کی خوراک دین تاکہ معلوم ہو کہ شیرینی غذا کی سبب سے یا خود ہی ہی یکشنبہ آٹھوین کو کوچ ہوا روز مبارک شنبہ تاریخ
نوین کو بڑے تال پر ڈیرہ ہوا تھا فرزند شاہجہان نے کشتی کشمیری طرز کی کہ نشیمن گاہ اوسکی نقرہ کی تھی نذر گذرانی مینے اوسی روز اوس کشتی پر بیٹھکر سیر
تالاب کی کی عابد خان بخشی بنگش جو حسب الطلب حاضر درگاہ ہوا تھا اسی روز آیا خدمت دیوانی بیوتات سے سرفراز ہوا سرفراز خان
کہ کامداران صوبہ گجرات سے ہی بعطاے علم اور گھوڑے و پنجاق خاصہ اور ہاتھی کے عزت پاکر رخصت ہوا عزت خان کہ تعینات لشکر بنگش

ترک کرنا جہانگیر کا شکار کو

سے ہجری بہ عنایت علم سرفراز ہوا روز جمعہ دسوین کو کوچ ہوا میر میران منصب دوہزاری ذات چھہ سو سوار سے سرفراز ہوا ہفتہ گیارہوین کو پرگنہ
دوہد مین منزل کی شب یکشنبہ بارہوین ماہ آبان کو تیرہوین سال جلوس سے مطابق پندرہوین ذیقعدہ سنہ ہجری وقت طلوع انیسوین
درجہ میزان کی خداوند کریم نے شاہجہان کو آصف خان کی بیٹی سے فرزند اقبال مند کرامت فرمایا امید کہ قدم اوسکا اس دولت ابد قرین کو
مبارک اور فرخندہ ہو تین دن تک منزل مذکور مین مقام رہا یکشنبہ پندرہوین کو موضع نمرنہ مین منزل کی جو یہ بات مقرر ہی کہ جشن مبارک شنبہ کا
تا بقدر در کنارہ آب جا بجا خوب وصاف مین ہوا اور اس زمین مین ایسی جگہ نہتھی اسلیئے مینے قریب نصف شب مبارک شنبہ تاریخ سولہوین کو وہانسے
سوار ہو کر وقت طلوع آفتاب کے کنارہ تالاب باکہود کے نزول فرمایا آخر دن سے بزم پیالہ مرتب ہوئی چند ملازمان خاص کو پیالے عنایت
کیے جمعہ کے دن سترہوین کو کوچ کیا کیشوداس مارو کہ جاگیردار اوس نواحی کا ہی موافق حکم کے دکن سے آکر خدمت مین حاضر ہوا شنبہ اٹھارہوین
کو حوالی رام گڈہ مین مقام ہوا چند روز پہلے تین گھڑی رات باقی رہی تھی کہ کرہ ہوا مین مادہ بخار اور دخان کا مانند ستون کے نمودار ہوا اور ہر شب
پہلے رات سے گھڑی بہر پیشتر ظاہر ہوتا تھا اور بڑہتا جاتا تھا جب تمام ہوا صورت گرگٹ کی پیدا کی دونون سر باریک اور درمیان سے گندہ خمدار
مانند دہرہ کے پشت طرف جنوب اور رو طرف شمال کے اب پہر رات پچھلے سے ظاہر ہوتا ہی منجمون اور ستارہ دانون نے قد و قامت اوسکا
اصطرلاب سے معلوم کیا کہ چوبیس درجون فلک کو ساتھہ اختلاف منظر کے برابر ہوا ہی اور ساتھہ حرکت فلک اعظم کے متحرک ہی اور حرکت خاص بھی
بجہت حرکت فلک اعظم کے اوس مین معلوم ہوتی ہی چنانچہ پہلے برج عقرب مین تھا اوسکو چھوڑ کر میزان مین پونہچا اور حرکت عرض زیادہ جنوب
کی طرف رکہتا ہی منجمون نے اس قسم کا حربا نام رکھا ہی اور لکھا ہی کہ اسکا ظہور دلالت کرتا ہی اوپر ضعف ملوک عرب اور غالب ہونے دشمنون کے اون پر
اور حقیقت خدا جانے تاریخ مذکور تک بعد سولہوین شب کے کہ وہ علامت ظاہر ہوئی تھی اب قریب آٹھہ رات سے اوسی طرف ایک ستارہ دنبالہ دار
ہوا کہ سر اوسکا روشن اور دو تین گز کی دم مگر دم مین اصلا روشنی اور چمک نہتھی جس وقت کہ گم ہو جائیگا اور اوسکے آثار سے جو کچھہ ظہور مین آئیگا
لکھا جائیگا یکشنبہ انیسوین کو مقام کرکے دوشنبہ بیسوین کو موضع سیتل کھیرہ مین منزل کی اور سہ شنبہ اکیسوین کو پھر مقام ہوا رشید خان افغان کو
خلعت وفیل رنباز خان کے ہاتھہ بھیجا چہار شنبہ بائیسوین کو پرگنہ مدن پور مین نزول اقبال فرمایا اور مبارک شنبہ تاریخ تئیسوین کو مقام کرکے بزم پیالے
کی آراستہ کی داراب خان خلعت نادری سے سرفراز ہوا جمعہ کو مقام کرکے شنبہ پچیسوین کو پرگنہ نواڑی مین منزل کی یکشنبہ چھبیسوین کو کنارہ
آب چنبل پر نزول فرمایا دوشنبہ ستائیسوین کو کنارہ آب گنبہر پر ڈیرہ کیا سہ شنبہ اٹھائیسوین کو سواد بلدہ اوجین مین مقام ہوا احمد آباد سے اوجین تک
اٹھانوے کوس مسافت کو اٹھائیس کوچ اور اکتالیس مقام مین کہ دو مہینے اور نو دن ہوتے ہین آئے کم شنبہ انتیسوین کو ساتھہ جدروپ کے
کہ پسندیدگان مذہب ہنود سے ہی اور تفصیل حال اوسکی سابق مین لکھی ہی واسطے سیر اور تماشے کالیادہ کے توجہ فرمائی بے تکلف اوسکی صحبت
مغتنمات سے ہی اسی تاریخ مین عرضی بہادر خان حاکم قندہار سے معلوم ہوا کہ پارسال قندہار اور نواحی قندہار مین کثرت چوہونکی اسقدر تھی کہ
تمام غلون اور کھیتون اور درختون کو ضائع کرتی تھی جب تک کھیتی نہ کٹتی تھی خوشون کو کاٹ کر کھاتے تھے جب تک رعایا اپنی مزروعات کو
خرمن مین کوٹے اور صاف کرے آدھا اور کھا گئے چنانچہ جو تھا حاصل شاید کہ ملا ہو اور اسیطرح فالیزون اور باغات کا ثمر بالعید چند روز کے معدوم
ہو گئے جو فرزند شاہجہان نے جشن ولادت فرزند اپنے کا نکیا اوجین مین کہ پرگنہ جاگیر اوسکے کا ہی عرض کی کہ محفل مبارک شنبہ کی تاریخ تیسوین مین
اونسنے آراستہ کی ناچار اوسکے کہنے کو مانکر مینے اوسکی محفل مین عیش وطرب سے آرام فرمایا بندہ ہاے خاص ساغر لبریز عنایت سے کامیاب ہوئے
اس فرزند شاہجہان اپنے فرزند کو روبرو دلایا اور خوان جواہرات وآلات مرصع اور پچاس ہاتھی تیس نر اور بیس مادہ نذر گذران کے التماس نام
رکھنے کا کیا انشاء اللہ تعالی ساعت نیک مین نام رکھا جائیگا اون ہاتھیون مین سات ہاتھی داخل فیلخانہ خاص ہوئے باقی فوجدارون
کو تقسیم کردیئے اور نذرانہ اوسکا کہ مقبول ہوا دو لاکھہ روپیہ کا ہوگا اسی دن عضد الدولہ نے اپنی جاگیر سے آکر سعادت آستان بوسی حاصل کی

صورت نیزک دمدار

اکاشی مہر نذر کرکے ایک ہاتھی پیشکش کیا قاسم خان نے کہ اوسکو حکومت بنگالہ سے مینے معزول کرکے درگاہ مین بلایا تھا دولت زمین بوس کی پاکر ہزار مہر نذر کین جمعہ غرہ آذر ماہ الہی کو طرف شکار باز وجرہ کے میری رغبت ہوئی اثناء سواری مین جوار کے کھیت مین گذرا باوجودیکہ ہر درخت ایک خوشہ بار لاتا ہی ایک درخت نذر سے گذرا کہ بارہ خوشے رکھتا تھا موجب حیرت کا ہوا اوس وقت یہ حکایت پادشاہ و باغبان کی دل مین گذری **حکایت پادشاہ و باغبان** ایک بادشاہ موسم گرما مین ایک باغ کے دروازے پر پہونچا ایک بوڑھا باغبان دیکھا دروازے پر کھڑا ہوا پوچھا کہ اس باغ مین انار ہین کہا ہین بادشاہ نے کہا کہ ایک پیالہ انار کے پانی کا لاؤ باغبان نے اپنی لڑکی کو کہ نہایت خوب صورت اور نیک سیرت تھی اشارہ کیا تا آب انار حاضر کرے لڑکی گئی اور اوسی وقت ایک پیالہ انار کے پانی کا بھر لائی اور چند پتیان اوسکے منہ پر رکھین بادشاہ نے اوسکے ہاتھ سے پیالہ لیکر پیا اور لڑکی سے پوچھا کہ مقصود ان پتیون کے رکھنے سے اس پیالے کے منہ پر کیا تھا لڑکی نے زبان فصیح اور ادائے ملیح سے عرض کیا کہ ایسی گرم ہوا اور عرق آنے اور سواری سے یکبارگی پہونچنے مین پانی کو ایک دم مین پینا منافی حکمت کے ہی اسلیے مینے پتی پانی کے منہ پر رکھی تا پانی تامل سے پیو بادشاہ کو یہ بات نہایت پسند آئی اور دلمین خیال کیا کہ اس لڑکی کو داخل حرم کرے اوسکے بعد باغبان سے پوچھا کہ ہر سال تجکو اس باغ سے کیا حاصل ہوتا ہی کہا تین سو دینار کہا کچہری مین کیا دیتا ہی کہا سلطان سر ہر درخت سے کچھ نہین لیتا بلکہ زراعت سے دسوان حصہ لیتا ہی بادشاہ کے دل مین آیا کہ میری سلطنت مین باغ بہت ہین درخت بیشمار اگر حاصل باغ سے بھی دسوان حصہ دین تو روپیہ بہت ہوتے ہین اور رعیت کو اس مین چندان نقصان نہین اب حکم دونگا کہ محصول باغات کا بھی لیا جاوے پھر کہا تھوڑا انار کا پانی اور بھی لاؤ لڑکی گئی اور بہت دیر کے بعد آئی اور پیالہ انار کے پانی کا لائی بادشاہ نے کہا اوس مرتبہ کہ تو گئی تھی جلد آئی تھی اور بہت لائی تھی اب کی بار دیر کیون لگائی اور تھوڑا لائی لڑکی نے کہا کہ اوس مرتبہ پیالہ ایک انار کے پانی سے بھر گیا تھا اور اب پانچ چھہ انار نچوڑے اور اوسقدر پانی نہ نکلا بادشاہ کو حیرت ہوئی باغبان نے عرض کی کہ برکت پیدایش زمین مین بادشاہ کی نیت سے ہوتی ہی مجکو معلوم ہوتا ہی کہ تم بادشاہ ہو جب تم نے حاصل باغ کا مجھسے پوچھا نیت تمھاری بدل گئی ہوگی تو البتہ برکت میوون کی کم ہوگئی بادشاہ کو اوسکے کہنے کا اثر ہوا اور وہ خیال دلسے نکالا پھر کہا ایک بار اور ایک پیالہ پانی انار کا لاؤ لڑکی گئی اور جلدی قدح بھر لائی اور خوش و خرم بادشاہ کے ہاتھ مین دیا بادشاہ نے اوپر دانائی باغبان کے آفرین کی اور حقیقت بیان کی اور وہ لڑکی اوس سے چاہی اور خواستگاری کی اور یہ بات اوس بادشاہ حقیقت آگاہ سے صفحہ روزگار پر باقی رہی القصہ ظہور ایسی برکت کا اثر نیک نیت اور ثمرہ عدالت کا ہی جبکہ تمام ہمت اور نیت بادشاہون کی مصروف اوپر آسودگی خلق اور رفاہیت رعایا کی ہوتی ہی ظہور خیرات اور کثرت محصول زراعت اور باغات کا مستبعد نہین الحمد اللہ کہ اس دولت ابد قرین مین ہرگز رسم محصول سر درخت نہین ہی اور تمام ممالک محروسہ سے ایک حبہ اس قسم کا داخل خزانہ نہین ہوتا ہی بلکہ حکم ہی کہ جو کوئی زمین مزروع مین باغ لگائے حاصل اوس کا معاف ہوگا امید کہ حق تعالے اس نیازمند کو ہمیشہ اس نیت خیر پر قائم رکھے ع جو نیت بخیر ست خیر م دہی + روز شنبہ کو دوسری مرتبہ شوق ملاقات جدروپ کا دل مین زیادہ ہوا بعد فراغ عبادت دوپہر کے مین کشتی پر سوار ہوکر اوسکی ملاقات کو گیا پچھلے دن سے اوسکے گوشہ مین جاکر ملاقات کی بہت بلند باتین حقائق اور معارف کی سنین مقدمات تصوف کے خوب صاف بیان کرتا ہی مین ملاقات اوسکی سے خوش ہوا اوسکی ساٹھہ[۶۰] برس کی عمر ہی بائیس[۲۲] برس کا تھا کہ قطع تعلقات ظاہری کا کیا اور تجرد اختیار کی اڑتیس[۳۸] برس سے بے لباسی مین بسر کرتا ہی رخصت کے وقت کہا کہ شکر اس بخشش الہی کا کس زبان سے ادا کرون کہ ایسے بادشاہ عادل کے عہد مین جمعیت و آرام سے اپنے معبود کی عبادت مین مشغول ہون اور کسی راہ سے غبار تفرقہ میرے دامن عزیمت پر نہین بیٹھتا ہی یکشنبہ تیسری کو کالیادہ سے کوچ کیا اور قاسم کھیرہ مین مقام ہوا درمیان راہ کے شکار باز و جرہ کا کیا اتفاقاً ایک کروانک اوڑا باز تو یغون کو کہ نہایت توجہ اوس سے رکھتا ہون اوسکے پیچھے چھوڑا کروانک اوسکے پنجے سے نکل گیا باز اونچا چڑہ گیا کہ نظر نہین آتا تھا اور غائب ہوگیا ہر چند قراولون اور میر شکارون نے تجسس کی کچھ پتا نہ لگا اور مشکل ہوئی کہ ایسے جنگل مین

خوبی ملک اور کثرت زراعت امیر کی نیک نیتی سے ہوتی ہی

باز ہاتھ آوے اور لشکر میر کشمیری کہ سردار میر شکارون کشمیر کا ہی اور باز مذکور حوالہ اوسکے تھا پریشان اطراف صحرا مین پھرتا تھا ناگاہ دور سے
ایک درخت دیکھا جو نزدیک اوسکے گیا باز کو ایک ٹہنی پر بیٹھے ہوے پایا مرغ خانگی دکھلا کر اوسے بلا لیا تین گھڑی سے زیادہ نہین گذری تھی کہ باز
کو پکڑ کر حضور مین لایا اور یہ بخشش غیبی کہ گمان و خیال مین کسی شخص کے نہ تھی مسرت افزای خاطر ہوئی بانعام اس خدمت کے منصب اوسکا بڑہایا گیا
اور اسپ و خلعت مرحمت ہوا دوشنبہ چوتھی و سہ شنبہ پانچوین و کم شنبہ چھٹی کو برابر کوچ ہوا روز مبارک شنبہ ساتوین کو مقام کرکے کنارہ تال پر
جشن مرتب کیا نورجہان بیگم مدت سے ایک بیماری رکھتی تھی اور حکما مسلمان اور ہندو جو ملازمت مین تھے علاج کرتے تھے سود مند اور موثر نہین
ہوتا تھا اور دوا کرنے سے عاجز ہونے کا اقرار کرتے تھے اندنون کہ حکیم روح اللہ خدمت مین آیا اور اوسکا علاج کیا تھوڑی مدت مین فائدہ کامل
ہوگیا صلہ مین اس خدمت شائستہ کے حکیم کو منصب لائق سے سرفراز کرکے تین گانون اوسکے وطن مین بطور ملکیت کے عنایت کیے اور حکم ہوا
کہ مشارالیہ کے برابر چاندی تول کر وجہ انعام مین دیجاوے جمعہ آٹھوین سے کم شنبہ تیرہوین تک برابر کوچ ہوا اور ہر روز آخر منزل تک شکار باز وجرہ
کا کیا اور تیتر بہت پکڑے گئے اسی تیرہوین تاریخ کو کنور کرن فرزند رانا امر سنگہ نے در دولت پر حاضر ہوکر تسلیمات مبارکباد فتح دکن کی ادا کرکے سو مہر
اور ہزار روپیہ نذرانہ اور موازی اکیس ہزار روپیہ کے قسم مرصع آلات سے مع چند گھوڑون اور ہاتھی کے پیشکش کیا مگر جو کہ قسم ہاتھی گھوڑے
سے تھا اوسکو بخشا اور باقی قبول کیا دوسرے دن اوسکو خلعت عطا ہوا اور میر شریف وکیل قطب الملک کو ایک ہاتھی اور ارادت خان میر سامان
کو بھی ایک ہاتھی عنایت ہوا سید شیر خان فوجداری سرکار میوات پر سرفراز ہوا منصب اوسکا اصل و اضافہ سے ہزاری ذات اور پانسو سوار کا
مقرر ہوا سید مبارک کو واسطے حراست قلعہ رہتاس کے ممتاز کرکے منصب پانسو ذات اور دو سو سوار کا مرحمت فرمایا اور مبارک شنبہ چودہوین تاریخ کو
کنارے تالاب موضع سندہارا کے مقام کرکے بزم پیالہ آراستہ ہوئی اور بندہ ہای خاص ساغر نشاط سے خوشوقت ہوے جانور شکاری کہ آگرہ مین
واسطے گزر کے باندھے تھے خواجہ لطیف توش بیگی نے اندنون لاکر نظر سے گذرانے جو کہ لائق سرکار خاص کے تھے انتخاب کرکے باقی امیرون کو
تقسیم کیے اسی تاریخ کو خبر بغاوت اور کفران نعمت راجہ سورج مل ولد راجہ باسو کی سنی راجہ باسو چند پسر رکھتا تھا سورج مل اگرچہ سب سے بڑا تھا لیکن
باپ اوسکو بسبب بداندیشی اور فتنہ جوئی کے ہمیشہ قید رکھتا تھا اور اسی طرح اوس سے ناراض مرا بعد مرنے اوسکے کہ جو یہ بے سعادت سب سے
بڑا تھا اور اور فرزند قابل ورشید راجہ باسو نہین رکھتا تھا اس لیے حقوق خدمت راجہ باسو کو ملحوظ فرما کر واسطے انتظام سلسلہ زمینداری اور محافظت
اوسکے وطن کے اس بے دولت کو خطاب راجگی اور منصب دوہزاری سے سرفراز کیا اور جگہ اور جاگیر اوسکے باپ کی کہ خدمت اور دولت خواہی
سے حاصل کی تھی اور تمام نقد و جنس کہ بہت سالہا سال سے جمع کیا تھا اوسکو مرحمت ہوئی اور جس وقت کہ مرتضے خان مرحوم نے اوپر خدمت
فتح کانگڑہ کے دستوری پائی جو یہ بیدولت زمیندار عمدہ اوس کوہستان کا تھا اور ظاہر مین عہد خدمت اور دولتخواہی کا کیا واسطے کمک مشارالیہ
کے مقرر ہوا اور پیچھے اسکے کہ مطلب اوسکا حاصل ہوا اور مرتضے خان نے محاصرہ اہل قلعہ کا بہت سخت کیا اس بدسگال نے صورت حال
سے معلوم کیا کہ عنقریب فتح ہوگا تب مقام ناسازی اور فتنہ انگیزی مین آکر پردہ اتفاق کا منہ سے اوٹھایا اور مشارالیہ کے لوگون سے مخاصمت
کرنے لگا مرتضے خان نے نقش بیدولتی اور ادبار کا اوسکی پیشانی سے دریافت کرکے شکایت اوسکی درگاہ مین لکھ بھیجی بلکہ بالتصریح لکھا کہ آثار
بغاوت کے اوسکے حالات سے ظاہر ہین مرتضے خان جیسا سردار عمدہ ساتھ لشکر بہت کے اوس کوہستان مین تھا اوس بے سعادت نے
وقت کو مناسب اسباب شورش اور آشوب کا نپاکر خدمت فرزند شاہجہان مین عرض کی کہ مرتضے خان بتحریک ارباب غرض کے میرے ساتھ عداوت
رکھتا ہی اور ساتھ عصیان اور بغی کے تہمت کرتا ہی امید کہ آپ باعث نجات اور سبب میری حیات کے ہوکر مجکو درگاہ مین طلب فرماوین ہرچند
مین مرتضے خان پر اعتماد رکھتا تھا جب اوسنے بہت التماس واسطے طلب اپنے کے درگاہ مین کیا شبہہ دل مین آیا کہ مبادا مرتضے خان نے بتحریک
ارباب فساد کے رنج کھا کر اور غور نکرکے اوسکو متہم کیا ہو حاصل کلام بسبب التماس فرزند شاہجہان کے تقصیرات اوسکی معاف کین اور درگاہ

بلایا اور درمیان اس حال کے مرتضی خان مرگیا اور فتح ہونا قلعہ کانگڑہ کا دوسرے سردار کے بھیجنے پر موقوف رہا جو یہ فتنہ سرشت درگاہ والا مین پونہچا
اوسکے ظاہری احوال پر نظر کرکے اوس جلدی مین مشمول عواطف کا کرکے پاس شاہجہان کے اور بخدمت فتح کرنے دکن کے رخصت کیا گیا بعد اسکے
کہ ملک دکن فتح ہوگیا اوس فرزند کی خدمت مین وسیلے اوٹھا کر طلبگار خدمت فتح کانگڑہ کا ہوا ہر چند اس بے حقیقت اور حق ناشناس کو پھر ادہر کوہستان
مین راہ دینا آئین حزم و احتیاط سے بعید تھا لیکن جو وہ خدمت اوس فرزند نے اپنے ذمے لی تھی ناچار اوسکی مرضی پر اوسکو چھوڑا اور فرزند اقبالمند
نے اوسکے ساتھ تقی نامی کو کہ بندون درگاہ اوسکے سے تھا اور ساتھ فوج شایستہ منصبداروں اور احدیون اور برق اندازون بادشاہی کے
تعین فرمایا چنانچہ یہ احوال بطور اجمال اوراق گذشتہ مین لکھا گیا جو اپنے مقصد کو پونہچا ساتھ تقی کے بھی خصومت اور بہانہ جوئی شروع کرکے
جوہر ذاتی اپنا دکھلایا اور دو تین مرتبہ شکایت اوسکی معروض کی یہان تک کہ صریح لکھا کہ میری اوسکی صحبت براری غیر ممکن اور یہ خدمت
اوس سے ہوتی نظر نہین آتی اگر سردار دوسرا مقرر فرماوین تو فتح اس قلعہ کی جلدی ممکن ہی ناگزیر تقی کو حضور مین طلب کیا راجہ بکرماجیت کو کہ
ملازمون عمدہ اوسکے سے ہی ساتھ فوج تازہ کے جلد رخصت کیا جو اس بے سعادت نے جانا کہ زیادہ اس سے حیلہ اور مکر نہین چلیگا بکرماجیت
کے پہونچنے تک ملازمان درگاہ کو اس بہانے سے رخصت دی کہ بہت مدت سے بے سامان ہوگئے ہو اپنے گھرون اور جاگیرون کو جاکر تا آنے
راجہ بکرماجیت کے درستی سامان کی کرکے آجاؤ جو ظاہر اسلسلہ جمعیت دولتخواہون مین تفرقہ ہوا اکثر اپنے محال جاگیرون پر گئے اور چند
آدمی روشناس وہان رہے تب اوسنے قابو پاکر بغاوت اور فساد ظاہر کیا سید صفی بارہہ والے نے کہ نہایت شجاعت اور دلیری مین مشہور
تھا مع چند برادر اور خویشون اپنے کے پالون ہمت کا جماکر شربت شہادت کا پیا اور بعض شیران کارزار کو زخمی کرکے وہ نابکار بکرماجیت میدان جنگ
سے نکبت سرا اپنی کو لیگیا اور بعضون نے بھاگ کر اپنی جان بچائی اوس بدبخت نے پرگنات دامن کوہ پر کہ اکثر اون مین سے جاگیر اعتماد الدولہ
مین مقرر ہین ہاتھ تعدی و تصرف کا دراز کیا اور لوٹنے اور غارت کرنے مین سرمو فرق نکیا امید ہی کہ جلدی سزاے اعمال اپنے کو پونہچے اور
نمک اس دولت کا اپنا کام کرے انشاء اللہ تعالی یکشنبہ ۱۷ تاریخ کو گھاٹی چاندا سے عبور ہوا دوشنبہ اٹھارہوین کو آتالیق جان سپار خانخانان
سپہ سالار سعادت آستان بوسی سے مفتخر ہوا جو مدتون سے حضور سے دور تھا اور لشکر منصور نواحی خاندیس اور برہانپور سے عبور کرتا تھا التماس ملازمت
مین حاضر ہونیکا کیا حکم ہوا کہ اگر دل اوسکا سب طرف سے جمع ہو جریدہ اگر جلدی معاودت کرے اوسواسطے موافق حکم کے جلدی آجکی تاریخ کو
آکر سعادت قدمبوسی کی حاصل کی اور ہر طرح کی نوازش سے سرفراز ہوا ہزار مہر اور ہزار روپیہ نذر گذرانے چونکہ لشکر نے گذرنے گھاٹیون سے
سختی بہت کھینچی تھی واسطے رفاہیت احوال اونکے سہ شنبہ ۱۹ انیسوین کو مقام فرمایا کم شنبہ ۲۰ بیسوین کو کوچ کرکے مبارک شنبہ ۲۱ اکیسوین کو مقام
ہوا کنارے دریا پر کہ سند نام ہی بزم پیالہ مرتب ہوئی گھوڑا سمند خاص سمیر نام کہ بہلے گھوڑون مین سے تھا خانخانان کو عنایت کیا سمیر اصطلاح
اہل ہند مین کوہ طلا کو کہتے ہین بسبب مناسبت رنگ اور کلانی جثہ کے اس نام سے مشہور ہوا جمعہ ۲۲ بائیسوین و شنبہ ۲۳ تیئسوین کو برابر کوچ ہوا اس دن
عجیب ندی دیکھی پانی نہایت صاف پر جوش و خروش بلند جگہ سے گرتا ہی کنارون پر جاے نشست قدرتی بنی ہوئی تھین ایسا چشمہ اس خوبی
کے ساتھ نہین نظر آیا اچھی سیر کی جگہ ہی مین تھوڑی دیر اوسکی سیر سے محظوظ ہوا یکشنبہ ۲۴ چوبیسوین کو مقام ہوا اوس تالاب مین کہ سامنے
دولتخانہ کے واقع تھا کشتی پر بیٹھکر شکار مرغابی کا کیا دوشنبہ ۲۵ پچیسوین و سہ شنبہ ۲۶ چھبیسوین و کم شنبہ ستائیسوین کو پے در پے کوچ ہوا خانخانان
کو پوستین خاص اپنے پہننے کا مرحمت کیا اور سات راس گھوڑے طویلہ خاص سے کہ ہر ایک پر سواری کی تھی یہ بھی مرحمت کیے روز یکشنبہ
دوسری دی ماہ الٰہی کو قلعہ رنتھنبور مین نزول اجلال فرمایا یہ بڑا قلعون سے ہندوستان کے ہی سلطان علاء الدین خلجی کے وقت مین راے تمبر دیو — ذکر قلعہ رنتھنبور
متصرف تھا سلطان نے مدتون محاصرہ کیا بہت محنت سے فتح ہوا اور آغاز عہد حضرت عرش آشیانی مین راے سرجن ہاڈا تصرف
مین رکھتا تھا اور ہمیشہ چھ سات ہزار سوار نوکر اوسکے رہتے تھے اور حضرت والا نے بمدد خداے پاک ایک مہینے بارہ دن مین فتح کیا

اندرامی سرجن برہمنوں بخت ملازمت مین حاضر ہوکر سلک دولتخواہون مین منتظم ہوا اور امیران معتبر اور بندگان معتمد سے ہوگیا بعد اوسکے اوسکا
بیٹا رای بھوج بھی زمرہ امرای عظام مین تھا اب پوتا اوسکا سرلبند رای ہے اصل منصب ہای عمدہ مین ہی اور دوشنبہ تیسری تاریخ کو سیر کے واسطے دیکھنے
قلعہ کے توجہ کی دو پہاڑ برابر ہین ایک کو رن اور دوسرے کو تھنبور کہتے ہین اور قلعہ اوپر تھنبور کے بنا ہی ان دونون نامون کو ملا کر رنتھنبور
نام رکھا نہایت مضبوط ہی اور پانی بہت رکھتا ہی کوہ رن ایک حصن قوی ہی اور فتح اس قلعہ کی منحصر ہی اوسیکی طرف سے چنانچہ والد بزرگوار نے حکم
فرمایا تھا کہ توپین اوپر کوہ رن کے چڑھا کر قلعہ کے اندر کی عمارتون کو توڑو اول توپ کو کہ آگ دی جو گھنڈی محل رای سرجن مین گولہ لگا
اوس عمارت کے گرنے سے زلزلہ اوسکی بنیاد مین پڑا اور گھبراہٹ اوسکے دل پر غالب ہوئی اور نجات اپنی قلعے کے سونپنے مین جان کے سر عبودیت
کا درگاہ بادشاہ جرم بخش عذر پذیر مین رکھا القصہ ارادہ میرا ایسا تھا کہ رات اوپر قلعہ کے گذارون اور دوسرے دن لشکر مین آؤن لیکن جو قلعہ
مشتمل عمارات ہندوون کے بے ہوا اور کم فضا تھا اسلیے دل نے نچاہا کہ توقف کرون ایک حمام دیکھا کہ ایک نے رستم خان کے نوکرون مین سے
متصل حصار کے بنایا تھا باغیچہ اور نشیمن جانب صحرا کا خالی فضا اور ہوا سے نہین ہی تمام قلعہ مین اس سے بہتر جگہ نہ تھی رستم خان ایک امرای
حضرت عرش آشیانی کے سے تھا بچپن سے خدمت حضرت والد مین تربیت پاکر نسبت محرمیت اور قرب خدمت کی رکھتا تھا نہایت اعتماد سے
اس قلعہ کو حوالہ اوسکے فرمایا تھا بعد فراغت سیر قلعہ کے مینے حکم دیا کہ مجرمون کو جو اس قلعے مین قید ہین حاضر کرین تا حقیقت حال ہر ایک کی دریافت
کرکے حکم فرمایا جاوے مجملاً سوا مجرم خونی اور اوس شخص کے کہ خلاصی اوسکی سے فتنہ اور فساد مملکت مین واقع ہوتا تھا باقیون کو رہا کر دیا اور
ہر ایک کو لائق اوسکے حال کے خرچ اور خلعت عنایت ہوا سہ شنبہ چوتھی کو بعد گذرنے پہر رات اور تین گھڑی کے مین دولتخانے مین آیا یکشنبہ
پانچوین کو قریب پانچ کوس کے کوچ کرکے روز مبارک شنبہ چھٹی تاریخ کو مقام ہوا اسی دن خانخانان نے پیشکش گذرانی قسم جواہر اور مرصع
آلات و اقمشہ اور ہاتھی پیشکش مین تھے جو کچھ پسند آیا قبول کیا اور باقی اوسکو دیا تمام نذرانہ اوسکا جو کہ قبول ہوا قیمتی ڈیڑھ لاکھ کا تھا جمعہ
ساتوین کو پانچ کوس کوچ کیا پہلے اس سے سارس کو شاہین سے پکڑوایا تھا لیکن شکار کرنا کا اب تک تماشا نہین دیکھا تھا فرزند شاہجہان
کو ذوق شکار شاہین کا بہت ہی اور شاہین اوسکو خوب سدھے ملے موافق التماس اوس فرزند کے علی الصباح مین سوار ہوا مینے ایک کرنا
اپنے ہاتھ سے پکڑوایا دوسرے کرنا کو شاہین نے کہ اوس فرزند کے ہاتھ مین تھا پکڑا بے تکلف اچھے شکارون سے بھی اچھا ہی مین نہایت
خوش ہوا اگر سارس جانور کلان ہی لیکن سست پرواز کا ہی اور کرنا کے شکار کو کچھ نسبت اوس سے نہین ہی ناز کرتا ہون مین شاہین کی
دلیری اور جگر پر کہ اس قسم کے جانور قوی جثہ کو پکڑتا ہی اور زبردست کو زبون کرتا ہی حسن خان توشچی اوس فرزند کے نے بعوض اس شکار
کے عنایت ہاتھی اور گھوڑے اور خلعت سے سرفرازی پائی اور بیٹا اوسکا بھی عطای اسپ و خلعت سے ممتاز ہوا شنبہ آٹھوین کو سوا چار کوس کوچ
کرکے یکشنبہ نوین کو پھر مقام کیا ان دنون مین خان خانان سپہ سالار کو مینے خلعت خاص اور شمشیر مرصع کمر اور ہاتھی خاص مع ساز و سامان
کے عزت بخشی اور از سر نو عہدہ صاحب صوبگی خاندیس اور دکن کے سربلندی پائی اور منصب اوس رکن السلطنت کو مع اصل و اضافہ
ہفت ہزاری ذات و سوار کا مرحمت ہوا جو صحبت اوسکی ساتھ لشکر خان کے راست نہ آئی موافق التماس اوسکے کے مینے عابد خان دیوان بیوتات
کو اوپر دیوانی بیوتات کے مقرر فرمایا اور منصب ہزاری ذات اور چار سو سوار کا عنایت کیا اور اسپ و فیل و خلعت مرحمت کرکے اوس طرف
روانہ فرمایا اسی روز خان دوران صوبہ کابل سے آیا ہزار مہر اور ہزار روپے نذر کیے اور ایک تسبیح مروارید کی مع پچاس راس گھوڑون اور
دس ولایتی اونٹ نر و مادہ اور چند جانور شکاری چینی اور ختائی وغیرہ پیشکش کیے دوشنبہ دسوین کو سوا تین کوس اور سہ شنبہ گیارھوین کو
قریب چھ کوس کے کوچ ہوا آج کے دن خان دوران اپنے آدمیون کو آراستہ کرکے سامنے لایا اور ہزار سوار مغل کہ اکثر گھوڑے ترکی اور بعضے
عراقی اور دو سو غلام شمار مین آئے باوجودیکہ جمعیت اوسکی اکثر متفرق ہوگئی بعضے ملازم مہابت خان کے ہوے اور اوسی صوبہ مین رہے

اور بعضے لاہور سے جدا ہوکر اور طرف چلے گئے لیکن اس قدر سوار خوش اسپہ غنیمت دکھلائی دیے سبب تکلف خان دوران شجاعت و دلیری
اور جمعیت داری مین یکتا سے روزگار سے ہی مگر افسوس کہ ضعیف ہوگیا اور بسبب کبر سن کے بینائی کم ہوگئی دو لڑکے جوان و رشید رکھتا ہی
خالی معقولیت سے نہین ہین لیکن خاندوران کو نہین پہونچتے انہون خاندوران اور اوسکے فرزندون کو خلعت و شمشیر مرحمت ہوے کہ شنبہ
بارہوین کو ساڑھے تین کوس کی مسافت طی کی اور اوپر کنارے تال مانڈو کے نزول ہوا اور میان تال کے نشست گاہ چھروکی بنی ہی ایک ستون
پر رباعی کسی شخص کی لکھی ہوئی نظر آئی اور مجکو متعجب اور بیخود کردیا فی الواقع خوب اور نادر ہی رباعی یاران موافق ہمہ از دست شدند +
در دست اجل یگان یگان پست شدند + بودند تنک شراب در مجلس عمر + یک لحظہ زما پیشترک مست شدند + اوس وقت ایک رباعی دوسری
بھی اسی قبیل سے سنی گئی جو کہ بہت اچھی تھی وہ بھی یہنے لکھی رباعی افسوس کہ اہل خرد و ہوش شدند + از خاطر ہمدمان فراموش شدند +
آنہا کہ بصد زبان سخن می گفتند + آیا چہ شنیدند کہ خاموش شدند + روز مبارک شنبہ تیرہوین تاریخ کو مقام ہوا عبدالعزیز خان صوبہ بنگش سے
آیا اور قدمبوس کی اکرام خان کہ اوپر فوجداری فتح پور اور اوس اطراف کے متعین تھا دولت ملازمت سے سربلند ہوا خواجہ ابراہیم خان بخشی صوبہ
دکن خطاب عقیدت خانی سے سرفراز ہوا امیر حاج نے کہ ملک والون صوبہ مذکور مین سے جوان مردانہ ہی خطاب شرزہ خانی اور علم سے سربلندی
پائی جمعہ چودہوین کو سوا پانچ کوس آور شنبہ پندرہوین کو تین کوس راہ طے کرکے قریب بیانہ کے نزول ہوا مین خود مع اہل حرم تماشے کو قلعہ
کے اوپر گیا محمد خان بخشی حضرت عرش آشیانی سے تھے کہ حراست قلعہ کی ذمے اوسکے تھی ایک مکان جانب صحرا کے نہایت بلند اور خوش ہوا بنایا
اور مزار شیخ بہلول کا بھی اوسکے قریب واقع ہی اور خالی فیض سے نہین یہ شیخ بڑے بھائی شیخ محمد غوث کے ہین اور علم دعوت اسمار الہی مین
بڑا کمال رکھتا تھا اور حضرت جنت آشیانی کو شیخ مذکور سے کمال محبت اور حسن عقیدت تھی اوس زمانے مین کہ آنحضرت نے تسخیر ولایت بنگالہ فرمایا تھا
اور چند روز وہین مقام کیا تھا اور مرزا ہندال موافق حکم کے آگرہ مین رہا تھا تو اکثر اہل طمع کہ طبیعت اونکی فتنہ و فساد سے مجبول ہی راہ بیوفائی
کی اختیار کرکے بنگالہ سے پاس میرزا کے آئے اور سلسلہ جنبان خبث باطنی میرزا کے ہوکر اوسکو بغاوت و کفران نعمت کی طرف مائل کیا میرزا
نا عاقبت اندیش نے خطبہ اپنے نام کا پڑہ کر نشان بغاوت کا بلند کیا جو حقیقت حال آنحضرت جنت آشیانی سے عرض ہوئی آپ نے شیخ بہلول
کو واسطے نصیحت کے بھیجا کہ مرزا کو ارادہ باطل سے پھیر کر راہ راست پر لاوے جو اون بیدولتون نے چاشنی سلطنت کی مرزا کو چکھائی تھی
میرزا ای خام اندیش موافقت اور متابعت پر راضی نہوا اور تحریک ارباب فساد شیخ بہلول کو چار باغ مین کہ حضرت فردوس مکان بابر بادشاہ
نے اوپر کنارہ آب جون کے بنایا تھا تلوار بیباکی سے شہید کیا جو محمد بخشی کو شیخ مذکور سے نسبت ارادت حاصل تھی اونہون نے شیخ بہلول
کو قلعہ مین لیجا کر دفن کیا یکشنبہ سولہوین کو ساڑھے چار کوس چلکر منزل برہ مین پونہچے جو باغ اور باولی کہ موافق حکم مریم زمانی کے پرگنہ
جوست کی راہ مین بنی ہی مین اوسکے دیکھنے کو بھی گیا بے تکلف باولی ایک عمارت ہی بلند اور بہت اچھی کارندون سے معلوم ہوا کہ مبلغ بیس ہزار
روپیہ اوسپر صرف ہوے اور جو یہان پر شکار بہت تھا دوشنبہ سترہوین کو مقام کیا اور سہ شنبہ اٹھارہوین تاریخ سوا تین کوس چلکر
موضع دائرہ مین پونہچے کم شنبہ او نیسوین کو ڈہائی کوس چلکر کنارہ کول فتح پور پر مقام ہوا اور جو وقت ارادہ فتح دکن کے ان تھنبور سے اونکا
تک نام منزلون اور بعد مسافت اونکے لکھے گئے دوبارہ لکھنا اونکا مناسب نجانا اور ان تھنبور سے فتحپور تک جس راستے سے کہ آئے دو سو
چوبیس کوس کو ترستھہ کوچ اور چھپن مقام مین کہ کل ایک سوا نیس دن ہوے طے کیا حساب شمسی سے ایک دن کم چار مہینے اور قمری سے
پورے چار مہینے گذرے اور جس تاریخ سے کہ لشکر منصور نے واسطے فتح رانا اور تسخیر ملک دکن کے دار الخلافت سے کوچ کیا آج تک کہ رایات
جلال ہمعنان نصرت و اقبال ہوکر پھر مرکز سلطنت کو پھرے پانچ برس اور چار مہینے ہوے منجموں نے کہ روز مبارک شنبہ تاریخ اٹھائیسوین
دیماہ الہی ۱۳ مطابق سلخ محرم ۱۰۲۸ ہجری کو ساعت نیک واسطے داخل ہونے دار الخلافت آگرہ کے مقرر کی تھی بانداز عمر العنزح و تحتوام

بیماری طاعون کا بیان

معلوم ہوا کہ آگرہ مین بیماری طاعون کی جاری ہی چنانچہ ہر روز قریب سو آدمیون کے بغل کے نیچے یاران مین یا نیچے گلے کے دانے نکل کر مرتے ہین
اور یہ تیسرا سال ہی کہ جاڑے کے موسم مین زور ہوتا ہی اور شروع گرمی مین جاتا رہتا ہی اور عجائب سے یہ ہی کہ اس تین سال مین تمام قصبون اور
گانوٴن مین قرب و جوار آگرہ کے اثر کیا اور فتحپور مین اصلا اثر اوسکا ظاہر نہین ہوا یہان تک کہ امان آباد اور فتحپور مین کہ دو ڈہائی کوس کا فاصلہ ہے
آدمی اوس جگہ کے خوف وبا سے وطن چہوڑ کر بہاگ گئے ناچار رعایت حزم و احتیاط کو ضروریات سے جانکر یہ بات قرار پائی کہ اس ساعت مسعود مین
بہار کی اور میمنت فتحپور مین مقام ہو اور بعد کم ہونے بیماری کے ساعت دوسری اختیار کرکے ساتھ دولت و سعادت کے ورود رایات جہان کشا کا
مستقر الخلافت آگرہ مین ارزانی فرمائی انشاء اللہ تعالی الجشن مبارک شنبہ کا کنارے تال کے فتحپور پر مرتب ہوا جو ساعت داخل ہونے آبادی
کی اٹھائیسوین پر قرار ہوئی تھی آٹھ دن اوسی جگہ توقف ہوا اور میرے حکم سے تال کے دور کی پیمایش کی تو سات کوس نکلا اس منزل مین سوا
حضرت مریم الزمانی کے کہ قدر سے تکسر رکھتی ہین تمام بیگیات اور خلوت نشینان سرادق عفت اور تمام بندہ ہاے درگاہ استقبال کو آئے لڑکے
آصف خان مرحوم کے نے کہ گہر مین عبد اللہ خان پسر اعظم خان کے ہی ایک نقل عجیب و غریب بیان کی اور نہایت تاکید اوسکی تصحیح مین کی چونکہ

نقل عجیب و غریب

نوادرات سے ہی اسلیے لکہتا ہون اوسکا بیان یہ ہی کہ ایک دن گہر کے صحن مین ایک چوہا نظر پڑا پریشان گرتا پڑتا مستانہ وار ہر طرف کو جاتا تھا اور
نہین جانتا تھا کہ کہان جاتا ہون ایک خواص نے میرے کہنے سے دم اوسکی پکڑ کر بلی کے آگے ڈال دیا بلی نے شوق سے کود کر چوہے کو
منہ مین پکڑا اور اوسی وقت چہوڑ کر نفرت کی اور رفتہ رفتہ آثار ملال کے اوسکے چہرے سے ظاہر ہوے دوسرے دن قریب مرگ کے پہونچی دلمین
آیا کہ تہوڑا تریاق فاروق دینا چاہیے جو منہ اوسکا کہولا تالو اور زبان سیاہ نظر آئی تین دن حال تباہ سے گذرا نے چوتہے دن ہوش مین آئی
بعد اوسکے ایک باندی کے دانہ طاعون کا نکلا اور نہایت درد سے بیقرار ہوگئی اور رنگ بدل گیا زردی مائل بسیاہی اور تپ محرق ہوگئی دوسرے دن
مرگئی اور اسیطرح سات آٹھ آدمی اوس جگہ مین ضائع ہوے اور چند بیمار ہوگئے تھے کہ اوس جگہ سے نکل کر باغ مین آئے جو بیمار تھے باغ
مین فوت ہوے اور اوس جگہ پہر دانہ نہین نکلا مجملا عرصہ آٹھ نو دن مین سترہ آدمی مرے اور یہ بہی بیان کیا کہ جنکے دانہ نکلا تہا اگر پانی پینے
یا نہلانے کو دوسرے سے منگاتے اونکو بہی فی الفور یہ عارضہ ہو جاتا تہا آخر ایسا ہوا کہ نہایت توہم سے کوئی آدمی اونکے پاس نجاتا تہا شنبہ
بائیسوین کو خواجہ جہان کہ حراست آگرہ پر مقرر تہا حضور مین آیا پانسو مہر بعینہ نذر اور چار سو روپیہ برسم تصدق گذرانے دوشنبہ چوبیسوین کو
مشار الیہ کو خلعت خاصہ مرحمت ہوا روز مبارک شنبہ تیئسوین تاریخ کو بعد گذرنے چار گہڑی کے کہ قریب دو ساعت نجومی کے ہوتی ہین ع
لباعتی کہ تولا کند بد تقویم ـ بہار کی و فرخی رایات منصور کا فتحپور مین نزول ہوا اسی ساعت مین جشن فرزند اقبالمند شاہجہان کا مرتب ہوا
اوسکو سونے اور دوسرے اجناس سے مینے تولا اور اٹھائیسوان برس مہینون شمسی کے حساب سے شروع ہوا امید ہی کہ عمر طبعی کو پہونچے اور
اسی تاریخ حضرت مریم الزمانی آگرہ سے تشریف فرما ہوئین مینے دولت ملازمت اونکی سے سعادت دونون جہان کی جمع کی امید کہ سایہ تربیت
اور شفقت اونکی کا اوپر اس نیاز مند کے ہمیشہ رہے جو اکرام خان بیٹا اسلام خان کا کہ خدمت فوجداری اس حدود کی جیسی کہ چاہیے
ویسی بجالایا منصب اوسکا اصل و اضافہ ڈیڑہ ہزاری ذات اور ہزار سوار کا ہوا سہراب خان بیٹا مرزا رستم صفوی کا منصب ہزاری ذات اور
تین سو سوار سے ممتاز ہوا اس دن عمارت دولت خانہ حضرت عرش آشیانی کی تفصیل کے ساتھ سیر کرکے فرزند شاہجہان کو دکہلائی گئی
اندر اوسکے ایک حوض پتہر سے تراشا ہوا نہایت صاف کپور تلاؤ نام مربع چھتیس در عرض اور چھتیس گز طول عمق اوسکا ساڑہے چار گز کا اور
موافق حکم حضرت والد کے متصدیان خزانہ عامرہ نے پیسون اور روپیون سے اوسے بہرا تہا چونتیس کروڑ اڑتالیس لاکہ چہیالیس ہزار دام کہ

بیان حوض اکبر آباد

سولہ لاکہ اونسٹہ ہزار چار سو روپیہ ہوتا ہی کہ کل ایک کروڑ تین لاکہ حساب ہندوستان سے اور تین سو تینتالیس ہزار تومان حساب ایران سے ہوا
کہ مدتون تک تشنہ لبان بادیہ طلب کو اس چشمہ سے سیراب آرزو کرتی تہی دن یکشنبہ شروع بہمن ماہ الہی کو حافظ نادعلی گویندہ کو ہزار روپ

انعام ہوا محب علی بیٹا بلاغ خان جلکنی کا اور ابو القاسم گیلانی کہ بادشاہ ایران نے اون دونون کی آنکھہ مین سلائی پھروا کر صحرائی آوارگی مین
چھوڑ دیا تھا ایک مدت ہی کہ پناہ دردولت مین آئے اور بخاطر جمع بسر اوقات کرتے ہین اور ہر ایک لائق حال اوسکے کے وجہ معیشت مقرر
ہوگئی ہی ان دونون مین آگرہ سے آکر سعادت آستان بوس کی حاصل کی ہر ایک کو ہزار روپیہ انعام ہوا جشن مبارک شنبہ پانچوین تاریخ کا دلتخانہ
پر آراستہ ہوا ابتدا ہی خاص سایر نشاط سے خوش وقت ہوئے نصر اللہ کوکہ فرزند سلطان پرویز نے مع فیل کوہ جہان سکے اور اوسکے ساتھہ درگاہ
مین بھیجا تھا رخصت کیا ایک جلد جہانگیر نامہ مع گھوڑے بنچاق خاصہ کے عنایت ہوا کہ واسطے اوس فرزند کے لیجاوے یکشنبہ آٹھوین کو کنور کرن
بیٹے رانا امرا او سنگہ کو ایک گھوڑا اور ایک ہاتھی اور خلعت اور کھپوہ مرصع مع پھول کٹارہ کے مرحمت ہوا اور اوسے جاگیر پر رخصت کیا اور ساتھہ
اوسکے ایک گھوڑا رانا کو بھیجا اور اسی دن مین نے واسطے شکار کے امان آباد کو توجہ کی ہو حکم تھا کہ ہرن اوس سرزمین کا کوئی شکار نکرے
اس چھہ برس کے درمیان ہرن بہت جمع ہو گئے اور بہایت ہل گئے ہین اور مبارک شنبہ بارھوین تاریخ کو دولت خانے کو معاودت کی
اور موافق قاعدہ تیکے محفل پیاسے کی آراستہ ہوئی شب جمعہ تیرھوین کو روضہ غفران پناہ حضرت شیخ سلیم چشتی مین کہ تھوڑی سی تعریفین
ذات اور محاسن صفات اونکے دیباچہ کتاب مین گذر چکے ہین جاکر فاتحہ پڑھا ہرچند اظہار کرامات اور خوارق عادات کا نزدیک مقبولان بارگاہ
خدا کے پسندیدہ نہین ہی بلکہ کم اپنے مرتبے سے جانکر ایسے اظہار سے پرہیز کرتے ہین لیکن بعض اوقات حالت جذبہ مستی مین بدون ارادہ اور اختیار
رہنمونی اونسے ظاہر ہوجاتی ہی چنانچہ قبل پیدا ہونے میرے کے حضرت عرش آشیانی کو ساتھہ خوشخبری قدوم اس نیازمند کے اور دو
بھائیون کے امیدوار کیا تھا اور ایکدن حضرت عرش آشیانی نے کسی تقریب سے پوچھا کہ عمر تمھاری کتنی ہی اور زمانہ رحلت کا دار ملک بقا مین
کب ہوگا جواب دیا کہ حق جل و علی عالم پوشیدہ اور مخفیات کا ہی اور بعد مبالغہ کے اشارہ اس نیازمند کی طرف فرمایا کہ جس وقت شاہزادہ
تعلیم معلم سے یا اور شخص سے کچھہ یاد کرے اور ساتھہ اوسکے متکلم ہووے آثار وصال کا ہی یعنی انتقال کا ناچار آنحضرت نے جن آدمیون کو کہ میرے
خدمت مین رہتے تھے تاکید فرمائی کہ کوئی آدمی شاہزادہ کو نظم و نثر سے کچھہ تعلیم نکرے یہان تک کہ دو برس اور چھہ مہینے گذرے ایکدن ایک عورت
خادمہ کہ اوس محلہ مین رہتی تھی اور سپند ہمیشہ واسطے چشم بد کے جلایا کرتی اور اس بہانے سے میری خدمت مین راہ رکھتی تھی اور خیرات اور تصدقات
سے بہرہ مند ہوتی تھی مجکو تنہا پاکر بے خبری مین اوس مقدمہ سے یہ بیت تعلیم کی ؎ الہی غنچہ امید بکشا ٭ گلے از روضہ جاوید بنما ٭ مین نے خدمت
مین شیخ کے جاکر یہ بیت پڑھی شیخ بے اختیار اپنی جگہ سے کود کر ملازمت مین حضرت عرش آشیانی کے دوڑے اور ظاہر ہونے اس واقعہ سے
آگاہی بخشی قضا را الہی سے اوسی رات آثار بخار نمودار ہوے اور ایک آدمی کو خدمت مین حضرت والد کے بھیجا اور تان سین کلاونت کو کہ قوالون
بے نظیر سے تھا بلایا تان سین نے خدمت مین جاکر قوالی شروع کی بعد اسکے ایک آدمی واسطے بلانے حضرت عرش آشیانی کے بھیجا جب حضرت والد
تشریف لائے فرمایا کہ وعدہ وصال کا آپونہچا اور تم سے وداع ہوتا ہون اور پگڑی اپنے سر پر سے اوتار کر میرے سر پر رکھی اور کہا کہ ہم نے
سلطان سلیم کو اپنی جگہ پر بٹھایا اور اسکو خدا کو سونپا اور دمبدم ضعف اونکا زیادہ ہوتا تھا اور آثار مرنے کا بیشتر ظاہر ہوتا تھا پھر وصال
محبوب مین واصل ہوے ایک بڑی نشانیون مین سے کہ عہد مین حضرت عرش آشیانی کے ظہور مین آئی یہ مسجد اور روضہ ہی بے مبالغہ عمارت
ہی بہایت عالی کہ مانند اس مسجد کے کسی شہر مین نہین ہی عمارت اوسکی پتھر سے بکمال صفائی طیار ہونے مین پانچ لاکھہ روپیہ خزانہ عامرہ سے
صرف ہوا اور وہ کہ قطب الدینخان کوکلتاش نے کٹہرا اور دور روضہ کا اور فرش گنبذ اور پیش طاق مسجد کا سنگ مرمر سے بنوایا اوسکی لاگت
اور ہی یہ مسجد شامل ہی اوپر دو دروازون بڑے کے جو کہ جنوب کی طرف واقع ہے بہایت بلند اور باتکلف پیش طاق بارہ گز عرض اور سولہ گز
طول اور باون گز بلندی رکھتا ہی بتیس سیڑھیان اوپر چڑھیں جب وہان پونچیں اور دروازہ دوسرا چھوٹا اس سے مشرق کی طرف ہی طول
مسجد کا مشرق سے مغرب تک مع عرض دیوارون کے دو سو بارہ گز ہی از انجملہ حجرہ ساڑھے پچیس گز کا پندرہ گز عرض پندرہ طول مین گنبذ

ف کرامات شاہ سلیم چشتی کے بیان میں

ف بیان عمارات فتحپور

درمیان کا ہی اور سات گز عرض چودہ گز طول پچیس گز بلندی پیشطاق کی ہی دونون طرف اس گنبد کلان کے دو گنبد چہوٹے ہین اور وہ دو دو
تتمہ ایوان ستون دار کا بنا ہی عرض مسجد کا شمال سے جنوب تک ایک سو بہتر گز ہی اور گرد مسجد کے نہایت ایوان چوراسی حجرے ہین عرض حجرہ کا چار گز
طول پانچ گز ہی ایوان عرض مین ساڑھے سات گز ہی صحن مسجد کا سوے مقصورہ اور ایوان اور دروازہ کے ایکسو اونچاس گز طول اور ایک سو
چہتالیس گز عرض ہی اور اوسپر دالانون اور دروازون اور مسجد کے چہوٹے گنبد بنائے ہین کہ شب ہاے عرس اور ایام متبرکہ مین شمع اون مین
رکھکر گرد اوسکے کپڑا لپیٹتے ہین کہ عالم فانوس سے دکہلائی دیتے ہین اور نیچے صحن مسجد کے حوض بنایا ہی کہ آب باران سے پر کرتے ہین اور فتح پور
مین پانی کم اور براہی وہ حوض اہل اس سلسلہ اور مجاوران مسجد کو تمام سال کفایت کرتا ہی اور مقابل بڑے دروازہ کے شمال کی طرف صحن کے شرق
روضہ شیخ کا ہی درمیان گنبد سات گز کا اور گرد گنبد کے ایوان سنگ مرمر کا ہی کہ آگے اوسکے بھی پنجرہ سنگ مرمر کا بنا ہوا نہایت تکلف ہی اور
مقابل اوس روضہ کے مغرب کی طرف تھوڑے فاصلے پر گنبد دوسرا ہی کا قبر اور فرزند شیخ کے وہان آسودہ ہین قطب الدین خان اور اسلام خان
اور معظم خان بسبب نسبت اس سلسلہ اور مراعات حقوق کے مرتبہ امارت اور پایہ عالی کو پہونچے ہین چنانچہ احوال ہر ایک کا اپنی جگہ گذرا اب بیٹا
اسلام خان کا کہ بخطاب اکرام خانی کے سرفراز ہی صاحب سجادہ ہی اور آثار سعادتمندی کے اوس سے ظاہر دل اوسکا تربیت پر بہت متوجہ ہی
سرو مبارک شنبہ اونیسوین کو عبد العزیز خان کو منصب دو ہزاری ذات اور ہزار سوار اور ایک ہاتھی اور ایک گھوڑا اور خلعت سے سربلند کرکے خدمت
فتح کرنے قلعہ کانگڑہ اور استیصال سورج مل پر مقرر فرمایا ترسون بہادر کو بھی اوسی خدمت پر مقرر کیا اور منصب اوسکا ایک ہزار دو سو ذات اور ساڑھے
چارسو سوار کا مقرر فرمایا اور ایک گھوڑا عنایت کرکے رخصت کیا جو کہ جاے نزول اعتماد الدولہ کی بیچ کنارے تال کے تھی اور نہایت جگہ
اچھی تھی اور اوسکی تعریف کرتے تھے موافق التماس نامبردہ کے جشن مبارک شنبہ تاریخ چھبیسوین کا اوس جگہ مرتب ہوا اور وہ رکن سلطنت ساتہ
لوازم پای انداز اور نذرانہ کے مشغول ہوا اور مجلس عالی درست کی اور مین رات کو بعد تناول طعام دولت خانہ کو تشریف لے آیا بعد مبارک شنبہ
تیسری اسفندارمذ الٰہی کو سید عبد الوہاب بارہہ کو کہ صوبہ گجرات مین خدمات خوب اوس سے ظہور مین آئین بمنصب ایک ہزاری ذات اور پانسو سوار
اور خطاب دلیر خانی سے سرفرازی بخشی بارہوین تاریخ کو بقصد شکار امان آباد کو کوچ کرکے مع اہل محل شکار مین مصروف ہو کر ستائیسوین کو طرف
دولتخانہ کے مراجعت فرمائی اتفاقاً راہ مین مالاے مروارید و لعل جو نورجہان بیگم کے گلے مین تھا ٹوٹ گیا ایک قطعہ لعل قیمتی دس ہزار روپیہ کا
اور ایک دانہ موتی قیمتی ایک ہزار روپیہ کا گر گیا اور کم شنبہ کو ہرچند قراولون نے تلاش کیا پر نہ ملا دل مین آیا کہ اس دن کا نام کم شنبہ ہی اوسکا
ملنا بھی نہایت دشوار ہی روز مبارک شنبہ کو کہ پھیر وہ نہایت سبارک ہی تھوڑی تلاش کرنے مین قراول دونون کو جنگل کے رستہ مین پاکر لائے
اور اتفاقات حسنہ سے یہ بھی ہوا کہ اسی دن مبارک کو جشن وزن قمری اور محفل بسنت کی ہوئی اور خوشخبری فتح ہونے قلعہ مؤ اور حال شکست
سورج مل سیہ بخت کا معلوم ہوا تفصیل اس اجمال کی یہ ہی کہ جب راجہ بکرماجیت ہمراہ فوج منصور کے وہان پہونچا سورج مل برگشتہ تقدیر نے
چاہا کہ کئی دن ہرزہ درائی مین گذارے مشار الیہ نے کہ واقف تھا اوسکے کہنے کو نہ مانکر قدم جرات اور دلیری کے آگے بڑھائے اور اوس
مخذول العاقبت سے کوئی تدبیر نہ بن آئی نہ لڑائی مین ٹھہرا نہ قلعہ کا بند و بست کیا تھوڑی سی مار پیٹ مین بہت آدمی قتل ہوے اور خود بھاگ
گیا اور قلعہ مؤ اور شہر کہ قوت بازو اوس برگشتہ بخت کا تھا بے محنت و مشقت مفتوح ہوا اور ملک جو باپ دادا کے وقت سے اوسکے تصرف
مین تھا پامال عساکر اقبال کا ہوا اور وہ برگشتہ جنگل گمراہی اور خواری کا بحال خراب ٹیلون مین جاکر چھپ گیا راجہ بکرماجیت نے اوسکے ملک
کو پیچھے چھوڑکر اوسکا تعاقب ساتھ فوج قاہرہ کے کیا جب یہ حال اوسکا سنا عوض اس خدمت شایستہ کے راجہ بکرماجیت کو نقارہ دیا اور ایک
فرمان قضا جریان جاری ہوا کہ قلعہ اوسکا اور عمارتین کہ بنائی ہوئین اوسکی یا اوسکے باپ کی ہون جڑ سے گرادی جاوین کچھ نشان نہ رہے یاد رہے
اور نادرات سے یہ ہی کہ سورج مل برگشتہ بخت ایک بھائی رکھتا تھا جگت سنگہ نام جب اوسکو ساتھ خطاب راجگی اور مرتبہ امارت کے سرفراز کیا

اور ملک رانا راو کا اور سامان اور حشم اور خدم سب شریک و سہیم نامبردہ کو دیا واسطے رعایت خاطر اوسکی کے جگت سنگہ کو کہ اوسکے ساتھ
موافقت نہ رکھتا تھا سینے منصب کم تجویز فرماکر صوبہ بنگالہ کو بھیجا تھا وہ بیچارہ وطن سے دور غربت اور خواری مین گذرانکر کے استفار لطیفہ غیبی
کا تھا یہان تک کہ اوسکے نصیب مین ایسا ہی منصوبہ تھا اور اوس بے سعادت نے بسولا اپنے پاؤن پر مارا جگت سنگہ کو جلدی سے درگاہ مین بلاکر
خطاب راجگی اور منصب ایک ہزاری بذات اور پانسو سوار سے سرفراز کرکے بیس ہزار روپے مدد خرچ خزانہ عامرہ سے عنایت ہوا اور کھپوہ
مرصع اور خلعت اور گھوڑا اور ایک ہاتھی مرحمت فرماکر پاس راجہ بکرماجیت کے بھیجا اور فرمان گیتی مطاع نے شرف صدور پایا کہ اگر مشار الیہ
برہنمونی طالع مصدر خدمات شایستہ کا ہو اور دولت خواہی اوس سے ظہور مین آئے تو دخل و تصرف اوسکا اوس ملک مین کرا دیوے
جو تعریف باغ نور منزل اور اون عمارات کی کہ بہت نازک بنی تھین دو مرتبہ سینے سنی دو شنبہ کو باغ دوستان سرای مین جاکر منزل
کی اور سہ شنبہ کو اوس باغ مین بعیش و فراغت گذار کر شب کم شنبہ کو باغ نور منزل مین آیا اور یہ باغ تین سو اور تیس جریب کا گز آلہی
سے ہے اور چوگرد اوسکے ایک دیوار پختہ بلند اینٹون اور چونے کی نہایت مضبوط اور باغ مین عمارات عالی اور نشیمن گاہ مکلف اور حوض
پاکیزہ اور باہر دروازہ کے ایک بڑا کوان بنا ہوا ہے کہ تینتیس جوڑی بیل برابر پانی کھینچتے ہین اور ایک شاہ نہر درمیان باغ کے جاری ہوکر
حوضون مین گرتی ہے اور سوا اسکے اور بھی کنوے ہین کہ پانی اونکا حوضون اور باغون مین تقسیم ہوتا ہے اور قسم قسم کے فوارے اور آبشار
بنوا سکے اور ایک تالاب درمیان باغ کے واقع ہے کہ آب باران سے پر ہو جاتا ہے اور جو کبھی سخت گرمی مین پانی اوسکا کم ہو کنوؤن کے پانی
سے مدد پہونچاتے ہین کہ ہمیشہ لبریز رہے قریب ڈیڑہ لاکھ روپیہ کے اب تک صرف مین آئے اور اب تک ناتمام ہین اور روپیہ واسطے
بنانے کیاریون اور لگانے درختون کے صرف ہوگا اور یہ بات ٹھہری ہے کہ باغ کو درمیان سے کھودکر راہ آمد و رفت پانی کی اسطرح مضبوط کرین کہ ہمیشہ پانی
بھرا رہے اور کہین سے نہ نکلے یقین ہے کہ قریب دو لاکھ روپیہ کے صرف مین مرتب و آراستہ ہو جاوے روز مبارک شنبہ چوبیسوین کو خواجہ جہان
نذرانہ لایا جواہر و مرصع آلات و اقمشہ اور ہاتھی اور گھوڑا اور ڈیڑہ لاکھ روپیہ انتخاب کیا اور باقی تمام مشار الیہ کو دیا روز شنبہ تک اوسی باغ
مین خوشی سے آرام کرکے شب یکشنبہ تاریخ ستائیسوین کو فتح پور مین آیا اور حکم دیا کہ امرا موافق قانون ہر سال کے دولت خانے کی آئین بندی
کرین دو شنبہ کو کچھ آشوب اپنی آنکھ مین پایا جو کہ غلبہ خون سے تھا سینے فی الفور علی اکبر جراح کو حکم دیا کہ فصد کھولے دوسرے دن نفع اوسکا ظاہر
ہوا ہزار روپیہ اوسکو دیا سہ شنبہ کو مقرب خان وطن سے آیا اور دولت ملازمت حاصل کی اور مراحم خسروانہ سے سرفراز ہوا +

چودھوان جشن نوروز مبارک کا

صبح مبارک شنبہ چوتھی ربیع الاول سنہ ۱۰۲۸ ہجری کو نیر اعظم برج حمل مین آیا اور چودھوان سال جلوس اس نیازمند کا مبارکی اور فرخی سے شروع
ہوا اور روز مبارک شنبہ غرہ نوروز کو فرزند اقبال مند شاہجہان نے جشن عالی ترتیب کرکے منتخب تحفے زمانے کے اور نفائس اور نوادر ہر ولایت کے
برسم نذرانہ گذرانے اون سب مین سے ایک یاقوت وزنی بائیس رتی کا خوش رنگ اور آبدار تھا کہ موافق تشخیص جوہریون کے چالیس ہزار روپیہ
قیمت کا ہوا اور ایک لعل قطبی وزنی چھ ٹانک نہایت نفیس یہ بھی چالیس ہزار روپیہ کا ہوا اور چھ دانے موتیون کے کہ ایک اون مین
سے وزنی ایک ٹانک اور آٹھ رتی کا ہے اوس فرزند کے وکیلون نے گجرات مین پچیس ہزار روپیہ کو خریدا تھا اور پانچ دانے سوا اوسکے قیمتی
تینتیس ۳۳ ہزار روپیہ کے اور ایک قطعہ ہیرا کہ اٹھارہ ہزار روپیہ قیمت اوسکی ہے اور ایسے ہی پردلہ مرصع کار مع قبضہ شمشیر کہ زرگر خانہ فرزند مین
طیار ہوا ہے اور اکثر جواہر اوس مین جمیل کر بٹھائے ہین اور اوس فرزند نے تصرف طبعی سے اوسکی طیاری مین نہایت دقت کی تھی پچاس ہزار
روپیہ قیمت اوسکی ٹھہری اور اس قسم کے تصرفات طبعی کی خاصیت اوسی فرزند کی ہے کہ اب تک یہ طرز کسی کے ذہن مین نہ آئی تھی اور

بے تکلف خوب بنا ہی ایک جوڑی نقارہ مرصع نواز کو طلاسے بنواکر باقی تمام گورکہ او نقارے اور کرنا اور شہنائی وغیرہ جو کچھ لازمہ نقارخانہ
شاہان ذی شوکت کا ہوتا ہی سکو چاندی سے طیار کراکے بساعت مبارک تخت مراد پر جلوس کیا نقارے بجائے گئے کل سامان پینسٹھ ہزار
روپیہ مین طیار ہوا اور دوسرا تخت طلائی سواری ہاتھی کا کہ اہل زمانہ اوسکو ہودہ کہتے ہین تیس ہزار روپیہ مین طیار ہوا اور دو ہاتھی کلان مع
پانچ زنجیر تلائر کے بابت پیشکش قطب الملک حاکم گولکنڈہ کے آئے اول ہاتھی جو داد الٰہی نام رکھتا تھا کہ نوروز کے دن داخل فیلخانہ خاصہ کا ہوا
اور مینے اوسکا نور نوروز نام رکھا حقیقت مین یہ ہاتھی نہایت بلند باشکوہ ہی کہ مثل نہین رکھتا جو نظر مین اچھا معلوم ہوا مین نے خود سوار ہوکر
صحن دولت خانہ مین پھرایا قیمت اس ہاتھی کی اسی ہزار روپیہ مقرر ہوئی اور قیمت اور ہاتھیون کی بیس ہزار روپیہ ٹھہری اور سامان طلائی مع
زنجیر وغیرہ کہ واسطے نور نوروز کے اوس فرزند نے بنوایا تھا تیس ہزار روپیہ کا تھا اور ہاتھی دوسرا مع سامان چاندی کے گذرانا اور دس ہزار
روپیہ سوا اسکے جواہر متفرقہ سے انتخاب کیے گئے اور پوشاک نفیس و نوادر گجراتی ہے کہ اوس فرزند نے بنواکر بھیجے تھے اگر تفصیل حال اونکا
لکھا جاوے طول ہوتا ہی القصہ تمام نذرانہ اوسکا ساڑھے چار لاکھ روپیہ کا ہوا امید کہ وہ عمر و دولت سے برخوردار ہو دوسرے دنا
شجاعت خان عرب اور نورالدین قلی کوتوال نے نذرانہ گذرانا تیسرے کو داراب خان پسر خانخانان نے اور چوتھی کو خان جہان نے التماس
ضیافت کا کیا اوسکے نذرانے مین سے ایک موتی خریدہ بیس ہزار روپیہ کا مع اور نفائس کے کہ کل قیمتی ایک لاکھ تیس ہزار روپیہ کا ہوا
قبول کیا اور باقی اوسیکو بخشدیا پانچوین کو راجہ کشنداس اور حاکم خان نے چھٹی کو سردار خان نے ساتوین کو مصطفے اور امانت خان نے
نذرانہ گذرانا ہر ایک مین سے تھوڑا سا واسطے سرفرازی اونکی کے قبول کیا گیا آٹھوین کو مدار الملک اعتماد الدولہ نے اپنی منزل مین جشن ملوکانہ
آراستہ کرکے التماس ضیافت کا کیا بقبول التماس اوسکے کے مرتبہ اوسکا زیادہ کیا ہی آئینہ آرائش محفل اور افزائش پیشکش مین نہایت
مبالغہ اور تکلف کیا تھا کو حیاں پیش نظر اور چوگرد تال کے جہان تک کہ نظر کام کرتی تھی ساتھ اقسام چراغون اور فانوسون قسم قسم کے
سجے تھے اور آصف ارکان السلطنت کے نذرانے مین سے ایک تخت ہی چاندی اور سونے کا نہایت مکلف پایہ اوسکے مانند شکل شیر کے گویا
کہ شیرون نے تخت کو اوٹھا رکھا ہے تین برس مین طیار کروایا تھا اور ساڑھے چار لاکھ روپیہ مین طیار ہوا اور اس تخت کو ایک ہنرمند
فرنگی نے بنایا تھا کہ فن زرگری اور حکاکی اور اور فنون مین ثانی نہین رکھتا ہی نہایت اچھا بنایا ہی مینے اوسکو ہنرمند خطاب دیا اور سوا اس نذرانے
کے کہ میرے واسطے لایا موازی ایک لاکھ روپیہ کے مع آلات واقمشہ بیگمون اور اہل محل کو نذر کیے بلا مبالغہ ابتدائے دولت حضرت عرش آشیانی سے
اب تک کہ چودھوان سال عہد سلطنت اس نیازمند کا ہی کسی امرای عظام نے ایسا نذرانہ نہین گذرانا سچ ہی اوسکو دوسرون سے کیا نسبت اسی دن
اکرام خان پسر اسلام خان منصب دوہزاری ذات اور ہزار سوار سے مع اصل و اضافہ کے سربلند ہوا اور انی راے سنگدلن منصب دوہزاری ذات اور
ایکہزار چھ سو سوار سے مع اصل و اضافہ کے ممتاز ہوا نوین کو اعتبار خان نے نذرانہ گذرانا اور اسی روز خان دوران عنایت گھوڑے اور ہاتھی سے
سرفرازی پاکر بسرداری ولایت پٹنہ کو رخصت ہوا منصب اوسکا بدستور سابق چھ ہزاری ذات اور پانچہزار سوار کا مقرر ہوا دسوین کو فاضل خان
گیارھوین کو میر میران بارھوین کو اعتقاد خان تیرھوین کو تاتار خان اور انی راے سنگدلن چودھوین کو میرزا راجہ بھاؤسنگھ نے پیشکشین گذرانین
اون مین سے جو کچھ کہ نفیس تھا قبول کیا باقی اونھین کو مرحمت فرمایا روز مبارک شنبہ پندرھوین کو آصف خان نے اپنے دیرے مین کہ نہایت
جای صاف اور دلنشین تھا جشن شاہانہ آراستہ کرکے التماس ضیافت کیا ملتمس اوسکا قبول فرماکر مع اہل محل کے گیا اوس رکن السلطنت نے
اس عطیہ کو مواہب غیبی سے تصور کرکے کچھ زیادہ کرنے نذرانہ اور آرائش محفل کے بہت دقت کی جواہر بیش قیمت اور زربفت نفیس اور اقسام
تحائف سے جو کچھ پسند آیا قبول کیا باقی اوسیکو مرحمت ہوا اوسکے نذرانے مین سے ایک لعل ہی وزنی ساڑھے بارہ ٹانک کا کہ ایک لاکھ پچیس ہزار
روپیہ کو خریدا کیا تھا قیمت اوسکی پیشکش منظور شدہ کی ایک لاکھ [illegible] ہزار روپیہ ہوا اسی دن خواجہ جہان منصب پنجہزاری ذات و ڈھائی ہزار

سعادت سے سر بلند ہوا لشکر خان نے حسب الحکم آگرہ سے آکر دولت ملازمت سے سر بلندی پائی چونکہ دل مین ٹھانا تھا کہ عید گذرنے پر برسات کے موقوف ہونے
غلبا ہوا کے بفضل ایزد جل وعلا موکب اقبال واسطے سیر گلزار ہمیشہ بہار کشمیر کے روانہ ہوتا چاہیے محافظت اور نگہبانی قلعہ اور شہر آگرہ اور خزانہ کی کے
کے واسطے صبح طور سے کہ خواجہ جہان رکھتا تھا لشکر خان کو مناسب جانکر مقرر کیا امانت خان خدمت پیش کرنے تحفون کے سوارون پر مقرر ہوا ستونتیہ
کو خواجہ ابوالحسن مہر بخشی اور سترہوین کو صادق خان بخشی اور اٹھارہوین کو ارادت خان میر سامان اور انیسوین تاریخ روز جشن شرف آفتاب
کو عضد الدولہ نے نذرانہ گذرانا سب مین سے جو کچھ پسند آیا واسطے سر فرازی اونکی کے قبول کیا اس نوروز کے نذرانون کی قیمت کہ بندہ ہائے
درگاہ نے گذرانے اور قبول ہوے بیس لاکھ روپے ہوے نوروز کے روز فرزند سعادتمند شاہزادہ پرویز کو منصب بیس ہزاری ذات اور دس ہزار
سوار کا مع اصل و اضافہ مرحمت فرمایا اعتماد الدولہ نے منصب سات ہزاری ذات و سوار سے بزرگی اختصاص کی پائی عضد الدولہ کو خدمت
اتالیقی قرۃ العین شاہ شجاع کی اختیار بخشا امید کہ یہ فرزند عمر طبعی کو پہونچے اور اہل سعادت و اقبال سے ہو قاسم خان نے منصب ڈیڑھ ہزار ذاتی
اور پانسو سوار سے اور باقی خان نے منصب ہزاری ذات اور چار سو سوار سے سرفرازی پائی جو مہابت خان نے کہ التماس کمک کا کیا تھا
پانسو سوار احدی بیچ صوبہ بنگش پر تعین فرمانے اور عزت خان کو کہ اوس صوبہ مین مصدر خدمات شایستہ کا ہوا تھا ایک ہاتھی اور ایک
گھوڑا اور کھپوہ مرصع مرحمت کیا ان دنون عبد الستار نے ایک مجموعہ قلمی خط خاص حضرت جنت آشیانی کا جس مین مقدمہ علم نجوم اور امور عزیزہ
کے کہ اکثر وہ عالمین آزمودہ تحریر تھین بطور پیشکش کے گذرانا بعد زیارت کرنے خط مبارک کے ایسا خوش ہوا کہ کبھی ہوا تھا بخدا کہ کوئی تحفہ
نزدیک میرے برابر اوسکے نہین ہوسکتا عوض مین اس خدمت کے منصب اوسکا کہ جو اوسکے قیاس سے بھی باہر تھا زیادہ کرکے ہزار روپیہ
انعام مین دیے ہنرمند فرنگی کو جسنے تخت مرصع بنایا تھا انعام مین تین ہزار درب اور گھوڑا اور ہاتھی عنایت ہوا خواجہ خاوند محمود کو کہ سالک
طریق بزرگون کا ہی اور خالی درویشی او نہین سے نہین ہزار روپیہ لطف فرمایا لشکر خان کو منصب تین ہزاری ذات و دو ہزار سوار سے اور معمور خان
کو منصب نوصدی ذات اور ساڑھے چار سو سوار اور خواجگی طاہر کو آٹھ صدی ذات و تین سو سوار اور سید احمد قادری کو آٹھ صدی ذات
اور ساٹھ سوار سے عزت بخشی راجہ سارنگ دیو کو منصب سات صدی ذات اور تیس سوار کا بخشا میر خلیل اللہ پسر عضد الدولہ کو منصب چھ صدی
ذات اور ڈھائی سوار کا بخشا اور فیروز خان خواجہ سرا کو منصب چھ سو ذاتی اور ڈیڑھ سو سوار اور محمد خان کو منصب پانسو پچاس ذاتی اور ایک سو تیس سوار اور
محرم خان کو پانسو ذات اور ایک سو بیس سوار اور عزت خان کو چھ سو ذات اور ایک سو سوار اور رائے نیوالی داس مشرف فیلخانہ کو چھ صدی ذات
اور ایک سو بیس سوار اور رائے مانیداس داروغہ محل کو ۲ سو ذاتی اور ایک سو سوار سے سرفرازی بخشی نتھ مل اور جگمل پسران کشن سنگھ کو
بمنصب پانچسو ذات اور دو سو پچیس سوار کے امتیاز پایا اگر اضافہ منصب داری اون لوگون کا کہ پانسو سے کم ہی لکھا جاوے تو طول کلام
ہوتا ہی خضر خان تعینہ خاندیس کو دو ہزار روپیہ انعام دیا کم شنبہ اکیسوین کو مین بقصد شکار متوجہ امان آباد کا ہوا چند روز پہلے حسب الحکم خواجہ جہان
اور قیام خان قراول باشی نے واسطے شکار قمرغہ کے ایک وسیع میدان دیکھہ کر جو گرد اوسکے قناتین کھڑی کردین کہ بہت سے ہرن جنگل سے
اندر قناتون کے لائے تھے جو مینے عہد کرلیا ہی کہ اب کسی جانور کو اپنے ہاتھ سے آزار نہ دونگا دل مین آیا کہ سبھون کو زندہ پکڑوا کر درمیان چوگان
فتحپور کے چھوڑوا دون کہ ذوق شکار کا بھی پا تار ہون اور اونکو بھی کچھ صدمہ و آزار نہ پونہچے اسواسطے سات سو ہرن حضور مین پکڑوا کر فتحپور
کو بھیجے گئے جو ساعت آنے دار الخلافت کی نزدیک تھی رہے ان خدمتی کو حکم دیا کہ شکار گاہ سے تا میدان فتحپور دو طرفہ ٹاٹون کو جیسے کے
قناتین کھڑی کردین اور ہرنون کو وہان سے ہانک کر اوس میدان مین لاوین قریب آٹھ سو ہرن کے اسی طرح سے بھیجے گئے کہ تمام و زندہ
ہرن پہونچے شب کم شنبہ اٹھائیسوین تاریخ امان آباد سے کوچ کرکے بوستان سرائے مین منزل کی اور وہان سے شب مبارک سہ شنبہ اونتیسوین کو
نور منزل مین نزول اقبال کا اتفاق ہوا روز جمعہ تیسوین کو والدہ شاہجہان نے دنیا سے رحلت کی دوسرے دن خود اوس فرزند کے مکان پہ

جاکر بانواع دلنوازی اور دلجوئی کے اوسکو اپنے ہمراہ دولت خانہ مین لایا آخر روز یکشنبہ غرہ اردی بہشت ماہ الٰہی کو بیچ ساعت سعادت قرین کے
کہ نجومیون اور اختر شناسون نے بہتر بتائے تھے ہاتھی خاص دلیر نام پر سوار ہوکر بہار کی و فرخی شہر مین آیا خلق کثیر مرد و زن سے کوچہ بازار
در و دیوار پر جمع ہوکر منتظر کھڑے تھے مین اپنے معمول سے اندر دولت خانہ تک روپیہ نثار کرتا ہوا گیا اوس تاریخ سے کہ موکب اقبال نے عزم سفر فرمایا تھا
آج تک کہ بسعادت و اقبال مراجعت کی پانچ برس سات مہینے نو دن ہوئے ان دنون مین فرزند سلطان پرویز کو فرمان ہوا کہ اتنی مدتون گذشتہ مین
خدمت حضور سے محروم رہا دولت زمین بوسی کی سعادت حاصل نکی اب اگر آرزومند ملازمت کا ہے بموجب حکم متوجہ درگاہ کا ہو بعد ورود فرمان کے
وہ فرزند ظہور اس امر کو مواہب غیبی سے سمجھ کر حاضر درگاہ والا کا ہوا اسی فرمان مین فقیرون اور ارباب استحقاق کو چوبیس ہزار اور سات سو چھیاسی
بیگہ اور دوگانو اور تین سو بیس گونین غلہ کی کشمیر سے اور املاک ہل زمین کابل سے مدد معاش مرحمت کی امید کہ ہمیشہ توفیق کام بخشی اور خیر سگالی کی
روزی اور نصیب ہو ان دنون از روے اخبار حال بغاوت اللہ داد پسر جلال افغان کا اس تفصیل سے معلوم ہوا کہ جب مہابت خان نے واسطے
ضبط بنگش اور استیصال افغانون کے حکم پایا تو اس گمان سے کہ شاید اوس بے سعادت سے برابر مراحم اور نوازش ہماری کے کچھ خدمت ظہور مین آوے اور
التماس کر کے اوسکو اپنے ہمراہ لیگیا تھا چونکہ سرشت ان نمک حرامون ناحق شناس کی نفاق اور بداندیشی ہے اسلیے واسطے احتیاط کے یہ بات ٹھہری
کہ وہ اپنے بیٹے اور بھائی کو درگاہ مین بھیجے تا بطریق اول کے خدمت حضور مین رہے بعد اوسکے کہ فرزند و برادر اوسکا حاضر درگاہ ہوا مین نے
واسطے اوسکی تسلی اور دلاسا کے ہر قسم کی نوازش اور مہربانیون سے سرفراز کیا لیکن جو کہ کہتے ہین ؎ گلیم بخت کسی را کہ بافتند سیاہ ٭ بآب
زمزم و کوثر سفید نتوان کرد ٭ جس تاریخ سے کہ وہ اوس سر زمین مین پونہچا آثار بے دولتی اور نمک حرامی کے اوس سے ظہور مین آنے لگے تھے مہابت خان
واسطے انتظام کار کے سررشتہ مدارات کو نہین چھوڑتا تھا ان دنون مین کہ ایک فوج ساتھ سرداری اپنے بیٹے کے مع اوس بیدولت کے
افغانون پر پونہچی تھی بسبب اوسکے نفاق کے وہ مہم خاطر خواہ انجام کو نہ پونہچی اور بے حصول مقصود کے لوٹ آئے اللہ داد نے بہانہ اس وہم سے
کہ مبادا اب کی بار مہابت خان ترک مدارات کر کے بمقام تحقیق اور بازپرس مین آکر مجکو بعوض کردار ناسزا اور میرے کے گرفتار کرے پردہ شناسائی کا
درمیان سے اوٹھا کر بغی اور نمک حرامی کو کہ اس مدت سے پوشیدہ رکھتا تھا بے اختیار ظاہر کیا جب مجھے حقیقت حال مہابت خان کی عرضی سے معلوم
ہوا حکم دیا کہ اوسکے بیٹے اور بھائی کو قلعہ گوالیار مین محبوس رکھین اتفاق سے باپ اس بیدولت کا بھی خدمت حضرت عرش آشیانی سے بھاگا تھا
اور سالہا سال رہزنی اور سرقہ مین اوقات بسر کرتا تھا یہان تک کہ اپنی سزاے کردار بد مین گرفتار ہوا امید ہے کہ یہ بے دولت بھی اپنے اعمال کی
سزا مین جلدی گرفتار ہو دن مبارک شنبہ تاریخ پانچوین کو مان سنگہ پسر راوت شنکر کہ تعینون کمک صوبہ بہار سے ہے بمنصب ہزاری ذات اور
چھ سو سوار کے سرفراز ہوا عاقل خان کو واسطے دیکھنے محال اور تحقیق جمعیت منصب داروں بنگش کے مینے ایک ہاتھی بخشکر رخصت کیا اور صابت خان کو
خنجر خاص مازندرانی دوست بیگ کے ہاتھ بھیجا آخر نذرانہ روز دوشنبہ کا واسطے محمود آب دار کے کہ زمان شاہزادگی اور ایام طفولیت سے
میرا خدمتگذار ہے انعام مقرر ہوا بیژن خویش پاینده خان مغل کو منصب سات سو ذات اور ساڑھے چار سو سوار سے سربلندی بخشی محمد حسین برادر
خواجہ جہان کو کہ خدمت بخشیگری کانگڑہ پر مقرر ہے منصب چھ سو ذات اور ساڑھے چار سو سوار کا مرحمت کیا اسی تاریخ میر تربیت خان خانہ زاد موروثی کو
بہ برکت نیت درست کے سلک امراے عظام مین انتظام رکھتا تھا راہی عالم بقا ہوا یہ سلامت رو خوانمرد عیش دوست تھا چاہتا تھا کہ
تمام عمر فراغت سے بسر ہو نغمہ ہندوستانی سے نہایت رغبت تھی اور بد نہین سمجھتا اور خود بد نہ تھا راجہ سورج سنگہ منصب دو ہزاری ذات
دو سوار سے سرفراز ہوا کرم اللہ ولد علی مردان خان بہادر اور باقر خان فوجدار ملتان اور ملک محب افغان اور مکتوب خان کو ہاتھی مرحمت ہوا
سید بایزید بخاری کو بھی کہ حراست قلعہ بھکر اور فوجداری اوس حدود کی اوسکے ذمے ہے عنایت فیل سے سرفراز کیا امان اللہ پسر
مہابت خان انعام خنجر مرصع سے ممتاز ہوا شیخ احمد ہانسوی اور شیخ عبداللطیف سنبلی اور فراست خان خواجہ سرا اور رائے کنور چند مستوفی کو

ہاتھی مرحمت کیا محمد شفیع بخشی صوبہ پنجاب کو منصب پانسو ذات و تین سو سوار کا اور مونس خان پسر مہتر خان کو کہ حراست قلعہ کالنجر کی اوسکے
ذمہ ہی منصب پانسو ذات اور ڈیڑہ سو سوار کا عنایت ہوا اس تاریخ مین خبر فوت ہونے شاہنواز خان بن سپہ سالار خان خانان کی سبب
گرانی خاطر کی ہوئی اوس وقت کہ وہ اتالیق ملازمت سے رخصت ہوتا تھا تاکید تمام سے فرمایا تھا کہ ہمنے چند بار سنا ہی کہ شاہنواز خان شیفتہ
شراب کا ہوگیا اور شراب بہت پیتا ہی اگر واقعی یہ بات سچ ہی حیف ہی اس عمر مین آپ کو ضائع کرتا ہی چاہیے کہ اوسکو اوسکی مرضی پر نچھوڑین اور
بندوبست اوسکا واجبی کرین اگر وہ خود نچھوڑے حضور مین حاضر کرنا کہ حضور مین بلواکر اوسکی اصلاح حال کا متوجہ ہون جب برہانپور مین پونہچا
شاہنواز خان کو نہایت ضعیف اور زبون حال پایا اوسکے علاج کی تدبیر کی قضا را بعد چند روز کے صاحب فراش ہوکر بستر ناتوانی پر پڑ گیا ہر چند کہ
طبیبون نے معالجہ اور تدبیرین کین ایک سودمند نہوئی عین جوانی درمیان تینتیس ۳۳ برس کی عمر مین اس جہان فانی سے عالم جاودانی کو راہی ہوا
مجکو اس خبر ناخوش سے نہایت تاسف ہوا الحق خوب خانہ زاد رشید تھا چاہتا تھا کہ اس دردولت پر مصدر خدمات شائستہ کا ہوتا اگرچہ سب کو
یہی راہ درپیش ہی اور قضای الہی سے کچھ چارہ نہین لیکن اس عمر مین مرنا گران معلوم ہوتا ہی امید کہ اہل مغفرت سے ہو راجہ سارنگدیو کہ خدمتگزاران
نزدیک اور بندہاے مزاجدان سے ہی پاس اوس اتالیق کے بھیجکر ہر قسم کی دلجوئی اور اشک شوئی کی اور منصب پنجہزاری شاہنواز خان کو اوسکے
منصب بھائیون اور بیٹون اوسکے کے زیادہ کیا داراب خان چھوٹے بھائی اوسکے کو منصب پنجہزاری ذات اور سوار اصل و اضافہ سے
سرفراز کیا اور خلعت اور ہاتھی اور گھوڑا اور شمشیر مرصع دیکر اوسکے باپ کے پاس رخصت کیا کہ اوسکو جگہ شاہنواز خان کے اوپر سرداری
صوبہ برار اور احمدنگر کے مقرر کرین رحمن داد دوسرے بھائی اوسکے کو منصب دوہزاری ذات اور آٹھ سو سوار کا دیا منوچہر بیٹے شاہنواز خان
کا منصب دوہزاری ذات اور ہزار سوار کیا طغرل ولد شاہنواز خان کا منصب ہزاری ذات اور پانسو سوار مین کیا روز مبارک شنبہ تاریخ
بارہوین کو قاسم خان خویش اعتماد الدولہ کا عنایت علم سے سربلند ہوا اسد اللہ پسر سید حاجی کو کہ بارادہ بندگی اور خدمت کے آیا تھا منصب
پانسو ذاتی اور ایک سو سوار کا مرحمت کیا صدر جہان خویش مرتضی خان مرحوم کا منصب سات سو ذات اور چھہ سو سوار اور خدمت فوجداری سنبل
سے سرفرازی پاکر بعنایت ہاتھی رخصت کیا گیا بھارت بندیلہ کو منصب چھہ سو ذات اور چار سو سوار اور ہاتھی عنایت ہوا انسنگرام راجہ جمو کو بھی
ہاتھی مرحمت ہوا احمدآباد مین دو بکرے زمار خور ہمراہ تھے اور جو مادہ سرکار مین نہ تھی کہ جفت کراتے دل مین آیا کہ بربری بکری عربستانی کے
ساتھہ جفت کراکر دیکھین کہ بچہ اوسکا کس شکل و شمائل کا پیدا ہوتا ہی القصہ سات مادہ بربری اوس سے جفت کرائین اور بعد گذرنے مدت چھہ مہینے
کے فتحپور مین ہر ایک نے ایک ایک بچہ دیا چار مادہ اور تین نر نہایت خوشتر اور خوشنما اور خوشرنگ اور خوش ترکیب جو اونمین سے کہ بکرہ نر کے
مشابہ ہی مانند سمند کے خط سیاہ پشت مین رکھتا ہی اور سرخ رنگ بھی اور دوسرے رنگون سے اچھا معلوم دیتا ہی اور بہت اصیل ہی اور
شوخیان اور خوش ادائیان اور انواع جست و خیز اوسکی اس قدر ہین کہ لکھی نہین جاتین چند دائین دیکھنے سے دل خود بخود اوسکے
تماشے مین بہت رغبت کرتا ہی اور یہ مشہور ہی کہ مصور ادای جست و خیز بزغالہ کو نہین لکھہ سکتا ہی اس جگہ صادق ہی اگر ادا سے بزغالہ سے ایک طرح
کی تصویر کھینچ سکے اور ادائین نادر اور قسم قسم کی جست و خیز اور شوخیون کے کھینچنے مین شک نہین کہ ساتھہ عجز کے اعتراف کریگا بچہ یک ماہہ
بلکہ بیس روز کا اس قدر بلند جگہ سے زمین پر جست کر جاتا ہی کہ اگر بجز بزغالہ کے اور جانور جست کرے ایک عضو بھی سلامت نرہے مجکو بہت ہی
پسند آیا فرمایا کہ ہمیشہ میرے پاس رہے اور ہر ایک کا نام علیحدہ رکھا گیا تبع کرنے بکرہ مار خور اور نر اصیل مین بہت توجہ رکھتا ہون چاہتا ہون
کہ نسل انکی بہت ہو جاوے اور لوگون مین پھیل جاوے اگر ان کے بچون کو آپس مین جفت کرائین ظن غالب ہی کہ نفیس تر بچے نکلین او خاصیت
انکی بہ نسبت اور بزغالون کے یہ ہی کہ بزغالہ پیدا ہوتی ہی جب تک کہ پستان منہ مین نہ لے اور دودھ نہ پیے چلاتا ہی اور اضطراب کرتا ہی اور
یہ اصلا آواز نہین کرتا بے پروا کھڑا رہتا ہی شاید گوشت انکا بھی بذائقہ دار ہو پہلے یہ حکم ہوا تھا کہ مقرب خان صوبہ دار بہار کا ہوکر وہان

[illegible]

جاوے مشارالیہ نے آپ کو درگاہ پر پونہچایا کہ زمین بوس کرکے متوجہ منزل مقصود کا ہو اس واسطے روز مبارک شنبہ دوسری خورداد کو ایک فیل مع تلایہ اور گھوڑا اور کھپوہ مرصع مرحمت کرکے رخصت کیا پچاس ہزار روپیہ بطور مدد خرچ مرحمت کیے اسی تاریخ مین سردار خان کو خلعت اور ہاتھی اور گھوڑا دیا اور جاگیرداری سرکار مونگیر پرگنہ ولایت بہار اور بنگالہ مین ہی رخصت کیا میر شرف وکیل قطب الملک کہ درگاہ مین حاضر تھا مرخص ہوا فرزند اقبال مند شاہجہان نے اپنے دیوان برادر افضل خان کو اوسکی رفاقت مین تعین کیا جو قطب الملک نے اظہار اخلاص کرکے دوسرے مرتبہ التماس شبیہ کی کی مشارالیہ کو موافق التماس کے تصویر اپنی مع کھپوہ مرصع اور پھول کٹارہ کے جسکی قیمت چو بیس ہزار درب اور خنجر مرصع اور گھوڑا امیر مشرف کو عنایت ہوا فاضل خان دیوان بیوتات کا منصب ہزاری ذات اور پانسو سوار سے سرفراز ہوا حکیم رکمنا تھ منصب چھ سو ذات اور ساٹھ سوار سے سرفراز ہوا جو ان دنون عرس حضرت عرش آشیانی کا تھا پانچ ہزار روپیہ حوالہ چند آدمیون معتبر کے ہوے کہ فقرا اور مستحقون کو تقسیم کردین حسن علیخان کو کہ جاگیردار سرکار مونگیر کا تھا منصب ہزاری ذات اور سوار سے سرفراز کیا اور ابراہیم خان فتح جنگ صاحب صوبہ ولایت بنگالہ کی کمک پر مقرر فرمایا اور ایک تلوار مشارالیہ کو عطا کی میرزا شرف الدین حسین کاشغری خدمت بنگش پر جان نثار ہوا ابراہیم حسین اوسکے بیٹے کا منصب ہزاری ذات اور پانسو سوار کا کیا انہی دنون ابراہیم خان نے دو منزل کشتی کہ اوس ملک کی اصطلاح مین گوشہ کہتے ہین نشیمن گاہ ایک کا طلا سے اور دوسرے کا نقرئی سے طیار کرا کے بطور نذرانے کی بھیجین نظر سے گذرین بے تکلف اپنی قسم مین اعلیٰ ہین اپنے ایک فرزند شاہجہان کو مرحمت کی روز مبارک شنبہ نوین کو سادات خان کا منصب ہزاری ذات اور ساٹھ سوار کا کیا اسی تاریخ مین عضد الدولہ اور شجاعت خان پرگنہ جاگیر اپنی کو رخصت ہوے روز مبارک شنبہ کو آصف خان کو کھپوہ مع پھول کٹارہ عنایت ہوا جو فرزند سعادتمند سلطان پرویز متوجہ درگاہ والا کا ہوا اور التماس خلعت نادری خاصہ کا کیا کہ روز ملازمت کے پہنکر سعادت زمین بوسی کی پاوے موافق التماس اوسکے خلعت نادری اور چیرہ اور فوطہ خاصہ حوالے شریف وکیل اوسکے کے کیا کہ اوسکے پاس بھیجدے روز مبارک شنبہ تیئسوین ۲۳ کو میرزا والی برادر پھوپھی زاد میرے سنکر موافق حکم کے صوبہ دکن سے آکر دولت آستان بوسی کی پائی باپ اوسکا خواجہ حسن خالدار خواجہ زادگان نقشبندی سے ہی چچا میرے میرزا محمد حکیم نے ہمشیرہ اپنی خواجہ سے منسوب کی تھی تعریف خواجہ کے آدمیون سے بہت سنی جاتی ہی حسب نسب اچھا رکھتا تھا اور ہمیشہ بندوبست سرکار میرزا محمد حکیم عموی میرے کا قبضہ خواجہ مین تھا اور وہ رعایت خاطر خواجہ کی نہایت فرماتے تھے بعد فوت ہونے میرزا کے اون سے دو لڑکے رہے میرزا بدیع الزمان اور میرزا والی میرزا بدیع الزمان بعد مرنے اپنے پدر کے بھاگ کر ماوراءالنہر مین جاکر مرگیا اور میرزا والی مع بیگم درگاہ مین آیا حضرت عرش آشیانی رعایت خاطر بیگم کی بدرجہ تمام رکھتے تھے میرزا بھی جوان سنجیدہ صاحب وقار ہی خالی معقولیت اور فہمیدگی سے نہین علم موسیقی خوب جانتا ہی ان دنون دل مین آیا کہ لڑکی شاہزادہ دانیال کی میرزا مذکور سے منسوب کیجاوے اور صبیہ والا نے میرزا کا سہی تھا یہ لڑکی قلیچ محمد خان کی بیٹی سے ہی یقین ہی کہ رضا جوئی اور خدمت گزاری کہ وسیلہ سعادتمندی کا ہی نصیب اور روزی ہو اسی تاریخ سربلند رائے کو کہ خدمت صوبہ دکن پر تعین ہی منصب ڈھائی ہزاری ذات اور ڈھائی ہزار سوار سے معزز کیا ان دنون معلوم ہوا کہ شیخ احمد نامی ایک شخص نے جال فریب اور مکر کا سرہند مین بچھاکر بہت سے ظاہر پرستون اور سادہ لوحون کو صید اپنا کر رکھا ہی اور ہر شہر و ولایت مین ایک آدمی مریدون مین سے کہ قاعدہ دکان آرائی اور معرفت فروشی اور مردم فریبی کا اورون سے بہتر جانتا ہو خلیفہ نام رکھکر بھیجا ہی اور مزخرفات کہ اپنے مریدون اور معتقدون کو لکھے اوسکی ایک کتاب بناکر مکتوبات نام رکھا اور اوس مجموعہ مہملات مین بے فائدہ باتین لکھین کہ ساتھ کفر اور زندیقی کے پونہچاوین اون سب مین سے ایک مکتوب مین لکھا ہی کہ اثناے سلوک مین گذر میرا مقام ذی النورین مین ہوا ایک مقام دیکھا نہایت عالی اور خوب صفا وہان سے گذر کر مقام فاروق مین پونہچا اور مقام فاروق سے مقام صدیق کو مینے عبور کیا اور ہر ایک کی تعریف لائق اوسکے لکھی

اور اوس جگہ سے مقام محبوبیت مین پونہچا ایسا مقام دیکھا نہایت نورانی اور رنگین مینے آپ کو انواع نوروں اور رنگوں سے منعکس پایا یعنی
استغفر اللہ مین مقام خلفا سے گذرکر عالم تبت کو آیا اور اور گستاخیان کین کہ لکھنا اونکا طول ہے اور ادب سے دور بھی اس واسطے مینے حکم کیا
کہ درگاہ عالی مین حاضر کرین موافق حکم کے ملازمت مین حاضر کیا اور جس بات کو کہ مینے دریافت کیا جواب معقول دینا نہ آیا اور باوصف کمی
عقل و دانش کے پر غرور اور متکبر اور خود پسند معلوم ہوا اصلاح اوسکے مینے اس مین دیکھی کہ چندروز قیدخانہ ادب مین مقید رہے تو شورش
مزاج اور آشفتگی دماغ اوسکی کی اصلاح ہوجاوے اور گمراہ ہونا عوام کا بھی کم ہووے ناچار انی رای سنگدلن کے حوالے کیا کہ قلعہ گوالیار
مین قید رکھے پچیسوین کو فرزند ارجمند شاہزادہ سلطان پرویز الہ آباد سے آیا اور کورنش آستان خدمت سے جبین اخلاص کو نورانی کیا بعد
اداکرنے مراسم زمین بوسی کے نوازش بیکران سے مخصوص ہوکر حکم مینے بیٹھنے کا فرمایا دو ہزار اشرفی اور دو ہزار روپیہ بطور نذر اور ایک ہیرا
برسم پیشکش وقت ملازمت کے گذرانا جو ہاتھی اوسکے اوس وقت تک نہین پونہچے تھے دوسرے وقت نظر سے گذرینگے راجہ کلیان زمیندار
رتنھنبور کو کہ اوس فرزند نے موافق حکم کے ایک فوج اوسپر بھیجی تھی اسی ہاتھی اور ایک لاکھ روپیہ پیشکش لیکر اپنے ہمراہ درگاہ گیتی پناہ مین لایا
دولت آستان بوسی سے مشرف کیا وزیرخان دیوان فرزند مذکور کا کہ قدیم بندگان درگاہ سے ہے سعادت کورنش سے سرفراز ہوا اور اٹھارہ
ہاتھی نر و مادہ نذر گذرانے نو ہاتھی مقبول ہوے اور باقی اوسکو دیے جب مروت خان بیٹا افتخار خان خانہ زاد اور تربیت یافتہ درگاہ نواح
بنگالہ مین طائفہ تگمہ سے لڑکر جان نثار ہو علیہ الرحمہ یار بھائی اوسکا منصب ہزاری ذات اور پانسو سوار سے سرفراز ہوا اور دوسرا بھائی اوسکا منصب
چار سو ذات اور سوار سے ممتاز ہوا تا کہ متعلق اوسکے پریشان نہون روز دوشنبہ تیسری تاریخ تیر ماہ الٰہی کو گرد نواح شہر مین چار کالے ہرن
اور ایک دہ اور ایک غزالہ شکار ہوا جو آگے منزل فرزند سعادت مند سلطان پرویز کے سے اتفاق عبور کا ہوا دو ہاتھی بڑے دانت والے
مع تلائر برسم پیشکش اوسنے گذرانے دونون ہاتھی فیلان خاصہ مین داخل ہوے روز مبارک شنبہ تاریخ تیرہوین کو سید حسن ایلچی برادر ف پہنچنا ایلچی ایران کا
شاہ عباس فرمانروا ایران کا آستان بوس سعادت ہوا اور خط برادر موصوف کا مع پیالون بلور کے کہ لعل اونکے سرپوش پر جڑے
ہوے تھے گذرانا جو نہایت محبت و خلوص کے باعث تمامی محبت کا ہوا آن دونون فدائی خان منصب ہزاری ذات اور پانسو سوار سے
سربلند ہوا نصر اللہ بیٹا فتح اللہ کا کہ حراست قلعہ آنبر کی اوسکے ذمے ہے منصب اوسکا ڈیڑہ ہزاری ذات اور چارسو سوار مقرر ہوا روز مبارک شنبہ
تاریخ بیسوین کو امان اللہ پسر مہابت خان کا منصب ڈیڑہ ہزار ذات اور آٹھہ سو سوار کا مقرر ہوا وزیرخان کو خدمت دیوانی صوبہ بنگالہ کی دیکر
گھوڑا اور خلعت اور تلوار مرصع مرحمت کی میر حسام الدین اور زبردست خان کو ہاتھی مرحمت ہوا اسی تاریخ حافظ حسن نوکر خان عالم مع مکتوب
مرغوب برادر شاہ عباس اور عرضی اوس رکن السلطنت کے درگاہ مین آیا اور خنجر قبضہ دندان ماہی کا جوہردار سیاہ ابلق کہ برادر موصوف نے
خان عالم کو دیا تھا اور وہ نہایت نادر تھا اوسنے درگاہ مین بھیجا بہت پسند آیا حقیقت مین تحفہ ہے نادر اب تک ایسا دستہ ابلق دیکھا نہین مجکو
بہت اچھا معلوم ہوا روز مبارک شنبہ تاریخ ستائیسوین کو میرزا والی کا منصب دو ہزاری ذات اور ہزار سوار کا مقرر کیا چوبیسوین کو ہزار درب
بوجہ انعام سید حسن ایلچی کو عنایت ہوے عبداللہ خان بہادر فیروز جنگ کو ہاتھی مرحمت کیا روز مبارک شنبہ دوسری مرداد کو اعتبار خان کو
گھوڑا عنایت ہوا عاقل خان منصب ہزاری ذات اور آٹھہ سو سوار سے سرفراز ہوا شب پنجشنبہ چوتھی مطابق پندرہوین شب شعبان کو جشن
شب برات کا ہوا موافق حکم کے لب دریا پر کشتیون کو قسم قسم کے چراغون اور آتشبازی سے بھرکر آگے لائے البتہ ایسے چراغ مرتب تھے کہ نہایت
اچھے معلوم ہوے بہت دیر تک مین اوسکی سیر مین محظوظ رہا روز شنبہ کو میرن بن نادعلی میدانی کہ خانہ زادان قابل تربیت سے ہے منصب اوسکا
سات سو ذات اور پانسو سوار کا کیا خواجہ زین الدین کو منصب سات سو ذات اور تین سو سوار کا مرحمت کیا خواجہ محسن کا منصب سات سو ذات اور
ایکسو سوار کا ہوا روز مبارک نوین کو بقصد شکار سمونگر مین جاکر اوس صحرا سے دلکشا مین سیر و شکار کرکے تیرہوین ۱۳ کو دولتخانے مین تشریف لائے

روز مبارک شنبہ سولھوین کو پوتا شیخ ابوالفضل کا منصب سات سو ذات اور ساڑھے تین سو سوار سے سرفراز ہوا اوس روز سیر باغ گل افشان کی کہ لب آب جمنا پر واقع ہی درمیان رستہ کے خوب بینہ برسا اور چمن کو از سر نو طراوت اور نضارت بخشی انناس یک رہے تھے سیر کامل کی عمارتون سے کہ اوپر کنارے دریا کے بنی ہوئی تھین جس قدر کہ نظر کام کرتی تھی سوا سبزہ اور پانی روان کے کچھ نظر مین معلوم نہین ہوتا تھا یہ ابیات انوری کی مناسب مقام ہین ؏ روز عیش و طرب بستان ست + روز بازار گل و ریحان ست + تودہ خاک عنبر آمیز ست + دامن باد گلاب افشان است + از ملاقات صبا روے غدیر + راست چون آزدہ سوہان ست + جو باغ مذکور بیچ ذمہ تربیت خواجہ جہان کے ہی پارچہ زربفت نئے طرح کے کہ ان دنون مین اوسکے واسطے عراق سے لائے تھے برسم پیشکش گذرانے جو کچھ پسند آیا لیکر باقی اوسیکو مرحمت ہوا باغ خوب آراستہ کیا تھا منصب اوسکا مع اصل و اضافہ پنجہزاری ذات اور تین ہزار سوار کا کیا گیا اتفاقات عجیبہ سے یہ ہی کہ خان عالم کے ساتھ خنجر قبضہ دندان ابلق جو ہر دا عیاہو میرے برادر کامگار عالی مقدار شاہ عباس کا کہ مجھکو بھیجا تھا میرا دل اس قدر مائل دندان ابلق کا ہوا کہ چند آدمی ہوشیار کو تلاش کرنیکے واسطے طرف ایران اور توران کے بھیجا اور کہدیا کہ خوب تلاش کرکے جس جگہ جسکے پاس جس طرح جس قیمت کو ملے حاصل کرنے مین تقصیر نکرین اور بہت سے بندہ ہاے مزاجدان اور امراے ذیشان ہمیشہ اوسکی تلاش مین رہنے لگے اتفاق سے اسی شہر مین ایک مردم اجنبی بے وقوف نے دندان ابلق نہایت لطیف و نفیس تھوڑی سی قیمت کو بازار سے خرید کیا تھا اور یہ جانتا تھا کہ شاید آگ مین گر کر سیاہ ہوگیا ہی بعد ایک مدت کے ایک نجار کو نجاران فرزند ارجمند شاہجہان سے دیا اور کہا کہ اس دندان کو اوپر سے ریت کر ایسا کردے کہ داغ سیاہی اور اثر سوختگی کا نرہے اور یہ نہین جانتا تھا کہ سیاہی نے قدر و قیمت سفیدی کی بڑہائی ہی اور اس خال و خط سے مشاطہ تقدیر نے پیرایہ جمال اوسکے کا بنایا ہی اوس نجار نے فی الفور داروغہ کارخانہ کو یہ خوشخبری سنائی کہ ایسی جنس کمیاب و نادر کہ ایک خلق اوسکی تلاش مین سرگردان ہی اور دور دور لوگ گئے ہین یہان مفت ایک مرد بے وقوف کے ہاتھہ لگی کہ وہ قیمت و قدر اوس گوہر نایاب کی کچھہ نہین جانتا ہی سہل اور آسانی سے آسکتا ہی مشارالیہ نے اوسکے ساتھہ جاکر اوسکو لیکر دوسرے دن اوس فرزند کی خدمت مین لایا جو فرزند شاہجہان ملازمت مین آیا اول اظہار نہایت شگفتگی کا کیا جب دماغ نشہ بادہ سے آراستہ ہوا ملاحظہ مین گذرا اگرچہ مجھکو نہایت خوش وقت کیا مصرعہ ای وقت تو خوش کہ وقت ما خوش کردی + اتنی دعائین خیر بیٹے اوسکے حق مین کین کہ اگر سو مین سے ایک مقبول ہو واسطے برخورداری دین و دنیا کے اوسکو کافی ہی اسی تاریخ ہلیم خان نے کہ ایک نوکرون عمدہ عادل خان سے ہی اگر ملازمت خاص کی جواز دے اخلاص کے بندگی اختیار کی تھی ساتھہ مراحم بیدریغ کے اختصاص بخشکی خلعت اور اسپ اور شمشیر اور دس ہزار درب انعام ہوا اور منصب ہزاری ذات اور پانسو سوار کا مرحمت کیا ان دنون مین عرضی خان دوران پونہچی لکھا تھا کہ آپ نے کمال مرحمت اور قدردانی سے بوڑہے غلام اپنے کو باوجود کہن سالی اور ضعف بینائی کے حکومت ملک ٹھٹھہ پر سرفراز کیا تھا اب جو یہ ضعیف نہایت نحیف اور ایسا پیر منحنی ہوگیا ہی کہ قوت تردد اور سواری کی نہین پاتا ہی لہذا امیدوار ہون کہ سپہ گری سے معاف کرکے سلک لشکر دعا مین انتظام بخشین حسب التماس اوسکے حکم ہوا کہ دیوانیان عظام پرگنہ خوشاب کو کہ بیس لاکھہ دام جمع اصلی اوسکی ہی اور مدتون سے جاگیر تنخواہ مشارالیہ کی ہی اور نہایت آباد اور مزروع ہی واسطے مدد خرچ مشارالیہ کے مقرر کرکے آسودہ در مرفہ الحال اوقات بسر کرے اور اوسکے بڑے بیٹے شاہ محمد کا منصب ہزاری ذات اور پچاس سوار کا کیا اور دوسرے لڑکے یعقوب بیگ کا منصب سات سو ذات اور ساڑھے تین سو سوار کا مقرر کیا تیسرے اسد بیگ کا منصب تین سو ذات اور پچاس سوار کا کیا روز شنبہ غرہ شہریور کو واسطے اتالیق جان سپار خان خانان سپہ سالار اور امراے عظام کے کہ خدمت صوبہ دکن پر مقرر ہین بیٹے خلعت بارانی ہمراہ یزدانی کے بھیجا جو قصد سیر گلزار ہمیشہ بہار کشمیر کا دل مین ہی نورالدین قلی رخصت ہوا کہ نشیب و فراز رستہ کو حتے الامکان صاف کرے اس طرح سے کہ

عبور چارپایون باربردار کا گھاٹیون دشوار گذار سے بآسانی ہوجاے اور آدمی محنت اور سختی نہ اوٹھا وین اور بہت آدمی سنگ تراشون وغیرہ کے
ہمراہ اوسکے گئے اور ایک ہاتھی مشارالیہ کو عنایت ہوا شب مبارک شنبہ تاریخ تیرہوین کو باغ نور منزل مین جاکر سولوین تک اوس گلشن مین
قیام کیا راجہ بکرماجیت بھگیا قلعہ ماندو پور سے کہ وطن اوسکا ہے آیا اور سعادت آستان بوسی کی پائی ایک ہاتھی اور ایک کلغی مرصع برسم پیشکش گذرانے
مقصود خان منصب ہزاری ذات اور ایک سو تیس سوار سے سرفراز ہوا روز مبارک شنبہ بیسوین کو فرزند پرویز نے دو ہاتھی نذر گذرانے اور داسطے
داخل ہونے حلقہ خاصہ کے حکم ہوا چوبیسوین کو دولت خانہ حضرت مریم الزمانی مین جشن وزن شمسی کا آراستہ ہوا سال اکاون کا بابا شمسی ہمیشون کی
کے بہتر شروع ہوا امید کہ مدت حیات مرضیات ایزدی مین مصروف ہو سید جلال بن سید محمد اور پوتے شاہ عالم بخاری کو کہ مجمل احوال اوسکے
درمیان وقائع سفر گجرات کے لکھے گئے رخصت جانیکی دیکر مادہ فیل واسطے سواری کے مع خرچ راہ عنایت کی شب یکشنبہ بیسوین مطابق
چودہوین ماہ شوال کی کہ بدر کامل تھا درمیان عمارات باغ واقع کنارہ باغ جمنا پر جشن ماہتابی مرتب کیا اور محفل پسندیدہ ہوئی پہلے تاریخ ماہ الہی کو
دندان ابلق جوہر دار سے کہ فرزند شاہجہان نے نذر کیا تھا مینے حکم دیا کہ باندازہ دو قبضون خنجر اور ایک شصت کے اوس مین سے کاٹین
نہایت خوشرنگ اور نادر ہوے اوستاد پورن اور کلیان کو کہ فن خاتم بندی مین نظیر اپنا نہین رکھتے ہین حکم دیا کہ قبضہ خنجر کا جیسا کہ پسند ہے اوس
طرح جہانگیری اوسکو کہتے ہین بناوین اور ایسے ہی تیغہ اور غلاف گیری اور بند وہان کو بھی ایسے ہی اوستادون کو کہ اپنے فن مین نظیر نہین رکھتے
ہین فرمایا واقعی جیسا کہ دل چاہتا تھا بنا ایک قبضہ اس طرح کا ابلق ہے کہ اوسکے دیکھنے سے حیرت ہوتی ہے سب سے سات رنگ معلوم ہوتے ہین
اور بعضے پھول ایسے دکھلائی دیتے ہین کہ گویا نقاش صنع نے قلم بدائع نگار سے خط سیاہ گرد اونکے تحریر کیا فی الحقیقت ایسے نفیس و نادر ہین
کہ ایک دم اونکی جدائی گوارا نہین اور تمام جواہر گران بہا سے کہ خزانے مین ہے عزیز رکھتا ہون روز مبارک شنبہ کو مبارکی اور فرخی کے
ساتھ مینے اونھین زیب کمر کیا اور اوستادون نادر کار کو کہ اونکے بنانے مین نہایت صنعت کی تھی بہت انعام دیا اوستاد پورن کو
ہاتھی اور خلعت اور کڑے سونے کے اور کلیان کو ساتھ خطاب عجائب دست اور اضافہ اور خلعت اور پہنچی مرصع کے اور ایسی ہی ایک
کو لائق ہنرمندی اوسکی کے سرفراز کیا جب معلوم ہوا کہ امان اللہ پسر مہابت خان نے امداد مدبہادر سے لڑائی کر کے فوج اوسکی کو شکست دیکر
بہت سے افغانون سیہ روسیہ باطن کو غلت تیغ خون آشام کا کیا ایک تلوار خاص واسطے سرفرازی اوسکی کے بھیجی گئی پانچوین کو خبر آئی
کہ راجہ سورج سنگہ ساتھ مرگ طبعی کے دکن مین مرگیا وہ پوتا مالدیو کا ہے کہ زمینداران عمدہ ہندوستان سے تھا ساتھ راناسکے دم برابری کا مارتا
تھا بھی ہے بلکہ ایک لڑائی مین رانا پر غالب ہوا تھا حال اوسکا اکبرنامہ مین ساتھ شرح و بسط کے مذکور ہے راجہ سورج سنگہ ساتھ برکت تربیت حضرت
عرش آشیانی اور اس نیاز مند درگاہ سبحانی کے مراتب بلند کو پہونچا ملک اوسکا باپ اور دادا سے بھی زیادہ ہوگیا لڑکا اوسکا گج سنگہ نام
رکھتا ہے اور اوسکے باپ نے اپنی زندگی مین مہمات ملکی اور مالی اوسکو سونپ دیے تھے جو مینے اوسے لائق پرورش کے جانا منصب اوسکا
تین ہزاری ذات اور دو ہزار سوار اور علم اور خطاب دیا اور منصب اوسکے چھوٹے بھائی کا پانسو ذات اور ڈھائی سو سوار مقرر کر کے جاگیر
وطن مین مرحمت کی روز مبارک شنبہ دسوین ماہ مہر کو موافق التماس آصف خان کے اوسکی منزل مین کہ اوپر کنارے جمنا کے واقع ہین
گیا ایک حمام بنایا تھا نہایت عمدہ صاف اور نفیس مین بہت خوش ہوا بعد فراغت ہونے غسل کے بزم پیالہ کی آراستہ ہوئی اور بندہ خاص
ساغر نشاط سے خوش وقت ہوے اوسکے نذرانے سے جو پسند آیا لے لیا اور باقی اوسیکو بخشدیا قیمت تمام نذرانہ پسند شدہ کی تین ہزار
روپیہ ہوا باقر خان فوجدار ملتان بعنایت علم سربلند ہوا پہلے موافق حکم کے دارالخلافت آگرہ سے دریاے اٹک تک دو رویہ درخت لگوائے
تھے اور کیاریان بنوائی تھین ایسے ہی آگرہ سے بنگالہ تک بنی ہے اور اب حکم دیا مینے کہ آگرہ سے لاہور تک ہر کوس پر ایک میل قائم کرین کہ علامت
کوس معلوم ہو اور فاصلہ تین کوس پر ایک کنوا کھدوائین تا مسافر آرام پائین روز مبارک شنبہ چوبیسوین ماہ مہر کو جشن دسہرہ کا ہوا

باتین ہندلعوٹھ ڈنگو سنوار کر سامنے لائے لعبا سکے ہاتھی نظر سے گذرے جو معتمد خان نے نوروز گذشتہ مین نذرانہ نہین گذرانا تھا اندنون
یمین ہتخت سونے کا اور ایک انگشتری یاقوت کی اور ایک مرجان کی اور عجوبات نذر کیا تخت بہت نادر بنا تھا قیمت سبکی سولہ ہزار روپیہ ہوئے
جو صدق اعتقاد سے لایا تھا قرین قبول ہوا انہی دنون زبردست خان کا منصب ہزاری ذات اور چار سو سوار کا ہوا جو وقت کوچ بروز سہ شنبہ
مقرر ہوا تھا شام کے وقت مبارک کشتی پر سوار ہو کر مین متوجہ مقصد کا ہوا آٹھ دن اول منزل مین توقف ہوا تا کہ آدمی فراغ خاطر سے
سامان درست کرکے ہمراہ ہوجاوین مہابت خان بنگش مین کہ ڈاک چوکی مین سیب بھیجے تھے بہت تر و تازہ آئے نہایت لطیف تھے
مین کھاکر خوش ہوا سیب کابل کے کہ ہم نے کھائے تھے اور سمرقند کے کہ ہر سال آتے ہین کچھ حقیقت نہین رکھتے اور شیرینی اور نزاکت
اور خوش مزگی ان کے ساتھہ کچھ نسبت نہین رکھتے اب تک ایسا نفیس و لطیف سیب نہ دیکھا تھا کہتے ہین کہ بنگش بالا مین متصل لشکر زری کے
ایک گانو ہے سیوران نام اوس مین تین درخت اس سیب کے ہین بہت کوشش کی لیکن اور جگہ ایسے نہین ہوئے سید حسن ایلچی اپنے برادر شاہ عباس
کو ان سیبون سے الوش عنایت کیا تا معلوم کرے کہ عراق مین اس سے بہتر ہوتا ہے یا نہین عرض کی کہ تمام ایران مین سیب اصفہان کا
ممتاز ہے اگر نہایت درجہ خوب ہو تو ایسا ہی ہوگا روز مبارک شنبہ غرہ ماہ آبان الٰہی کو واسطے زیارت روضہ حضرت عرش آشیانی کے
جاکر سر نیاز کا اوس آستان ملایک آشیان کے گھسکر سو مہر نذر چڑھائین اور تمام بیگمون اور اہل محل نے طواف اوس آستان ملائک مطاف
کا کرکے نذرین گذرانین شب جمعہ کو مجلس آراستہ ہوئی مشائخ اور علما اور حافظ اور اہل نغمہ جمع ہوئے ہر ایک کو حسب لیاقت اوسکے شال
اور دوشالہ اور خلعت عنایت ہوا عمارتین اس روضہ متبرکہ کی نہایت عالی ہین اب کے بار پھر دل مین آیا تو اور زیادہ کین تیسری شب
چار گھڑی رات گذرنے کے بعد منزل مذکور سے کوچ ہوا اور ساڑھے پانچ کوس راہ دریا طے کرکے چار گھڑی دن چڑھے منزل مین پہنچے
بعد دوپہر کے دریا سے اوتر کر سات تیتر شکار کیے اور سید حسن ایلچی کو بیس ہزار روپیہ مرحمت ہوا اور خلعت زرین مع جیغہ مرصع اور فیل کے
عطا کرکے رخصت کیا اور واسطے برادر شاہ عباس کے صراحی مرصع کہ مرغ کی شکل بنائی تھی موافق دو معتاد کے اوسمین شراب آتی تھی بطور
ہدیہ کے بھیجی امید کہ سلامت منزل مراد پر پہنچے لشکر خان کو کہ اوپر حکومت اور حراست دار الخلافت آگرہ کے حکم ہوا تھا خلعت اور گھوڑا اور
ہاتھی اور نقارہ اور تلوار مرصع دیکر رخصت کیا اکرام خان منصب دوہزاری ذات اور ڈیڑھ ہزار سوار اور خدمت فوجداری سرکار میوات سے سرفراز
ہوا یہ بیٹا اسلام خان کا ہے اور وہ پوتا صاحب سجادہ غفران پناہ شیخ سلیم کا ہے کہ محامد ذات اور محاسن صفات اور نسبت دعاگوئی کے اوسکے
اس دودمان والا مین اوراق گذشتہ مین لکھے گئے اندنون ایک شخص کی زبانی معلوم ہوا کہ جس زمانے مین مجکو اجمیر مین ضعف بہت
ہوگیا تھا پہلے اوس سے کہ یہ خبر ناخوش بنگالہ کو پہنچی ایک دن اسلام خان خلوت مین بیٹھا تھا ناگاہ بیخود ہوگیا جو ہوش مین آیا تو ایک معتمد
بھیکن نامی اپنے محرم راز سے کہا کہ عالم غیب سے مجکو معلوم ہوا کہ طبیعت مقدس حضرت شاہنشاہی کی ناساز و علیل ہے علاج اوسکا منحصر اوپر فدا
کرنے ایک چیز نہایت عزیز اور گرامی کے ہے اول دل مین آیا فرزند ہوشنگ کو فدای فرق مبارک آنحضرت کا کرون لیکن چونکہ خردسال تھا اور
اب تک پھل زندگانی سے نکھایا تھا مجکو اوسکے حال پر رحم آیا اور آپ کو مینے مربی اپنے پر فدا کیا امید کہ جو صدق باطن سے ہے درگاہ الٰہی مین
قبول ہو فی الفور تیر دعا کا ہدف اجابت کو پہنچا اور اوسی وقت اثر بیماری اور ضعف کا اوسے ظاہر ہوا اور بلحظہ بلحظہ بیماری بڑھتی گئی یہانتک
کہ جوار رحمت الٰہی مین پہنچا اور حکیم علی الاطلاق نے صحت کامل شفاخانہ غیب سے اس نیازمند کو کرامت فرمائی اگرچہ حضرت عرش آشیانی
واسطے تربیت اور رعایت اولاد شیخ الاسلام کے نہایت خیال رکھتے تھے لیکن جب سے کہ اس نیازمند درگاہ الٰہی کو نوبت سلطنت کی
پہنچی واسطے ادائے حقوق اوس بزرگ کے بڑی بڑی رعایتین کی گئین اکثر اون مین عالی مراتب امارت کو پہنچے اور صاحب صوبہ
ہوئے جیسا کہ احوال ہر ایک کا اپنے مقام پر گذرا چو اس کا نون مین ہلال خان خواجہ سرا نے کہ خدمت گارون زمانہ شاہزادگی سے ہے

قصہ وفات اسلام خان

سرای اور باغ بنوایا تھا نذرانہ گذرانا اوسکی سرفرازی کے واسطے تھوڑا سا لیا گیا اس منزل سے چار کوچ مین متھرا پونہچے روز مبارک شنبہ
تاریخ آٹھوین کو مین واسطے تماشے بندرابن اور بتخانون کے گیا اگرچہ زمان سلطنت حضرت عرش آشیانی مین امیرون راجپوت نے عمارتین
اپنے طرز پر بنوائین اور باہر سے بہت تکلفات کیے لیکن اندر چمگادر اور ابابیلون نے گھر بنائے ہین کہ اونکی بدبو سے ایک دم لیا نہین جاتا
ع از برون چون گور کافر پر حلل + وز درون قہر خدای عزوجل ❊ اسی دن مخلص خان نے موافق حکم کے بنگالے سے آکر ملازمت حاصل کی سو
اشرفی اور سو روپے نذر گذرانے اور ایک لعل اور ایک طرہ مرصع کا پیشکش کیا جمعہ نوین کو چھ لاکھ روپیہ خزانہ سے واسطے ذخیرہ قلعہ آسیر
کے خان خانان سپہ سالار کو بھیجا گیا احوال گذشتہ مین احوال گسائین جدروپ کا جو اوجین مین گوشہ نشین تھا لکھا گیا ان دنون اوجین سے
متھرا مین کہ بڑی عبادت گاہ ہنودون کی ہے آیا اور لب دریاے جمنا پر عبادت معبود حقیقی مین مشغول ہے جو اوس سے ملنے کو جی بہت چاہا مین
اوسکی ملاقات کو گیا اور عرصے تک خلوت مین صحبت رکھی ہونا اوسکا غنیمت ہے مین اوسکی صحبت سے خوش ہوا شنبہ دسوین کو قراول نے
عرض کی کہ یہان ایک شیر رعایا اور مسافرون کو ستاتا ہے اوسی وقت مینے حکم دیا کہ بہت ہاتھی لیجا کر جھاڑی کو خوب گھیر لین پھر مین خود
مع اہل محل کے سوار ہوا چونکہ مینے عہد کیا ہے کہ کسی جاندار کو اپنے ہاتھ سے نہ ستاؤنگا نورجہان بیگم کو حکم دیا کہ بندوق مارے باوصف اسبات
کے کہ ہاتھی بو سے شیر کے ٹھہرتا نہین ہے اور حرکت کرتا رہتا ہے اور بالاے عماری سے تفنگ بے خطا مارنا بہت مشکل ہے چنانچہ میرزا رستم
کہ فن بندوق اندازی مین بعد میرے مثل اوسکے دوسرا نہین ہے کئی بار ایسا ہوا کہ اوسکے تین چار فیرون نے بسبب سواری فیل کے خطا کی
اور نورجہان بیگم نے پہلا ہی فیر ایسا مارا کہ اوسی فیر مین شیر تمام ہو گیا دوشنبہ بارھوین کو پھر گسائین کی ملاقات کو مین گیا اور صحبت اوسکی
حاصل کی اور بلند باتین مین اللہ تعالے نے خوب توفیق عنایت کی ہے فہم عالی ساتھ دانش خداداد کے جمع ہے دل تعلقات دنیا سے
اوٹھا کر آزادہ کہ ٹاٹ ٹکڑا واسطے ستر عورت کے اور ایک ٹھیکرا فقط پانی پینے کے اختیار کیا ہے اور جاڑے گرمی برسات مین برہنہ تن اور
سر ایانگا رکھتا ہے اور ایک سوراخ تنگ مین کہ جسکے رستے مین طفل شیر خوارہ بھی تکلیف سے گھس سکے رہنا اختیار کیا ہے یہ مین شعر
حکیم سنائی کے اوسکے مناسب حال ہین ع دہشت لقمان کے کریچیست تنگ + چون گلو گاہ نای و سینہ چنگ ❊ بو الفضولی سوال کرد
ازوی + کے چیست اینچنان کشش مرست و دو پے + بادم گرم و چشم گریان پیر + گفت ہذا لمن یموت کثیر ❊ چودھوین کو پھر ملاقات گسائین
کو گیا اور اوس سے رخصت ہوا بے تکلف اوس سے جدا ہونیکو طبیعت نہین چاہتی تھی دن مبارک شنبہ تاریخ پندرہوین کو کوچ کرکے برابر بندرابن کے منزل کی اسی اثنا مین
فرزند سلطان پرویز رخصت ہو کر الہ آباد اور طرف پرگنات جاگیر اپنے کے گیا دل مین ارادہ ایسا تھا کہ اس سفر مین ہمراہ رہے جو پہلے اس سے
اوسنے اظہار پریشانی کی ناچار جدائی اوسکی قبول اور رخصت کیا اور گھوڑا اینچاق اور پٹکا اور تلوار ابلق قبضہ جوہر دار اور تیغ خاصہ اور
ڈھال خاصہ مرحمت ہوئی امید کہ پھر ساتھ جلدی اور خوبی کے آوے جو میعاد قید خسرو کے بہت ہو گئی تھی دل مین آیا کہ زیادہ اس سے اوسکو
قید رکھنا اور خدمت سے محروم رکھنا آئین مرحمت سے دور ہے ناچار حضور مین بلا کر مین نے حکم واسطے کورنش کے دیا اور ازسرنو گناہ اوسکا
بخشا امید کہ توفیق رضاجوئی اور سعادت بندگی کی نصیب اوسکے ہو جمعہ کے دن سولھوین تاریخ مخلص خان کو کہ واسطے خدمت دیوانی سرکار
فرزند پرویز کے بلایا تھا خدمت مین اوس فرزند کے بھیجا اور منصب اوسکا موافق ہمیشہ کے کہ بنگالہ مین رکھتا تھا دو ہزاری ذات اور سات سو
سوار مقرر کیا سترھوین کو مقام ہوا اس منزل مین سید نظام پسر میران صدر جہان کا کہ اوپر فوجداری سرکار قنوج کے اختصاص رکھتا تھا
آیا دو ہاتھی اور چند جانور شکاری نذر کیے ایک ہاتھی اور دو باز قبول کرکے باقی اوسیکو مرحمت کیا اٹھارہوین کو کوچ ہوا ان دنون مین
دارای ایران نے ہاتھہ بیگ میر شکار کے ایک دست شنقار خوشرنگ بھیجا تھا اور ایک شنقار دوسرا خان عالم نے بھی اسی کے
ہاتھہ دیگر درگاہ مین بھیجا تھا لیکن یہ راہ مین ضائع ہو گیا اور شنقار شاہی بھی میر شکار کی غفلت سے پنجہ گربہ مین پڑ گیا تھا اگرچہ زندہ درگاہ مین

پونہچا پایا لیکن ایک ہفتے سے زیادہ نرہا اور تلف ہوا کیا لکھون حسن اور رنگ اس جانور کا خال سیاہ بازو اور پشت اور پہلو پر بہت خوشنما تھے اور جو کہ غرائبات
سے تھا اسلیے اوستاد منصور نقاش کو کہ ساتھ خطاب نادرالعصر کے سرفراز ہی فرمایا مینے کہ شبیہ اسکی کھینچکر نگاہ رکھے دو ہزار روپیہ میر شکار کو دیکر بدخصت
کیا عہد مین حضرت عرش آشیانی کے وزن سیر کا تیس دام کا تھا بمقارن اس حال کے دل مین آیا کہ خلاف ضابطہ اونکے کیون کرین بہتر وہ ہی کہ تیس
دام کا سیر رہے ایک دن گسائین جدروپ نے کہا کہ کتاب بید مین کہ احکام دین ہمارے کی ہی وزن سیر کا چھتیس دام کا لکھا ہوا ہی جو اتفاقات
غیبی سے حکم تمہارا موافق کتاب ہماری کے پڑا اگر وہی سیر چھتیس دام کا مقرر کیا جاوے بہتر ہی حکم ہوا کہ اب سے تمام ملکون مین چھتیس دام کا سیر
معمول ہووے اونیسوین کو کوچ ہوا راجہ بھاوسنگہ واسطے کمک لشکر دکن کے مقرر فرمایا گیا مینے ایک گھوڑا اور خلعت اوسکو مرحمت کیا اس تاریخ
سے اٹھائیسوین تک پے درپے اتفاق کوچ کا ہوا دن مبارک شنبہ اونتیسوین کو دارالبرکت دہلی مین ورود لشکر اقبال کا ہوا پہلے مع فرزندان اور
اہل محل کے واسطے زیارت روضۂ منورہ حضرت جنت آشیانی کے گیا اور نذرین گذرانین اور اوس جگہ سے واسطے طواف روضۂ متبرکہ شیخ المشائخ شیخ
نظام الدین چشتی کے گیا اور استمداد ہمت کی آخر دن سے دولتخانے کو آیا کہ سلیم گڈہ مین مرتب ہوا تھا تیسوین جمعہ کو تمام ہوا جو اس مدت مین
شکار پرگنہ پالم کو موافق حکم کے حفاظت کی تھی عرض ہوئی کہ ہرن بہت جمع ہو گئے ہین روز شنبہ غرہ آذر ماہ الٰہی کو چیتے کے شکار کے واسطے
سوار ہوے ہنوز زمین درمیان ماہ کے اولے بہت بڑے سطبرے مین مانند سیب کے تھے ہوا کو نہایت سرد کر دیا اس دن تین ہرن پکڑوا ئے دوسرے
چھیالیس ہرن شکار کیے تیسرے کو چوبیس چیتے پکڑوائے اور دو فرزند شاہجہان نے بندوق سے مارے چوتھی چیتے پکڑوائے پانچوین کو شاید
شکار رہے روز مبارک شنبہ چھٹی کو سید بہوہ بخاری نے کہ ساتھ حکومت دارالملک دہلی کے مختص تھا تین ہاتھی اور اٹھارہ گھوڑے اور اور
اجناس نذر کین ایک ہاتھی اور دوسرے اجناس قبول کیے اور باقی اوسکو بخشا ہاشم خوستی فوجدار بعضے پرگنات میوات کا ... سعادت
آستان بوسی سے آیا روز مبارک شنبہ تیرہوین تاریخ تک گرد نواح پالم کے چیتے کے شکار مین مشغول رہا مین بیچ عرصے بارہ روز کے ... ہرن
پکڑوائے اور دہلی کو مراجعت کی حضرت عرش آشیانی کی خدمت مین سنا تھا کہ جس ہرن کو کہ چیتے کے پنجے سے ... زمین
باوجودیکہ کچھ صدمہ اوسکے ناخون اور دانتون کا ہرن کو نہ پونہچا ہو تب بھی زندہ رہتا اوسکا محالات سے ہوا مینے اس شکار مین واسطے ...
کے چند ہرن خوب صورت قوی جثہ کو پہلے پونہچنے صدمہ ناخون و دندان کے چیتے کے پنجے سے چھڑوا کر فرمایا کہ حضور مین تنہا محافظت بیمار دار
سے انکو نگاہ رکھین ایک رات دن آرام و قرار سے اپنے حال مین رہے دوسرے دن تغیر فاحش اونکے حالات مین ظاہر ہو گیا مستون کے
مانند دست و پا پیچا مار کر گرنے اور اوٹھنے لگے بہت کچھ تریاق فاروقی اور اور مناسب دوائین دین کسی نے اثر نکیا اور پہر بھر اس کیفیت کے ساتھ
رہکر جان دی اسی تاریخ مین خبر ناخوش پونہچی کہ فرزند کلان شاہ پرویز کے نے اگرہ مین ودیعت حیات کی سونپی پھول کے مانند ہوا تھا
اور وہ فرزند اوس سے نہایت محبت رکھتا تھا اس خبر دلخراش کے سننے سے معلوم کیا کہ وہ بہت اندوہناک ہو کر بیطاقت ہو گیا ہی مینے
ایک عنایت نامہ واسطے تسلی اور دلجوئی اوسکی کے بھیجا اور ناسور دل اوسکے کو ساتھ مرہم لطف اور عنایت کے دوا کی امید کہ خدا تعالی
صبر بخشے کہ اس قسم کے ماجرون مین سوا صبر اور شکیبائی کے اور چیز بہتر نہین ہوتی روز جمعہ چودہوین کو موافق التماس آغا مان کے اوسکے مکان پر
گیا مین اوسکو نسبت سبقت خدمت سوروثی کے ساتھ اس دودمان کے متحقق ہی اور حضرت عرش آشیانی انار اللہ برہانہ نے جسوقت کہ میری
شادی کی آغائی آغامان کو ہمشیرہ میری شاہزادہ خانم سے لیکر بیچ خدمت محل میرے کے معین فرمایا اوس روز سے تینتیس ۳۳ برس ہے کہ میری
خدمت مین ہی مین اونکی خاطر بہت کرتا ہون اونھون نے اخلاص سے خدمت سلسلہ ہماری کی کی ہی کسی سفر مین ملازمت میری سے وہ آپ سے
محروم نرہے جو عمر رسیدہ ہو گئی التماس کیا کہ اگر حکم ہووے دہلی مین رہکر جو کچھ عمر رہی ہی دعاگوئی مین صرف کرون کہ اب مجکو طاقت چلنے پھرنے
کی نرہی اور آمد رفت سے تکلیف ہوتی ہی اور سعادتمندی انکی سے یہ ہی کہ حضرت عرش آشیانی کے ہم عمر ہین غرض آسودگی انکی منظور فرماکر حکم دیا مینے

کہ دہلی مین رہین اور وہان اپنے واسطے ایک باغ اور سرا اور مقبرہ بنوایا ہی مدت سے اوسکو بنواتے ہین القصہ رعایت خاطر اوس قدیم الخدمت
کی مدنظر رکھکر اونکے مکان پر گیا اور سید بہوہ حاکم شہر کو تاکید کردی کہ یہ لوازم خدمت گذاری اور خاطرداری انکی سے اسقدر تاکید کرنا کہ کسی قسم کا
غبار کلفت انکے دل پر نہ بیٹھے اسی تاریخ مین راجہ کشن داس کا منصب دوہزاری ذات اور تین سو سوار مع اصل و اضافہ مقرر کیا جو سید بہوہ سے نے
خدمت فوجداری دہلی کی جیسا کہ چاہیئے انجام دی اور سب آدمی دہان کے اوسنے خوش ہین موافق قرینہ سابق کے محافظت اور حراست دہلی
کی اور فوجداری اطراف کی بنام مشار الیہ کے مقرر فرمائی اور منصب ہزاری ذات اور چھہ سو سوار سے مع اصل و اضافہ سرفراز کیا اور ایک ہاتھی
مرحمت کرکے رخصت کیا پندرہوین کو میرزا والی کو منصب دوہزاری ذات دوہزار سوار اور علم اور ہاتھی دیکر صوبہ دکن پر تعین فرمایا شیخ عبدالحق محدث
دہلوی نے کہ اہل فضل اور ارباب سعادت سے ہی اس آنے مین دولت ملازمت کی حاصل کی ایک کتاب تصنیف کی تھی شامل اوپر احوال مشائخ
ہند کے نظر سے گذری بڑی زحمت کھینچی ہی مدتون سے بیچ گوشہ دہلی کے بطریق توکل اور تجرید کے بسر اوقات کرتا ہی مرد بزرگ ہی صحبت اوسکی خالی
ذوق سے نہین قسم قسم کی مرحمت کی ساتھ دلنوازی کرکے رخصت فرمایا سولہوین کو دہلی سے کوچ کیا اکیسوین کو پرگنہ کرانہ مین نزول ہوا یہ وطن
مقرب خان کا ہی آب و ہوا اسکی معتدل اور زمین قابل ہی خان مذکور نے اوسجگہ باغات اور عمارات بنائے تھے جو بکثرت تعریف باغات کی سنی
دلکو اوسکی سیر کی رغبت ہوئی با مشیوین کو مع اہل محل اوس باغ کی سیر سے محظوظ ہوا مین بے تکلف ایک باغ ہی بڑا اور دلنشین گرد اوس کے
دیوار پختہ اور کیاریون اور تختون کا فرش بنایا ہوا یہ باغ ایک سو چالیس بگیہہ کا ہی اور درمیان مین اسکے حوض بنا ہی طول دو سو بیس گز اور عرض
دو سو گز کا درمیان حوض کے چبوترہ ماہتابی بائیس گز کا مربع اور کوئی درخت گرم سیر نہین کہ اوس باغ مین نہو درخت میوون کے جو ولایت مین
ہوتے ہین یہان تک کہ نہال پستہ کا سبز و شاداب اور سرو خوش اندام اوس باغ مین دیکھے اور اب تک اس خوبی و لطافت کا سرو نہین دیکھا تھا
حکم دیا کہ کل درختان سرو کو گنین تین سو درخت ہوے اور جو گرد حوض کے عمارتین ایسی دل پسند اور مناسب بنی کہ گویا ابھی طیار ہوئی ہین
خنجر خان کہ قلعہ احمد نگر مین واسطے حراست کے تھا ساتھ منصب ڈہائی ہزاری ذات اور چھہ سو سوار کے ممتاز ہوا اللہ تعالے نے فرزند شاہجہان
کو ایک لڑکا صبیہ آصف خان سے کرامت فرمایا ہزار مہر نذر کرکے التماس نام کا کیا امید بخش نام رکھا امید کہ قدم اوسکا اس دولت پر مبارک ہو
روز مبارک شنبہ ستائیسوین کو مقام ہوا چند روز شکار چرز اور توغدری سے محظوظ ہوا چرز بور کو تلوایا سوا دو سیر جہانگیری ہوا اور چرز ابلق آدہ پا
دو سیر کا ہوا توغدری کلان ایک پاؤ چرز بور سے زیادہ نکلا پانچوین دی ماہ الہی کو مقام اکبرپور مین کشتی سے اوترکر راہ خشکی سے چلے اور آگرہ سے
منزل مذکور تک کہ درمیان دو کوس پرگنہ بوڑیہ کے واقع ہی ایک سو تیئس کوس براہ دریا کہ اکانوے کوس راہ خشکی کے ہوے چوتیس کوچ اور
ستر مقام مین یہ مسافت طی کی سوا اسکے ایک ہفتہ شہر کے نکلنے مین اور بارہ روز پالم مین واسطے شکار کے توقف کیا تھا اسی تاریخ جہانگیر قلیخان
نے پرگنہ بہار سے اگر دولت زمین بوسی کی پائی اور سو مہر اور سو روپیہ نذر کیے پھر اوس دن سے گیارہوین تک برابر کوچ ہوا روز مبارک شنبہ بارہوین
کو سیر باغ سہرند سے خوش وقت ہوا وہ بھی ایک باغ قدیمی ہی اور درخت پرانے ہین تازگی پہلی سے نہین رہی تھی لیکن غنیمت ہی خواجہ ویسی
کو زراعت و عمارت مین ماہر ہی محض واسطے اس باغ کے پہلے کوچ آگرہ سے کروڑی سہرند کا کرکے بھیجا تھا اور انتہا تاکید کی کہ درختون کہنہ کو
دور کرکے نئے پودے اونکی جگہ لگا دے اور عمارتون اور حمام وغیرہ کو درست کرا دے اسی تاریخ دوست بیگ کہ کمکیون عبداللہ خان
کے سے ہی ساتھ ہفتصدی ذات اور پچاس سوار کے سرفراز ہوا مظفر حسین ولد وزیر خان ششصدی ذات اور تین سو سوار کے ممتاز ہوا
شیخ قاسم ساتھ خدمت صوبہ دکن کے رخصت ہوا اونیسوین مبارک شنبہ کو حسب التماس فرزند سعادتمند شاہجہان کے مین اوسکے مکان
مین تشریف لیگیا جشن ولادت فرزند کا آراستہ کیا تھا پیشکش لایا اوسمین سے ایک شمشیر نیمچہ ہی کہ قبضہ اور بند اور سامان اوسکا
نیلم فرنگ سے بنا تھا البتہ بہت پاکیزہ اور دل پسند تھی دوسرا ہاتھی ہی کہ راجہ بکلانہ اور برہان پور کے نے اوسکو نذر کیا تھا

جو وہ ہاتھی خوب صورت اور خوش ادائی داخل فیلخانہ خاص ہوا کل قیمت پیشکش مقبول شدہ کی ایک لاکھ اور تیس ہزار روپیہ ہی اور قریب چالیس ہزار
روپیہ کے اپنی والدات کو نذر دیا ان دنون سید بایزید بخاری فوجدار صوبہ بکر نے ایک برس رنگ کہ بچہ پہاڑ سے پکڑکر پالا تھا پیشکش بھیجا نظر
گذرا نہایت پسند آیا بکرے مارخور پہاڑی بہت دیکھے تھے لیکن رنگ اب تک نہین دیکھا تھا فرمایا میتے کہ بری بکری سے ملا کر یکجا رکھین تا جفت
ہو جاوین اور بچے پیدا ہون سید بایزید کو منصب ہزاری ذات اور سات سو سوار کا مرحمت کیا تیئسوین کو مقیم خان کو ساتھ خلعت اور اسپ و فیل اور
کھپوہ مرصع کے سرفراز کر کے واسطے صوبہ بہار کے مقرر فرمایا اوتیسوین کو لب آب بیاہ پر جشن فرزند شاہجہان کا آراستہ ہوا اسی روز راجہ بکرماجیت
کہ ساتھ محاصرہ قلعہ کانگڑہ کے مشغول تھا واسطے عرض بعضے مقدمات کے موافق حکم کے درگاہ مین آیا اور سعادت آستان بوسی کی پائی تیسوین
کو فرزند شاہجہان واسطے دیکھنے عمارات دولت خانہ کے کہ نئی بنی تھین دس دن کی رخصت لیکر لاہور کو گیا تھا راجہ بکرماجیت ساتھ عنایت خنجر خاصہ
اور خلعت اور گھوڑے سے کے سرفراز ہو کر واسطے خدمات محاصرہ قلعہ کانگڑہ کے پھر گیا روز کم شنبہ دوسری تاریخ ماہ بہمن کو باغ کلانور ساتھ ورود
موکب مسعود کے آراستگی پانیوالا ہوا اسی زمین پر حضرت عرش آشیانی نے اوپر تخت خلافت کے جلوہ فرمایا ہی جو خبر نزدیک پہونچنے خان عالم کی
بیچ درگاہ کے پونہچی ہر روز ایک آدمی کو واسطے سرفرازی اوسکی کے برسم استقبال بھیجکر طرح طرح کے مراحم اور نوازشون سے پایہ عزت اور منزلت
اوسکے کا بلند کیا اور عنوان فرمانون کو ساتھ مصرع یا بیت ہر یہ مناسب مقام سے کے زینت بخش کر ساتھ عنایات بیشمار کے مخصوص کیا اونہین مین
عطر جہانگیری بھیجا اور یہ مطلع زبان قلم پر آیا ؎ بسوی بت فرستادہ ام بوی خویش ٭ کہ آرم ترا زود تر سوی خویش ٭ روز مبارک شنبہ تیسری کو خان عالم
نے باغ کلانور مین ساتھ سعادت آستان بوسی کے سرفرازی پائی سو اشرفی اور ہزار روپیہ بطور نذر کے لایا اور پیشکش اپنی پھر گذرانیگا زنبیل بیگ
ایلچی شاہ عباس بھائی میرے کا ساتھ مراسلۂ شاہی اور نفائس اوس دیار کے کہ برسم سوغات کے بھیجی تھین پونہچا اور جو عنایتین کہ برادر مذکور نے
ساتھ خانعالم کے فرمائین اگر تفصیل اوسکی مرقوم ہووے تو عمل اوپر مبالغے کے ہوگا ہمیشہ بیچ محاورات کے خطاب کرتے اور لحظہ بھر خدمت سے
جدا نرکھتے اور حسب اتفاق اگر چاہتا کہ دن یا رات کو اپنے مکان مین بسر کرے تو بے تکلفانہ اوسکے مکان پر تشریف لے جاتے اور زیادہ
حد سے اظہار مرحمت کا کرتے ایک دن فرح آباد مین شکار قمرغہ کی طرح پڑی خان عالم کو حکم تیراندازی کا دیا مشارالیہ ازراہ ادب کے کمان ساتھ
دو تیر کے آگے لایا بادشاہ نے پچاس تیر اور ترکش خاصہ سے عنایت کیے بحکم اوتہے ان تیرون مین پچاس تیر شکار پر پونہچے اور دو خالی گئے پھر باقی
خاص ملازمون کو حکم تیراندازی کا فرمایا اکثر خوب ماہر تھے اون مین سے ایک محمد یوسف قراول نے ایسا تیر مارا کہ دو خوک سے پار نکلا سب حاضران
محفل نے بے اختیار آفرین کہی اور وقت رخصت کے خان عالم سے بغلگیر ہو کر بہت مہربانی کی اور بعد اسکے کہ شہر سے باہر آئے پھر اوسکے
ڈیرے مین تشریف لا کر عذر کیے اور وداع کیا نفائس اور نوادر روزگار سے جو کہ خان عالم لایا تھا نیدات طالع اوسکے سے تھا کہ ایسا تحفہ ہاتھ آیا
مجلس جنگ صاحبقران کے ساتھ تقمش خان کی اور شبیہ آن حضرت اور اولاد امجاد اور امرائے عظام کی جو اوس جنگ مین ہمراہ رکاب تھے کھینچی ہوئی
اور ہر صورت مین لکھا تھا کہ یہ تصویر فلانے کی ہی اور یہ مجلس دو سو چالیس تصویرون کی تھی اور مصور نے نام اپنا خلیل میرزا شاہ رخی لکھا تھا
کام اوسکا نہایت پختہ اور عالی تھا اور ساتھ قلم اوستاد بہزاد کے مناسبت اور مشابہت پوری رکھتا ہی اگر نام مصور کا لکھا نہوتا تو گمان ہوتا کہ
لکھا بہزاد کا ہی اور جو بحساب تاریخ کے وہ پیشتر ہی اغلب ہی کہ بہزاد اوسکے شاگردون سے ہو یہ عمدہ تحفہ کتب خانہ شاہ اسمعیل ماضی یا شاہ طہماسپ
سے کے سے میرے بھائی شاہ عباس کی سرکار مین آیا تھا اور صادقی نام کتاب دار نے چرا کر ایک شخص کے ہاتھ بیچا حکم آلہی سے اصفہان مین
یہ مجلس خان عالم کے ہاتھ آئی اور بادشاہ کو بھی خبر پونہچی کہ اوسکو ایسا تحفہ ہاتھ لگا شاہ نے واسطے ملاحظے کے خان عالم سے طلب کیا خان عالم
نے بہت چاہا کہ لطائف الحیل کے ساتھ ٹلا دیوے لیکن جو بہت مبالغہ ظاہر کیا ناچار بادشاہ کی خدمت مین بھیجدیوے بادشاہ نے دیکھتے ہی پہچانی
اور دن بھر نزدیک اپنے رکھی پھر حقیقت حال اوسکی خان عالم سے ظاہر کر کے مشارالیہ کو واپس کردی اور جس وقت کہ مینے خان عالم کو طرف

عراق کے بھیجا بشن داس نام مصور کو کہ بیچ شبیہ کشی کے یکتای روزگار سے ہی ہمراہ خان مذکور کے کیا تا شبیہ بادشاہ اور عمدہ ہاے دولت اونکی
کی کھینچکر لاوے اکثر شبیہ کھینچکر لائے ہوئین اونکی نظر سے گذرین خصوصًا شبیہ بادشاہ میرے برادر کی خوب کھینچی تھی چنانچہ ہر ایک کو بندون بارگاہ
اونکی سے دکھلائی گئی عرض کی کہ خوب کھینچی گئی ہی اسی دن قاسم خان نے مع دیوان اور بخشی لاہور کے دولت زمین بوسی کی پائی بشن داس مصور
ساتھ عنایت فیل کے سرفراز ہوا بابا خواجہ جو کلگیان صوبہ قندہار سے ہی ساتھ منصب ہزاری ذات اور ساڑھے پانچسو سوار کے سربلند ہوا—
چھٹی کو مدار المہامی اعتماد الدولہ نے اپنے لشکر کو سامان دیا باوجودیکہ ضبط صوبہ پنجاب کا بیچ عہدہ وکلاے اونکے متعلق ہی اور ہندوستان
مین جاگیرین متفرق رکھتے ہین پانچہزار سوار ساتھ اپنے لائے اور جو وسعت کشمیر کی اوس قدر نہین کہ محصول اوسکا ساتھ ایک جماعت کے کہ ہمیشہ
ملازم موکب اقبال رہین وفا کرے اور سنے خبر قصد رایات جلال کے سے نرخ غلات وحبوبات کا بدرجہ اعلے گھٹ جاتا ہی اس واسطے بنظر رفاہیت
خلائق کے حکم ہوا کہ جو لوگ کہ ہمراہ رکاب ہین سامان آدمیون اپنے کا درست کرکے بموافق ضرورت کے تھوڑے سے آدمی ہمراہ رکھین اور
باقیون کو طرف محال اور جاگیرون اپنے کے رخصت کرین اور اسی طرح بیچ تخفیف چارپایون اور شاگرد پیشون کے نہایت تاکید اور احتیاط
مرعی رکھین روز مبارک شنبہ دسوین کو فرزند اقبال مند شاہجہان نے لاہور سے آکر سعادت قدمبوسی کی حاصل کی جہانگیر قلیخان کو ساتھ خلعت
اور اسپ اور فیل کے سرفراز کرکے مع برادرون اور فرزندون کے طرف صوبہ دکن کے رخصت فرمایا اسی تاریخ طالب آملی نے ساتھ خطاب
ملک الشعرا کے خلعت امتیاز کا پہنا اصل اوسکی آمل سے ہی کچھ مدت نزدیک اعتماد الدولہ کے رہا جب رتبہ سخن اوسکے کا ہمعصرون سے بڑہ گیا بیچ
سلک شعراے پای تخت کے منسلک ہوا یہ چند بیت اوسکی ہین ب زغارت چمنت بر بہار منتہاست + کہ گل بدست تو از شاخ تازہ تر ماند + لب
از گفتن چنان بستم کہ گوئی + دہان بر چہرہ زخمے بود بہ شد + ب عشق در اول وآخر ہمہ ذوق است وسماع + این شرابیست کہ ہم پختہ وہم خام
خوش است + ب گر من بجای جوہر آئینہ بودمے + بی رونما ترا بتو کی می نمودمے + ب دو لب دارم یکے در مے پرستی + یکی در عذر خواہیہاے
مستی + چودہوین کو حسینی پسر سلطان قوام نے رباعی گنگرپیش کی رباعی گر دیدہ ترا بطرف دامان ریزد + آب از رخ سرمہ سلیمان ریزد +
گر خاک درت باسمان بفشارند + از روی عرق جبین شاہان ریزد + معتمد خان نے اس وقت رباعی پڑھی مجکو نہایت پسند آئی اپنی بیاض مین لکھی
ب ز ہر رم بفراق خود چشانی کہ چہ شد + خونریزی وآستین فشانی کہ چہ شد + ای غافل از آنکہ تیغ ہجرت بچہ کرد + غافلم بفشار تا بدانی کہ چہ شد +
طالب اصل مین اصفہان کا ہی آغاز جوانی مین بلباس تجرید وقلندری کشمیر مین گیا اور خوبی جا اور لطافت آب وہوا سے شیفتہ اوس ملک کا ہو
توطن اور تاہل اختیار کیا بعد فتح کشمیر کے بیچ خدمت حضرت عرش آشیانی کے پہنچکر بندہ ہاے درگاہ مین منسلک ہوا اب عمر اوسکی قریب سو برس
کے ہوئی اور کشمیر مین بافراغ خاطر ہوکر ہمراہ فرزندون اور متعلقون اپنے کے ساتھ دعای دولت ابد قرین کے مشغول ہی جو عرض ہوئی لاہور
مین شیخ محمد میر نام ایک درویش ہی اصل اوسکی سندی نہایت فاضل ومرتاض ومبارک نفس وصاحب حال ہی اور گوشہ توکل وعزلت مین بیٹھا ہی فقر
سے غنی اور دنیا سے مستغنی ہی اسلیے خاطر حق طلب نے بے ملاقات اونکی کے آرام نپایا اور واسطے دیکھنے اونکے کے رغبت ہوا ولیکن لاہور
جانے سے معذور تھا ایک رقعہ بیچ خدمت اونکے کے لکھکر شوق باطن ظاہر کیا وہ عزیز باوجود کبر سن اور ضعیفی کے صدمہ راہ دیکھیکر تشریف
لائے اور بہت دیر تنہا اونکے ساتھ بیٹھکر صحبت کامل رکھی الحق ذات شریف اونکی اس زمانے مین نہایت غنیمت اور عزیز الوجود ہی اس
نیازمند نے خودی سے باہر اگر ساتھ اونکے صحبت رکھی اور بہت سخن عالی حقیقت اور معرفت کے سنے بہت چاہا مینے کہ کچھ بطور
نیاز گذارون لیکن جو پایہ ہمت اونکی کو اس سے بلند تر پایا دل نے واسطے اظہار اس مطلب کے رخصت دی پوست آہو سفید واسطے جانماز
کے اونکو دیا فی الفور وداع ہوکر طرف لاہور کے تشریف لے گئے تیسوین کو بیچ حوالی دولت آباد کے نزول موکب اقبال کا ہوا ایک لڑکے
کسی باغبان کی نظر آئی ساتھ مونچھون اور ریش انبوہ سیاہ مقدار ایک قبضے کے اور درمیان سینے کے بھی بال اوگے ہوے لیکن

پستان نہ تھی خیال کیا مینے کہ یہ لڑکا خنثی ہوا ہوسکے کہا کہ مجکو اب تک حیض نہین ہوا اور یہ دلیل ہی اوسیکی چند عورتون کو بلا کر مینے حکم دیا کہ الگ اسکو
لیجاوین اور حقیقت حال اسکی دریافت کرین مبادا کہ خنثی ہو آخر معلوم ہوا کہ اسمین اور دوسری عورتون مین سر مو تفاوت نہین بباعث عجائبات
کے اس نامہ اقبال مین لکھا گیا روز مبارک شنبہ چوبیسوین کو باقر خان نے ملتان سے آکر قدمبوسی کی اور اوراق گذشتہ مین لکھا گیا
کہ الہ داد ولد جلال تاریکی نے لشکر ظفر اثر سے فرار ہو کر راہ ادبار کی اختیار کی اس اثنا مین نادم ہو کر بمعرفت باقر کے اعتماد الدولہ سے التجا کی
کہ سفارش میرے گناہونکی کرین موافق اونکے التماس کے حکم ہوا کہ اگر فعل اپنے سے پشیمان ہی اور بہ امید کا بیچ درگاہ ہمارے کے لایا
خطا اوسکی معاف کی گئی اسی تاریخ باقر خان اوسکو درگاہ مین لایا از سر نو بواسطہ سفارش اعتماد الدولہ کے آثار خجالت اور غبار زلت کا
ناصیہ حال اوسکے سے ساتھ پانی عفو کے دھویا سنگرام زمیندار جمو ساتھ خطاب راجگی اور منصب ہزاری ذات اور پانسو سوار اور عنایت
ہاتھی اور خلعت کے سرفراز ہوا غیرت خان فوجدار میانہ دوآب ساتھ منصب آٹھ صدی ذات اور پانسو سوار کے ممتاز ہوا خواجہ قاسم
ساتھ منصب ہفتصدی ذات اور ڈھائی سو سوار کے سربلند ہوا تہمتن بیگ ولد قاسم کو منصب پانصدی ذات اور تین سو سوار مرحمت ہوا
خان عالم کو فیل خاصہ مع تلائر عنایت کیا اسی منزل سے باقر خان کو ساتھ منصب ڈیڑھ ہزاری ذات اور پانسو سوار کے مفتخر کرکے بہ صوبہ داری
کو رخصت فرمایا اٹھائیسوین کو پرگنہ کروہی کہ اوپر کنارہ بہٹ کے واقع ہی محل نزول موکب اقبال کا ہوا جو کوہستان شکارگاہون مقررہ سے
ہی موافق حکم کے قراولون نے پہلے سے آکر گھیر ڈالا تھا روز یکشنبہ غرہ اسفندارمذ ماہ الٰہی کو چھہ کوس کی مسافت سے شکار کو ہانک لائے
اور روز مبارک شنبہ دوسری تاریخ کو اندر گھیرے کے لا اٹکے سو ایک پہاڑی بکرے اور چکارے شکار ہوے مہابت خان جو ایک مدت دراز سے
سعادت قدمبوس سے محروم تھا بموجب التماس اوسکے کے حکم دیا کہ اگر درستی اوس مہم کے سے اطمینان حاصل کیا ہو اور کسی طرح کا دغدغہ
اور خلش نہو تو فوج کو بیچ تھانہ جات کے چھوڑکر جریدہ متوجہ درگاہ ہووے اسی روز سعادت آستان بوسی سے مشرف ہوا اور سو مہر نذر گذرانین
خان عالم ساتھ منصب پنجہزاری ذات اور تین ہزار سوار کے سرفراز ہوا متعارن اس حال کی عرضی نور الدین قلی کی راہ پونچ سے پونہچی لکھا تھا
کہ گھاٹیون کو حتی الامکان ہموار بنوایا اتفاقاً چند رات دن بارش ہوئی اور کوتل پر ساتھ بلندی تین گز کے برف پڑی اور ابھی برستی ہی اگر باہر
پہاڑ کے ایک ماہ تک توقف کرین تو عبور اس راہ سے میسر ہی ورنہ دشوار نظر آتا ہی چونکہ غرض اس قصد سے دیکھنا موسم بہار اور شگوفہ زار کا تھا
توقف نکیا اور راہ پکلی اور دمتور سے کوچ رایات اقبال کا اتفاق پڑا تیسری کو دریای بہٹ سے عبور ہوا باوجودیکہ پانی کمر تک تھا لیکن جو نہایت
تند جاتا تھا اور لوگون کو تکلیف ہوتی تھی حکم فرمایا کہ بائیس زنجیر فیل لیجا کر اسباب لوگون کا اوتارین اور جو آدمی ضعیف و ناتوان ہون وہ بھی
عبور الفیل پر کرین تا آسیب جان و مال سے محفوظ رہین اسی تاریخ خبر فوت ہونے خواجہ جہان کی پونہچی وہ بندہای قدیم اور خدمتگارون زمانہ شاہزادگی
سے تھا اگرچہ آخر مین ملازمت میری سے جدا ہو کر کتنے دن بیچ خدمت حضرت عرش آشیانی کے رہا جو اوس سے کچھ خطا ہوئی تھی دلپر گران گذرا
چنانچہ بعد جلوس کے وہ رعایت کہ اوسکے خیال مین بھی نتھی اوسکے ساتھ فرمائی گئی یہانتک کہ ساتھ منصب پنجہزاری ذات اور تین ہزار
سوار کے سرفرازی بخشی اور شرح احوال اوسکی چند تقریبات سے اثناء نامہ اقبال مین لکھی گئی عمدہ عمدہ خدمتین کین کام مین بہت کد کرتا تھا کسب
قابلیت اور استعداد ذاتی اور دوسرے جزئیات سے کہ پیرایہ جوہر انسانی کا ہوتا ہی بے نصیب تھا اسی راہ مین ضعف دل بہم پونہچا چند روز
باوجود ضعف اور بیماری بدن کے بیچ رکاب سعادت مآب کے رہا جب ضعف زیادہ ہوا کلانور سے رخصت لیکر لاہور گیا اور وہان ساتھ
اجل طبعی کے فوت ہوا چوتھی تاریخ قلعہ رہتاس مین خیمہ ہوا قاسم خان کو ساتھ عنایت اسپ و شمشیر و پرم نرم خاصہ کے سرفراز کرکے طرف
لاہور کے رخصت کیا باغچہ سر راہ واقع تھا سیر شگوفون کی کی گئی اسی منزل مین تیہو بہم پونہچی گوشت اسکا کبک سے لذیذتر ہی پانچوین کو میرزا حسین
ولد میرزا رستم ساتھ منصب ہزاری ذات اور چار سو سوار کے ممتاز ہو کر طرف صوبہ دکن کے مقرر ہوا خواجہ عبد اللطیف قوش بیگی بھی ساتھ منصب

ہزاری ذات اور چار سو سوار کے سرفراز ہوا اس زمین مین ایک پھول اندر سفید اور باہر سرخ اور بعضے اندر سرخ اور باہر زرد نظر آیا فارسی مین لالۂ بیگانہ
کہتے ہین جیسے کنول مخصوص آب ہے اسی طرح یہ گل کنور مشہور ہے گل ہندی مین زمین کنول کہتے ہین روز مبارک شنبہ نوین کو عرضی دلاور خان حاکم
کشمیر کی خبر رسان فتح کشتوار کی ہوئی تفصیل اس اجمال کی بعد اسکے لکھی جائیگی فرمان مرحمت عنوان ساتھ خلعت خاصہ اور خنجر مرصع کے بھیجکر
محصول یک سالہ ولایت مفتوحہ کا بدلے اس پسندیدہ خدمت کے عنایت ہوا چودہوین کو مقام حسن ابدال مین منزل کی جو کیفیتین راہ اور منزلون
کی سفر کابل کے ضمن مین لکھی گیئین اب دوبارہ نہ لکھی جائینگی اور اس جا سے کشمیر تک منزل بمنزل لکھا جائیگا انشاء اللہ تعالی اوس تاریخ سے کہ
پیچ منزل اکبرپور کے ساتھ مبارکی اور خیریت کے کشتی سے باہر آئے حسن ابدال تک ایک سو اٹھتر کروہ مسافت بیچ عرصۂ اونتیس دن کے اونتالیس
کوچ اور ایک مقام مین طے ہوا اس منزل مین چشمۂ پرآب اور حوض نہایت لطافت مین واقع تھا دو روز مقام فرماکر روز مبارک شنبہ سولوین
تاریخ کو جشن وزن قمری نے ترتیب پائی سال پنجاہ و سوم قمری حساب سے عمر اس نیازمند درگاہ الٰہی کا شروع ہوا اس منزل مین کوہ اور تل
اور نشیب و فراز بہت درپیش تھا اور دفعۃً عبور لشکر ظفر پیکر کا دشوار تھا تو مقرر کیا کہ حضرت مریم الزمانی ساتھ دوسری بیگمون کے کتنے دن توقف
فرما کے ساتھ آسودگی کے تشریف لاوین مدار المہام اعتماد الدولہ و صادق خان بخشی و ارادت خان میرسامان ساتھ عملہ بیوتات اور کارخانجات
کے عبور کرین اور اسی طرح رستم مرزای صفوی اور خان اعظم اور ایک جماعت نے ساتھ بندون کے راہ پونچ سے رخصت پائی اور موکب اقبال نے
جریدہ ساتھ چند لوگون منظور بساط قرب اور خدمتگذارون ضروری کے روز جمعہ سترہوین کو ساڑھے تین کوس کوچ کرکے سلطان پور مین منزل کی
اسی تاریخ خبر فوت رانا امرسنگھ کی پونہچی کہ اودیپور مین ساتھ اجل طبعی کے مسافر راہ عدم ہوا جگت سنگھ پوتا اور بھیم سنگھ بیٹا اوسکا کہ ملازمت مین
رہتے تھے ساتھ خلعت کے سرفراز ہوے اور حکم ہوا کہ راجہ کشن داس فرمان مرحمت آمیز ساتھ خطاب رانا اور خلعت اور اسپ و فیل خاصہ کے واسطے
کنور کرن کے لیجا کر رسم تعزیت اور تہنیت کی پیش پونہچاوے یہان کے لوگون سے معلوم ہوا کہ بغیر برسات کے کہ ہرگز اثر ابر و بجلی کا نہین ہوتا ہے
ایک آواز مانند گرجنے کے اس پہاڑ سے آتی ہے اور اس پہاڑ کو گرج کہتے ہین بعد ایک دو سال کے البتہ ایسی صدا ظاہر ہوتی ہے اور اس بات کو
مکرر بیچ خدمت عرش آشیانی کے بھی سنا تھا اور خالی عجائب سے نہین تھا اس لیے لکھا گیا واللہ اعلم بالصواب اٹھارہوین کو ساڑھے چار کوس
چلکر موضع سنجی مین منزل کی اونیسوین کو پونے چار کوس چلکر نوشہرہ مین پونہچے کہ داخل دھنتور ہے عجب زمین سرسبز کہ جہان تک نظر پہونچتی تھی گل
تھل کنول شگفتہ تھے نہایت پسند آئے بیسوین کو کوچ کرکے موضع سہال مین ٹھہرے اور مہابت خان نے مرصع آلات و اقسام جواہر برابر ساٹھہ ہزار
روپیہ کے پیشکش کیے اس زمین مین ایک پھول مانند پھول ختمی کے ہے لیکن اوس سے چھوٹا اور درخت اوسکا شل درخت زردآلو کے نظر آیا مجموعہ
پھولون اوسکے کا ایک پھول معلوم ہوتا تھا اور نہایت خوشبودار تھا اکیسوین کو تین کوس طے کرکے موضع مالکلی مین اوترے اوسی روز مہابت خان
کو واسطے خدمت بنگش کے رخصت فرما کے اسپ و فیل خاصہ اور خلعت مع پوستین مرحمت کیا بائیسوین کو مینہ برسا وقت سحر کے برف پڑی جو
اکثر راہ بند تھی پانی سے لغزیدگی بہم پونہچی جانور لاغر جسجگہ گرے پھر نہ اوٹھے پچیس زنجیر فیل سرکار خاصہ کے لقصدق ہوے اور بسبب بارش کے
دو روز مقام کیا روز مبارک شنبہ تیئسوین کو سلطان حسین زمیندار پکلی نے دولت زمین بوسی کی حاصل کی یہ زمین داخل پکلی ہے عجائبات سے
یہ ہے کہ بیچ اوس وقت کے کہ حضرت عرش آشیانی جاتے تھے اسی منزل مین برف برسی تھی اور اب بھی برسی اور درمیان ان چند سال کے اصلا
نہ برسی بلکہ پانی بھی کم ہوا تھا چوبیسوین کو چار کوس طے کرکے موضع سواد نگر مین اوترے اس راہ مین اچمبہ بہت تھا درخت زردآلو اور شفتالو
جابجا شگفتہ تھے اور درخت صنوبر کے مانند سرو کے آنکھون کو فریب دیتے تھے پچیسوین کو باہر پکلی کے رونق افروز ہوا چھبیسوین کو شکار
کبک کرکے حسب التماس سلطان حسین کے اوسکے مکان مین تشریف لیجا کر پایۂ عزت اوسکے کا ہمعصرون سے زیادہ کیا اور حضرت عرش آشیانی
بھی پہلے اوسکے مکان مین تشریف لے گئے تھے قسم اسپ و خنجر و باز و جرہ پیشکش کیا اسپ و خنجر اوسیکو بخشکر فرمایا کہ باز و جرہ کو مستعد ہوکر

جس قدر آوین ملاحظے مین گذرا اکثر سے سرکار پکلی پینتیس کوس بیچ طول کے اور پچیس بیچ عرض کے ہی شرق رو کوہستان کشمیر مغرب رو اٹک
بنارس جانب شمال گنور اور جانب جنوب گکھر واقع ہی اس زمانے مین کہ صاحبقران گیتی ستان نے فتح ہندوستان کر کے طرف دار الملک توران
کے عنان اقبال پھیری کہتے ہین ان لوگون کو کہ ملازم رکاب تھے اس حدود مین مقام مرمت کر کے چھوڑ گئے ہین یہ لوگ کہتے ہین کہ ذات
ہماری قارلغ ہی لیکن نہین جانتے کہ اوس وقت مین سردار انکا کون تھا اور کیا نام رکھتا تھا اب لاہوری محض ہین اور بولی ال بھی بھی ہی اور حقیقت لوگون
دہنتھور کی بھی یہی ہی زمان عرش آشیانی مین شاہرخ نامی زمیندار دہنتھور کا تھا اب بہادر اولاد اوسکا اگرچہ باہم نسبت خویشی و قرابتی رکھتے ہین لیکن جھگڑا اور فساد ہمیشہ
زمینداروں کا ہی ہمیشہ بر سر حدود رہتا ہی اور وہ ہمیشہ دولت خواہ رہے ہین سلطان محمود پسر سلطان حسین اور شاہرخ ہر دو بیچ ملازمت
میری کے پہونچے باوجود اسکے کہ سلطان حسین ہفتاد سالہ ہی قواے ظاہری مین اصلا کچھ فرق نہ ہوا اور تاب و طاقت سواری کی اور تردد
کی جیسی کہ چاہیے ویسی ہی ہی اس جگہ خوراک لوگون کی بوزہ ہی بہت تند تر اوسکو نان اور برنج سے بناتے ہین اوسکو سر کہتے ہین اور
جسقدر پرانی ہو اچھی ہوتی ہی اور اس سر کو اندر مشک کے مونہ باندہکر دو سال یا تین سال گھر مین رکھتے ہین بعد ازان زلال اوسکا لیکر اوسکو
آچھی کہتے ہین اور آچھی دس سالہ بھی ہوتی ہی اور اقل مدت اوسکی ایک سال ہی سلطان محمود اس سر سے کاسہ کاسہ پیتا تھا اور جرعہ جرعہ کھینچتا تھا
سلطان حسین بھی پیتا ہی اور واسطے میرے قسم اعلے لایا ایکبار واسطے امتحان کے مینے بھی پی معلوم ہوا کہ کچھ بھنگ بھی ملاتے ہین خمار
زیادہ کرتی ہی اگر شراب نہو بیشک یہ بدل شراب کا ہوسکتی ہی زرد آلو اور شفتالو اور امرود بہت ہین لیکن جو تربیت نہین کرتے ہین چھوٹے اور
ترش ہوتے ہین گھر اور مکان دو منزلے لکڑیون کے ہین بطور اہل کشمیر کے جانور شکاری اور اسپ اور شتر اور گاو اور گاومیش اور بز اور مرغ
پالتے ہین اور لوگون نے عرض کی کہ چند منزل اس علاقہ کی آبادی کہ غلہ وغیرہ لشکر کو کفایت کرے نہین ہی حکم ہوا کہ پیش خانہ مختصر بقدر حاجت
اور کارخانجات ضروری ہمراہ لیکر فیلون کو تخفیف دین اور تین چار روز کے وقفہ سے آوین اور توشہ راہ لیوین اور ملازمان رکاب سے
چند آدمی چھانٹ کر باقیون کو چھوڑا کہ ساتھ سرکردگی خواجہ ابو الحسن بخشی کے چند منزل پیچھے آتے رہین سات سو زنجیر فیل واسطے
پیش خانہ اور کارخانجات ضروری کے لی گئین منصب سلطان حسین چار صدی ذات اور تین سو سوار کا تھا اب منصب اوسکا چھ صدی ذات اور
ساڑھے تین سو سوار کا مقرر ہوا اور خنجر مرصع اور خلعت و فیل مرحمت فرمایا بہادر دہنتھوری جو واسطے کمک لشکر بنگش کے مقرر تھا منصب اوسکا اصل و اضافہ
سے دو صدی ذات اور ایک سو سوار کا حکم ہوا اونتیسوین کو سوا پانچ کوس چلکر پل ندی نین سکھ سے گذر کر منزل کی آب ندی مذکور کا شمال سے
جانب جنوب بہتا ہی اور یہ ندی درمیان کوہ دار وسے کہ مابین ولایت بدخشان اور تبت کے واقع ہی نکلی ہی جو اس جگہ پانی اوسکا دو شاخ ہی
واسطے عبور لشکر منصور کے دو پل لکڑی کے بنائے طول ایک کا اٹھارہ گز اور دوسرا چودہ گز اور عرض ہر ایک کا پانچ گز اور اس ملک مین
طریق بنانے پل کا یہ ہی کہ درخت شاخدار اوپر منہ پانی کے ڈالتے ہین اور دونون سرے اوسکے ساتھ پتھر کے باندہکر استحکام دیتے ہین
اور تختے چوب کے بڑے اوپر اوسکے ڈال کر ساتھ میخون اور رسیون کے مضبوط کرتے ہین اور ساتھ تھوڑی مرمت کے سالہا سال رہتا ہی القصہ
ہاتھیون کو پایاب گذار کر سوار و پیادہ پل سے گذرے سلطان محمود نے نام اس ندی کا نین سکھ رکھا یعنی راحت چشم تیسوین مبارک شنبہ کو ساڑھے
تین کوس چلکر اوپر لب ندی کشن گنگا کے منزل ہوئی اس راہ مین کوتل واقع ہی بنہایت بلند ارتفاع اوسکا ڈیڑہ کوس کا اور نشیب بھی اوتنا ہی اور
یہ ساتھ نام بھیم درنگ کے مشہور ہی اور پل سے گذر کر ایک چشمہ ہی نہایت لطیف اور پاکیزہ لب آب پر چند پیالے پیکر وقت شام کے منزل پر
پہونچے ایک پل تھا قدیم سے چوّن گز طول اوسکا ڈیڑہ گز عرض کہ پیادہ اوس پر گذرتے تھے حسب الحکم پل دوسرا برابر اوسکے طیار ہوا طول اوسکا
ترپن گز اور عرض تین گز جو آب عمیق اور تند تھا ہاتھیون کو برہنہ چھوڑ کر سوار و پیادہ اور گھوڑے پل سے گذرے موافق حکم عرش آشیانی
کے ایک سراے پتھر چونے سے نہایت مضبوط اوپر ٹیلے کے لب آب طیار ہوئی تھی ایک دن تحویل آفتاب مین رہا تھا معتمد خان کو

آگے روانہ کیا کہ واسطے تخت پر بیٹھنے اور طیاری جشن نوروز کے زمین بلند عمدہ تلاش کرے اتفاقاً بعد گذرنے کے پل سے ایک ٹیلہ صاف لب آب پر تھا سبز اور خرم اوپر اوسکے ایک سطح پچاس گز کا گویا کہ کارفرمایان قضا و قدر نے واسطے ایسے ہی دن کے طیار کیا تھا مشارالیہ نے لوازم جشن نوروزی کے اوس پشتہ پر آراستہ کیے تھے نہایت مستحسن پڑا معتمد خان مورد تحسین و آفرین کا ہوا کشن گنگا کی طرف جنوب سے آتی ہے اور شمال کو جاتی ہے اور ندی بہت اور شرق سے آکر کشن گنگا مین ملکر طرف شمال کے بہتی ہے +

پندرھوان جشن نوروز کا جلوس مبارک سے

تحویل آفتاب کی برج حمل مین دن جمعہ کے پندرھوین[۱۵] تاریخ ربیع الاول ۱۰۲۹ھ ہجری کو بعد گذرنے ساڑھے بارہ گھڑی دن کے کہ پانچ ساعت نجوم کی ہوتی ہین واقع ہوئی اور پندرھوان سال جلوس اس نیازمند سے ساتھ مبارکی کے شروع ہوا دوسری کو چار کوس و نیم پاو چلکر موضع کرہ مین منزل ہوئی اس راہ مین فراز و نشیب تھا لیکن کچھ تھپر تھے طاؤس اور تیتر سیاہ اور لنگور کہ بیچ ولایت گرم کے ہوتے ہین دیکھے گئے ظاہرا سرد مین بھی ہوتے ہونگے یہان سے کشمیر تک ہر جگہ رستہ اوپر کنارے دریاے بہٹ کے ہے اور دونون طرف کوہ واقع ہے اور تہ درہ سے پانی نہایت تند و پرجوش و خروش گذرتا ہے کیسا ہی ہاتھی ہو فی الفور پھسل کر گر پڑے اور سنگ آبی بھی رکتا ہے تیسری کو ساڑھے چار کوس چلکر موسران مین پہونچے رات کو جو سوداگر کہ پرگنہ بارہ مولہ مین رہتے تھے ملازمت مین آئے وجہ تسمیہ بارہ مولہ کی پوچھی عرض کیے کہ باراہ زبان ہندی مین خوک کو کہتے ہین اور مولہ جگہ کو اور جملہ اوتار ہنود سے ایک اوتار باراہ ہے اور باراہ مولہ کثرت استعمال سے بارہ مولہ ہوگیا چوتھی کو ڈھائی کوس چلکر بھولباس مین اوترے جو یہ پہاڑ نہایت تنگ اور دشوار گذار معلوم ہوتے تھے اور بسبب ہجوم کے عبور تکلیف سے ہوتا اس لیے معتمد خان کو حکم فرمایا کہ سوا آصف خان اور چند خدمتگارون ضروری کے کوئی ہمراہ رکاب ہمارے نہ چلے اور لشکر کو ہم سے ایک منزل پیچھے لاوین اتفاقاً مشارالیہ ڈیرہ اپنا پہلے اس حکم کے روانہ کرچکا تھا اپنے آدمیون کو لکھا کہ میرے باب مین ایسا حکم ہوا تم جس جگہ تک کہ پہونچے ہو وہین پر توقف کرو اوسکے ہمراہ درون نے نیچے کوتل بھولباس کے یہ خبر سنکر اوسی جا ڈیرہ کیا جبکہ لشکر ظفر پیکر قریب ڈیرے اوسکے کے پہونچا برف و باران برسنا شروع ہوا ہنوز ایک میدان راہ طے نہوا تھا کہ ڈیرہ اوسکا نمایان ہوا ظہور اس موہبت عظمی کا اتفاقات غیبی سے جان کر ہمراہ اہل محل کے بیچ منزل مشارالیہ کے اوترکر آسیب سرما و برف سے محفوظ رہے بھائیون اوسکے نے حسب الحکم واسطے طلب اوسکے کے آدمی دوڑائے جبکہ یہ مژدہ اوسکو پہونچا اور ہاتھیون نے اور پیش خانہ نے کوتل پا کر رستہ تنگ کر دیا تھا جو سوار گذرنا دشوار تھا اسیلیے نہایت شوق و ذوق سے پیادہ پا سروپا مین تیز تگ کے دو گھڑی مین ڈھائی کوس مسافت طے کر کے اپنے کو ملازمت مین پہونچایا اور زبان حال سے یہ بیت پڑھتا تھا ؎ آمد خیالت نیم شب جانان دم گشتم خجل + خجلت بود درویش را کہ چو مہمان در رسد + جو کچھ اوسکی بساط مین موجود تھا نقد و جنس و صامت و ناطق سے تفصیل کرکے برسم پا انداز پیش کیا سب اوسکو بخشکر فرمایا کہ متاع دنیا ہماری چشم ہمت مین ہیچ ہے جوہر اخلاص کو ساتھ بہای گران کے خریدار ہون اس اتفاق کو اصل اخلاص اور تائید بخت اوسکے سے جاننا چاہیے کہ مجھسے بادشاہ نے ساتھ اہل حرم کے بیچ اوسکے گھر کے ایک رات دن آرام پایا پانچوین کو موضع کہائی مین منزل کی جو سر دریا کے پنے تھا معتمد خان کو مرحمت کیا اور منصب اوسکا مع اصل و اضافہ ڈیڑھ ہزاری ذات اور ڈیڑھ ہزار سوار کا مقرر کیا یہان سے سرحد کشمیر کی ہے اور اسی کوتل بھولباس پر یعقوب پسر یوسف خان نے ساتھ افواج منصورہ حضرت عرش آشیانی کے کہ راجہ بھگوان داس باپ راجہ مان سنگھ کا سردار تھا لڑائی کی تھی اسی روز خبر سہراب خان پسر مرزا رستم کی پہونچی کہ آب بہٹ مین غریق بحر فنا کا ہوا تفصیل اوسکی یہ ہے کہ حسب الحکم ایک منزل پیچھے آتا تھا واسطے غسل کے دریاے مذکور مین گیا باوجودیکہ گرم میسر تھا اور لوگون نے بہت سمجھایا کہ ہرگز ایسے دریا عمیق مین کہ ہاتھی جسمین بہا دین جانا آپ کو نچاہیے نمانا اور اپنے پیرنے پر غرور کرکے ایک آدمی دوسرا کہ وہ بھی پیرنے مین چست چالاک

وجہ تسمیہ بارہ مولہ

ہمراہ لیکر آپ کو دریا مین ڈالا اور تیرنا شروع کیا جو ساغر حیات اوسکے کا بادۂ موت سے قضا و قدر نے بھر گیا تھا موج دریا نے سنبھلنے نہ دیا ہر چند ہاتھ پیر
مارے بیکار رہے اور غرق بحر فنا ہوا امیر زادہ رستم نے سننے اس خبر وحشت اثر سے جو کہ الفت اور تعلق اور محبت اوس فرزند سے رکھتا تھا جامۂ شکیبائی
چاک کرکے بیتاب ہوا اور ہمراہ جمیع متعلقون کے لباس ماتمی پہنا سر و پا برہنہ متوجہ ملازمت کا ہوا اور عمر اوسکی چھبیس سال کی تھی فن بندوق مین شاگرد
رشید باپ اپنے کا تھا سواری فیل وار اوہ خوب جانتا تھا منزل گجرات مین اکثر اوقات حکم ہوتا کہ آگے فیل خاصہ کے سوار ہووے اور سپاہگری مین
بہت چالاک تھا چھٹی کو تین کوس چلکر موضع ریوند مین منزل ہوئی روز مبارک شنبہ ساتوین کو کوتل کوارمت سے عبور فرماکر موضع وجھہ مین نزول
اقبال ہوا اور کوتل کوارمت اور کوتلون سے سخت تر ہے آٹھوین کو چار کوس طے کرکے موضع بلتار مین ڈیرہ ہوا اس راہ مین کوتل کوئی نتھا کچھہ سعت
رکھتا تھا کہ صحرا صحرا شگوفہ اور قسم قسم کے پھول اور نرگس اور بنفشہ اور عجیب عجیب پھول کہ مخصوص اس ملک کے ہین نظر آئے اون مین سے
ایک پھول بہت عجیب نارنجی رنگ کہ پانچ چھہ پھول اکٹھے سرنگون کھلے ہوے اون مین چند سبز پتے نکلے ہوے بطور گل اناس کے نالس مین
پھول کا بولا نیک ہے اور پھول دوسرا شکل لوبی کے کہ گرد اوسکے باریک باریک پھول یاسمین رنگ اور بعضے نیلے اور بعضے سرخ اور اندر زرد نقطہ
نہایت خوشنما اور موزون نام اوسکا لدر پوش تھا ارغوان زرد بھی اس راہ مین بہت ہین اور گل کشمیر حد حساب سے زیادہ ہین کس کسکو بیان کرون
جو امتیاز رکھتے تھے لکھے گئے اور اسی راہ مین ایک چشمہ واقع ہے کہ جای بلند سے گرتا ہے ایسا اور نہ دیکھا گیا لحظہ بھر توقف کرکے دل کو ساتھ دیکھنے
اوسکے خوش و خرم کیا نوین روز چار کوس طے کرکے بارہ مولہ مین پونہچے یہ قصبون کشمیر سے ہے اور یہان سے کشمیر تک چودہ کوس زمین ہے
اور آب بہت کی لب پر واقع ہے اور اکثر سوداگر کشمیر کے اسمین رہتے ہین اور لب آب مذکور پر اونہون نے منازل اور مساجد بنائی ہین آسودگی اور
مرفہ الحالی مین بسر کرتے ہین حسب الحکم پہلے سے واسطے عبور لشکر کے کشتیان طیار کرکے بر لب آب رکھی تھین جو ساعت روز دوشنبہ واسطے
آنے کے مقرر ہوئی دوپہر کو بیچ شہاب الدین پور کے آیا اور اسی روز دلاورخان کاکر حاکم کشمیر نے کشتوار سے پہونچکر دولت آستان بوس کی پائی
ساتھ عواطف روز افزون شاہانہ اور گوناگون نوازش خسروانہ کے سربلند ہوا الحق ایسی خدمت کو اسی طرح چاہیے پیش پونہچانا امید کہ حضرت واہب العطایا
جمیع بندہاے با اخلاص کو جبین افروز عزت کا کرے کشتوار کشمیر سے طرف جنوب کے واقع ہے تاریخ دسوین شہریور سن چودھوین کو دلاورخان نے
ساتھ دس ہزار سوار و پیادہ جنگی کے عزیمت فتح کشتوار کی پیش نہاد ہمت کرکے حسن نام لڑکے اپنے کو ساتھ گرد علی میر بحر کے واسطے محافظت شہر
اور حراست سرحدون کے مقرر کیا اور جو گوہر چک اور ایبہ چک مدعی مداشت کشمیر کے ہوکر گشتہ وادی ادبار کے تھے اسلیے اوسنے ایک شخص کو
برادرون اپنے سے ساتھ ایک جماعت کے مقام دیسو مین کہ متصل کوتل پیر پنجال کے ہے واسطے احتیاط کے چھوڑا اور منزل مذکور سے تقسیم
افواج کرکے آپ ساتھ ایک جماعت کے بیچ راہ سنگین پور کے دو ڈلا اور جلال نام فرزند رشید اپنے کو ساتھ نصراللہ عرب اور علی ملک کشمیری
اور ایک جماعت بندہاے جہانگیری کی بیچ رستہ دوسرے کے مقرر فرمایا اور جمال نام پسر کلان اپنے کو ساتھ ایک گروہ جوانون کار طلب کے ہراول
فوج اپنے کا مقرر کیا اسی طرح دو فوجین دوسری داہنی بائین اپنے مقرر کین اور کہدیا کہ چلین جو راہ برآمد سوارون کی نتھی چند اسپ واسطے
اوسکے ہمراہ لیکے اسپان سپاہ کو بیچ کل باز مقام کے چھوڑ کر کشمیر کو پونہچا اور جوانان کار طلب کمر بستہ اور بلندی کوہ سے کے آسنے اور غازیان
لشکر اسلام ساتھ کافرون بد سرانجام کے منزل بمنزل لڑتے ہوے نرکوٹ تک کہ ایک مقام محکم غنیم سے تھا دوڑے اوس جا فوج جلال و جمال
کہ راہون مختلف سے مقرر ہوئی تھی ملی اور مخالفان برگشتہ روزگار تاب مقاومت کی نلا کے بھاگتی نظر آئی اور بہادران جان نثار نشیب و فراز
بہت طے کرکے مارتے ہوے دریاے مرتک دوڑے اور لب آب مذکور بہت کشت و خون ہوا اور لشکر اسلام نے ترددات پسندیدہ
کرکے ایبہ چک اور بہت سے اہل ادبار کو قتل کیا اور گشتہ ہونے ماہیہ ایبہ کے سے وہ بھاگ نکلے اور پل سے گنکر نیچے بندکوٹ کے تھے
پھر ایک جماعت بہادران تیز جلو نے پل سے گذرنا چاہا سر پل جنگ عظیم واقع ہوئی اور چند لوگ شہید ہوے اسی طرح بیس روز تک بند رہے

سعی و کوشش بیچ عبور پانی کے کرتے تھے اور کافر تیرہ بخت ہجوم لاکر واسطے دفع کرنے اونکے کے تقصیر نکرتے یہان تک کہ دلاور خان
استحکام تھانہ جات اور سرانجام زاد راہ سے خاطر جمع کرکے ساتھ لشکر فیروزی اثر کے ملا اور راجہ نے حیلہ سازی اور روباہ بازی سے وکلا اپنے
کو نزدیک دلاور خان کے بھیجکر التماس کی کہ بھائی اپنے کو ساتھ پیشکش کے بیچ درگاہ کے بھیجتا ہون جو گناہ میرے معاف ہون اور خوف و
ہراس دل میرے سے دور ہو تو مین خود بھی درگاہ گیتی پناہ مین جاکر سعادت آستان بوسی کی حاصل کرون دلاور خان نے سخن فریب آمیز
اوسکا نہ سنکر نقد فرصت کو ہاتھ سے نہ دیکر فرستادہای راجہ کو بے حصول مقصود رخصت فرما کے واسطے عبور آب کے اہتمام شایستہ کیا۔
جمال خان پسر کلان اوسکے نے ساتھ ایک جماعت شجاع و بہادر کے اوپر پانی کے جاکر ساتھ شناوری اور دلاوری کے اوس دریاے ذخار
خونخوار سے عبور کیا اور ساتھ مخالفون کے جنگ سخت سے مقابل ہوا اور بندہاے جانباز نے اس طرف سے ہجوم لاکر کار اوپر اہل ادبار کے
تنگ کیا اونھون نے جب طاقت مقاومت کی نہ دیکھی تختہ پل کو توڑکر راہ گریز آگے پکڑی اور بندہاے نصرت قرین نے پھر پل کو مضبوط کرکے
بقیہ لشکر کو عبور کرایا دلاور خان نے بھندر کوٹ مین لشکر اقبال کو آراستگی دی اور آب مذکور سے دریاے چناب تک کہ بازوی اونکا ہے
کاہی مسافت بقدر دو تیر کے ہوگی اور اوپر کنارہ آب چناب کے ایک پہاڑ ہے بلند اور عبور اوس آب سے نہایت دشوار لہذا واسطے آمد و رفت
پیادون کے طنابین تری تعبیہ کرکے لکڑیان مقدار ایک ہاتھ کے اوپر دونون طنابون کے رکھین اور پہلو ایک دوسرے کا محکم باندھکر ایک سر
طناب کو اوپر چوٹی پہاڑ کے اور دوسرے کو اوس طرف پانی کے مضبوط کیا اور طنابین دوسری ایک گز اوس سے بلند تر کھڑی کین کہ پیادے
پاون اپنا اوپر اوس چوب کے رکھکر ہر دو نون ہاتھون سے طناب بالا کو پکڑ کر بلندی کوہ سے نیچے کو آوین تا پانی سے گذرین اور اسکو لوگ
کوہستانی اپنی اصطلاح مین زمپہ کہتے ہین جس جا گمان زمپہ باندھنے کا تھا اوس جگہ کو ساتھ بندوقچیون اور تیراندازون اور مردم کارگذاری
مضبوطی کرکے بے فکر ہو گئے تھے دلاور خان نے جالا بناکر ایک رات اپنے جوانون دلیر کار طلب کو اوپر جالے کے بٹھاکر چاہا کہ پانی سے گذارین
جو پانی نہایت تند اور تیز تھا جالہ سیل فنا مین گیا اور اسمین نفر اون جوانون سے غریق دریاے فنا ہوے اور درجہ شہادت کو پہنچے اور
دس آدمی ساتھ بازوے شناوری کے سلامت اوپر کنارے کے آئے اور دو آدمی بیچ چنگل ارباب ضلالت کے گرفتار ہوے القصہ
دلاور خان چار مہینے اور دس دن تک بیچ بھندر کوٹ کے پامردی سے سعی بیچ گذرنے کے کرتا تھا کوئی تدبیر میسر ہوا اور بطرف مقصود کے نہ پہنچتا تھا
ایک زمیندار نے رہبری کی اور جس جا کہ مخالفون کو گمان عبور کا نہ تھا زمپہ باندھکر آدھی رات کو جلال پسر دلاور خان ساتھ چند لوگون بندون
درگاہ اور ایک جماعت افغانون کے قریب دو سو نفر ہمراہ لیکر ساتھ سلامتی کے گذرے وقت سحر کے بیخبر اوپر سر راجہ کے پہونچکر کرناے فتح
کا بلند آوازہ کیا جو لوگ کہ گرد و پیش راجہ کے تھے درمیان خواب اور بیداری کے پریشان باہر آئے اکثر قتل ہوے اور بقیۃ السیف جان
اپنی اوس ورطہ بلا سے باہر لائے اوس کشت و خون مین ایک نے سپاہیون مین سے پاس راجہ کے پہونچکر چاہا کہ زخم شمشیر سے کام اوسکا تمام
کرے راجہ نے فریاد کی کہ مین راجہ ہون مجکو زندہ نزدیک دلاور خان کے لیچلو لوگون نے ہجوم کرکے دستگیری کی بعد گرفتار ہونے راجہ کے
قریبون اور منتسبون سے جو شخص کہ تھا آپ کو گوشہ عافیت مین چھپایا دلاور خان نے سنتے خوشخبری اس فتح و فیروزی سے سجدات شکر
ادا کرکے ہمراہ لشکر ظفر پیکر کے عبور کرکے بیچ مندل مبارک کے کہ مقام صدر اوس ملک کا ہے آیا کنارے پانی سے اس جا تک مسافت تین کوس
واقع ہے دختر سنگرام راجہ جمو اور دختر سورج مل مرزود پسر راجہ باسو اسکے گھر مین تھی اور دختر سنگرام سے فرزند رکھتا تھا پیشتر فتح ہونے کے
عیال اپنے کو از روے احتیاط بیچ پناہ راجہ جسدال اور دوسرے زمیندار کے بھیجا تھا جب لشکر منصور نزدیک پہونچا دلاور خان حسب الحکم
راجہ کو ہمراہ لیکر متوجہ آستان بوسی کا ہوا نصر اللہ عرب کو ساتھ ایک جماعت کے سوار و پیادے سے واسطے حراست اس ملک کے چھوڑا
الغرض بیچ کشتوار کے گیہون اور جو اور عدس اور ماش اور ارزن بہت ہوتا ہے بخلاف کشمیر کے اور چاول کم ہوتے ہین زعفران یہان کا کشمیر

کی زعفران سے بہتر ہی اور قریب ایک سو کے باز وجرہ پکڑتے تابع اور ترنج اور تربوز اعلی قسم کے ہین اور دوسرے میوہ جات مثل انگور و شفتالو
وزردآلو وامرود کے ترش ہوتا ہی اگر پرورش وپیوند کرین ممکن ہی کہ اچھے ہوجاوین ششنی روپیہ جاری کیا ہوا حکام کشمیر کا ایک روپیہ مین
ڈیڑہ ششنی ملتا ہی سواد کشمیر مین پندرہ ششنی کہ برابر دس روپیہ کے ہین ساتھہ ایک مہر بادشاہی کے حساب کرتے ہین اور رسم محصول زراعت کی بھی
نہین ہر ایک گھر سے بیچ ایک سال کے چھہ ششنی لیتے ہین زعفران کو بیچ علوفہ ایک جماعت راجپوتون اور سات سو نفر گولہ اندازون کے کہ قدیم سے
نوکر ہین تنخواہ مین کر دیتا ہی وقت فروخت ہونے زعفران کے خریدار سے اوپر ہر ایک من کے کہ عبارت دو سیر سے ہی چار روپیہ لیتے ہین اور کلیہ
حاصل راجہ کا اوپر جرمانہ کے ہی ساتھہ تھوڑی تقصیر کے کل مبلغ لی القیاس سب طرف سے ایک لاکھہ روپیہ تخمیناً زر حاصل اوسکے کا ہوجاتا ہی اور
وقت برآمد کام کے چھہ سات ہزار پیادہ جمع ہوجاتا ہی اور گھوڑے کم ہین قریب پچاس گھوڑون کے راجہ اور اوسکے کامدارون کے
پاس ہون گے محصول یکسالہ بطور انعام دلاور خان کو مرحمت ہوا اور از روے تخمینہ کے جاگیر ہزاری ذات اور ہزار سوار ساتھہ ضابطہ
جہانگیری کے ہوے اور جب اہل کچہری بندوبست باندہ کر واسطے جاگیردار کے تنخواہ مقرر کرینگے اوس وقت حقیقت قرار واقعی ظاہر ہوگی
کہ کس قدر ہی گیارہوین کو دو پہر پر چار بجے ساتھہ مبارکی اور سلامتی کے بیچ عمارت کے کہ نئی اوپر کنارے تال کے بنی تھین اوترا لشکر ظفر پیکر
کا ہوا ساتھہ حکم حضرت عرش آشیانی کے قلعہ سنگ اور آہک سے نہایت محکم بنا تھا لیکن اب تک ناتمام تھا ایک طرف اوسکا باقی تھا امید
کہ بعد اوسکے تمامیت کو پونہچے مقام حسن ابدال سے کشمیر تک جس رستے سے کہ ہم آئے پچھتر کوس کی مسافت کہ ساتھہ اونیس کوچ اور چھہ مقام
کے قطع کیا اور دار الخلافت آگرہ سے کشمیر تک ڈیڑہ سو اٹھارہ روز مین تین سو اور چھہتر کوس زمین ساتھہ ایک سو اور دو کوچ اور ترسٹھہ مقام
کے طے کی اور راہ خشکی سے کہ گذر عام اور راہ مشہور ہی تین سو ساڑھے چار کوس ہی بارہوین کو دلاور خان حسب الحکم راجہ کشتوار کو مسلسل حضور مین
لایا اور سعادت آستان بوسی حاصل کی خالی وجاہت سے نہ تھا اور پوشاک مثل ہند کے اور زبان کشمیری اور ہندی دونون جانتا تھا بخلاف
اور زمیندارون اس حدود کے فی الجملہ شہری ظاہر ہوا حکم فرمایا کہ باوجود تقصیر اور گناہ کے اگر فرزند اپنے بیچ درگاہ کے حاضر کرے حبس وقید سے
نجات پاوے اور بیچ سایہ دولت ابد قرین کے آسودہ اور فارغ البال روزگار بسر لیجاوے والا بیچ ایک قلعے کے قلعون ہندوستان سے
ہمیشہ محبوس رہیگا عرض کی کہ اہل وعیال اور فرزندون کو بیچ ملازمت جان پناہ کے لاتا ہون اور امیدوار رحمت حضرت کا ہون جو کچھ حکم ہو
اب مجمل احوال اوضاع اور خصوصیات ملک کشمیر کا مرقوم ہوتا ہی کشمیر ولایت چہارم سے ہی عرض اوسکا خط استوا سے پینتیس درجہ ہی اور طول اوسکا
جزایر سفید سے ایک سو پانچ درجے قدیم سے یہ ملک بیچ تصرف راجون کے رہا ہی مدت حکومت اونکے کی چار ہزار سال ہی اور کیفیت احوال اور
اسامی اونکی بیچ تاریخ راجہ ترنگ کے کہ ساتھہ حکم حضرت عرش آشیانی کے زبان ہندی سے فارسی مین ترجمہ ہوا مفصل مرقوم ہی اور تاریخ سن
سات سو بارہ ہجری مین ساتھہ نور اسلام کے رونق پائی اور بتیس آدمی نے اہل اسلام سے مدت دو سو بیاسی سال حکومت اوس ملک کی کی ہے
یہان تک کہ بیچ تاریخ نو سو چورانوے ہجری کے حضرت عرش آشیانی نے فتح فرمایا اور اوس تاریخ سے اب تک کہ اسی سال گذرے بیچ تصرف
اولیای دولت کے ہی ملک کشمیر طول مین کوتل بہولیاس سے تنبے تک چھپن کوس جہانگیری ہی اور عرض مین ستایس کوس سے زیادہ نہین
شیخ ابو الفضل نے بیچ اکبرنامہ کے ساتھہ تخمینہ اور قیاس کے لکھا ہی کہ طول ملک کشمیر دریاے کشن گنگا سے تنبے تک ایک سو اور بیس کوس ہی اور
عرض دس سے کمتر نہین اور پچیس سے زیادہ نہین اسیلیے مینے واسطے احتیاط اور اعتماد کے ایک جماعت آدمیون معتمد کاردان سے مقرر فرمائی
کہ طول وعرض کو طناب سے ناپین تا حقیقت اوسکی قرار واقعی لکھی جاوے حاصل کلام کا جو شیخ نے ایک سو بیس کروہ لکھا تھا سٹھہ کوس نکلے
اور جو قرار دیا تھا کہ حد ہر ملک اوس جا تک ہی کہ لوگ ساتھہ اوس زبان کے متکلم ہووین اس سبب بہولیاس سے کہ گیارہ کوس اس طرف کشن گنگا ہی
سرحد کشمیر مقرر ہوا اس حساب سے چھپن کوس ہوتے ہین اور عرض مین دو کوس سے زیادہ تفاوت نہین نکلا اور کوس میرے عہد مین

موافق ضابطہ معمولی حضرت عرش آشیانی کے ہی ہر کوس پانچہزار گز ہی اور ایک گز دو گز شرعی کے مثل ہوتا ہی اور گز چوبیں انگشت کا ہوتا ہی اور جس جا کوس یا گز ذکر کیا گیا مراد اسی کوس اور گز سے ہی اور نام شہر کا سری نگر ہی اور دریاے بہت درمیان آبادی کے گذرتا ہی اور سرچشمہ اوسکے کو ویرناگ کہتے ہین شہر سے چودہ کوس بطرف جنوب ہی اور سات حکم اس بنیاز مند کے اوپر سر اوس چشمہ کے ایک عمارت اور ایک باغ مرتب ہوا اور درمیان شہر کے چار پل سنگ اور چوب سے نہایت مضبوط بنے ہین کہ لوگ اونپر سے بے تکلف آمد و رفت رکھتے ہین پل کو اصطلاح مین یہان کدل کہتے ہین اور شہر مین ایک مسجد ہی نہایت عالی آثار سلطان سکندر سے کہ ۷۹۵ھ مین تیار ہوے بعد ایک مدت کے جل گئی اور پہر سلطان حسین نے ترتیب کی ابھی طیار نہ ہوئی تھی کہ قصر حیات اوسکے کا ہیچ سے گرا اور سن نوسو نو مین ابراہیم ماکری وزیر سلطان حسین نے حسن انجام اور آراستگی بخشی اوس تاریخ سے اب تک ایک سو بیس سال گذرے ہین کہ قائم ہی محراب سے دیوار شرقی تک ایکسو پینتالیس گز اور عرض ایک سو چالیس ہی مشتمل اوپر چار طاق کے اور اطراف ایوان اور ستونون عالی کے نقش و نگار کیا ہوا واقعی حکام کشمیر سے یہی ایک نشانی باقی ہی میر سید علی صاحب ہمدانی قدس سرہ چند روز اس جا رہے ہین ایک خانقاہ اونکی بنائی ہوئی ہی متصل شہر وولر کول کے پانی سے لبالب رہتی ہی اور کچھ تغیر نہین پاتے اور مدار آمد و رفت لوگون کے اور لانے غلہ اور لکڑی کا اوپر کشتی کے ہی تمام شہر اور پرگنات مین پانچہزار اور سات سو کشتی اور سات ہزار اور چار سو ملاح شمار مین آئے کل ولایت کشمیر اڑتیس پرگنون کی ہی اور او سکو دو نصف اوسکا کیا ہی بالای آب کو امراج کہتے ہین اور پایان آب کو کاراج ضبط زمین اور دستور زر و سیم کی اس ملک مین رسم نہین مگر تھوڑی تمام جہات سے نقد اور جنس کو ساتھ تول کے وہان کے حساب کرتے ہین ہر تودہ تین من اور آٹھ سیر ہی بوزن حال کشمیری لوگ دو سیر کو ایک من اعتبار کرتے ہین اور چار من کو کہ آٹھ سیر ہوتے ہین ایک ترگ اور کل جمع ولایت کشمیر کی تیس لاکھ تریسٹھ ہزار پچاس خروار گیارہ ترگ ہی کہ بحساب نقدی سات کروڑ چالیس لاکھ ستر ہزار دام ہوتے ہین بموجب ضابطہ حال جگہ آٹھ ہزار پانسو ساٹھ کی ہی رستہ آنے کشمیر کا نہایت سخت ہی بہتر پیر پنجال کا بہیر اور پکلی ہی اگرچہ رستہ بہیر کا نزدیک زیادہ ہی لیکن اگر کوئی چاہے کشمیر کی بہار دیکھنا تو وہ منحصر رستہ پکلی مین ہی کہ دوسرے رستے اس موسم مین برف سے مالامال ہوتے ہین اگر کوئی کشمیر کی تعریف و توصیف لکھنا چاہے تو دفتر کے دفتر چاہیئن مگر ناچار کچھ تھوڑا سا احوال اور خصوصیات اوسکے سے تحریر کلک بیان ہوتا ہی کشمیر ایک باغ ہی ہمیشہ بہار یا ایک قلعہ ہی آہنی حصار کہ بادشاہون کے لیے ایک گلشن ہی عشرت افزا اور درویشون کے لیے خلوت خانہ ہی دلکشا چمن خوش اور شادابی دلکش اوسکی شرح و بیان سے باہر اور آب روان چشمہ جاری اوسکے حساب و شمار سے مستغنی انواع گل و اقسام ریاحین اوس سے زیادہ ہین کہ حیطہ شمار مین آوین موسم بہار جان نگار مین کوہ اور جنگل اقسام شگوفون سے مالامال در و دیوار اور صحن اور چھتین گھرون کی مشعل لالہ سے بزم افروز اور ملکون سطح اور سبزہ گون ہر جا بر کا کیا بیان ہی

شدہ جلوہ گر نازنینان باغ
رخ آراستہ ہر یکی چون چراغ
شدہ مشکبو غنچہ در زیر پوست
چو تعویذ مشکین بازوی دوست
غزلخوان بلبل صبح خیز
تمنای میخوارگان کردہ تیز
بہر چشمہ منقار لعل آب گیر
چو مقراض زرین بقطع حریر
بساط گل و سبزہ گلشن شدہ
چراغ گل از باد روشن شدہ
بنفشہ سر زلف را خم زدہ
گرہ در دل غنچہ محکم زدہ

سب اقسام سے عمدہ شگوفہ بادام اور شفتالو کا ہی باہر کے کوہستان مین ابتدا شگوفون کی غرہ اسفندار مذ مین ہوتی ہی ملک کشمیر مین بیچ اوایل فروردین کے اور شہر کے باغون مین نوین اور دسوین تک ماہ مذکور کی اور انجام شگوفہ متصل ہوتا ہی ساتھ آغاز یاسمن کبود کے بیچ خدمت والد بزرگوار کے چند بار سیر زعفران زار اور تماشا خزان کا کیا تھا الحمد للہ کہ اب کی مرتبہ زعفران بہار کا پایا اور خوبیان خزان کی اوسکے موقع پر لکھی جاینگی عمارات کشمیر کی سب لکڑی ہی ہین دو منزلے سہ منزلے چو منزلے ہوتے ہین اور چھت پر مٹی ڈالکر پیاز لالہ وچوغاشی بوتے ہین اور وہ سال بسال موسم بہار مین کہلتے ہین اور نہایت خوشنما ہین یہ تصرف خاص اہل کشمیر ہی اب کے سال

بیچ باغیچہ خاص و تنخانہ اور جامع مسجد کے چھت پر لالہ نہایت عمدہ کھلا یاسمن کبود باغات مین بکثرت ہی اور یاسمن سفید جسکو اہل ہند چنبیلی کہتے ہین بہت
خوشبودار اور دوسری قسم صندلی رنگ بھی نہایت خوشبو دار ہی اور یہ خاصکر کشمیر مین ہوتی ہی اور گل سرخ کئی قسم کے نظر آئے ایک قسم نہایت خوشبو
اور دوسرا صندلی رنگ ہو اوسکی غایت لطافت و نزاکت مین درخت اوسکا بھی مشابہ گل سرخ کے اور گل سوسن دو طرح کا ہوتا ہی جو باغون کے
مین ہی وہ کثرت سے ہی بڑا اور سبز رنگ اور دوسرا قسم جنگلی اگرچہ وہ کم رنگ ہی مگر نہایت خوشبودار ہی اور گل جعفری بڑا اور خوشبودار ہی اور اوسکا قد
آدم سے بڑھ جاتا ہی مگر بعضے سالون مین جب بڑا ہوکر پھول لاتا ہی تو اوس مین گرمی پیدا ہوتی ہی اور پھول ہا اوسکی گرمی جلا آن کر اوسکو خشک کر دیتی ہی چنانچہ
ایکی سال ایسا ہی ہوا اور جس قدر گل کہ نواح کشمیر مین نظر سے گذرے حساب و شمار سے باہر ہین جو کہ نادر العصر اوستاد منصور نقاش نے شبیہ کھینچی ہی
وہ ایک سو گل سے زیادہ ہین اور پہلے عہد دولت حضرت عرش آشیانی سے شاہ آلو بالکل نتھے محمد قلی افشار نے کابل سے لاکر پیوند کیا چنانچہ
اب دس پندرہ درخت بارور ہوے زرد آلو پیوندی کے بھی چند درخت تھے مشار الیہ نے اس ملک مین پیوند شائع کر دیا کہ اب بکثرت ہو گئی بخلاف
زرد آلو کشمیر کا عمدہ ہوتا ہی باغ شہر آرای کابل مین ایک درخت تھا میرزائی نام کہ بہتر اوس سے کھانے مین نہین آیا اور کشمیر مین چند درخت مثل
اوسکے باغون مین ہین اور ناشپاتی عمدہ ہوتی ہی کابل اور بدخشان سے بہتر قریب ناشپاتی سمرقند کے اور سیب کشمیر کا خوبی مین مشہور ہی
امرود درمیانہ اور انگور بکثرت اکثر ترش اور بدمزہ انار وہان پر چندان نہین تربوز عمدہ خربوزہ نہایت شیرین اور پھوٹ پڑتا ہی مگر اکثر یون ہی کہ ایام پختگی مین
اوسمین ایک طرح کی گرمی ایسی بہم پہونچتی ہی کہ وہ خراب ہو جاتا ہی اور اگر اوس آسیب سے بچگیا تو بہت لطیف ہوتا ہی ہر توت کی جڑ مین سے انگور
کی شاخ نکل کر اوپر گئی ہی توت اوسکا اگرچہ قابل کھانے کے نہین مگر چند درخت جو باغات مین پیوند کر دیے گئے ہین تیتہ توت کے واسطے کرم پیلہ کے
کام آتے ہین اور تخم پیلہ کا گلگت و تبت سے لاتے ہین سرکہ بکثرت ہی مگر شراب وہانکی ترش اور بدمزہ کشمیری زبان مین اوسکو مس کہتے ہین اوس کے
پینے سے سر مین ایک طرح کی حرارت معلوم ہوتی ہی اور سرکے سے قسم قسم کے اچار بنتے ہین مگر جو کہ لسن کشمیر کا عمدہ ہوتا ہی اچار اوسکا بہت ہی
خوب ہی اور اقسام غلہ بجز نخود کے اکثر ہوتے ہین اور نخود اگرچہ کاشت کرتے ہین مگر اول سال کچھ ہو جاتے ہین اور دوسرے سال زبون اور تیسرے
سال بالکل مشنگ بن جاتے ہین اور چاول سب سے زیادہ شاید تین حصہ چاول اور ایک حصہ باقی غلہ ہوتا ہی مدار خورش اہل کشمیر کا چانولون پر ہی
مگر بدمزہ اور خشکہ کو پتلا پکا کر رکھ دیتے ہین جب سرد ہو جاتا ہی تب کھاتے ہین اور نام اوسکا بھتہ رکھا ہی اور گرم طعام کھانے کی رسم کم ہی بلکہ اکثر لوگ
کم مایہ کچھ اوس بھتہ مین سے رات کو رکھ چھوڑتے ہین اور صبح کو کھاتے ہین نمک وہان پر ہندوستان سے جاتا ہی اور بھتہ مین نمک ڈالنے کی رسم
نہین اور ساگ کو پانی مین جوش دیکر تھوڑا نمک ملا کر بھتہ کے ساتھ کھاتے ہین اور روغن چار مغز وہان پر جلد تلخ اور بدمزہ ہو جاتا ہی اور اسیطرح گھی
گاے کا مگر جبکہ تازہ نکالکر کھانے مین ڈال کر کھالین اور زبان کشمیری مین اوسکو سداپاک کہتے ہین اور جو کہ ہوا وہانکی سرد اور نمناک ہی دو تین روز
مین متغیر ہو جاتا ہی بھینس وہان پر نہین اور گاے پست قد حقیر اور گیہون چھوٹے کم مقرر دلی کھانیکی وہان پر رسم نہین اور مرغ و قاز و مرغابی وغیرہ
بکثرت اور مچھلی سب قسم کی مگر عمدہ نہین اور پشمینہ وہان کا مشہور ہی عورت و مرد کرتہ پہنتے ہین اور اپنی زبان مین اوسکو پٹو کہتے ہین اور اگر بالفرض
پٹو نہ پہنین تو اعتقاد اونکے مین یون ہی کہ ہوا لگ جاے اور کھانا بے اوسکے ہضم نہو شال کشمیر کی جسکا نام حضرت عرش آشیانی نے پرم نرم رکھا ہی
کثرت شہرت سے حاجت توصیف کی نہین اور دوسری قسم نہرمہ شال سے جسیم و ملائم اور ایک قسم اور درمہ نام کہ اوس سے گدے اور سکتے کی
جھول اور پا انداز بناتے ہین سواے شال اور اقسام پشمینہ کے تبت مین عمدہ ہوتی ہین باوجودیکہ شال کی پشم بھی تبت ہی سے آتی ہی مگر وہان
ایسا کام نہین بنتا اور قسم بکری کی جسکی پشم سے شال بنتی ہی وہ خاصکر تبت ہی مین ہوتی ہی اور کشمیر مین شال کی پشم سے پٹو بھی بنتے ہین کشمیر کے لوگ
اکثر سر منڈاتے ہین پگڑی گول باندھتے ہین عوام الناس کی عورتون مین پاکیزہ لباس پہننے کی رسم نہین ایک پٹو تین چار برس تک رہتا ہی بننے والے
کے گھر سے بن دہلا لاکر تا سیکر پہنتے ہین پھر پرانا ہوکر ٹکڑے ٹکڑے ہو جاتا ہی مگر پانی اوسکو نہین پہونچتا پاجامہ پہننا وہان عیب ہی ایک کرتہ دراز سر سے

پالون تک پہنکر کمر باندھ لیتے ہین اور باوجودیکہ اکثر لوگون کے گھر لب آب پر ہین مگر بدن کو اونکے ایک قطرہ پانی کا نہین پہونچتا خلاصہ کلام کا یہ کہ ظاہر اونکا شبل باطن اونکے غلیظ و بی صفائی پیشہ ور لوگ زمانہ مرزا حیدر مین بکثرت آئے موسیقی کی رونق بڑہ گئی کمانچہ اور جنترا اور قانون و دف و چنگ ونکے شائع ہین سابق مین قسم کمانچہ تھا اور زبان کشمیر مین مقامون ہندی کو گاتے ہین اور وہ بھی فقط دو تین مقام بلکہ اکثر ایک ہی آہنگ مین گاتے ہین والغرض مرزا حیدر کی رونق افزوزی کے کشمیر مین طرح طرح کے حقوق ہین قبل دولت حضرت عرش آشیانی کے مدار سواری یہان کے لوگون کی گونٹ پر تھی بڑا گھوڑا نتھا مگر باہر سے بطور تحفہ اسپ ترکی و عراقی حکامون کے لیے لاتے تھے اور گونٹ مراد ہے یابو خورد سے چہار شانہ قریب زمین سے کوہستان ہند مین بکثرت ہوتا ہے مگر جب سے کہ اس گلشن خدا آفرین نے تائید دولت اور مین تربیت خاقان سکندر آئین سے رونق جاوید پائی اکثر اہل عزت کو اس صوبہ مین جاگیرین ملنے لگے گھوڑون عراقی اور ترکی کے حوالے ہوئے کہ اونکے بچھڑے لیے جاوین اور تھوڑی سی مدت مین گھوڑے بہم پہونچنے لگے چنانچہ کشمیری گھوڑا دو تین سو روپے مین خرید و فروخت ہوا اور کبھی ہزار روپیہ کو بھی پونہچا اور لوگ یہان کے اہل پیشہ اور سوداگر اکثر سنی ہین اور سپاہی شیعہ امامیہ اور ایک گروہ نوربخشی اور ایک فرقہ فقرا ریشی اگرچہ وہ علم و معرفت نہین رکھتے مگر آزادانہ اوقات بسر کرتے ہین اور کسیکو برا نہین کہتے زبان سوال کی بند اور پانون طلب کا کوتاہ ہے گوشت نہین کھاتے عورت نہین کرتے ہمیشہ دشت و بیابان مین درخت میوہ دار بوتے رہتے ہین تاکہ مخلوق اونسے بہرہ ور ہو اور خود فائدہ نہین اوٹھاتے اس فرقے کے لوگ قریب دو ہزار کے ہونگے اور ایک قسم برہمن کہ وہ یہان کے باشندے قدیمیہ ہین سب کشمیریون کے زبان دان ظاہری وضع اونکی مسلمانون سے ممتاز نہین مگر کتابین زبان شنسکرت کی پڑھتے ہین اور شرائط بت پرستی کی سب ادا کرتے ہین اور شنسکرت ایک زبان ہے کہ عقلاے ہند نے اوس مین کتابین تصنیف کی ہین اور اونکو نہایت معتبر سمجھتے ہین اور بت خانے جسقدر قبل ظہور اسلام سے تھے وہ بجا و بدستور ہین عمارات اونکی پتھر کی جڑ سے چھت تک بڑے بڑے پتھر تیس چالیس من کے تراشکر ایک دوسرے پر رکھے گئے ہین متصل شہر کے ایک پہاڑ یہ ہے کہ اوسکو کوہ ماران اور ہری پربت بھی کہتے ہین اور شرقی جانب اوسکے کوہ ڈل واقع ہے گردآوری اوسکا چھ یا ساڑھے چھ کوس پیمایش مین آیا حضرت عرش آشیانی نے حکم دیا تھا کہ اس مقام پر ایک قلعہ چونہ اور پتھر سے طیار ہو عہد دولت اس نیازمند مین قریب الاختتام ہوا چنانچہ پہاڑ مذکور قلعے کے اندر آگئی اور دیوار قلعے کی اوسکے گرد پھر گئی اور کول مذکور قلعے سے مل گیا اور عمارات دولت خانہ کے اوسی پانی پر واقع ہین دولت خانہ مین ایک باغچہ ہے درمیان اوسکے عمارات مختصر کہ والد بزرگوار اکثر اوس مین بیٹھا کرتے تھے اب کے مرتبہ وہ باغچہ نہایت بے طراوت نظر آیا چونکہ وہ نشست گاہ قبلہ حقیقی کی اور سجدہ گاہ اس نیازمند کی ہے تو یہ امر خاطر حق شناس کو نہایت ناگوار گذرا معتمد خان کو کہ بندگان مزاجدان سے ہے حکم دیا گیا کہ اوسکی تعمیر مین کمال مراتب سعی بجا لاوے تھوڑے عرصے مین حسن اہتمام سے رونق پذیر ہوا باغچہ مین ایک دالان ہے بلند تیس چتیس گز کا مربع مشتمل اوپر تین قطعے کے عمارات نے از سر نو تعمیر پائی اوستادان نادرہ کار کی تصویرون سے رشک نگارخانہ چین بنا اور نام اوسکا نور افزا رکھا جمعہ کے روز پندرہوین[15] فروردی ماہ آلہی کو دو بیل قطاس پیشکش کیے ہوئے زمینداران تبت کے ملاحظے مین گذرے صورت و ترکیب مین اکثر بھینس سے مشابہ جملہ اعضا پر اون کے پشم اور یہ لازمہ ہے جانورون ملک سرد کا چنانچہ بزنگ کو ملا بیعہ بکرا اوسکو ہستان گرم سے لائے تھے نہایت خوب صورت اور کم پشم تھی اور جو کہ اس کوہستان مین ملتی ہے وہ بسبب شدت سردی اور برف کے پر مو اور بد ہیئت ہوتی ہے اور کشمیری لوگ رنگ کو کیل کہتے ہین اور اسی وقت مین ایک ہرن مشکین پیشکش لائے جو کہ گوشت اوسکا ہمنے پہلے نہین کھایا تھا حکم دیا کہ اسکا کھانا طیار ہو نہایت بد مزہ معلوم ہوا کسی جنگلی چارپائے کا گوشت اسکی بد مزگی کو نہین پہونچتا نافہ تازہ مین خوشبو نہین ہوتی مگر چند روز مین بعد خشک ہونے کے خوشبو پیدا ہو جاتی ہے اور مادہ کے نافہ نہین ہوتا ان دو تین روز مین اکثر اوقات کشتی پر سوار ہو کر سیر و تماشا شگوفہ بہاک اور شالمار سے محظوظ ہوا مین بہاک نام ہے ایک پرگنہ کا کہ اوپر اطراف کوہ ڈل کے واقع ہے اور اسیطرح شالمار بھی متصل اوسکے ہے اور وہان بہ

ایک ندی ہی خوش آب کہ پہاڑ سے آگر کول ڈل پر گرتی ہی فرزند دلبند خرم کو مینے حکم دیا کہ آگے سے اوسکو باندھ دیا ایک چشمہ سار پیدا ہوا کہ
سیر اوسکی سے نہایت سرور حاصل ہوتا ہی اور یہ مقام سیرگاہون مقررہ کشمیر سے ہی سترہوین کو واقعہ عجیب دنما ہوا کہ شاہزادہ شاہ شجاع
عمارات دولتخانہ مین کھیلتا تھا اتفاقاً جانب دریا ایک کھڑکی ہی پردہ اوسپر پڑا تھا اور دروازہ بند نہ تھا شاہزادہ کھیلتا ہوا اوس کھڑکی مین گیا
اور اوسمین جھانکتے ہی سرنگون نیچے گرا اتفاقاً ایک ٹاٹ تہ کیا ہوا وہان نیچے دیوار کے رکھا تھا اور فراش پاس اوسکے بیٹھا تھا سر شاہزادہ کا
اوس ٹاٹ پر پڑا اور پانون اوسکے فراش کے کندھے اور پشت پر پڑے زمین پر گرا باوجودیکہ بلندی اوسکی سات گز کی تھی مگر چونکہ عنایت الٰہی
شامل حال تھی وجود فراش اور ٹاٹ کا اوسکی زندگانی کا سبب ہوگیا معاذ اللہ اگر ایسا نہوتا تو بڑی دشواری ہوتی اور اوس وقت رای بان سرداد
اردلیون کا جھروکے کے نیچے کھڑا تھا فوراً دوڑا اوسکو اوٹھا کر گود مین لیا اور اوپر لانے لگا اوس وقت شاہزادے نے فقط اتنا پوچھا کہ مجھے
کہان لیے جاتا ہی اوسنے کہا حضور کی خدمت مین پھر اوسکو ضعف آگیا اور کچھہ نہ بولا مین اوس وقت استراحت مین تھا کہ یہ خبر وحشت اثر میرے
کان مین پونہچی گھبرا کر باہر کو دوڑا مینے جب اوسکو ایسے حال مین دیکھا میرے ہوش اوڑ گئے اور بہت دیر تک اوسکو گود مین لیکر محو اس موہبت
الٰہی کا ہوا — فی الواقع لڑکا چار برس کا دس گز شرعی کی بلندی سے گرے اور اوسکو کچھہ ضرر نہ پونہچے جای حیرت ہی سجدات شکر اس نعمت
الٰہی کا تازہ بجا لایا اور صدقے دیے گئے اور مینے حکم دیا کہ جس قدر فقرا اور اہل استحقاق متوطن اس شہر کے ہین سب حاضر ہون کہ موافق حیثیت
ہر ایک کے معیشت اوسکی مقرر ہو اور عجائبات سے یہ ہی کہ تین چار مہینے پیشتر اس واقعہ کے جوتک رای منجم کہ فن نجوم مین کمال مہارت رکھتا ہی
بلا واسطہ اوسنے مجھسے عرض کی تھی کہ شاہزادے کے زائچہ طالع سے ایسا معلوم ہوتا ہی کہ یہ تین مہینے اوپر گران ہین شاید کہ اونچی جگہ سے
گرین اور گرد و غبار ضرر کا دامن حیات پاک کو نہ لگے گا چونکہ اکثر احکام اوسکے صحت کو پونہچے تھے اکثر یہی وہم گرد خاطر پھرتا تھا ان رستون
خطرناک اور ٹیلون دشوار گزار مین ایک لمحہ اوس نہال چمن اقبال سے مین غافل نہ تھا ہمیشہ اوسکو نگاہ مین رکھتا تھا اور کمال محافظت اور
احتیاط بھم پونہچاتا جب کشمیر مین پونہچے تو یہ واقعہ ناگزیر وقوع مین آیا اور سب دائیان اور کھلائیان اوسکی غافل ہوگئین شکر اور احسان ہی اللہ کا
کہ بخیر گذرا باغ عیش آباد مین ایک درخت نظر آیا شگوفہ اوسکا سو برگ کا ہی نہایت بڑا خوشنما سیب اوسکا ترش معلوم ہوتا ہی چونکہ دلاور خان کاکر
سے خدمت شائستہ ظہور مین آئی منصب چار ہزاری ذات اور تین ہزار سوار سے مشرف کیا گیا اور اوسکے فرزندونکو بھی ساتھہ مناصب مناسب
کے امتیاز دیا شیخ فرید ولد قطب الدین خان نے بمنصب ہزاری ذات اور چار سو سوار کے امتیاز پایا سر براہ خان کو ہفتصدی ذات اور ڈھائی سے
سوار کا منصب دیا اور نور اللہ قراول کو سات منصب چھہ صدی ذات اور سو سوار کے سرفراز کرکے خطاب تشریف خانی کا دیا اور پیشکش روز
مبارک شنبہ اکیسوین کا بطور انعام قیام خان قراول باشی کو مرحمت ہوا اور چونکہ الہ داد خان افغان بیٹا باریکی کا کردار زشت اپنے سے درگاہ مین
آکر نادم ہوا حسب التماس اعتماد الدولہ کے جرائم اوسکے معاف کیے جو آثار خجالت وندامت کے پیشانی اوسکی سے ظاہر تھے سابق دستور منصب
ڈھائی ہزاری ذات اور ایک ہزار دو سو سوار کا عنایت کیا میرک جلائر جو کمکیان صوبہ بنگالہ سے ہی بمنصب ہزاری ذات و چار سو سوار کے سرفراز ہوا
چونکہ عرض کی گئی کہ جو غاشی لالہ جامع مسجد کی چھت کی پشت پر خوب کھلائی تیسوین کو سیر و تماشا اوسکا عمل مین آیا البتہ ایک جانب اوسکی خوب کھلی
تھی پرگنہ مودھر کا کہ پیشتر اس سے راجہ باسو کو عنایت تھا بعد اوسکے پاس سورج مل تھہر بیٹے اوسکیکے رہا اب جگت سنگھ برادر اوسکے کو مرحمت
ہوا اور پرگنہ جموں کا راجہ سنگرام سنگہ کو عنایت کیا گیا دوشنبہ کے روز غرہ اردی بہشت کو خرم کے مکان مین جاکر اوسکے حمام مین گیا بعد باہر
آنے کے پیشکش لایا اوسکی خاطر سے قدرے قلیل مینے لے لیا روز مبارک شنبہ چوتھی کو میر جملہ بمنصب دو ہزاری ذات اور تین سو سوار
کے سرفراز ہوا ساتوین کو بقصد شکار کبک موضع چار درہ کو کہ وطن اصلی ملک حیدر کا ہی سواری مولی و اللہ وہ زمین خوش اور سیرگاہ دلکش ہی
چشمہ جاری اور چنار کے درخت بڑے بڑے ہین حسب التماس اوسکے نام اوسکا نور پور رکھا گیا سر راہ پر ایک درخت ہی ال چل نام کہ جو ایک

شاخ اوسکی کو پکڑکر ہلاتے ہین تو سارا درخت ہلتا ہی عوام کو یہ اعتقاد ہی کہ یہ حرکت خاصہ اسی درخت کا ہی اتفاقاً اوسی گانون مین اوسی قسم کا ایک اور درخت نظر آیا معلوم ہوا کہ یہ حرکت خاصہ اس نوع کا ہی نہ خاصہ اسی ایک درخت کا موضع راول پور مین شہر سے ڈہائی کوس پر جانب ہندوستان ایک درخت ہی چنار کا اندر سے جلا ہوا قبل اس سے عرصہ بیس سال کا ہوا کہ مین گھوڑے پر سوار تھا مع پانچ سوار زمیندار اور دو خواجہ سرا کے اوسکے اندر گیا تھا جب کبھی کسی تقریب سے ذکر آتا تو لوگ بہت مستبعد سمجھتے اور متعجب ہوتے اب کی مرتبہ پھر مینے حکم دیا کہ چند آدمی اوسکے اندر گھسین ویسے ہی ظاہر ہوا جیسے میرے دل مین تھا اکبرنامہ مین مذکور ہی کہ حضرت عرش آشیانی نے چونتیس آدمی کو اوسکے اندر متصل ایک دوسرے کے بٹھایا تھا اوسی تاریخ کو عرض ہوئی کہ برتی چند بیٹا راے منوہر کا کہ کمکیان لشکر کانگرہ سے تھا مخالفون سے لڑکر جان نثار ہوا روز مبارک شنبہ گیارہوین کو امرای مفصلہ ذیل اضافہ سے سرفراز ہوے تاتار خان دو ہزاری ذات اور پانسو سوار عبدالعزیز خان دو ہزاری ذات اور ہزار سوار دیبا چند گوالیاری ڈیڑہ ہزاری ذات اور پانسو سوار میر خان پسر ابوالقاسم نمکین یکہزاری ذات اور چھ سو سوار محمد خان ہفتصدی ذات اور تین سو سوار لطف اللہ سہ صدی ذات اور پانسو سوار نصر اللہ عرب پانصدی ذات اور دو صد و پنجاہ سوار تہور خان فوجدار سرکار سوات پر مقرر ہوا روز مبارک شنبہ پچیسوین کو سید بایزید بخاری فوجدار سرکار بھکر کا صاحب صوبہ ولایت ٹھٹھہ کیا گیا اور منصب اوسکا مع اصل و اضافہ دو ہزاری ذات اور ڈیڑہ ہزار سوار کا فرمایا گیا اور علم بھی اوسکو مرحمت ہوا شجاعت خان عرب نے ساتھ منصب ڈہائی ہزاری ذات اور دو ہزار سوار کے افتخار پایا اور رائے بہاری سنگہ نے حسب التماس مہابت خان کے صوبۂ بنگش پر تقرر پایا جان سپار خان منصب ہزاری ذات اور ڈیڑہ ہزار سوار پر مقرر ہوا اوسی وقت عرائض سپہ سالار خان خانان اور سب دولتخواہون سے ظاہر ہوا کہ عنبر سیاہ بخت نے پھر قدم حد ادب سے باہر رکھکر فتنہ و فساد کہ لازمہ طبیعت اوس بدطینت کا ہی برپا کیا اور بسبب تعدی لشکر ظفر پیکر کے صحت عنیمت جانکر عہد و پیمان جو بندگان درگاہ سے باندہا تھا توڑکر دست تصرف ملک بادشاہی پر دراز کیا امید کہ عنقریب شامت اعمال سے گرفتار ہوگا جو خان خانان سپہ سالار نے التماس خزانہ کیا حکم ہوا کہ بست لاکھ روپیہ سنقدی دار الخلافت آگرہ کی پاس اوسکے بھیجین اور اسی عرصہ مین خبر پونہچی کہ امرا اعمال چھوڑکر پاس داراب خان کے جمع ہو گئے اور ترکی گرد لشکر کے صف باندہکر پھرتے ہین اور خنجر خان احمد نگر مین متحصن ہوگیا اب تک تین مرتبہ بندگان درگاہ کو مقہورون سے اتفاق جنگ پڑا ہر مرتبہ مخالفون نے شکست کھائی ایک گروہ کو قتل کیا اخیر مرتبہ داراب خان نے جوانون خوش اسپہ کو لیکر بنگاہ مقہورون پر تاخت کر کے سخت جنگ کی مخالفون نے شکست کھائی منہ ادبار کا وادی فرار مین رکھا بنگاہ اونکی تاراج ہوئی اور لشکر ظفر پیکر نے صحیح و سلامت مراجعت کی جو کہ عسرت و گرانی لشکر منصور مین بدرجۂ کمال بہم پونہچی تھی دولتخواہون نے مصلحت اسمین تصور کی کہ ٹیلے روہنگر سے نیچے اوترکر بالی طرف گھاٹ کے توقف کرنا چاہیے تاکہ رسد غلہ بسہولت پہونچتی رہے اور لوگ تکلیف نہ اوٹہاوین ناچار بالاپور مین عسکر اقبال آراستہ ہوا اور مقہورون سیہ بخت نے شوخی کر کے بالاپور کیطرف رستہ لیا راجہ نرسنگہ دیو نے ساتھ چند کسان بندگان جان نثار کے مقابلہ کر کے بہت کو قتل کیا منصور نامی حبشی سپاہ مقہور سے زندہ گرفتار ہوا ہر چند لوگون نے چاہا کہ ہاتھی کے پانون کے نیچے ڈالیں مگر راضی نہوا اور پانون جہالت کا پھیلایا تب راجہ نرسنگہ دیو نے حکم دیا کہ سر اوسکا تن سے جدا کرلین امید کہ فلک دوار سزای کردار ناہنجار ہیچ دامن روزگار رہزنا بکار کے ڈالے تیسری آردی بہشت کو سیر و تماشای مقام سکہ ناک کو سواری ہوئی نہایت مقام خوشنما ہی اور یہ آبشار درہ کے درمیان مین واقع ہی اونچی جگہ سے گرتا ہی اطراف مین اوسکے ہنوز برف تھا کہ جشن مبارک شنبہ کا اوس کنار مین آراستہ کرکے پیالے معتادلب آب پر نوش کیے گئے بیچ اس نالہ پانی کے ایک جانور نظر آیا قسم سار کی سے سیاہ رنگ مع خال سفید اور یہ ہمرنگ بلبل ہی ساتھ خال سفید کے پانی مین غوطہ لگاتا ہی اور بہت دیر تک پانی کے نیچے رہتا ہی اور دور جاکر نکلتا ہی مینے حکم دیا کہ دو تین جانور پکڑلاوین تاکہ معلوم ہو کہ قسم مرغابی سے ہی اوسکے پانون مین چڑا لگا ہوا ہی مثل جانورون صحرائی کے کھلا ہوا دو جانور پکڑلائے ایک فی الفور مرگیا

دوسرا ایک دن زندہ رہا نچہ اوسکا شکل مرغابی سکے پیوستہ تھا نادر العصر اوستاد منصور نقاش کو حکم ہوا کہ شبیہ اوسکی کھینچے کشمیری لوگ اوسکو
ملکرمی کہتے ہین یعنی ساج آبی اسوقت قاضی اور میر عدل سنے عرض کی عبدالوہاب بیٹے حکیم علی سنے اوپر ایک جماعت سادات متوطن لاہور کے
اسی ہزار روپیہ کا دعوی پیش کیا اور خط مہری قاضی نور اللہ کا ظاہر کیا کہ میرے باپ نے زر مذکور بطور امانت پاس سید ولی پدر انکے کے رکھا تھا
اور سادات منکر ہین اگر حکم ہو حکیم زادے کو بجہت احتیاط سوگند مصحف ویجاوے کہ حق اپنا اون سے لے لیوے مینے حکم دیا کہ جو حکم شریعت ہو عمل مین
لاوین دوسرے روز معتمد خان سنے عرض کی کہ سادات عجز وانکسار بہت کرتے ہین ہرچند کہ تحقیقات اس مقدمے مین زیادہ کیجاوے بہتر ہے اسپر
مینے حکم دیا کہ آصف خان تحقیقات اس مقدمے کی کمال دوراندیشی سے کرے کہ کچھ شک وشبہہ باقی نرہے اور اگر اسکی خوب تحقیق نہوئی تو
حضور مین اسکی بازپرس ہوگی بمجرد سننے اس حکم کے حکیم زادہ گھبرایا اور اپنے چند دوستون کو سفارشی کرکے صلح کا پیغام درمیان مین ڈالا
غرضکہ اگر سادات بازپرس اس مقدمے کی آصف خان کے پر ڈالین سکے تو مین فارغخطی لکھتا ہون کہ میرا انپر اب کچھ حق اور دعوی نہین جب
آصف خان اوسکے طلب مین آدمی بھیجا چونکہ وہ خائن تھا بہانہ کرکے وقت پر اتا اور حاضر نہوتا آخر کو معرفت کسی اپنے دوست کے فارغخطی
لکھکر سادات سکے حوالے کی آصف خان کو جب حقیقت معلوم ہوئی اوسکو جبراً بلواکر بازپرس کی لاچار اوسنے اقرار کیا کہ یہ خط میرے ایک نوکر کا
بنایا ہوا ہے اور خود گواہ ہوکر مجکو فریب دیکر یہ مضمون لکھدیا ہے آصف خان سنے حقیقت حال عرض کی ہمنے منصب وجاگیر اوسکی چھین کر اوسکو نظر سے
اوتار دیا اور سادات کو بعزت وآبرو لاہور کو رخصت کیا روز مبارک شنبہ آٹھوین ماہ خرداد کو اعتقاد خان نے بمنصب چار ہزاری ذات اور
ڈیڑھ ہزار سوار سے سرفرازی پائی اور صادق خان بمنصب ڈھائی ہزاری ذات اور ایکہزار چارسو سوار سے سرفراز ہوا اور زین العابدین بیٹا آصف خان
مرحوم کا بخدمت بخشیگری پیادون کے سرفراز ہوا راجہ نرسنگہ دیو نے مرتبہ والا پنجہزاری ذات وسوار کے فرق عزت کا بلند کیا کشمیر مین سب
میوون سے اشکن ہے کہ خوش ذائقہ ہے آلو بالو کو چھوٹا چاشنی اور تراکت مین بہتر کیفیت شراب مین تین چار آلو بالو سے زیادہ نہین کھا سکتے اور اشکن آٹھ پہر مین تک ایک آدمی سو تک خوش کر سکتا
خاصکر پیوندی کو مینے حکم دیا کہ اشکن کو خوش کن کہا کرین ظاہرا کوہستان بدخشان وخراسان مین ہوتا ہے وہان کے لوگ اوسکو حمد کہتے مین
جو سب سے بڑا ہے وزن اوسکا نیم مثقال کا ہوا شاہ آلو چوتھی اردی بہشت کو بقدر نخود نمایان ہوا ستائیسوین کو رنگ بھرا پندرھوین خرداد
کو کامل ہوا شاہ آلو اکثر میوون سے مجھے خوش معلوم ہوا چار درخت باغ نور افزا مین بارور ہوے ایک کا مینے شیرین بار دوسرے کا خوشگوار
تیسرے کا کہ سب سے زیادہ بارور تھا پربار چوتھی کا جو سب سے کم بارور تھا کم بار نام رکھا اور ایک درخت باغچہ خرم مین بارور ہوا نام اوسکا شاہوار
رکھا گیا اور ایک نیا پودا باغچہ عشرت افزا مین تھا نام اوسکا نوبار رکھا ہر روز جس قدر کہ واسطے مزہ پیالہ کے کفایت کرے اپنے ہاتھ سے چنتا تھا
اگرچہ کابل سے ڈاک چوکی مین بھی آتے تھے لیکن اپنے باغچہ خانگی سے تازہ بتازہ اپنے ہاتھ سے چنتا اسمین اور ہی لطف ہے کشمیر کا شاہ آلو
کابل سے کم نہین ہوتا بلکہ اوس سے بڑا ہے جب سب سے بڑے کو اوسمین سے وزن کیا تو ایک ٹانک اور پانچ رتی کا ہوا انتیسوین کے روز
اکیسوین کو بادشاہ بانو بیگم روانہ دار البقا ہوئی اللہ تعالے اوسکو اپنے جوار مین مغفرت عنایت کرے اور عجائبات یہ ہے کہ جوتک راے نجومی نے
دو مہینے اس سے پیشتر بعضے بندگان مقرب سے کہدیا تھا کہ ایک صدرنشینان حرم سراے عفت سے نہان خانہ عدم مین جاویگی اور یہ حال
زائچہ طالع میرے سے دریافت کیا تھا مطابق پڑا آخر قصہ شہادت پانے سید عزت خان اور جلال خان گکھر کا لشکر بنگش سے یہ ہے کہ وقت
اوٹھنے محصول کے مہابت خان سنے لشکر معین کیا کہ کوہستان مین جاکر زراعت پٹھانون کی کھلاوین اور تاخت وتاراج اور قتل وقید اور
گرفتاری انکی مین کسی طرح کوتاہی نکرین اتفاقاً جب بندگان درگاہ دامن کوہ کوتل مین پہونچے توسب افغانون سنے اطراف وجوانب سے ہجوم
کرکے دروکوتل کا بندوبست کرلیا جلال خان کہ مرد جہاندیدہ اور بہر محنت کشیدہ تھا اوسنے صلاح وقت اسمین تصور کی کہ دو تین دن یہانتک
توقف کرنا چاہیے کہ توشہ چند روزہ جو یہ لوگ اپنے ساتھ لائے ہین جب وہ ہو چکے گا تو خود بخود ویران ومتفرق ہوجاوینگے اوسوقت سپاہ کو

بسہولیت اس گھاٹی دشوار گزار سے اوتر جاوینگے جب ہم یہ گھاٹی اوتر جاوین سگے پھر ان سے کچھہ نہین ہوسکیگا اور وہ خوب سزا پاوینگے عزت خان کہ آگ بولا رزم افروز دشمن سوز تھا موافق صواب دید جلال خان کے نہ چلا او مع چند آدمیون سادات بارہہ کے ہمت آوٹھا کر بڑھا یا افغانون نے مثل مور و ملخ کے اطراف وجوانب سے ہجوم کرکے اوسکو درمیان مین لے لیا باوجودیکہ وہ زمین گھوڑے دوڑانیکی نتھی جس طرف آتش غضب روشن کرتا اکثر کی ہستی کو شعلۂ تیغ سے جلاتا القصہ اثنائے زد و خورد مین گھوڑا اوسکا لنگڑا ہو گیا پیدل ہو کر جب تک اوس مین رمق رہی اوسنے کوتاہی نکی آخر الامر مع رفیقون اپنے کے مقتول ہوا اور جسوقت عزت خان لڑ رہا تھا جلال خان گکھر اور مسعود بیٹا احمد بیگ خان کا و بیرن ناسپر ناد علی میدانی کا وغیرہ بندگان درگاہ بکمال شتابی سے بے اختیار ہر طرف کوہ کوتل سے دوڑتے تھے بدمعاشون نے پہاڑ کا سر کرلیا اور پتھر اور تیر مارنا شروع کیا جوانان جان نثار کیا بندگان درگاہ اور کیا متعلقان مہابتخان داد جرات و شجاعت کی دیکر افغانون کو قتل کرتے تھے اس عرصے مین جلال خان گکھر و مسعود مع بہت آدمیون ہمراہی کے کشتہ ہوئے ایک تندخوی اور تیز جلوئی عزت خان سے ایسی چشم زخم لشکر منصور کو پہونچی مہابت خان نے جب یہ خبر وحشت اثر سنے فوراً ایک فوج شائستہ اونکی کمک پر روانہ کی اور ازسرنو بندوبست تھانجات کا کیا اور ہرجاکہ پتہ اون سیاہ بختون کا پایا اونکے قتل و اسیری مین کچھہ کوتاہی نکی جب اس واقعہ کی عرض ہوئی تو اکبر قلی فرزند جلال خان کو کہ فتح قلعہ کانگرہ پر مامور تھا حضور مین طلب کرکے منصب ہزاری ذات اور ہزار سوار کا مرحمت کیا اور ملک موروثی کو بدستور قدیم وجہ جاگیر اوسکا مقرر کرکر گھوڑا اور خلعت دیکر لشکر بنگش کی کمک پر اوسکو روانہ کیا اور عزت خان کا ایک لڑکا تھا نہایت خردسال جان فشانی کو اوسکی پیش نظر رکھکر منصب و جاگیر اوسکی بحال رکھی گئی تاکہ اوسکے بازماندون کی تسلی ہو اور دوسرون کو امید ترقی کی بڑھے اسی تاریخ مین شیخ احمد سہرندی کہ بسبب خود آرائی اور بیہودہ گوئی کے چندے در قید خانہ ادب مین مقید تھا روبرو طلب کرکے چھوڑ دیا گیا اور خلعت اور ہزار روپیہ خرچ عنایت کرکے جانے اور رہنے مین اوسکو اختیار دیا از روی انصاف اوسنے عرض کی کہ یہ تنبیہ اور تادیب فی الواقع ایک طرح کی ہدایت تھی کہ نقش مراد ملازمت کا ہوگا ستائیسوین خرداد کو ایک زرد آلو پہونچا خانہ تصویری جو باغ مین ہے اور اوسکی تعمیر اور درستی کا حکم ہوا تھا اسوقت تصویرون اوستادان نادرہ کار سے آراستہ ہوا اول مرتبہ مین تصویر جنت آشیانی اور عرش آشیانی کی اور مقابل مین اونکے میری شبیہ اور بھائی شاہ عباس کی کھینچی بعد ازان شبیہ میرزا کامران اور میرزا محمد حکیم اور شاہ مراد اور سلطان دانیال کی اور دوسرے مرتبے مین شبیہ امیرون کی اور بندگان خاص کی اور دیوارون پر باہر کیجانب اوس گھر کے حال نواح اور منازل راہ کشمیر کی حسب ترتیب سے کہ آمد و رفت ہوئی لکھی گئی ہین ایک نے شعرا سے اس مصرعہ مین اوسکی تاریخ پائی ع مجلس شاہان سلیمان حشم * روز مبارک شنبہ چوتھی تیر ماہ الٰہی کو جشن بوریا کوبی کا ہوا اس روز شاہ آلو کشمیر کا آخر کو پہونچا چار درختون باغچہ نور افزا سے ڈیڑہ ہزار عدد اور باقی درختون سے پانسو عدد اور چنے گئے کشمیر کے متصدیون کو ہمیشہ تاکید کی کہ درخت شاہ آلو کا اکثر باغات مین پیوند کرین اور اوسکی کثرت عمل مین لاوین پانزدہون بھیم پسر رانا امر سنگھ نے بخطاب راجگی سرفرازی پائی اور دلیر خان برادر رشید عزت خان بمنصب ہزاری ذات اور آٹھہ سو سوار کے ممتاز ہوا اور محمد سعید فرزند احمد بیگ خان کا بمنصب چھہ صدی ذات اور چار سو سوار کے اور مخلص اللہ بھائی اوسکا ساتھہ پانصدی ذات اور ڈھائی سو سوار کے سربلند ہوا اور سید احمد صدر کو منصب ہزاری عنایت ہوا اور میرزا حسین بیٹے میرزا رستم صفوی کو منصب ہزاری ذات اور پانسو سوار مرحمت فرمایا اور خدمت دکن پر رخصت کیا چودہوین کو حسن علی خان ترکمان نے بصاحب صوبگی اوڑیسہ کے فرق عزت بلند کیا اور منصب ذات و سوار تین ہزاری کا اوسکو دیا اسی تاریخ بہادر خان حاکم قندہار نے نو گھوڑے عراقی اور چند تغور اقمشہ زربفت اور مخمل زربفت کے اور دانہ کیش وغیرہ کے برسم پیشکش بھیجے تھے نظر سے گذرے بیندرہوین کو واسطے سیر ایلاق توسی مرگ کے سواری ہوئی ساتھہ دو کوچ کے نیچے کوہ کوتل کے پہونچے سترہوین کو ٹیلے پر چڑہ کر دو کوس زمین نہایت بلندی مین لشدت تمام طے ہوئی کوتل کی چوٹی سے ایلاق تک کوس بھر زمین نیچی اونچی ہے

اگرچہ قطعہ قطعہ قسم قسم کے پھول کھلے تھے مگر جسقدر کہ تعریف بیان کرتے تھے اسقدر ہمارے دل پر نقش تھی اوسقدر نظر نہ آئی سننے مین آیا
کہ یہان سے قریب ایک درہ ہی نہایت شگفتہ روز مبارک شنبہ اٹھارہوین کو ہم اوسکی سیر کو گئے بے تکلف جسقدر مبالغہ تعریف مین اوسکا زمین
سے کیا جاوے گنجایش رکھتا ہی جہان تک نظر پہونچے اقسام اقسام کے گل کھلے تھے پچاس قسم کے پھول حضور مین چنے گئے شاید اور بھی
ہون کہ ہماری نظر مین نہ آئے ہون آخر دن کو ہمنے وہان سے عنان مراجعت منعطف کی آج رات کسی تقریب سے حضور مین ذکر محاصرہ احمد نگر کا
چلا خانجہان نے ایک نقل عجیب بیان کی کہ اول بھی مکرر گوش گذار ہوئی تھی جو کہ وہ عجیب تھی مرقوم ہوتی ہی کہ جس ایام مین میرے بھائی
دانیال نے قلعہ احمد نگر کو محاصرہ کیا تھا ایک روز قلعہ والون نے ملک میدان توپ کو شاہزادے کے لشکر پر سیدھی کر کے آگ دی گولا اوسکا قریب
خیمہ شاہزادہ کے پہونچکر وہان ٹپہ کہا کر دیبے پر قاضی بایزید کے کہ شاہزادے کے مصاحبون سے تھا جا پڑا قاضی کا گھوڑا تین چار گز کے
فاصلے پر بندھا تھا بجرد پہونچنے گولے کے زمین پر ران گھوڑے کی جڑ سے اوکھڑ کر زمین پر جا پڑی اور گولہ اوسکا پتھر کا تھا وزنی دس سیر ہندستانی
کہ خراسانی اسی سیر ہوتے ہین اور توپ مذکور اتنی بڑی ہی کہ آدمی اوسکے اندر بخوبی بیٹھ سکے اسی تاریخ خواجہ ابو الحسن میر بخشی کو منصب پنجہزاری
ذات اور ہزار سوار کے سرفراز کیا اور بہادر خان بمنصب دو ہزاری ذات اور ایکہزار سات سو سوار کے ممتاز ہوا بیرن بیٹا بادعلی کا بمنصب ہزاری
ذات اور پانسو سوار کے مقرر ہوا امانت خان بمنصب دو ہزاری ذات اور چار سو سوار کے سربلند ہوا روز مبارک ہشنبہ پچیسوین کو نوازش خان بیٹا
سعید خان کا بمنصب تین ہزاری ذات اور دو ہزار سوار کے اور ہمت خان بمنصب دو ہزاری ذات اور ڈیڑہ ہزار سوار کے اور سید یعقوب خان
بیٹا سید کمال بخاری کا بمنصب آٹھ سو ذات اور پانسو سوار کے سربلند ہوا اور میر علی عسکر بیٹا میر علی اکبر موسوی کا ساتھ خطاب موسوی خانی
کے ممتاز ہوا جو تعریف ایلاق کوری مرگ کی مکرر سنی گئی تھی اس وقت سیر اور تماشے اوسکے کو خاطر نہایت مشتاق ہوئی آٹھوین مرداد کو
اوس طرف سواری ہوئی تعریف اوسکی کیا لکھون جہان تک نظر کام کرتی قسم قسم کے پھول شگفتہ تھے اور درمیان سبزہ اونکے گلون کے آب و تاب
نہایت لطافت اور صفائی سے گویا کہ ایک صفحہ تصویر ہی کہ نقاش قضا نے بقلم قدرت اوسکو کھینچا غنچہ دلون کے اوسکی سیر سے کھلتے تھے بے تکلف
اوس ایلاق کو اور ایلاقون سے نسبت نہین اور بلا شک وہ بہترین سیرگاہ کشمیر ہی ہندوستان مین پپیہا نام ایک جانور ہی خوش آواز
کہ موسم برسات مین نالہ جانسوز نکالتا ہی جیسے کوئل انڈے اپنے آشیانہ کوے مین دیتی ہی اور کوا بچہ کو نکالکر پرورش کرتا ہی کشمیر مین دیکھا گیا کہ اوسنے
بیضے اپنے آشیانہ غوغائی مین رکھے اور غوغائی نے اوسکے بچے نکال کر پرورش کیے روز مبارک شنبہ ستر ہوین کو فدائی خان بمنصب ڈیڑہ ہزاری
ذات اور سات سو سوار کے سرفراز ہوا اسی تاریخ کو محمد زاہد ایلچی عزت خان حاکم اورگنج کا درگاہ مین پونہچا ایک عرضی مع تحفہ مختصر پیش کر کے
سلسلہ جنبان نسبت موروثی کا ہوا بنظر عاطفت اوسکو اختصاص دیکر بالفعل دس ہزار درب بانعام ایلچی مقرر کیے گئے اور متصدیون مہمات
کو حکم دیا گیا کہ اقسام اجناس سے جو کچھ وہ طلب کرے بھیجنے کے واسطے رکھین انہین دنون خانجہان کے بیٹے کو عجیب توفیق نصیب ہوئی کہ
پریشانی شراب سے لاغر اور کم زور ہو گیا تھا اور غلبہ اس نشہ سے اوس مرتبے کو پونہچا تھا کہ اسی کام مین جان دے دیوے کہ ناگاہ وہ ہوش
مین آیا حق سبحانہ تعالی نے اوسکو توفیق عنایت کی اور عہد کیا کہ بعد اسکے لب اپنا پیالہ شراب سے آلودہ نکرے گا ہر چند ہمنے اوسے نصیحت
کی کہ یکبارگی ترک کرنا اچھا نہین حکمت اور تدبیر سے چھوڑنا چاہیے مگر ہرگز راضی نہوا اور یکبارگی چھوڑ دی پچیسوین امرداد کو بہادر خان ناظم
صوبہ قندہار بمنصب ہزاری ذات اور چار ہزار سوار کے سرفراز ہوا اور دوسری شہریور ماہ الٰہی کو مان سنگہ بیٹا راوت شنکر کا بمنصب ڈیڑہ ہزاری
ذات اور آٹھ سو سوار کے اور میر حسام الدین ڈیڑہ ہزاری ذات و پانسو سوار اور کرم اللہ پسر علیمردان خان بہادر ساتھ چھ صدی ذات اور تین سو سوار کے ممتاز ہوے انہیں دنون مین توجہ
خاطر کی ساتھ دندان ماہی جوہردار کے بہت ہی امراے عظام نے جستجو مین اوسکی نہایت اہتمام بہم پونہچایا اون مین سے عبد العزیز خان
نقشبندی نے عبد اللہ نام اپنے ملازم کو پاس خواجہ حسن اور خواجہ عبد الرحیم پسران خواجہ کلان جویباری کے کہ آج کے دن مقتدا ولایت

ماوراء النہر کے ہین مع مکتوب متضمن اِس خواہش کے روانہ کیا اتفاقاً خواجہ حسن نے ایک دندان درست کہ کمال لطافت رکھتا تھا فوراً مصحوب
موصی الیہ کے روانہ درگاہ کیا اور اسی تاریخ کو حضور مین پہونچکر موجب انبساط خاطر ہوا مینے حکم دیا کہ علاوہ اجناس اور امتعہ تیس ہزار روپیہ کی واسطے
خواجہ مذکور کے روانہ کرین اور میر ترکہ بخاری اس خدمت پر مقرر ہوا روز مبارک شنبہ بارہوین کو میر میران نے ساتھ فوجداری سرکار میوات کے
دستوری پائی اور منصب اوسکا اصل و اضافہ سے دوہزاری ذات اور ایکہزار پانسو سوار کا حکم ہوا اسپ خاصہ ساتھ خلعت اور شمشیر کے اوسکو
عنایت کیا ان دنون عرضی سندر سے واضح ہوا کہ جوہرمل مقہور نے جان اپنی مالکان جہنم کو سپرد کی اور یہ بھی عرض ہوئی کہ ایک فوج اور سر
ایک کے زمینداروں سے بھیجی طریقہ احتیاط کا ہاتھ سے دیکر بے اسکے کہ رستہ آنیکا مضبوط کرین تنگ گلی پہاڑ مین آکر بے تکلف جنگ کی
اور آخرون کو کام ناتمام چھوڑکر باگین موڑین اور لوٹتے وقت بہت آدمیون کو قتل کیا خاصکر اونکو کہ حرف عار فرار کا انھون نے اپنے اوپر
گوارا نکرکے شہادت کو بجان و دل خریدا اون مین شہباز خان دیوانی کہ وہ ایک گروہ ہے پٹھانون لودی سے مع ایک جماعت کے نوکرون
اور ہم قوم سے جان نثار ہوا واللہ وہ جوانمرد بہادر تھا باعقل و ہوش اور دوسرا جمال خان افغان اور بھائی اوسکا رستم اور سید نصیب بارہہ
اور چند آدمی اور زخمی ہوئے اور یہ بھی لکھکر پونہچایا کہ محاصرہ اونپر تنگ ہوا اور اہل قلعہ نے عاجز ہوکر پیغام امان جان درمیان مین ڈالا ہے امید کہ
عنقریب بزور اقبال روزافزون قلعہ فتح ہوجائیگا اٹھارہوین کو دلاور خان کاکڑ اجل طبعی سے فوت ہوا امراے صاحب الوش سے وہ صاحب عقل شجاعت
اور کاردانی کا تھا ایام شاہزادگی سے ہمیشہ خدمت مین رہا اور اپنے حسن اخلاص اور جوہر ذاتی سے گوی سبقت سب سے لیگیا اور رتبہ والاے
امارت کو پونہچا آخر عمر مین اوسکو حق تعالے نے توفیق حق گذاری کی عنایت کی اور فتح مقام کشتوار کی کہ وہ خدمت نمایاں جلیل القدر اوسیکی کرامت سے
میسر ہوئی امید کہ اہل آمرزش سے ہو فرزندون اور بازماندون اوسکے نے طرح طرح کے مراحم سے نوازش پائی اور چند لوگ کہ اون مین سے لائق
منصب تھے انھون نے سلک بندگان خاص مین انتظام پایا اور باقیون کو مینے یہ حکم دیا کہ بدستور سابق اوسکے فرزندونکے پاس رہین تا
جمعیت اوسکی پریشان نہ ہو اسی تاریخ قوربیاول مع قطعۂ الماس کہ ابراہیم خان فتح جنگ نے حاصل کان بنگالہ سے بھیجا تھا حاضر ہوا اور
وزیر خان دیوان بنگالہ اپنی اجل طبعی سے فوت ہوا شب مبارک شنبہ اونیسوین کو کشمیریون نے دو رویہ کنارہ دریا پر چراغ روشن کیے
اور یہ رسم قدیم ہے کہ ہرسال اس تاریخکو غنی اور فقیر جس شخص کا کنارہ دریا پر گھر ہے برہمنون سے مثل شب برات چراغ روشن کرتا ہے سبب اسکا
پوچھا گیا بیان کیا کہ اسی تاریخکو چشمہ دریای بہت کا ظاہر ہوا قدیم الایام سے رسم ہے کہ جشن دہتہ تراوہ کا اسی تاریخ کو ہوتا ہے دہتہ بمعنی بہت
کے ہے اور تراوہ بمعنی تیرہ جو کہ تیرہوین تاریخ شوال کو یہ چراغ روشن کرتے ہین اس اعتبار سے اوسکو دہتہ تراوہ کہتے ہین چراغ کثرت سے
روشن تھے کشتی پر بیٹھکر سیر و تماشا اونکا عمل مین آیا اسی تاریخ کو جشن وزن شمسی نے آرائش پائی اور بضابطہ مقررہ اپنے کو طلا و نقرہ وغیرہ سے
وزن کرکے وجہ معاش ارباب استحقاق مین مقرر کیا گیا سال اکاون ۵۱ عمر اس نیازمند درگاہ الٰہی کا اتمام کو پونہچا اور آغاز سال باون ۵۲ نے
چہرۂ مراد بروشن کیا امید کہ مدت حیات مرضیات حق مین مصروف ہو جشن روز مبارک شنبہ چھبیسوین ۲۶ کو مکان آصف خان مین مرتب ہوا
اوس عمدۃ السلطنت نے ساتھ لوازم نیاز اور پیشکش کے شامل ہوکر سعادت ہمیشہ کی جمع کی غرہ شہریور کو مرغابی تال الوہ مین نمودار ہوئی اور
چوبیسوین ۲۴ ماہ مذکور کو کہ کول دل مین نکلی جو جانور پرندے کشمیر مین ہین تفصیل اونکی یہ ہے۔ کلنگ سارس طاؤس چرز لگلگ
تغدری تغداغ کرواںک زردتلک نقرہ باچرم بیلورہ حواصل مکشہ تقلہ قاز کونکلہ دراج شارک نونسج موسیچہ ہرلی دہیک
کویل شکرخوارہ مہوکہ مہرلات ہنس کلچری تیتری کہ مینے نام اوسکا بدآواز رکھا ہے جو کہ نام بعضون کے ان مین فارسی مین معلوم نہ تھے
بلکہ ولایت مین ہوتے بھی نہین اسی لیے ہندی مین لکھے گئے اور جو جانور کہ کشمیر مین نہین ہوتے نام اونکے اس تفصیل سے ہین شیر زرد
یوز گرگ گاو میش صحرائی آہو سیاہ چکارہ کوتہ پاچہ نیل گاو گورخر خرگوش سیاہ گوش گربہ صحرائی موشک کربلائی سوسمار

خاربشت اسی تاریخ کو شفتالو کابل کے ڈاک چوکی مین پونہچے جو سب سے بڑا تھا چھبیس تولہ وزن مین آیا کہ بحساب مثقال ۶۵ مثقال ہوتے ہین
جب تک فصل شفتالو کی رہی اسقدر آتے تھے کہ الوش اکثر امرایان و بندگان خاص کو مرحمت ہوتا ستائیسوین کو بقصد تماشائے سیر
ویرناگ کے کہ سرچشمہ دریائے بہت کا ہے سواری ہوئی پانچ کوس تک اوپر پانی کے کشتی گئی موضع پان پور پر ہم اوترے اسی روز کشتوار کے
خبر ناخوش پونہچی تفصیل اوس اجمال کی یہ ہے کہ جب دلاور خان اوسکو فتح کر کے روانہ درگاہ ہوا تو نصر اللہ عرب کو با چند منصب داران
واسطے محافظت کے وہان چھوڑا عرب مذکور کی راے مین دو خطا واقع ہوئین ایک یہ کہ وہان کے زمیندارون وغیرہ کو تنگ پکڑا اور
اون سے بدسلوکی کی دوسرے یہ کہ جو لوگ بطور کمک اوسکے پاس مقرر تھے بطمع منصب اور اضافہ اونھون نے حضور مین آنا چاہا کہ ہم
حضور مین اپنی درستی کرین اوسنے اونکی رخصت قبول کی جب جمعیت پاس اوسکے کم رہ گئی تب وہان کے زمیندار وغیرہ نے جو اوس سے
شکستہ دل تھے اونھون نے فرصت پاکر ہر طرف سے ہجوم کیا پل کو جو کہ عبور لشکر اور کمک کا اوسی پر موقوف تھا جلا دیا اور طرح طرح کے
فساد و فتنے برپا کیے نصر اللہ مذکور قلعہ مین گھس کر دو تین روز تک اپنے تئین بہ ہزار جان فشانی بچاتا رہا مگر جب پاس اوسکے کچھ توشہ نرہا اور رستہ
رسد کا اونھون نے بند کر دیا لاچار شہادت پر آمادہ ہوکر بکمال جوانمردی مع اپنے ہمراہیون کے داد شجاعت و بہادری کی دی یہان تک کہ اکثر
شہید ہوے اور بعضون نے اپنے تئین اسیر پنجہ تقدیر کیا جب یہ خبر مسامع عالی مین پونہچی جلال بیٹے دلاور خان کو کہ آثار رشد اور کارگزاری کے
پیشانی احوال اوسکے سے ظاہر تھے اور فتح کشتوار مین اوس سے اچھے اچھے کام بن پڑے تھے بمنصب ہزاری ذات اور چھ سو سوار کے
سرفراز کر کے اوسکے والد کے نوکرون کو جنھون نے کہ سلک بندگان درگاہ مین انتظام پایا تھا مع ایک فوج کے سپہ کشمیر سے وغیرہ پیادے
زمیندار و برق انداز ہمراہی اوسکے واسطے اوس گروہ عاقبت مخذول کے ہٹنے روانہ کیا اور حکم ہوا کہ راجہ سنگرام زمیندار جمو کا اپنے
آدمی ہمراہ لیکر جمو کے پہاڑ سے آوے امید ہے کہ وہ لوگ اپنی سزاے اعمال مین گرفتار ہون اٹھائیسوین کو ساڑھے چار کوس کوچ ہوا موضع
کاکاپور سے کوس بھر آگے بڑھ کے اوترے کاکاپور کی بنگ مشہور ہے جنگل در جنگل ایک دوسرے پر پڑی ہے اونتیسوین کو موضع پنجبارہ پر منزل ہوئی
یہ موضع فرزند اقبالمند شاہ پرویز کو مرحمت ہوا۔ وکلا اوسکے نے کنارہ آب پر ایک باغچہ اور مختصر عمارت طیار کی ہے نواح پنجبارہ مین جلکہ ہے
بیچ نہایت صفا پروری اور نزہت افزائی کے اور بڑے بڑے سات درخت چنار کے درمیان جلکہ اور گرد اوسکے نہر ہے کشمیری لوگ اوسکو
ستہا بہولی کہتے ہین یہ بھی ایک سیرگاہ کشمیر سے ہے اس تاریخ کو خبر فوت خان دوران کی پونہچی کہ لاہور مین اپنی اجل طبعی سے فوت ہوا عمر
اوسکی قریب نوے برس کے تھی بہادران روزگار اور دلیران عرصہ کارزار سے تھا سرداری کو ساتھ شجاعت کے جمع رکھا اس دولت مین حقوق
اوسکے بہت ہین اللہ اوسکو بخشے چار بیٹے رہے مگر کوئی اون مین سے لیاقت اوسکی فرزندی کی نہین رکھتا قریب چار لاکھ روپے کے ترکہ اوسکا
نقد و جنس نکلا سب اوسکی اولاد کو عنایت ہوا تیسوین کو اول سیر چشمہ اینچ کی کی یہ جگہ حضرت عرش آشیانی نے راے کچھواہہ کو عنایت کی تھی اوسنے
دامن کوہ اور کنارہ چشمہ پر طرح طرح کی عمارتین اور حوض کئی بنالیے تھے بلاشک وہ ایک مقام ہے نہایت لطیف و عمدہ پانی اوسکا شیرینی و
صفائی مین رشک چشمہ آب حیات ہے مچھلیان اوس مین بہت ہین ؎ درتہ آبش زصفا ریگ خرد + کور تواند بدل شب شمرد + جو کہ یہ جگہ
فرزند خان جہان کو ہمنے عنایت کی مشارالیہ نے عمدہ ضیافت کی اور پیشکش لایا اوسمین سے تھوڑا سا بپاس خاطر اوسکے قبول کر لیا اس چشمہ سے
آدہ کوس پرے مچھی بہون نام ایک چشمہ ہے کہ راے بہاری چند نے جو کہ بندگان عرش آشیانی سے تھا ایک بت خانہ کنارے پر اوسکے بنایا
پانی اوسکا اوس سے بڑھ کر ہے کیا تعریف اوسکی ہو سکے وہان پر درخت ہین بڑے بڑے پرانے چنار اور سفیدار کے گرد اوسکے سیاہ بیدرات
وہان پر گذار کر اکتیسوین کو چشمہ جھول پر منزل ہوئی اس چشمہ کا پانی اوس چشمہ سے بہت ہے کنارے پر اوسکے درخت سفیدار اور چنار
کے چھوٹے چھوٹے بہت عمدہ آپس مین ملے ہوے ہین مکانات عمدہ بنے ہوے باغیچے با صفا گل جعفری کھلے ہوے گویا کہ یہ قطعہ ہے

بہشت برین کا غرہ ماہ مہر کو شنبہ کے روز اچھول سے کوچ کرکے قریب چشمہ ویرناگ کے منزل ہوئی تو زمبارک شنبہ کو دوسرے روز کہ وہ
جشن کیکھو پرویز بپا اور آراستہ ہوئی بندگان خاص کو حکم شدت کا ہوا پیالہ نوش کرکے غفنا لو کابل کے مینے اونکو الوکش عنایت کیا شام کے
وقت سب بادہ خوار مست ہوکر اپنے گھرون کو گئے چشمہ منبع دریاے بہت دامن کوہ مین واقع ہی کہ کثرت اشجار اور انبوہ سبزہ و گیساہ
سے زمین اوسکی نظر نہین آتی ایام شاہزادگی مین مینے حکم دیا تھا کہ کنارے پر اس چشمہ کے ایک عمارت کہ موافق شان اس مقام کے ہو طیار کرین
اسوقت وہ عمارت انجام کو پہونچی حوض ہشت پہلو چالیس گز کا اور چودہ گز عمیق پانی اوسکا عکس سبزہ اور پھولون سے جو کہ پہاڑ پر ہین زنگاری
رنگ ہی مچھلیان کثرت سے شناور ہین گرداوس حوض کے محل جنمین دریچے لگے ہوے اور آگے کو اوس عمارت کے ایک باغ اور لب حوض
باغ کے دروازے تک ایک نہر چار گز چوڑی ایک سو اسی گز لمبی دو گز گہری اور جانبین پر نہر کے خیابان پختہ چونہ دیکے ہین اور پانی اوسکا اس قدر
صاف لطیف ہی کہ وجود دو گز عمق کے اگر چنا اوسکی تہ مین پڑا ہو تو نظر آجاوے اور حال عالم صفائی نہر اور سبزہ کا جو گرد چشمہ کے اوگا ہی کیا لکھون
قسم قسم کے سبزے اور پھول باہم گتھے ہوے بہت سے نظر آتے ہین مثل دم طاؤس موج آب سے ہلنے والے ہزاران ہزار گل ساری جگہ کھلے
ہوے فی الواقع تمام کشمیر مین ساتھ اس خوبی و دلفریبی کے کوئی سیرگاہ معلوم نہ ہوئی چند روز میان پر خوب سیر کرکے داد عیش و کامرانی دی
مگر جو ساعت کوچ کی قریب پہونچی تھی اور مٹیلون کے اوپر برف کا برسنا شروع ہو گیا توقف مناسب نتھا ناگزیر لاچار باگ مراجعت کی جانب شہر موڑی
اور حکم دیا کہ اوپر کنارے نہر کے دو طرفہ درخت لگاوین چوتھی کو چشمہ لوکا بہون تک منزل ہوئی یہ بھی مقام عمدہ ہی اگرچہ بالفعل اوسکے برابر نہین لیکن بعد
مرمت خوب جگہ ہو سکتی ہی حکم دیا مینے کہ مناسب اس مقام کے عمارت طیار کرین اور جو حوض کہ چشمے کے روبرو ہی اوسکی مرمت کرین اثنا ے راہ مین
ایک چشمہ پر مرور ہوا کہ لوگ اوسکو اندہ ناگ کہتے تھے مشہور ہی کہ اوس چشمہ کی مچھلی نابینا ہوتی ہی ایک لحظہ وہان پر توقف کرکے مینے اوسمین
جال ڈالا تو اوسمین بارہ مچھلیان آئین تین نابینا تھین اور نو بینا ظاہر معلوم ہوتا ہی کہ تاثیرات اس چشمہ سے ہی کہ مچھلی کو اندھا کر دیتا ہی
بہرحال خالی از غرابت نہین آٹھوین کو خبر فوت ہاشم فرزند قاسم خان کی پہونچی روز مبارک شنبہ نوین کو ارادت خان بعہدہ صاحب صوبگی کشمیر
سرفراز ہوا اور میر جملہ نے تبدیلی اوس سے پاکر ساتھ خدمت خانسامانی کے امتیاز پایا اور معتمد خان خدمت عرض مکرر پر مقرر ہوا سنگرام سنگہ راجہ جمون
بمنصب ڈیڑھ ہزاری ذات اور ہزار سوار کے ممتاز ہوا اسی تاریخ ایک عجیب طرح کا شکار ماہی گیران کشمیر کا دیکھا گیا کہ جہان پر پانی برابر سینہ کے
ہو وہان دو کشتیان پہلو بر ایک دوسرے کے لیجاتے ہین چنانچہ ایک طرف سے سر اونکا ملا ہوتا ہی اور دوسری طرف سے جدا لفاصلہ چودہ
پندرہ گز کے اور دو ملاح باہر کیطرف کنارے پر کشتی کی ایک بڑی لمبی لکڑی ہاتھ مین لیکر بیٹھ جاتے ہین تاکہ فاصلہ اونکا کم زیادہ نہو اور دونون
کشتیان برابر چلی جاوین اور دس بارہ ملاح پانی مین اوتر کر سر اون کشتیون کے پکڑ کر ملاکے رہتے ہین اور پانون کو زمین پر مارتے جاتے ہین جو
مچھلی کہ درمیان مین اون دو کشتیون کے آجاتی ہی اور چاہتی ہی کہ اس تنگی سے نکل جاوے تو ملاح فوراً غوطہ مار کر پانی کی تہ مین جا بیٹھتا ہی اور
دوسرا ملاح اوسکی پیٹھ پر چڑھ کر اوسکو نیچے دباتا ہی کہ پانی اوسکو اوپر نہ لا دے اور نیچے والا مچھلی کو پکڑ کرکے باہر آتا ہی اور جو ملاح کہ اس فن مین
بہت دخل رکھتے ہین دونون ہاتھون سے دو مچھلیان پکڑ لاتے ہین اون مین سے ایک بوڑھا ملاح تھا کہ ہر غوطے مین اکثر دو مچھلیان لاتا یہ شکار
پنجزارہ مین ہوتا ہی اور مختص ہی ساتھ دریا ے بہت کے اور جگہ نہین ہوتا اور منحصر ہی ساتھ موسم بہار کے جن دنون مین کہ پانی بہت کا سرد ہو
تیرہوین کو جشن دسہرہ مرتب ہوا موافق دستور ہر سال کے اسپان طویلہ خاصہ اور جو کہ حوالی امرا کے تھے آراستہ کرکے روبرو لائے اوس وقت
مینے اکثر کوتاہی سانس کی اور تنگی دم اپنے کی محسوس کی امید کہ انجام اسکا بخیر ہوگا انشاء اللہ تعالی پندرہوین کو بقصد سیر خزان جانب
صفاپور اور درہ لار کے جو کہ نیچے کی جانب کو دریا کشمیر کے ہی گئے صفاپور ایک تالاب ہی نفیس شمالی جانب کو اوسکے پہاڑ بھرا ہوا درختان
میوہ دار سے باوجودیکہ وہ موسم ابتدا ے خزان تھی مگر نمود اوسکی عجب انداز کی دیکھی عکس انواع و اقسام درختان فصل خزان کا پڑا ہوا تو کہ اندر تالاب کے

بہت خوش اور پسندیدہ نظر آتے تھے سب بے تکلف یہ مقام خوبیان خزان کی بہار سے کم نہین رکھتا ٥ دوق فنا نیافتہ ورنہ بنظر رنگین تراز بہار
بود جلوہ خزان + مگر چونکہ وقت تنگ تھا اور ساعت کوچ قریب سیر اجمالی کرکے مراجعت فرمائی ان چند روز مین ساتھہ شکار مرغابی کے اشتغال تھا
ایک روز اثنای شکار مین ایک ملاح کے لڑکے نے قرقرہ لاکر حاضر کیا نہایت دبلا اور حقیر ایک رات سے زیادہ زندہ نرہا قرقرہ کشمیر مین نہین ہوتا
مگر ایسا معلوم ہوتا ہی کہ وقت آمد و رفت ہندوستان کے لاغری اور بیماری سے پڑا رہ گیا ہوا سوقت جمعہ کے روز خبر فوت میرزا رحمن داد بیٹے
خان خانان کی پہونچی کہ بالاپور مین اجل طبعی سے فوت ہوا ظاہر مین چند روز اوسکو تپ آئی تھی ایام نقاہت مین دکنی لوگ فوج تیار کرکے نمودار
ہوئے بڑا بھائی اوسکا داراب خان بقصد جنگ سوار ہوا جب رحمن داد کو خبر پہونچی تو بسبب کمال جرات و دلاوری کے باوجود ضعف و ناتوانی سوار
ہوکر بھائی کے پاس پہونچا غنیم کو شکست دیکر لوٹ کر آتا تھا چونکہ حفاظت بدن مین احتیاط شرط ہی بجا نہ لایا فوراً ہوا نے اوسمین تصرف کیا تشنج ہوکر
زبان بند ہوگئی بعد دو تین روز کے فوت ہوگیا بہت اچھا جوان تھا شمشیر زنی اور جنگ آزمائی مین اوسکو بڑا مذاق تھا اور سب جگہ قصد اوسکا
یہی رہا کہ جوہر اپنا تلوار مین ظاہر کرے اگرچہ آگ تر و خشک کو برابر جلاتی ہی مگر مجھپر اتنا گران و سخت گذرا تو اوسکے بڈھے باپ کے دل شکستہ
پر کیا گذرا ہوگا شاہ نواز کا زخم مصیبت ہنوز نہین بھرا تھا کہ یہ زخم تازہ نصیب اوسکے ہوا امید کہ اللہ اونکو صبر اور حوصلہ نصیب کرے
روز مبارک شنبہ سولوین کو خنجر خان بمنصب تین ہزاری ذات و سوار کے سرفراز ہوا قاسم خان بمنصب دو ہزاری ذات اور ہزار سوار کے
ممتاز ہوا محمد حسین برادر خواجہ جہان کو کہ بخدمت بخشیگری لشکر کانگڑہ کے مقرر ہی منصب ہفتصدی ذات اور سوار کا مجھنے عنایت کیا ستائیسوین مہر
کو بعد گذرنے ایک پہر اور سات گھڑی کے رایات اقبال نے جانب ہندوستان ارتفاع پایا چونکہ زعفران نے پھول نکالے تھے نواح شہر سے
کوچ کرکے موضع پنپور کو آئے تمام ملک کشمیر مین بغیر اس جگہ کے اور کسی گانون مین زعفران نہین ہوتا روز مبارک شنبہ تیسوین کو زعفران کے
کھیت مین بزم پیالہ مرتب ہوئی عجب لطف و کثرت سے زعفران شگفتہ تھا وہان پر نسیم اوسکی دماغ کو معطر کرتی تھی اوسکے پھولون کی چار پتی
ہوتی ہین بنفشئی رنگ کلائی مین مثل گل چنبہ کے اندر اوسکے تین شاخین زعفران کی نکلتی ہین جس سال خوب ہوتا ہی چار سو من بوزن حال ہوجاتا ہی کہ
تین ہزار دو من بوزن خراسان ہین آدھا خالصہ اور آدھا رعایا کا معمول ہی دس روپیہ سیر خرید و فروخت ہوتا ہی کبھی نرخ اوسکا بیش اور کم بھی ہوجاتا
ہی اور یہ رسم مقرر ہی کہ زعفران کے پھول چنکر لاتے ہین اور موافق قاعدے کے جو قدیم سے مقرر ہی مزدوری مین اوسکے نصف وزن نمک دیتے
ہین اور نمک وہان پر ہندوستان سے جاتا ہی دوسرے تھنون کشمیر سے پکلگی ہی اور جانور شکاری سال بھر مین دس ہزار سات سو تک ہم
پہونچے ہین اور باز و جرہ دو سو جال مین آئے ہین جمعہ کے روز غرہ آبان ماہ الٰہی کو پنپور سے کوچ کرکے مقام خانپور مین منزل ہوئی چونکہ مجھے
خبر ہوئی کہ زنبیل بیگ ایلچی میرے بھائی شاہ عباس کا حوالی لاہور مین پہونچا ہمراہ میر حسام الدین پسر عضد الدولہ انجو کے خلعت اور تیس ہزار
روپیہ خرچ عنایت ہوا اور مینے حکم دیا جو کچھ وہ سات منزل راہ کے تکلف کرین سوا قیمت اوسکی کے پانچہزار روپیہ تک اور اپنی طرف سے بطریق ضیافت
بھیجے جاوین قبل اس سے مینے حکم دیا تھا کہ انتہائے کوہستان تک ہر منزل مین عمارت واسطے فرودگاہ خاص اور اہل محل کے طیار ہو کہ موسم برف
و سردی مین اندر خیمہ کے بسر کر نہین سکتے عمارت اس منزل کی اگرچہ انجام کو پہونچ گئی تھی مگر ہنوز اوس مین نمی اور بو چونے کی باقی تھی اسلیے
خیمے مین آرام کیا گیا دوسری کو کھنبور مین منزل ہوئی وہان پر عرض ہوئی کہ نواح ہیرا پور مین ایک آب شار ہی نہایت عالی اور نادر اگرچہ تین چار
کوس رستہ سے بائین طرف تھا تنہا بارادہ سیر اوسکے گیا تعریف اور توصیف اوسکی کیا لکھون تین چار مرتبہ پانی اوپر ایک دوسرے کے
پڑتا ہی اوج تک ایسی خوبی و لطافت آب شار نظر نہ آیا تین پہر تک عیش کامرانی مین وہان پر ٹھہرے لیکن ابر و پانی مین وہ جگہ خالی وحشت سے
نہین بعد تین پہر دن کے سوار ہوکر شام کے وقت ہیرا پور مین پہونچکر منزل مذکور مین شب گذاری کی چوتھی کو کوتل پاڑی برارے سے عبور
کرکے اوپر سر کوتل پیر پنجال کے منزل کی صعوبت اور دشواری اس رستہ کی کیا بیان کرون کہ پیک اندیشہ کو بھی وہان سے طاقت

گذر کی نہین اس عرصے مین چند روز مکرر برف برسا پہاڑ سفید ہوگئے اثناے راہ مین بھی بعضی مقام پر ایسا یخ بند ہا تھا کہ گھوڑے کی پانون
چلنے مین اوسکو رفت نکر سکتے تھے اور جو باقی پیچھے آئے اون پر برسا پانچوین کو بہرنجال کے ٹیلے سے اوترکر پوشانہ پر منزل ہوئی اگرچہ اس
جب کو بھی تشیب ہی مگر چونکہ ازبس بلندی ہی اکثر آدمی پیادہ ہوکر اوترے چھٹی کو بیرم کلہ مین ڈیرہ ہوا قریب موضع مذکور کے ایک آبشار واقع ہی
اور چشمہ نہایت نفیس حسب الحکم وہان پر دالان طیار کر رکھا تھا واقعہ ایک نظرگاہ عمدہ ہی مینے حکم دیا کہ میری تاریخ عبور کی پتھر پر کہودکر اس دالان پر
جڑدین اور بیدل خان نے چند شعر بھی کہے ہین بر سبیل نظم یہ نقش دولت لوح روزگار پر یادگار رہی اس رستہ پر دو زمیندار رہتے ہین کہ آمد و رفت
اور بندوبست اس رستہ کا قبضہ اختیار مین انکے ہی حقیقت مین وہ دونون کنجی ہین ملک کشمیر کی ایک کا نام مہدی نایک اور دوسرا حسین نایک ہیرپور
سے بیرم گلہ تک بندوبست رستہ کا اونہین کے ذمہ ہی باپ مہدی نایک کا بہرام نایک ایام دولت کشمیریون مین معتبر آدمی تھا جب نوبت
حکومت بندگان درگاہ کی پونہچی میرزا یوسف خان نے اپنے ایام حکومت مین بہرام نایک کو مسافر ملک عدم کیا اب تصرف و دخل مین دونون
بھائی آپس مین شریک ہین اگرچہ ظاہر مین باہم صلح رکھتے ہین مگر باطن مین نہایت عداوت آج کے روز شیخ ابن یمین کہ خدمتگاران خاص
قدیمی عمدہ سے تھا فوت ہوا بسبب نیکذاتی اور کمال اعتماد کے افیون خاصہ اور آب حیات حوالے اوسکے تھا جس رات کہ بلندی کوتل پیرپنجال
پر منزل تھی خیمہ و اسباب نہ پونہچا اور مزاج مین اوسکے ضعف اور ناطاقتی تھی اوسکو تشنج ہوکر زبان بند ہوگئی دو روز زندہ رہکر مرگیا افیون خاصہ
خاصون کو سپرد کی گئی اور خدمت آبدارخانہ کی حوالہ موسے خان کے ہوئی روز مبارک شنبہ ساتوین کو موضع ٹھٹھہ فرودگاہ لشکر اقبال ہوا اور
بیرم گلہ مین بند بہت نظر آئے مگر اس منزل سے ہوا اور زبان اور لباس اور جانورون مین جو کہ مخصوص ولایت گرم ہی بڑا تفاوت نظر آیا
یہان کے لوگ زبان ہندی و فارسی دونون مین کلام کرتے ہین ظاہرا اصل زبان انکی ہندی ہی زبان کشمیری بسبب قرب وجوار کے اونہون نے
یاد کرلی مجملاً یہان سے داخل ہند ہی عورتین یہان کی پشمینہ نہین پہنتی ہین اور مثل عورتون ہند کے حلقہ ناک مین پہنتی ہین آٹھوین کو رجور
مین منزل ہوئی وہان کے لوگ زمان قدیم مین ہندو تھے اور زمیندار یہان کے راجہ کہلاتے ہین سلطان فیروز نے انکو مسلمان کیا اور باوجود صفت
اسلام اب تک بدعتین ایام جہالت کی اون مین ہین جیسے کہ ہندو عورتین اپنے شوہر کے ساتھ جلجاتی ہین یہان کی عورتین اپنے شوہر کے
ساتھ زندہ قبر مین مدفون ہوتی ہین چنانچہ ان روزون مین دس بارہ برس کی لڑکی اپنی ہم عمر شوہر کے ساتھ زندہ قبر مین دفن ہوئی تھی اور
دوسرے یہ کہ بعضے لوگ کم معاش اگر اونکے لڑکی پیدا ہوتی ہی تو اوسکو پھانسی دے دیتے ہین اور ہندوون سے رشتہ داری کرتے ہین
اپنی لڑکی اونکو دیتے ہین اور اونکی آپ لیتے ہین اونکی لڑکی لے لینا خوب مگر دینا نعوذ باللہ من ذالک حکم ہوا کہ آیندہ یہ رسوم ہونے نپاوین
اور جو کوئی مرتکب ان بدعات کا ہو اوسکو سخت سزا ملے راجور مین رود خانہ ہی پانی اوسکا برسات مین نہایت زہردار ہو جاتا ہی اکثر وہان کے
لوگون کو نیچے گلے کے بوغمہ نکلتا ہی اور زرد رنگ و ضعیف ہوتے ہین چاول راجور کے بہتر ہین چاولون کشمیر سے اور بنفشہ عمدہ خوشبودار
اس دامن کوہ مین پیدا ہوتا ہی دسوین کو نوشہرہ مین منزل ہوئی یہان پر بموجب حکم عرش آشیانی ایک قلعہ پتھر کا بنا ہی ہمیشہ ایک جماعت
حاکم کشمیر کی اوس مین بطریق تھانہ کے رہا کرتی تھی گیارہوین کو چوکی ہتی محل نزول لشکر اقبال کی ہوئی عمارات اس جگہ کی باہتمام مرادخان
چیلہ کے حسن انجام کو پونہچی یہان پر دولت خانہ مین دالان در دالان آراستہ منبت اور منزلون کے یہ منزل امتیاز رکھتے تھے منصب اوسکا
مینے بڑہایا بارہوین کو مقام بہتہین منزل ہوئی آج کے دن کوتل اور پہاڑ سے گذر کر وسعت آباد ہندوستان مین آئے اول قراولون نے اطلاع دی
پائی تھی کہ بہتسر اور کرچہاک اور نکتہالہ مین جا کر شکار کا گھیر ڈالین تیرہوین چودہوین کو شکار زندہ روبرو لائے پندرہوین جمعہ مین نکال کر گیا
چنانچہ نرگو ہی وغیرہ قریب چھپن کے ہاتھ لگی اس تاریخ راجہ سارنگ دیو کہ خدمتگارون قریب سے ہی منصب چہارہزاری ذات اور چارسو
سوار سے سرفراز ہوا سولہوین کو بسجانب کرچہاک گئے پانچ کوچ مین دریاے بہت پر پونہچے روز مبارک شنبہ اکیسوین کو جرگہ کرچہاک مین مقیم

ہمنے شکار کیا بہ نسبت اور مرتبہ کے اب کی مرتبہ شکار کم ہاتھہ لگا خاطر خواہ دل خوش نہوا چیسوین کو جرگہ نکھتالہ مین بہ تمام خوشی ہمنے
شکار کیا وہان سے دس منزل کرکے شکارگاہ جہانگیر آباد مین پونہچے ایام شہزادگی مین یہ سرمنزل میری شکارگاہ تھی اور اپنے نام سے مینے
یہ گانون آباد کیا تھا اور ایک عمارت مختصر طیار کراکے حوالہ سکندر معین کے کہ قراولان قریب سے ہی کی گئی پھر بعد جلوس کے اسکو پرگنہ
مقرر کرکے مشارالیہ کو جاگیر مین دیا اور حکم ہوا کہ واسطے دولت خانہ کے ایک تالاب اور منارہ طیار کرین اور بعد فوت اوسکے یہ پرگنہ
جاگیر ارادت خان مین مقرر ہوکر اہتمام عمارات کا حوالہ مشارالیہ کے ہوکر اس وقت حسن انجام پایا بلاتکلف وہ ایک تالاب ہی نہایت
وسیع اور بادشاہانہ شکارگاہ ہی عمدہ درمیان اوسکے عمارات دل پسند القصہ قریب ڈیڑہ لاکھہ روپیہ کے اوس مین صرف ہوا روز مبارک شنبہ
اور جمعہ کو مقام کرکے قسم قسم کے شکار سے محظوظ ہوئے قاسم خان متعینہ حراست لاہور نے سعادت زمین بوسی حاصل کرکے پچاس مہر
نذر کی اور یہان سے ایک منزل درمیان اور پر باغ مومن عشقبازکے کہ کنارہ دریائے لاہور پر واقع ہے نزول اقبال کا ہوا بڑے بڑے درخت
عمدہ چنار اور سرو کے اوس مین ہین وہ ایک باغ عجیب ہی دوشنبہ کے روز نوین ماہ آذر مطابق پانچوین محرم سنہ ۱۰۳۱ ہجری کو باغ مومن سے
اندر نام ہاتی پر سوار ہوکر نثار کرتا ہوا شہر کو آیا بعد گذرنے دو گھڑی اور تین پہر دن کے ساعت مسعود و ممتاز مین دولت خانہ مین آکر
جو عمارتین کہ نئے سر سے اہتمام معمور خان سے حسن انجام کو پونہچی تھین اون مین نزول مبارک کی اور فرحی کا کیا بلاتکلف مکانات ہین
دلکشا اور دلنشین بکمال نزاکت و لطافت سارے منقش اور بصورت نگاری اوستادان نادرہ کار سے باغ ہین سبز و خوش قسم قسم کے
پھولون سے دل فریب ع زفرق تا بقدم ہر کجا کہ مے نگرم + کرشمہ دامن دل میکشد کہ جا اینجاست + خلاصہ کلام کا یہ کہ سات
لاکھہ روپیہ کہ تیس ہزار تومان رائج ایران ہوتے ہین صرف ان عمارات کا ہوا اور اسی روز بہجت افروز مین خوشخبری فتح قلعہ کانگڑہ کی بشارت بخش
خاطر ہواخواہان دولت کے ہوئی اور شکر اس نعمت عظمٰی اور فتح بزرگ مین کہ عطیات مجددہ واہب العطایا سے ہی سر نیاز کا درگاہ کریم کارساز
مین نیچے لاکر نقارہ نشاط و شادمانی کا بلند آوازہ ہوا کانگڑہ ایک قلعہ ہی قدیم شمال رویہ لاہور سے کوہستان مین استحکام اور دشوار کشائی
مین مشہور و معروف اعتقاد زمیندار ان پنجاب کا یہ ہی کہ جب سے یہ قلعہ بنا اس عرصہ دراز مین قلعہ مذکور نے کسی اور قوم کے پاس انتقال
نہین کیا اور کسی بیگانہ نے اوسپر تسلط نپایا والعلم عند اللہ خلاصہ یہ کہ جب سے کہ صیت اسلام اور آوازہ دین محمدی کا ملک ہندوستان مین
پونہچا کسیکو سلاطین والاشکوہ سے فتح اس قلعہ کی میسر نہوئی سلطان فیروزشاہ باوجود اس شوکت اور دبدبہ کے خود بذاتہ بارادہ تسخیر اس
قلعہ کے گیا اور مدتون محاصرہ رکھا جب دیکھا کہ جب تک سامان قلعداری اور کچہہ کھانا پینا ان قلعہ والون کے پاس رہیگا فتحیابی اس
قلعہ پر ممکن نہین لاچار ہوکر آنا راجہ کا اور ملاقات اوسکی کو غنیمت سمجھکر جنگ سے باز رہا کہتے ہین کہ راجہ ضیافت اور پیشکش آراستہ کرکے
بادشاہ کو بالتماس اندر قلعہ کے لیگیا بادشاہ نے بعد سیر و تماشا قلعے کے راجہ سے کہا کہ مجہسے بادشاہ کو اندر قلعے کے لانا شرائط حزم اور
احتیاط سے دور تھا اور جو جماعت کہ ملازمت مین ہین اگر تجکو مارین اور قلعہ لے لین تو کیا کرسکتا ہی راجہ نے اپنے آدمیون کی طرف
اشارہ کیا اوسی دم ایک فوج دلاوران مسلح و مکمل کی باہر آئی اور بادشاہ کو سلام کیا بادشاہ نے دیکھنے ہجوم اون لوگون کے سے متوہم
اور متفکر ہوکر غدر سے اندیشہ کیا راجہ نے آگے آکر زمین خدمت کو بوسہ دیا اور کہا ہمکو سوا اطاعت اور فرمان برداری آپ کے خیال دوسرا
نہین لیکن جیسے اوپر زبان مبارک کے گذرا احتیاط دوربینی کو نگاہ رکھتا تھا کہ تمام وقت یکسان نہین ہوتا بادشاہ نے آفرین کی اور راجہ
نے چند منزل ہمرکاب سعادت مآب چلکر رخصت لوٹنے کی پائی بعد اوسکے جو کوئی اوپر تخت دہلی کے بیٹھا ایک لشکر واسطے تسخیر کانگڑہ
کے بھیجا مگر فتحیاب [illegible] نہ ہوا پدر بزرگوار میرے نے بھی ایک مرتبہ لشکر عظیم ساتھہ سردار حسین قلی خان کے کہ ہمنے بعد خدمات
پسندیدہ کے ساتھہ خطاب خان جہانی کے شرف اختصاص پایا تھا تعین فرمایا اور درمیان محاصرہ کے شورش ابراہیم حسین مرزا کی

ہوئی کہ اوس ناحق شناس نے گجرات سے بھاگ کر طرف پنجاب کے علم فتنہ کا بلند کیا خان جہان ناگزیر قلعہ سے اوٹھکر متوجہ بجھانے آتش
فتنہ و فساد اوسکے کا ہوا اور تسخیر قلعہ لیت و لعل مین رہا اور ہمیشہ یہ اندیشہ لازم خاطر اشرف کا تھا لیکن شاہد مقصود نہانخانہ تقدیر سے
چہرہ کشای مدعا نہین ہوتا تھا جو اللہ تعالے کے کرم سے تخت دولت نے ساتھ وجود نابود اس نیازمند کے آرستگی پائی حملہ غازیون
سے کہ مینے اپنے ذمہ ہمت پر لازم کی تعین ایک یہ بھی تھی پہلے مرتضے خان کو کہ ایالت صوبہ پنجاب کی رکھتا تھا ساتھ ایک فوج کے
بہادرون جنگ آزما سے واسطے تسخیر قلعہ مذکور کے رخصت فرمایا اور پہلے تمام ہونے مہم کے مرتضے خان فوت ہو گئے پھر جوہر ل پسر
راجہ باسو مقرر اس خدمت پر ہوا اوس بد سرشت نے بغاوت کر کے تفرقہ عظیم لشکر شاہی مین ڈالا اور تسخیر قلعہ مذکور مین توقف
ہوا چند مدت نہ گذری کہ وہ بدکردار گرفتار ہو کر جہنم رسید ہوا چنانچہ تفصیل اسکی گذر چکی حاصل یہ ہے کہ ان دنون متعہد خدمت مذکور کا
کر کے سندر بلازم اپنے کو ساتھ استعداد تمام کے بھیجا اور بہت امرائے بادشاہی اوسکی کمک کو بھیجے گئے تاریخ سولوین شہر شوال
سنہ ۱۰۲۹ ہجری مین لشکرون نے گرداگرد قلعہ کے مورچے تقسیم کر لیے اور مداخل و مخارج قلعہ کو نظر احتیاط سے ملاحظہ کر کے راہ آمد و شد
رسد کو مسدود کیا اور رفتہ رفتہ کام اوپر قلعہ والون کے ایسا تنگ کیا کہ قسم غلہ سے جو کچھ تھا قلعے مین باقی نرہا چار مہینے اور غلہ خشک
کو ساتھ نمک کے جوش دیکر کھایا جب کام قریب ہلاکت کے پہونچا اور بند ہونے راہ سے امید نجات کی نرہی لاچار ہو کر قلعے کو سونپ دیا
روز مبارک شنبہ غرہ محرم سنہ ۱۰۳۱ ہجری مین یہ فتح کہ کسی سلاطین والاشکوہ کو میسر نہوئی تھی اور بیچ نظر کوتاہ بینون ظاہر اندیش کے بعید معلوم
ہوتی تھی اللہ تعالے نے محض لطف و کرم سے اس نیازمند کو کرامت فرمائی جس جماعت نے کہ یہ خدمت پسندیدہ کی تھی لائق
حیثیت اپنی کے ساتھ اضافہ منصب و مراتب کے سرفرازی پائی روز مبارک شنبہ گیارہوین کو خرم کے مکان مین جو نیا بنا تھا حسب
التماس اوسکے جانا ہوا اور پیشکشون سے جو پسند آیا ہمنے لیا اور تین زنجیر فیل داخل حلقہ خاصہ ہوے اور اسی روز عبد العزیز خان نقشبند
کو ساتھ فوجداری نواح قلعہ کانگڑہ کے مقرر فرمایا اور منصب اوسکا دو ہزاری ذات اور ڈیڑہ ہزار سوار کا کیا اور فیل خاصہ اعتقاد خان کو
عنایت کیا الف خان قیام خانی نے واسطے حراست قلعہ کانگڑہ کے دستوری پائی منصب اوسکا مع اصل و اضافہ ڈیڑہ ہزاری ذات
اور ہزار سوار کا کیا گیا شیخ فیض اللہ خویش مرتضی خان بھی ساتھ موافقت اوسکی کے مقرر ہوا کہ بالاے قلعہ مین رہے شب سہ شنبہ تیرہوین
کو خسوف ہوا شرط نیازمندی بیچ درگاہ ایزد متعال قادر ذوالجلال کے ظاہر کر کے مناسب وقت کے نقد و جنس سے ساتھ رسم و
خیرات و صدقات کے فقرا اور مساکین اور ارباب استحقاق کو تقسیم ہوا اندنون زنبل بیگ ایلچی دارای ایران نے سعادت آستان بوسی
پائی اور رقیمہ کریمہ اوس برادر والا قدر کا کہ مشتمل کمال محبت کے تھا گذرانا اور بارہ عباسی نذر اور چار اسپ با یراق اور تین باز تویغون اور
پانچ خچر اور پانچ اونٹ اور نو کمان اور نو تلوارین پیشکش کین اور اوسکو ساتھ رفاقت خان عالم کے رخصت فرمایا تھا لیکن بسبب بعضے
ضروریات کے ہمراہی نکر سکا اسی تاریخ کو درگاہ مین پہونچا اور خلعت فاخرہ ساتھ جیغہ اور طرہ مرصع اور خنجر کے مرحمت ہوا جمال بیگ و
حاجی نعمت سلے کہ ہمراہ اوسکے آئے تھے ملازمت حاصل کر کے سرفرازی پائی امان اللہ پسر مہابت خان ساتھ منصب دو ہزاری ذات
اور ہزار و تین سو سوار کے مع اصل و اضافہ سرفراز ہوا حسب التماس مہابت خان تین سو سوار اوپر منصب مبارز خان کے زیادہ کر کے
اصل و اضافہ دو ہزاری ذات اور ایکہزار و سات سو سوار مقرر ہوا سو سوار دوسرے اوپر منصب کبک کے بھی اضافہ فرمائے گئے ۔
خلعت زمستانی عبد اللہ خان اور لشکر خان کو مرحمت ہوا حسب التماس قاسم کے اوسکے باغ مین گئے جو بیچ سواد شہر کے واقع ہے
اور پیشکشون اوسکی سے ایک قطعہ لعل اور ایک قطعہ الماس اور تھوڑا قماش سے جو کچھ پسند آیا لیا اکیسوین کو ساتھ مبارکی اور فیروزی
کے پیشخانہ طرف دار الخلافت آگرہ کے آیا اور برقنداز خان واسطے داروغگی توپخانہ لشکر دکن کے مقرر ہوا شیخ اسحٰق ساتھ خدمت کانگڑہ

کے مقرر ہوا برادر الہداد افغان کو قید سے چھوڑکر ہزار روپیہ انعام ہوے اور ایک دست باز توبونون خرم کو مرحمت ہوا روز مبارک شنبہ
چھبیسوین کو حسب ضابطہ مقرر جشن نے ترتیب پائی سوغاتین دارا ے ایران کی کہ ہاتہ زنبل بیگ کے ارسال کی تھین نظر سے گذرین
سلطان حسین کو فیل عنایت کیا واسطے ملا محمد کشمیری کی ہزار روپیہ انعام دیے گیے منصب سردار خان افغان کا حسب التماس مہابت خان کے
ہزاری ذات اور چارسو سوار مقرر ہوا ۔ جو راجہ روپ چند گوالیری نے بیچ خدمت کانگرہ کے ترددات پسندیدہ کیے تھے متصدیان کچہری
کو حکم ہوا کہ آدہا وطن اوسکا بیچ وجہ انعام کے مقرر کرین اور ضمیمہ دوسرا ساتہ جاگیر اوسکی کے تنخواہ مین دین تاریخ تیسری کو نواسی
مدار الملک اعتماد الدولہ کی واسطے فرزند شہریار کے خواستگاری کی ایک لاکہہ روپیہ نقد و جنس سے بطور رسم ساچق بہیجا گیا امراے
عظام و بندہاے عمدہ اکثر ہمراہ ساچق منزل مشار الیہ تک گئے اونہون نے مجلس عالی آراستہ کرکے اس جشن مین تکلفات فراوان ظاہر
کیے امید کہ مبارک ہو اور جو وہ عمدۃ الملک عمارت عالی اور نشیمن بہت تکلف کے اپنے مکان مین رکہتا تہا التماس ضیافت کیا ساتہ اہل محل
اوسکے مکان مین جانا ہوا نہایت جشن عالی ترتیب دیا تہا اور پیشکشون شایستہ سے بیچ نذر کے لائے رعایت خاطر اوسکی کی کرکے
جو کچہہ پسند پڑا لیلیا اور اوس دن پچاس ہزار روپیہ زنبل بیگ ایلچی کو مرحمت ہوا منصب زبردست خان کا اصل و اضافہ سے ہزاری ذات
اور پانسو سوار مقرر ہوا مقصود برادر قاسم خان ساتہ منصب ہفصدی ذات اور تین سو سوار کے اور مرزا دکنی پسر مرزا رستم ساتہ پانسو ذات اور
دوسو سوار کے سرفراز ہوے ان ایام سعادت فرجام مین کہ رایات فتح و فیروزی ولایت ہمیشہ بہار کشمیر مین ساتہ سیر و شکار کے خوشوقت تھے
عرائض متصدیان ممالک جنوبی کی پے در پے پونہچین اس مضمون کی کہ جب سے رایات ظفر آیات مرکز خلافت سے دور گئے دنیاداران دکن نے
بیدولتی سے نقض عہد کا کرکے سر ساتہ فتنہ و فساد کے اوٹہایا اور پانون اپنی حد سے باہر رکہا بہت سے مضافات احمد نگر اور برار پر متصرف
ہوے چنانچہ مکرر عرائض پونہچین کہ مدار کار اون شوربختون کا اوپر لوٹ اور تاراج اور آتش زنی اور تلف کرنے زراعتون کے ہے جب اول
مرتبہ رایات جہان کشا نے واسطے تسخیر ممالک جنوبی اور اوکہاڑنے جڑ اوس گروہ مخذول العاقبت کے نہضت فرمائی اور خرم ساتہ ہراولی
لشکر منصور کے سرفراز ہو کر طرف برہانپور کے پونہچا مگر اور حیلہ سازی سے کہ لازمہ ذات فتنہ سرشت اونکا ہے اوسکو شفیع کرکے ولایت بادشاہی
کو چہوڑا اور مبلغ برسم پیشکش نقد و جنس سے بیچ درگاہ کے ارسال کرکے متعہد کیا کہ بعد اسکے سر رشتہ بندگی کا ہاتہ سے نہ دیوینگے اور پانون
حد ادب سے باہر نہ رکہینگے چنانچہ بیچ اوراق گذشتہ کے لکہا گیا ساتہ التماس خرم کے بیچ قلعہ شادی آباد کے چندروز توقف کیا
پہر بسبب چاہنے شفاعت اوسکی کے اوپر تضرع اور زاری اونکے کے رحم کیا اب بدذاتی اور شوریدہ پشتی سے نقض عہد کا کرکے
اور طریقہ اطاعت اور بندگی سے روگردانی کی ہے پہر عساکر اقبال کو ساتہ سرگردگی اوسکے کے مقرر کیا کہ تا سزاے ناسپاسی اور
بدکرداری اپنی کی پاکر موجب عبرت تمام تیرہ بختون کا ہووے لیکن مہم کانگرہ اوسکے ذمے تہی اور اکثر آدمی کارآمد کو واسطے
اوس خدمت کے بہیجا تہا چند روز بیچ انصرام اس اندیشہ کے کوشش نکی یہان تک کہ ان دنون عرضیان پے در پے آئین کہ غنیم نے
قدرت پاکر ساٹہہ ہزار سوار اوباش جمع کیے اور اکثر ملک بادشاہی پر قابض ہوا اور ہر جا سے تہانون کو اوٹہایا تین مہینے بیچ اوس جگہ
کے ساتہ مخالفون سیہ روزگار کے پیکار رہی اس مدت مین تین لڑائیان حسابی ہوئین اور ہر بار بندہاے جان نثار نے
اوپر مقہوردن تیرہ روزگار کے آثار غلبہ اور تسلط کے ظاہر کیے جو کسی راہ سے رسد غلہ لشکرگاہ مین نہ پونہچا اور وہ اوپر اطراف معسکر اقبال
کے بیچ دوڑ اور لوٹ مار کے مشغول تھے عسرت غلے کی نہایت ہوئی ناچار بالاگہاٹ سے نیچے آکر بالاپور مین توقف کیا اور وہ مقہور
ساتہ تعاقب کے ولے کر بیچ حوالی بالاپور کے آکر ساتہ قزاقی اور رہزنی کے مشغول ہوے بندہاے درگاہ نے چہہ سات ہزار سوار خود سے
بہادر چنکر اوپر بنگاہ مخالفون کے تاخت کی وہ بہی قریب ساٹہہ ہزار سوار کے تہے مجملاً جنگ سخت ہوئی اور بنگاہ اونکا تاراج ہوا

اوسکے بیٹون کو مارا اور باندھا اور سالماً غانماً مراجعت کی پھر اون بے دولتون نے اطراف سے ہجوم لاکر جنگ کرتے ہوئے لشکر تک آن گھیرا
اور جانبین سے قریب ہزار آدمیون کے کشتہ ہوئے اور اوپر اس حملہ کے چار مہینے بالاپور مین توقف کیا جو عسرت غلہ کی نہایت کو
پہونچی بہت سے آدمی قلیچون سے بھاگ کر ساتھ مخالفون کے ملے اور پیوستہ ایک جماعت راہ بے حقیقتی کی سونپ کر بیچ زمرۂ مقہورون کے
منتظم ہوتی تھی اسلیے صلاح بیچ توقف کے نہ دیکھی برہان پور مین آئے پھر اوس سیہ بخت تیرہ درون نے پیچھے سے آکر برہان پور کو
گھیرا اور چھ مہینے تک بیچ گرد برہانپور کے رہکر اکثر پرگنات ولایت برار اور خاندیس پر متصرف ہوئے اور ہاتھ ظلم و تعدی کا اوپر رعایا اور
زیردستون کے دراز کرکے بیچ تحصیل کے مشغول ہوئے جو لشکر نے محنت و مشقت بہت کھینچی تھی اور چارپائے زبون ہوئے شہر سے باہر
نہ نکل سکتے تھے اور بسبب افزونی شر و نخوت اور زیادتی پندار و جرات کوتہ اندیشون کم فرصت کا ہوا اور مقارن اس حال کے نہضت رایات
اقبال کا بجانب تخت خلافت کے اتفاق پڑا اور عنایت ایزد سبحانہ سے کانگڑہ بھی فتح ہوا اسلیے روز جمعہ چارم دے ماہ کو خرم کو رخصت اوس سفر
کیا اور خلعت شمشیر مرصع اور فیل مرحمت ہوا نور جہان بیگم نے بھی ایک فیل عنایت کیا اور حکم فرمایا کہ ذکر در دام بعد تسخیر کرنے ملک دکن کے
ولایت مفتوحہ سے بیچ وجہ انعام اپنے کے متصرف ہو چھ سو پچاس منصب دار اور ایک ہزار احدی اور ایک ہزار برق انداز رومی اور ایکہزار توپچی
پیادہ سوا اکتیس ہزار سوار کے جو اوس طرف کو تھے ساتھ توپخانہ عظیم اور فیل بسیار کے واسطے ہمراہی اوسکے کے مقرر ہوئے اور ایک کرور روپیہ
واسطے مدد خرچ لشکر کے مرحمت فرمایا جو ملازم کہ خدمت مذکور پر مقرر ہوئے حسب لیاقت کے ہر ایک نے ساتھ خلعت کے سرفرازی پائی اور
اسی ساعت مسعود اور زمان محمود مین رایات اقبال نے طرف دار الخلافت آگرہ کے انعطاف پایا اور نوشہر مین نزول اقبال کا اتفاق پڑا محمد رضا ی
جابری نے ساتھ دیوانی صوبۂ بنگالہ کے اور خواجہ ملکی نے ساتھ بخشی گری صوبۂ مذکور کے ممتاز ہوکر ساتھ اضافہ منصب کے سرفرازی پائی جگت سنگھ ولد
رانا کرن نے وطن سے آکر سعادت آستان بوسی پائی ششم ماہ مذکور کو کنارے تال راجہ تودرمل کے محل نزول بارگاہ دولت کا ہوا چار روز
مقام کیا اس درمیان مین چند منصب دارون نے کہ واسطے خدمت فتح دکن کے دستوری پائی تھی ساتھ اضافہ کے سرفرازی پائی منصب باہر خان ہزاری
و چارسو سوار کا تھا ہزاری و پانسو سوار کا ہوا سر درے نراین ہاڈہ کو اصل و اضافہ سے نہصدی ذات اور چھ صدی سوار پر سرفراز کیا یعقوب بیگ خان دوران
ہشتصدی ذات و پانصد سوار سے ممتاز ہوا اور اسیطرح ایک جماعت کثیر نے بندون سے لائق شایستگی اپنی کے ساتھ اضافہ اور منصب کے
سرفرازی پائی معتمد خان ساتھ خدمت بخشیگری اور واقعہ نویسی لشکر فیروزی اثر کے مقرر ہوا اور ساتھ عنایت توغ کے ممتاز کیا گیا پیشکش بھیمی چند
راجہ کماؤن کا باز اور جرہ اور اور جانورون سے بیچ نظر کے گذرا جگت سنگھ ولد راناکرن نے واسطے کمک لشکر دکن کے رخصت پائی اسپ خاصہ
مع زین اوسکو مرحمت ہوا راجہ روپ چند نے عنایت اسپ و فیل سے سرفرازی پاکر اوپر جاگیر اپنی کے رخصت پائی بارھوین تاریخ فرزند خانجہان
کو ساتھ صاحب صوبگی ملتان کے سرفراز کرکے رخصت فرمایا سروپا مع نادری اور خنجر مرصع و فیل خاصہ مع سامان و یک مادہ فیل و اسپ خاصہ
خدنگ نام اور دو باز عنایت ہوئے سید بزرجان منصب دار ہزاری اور چار صدی سوار کا تھا پانصدی اور دو صد سوار اوپر زیادہ کرکے ہمراہ خانجہان
کے رخصت کیا اور محمد شفیع واسطے خدمت بخشیگری اور واقعہ نویسی صوبۂ ملتان کے سرفراز ہوا بہو آل کہ بندون قدیم سے تھا ساتھ اشراف
توپخانہ اور خطاب راہی کے ممتاز ہوا تیرھوین کو کنارے دریا کے کوبندوال کے نزول اجلال ہوا چار روز اس منزل مین مقام ہوا فیل خاصہ جیسنگہ نام
مع مادہ مہابت خان کو عنایت ہوکر ہمراہ صفیا ملازم کے بھیجا گیا اور واسطے امرائے صوبۂ بنگش کے خلعت ہائے مرصع ہاتھ علیے بیگ کے
بھیجے گئے ستر ھوین کو جشن وزن قمری نے ترتیب پائی جو معتمد خان نے اوپر خدمت بخشیگری لشکر دکن کے دستوری پائی خدمت عرض مکرر
پر خواجہ قاسم کو مقرر کیا میر شرف واسطے بخشیگری احدیون کے اور فاضل بیگ واسطے بخشیگری صوبۂ پنجاب کے سرفراز ہوئے جو بہادر خان
حاکم قندھار نے بیماری درد چشم اپنی سے عرضداشت کرکے التماس آستان بوسی کی کی تھی انھین دنون حکومت اور خدمت قندھار کی ساتھ عبد العزیز خان

کے مفوض کرکے بہادر خان کو فرمان صادر ہوا کہ جب مشار الیہ پہونچے قلعہ کو حوالہ اوسکے کرکے آپ روانہ درگاہ ہووے اکیسوین کو نورسرا
محل نزول ہوا اس سرزمین مین وکلاے نورجہان بیگم نے سراے عالی اور ایک باغ شاہانہ کی بنیاد رکھی تھی ان دنون مین تمام ہوچکی تھی
بیگم نے التماس ضیافت کا کرکے مجلس عالی آراستہ کی اور افزونی تکلفات سے اقسام نفایس و نوادر پیشکش گذرانے بباعث دلجوئی کے
جو کچھ کہ پسند پڑا قبول کرلیا دوسرے روز اوس منزل مین مقام ہوا اور مقرر ہوا کہ متصدی صوبہ پنجاب کے دو لاکھ روپیہ اور سواے ساٹھ ہزار
روپیہ کے کہ سابق مین حکم ہوا تھا واسطے اذوقہ قلعۂ قندہار کے روانہ کرین میر قوام الدین دیوان صوبۂ پنجاب رخصت لاہور کو ہوا اور
خلعت پایا اور قاسم خان کو واسطے تنبیہ و تادیب سرکشان حوالی کانگڑہ اور ضبط اوس حدود کے رخصت فرمایا نادری خاصہ اور گھوڑا
اور خنجر اور ہاتھی مرحمت کیا منصب اوسکا اصل و اضافہ سے دوہزاری ذات اور ڈیڑہ ہزار سوار کا مقرر ہوا راجہ سنگرام کو حسب التماس
مشار الیہ کے رخصت اوس طرف کرکے سروپا اسپ و فیل عنایت ہوا ان دنون باقر خان نے ملتان سے آکر سعادت آستان بوسی
کی حاصل کی غرہ بہمن ماہ الٰہی روز مبارک پنجشنبہ کو باہر بلدہ سہرند کے نزول رایات اقبال ہوا ایک دن مقام کرکے ساتھ سیر باغ کے
دل اپنا خوش کیا چوتھی کو خواجہ ابو الحسن نے واسطے خدمت فتح دکن کے رخصت پائی خلعت مع نادری و شال خاصہ اور محمد نام
ہاتھی اور توغ نقارہ اوسکو مرحمت کرکے ساتھ معتمد خان کے خلعت و اسپ خاصہ مسیح صادق نام مرحمت فرماکر رخصت کیا ساتوین
ماہ مذکور کو کنارہ آب سرستی نواح قصبۂ مصطفیٰ آباد مین منزل ہوئی دوسرے دن اکبرپور مین نزول فرمایا وہان سے کشتی پر سوار ہوکر
متوجہ مقصود کا ہوا اس روز عزت خان حاجی نے ساتھ فوجداری اوس حدود کے دولت آستانبوسی کی پائی محمد شفیع کو طرف ملتان کے
رخصت فرماکر اسپ و خلعت و مہر توزک شاہی عنایت فرمایا اور چیرہ خاصہ اوسکے ہاتھ واسطے بیٹے خان جہان کے بھیجا گیا یہان سے
پانچ کوس چلکر پرگنہ کرانہ کہ وطن مقرب خان کا ہے محل نزول بارگاہ دولت کا ہوا اوسکے نود و یک قطعہ یاقوت و چہار قطعہ الماس
برسم پیشکش و ہزار گز مخمل بعینہ باندازہ ساتھ عرضداشت اوسکی کے گذرانا اور صد نفر شتر برسم تصدق معروض رکھے مینے حکم فرمایا
کہ مستحقون کو تقسیم کردیا جاوے اس جاے پانچ کوس چلکر دار الملک دہلی مین پہونچے اعتماد راے کو نزدیک فرزند اقبالمند شاہ پرویز
کے بھیجکر فوج خاصہ واسطے اوس فرزند اقبالمند کے ارسال رکھے اور مقرر ہوا کہ ایک ماہ مین پھر کر آپ کو بیچ ملازمت کے پہونچاوے دو
روز سلیم گڑہ مین مقام فرماکے روز مبارک پنجشنبہ تیسوین کو ساتھ عزم شکار پرگنہ پالم کے میان معمورہ دہلی سے گذر کر اوپر کنار حوض شمسی کے
محل نزول دولت کا ہوا بیچ اثناے راہ کے چار ہزار روپیہ ان ہاتھ اپنے سے نثار کیے بامیش زنجیر فیل نر و مادہ کہ پیشکش الہیار ولد افتخار خان
کی بنگالہ سے پہونچی تھی نظر سے گذری ذوالقرنین نے ساتھ فوجداری سانبھر کے دستوری پائی اور وہ پسر سکندر ارمنی کا ہے باپ
اوسکا بیچ خدمت عرش آشیانی کے سعادت پذیر تھا اون حضرت نے صبیہ عبدالحی ارمنی کو کہ بیچ شبستان اقبال کے خدمت کرتی تھی
ساتھ اوسکے نسبت فرمائی اور اوس سے دو پسر پیدا ہوئے ایک ذوالقرنین کہ بامدار نشہ آگاہی کے لیاقت خدمت طلبی کی رکھتا تھا
اور میرے عہد مین دیوانیون نے خدمت داروغگی خالصہ نمکسار کے اوسکے نامزد کی تھی اوسنے یہ خدمت بخوبی انجام دی تھی ان دنون
مین ساتھ فوجداری اوس حدود کے سرفراز ہوا اور ساتھ نغمہ ہندی کے خیال رکھتا ہے اس فن مین ہوشیاری اور تصنیفات
اوسکی مکرر بیچ عرض کے پہونچکر پسند آئی لعل بیگ ساتھ خدمت داروغگی دفتر کے تغیر پانے نور الدین قلی سے سرفراز ہوا چار
روز بیچ نواحی پالم کے ساتھ شکار وغیرہ کے خوشوقت ہوکر سلیم گڑہ مین مراجعت فرمائی انتیسوین کو اٹھارہ فیل اور دو نفر خواجہ سرا
اور ایک نفر غلام اور چیل و نایاب قطعہ خروس جنگی اور بارہ راس گاو در ہفت شاخ گاومیش ابراہیم خان فتح جنگ کی مدد سے گذرین
روز مبارک پنجشنبہ تیسوین مطابق پچیسوین ربیع الاول کو مجلس وزن قمری منعقد ہوئی کوکہ خان کو نزدیک خان خانان کے بھیجکر بعض

پیغام ساتھ تقریر اوسکی کے حوالہ فرمائے تھے اور قنون مین عرضداشت اوسکی آئی پھر اوسنے ملازمت کی میر میران کو کہ ساتھ فوجداری
صوبہ میوات کے بھیجا تھا آج کی تاریخ آکر سعادت ملازمت کی پائی اور تغیر سید بہوہ سے بیچ حکومت دار الملک دہلی کے سرفراز ہوا
اور اسی تاریخ آقا بیگ اور محب علی فرستادہائے دارائے ایران نے سعادت آستان بوسی کی پائی اور مکتوب محبت اسلوب اوس
برادر عالی مقدار کا گذرانا اور کاغی ابلق بھیجی ہوئی نظر مین آئی جوہری پچاس ہزار روپیہ قیمت لگاتے تھے اور ایک لعل وزنی بارہ ٹانک
کا جواہر خانہ میرزا الغ بیگ خلف میرزا شاہرخ کے سے ساتھ گذرنے روزگار اور گردش ادوار کے بیچ سلسلہ صفویہ کے منتقل ہوا اور
بیچ اوس لعل کے ساتھ خط نسخ کے لکھا تھا الغ بیگ بن میرزا شاہرخ بہادر بن تیمور گورکان اور بھائی میرے شاہ عباس نے فرمایا کہ بیچ
گوشہ دوسرے اوسکے ساتھ خط نستعلیق کے بندہ شاہ ولایت عباس کھودین اور اس لعل کو اوپر جیغہ کے ٹھہا کر بطریق یادگار کے بھیجی
تھا جو نام اجداد میرے کا بیچ اوسکے لکھا تھا تیمنا اور تبرکا اوپر اپنے مبارک جانکر ساتھ سعیدائے داروغہ زرگر خانہ کے فرمایا کہ بیچ گوشہ
دوسرے کے جہانگیر شاہ بن اکبر شاہ اور تاریخ حال رقم ہووے بعد چند روز کے کہ خبر فتح دکن کی پونہچی اوس لعل کو خرم کو عنایت کیا
اور بھیجا روز شنبہ غرہ اسفندارمذ کو سلیم گڈھ سے کوچ ہوا پہلے اوپر روضہ منورہ حضرت جنت آشیانی کے پہونچکر آداب نیازمندی
کا بیچ پہونچا کر دو ہزار روپے واسطے زاویہ نشینون اوس روضہ مقدسہ کے لطف فرمایا اور دو منزل اوپر کنار آب جون کے بیچ سواد شہر
کے اتفاق پڑا سید ہزبر خان کہ واسطے کمک خان جہان کے مقرر ہوا تھا ساتھ خلعت اور شمشیر اور اسپ خنجر و عنایت علم کے
سرفراز ہو کر رخصت ہوا سید عالم و سید عبد الہادی بھائی اوسکے بھی ساتھ اسپ و خلعت کے سرفراز ہوے میر برکہ بخاری طرف
ماوراء النہر کے رخصت ہوا دس ہزار روپیہ ساتھ اوسکے حوالہ فرمائے کہ پنچ ہزار روپیہ ساتھ خواجہ صالح دہبیدی کہ باپ دادون سے
دعاگو اس دولت کا ہے پونہچا کر پنجہزار روپیہ ساتھ منتسبون اور مجاورون روضہ مقدس حضرت صاحبقرانی کے تقسیم کرین چیرہ خاصہ
اوسکے ہاتھ مہابت خان کو بھیجا اور حکم دیا گیا کہ بیچ بہم پونہچانے دندان ابلق ماہی کے نہایت سعی و اہتمام بیچ پونہچاوے جس جا

اسواسطے مینے چند ہمراہ اونکے ایلچی کے بھیجے دوشنبہ کو جشن وزن قمری کا آراستہ ہوا نورجہان بیگم نے بیتالیس آدمیون کو امرا اور
مصاحبون مین سے خلعت دیا چودہوین تاریخ موضع بہلون متعلقات موضع سیتا مین خیامگاہ ہوا چونکہ ہمیشہ سے سیر کانگڑہ اور اوسکے
پہاڑون کی منظور تھی اسواسطے بڑے لشکر کو وہین چھوڑکر مین ہمراہ مصاحبون اور خدمتگارون کے سیر قلعہ کو متوجہ ہوا اور اعتماد الدولہ
کو بسبب بیماری کے لشکر مین چھوڑ گیا اور صادق خان میر بخشی کو اوسکی بیمارداری اور حفاظت لشکر پر مقرر کیا دوسرے دن اعتماد الدولہ
کا حال تنگ سنکر اور بسبب پریشانی نورجہان بیگم کے بے اختیار مین لشکر مین لوٹ آیا اور پچھلے دن اوسکے دیکھنے کو گیا وقت
جان کندنی کا تھا کبھی ہوشیار اور کبھی بے ہوش ہوجاتا تھا نورجہان بیگم نے میری طرف اشارہ کرکے اوس سے پوچھا کہ آپکو
پہچانتے ہو اوسنے ایسے تنگ وقت مین اوسکے جواب مین یہ شعر انوری کا پڑھا آنکہ نابینای مادرزاد اگر حاضر شود + در جبین
آرایش عالم بہ بیند مہتری دو گھڑی مین اوسکے پاس رہا جب ہوش مین آتا تو عمدہ اور سمجھکی باتین کرتا غرض سترہوین رات
اوس مہینے کو انتقال کیا مین کیا کہون کہ اس واقعہ سے مجھپر کیا گذرا وزیر عاقل وکامل اور مصاحب دانا اور مہربان تھا باوجود
ایسی بڑی خدمت سلطنت کے کہ آدمی سے ممکن نہین جو کام وزارت مین سب کو راضی رکھے لیکن اوسکے پاس کوئی غرض لیکر
نہین گیا کہ پھر ناراض پھرے بیرے خیرخواہونکو خوشدل رکھتا تھا اور حاجتمندون کو کامیاب بیشک یہ اوسیکا کام تھا جب سے
کہ اوسکی زوجہ کا انتقال ہوا تھا پھر نہ سنبھلا ہر روز گلتا جاتا تھا اگرچہ ظاہر مین درستی کاروبار سلطنت کے لیے اور مقدمات دیوانی کی
اپنے اوپر محنتین اوٹھائین تھین لیکن باطن مین اوسکی جدائی سے جلتا تھا یہانتک کہ بعد تین مہینے بیس دن کے رحلت کرگیا
دوسرے دن مین اوسکے عزیزون اور فرزندون کی پرسش کو گیا اور اکتالیس آدمیون کو اوسکے عزیز اور قریبون مین سے اور
بارہ شخصون کو اوسکے نوکرون سے سروپا دیکر لباس ماتمی سے نکالا اور دوسرے روز کوچ کرکے قلعہ کانگڑہ کیطرف گیا اور بعد
چار منزل کے دریاے بان گنگا پر مقام لشکر ظفر پیکر کا ہوا الف خان وشیخ فیض اللہ قلعہ دار کانگڑہ کے آکر زمین بوسی سے شرفیاب ہوے
اور وہین پیشکش راجہ چیتا کی ملاحظہ ہوئی ملک اسکا پچیس کوس پر کانگڑہ سے ہے لیکن اس کوہستان مین اوس سے بہتر کوئی راجہ
نہین ہر کہین کے راجہ بھاگ کر اسی کے ملک مین امان پاتے ہین بہت سخت راہین اور گھاٹیان اوسکے ملک مین ہین آج تک کسی بادشاہ
کا مطیع نہوا تھا اور کسیکو پیشکش نہین بھیجی اسکا بھائی پہلے سے میری خدمت مین آکر سرافراز ہوا تھا اور راجہ کیطرف سے لوازم بندگی ظاہر
کیے تھے مین اوس راجہ کی لیاقت سے خوش ہوا اور اوسکو عنایات شاہی سے سرفراز کیا چوبیسوین تاریخ مین قلعہ کی سیر کو گیا اور حکم دیا
کہ قاضی اور میر عدل اور سب علماے دیندار ہمراہ چلکر قلعہ مین جو طریقہ اسلام کا ہو جاری کرین اور دین محمدی کو رواج دین پھر ایک کوس
راہ چلکر قلعے مین پہونچا اور عنایت الہی سے وہان اذان اور خطبہ اور گاوکشی وغیرہ کہ ابتداے بناے اوس قلعے سے آجتک وہان
نہوا تھا اپنے روبرو جاری کرایا اور سجدے شکریہ اس نعمت کے کہ کسی بادشاہ کو اسکی توفیق نہوئی تھی ادا کرکے فرمایا کہ ایک بڑی مسجد
اندر قلعے کے بناوین یہ قلعہ کانگڑے کا ایک اونچے پہاڑ پر ہے اور اس قدر مضبوط ہے کہ اگر سامان اور رسد جمع ہو تو پھر اوسکو کوئی لے
نہین سکتا اگرچہ بعضی جگہ ضرب توپ اور تفنگ کی اوسپر پڑتی ہے لیکن قلعے والون کو کچھ نقصان نہین ہے اوس مین تیئیس برج اور سات
دروازے ہین دورہ اوسکے اندر کا ایک کوس پندرہ جریب کا ہے طول پاؤ کوس دو جریب کا اور عرض مین قریب بائیس جریب کے
بلندی اوسکی ایکسو چودہ گز کی ہے اور اوسکے اندر دو حوض ہین طول مین دو جریب اور عرض مین ڈیڑہ جریب کے بعد سیر قلعہ کے تبخانہ
درگا کے دیکھنے کو کہ ساتھہ نام بھون کے مشہور ہے متوجہ ہوا ایک عالم کو وہان گمراہ پایا کہ قطع نظر کافرون سے گروہا گروہ مسلمان
دور دور سے آکر وہان نذرین چڑھاتے ہین اور اوس کالے پتھر کو پوجتے ہین نزدیک اوس تبخانہ کے دامن کوہ مین گندھک کی کان ہے

وہمیشہ تابش آتش سے وہان شعلہ نکلتا ہے اوسکا کفار نے جوالا مکھی نام رکھا ہے اور اوس بت کی کرامت اوسکو قرار دیا ہے حقیقت مین
ہنود نے موافق عقیدہ اپنے کے عوام الناس کو فریفتہ کیا ہے ہندو کہتے ہین کہ جب مہادیو کی عورت کی عمر تمام ہوئی اور مری تو مہادیو
بسبب کمال اوسکی محبت کے اوسکو کاندہے پر لیے پھرتا رہا بعد چند مدت کے وہ سڑ گئی اور اوسکا ہر عضو ایک ایک جگہ پر گرا بسبب شرافت
ہر عضو کے ہندوون نے اون مقاموں کی عزت کی چنانچہ سینہ کہ سب اعضا مین بہتر ہے اوس پہاڑ پر گرا سو ہسلئے اسکو سب جگہ سے بزرگ زائد
جانتے ہین اور بعضے کہتے ہین کہ یہ پتھر جسکو اب کفار پوجتے ہین وہ پتھر نہین ہو کہ آگے تھا بلکہ اوس اگلے پتھر کو ایک لشکر اسلام نے یہان
اکھاڑ کے پانی مین ڈال دیا ہے اور اوسکو کوئی نکال نہ سکا اور بہت دنون تک شرک وکفر یہان سے موقوف رہا تھا یہان تک
کہ ایک مکار برہمن نے اپنی گرم بازاری کے واسطے ایک پتھر کہین چھپا آیا اور اوس وقت کے راجہ کے پاس آکر کہا کہ مین نے درگا کو خواب مین
دیکھا ہے کہ مجھسے کہتی ہین کہ مجکو فلانی جگہ ڈالا ہے جلد مجکو لیجا اوس راجہ نے بسبب بے عقلی اور طمع زر سے کہ نذرون مین حاصل ہوگی برہمن کے کہنے کو
معتبر جانکر لوگون کو اوسکے ہمراہ بھیجا اور وہ اوس پتھر کو لاکر یہان عزت سے رکھکر پوجنے لگے اور سرنو سے گمراہی شروع ہوئی واللہ اعلم
بتحقیق سننے سے سیر کو درہ کوہ مدار کی گیا مین وہ ایک نفیس جگہ ہے آب وہوا اور سبزہ ولطافت مین عمدہ مقام ہے وہان پانی بہار
کے اوپر سے بہتے ہین مینے وہان حکم کیا کہ ایک مکان عمدہ اس جگہ کے لائق بناوین پھر چھبیسوین تاریخ کو وہان سے لوٹکر لشکر مین آیا
اور الف خان اور شیخ فیض اللہ کو خلعت وفیل سے سرافراز کرکے قلعہ کی طرف رخصت فرمایا پھر وہان سے کوچ کرکے دوسرے دن
قلعہ نورپور خیمہ گاہ لشکر عزو اقبال کا ہوا وہان سے دو سنہ عرض کی کہ اس جنگل مین مرغ جنگلی بہت ہین چونکہ مینے جب تک جنگلی مرغون کا شکار
نہین کھیلا تھا اسواسطے دوسرے دن مقام کرکے سیر و تماشا ... اور طلب ایک چار مرغ مارے وہ بدن اور رنگ مین پالو مرغون سے مشابہ تھے
لیکن اونکی یہ خاصیت ہے کہ اگر اونکو پانون پکڑکر اولٹا لٹکا لو تو جہان تک بند آواز نہین کرتے اور پالو مرغ اس طرح بہت چلاتے ہین اور
اونکے پر بے غوطہ دینے گرم پانی کے بخوبی دور ہوجاتے ہین یہ بات بھی برخلاف پالو مرغون کے ہے مینے کباب اور کھانا اونکے گوشت کا
پکوایا کچھ عمدہ نہوا جو قدیم مین بڑا تھا اوسکا گوشت بیمزہ اور خشک زیادہ تھا جوان کا گوشت کچھ تری رکھتا ہے لیکن مزہ خوب نہین یہ
مرغ ایک پرتاب تیر سے زیادہ نہین اوڑتے چھوٹے ان مین کے سرخ رنگ ہوتے ہین اور مرغیان سیاہ اور زرد رنگ ... قدیم نام
اس نورپور کا دہمری ہے سبب یہ کہ راجہ باسو نے قلعہ پتھر کا اور مکانات اور باغات عمدہ یہان بنائے ہین میرے نام کی مناسبت سے
اوسکو نورپور کہتے ہین تخمیناً تیس ہزار روپیہ یہان کی عمارتون مین صرف ہوا ہے لیکن ہندو مکان کیسا ہی تکلف سے موافق اپنے سلیقے
کے بناوین دلنشین اور خاطر پسند نہین ہوتا لیکن چونکہ مقام عمدہ اور منزل فرحت افزا تھی اسواسطے مینے حکم کیا کہ لاکھ روپیہ خزانہ عامرہ سے
لیکر اون مین موافق اس سرزمین کے عمدہ مکانات بنین پھر سب مجھسے لوگون نے عرض کی کہ اس نواح مین سناسی سوتی رہتا ہے کہ تعلقات دنیا
سب ترک کیے ہین مینے کہا اوسکو حضور مین لاوین کہ اوسکی حقیقت دریافت کیجاوے ہندوون کے عابد اور زاہدون کو سرب باسی کہتے ہین
اسکے معنی یہ ہین کہ تارک تمام چیزون کا لوگون نے سرب باسی کو کثرت استعمال سے سناسی کرلیا ہے اور ان فقیرون کی بہت
جماعتین ہین اور سرب باسیون مین بھی کئی گروہ ہین اور اون مین سے ایک قسم یہ ہے جسکو سوتی کہتے ہین یعنی بالکل مردہ کہ ہر کام مین اختیار
اپنا چھوڑ دیتے ہین اور پتھر کی طرح ہوجاتے ہین زبان سے ہرگز نہین بولتے اور اگر دس روز تک ایک جگہ کھڑے رہین تو قدم آگے
یا پیچھے نہین ہٹاتے غرضکہ اپنے اختیار سے کچھ حرکت نہین کرتے اور مثل پتھر کے ہوجاتے ہین جب وہ میرے روبرو آیا اور مینے اوسکا
حال تحقیق کیا تو مینے اوسمین عجیب ایک استقامت اور مضبوطی پائی مینے دل مین کہا کہ شاید یہ مستی مین بولے یا کچھ حرکت کرے پھر چند پیالے
دو آتشہ شراب کے اوسکو پلواے لیکن اوسکے حال مین سرمو فرق نہوا اور اسیطرح رہا یہان تک کہ بیہوش ہوگیا مثل مردے کے

لوگ اوسکو اوٹھا لے گئے لیکن خداوند کریم نے بڑا فضل کیا کہ اوسکی جان پر کچھ صدمہ نہوا اور بیدل خان نے تاریخ فتح کانگڑے کی
اور تاریخ تعمیر مسجد کی کہ قلعہ مین بنوائی تھی مجھسے عرض کی چونکہ میرے پسند آئی تھی اسواسطے یہان لکھی گئی ع شہنشاہ زمان شاہ جہانگیر
ابن شاہ اکبر + کہ شد ربعت کشور بادشاہ از حکم تقدیری + جہانگیر و جہان بخش و جہان دار و جہان دارا + کہ از بخت جوان او جہان ایمن شد
از پیری + بشمشیر غزا این قلعہ را بکشود تاریخش + خرد گفتا کشود این قلعہ اقبال جہانگیری + (اور تعمیر مسجد کی یہ تاریخ ہی) نور دین شاہ جہانگیر ۱۰۲۹ ہجری
ابن شاہ اکبر + بادشاہیت کہ در دہر ندارد ثانی + قلعہ کانگڑہ بگرفت بتائید الہٰ + ابر بخشش کہ کند قطرۂ او طوفانی + شد جواز حکم وی
این مسجد پر نور بنا + کہ منور شود از سجدۂ او پیشانی + ہاتف از غیب بگفت از پی تاریخ بناش + مسجد شاہ جہانگیر بود نورانی ۱۰۳۱ ہجری
پھر غرہ اسفندار مذ الٰہی کو جاگیر اور سب سامان اور اسباب اعتماد الدولہ کا نور جہان بیگم کو مینے عنایت کیا اور حکم کیا کہ انکی نوبت اور نقارے
کو بعد نوبت بادشاہی کے بجایا کرین پھر چوتھی تاریخ پرگنہ کشہنہ مقام لشکر ظفر اثر کا ہوا اس روز خواجہ ابو الحسن منصب عالی دیوانی کل سے
سرفراز ہوا اور تیس امراء کو خلعت دیا اور ابو سعید نواسہ اعتماد الدولہ نے منصب ہزاری ذات اور پانسو سوار سے سربلندی پائی اور اسی
اثنا مین عرضداشت خورم کی آئی کہ خسرو نے آٹھوین تاریخ کو درد قولنج سے وفات کی اونیسوین کو کنارے دریاے بہٹ مقام ہوا
وہان قاسم خان منصب سہ ہزاری ذات اور دو ہزار سوار سے سرفراز ہوا اور راجہ کشن داس کو فوجدار دہلی کا مقرر کیا حسب وکالت
اصل و اضافہ دو ہزاری ذات اور پانسو سواروں کا مقرر کیا اور اس سے پہلے مینے قراول دور شکار کو حکم دیا تھا کہ شکارگاہ کرچھاک
مین شکاروں کو گھیرین جب مینے سنا کہ وہان شکار گھیرے مین آیا ہی تو جمعیت کو رخصت کر کے جانبون سے اوس طرف روانہ ہوا اور ایک سو
چوبیس جانور وہان شکار کیے اور وہین سنا کہ ظفر خان پسر زین خان نے دار فانی سے کوچ کیا مینے اوسکے بیٹے کو منصب ہفتصدی
ذات اور چار سو سوار کا عنایت کیا

سترہوین جشن نوروز کا جلوس مبارک سے

شب دوشنبہ جمادی الاولی سنہ ایکہزار اکتیس ہجری کو بعد گذرنے ایک پہر پانچ گھڑی کے آفتاب عالم افروز نے دولتسراے حمل مین
گذر کیا اور سترہوان سال جلوس اس نیازمند کا ساتھ خوشی اور فیروزی کے شروع ہوا اس خوشی کے دن مین آصف خان نے منصب
ششہزاری ذات و سوار سے سرفرازی پائی اور قاسم خان کو حکومت صوبۂ پنجاب پر گھوڑا اور ہاتھی اور خلعت دیکر رخصت فرمایا اور اٹھ ہزار
درب زنبیل بیگ ایلچی شاہ ایران کو بطریق انعام کے دیے اور چھٹی تاریخ کو مقام راولپنڈی مین لشکر ظفر پیکر کا ڈیرا ہوا اور وہان فاضل خان
خدمت بخشیگری سے سرفراز ہوا اور زنبیل بیگ کو حکم دیا کہ ما بدولت جب تک کشمیر سے مراجعت فرماوین لاہور مین بآرام رہے اور اکبر قلی
لنگھر کو ہاتھی عنایت ہوا اور چونکہ مینے ان روزون مین مکرر سنا تھا کہ ایران کا بادشاہ ازراہ خراسان واسطے تسخیر قندہار کے آتا ہی اگرچہ یہ بات
اوسکی اگلی دوستی سے بعید معلوم ہوتی ہی اور سمجھ مین نہین آتا تھا کہ ایسا بڑا بادشاہ ایسی ہلکی بات کا خیال کرے اور اوپر میرے ایک
ادنی نوکر کے کہ ہمراہ نیت چار سو آدمیون کے قندہار مین رہتا ہی خود چڑھائی کرے لیکن جو احتیاط شرط بادشاہی اور لازمہ سلطنت ہی
اسواسطے مینے زین العابدین بخشی احدیون کو مع فرمان مرحمت عنوان خورم کے پاس بھیجا کہ ہمراہ عساکر فیروزی اثر اور فیلان کوہ شکوہ
اور بڑے توپخانہ کے کہ اوس صوبہ مین اوسکی کمک کو مقرر ہی بہت جلد میری ملازمت مین حاضر ہو کہ اگر یہ خبر سچ ہو تو اوسکو سات لشکر
بیحساب کے خزانہ کثیر دیکر اوس طرف روانہ کرون تو عوض عہد شکنی کا اوسکو دیوے پھر آٹھوین تاریخ کو حسن ابدال مین منزل ہوئی اور وہان
فدائے خان کو منصب دو ہزاری ذات اور ہزار سوار سے سرفراز کیا اور بدیع الزمان کو بخشیگری احدیون پر مقرر فرمایا بارھوین تاریخ

روز جمعہ کو مہابت خان نے آکر سعادت زمین بوسی کی حاصل کی اور مورد عنایات شاہانہ کا ہو سو اشرفی بطور نذر اور دس ہزار روپیہ بطور تصدق کے پیش کیا پھر خواجہ ابو الحسن نے اپنے سواروں کو آراستہ کرکے ملاحظہ کرایا تین ہزار پچاس سوار خوش اسپہ فردین لکھے گئے اون مین چار سو سوار برق انداز تھے پھر اوس منزل مین گھیر ڈال کر شکار کھیلا تین جانور تیر و بندوق سے مارے اور وہان حکیم مومنا نے معرفت رکن السلطنت مہابت خان کے دولت ملازمت کی حاصل کی او[illegible] اپنے علم اور مہارت سے میری علاج کرنے کو طیار ہوا امید ہے کہ اللہ تعالے اوسکو مبارک کرے اور منصب امان اللہ پسر مہابت خان کا دو ہزاری ذات اور اٹھارہ سو سواروں کا مقرر ہوا اونتیسوین تاریخ ظاہر گلی مرگ کی مین ورود خیام اقبال کا ہوا اور جشن [illegible] سے وہان آراستگی پائی مہابت خان کو طرف کابل کے رخصت فرماکر گھوڑا اور ہاتھی اور خلعت مرحمت فرمایا منصب [illegible]ر خان کا پنجہزاری ذات اور چار ہزار سوار کا ہوا جو کہ بندہ قدیم الخدمت اور بہت پیر و ضعیف ہوگیا تھا سرداری صوبہ کی آگرہ پر سرفراز فرماکر نگہبانی قلعہ اور خزانہ پر مقرر کیا اور عنایت فیل و اسپ و خلعت سے ممتاز کرکے رخصت کیا اور اونتیسوین تاریخ کو پیج گھاٹی کو [illegible] ارادت خان نے کشمیر سے آکر سعادت آستان بوسی حاصل کی دوسری تاریخ اردی بہشت ماہ الٰہی کو خطہ دلکشای کشمیر مین ورود ہوا میر میران منصب دو ہزار و پانصدی ذات اور چودہ سو سوار سے سرفراز ہوا اندنون بسبب آرام احوال رعایا اور سپاہیون موسوم فوجداری کو برطرف کرکے حکم ہوا کہ تمام ممالک محروسہ مین بعلت فوجداری کے مزاحمت نکرین زبردست خان میر توزک منصب دو ہزاری ذات اور سات سو سوار سے ممتاز ہوا تیرہوین تاریخ کو بصوابدید اطبا خاصکر حکیم مومنا کے مین اپنے بازوی چپ کی فصد لیکر سبک ہوا مقرب خان کو سروپا و حکیم مومنا کو دس ہزار درب انعام ہوے بموجب التماس خرم کے منصب عبد اللہ خان کا ششہزاری مقرر ہوا سرفراز خان عنایت نقارہ سے سرفراز ہوا بہادر خان اوزبک نے قندہار سے آکر دولت زمین بوس کی پائی سو اشرفی بصیغہ نذر اور چار ہزار روپیہ تصدق کے طور پر پیش کیے مصطفےٰ حاکم ٹھٹھہ نے شاہنامہ اور خمسہ شیخ نظامی کا مصور بعمل اوستادان مع اور تحفون کے بھیجا تھا نظر اقدس مین گذرا غرہ خورداد ماہ الٰہی کو لشکر خان نے منصب چار ہزاری ذات اور تین ہزار سوار سے سرفرازی پائی اور میر جملہ کو منصب دو ہزار و پانصدی ذات اور ہزار سوار عنایت ہوا امراء صوبہ دکن سے کے اسیطرح اضافون منصب سے سرفراز ہوے سردار خان نے سہ ہزاری ذات اور دو ہزار پانصد سوار سے بلندی پائی سربلند خان دو ہزار و پانصدی ذات و دو ہزار و دو سو سوار سے اور باقی خان دو ہزار اور پانصدی اور دو ہزار سوار سے اور شرزہ خان دو ہزار اور پانصدی اور دو سو سوار سے اور جان سپار خان دو ہزاری ذات اور دو ہزار سوار سے و مرزا والی دو ہزار اور پانصدی اور ہزار سوار سے و مرزا بدیع الزمان پسر مرزا شاہرخ ہزار اور پانصدی ذات اور سوار سے زاہد خان ہزار اور پانصدی اور سترہ سو سوار سے و عقیدت خان سات ہزار اور دو صدی اور سی صد سوار سے و ابراہیم حسین کاشغری ہزار اور دو صدی اور چھ سو سوار سے اور ذوالفقار خان ہزاری ذات اور پانصد سوار سے راجہ گج سنگھ اور ہمت خان عنایت نقارہ سے ممتاز ہوے اور تاریخ دوسری ماہ الٰہی کو سید بایزید خطاب مصطفےٰ خانی سے سرفراز ہوا اور نقارہ بھی مرحمت ہوا انھین دنون مین تہور خان کہ خدمتگارون نزدیک سے ہے ساتھ فرمان مرحمت عنوان کے بطلب فرزند اقبالمند پرویز کے رخصت ہوا چند روز قبل اس سے عرضیان متصدیون صوبہ قندہار کی مشتمل اوپر عزیمت شاہ ایران کے واسطے تسخیر قندہار کے پہونچی تھین اور دل صدق آئین نظر اوپر نسبتون گذشتہ اور حال کے تصدیق اس معنی کی نہین کرتا تھا یہانتک کہ عرضداشت فرزند خانجہان کی پہونچی کہ شاہ عباس نے ساتھ لشکر عراق اور خراسان کے آکر قلعہ قندہار کو گھیر لیا سننے حکم فرمایا کہ ساعت واسطے باہر آنے کے کشمیر سے مقرر کرین اور خواجہ ابو الحسن دیوان اور صادق خان بخشی پہلے موکب منصور سے طرف لاہور کے آگے جاکر پہونچنے شاہزادون عالی مقدار تک ساتھ لشکر دکن اور گجرات اور بنگالہ اور بہار کے اور مع ایک جماعت کے امیرون سے کہ رکاب ظفر قرین مین حاضر ہین۔ اور اون لوگون کو کہ بے درپے محال جاگیر دن اپنی سے پہونچین نزدیک فرزند خانجہان کے

طرف ملتان کے روانہ کرین اور ایسے ہی توپخانہ اور حلقے مست ہاتھیون خزانے کے اور سلاح خانہ کے سامان کرکے بھیجین چونکہ درمیان ملتان اور قندہار کے آبادی کم ہی بغیر ملیاری اذوقہ کے بھیجنا لشکر بڑے کا متصور نہین ہی اسواسطے مقرر ہوا کہ غلہ فروشون کو کہ جنکو اصطلاح ہندی مین بنجارہ کہتے ہین دلاسا دیکر اور روپیہ دیکر ہمراہ لشکر کے کرین کہ اذوقہ کی تنگی نکھینچین یہان بنجارہ ایک گروہ ہی مقرر بعضے ہزار بیل اور بعضے کم وبیش رکھتے ہین اور غلہ دیہات سے لاکر شہرون مین بیچتے ہین اور ہمراہ لشکرون کے رہنے ہین ہمراہ ایسے لشکر کے کمتر ایک لاکھ بلکہ زائد لاکھہ بیل سے ہوگا امید کہ توفیق کریم کارساز کے کہ لشکر بعدت والا ہے کے اصفہان تک کہ پای تخت اوسکا ہی کسی جا تامل اور توقف نکرے خانجہان کو حکم ہوا کہ ہرگز ہرگز پہونچنے لشکر تک ملتان سے قصد اوس کا نکرین اور نہ گھبراوے اور منتظر حکم کا رہے بہادر خان اوزبک عنایت گھوڑے اور سروپا سے سرفراز ہوکر واسطے کمک لشکر قندہار کے مقرر ہوا فاضل خان منصب دوہزاری اور سات سو پنجاہ سوار سے ممتاز ہوا جب معلوم ہوا کہ فقرا کشمیر کے موسم زمستان مین شدت جاڑے سے محنت کھینچتے ہین اور سختی اور دشواری سے بسر کرتے ہین حکم ہوا کہ ایک قریہ عمال کشمیر سے کہ تین چار ہزار روپیہ حاصل اوسکا ہو حوالے ملا طالب اصفہانی کے کرین کہ ضرورت لباس فقرا اور گرم کرنے پانی وضو کے مسجدون مین صرف کرے اور جب معلوم ہوا کہ زمینداران کشتوار کے سر بسر مخالفت اور عصیان کا اوٹھاکر فتنے اور فساد پر مشغول ہین ارادت خان کو حکم ہوا کہ جلد وہان جاکر پہلے اوس سے کہ وہ آپ کو قائم کرین تنبیہ کرکے جڑ فساد اونکی کی اوکھاڑے اسی تاریخ مین زین العابدین نے کہ واسطے بلانے خرم کے گیا تھا آکر ملازمت کی اور عرض کیا کہ قرارداد اوسکا یہ ہی کہ ایام برسات قلعہ ماندو مین گذار کر متوجہ درگاہ کا ہووے عرضہشت اوسکی پڑھی گئی مضمون عبارت اور ملتمسات اوسکے سے بہتری نہین ظاہر ہوتی ہی بلکہ آثار بیدلی کے پائے جاتے تھے لاجرم حکم ہوا کہ جو وہ ارادہ درگاہ مین حاضر ہونے کا بعد گذرنے برسات کے رکھتا ہی مناسب ہی کہ امراے عظام اور بندہاے درگاہ کو کہ واسطے کمک اوسکی کے مقرر ہین خاصکر سادات بارہہ اور بخاری اور شیخزادون اور افغانون اور تمام راجپوتون کو طرف درگاہ کے روانہ کرے میرزا رستم اور اعتقاد خان کو حکم ہوا کہ پہلے لاہور مین جاکر مستعد لشکر قندہار کی کرین مشار الیہ کو ایک لاکھہ روپیہ برسم مساعدت عنایت ہوا اور عنایت خان اور اعتقاد خان کو نقارہ مرحمت ہوا ارادت خان کہ واسطے تنبیہ اور تادیب مفسدون کشتوار کے گیا تھا بہت مقہورونکو قتل کرکے اور از سر نو ضبط کرکے اور سب طرح مضبوطی کرکے متوجہ خدمت کا ہوا معتمد خان کہ خدمت بخشیگری لشکر دکن سے اختصاص رکھتا تھا جو وہ مہم انجام کو پہونچی تھی حسب التماس مشار الیہ کے طلب کیا گیا تھا اسی تاریخ پہونچکر آستان بوسی کی عجایبات سے یہ ہی کہ جو بیچ حرم سراے عفت کے ایک دانہ موتی کا کہ چودہ پندرہ ہزار روپیہ قیمت رکھتا تھا گم ہوگیا تھا جوتکراے منجم نے عرض کیا کہ دو تین روز مین ملجائیگا اور صادق خان رمال نے عرض کیا کہ بیچ انھین دو تین روز کے کسی جگہ سے جو صفائی اور پاکیزگی مین متصف بہ عبادت خانہ مخصوص ساتھ نماز اور تسبیح اور اشغال کے ہو ملجائیگا ایک عورت رمالہ نے عرض کیا کہ انھین دنون مین دستیاب ہوگا اور عورت سفید پوست از روے شگفتگی کے لاکر حضرت کو دیویگی اتفاقا تیسرے روز ایک کنیز اوسے عبادت خانہ مین پاکر بخوشحالی تمام مسکراتی ہوئی آئی اور میرے ہاتھہ مین دیا جو تینون کا کہنا موافق ہوا ہر ایک بانعام خاطرخواہ سرفراز ہوا جو کہ کچھہ غرائبات سے تھا لکھا گیا بیچ ان دنون کے کوکب اور خدمتگار خان وغیرہ بارہ آدمیون کو کہ بندہ ہاے نزدیک سے تھے منزادلی امیرون صوبہ دکن پر تعین فرمایا کہ اہتمام اچھا کرکے بہت جلد حاضر درگاہ کرین لشکر قندہار مین بھیجے جاوین جو انھین دنون عرضداشت مین آیا کہ خرم نے بعضے محال کی جاگیر نورجہان بیگم اور شہریار کے بے اجازت دست تصرف دراز کیا ہی تمام پرگنہ دھولپور سے کہ بیچ جاگیر فرزند شہریار کے دیوان اعلے سے تنخواہ ہوئی تھی دریا نام افغان کو نوکرون اپنے سے ساتھ ایک جماعت کے بھیجا اور اوسنے ساتھ شریف الملک ملازم شہریار کے کہ بعہدہ فوجداری اوس حدود کے مقرر تھا لڑائی کی

اور بہت آدمی طرفین سے قتل ہوے اگرچہ توقف اوسکے بیچ قلعہ ماندو کے اور معروضات دور از حساب اور نامعقول سے کہ بیچ عرضیون
اپنی کے ظاہر کرنے اونکے مین جرات کی تھی ظاہر ہوتا تھا کہ عقل اوسکی برگشتہ ہے لیکن سننے اس اخبار سے یقین ہوا کہ جوہر صلاح اوسکے کو گنجایش
ان تمام عنایتون اور تربیت کی کہ بیچ حق اوسکے کے ہوئی ہے نہین ہے اور دماغ اوسکا خلل پذیر ہے اس واسطے راجہ روز افزون کو کہ خدمتگارون
قدیم سے ہے بیٹے اوسکے پاس بھیجکر اس جرات اور بیباکی سے بازپرس فرمائی اور فرمان ہوا کہ بعد ازین ضبط احوال اپنے کا کرکے قدم راہ راست
اور شاہراہ ادب سے باہر نرکھین اور اوپر محال جاگیر اپنے کے کہ دیوان اعلے سے تنخواہ پائی تھی خوش رہین اور ہرگز ارادہ ملازمت مین آنیکا
نکرین اور ایک جماعت کہ بندون سے واسطے حملہ قندہار کے طلب ہوئی تھی جلد درگاہ والا مین روانہ کرے اگر خلاف حکم کے ظہور مین آیا تو
نتیجہ اوسکا ندامت ہوگی بیچ ان دنون کے میر ظہیر الدین پوتا میر میران پسر شاہ نعمت اللہ مشہور کے ایران سے آکر ملازمت کی خلعت اور ہفت ہزار
روپیہ انعام ہوا و جادو دکنی نے سات فرمان عنایت عنوان کے نزدیک راجہ نرسنگھ دیو کے رخصت پائی کہ سزاولی کرکے حاضر کرے پہلے
اس سے کہ مجھے رعایت اور مرحمت بیشمار ساتھ خرم اور فرزندون اوسکے کے تھی مین نے اوسوقت کہ پسر اوسکے کو بیماری سخت ہوئی تھی عہد
کیا تھا کہ اگر خداے تعالے اوسکو صحت بخشے تو پھر شکار بندوق کا نکرونگا اور کسی جاندار کو اپنے ہاتھ سے آزار ندونگا باوجود اس شوق اور ذوق
کے کہ مجکو ساتھ شکار کے ہے اور خاصکر ساتھ شکار بندوق کے مدت پانچ برس سے گرد اوسکے نگیا تھا ان دنون مین کہ کامون نالائق اوسکے
سے ملال ہوا پھر طرف شکار بندوق کے توجہ فرمائی اور حکم کیا کہ کسی کو بے بندوق کے دولتخانے مین نرہنے دین تھوڑی مدت مین ملازمون کو
ذوق بندوق لگانیکا ہوا اور ترکش بندون نے بسبب مجرے اپنے کے اوپر پیٹ گھوڑے کے ورزش بہم پہونچائی اور چھبیسوین تاریخ ماہ مذکور
مطابق ساتوین شوال کو مین ساعت نیک اختیار کرکے کشمیر سے طرف لاہور کے روانہ ہوا بہاری داس برہمن کو ساتھ فرمان مرحمت عنوان
کے نزدیک راناکرن کے بھیجا کہ پسر اوسکے کو ساتھ جمعیت کے ملازمت مین لاوے میر ظہیر الدین منصب ہزاری ذات اور چار سو سوار سے
سرفراز ہوا اور مجھے معلوم ہوا کہ قرضدار ہے دس ہزار روپیہ انعام فرمائے غرہ شہریور ماہ الہی کو سرچشمہ اچھول پر نزول ہوا روز مبارک شنبہ کو بیچ
سرناک کے محفل پیالہ نے ترتیب پائی اس روز مبارک مین فرزند سعادتمند شہریار نے ذمہ داری خدمت قندہار اور تسخیر اوس دیار کی کرکے منصب
بارہ ہزاری اور آٹھ ہزار سوار سے سرفرازی پائی خلعت خاصہ ساتھ ایک نادر تکمہ کے عنایت ہوا ان دنون مین ایک سوداگر دو دانے بڑے
موتیون کے روم سے لایا تھا اون مین سے ایک سوا مثقال کا اور دوسرا ایک ٹی کم اوس سے ہر دو دانے موتی کے نورجہان بیگم نے
بقیمت ساٹھہ ہزار روپیہ کے خرید کرکے اسی روز پیشکش کیے روز جمعہ دسوین تاریخ بتجویز حکیم مومنا کے سیدھے ہاتھ کی فصد کھلوائی مقربخان
کہ اس فن مین کمال رکھتا تھا ہمیشہ اوسنے فصد میری کھولی اور کبھی خطا نہین کی مگر اس دفعہ دو مرتبہ خطا کی پھر قاسم برادر زادہ اوسکے نے
فصد کھولی خلعت اور دو ہزار روپیہ اوسکو دیکر ہزار درب حکیم مومنا کو انعام ہوے میر خان حسب التماس شاہجہان کے منصب ہزاری اور پانصدی ذات و نو سو سوار سے سرفراز ہوا
اکیسوین ماہ مذکور کو جشن وزن شمسی نے آرایش پائی سال چون عمر اس نیازمند درگاہ الہی کا بہار کی اور فرحی شروع ہوا امید کہ مدت
عمر کی مرضیات ایزدی مین مصروف ہووے اور اٹھائیسوین تاریخ کو واسطے سیر آبشار ادہر کے گیا جو چشمہ مذکور خوبی اور لطافت مین مشہور تھا
آب گنگ اور آب درہ لار سے روبرو اپنے وزن کیا پانی اوہر کا آب گنگ سے تین ماشہ بھاری ہوا اور پانی گنگا کا آب لار سے آدھا ماشہ
سبک ہوا تیسری تاریخ مقام ہیرپور مین نزول بارگاہ اقبال کا ہوا باوجود اسکے کہ ارادت خان نے خدمت کشمیر کی خوب کی جو کہ رعایا باشندہ
کشمیر کی طریقۂ سلوک اوسکے سے شکوہ کرتی تھی اعتقاد خان کو حکومت صوبہ کشمیر سے سرفراز کرکے گھوڑا اور خلعت اور شمشیر خاصہ دشمن کش
اوسکو عنایت فرمائی اور ارادت خان کو اوپر خدمت لشکر قندہار کے تعین کیا کنور سنگھ راجہ کشتوار کو کہ قلعہ گوالیار مین قید تھا رہا کرکے کشتوار
اوسکو عطا فرما کر گھوڑا اور خلعت اور خطاب راجہ کا عنایت ہوا اور حیدر ملک کو طرف کشمیر کے بھیجا کہ درہ لار سے نہر پانی کی باغ نور افزا مین

لادے تیس ہزار روپیہ واسطے مصالح اور مزدوری سنگ کے اوسکے حوالہ ہوئے بارہوین ماہ مذکور کو چہار دن جمو سے باہر آکر بہترین مقام کیا
دوسرے روز شکار قرغہ کھیلا داور بخش خسرو کے بیٹے کو منصب پنجہزاری ذات اور دو ہزار سوار کا عنایت ہوا چوبیسوین کو آب چناب سے
گذر فرمایا میرزا رستم نے لاہور سے آکر ملازمت کی اسی تاریخ خرم نے افضل خان دیوان اپنے کو مع عرضداشت عذرداری بے اعتدالی اپنی
کے بھیجا کہ شاید سخن آرائی اور چرب زبانی اپنی سے کاربرآری کرے اور اصلاح ناہمواری اوسکے کی کرسکے ہمنے اصلا توجہ نفرمائی اور خیال
نکیا خواجہ ابوالحسن دیوان اور صادق خان بخشی نے کہ پہلے واسطے سامان لشکر قندہار کے طرف لاہور کے گئے تھے سعادت آستان بوس
کی پائی غرہ آبان ماہ الٰہی کو امان اللہ پسر مہابت خان منصب سہ ہزاری ذات اور سترہ سو سوار سے سرفراز ہوا فرمان مرحمت عنوان بطلب
مہابت خان کے بھیجا گیا ان دنون میرزا عبد اللہ خان کو کہ واسطے خدمت قندہار کے بلایا تھا اوسنے محال جاگیر اپنی سے آکر زمین بوسی
کی چوتھی ماہ مذکور کو میں مبارک کی اور فرخی داخل لاہور ہوا الف خان نے منصب دو ہزاری اور پندرہ سو سوار سے سربلندی پائی
دیوانیان عظام کو حکم فرمایا کہ جاگیرین خرم کی سرکار حصار اور میان دوآب اور اس حدود مین تنخواہ کرین اور اوس جماعت کے
طلب مین کہ اوپر خدمت قندہار کے مقرر ہوئی ہین تنخواہ کرین اور بعوض اس محال کے صوبہ مالوہ اور دکن اور گجرات سے جس جگہ چاہے
متصرف ہو جاوے اور افضل خان کو خلعت دیکر رخصت کیا اور حکم ہوا کہ صوبہ گجرات اور مالوہ اور دکن اور خاندیس اوسکو عنایت ہوا ان تعلقون سے
جہان چاہے محل اقامت کا قرار دیکر بیچ ضبط اوس حدود کے مشغول رہے ایک جماعت بندون سے کہ حضور مین واسطے یورش قندہار
کے طلب ہوئی ہے اور سرداران واسطے لانے اونکے کے تعین ہوگئے ہین جلد طرف درگاہ کے بھیجے اور بعد نگہبانی احوال اپنے کی کرکے
حکم ہمارا بجا لاوے ورنہ ملامت اوٹھاویگے اسی روز کھوڑا پنچاق اول کہ طویلوں خاصہ مین امتیاز رکھتا تھا عبد اللہ خان کو عنایت ہوا چھبیسوین
ماہ مذکور کو حیدر بیگ اور ولی بیگ ایلچیون شاہ ایران کے نے دولت باریابی کی پائی بعد ادا کرنے مراسم کورنش اور تسلیمات کے نوشتہ
شاہ ایران کا پیش کیا فرزند خانجہان نے حسب الحکم جریدہ ملتان سے پہونچکر ملازمت کی ہزار اشرفی اور ہزار روپیہ اور اٹھارہ گھوڑے پیشکش
گذرانے مہابت خان منصب ششہزاری ذات اور پانچہزار سوار سے سرفراز ہوا اور میرزا رستم کو ہاتھی عنایت ہوا راجہ سارنگ دیو کو اوپر
سنزولی راجہ نرسنگدیو کے تعین فرمایا کہ اوسکو جلد تر درگاہ مین حاضر کرے ساتوین تاریخ آذر ماہ الٰہی کی ایلچیون شاہ عباس کو کہ مدتھات آئے
تھے خلعت اور خرچ دیکر رخصت فرمایا اور خط کہ بیچ معذرت قندہار کے حیدر بیگ کے ہاتھ بھیجا تھا جواب اوسکا کہ لکھا گیا بیچ اس اقبال نامہ کے
درج ہوا **نقل نامہ دارای ایران تشیمین** اوس دعوات کی کہ خوشبو مین قبولیت اوسکے کی غنچہ مراد کو کھلا کر خوشبو زیادہ کرنیوالی
دماغ یگانگی کی ہووین اور روشنیان اوس تعریف کی کہ شعاؤن خالص اوسکے سے محفل اتحاد کی روشن ہوکر سیاہی دور کرنے والی
غالیہ بیگانگی کی ہووے عطر زم الفت و محبت کے اعلےٰ حضرت سایہ الٰہی اور شمع جماعت صدق اور صفائی اوس نور پروردہ الٰہی کے
کرکے ظاہر رائے روشن اور مکشوف ضمیر منیر ضیا گستر کے کرتا ہے کہ اوپر دل دانش کے پسندا اور خاطر آسمان پیوند اوس برادر یکجان برابر کے آئینہ
چہرہ دانش اور بینش اور مرآت جمال حقائق آفرینش کا ہے عکس پذیر ہوویگا کہ بعد ظاہر ہونے قضیہ ناگزیر نواب شاہ جنت مکان علیین آشیانی
انار اللہ برہانہ کے کیسے کیسے فساد ایران مین واقع ہوئے بعضے ممالک منسوبان اس دودمان ولایت مکان سے باہر ہوئے تھے جو بیچ
نیازمندی درگاہ بے نیاز کا متقلد امور سلطنت کا ہوا ساتھ برکت توفیقات ربانی اور حسن توجہ دوستون کے نکال لینا تمام ملکون موروثی کا کہ تصرف
مخالفون مین تھا کیا جو کہ قندہار تصرف گماشتون والا دودمان مین تھا انکو ہم اپنا جانکر متعرض نہوئے عالم اتحاد اور برادری سے امید وار تھے
کہ آپ موافق بزرگون عظام جنت مقام اپنے کے اوسکی سپردگی مین توجہ مبذول فرماوین جو کہ اسمین غفلت ہوئی دوبارہ ہمنے ساتھ نامہ اور
پیغام کے کنایتاً اور ظاہراً تصریح اوسے طلب کیا شاید کہ بیچ نظر ہمت آپ کے یہ مختصر ملک لائق مضائقہ کے نہووے مقرر فرماوین کہ بیچ تصرف

بندگون اس خاندان کے دیگر رفع گمان دشمنون اور بدگویون کا اور قطع زبان درازی حاسدون اور عیب جویون کی ہوئے اور ایک جماعت نے
پیشتر اس امر کو عقدۂ تعویق مین ڈالا جو کہ حقیقت اس مقدمے کی درمیان دوست اور دشمن کے مشہور ہو گئی اوس طرف سے کوئی جواب مشعر اوپر
رد اور قبول کے نہ پہونچا ہمارے دل مین آیا کہ بطور سیر و شکار کے قندہار مین جاؤن اس وسیلہ سے گماشتے اوس برادر نامدار کامگار کے بسبب وابستگی
محبت اور خصوصیت کے کہ درمیان مین مسلوک ہی استقبال لشکر اقبال کا کرکے خدمت مین فائز ہووین اور از سر نو مخلوق پر سوخ قواعد یگانگی
طرفین کا ظاہر ہو کر باعث زبان بندی حاسدون اور بدگویون کا ہووے اس ارادے سے بلا سامان قلعہ گیری کے متوجہ ہو کر مین نواح
فراہ مین پہونچا منشور عاطفت باظہار سیر و شکار قندہار پاس حاکم اوس جگہ کے بھیجا کہ مہمانی پذیر ہووے عزت آثار خواجہ باقی کرکراق کو بلا کر پاس
حاکم اور امیرون کے جو قلعے مین تھے ہمنے پیغام دیا کہ درمیان عالی حضرت بادشاہ ظل اللہ اور نواب ہمایون ہمارے کے جدائی نہین ہی اور
جا کا ہی کہ ہم آپس مین جانتے ہین اور ہم بطریق سیر کے متوجہ اوس دیار کے ہوے ہین ایسا کریں کہ کلفت خاطر ہم پونچے انھون نے مضمون حکم
اور پیغام مصلحت انجام کو ساتھ گوش حقیقت نیوش کے نہ سنا اور الفت اور اتحاد جانبین کو منظور نرکھکر اظہار تمرد اور عصیان کا کیا یہان تک کہ
ہمنے قریب قلعے کے پہونچکر پھر عزت آثار مشار الیہ کو طلب کیا اور جو کچھ کہ لوازمہ نصیحت کا تھا اوسنے کہلا بھیجا اور دس روز تک لشکر فتح مند کو
منع فرمایا کہ گرد حصار کے نجاوین نصیحتین فائدہ مند نہوئین اور سیح مخالفت کے اصرار کیا جو زیادہ اس سے مصلحت گنجایش کی نہ تھی لشکر قزلباش کا
باوجود نہونے اسباب قلعہ گیری کے واسطے تسخیر قلعہ کے مشغول ہوا تھوڑی مدت مین برج دبارہ کو گرادیا اور کار ا ہل قلعہ کے تنگ ہوا
امان چاہی ہمنے بھی رابطہ محبت کہ قدیم الایام سے فیمابین ان دو سلسلون رفیع کے مسلوک تھا رکھا طریقہ برادری کا کہ از سر نو زبان میرزائی اوس
اورنگ نشین بارگاہ جاہ و جلال سے درمیان آپ کے اور نواب ہمایون ہمارے کے اس طرح قرار پایا ہی کہ رشک فزای بادشاہان روے زمین
کا ہوا ہی منظور نظر رکھکر بمقتضای مروت جبلی کے تقصیرات اور خطا انکی کو بخشا اور مشمول عنایتون سے کرکے سالما اور غانما باتفاق حیدر بیگ
توربانسی کے کہ صوفیان صادق اس خاندان سے ہی روانہ درگاہ معلے کا کیا قسم ہی خدا کی کہ بنیاد محبت اور الفت موروثی اور مکتسبی کے
جانب اس ولا جوی کے نہ سات اس مرتبہ کے مضبوط اور مستحکم ہی کہ بسبب صادر ہونے بعضے امور کے کہ بسبب تقدیر پردہ امکان
سے ظاہر ہوے ہین خلل پاوے ؎ میان ما و تو رسم خیانت نخواہد بود + بجز طریقہ مہر و وفا نخواہد بود ؎ امید کہ اوس جانب سے بھی
شیوہ پسندیدہ مسلوک ہو کر بعضے امور غریبہ کو منظور نظر دن خجستہ آثار کا نفرما کر اگر کوئی خدشہ برپا ہووے ساتھ مہربانیون ذاتی اور محبت دلی
کے بیچ دور کرنے اوسکے کے کوشش کرکے گل ہمیشہ بہار یکدلی اور یگانگی کو سرسبز رکھکر ہمت فلک رفعت کو تاکید مبانی وفاق اور تصفیہ مناہل
اتفاق کے کہ انتظام بخش انفس اور آفاق کا ہی مصروف فرماوین اور کل ممالک محروسہ ہمارے کو متعلق اپنے جان کر جسکو چاہین شفقت
فرما کر اعلام بخشین کہ بلا مضائقہ اوسکو حوالے کرون اس جزئیات کا کیا اعتبار وہ امرا اور حکام کہ قلعے مین تھے اگرچہ مرتکب چند امر کے
کہ منافی رسمون دوستی کے تھے ہوے مگر جو کچھ کہ واقع ہوا ہماری جانب سے ہی اور انھون نے جو کچھ کہ حق نوکری اور جانسپاری کا بھی
ادا کیا یقین کہ وہ حضرت بھی شفقت شاہانہ اور مرحمت بادشاہانہ شامل حال انکے فرما کر ہمکو انسے شرمندہ نکرینگے زیادہ کیا لکھا جاوے
ہمیشہ لواے آسمان سا ہم آغوش تائیدات غیبی کا ہو **جواب نامہ شاہ عباس** سپاس معرا ملابس اور ستایش مبرا آلایش
تشبیہ اور التباس سے اوس یگانے اور معبود کو لائق ہی کہ استحکام عہود اور مواثیق بادشاہان عظیم الشان کا سبب انتظام سلسلہ آفرینش
کا اور التیام کا اور فرمانروایون جہان کو باعث آرام اور آسایش کا اور موجب امان اور آرامش خلائق اور بندون کا کہ ودیعتین نادر حضرت
پیدا کرنے والے کی ہین کیا ہی مصداق اس بیان کا اور موید اس برہان کا موافقت او اتحاد اور مرابطت اور وداد کا ہی کہ درمیان اس
والا دودمان رفیع الشان کے تحقیق ہوئی ہی اور سیح امان دولت روز افزون ہمارے کے ایسی مشید اور موکد ہوئی کہ محسود بادشاہون نشان

اور سالہا طلبون دوران سکے ہر دو شاہ جمجاہ ستارہ سپاہ فلک بارگاہ دارا گروہ گردون شکوہ زیبندہ افسر کیانی شائستہ تخت خسروانی شجرہ برومند ریاض سلطنت وابہت نہال بوستان نبوت وولایت نقاوہ دودمان علوی خلاصہ خاندان مصطفوی سے سبب اور اپنے باعث کے دسہیے افسردگی گلزار محبت اور دوستی اور اخوت اور یکتا دلی کے کہ انقراض زمان اور اختلاف ادوار دوران تک امکان بیٹھنے غبار خلل کا اوپر ساحت بیاض اوسکی سکے ہوے ظاہر رسم اتحاد اور یگانگی فرمانروایان جہان کی ہوئی ہو کہ عین استحکام اور اخوت اور دوستی سکے ہین کہ قسم ہر ایک دوسرے کی کھاتے ہین اور ساتھہ کمال موافقت روحانی اور مصادقت جسمانی سکے کہ فیما بین ساتھہ جان سکے مضائقہ نہو ملک اور مال کی کیا حقیقت ہی اس طور پر واسطے سیر اور شکار سکے آوین ع صد حیف بر محبت بیش از قیاس ما + وارد ہوتے مکتوب محبت طراز سے کہ بیچ سفارت سیر وشکار قندہار کے مصحوب سعادت انتساب حیدر بیگ وولی بیگ سکے ارسال کیا تھا شعر اور سمت ذات ملائک صفات سکے تھا پھول خوشی سکے رو سے روزگار خجستہ آثار پر کھلے اور پر عقل عالم آرا سے اوس برادر کامگار عالی مقدار سکے پوشیدہ نرہے کہ پہونچنے ایلچی سابق ہمارے زنبل بیگ تک بیچ درگاہ آسمان جاہ کے کسیطرح اظہار ساتھہ خط اور پیام کے بیچ مقدمہ خواہش قندہار کے نہوا تھا اور اوسوقت مین کہ ہم بیچ سیر وشکار خطہ دلکشاے کشمیر کے مشغول تھے دنیاداران دکن نے کوتہ اندیشی سے قدم جادۂ اطاعت اور بندگی سے باہر رکھکر رشتہ عصیان نکالا یا اسواسطے اوپر ہمت بادشاہانہ کے تنبیہ اور تادیب کوتہ اندیشون کی لازم ہوئی اور رایات نصرت آیات نے دار السلطنت لاہور مین نزول اجلال فرماکر فرزند شاہجہان کو ساتھہ لشکر ظفر پیکر کے اوپر سر اون بدبختون کے تعین فرمایا اور خود متوجہ طرف دار الخلافت آگرہ کے تھے کہ زنبل بیگ پہونچا اور خط محبت افزاے زینت بخش اورنگ شاہی کا پہونچا اوس تعویذ دوستی سے اپنا گنگوان لیکر بارادہ دفع کرنے فساد دشمنون اور مفسدون کے متوجہ طرف دار الخلافت آگرہ کے ہوا رقیمہ گہربار درز شار مین اظہار خواہش قندہار کا نہوا تھا زنبل بیگ نے زبانی ظاہر کیا ہمنے بجواب اوسکے فرمایا کہ ہمکو ساتھہ اوس برادر کامگار کے کسی چیز سے دریغ نہین ہی انشاء اللہ تعالے بعد سر انجام مہم دکن کے جسطرح پر کہ مناسب دولت ہوگا تمکو رخصت کرینگے اور فرمایا جو کہ مسافت دور و دراز طے کرکے آئے ہو چند روز دار السلطنت لاہور مین تکان راہ سے آرام کرو بعد پہونچنے آگرہ کے کہ مستقر الخلافت ہی مشار الیہ کو طلب کیا کہ رخصت فرماوین جو عنایت ایزدی قرین حال اس نیازمند درگاہ الہی کے ہی فتح سے دلجمعی کرکے پھر متوجہ پنجاب کا ہوکر چاہا کہ مشار الیہ کو روانہ کرون بیچ سر انجام بعض مہمات ضروری کے بوجہ گرمی ہوا کے متوجہ خطہ کشمیر جنت نظیر کا ہوا کہ لطافت اور نزاہت آب وہوا کی مسلم الثبوت سیاحان ربع مسکون کا ہی بعد پہونچنے کے اوس خطہ دلکشا مین زنبل بیگ کو واسطے رخصت کے طلب کیا کہ خود بسعادت متوجہ ہوکر مقامات سیر زینت بخش فرح افزا اوسجگہ کے ایک ایک اوسکو دکھلادین اس اثنا مین خبر پہونچنے اوس برادر کامگار کی بعزم تسخیر قندہار کے کہ ہرگز خیال بھی نتھا پونہچی نہایت حیرت ہوئی کہ وہ کوہ کیا مقدار رکھتا تھا کہ خود بدولت واسطے تسخیر اوسکی کے متوجہ ہون اور آنکہ ایسی دوستی اور برادری اور اتحاد سے پوشیدہ رکھین باوجود اسکے مخبر راست قول درست گفتار خبر پونہچاتے تھے مگر ہم باور نہین کرتے تھے بعد ازان جب یہ خبر تحقیق ہوئی عبد العزیز خان کو حکم فرمایا کہ مرضی اوس برادر کامگار سے تجاوز نکرے اب تک سر رشتہ برادری کا مستحکم ہی مرتبہ اور درجہ اس الفت اور یکجہتی کو ہم برابر سلطنت عالم کے نہین کرتے تھے اور کسی عطیہ کو ساتھہ اوسکے نہین وزن کرتے تھے پس لائق اور مناسب برادری کے یہ تھا کہ آنے ایلچی تک صبر فرماتے شاید سات اوس مطلب اور مدعا کے کہ آتا تھا کامیاب خدمت مین پہونچتا پہلے پہونچنے ایلچی سے مرتکب ایسے امر کا ہونا آیا اہل روزگار تقصیر پیرایہ عہد اور صداقت اور سرمایہ مروت اور فتوت کو کس طرف راجع کرینگے اللہ تعالے ہر وقت حافظ اور ناصر اور معین ہوے بعد رخصت فرمانے ایلچی کے ہمگی ہمت واسطہ تنبیہ لشکر قندہار کے مصروف رکھکر فرزند خانجہان کو کہ بسبب بعضے مصلحتون کے طلب ہوا تھا فیل اور اسپ خاصہ با شمشیر وخنجر مرصع اور خلعت عنایت کرکے رخصت فرمایا

که پهونچے شهزاده شہریار کے ساتھ لشکر ظفر پیکر کو ملتان تعین ہوے کہ نظم حکم کا رہے اور باقر خان کو کہ فوجدار ملتان کا تھا درگاہ والا مین طلب کیا
سید علی قلی بیگ درمن کو منصب ہزار اور پانصدی سے سرفراز کر کے آگے واسطے کمک مشار الیہ کے مقرر کیا اور اپنے ہی میرزا رستم کو
منصب پنجہزاری سے بلند مرتبہ کر کے بیچ خدمت اوس فرزند کے لشکر مذکور مین تعین فرمایا لشکر خان صوبہ دکن سے آکر ملازمت کر کے
لشکر مذکور مین تعینات ہوا اللہداد خان افغان اور میرزا عیسے ترخان اور بکرم خان اور چند امرا کو کہ صوبہ دکن او محالون جاگیرون
اپنی سے آئے تھے اسپ اور خلعت دیکر سات ہمراہی خانجہان کے رخصت فرمایا عمدۃ السلطنت آصفخان کو بیچ دار الخلافہ آگرہ کے
بھیجا کہ کل خزانہ مہر اور روپیہ کو کہ آغاز سلطنت حضرت عرش آشیانی انار اللہ برہانہ سے اب تک جمع ہوا ہے بیچ درگاہ کے لاوے
اصالت خان بیسر خانجہان نے منصب دوہزاری اور ہزار سوار سے سرفراز ہوا محمد شفیع بخشی صوبہ ملتان خطاب خانی سے
سرفراز ہوا شریعت وکیل فرزند اقبالمند شاہ پرویز کو رخصت فرمایا کہ بہت جلد جا کر اوس فرزند کو مع لشکر صوبہ بہار کے ملازمت مین
لاوے اور فرمان مرحمت عنوان بخط خاص لکھکر تاکید بہت اوسکے آنے کی کی گئی اسی تاریخ کو میر میران پوتا شاہ نعمت اللہ کا
ساتھ مرگ مفاجات کے فوت ہوا الہی [illegible] آمرزش سے ہو میرزا بیگ قراول کو نیلہ [illegible] دبا کر مار ڈالا عمدہ اوسکا انعام دی
کو مرحمت ہوا چو بسبب ضعیفی کے دو برس آگے اس سے عارض ہوا تھا اور اب تک ہے اور دماغ مین طاقت نہین کہ تحریر سوانح اور
وقائع مین مشغول رہون ان دنون مین معتمد خان نے خدمت دکن سے آکر سعادت آستان بوس کی پائی جو بندون مزاجدان اور
شاگردون سخن فہم سے تھا اور پہلے سررشتہ اس خدمت کا اور ضبط وقائع کا بیچ عہدے اوسکے تھا حکم ہوا کہ اوس تاریخ سے
جو مینے لکھا ہے آیندہ مشار الیہ اپنے خط سے لکھے اور بیچ ذیل مسودات میرے کے داخل کرے اور جو کچھ کہ بعد ازین واقع ہووے
بطریق روزنامچہ کے مسودہ کر کے سات تصحیح میری کے پونہچا کر بیاض مین لکھتا رہے +

یہان سے مسودات تحریر معتمد خان کے ہین

ان دنون مین کہ ہمگی ہمت جہانگشا واسطے طیاری لشکر قندہار کے اور تدارک اوس کار کے مصروف تھی خبرین ناخوش تغیر حال اور
بے اعتدالیون خرم کی بیچ عرض کے پونہچی تہین موجب توحش اور تورع خاطر کا ہوتا تھا اس واسطے موسوی خان کو کہ بندون با اخلاص
اور مزاجدان سے تھا واسطے پونہچانے پیغامون تہدید اور ترغیب اور بیان نصائح ہوش افزا کے نزدیک اوس بے دولت کے
بھیجا کہ رہنمونی سعادت سے اوسکو خواب گران غفلت اور غرور سے بیدار کرے اور اوسے ارادون باطل اور مقصدون فاسد اوسکے کے وقوف
حاصل کر کے بیچ خدمت کے حاضر ہو تو سات اوسکے کہ مقتضائے وقت ہووے عمل مین آوے غرہ بہمن ماہ الہی کو جشن وزن قمری
آراستہ ہوا اوس جشن مبارک مین مہابت خان نے صوبہ کابل سے آکر سعادت ملازمت کی پائی اور مورد عنایات خاص کا ہوا یعقوب خان بدخشی
کو عنایت نقارہ سے بلند پایگی بخشکر اوپر صوبہ کابل کے تعین فرمایا مقارن اس حال کے عرضداشت اعتبار خان کی آگرہ سے
پونہچی کہ خرم ساتھ لشکر نکبت اثر کے مانڈو سے روانہ اس طرف ہوا ظاہرا خبر طلب خزانہ کی سنکر شعلہ آتش اوسکے دل مین بھڑکا اور
بے اختیار ہو کر بے تابانہ روانہ ہوا شاید اثنای راہ مین آپ کو اوپر خزانے کے پونہچا کر دست اندازی کرے اسواسطے رائے صواب نمانے
ایسا چاہا کہ برسم سیر وشکار کے کنارے آب سلطان پور کے نہضت فرماہوین اگر وہ بے سعادت برہنمونی بدبختی ضلالت کے قدم بادیہ
ضلالت مین رکھے پیشتر جاکر سزائے کردار ناہنجار کی بیچ دامن روزگار اوسکے رکھی جاوے اور اگر طور دوسرا ظاہر ہووے موافق
اوسکے کیا جاوے ساتھ اس عزیمت کے سترہوین ماہ مذکور کو بیچ ساعت مسعود اور زمان محمود کے کوچ واقع ہوا مہابت خان نے
عنایت خلعت خاص سے سرفرازی پائی ایک لاکھ روپیہ میرزا رستم کو اور دو لاکھ روپیہ عبد اللہ خان کو ساتھ عنایت [illegible] اسا عدت سے کے

حکم ہوا مرزا خان لسہ زین خان کو مع فرمان مرحمت عنوان کے نزدیک فرزند اقبالمند شاہ پرویز کے بھیجا تاکہ بخشش از تقصیر بیچ طلب
اوسکے کی گئی راجہ سارنگدیو واسطے طلب راجہ نرسنگدیو کے گیا تھا اوسنے آکر ملازمت کر کے عرض کیا کہ راجہ جمعیت شائستہ اور فوج
آراستہ کے بیچ بلدہ تھانیسر کے سعادت رکاب سے مفتخر ہودیگا بیچ اس چندروز کے مکررعرائض اعتبار خان کی اور دوسرے بندون کی
دار الخلافہ آگرہ سے پونہچین کہ خرم نے برگشتگی اور بیدولتی سے حقوق تربیت کو ساتھ نافرمانی عقوق کے مبدل کر کے پاؤن ادبار کا
صحراے جہالت اور ضلالت مین رکھکر عزم اوس حدود کا کیا اس سبب سے واسطے نکال لانے خزانہ کے صلاح دولت نجانکر مین واسطے
استحکام برج اور بارہ اور لوازم قلعہ داری کے مشغول ہوا اور ایسے ہی عرضداشت آصف خان کی پونہچین کہ اوس بیدولت نے
پردہ شرم کا پھاڑ کر مونہہ بیچ وادی ادبار کے رکھا ہے اور آگرہ سے بوی خیر نہین آتی ہے جو صلاح دولت کی بیچ لانے خزانہ کے
نہ تھی حراست ایزدی مین سونپ کر بے توجہ ملازمت کا ہے اسواسطے مین سلطان پور سے عبور فرما کر سات کوچ متواتر کے متوجہ
واسطے تنبیہ اور تادیب اوس سیاہ بخت کا ہوا اور حکم فرمایا کہ آج سے اوسکو بے دولت کہا کرین بیچ اس اقبالنامہ کے جس جا
لفظ بیدولت لکھا جاوے کہ مراد اوس سے ہے حقوق تربیت اور مرحمت اوسکے کہ جو کچھ ظہور مین آیا ہے اب تک کسی بادشاہ نے
ساتھ فرزند اپنے کے اسقدر عنایتین نہین کین وہ جو کچھ کہ پدر بزرگوار میرے ساتھ برادران میرے کے لطف فرماتے تھے مینے
ساتھ نوکرون اوسکے کے مرحمت فرمایا اور صاحب خطاب اور علم اور نقارہ کا کیا جو اوراق گذشتہ مین تبقریبات ثبت ہوا اور اوپر
مطالعہ کرنے والون اس اقبال نامہ کے پوشیدہ نہوگا کہ جسقدر توجہ اور تربیت اوسکے حق مین مبذول ہوئی زیادہ قلم کو شرح
اوسکی سے کوتاہ رکھا کون سے رنج اپنے لکھون کہ کوفت اور ضعف سے بیچ ایسی ہوائے گرم کے کہ ساتھ مزاج میرے کے ناسازگاری
نہایت کی تھی ہر سواری اور ترددات کرنا اور ایسی حالت مین اوپر سر ایسے ناخلف کے جانا چاہیے بہت بندون کو کہ برسون تربیت
کر کے اوپر مرتبہ رفعت اور امارت کے پونہچایا آج کے روز چاہیے تھا کہ بیچ جنگ اوزبک یا قزلباش کے کام آوین بسبب
شومی اوسکے کے سیاست فرما کر اپنے ہاتھہ سے ضائع کیا الحمد للہ کہ ایزد جل شانہ نے اوس قدر حوصلہ اور بردباری کرامت
فرمائی کہ ان سب کی تاب لا سکے اور ایک طرح چاہیے چھوڑنا اور اوپر اپنے آسان کیا جو کچھ کہ اوپر دل کے گرانی کرتا ہے اور مزاج
غیرت امتزاج کو بیچ آشوب کے رکھتا ہے یہ ہے کہ ایسے وقت مین لائق تھا کہ فرزندان سعادت گزین اور امرائے اخلاص آئین ساتھ
افسری ایک دوسرے کے تلاش خدمت قندھار اور خراسان کے کہ ناموس سلطنت ہے کرین یہ بے سعادت تیشہ اوپر
پاؤن دولت اپنی کے مار کر سنگ راہ اس عزیمت کا ہوا اور مہم قندھار کے تعویق اور توقف مین پڑی امید کہ اللہ تعالے یہ
نگرانیان دل سے دور کرے اسوقت مین بیچ عرض کے پونہچا کہ محترم خان خواجہ سرا اور خلیل بیگ ذوالقدر اور فدائے خان
میر تزک نے ساتھ اوس بے دولت کے رابطہ اخلاص کا درست کر کے ابواب مراسلات مفتوح کیے جو وقت مقتضی مدارا
اور اغماض کا تھا تینون کو مقید فرمایا اور بعد تحقیق اور تفحص احوال کے جو بیچ نمک حرامی اور بداندیشی اور بدسگالی خلیل اور
محترم کے شک اور شبہہ نرہا اور مثل ہیزار ستم کے امرائے اوپر بے اخلاصی اور بدسگالی خلیل کے قسمین کھائین ناگزیر اونکو
ساتھہ سیاست کے پونہچایا اور فدائی خان کو کہ غبار اخلاص آلایش تہمت اور نقصان سے پاک تھا قید سے چھوڑ کر سرفراز کیا
اور راجہ روز افزون کو برسم ڈاکچوکی کے نزدیک فرزند اقبالمند شاہ پرویز کے بھیجا کہ ہراولی کر کے اوس فرزند کو ساتھہ لشکر ظفر اثر
کے جلد تر ملازمت مین پونہچاوے کہ وہ بیدولت جیسا کہ چاہیے سات سزائے کردار ناپسندیدہ اپنی کے پونہچے جواہر خان خواجہ سرا
ساتھہ خدمت اہتمام دربار محل کے سرفراز ہوا غرہ اسفندارمذ ماہ الٰہی کو نورسرا مورد عساکر منصورہ ہوئی بیچ اس دن کے عرضداشت

اعتبار خان کی پہونچی کہ بیدولت نے بہت جلدی آپ کو بیچ نواحی دار الخلافۂ آگرہ کے پہونچایا تھا کہ شاید پہلے استحکام قلعہ سے
ابواب فتنہ اور فساد کے کھولکر درستی کام اپنے کی کرے جو بیچ فتحپور کے پہونچا در دولت کو اوپر منہ اپنے کے مسدود پایا خجلت زدہ
ادبار ہو کر توقف کیا خان خانان اور بیٹا اوسکا اور بہت سے امرا کہ بادشاہی کہ بیچ تعیناتی صوبۂ دکن اور گجرات کے تھے
ہمراہ اوسکے آکر رفیق راہ نیہی اور کافر نعمتی کے ہوے ہین موسوی خان نے کہ اوسکو فتحپور مین دیکھکر تبلیغ احکام بادشاہی کا کیا اور
مقرر ہوا کہ قاضی عبد العزیز ملازم اپنے کو ساتھ رفاقت اوسکی کے درگاہ والا مین بھیجے کہ مطالب اوسکے کو عرض کرے سند نام
نوکر اپنے کو کہ سردار اور سرگردہ اہل فساد کا ہے آگرہ مین بھیجا کہ اوپر خزائن اور دفائن بندون کے جو آگرہ مین ہین متصرف ہووے
چنانچہ بیچ گھر لشکر خان کے نو لاکھ روپے پر متصرف ہوا اور ایسے ہی گھر دوسرے بندون کے جہان گمان تھا ہاتھ لوٹ کا
دراز کرکے جو کچھ پایا بیچ تصرف کے لایا جبکہ مثل خان خانان کے امیر کہ ساتھ منصب عالی اتالیقی کے اختصاص رکھتے تھے
بیچ ستر برس کے اپنے منہ کو ساتھ کافر نعمتی اور قباحت کے سیاہ کیا اور ون سے کیا گلہ گویا کہ سرشت اوسکی بغاوت اور کفران نعمت
سے تھی اوسکے باپ نے آخر عمر مین ساتھ بزرگوار میرے کے یہی طریقہ ناپسندیدہ مرعی رکھا اور یہ بھی اپنے باپ کی کرکے
اس سن مین مضمون ومردود ازل واقع ہوا ع عاقبت گرگ زادہ گرگ شود + گرچہ با آدمی بزرگ شود + اور اسی تاریخ موسوی خان
ہمراہ عبد العزیز کے بھیجا ہوا اوس بیدولت کا آیا چونکہ باتین اوسکی نامعقول تھین مینے روبرو نہ بلوایا اور مہابت خان کے حوالے کیا
کہ اوسکو مقید رکھے پانچوین تاریخ کنارے دریاے لودیانہ کے مقام لشکر بادشاہی کا ہوا وہان خان اعظم کو منصب ہفت ہزاری
ذات اور پانچہزار سوار سے سربلندی بخشی راجہ بھارت بوندیلہ نے دکن سے اور دیانت خان نے آگرے سے آکر ملازمت حاصل کی
مینے دیانت خان کی تقصیر معاف کرکے پہلے منصب اوسکے پر سرفراز کیا اور راجہ بھارت منصب ڈیڑہ ہزاری ذات اور ہزار سوار سے
اور موسوی خان ہزاری ذات اور تین سو سوارون سے ممتاز ہوے مبارکشنبہ کے دن بارہوین تاریخ پرگنہ تھانیسر مین راجہ نرسنگدیو نے
ملازمت حاصل کی اور فوج آراستہ مع سامان عمدہ کے ملاحظہ کرا کر مورد تحسین اور آفرین کا ہوا راجہ سارنگدیو منصب ڈیڑہ ہزاری ذات اور
چھہ سو سوار سے سرفراز ہوا اور قریب کرنال کے آصف خان نے آگرے سے آکر سعادت رکاب بوسی کی پائی اس وقت مین آنا
اوسکا شروع فتوحات کا تھا نوازش خان پسر سعید خان نے صوبۂ گجرات سے آکر زمین بوس حاصل کیا جن دنون کہ وہ بیدولت
برہانپور مین تھا موافق اوسکی عرض کے مینے باقی خان کو صوبۂ جوناگڈہ مین مقرر کیا تھا مینے اوسکو فرمان لکھا کہ حاضر درگاہ ہو
انہدنون وہ آیا اور شریک خدمت کا ہوا جب دار السلطنت لاہور سے سبب اطلاع اس خبر کے کوچ ہوا اور فرصت توقف کی نہ تھی ہمراہ
چند امیرون کے کہ حاضر رکاب تھے مین روانہ ہوا اور جب تک سرہند پہونچون چند لوگ سعادت ہمراہی سے سرفراز ہوے بعد طے کرنے
سرہند کے بہت فوجین اور لشکر اطراف وجوانب سے جمع ہو گئے دہلی تک اسقدر جماعت بڑھی کہ مین جس طرف دیکھتا تھا تمام صحرا لشکر سے
بھرا ہوا تھا جو مینے سنا کہ وہ بیدولت فتحپور سے نکلکر اس طرف آتا ہے اور کوچ در کوچ متوجہ دہلی کا ہے تو مینے لشکر ظفر پیکر کو حکم جلد پہنچنے کا
دیا اور اس جنگ مین مدار تدبیر اور ترتیب افواج کا مہابت خان کے سپرد کیا تھا سرداری فوج ہراول کی عبد اللہ خان کو مقرر کی اور
اوسنے جس آدمی کو کہ کاردیدہ اور دلاور تھا طلب کیا مینے اوسکو اوسکے ہمراہیون مین معین کرکے حکم دیا کہ ایک کوس آگے تمام لشکر
سے چلا کرین اور خدمت اخبار پہونچانے اور بند وبست رستون کا بھی اوسیکے سپرد کیا اور مین اس بات سے غافل تھا کہ یہ اوس بیدولت سے
ملا ہوا ہے اور غرض اصلی اسکی یہ ہے کہ خبرین میرے لشکر کی اوسکو پہونچایا کرے اور پہلے بھی چند خبرین طول وطویل جھوٹ سچ لکھکر
لاتا تھا کہ یہ میرے جاسوسون نے وہان سے بھیجی ہین اور میرے بعضے مصاحبون کو درہم کرتا تھا کہ یہ لوگ اوس بیدولت سے

ملے ہوئے ہین اور دربار کی خبرین اوسکو لکھتے ہین اگر مین کمبرالراوسکے کہنے پر عمل کرتا اور ایسی پریشانی کے دنون مین فساد عظیم برپا تھا اوسکے قول پر عمل کرتا تو بہت لوگ اخلاص مند اوسکی تہمت سے ضائع اور خراب ہو جاتے لیکن مینے اپنے قدیم مخلصون کے حق مین اوسکی بات نہ سنی باوجودیکہ میرے بعضے خیرخواہ ظاہر و باطن مین اوسکی بداندیشی اور ملا ہونا سچا بیان کرتے ہین لیکن مصلحت وقت سمجھکر مین اوسکی تحقیق نکرتا اور زبان سے بھی اوسکو حرف وحشت آمیز نکہتا بلکہ زیادہ پہلے سے اوسپر عنایت اور لطف کرتا کہ شاید یہ شرمندہ ہوکر اپنی نالائق باتون سے باز آوے اور فتنہ پردازی ترک کرے لیکن وہ نالائق اپنی اصالت سے باز نہ آیا اور وہی کیا جو اوسکی خباثت کے لائق تھا ۵ درختیکہ تلخ است اورا سرشت + گرش بر نشانی بباغ بہشت + ور از جوی خلدش بہنگام آب + بہ بیخ انگبین ریزی و شہد ناب + سرانجام گوہر بکار آورد + ہمان میوۂ تلخ بار آورد + غرض جب مین دہلی کے قریب پہونچا تو سید بہوہ بخاری اور سید خان اور راجہ کشن داس شہر سے باہر آکر سعادت رکاب بوسی سے سرفراز ہوئے اور باقرخان فوجدار صوبہ اودہ کا بھی اسی روز آکر میرے لشکر مین داخل ہوا اور پچیسوین تاریخ دہلی سے نکلکر کنارے دریاے جمنا کے لشکر آراستہ کیا اور کہ مہر چندر سپہ سال دربار صوبہ دکن سے آکر زمین بوس ہوا اور منصب دوہزاری ذات اور ڈیڑہ ہزار سوار سے سرفرازی پائی اور خطاب راجگی سے معزز ہوا زبردست خان میر تزک کو نشان دیکر سربلند کیا +

اٹھارہوان جشن نوروز کا جلوس مبارک سے

تیسوین تاریخ ماہ جمادی الاولے کی سن ایکہزار بتیس ہجری مین سہ شنبہ کی رات کو نیر اعظم نے بیت الشرف حمل مین سعادت تحویل کی فرمائی اور اٹھارہوان سال میرے جلوس کا ساتھ فرخی اور مبارکی کے شروع ہوا اس دن سنا گیا کہ بیدولت قریب متھرا کے پرگنہ شاہ پور مین ستائیس ہزار سوار سے آکر اوترا ہی امید ہی کہ عنقریب مقہور ہو راجہ جیسنگہ نواسہ راجہ مانسنگہ نے وطن سے آکر سعادت میری رکاب بوسی کی حاصل کی راجہ نرسنگ دیو کو کہ راجپوتون مین اوس سے زیادہ کوئی عمدہ امیر نہین ہی مینے خطاب مہاراجہ سے سربلند کیا اور اوسکے بیٹے جوگراج کو منصب دوہزاری ذات اور ہزار سوار کا عنایت فرمایا اور سید بہوہ عنایت فیل سے ممتاز ہوا جب مینے سنا کہ بیدولت کنارے دریاے جمنا کے ہوکر آتا ہی تو مینے بھی اپنے لشکر منصور کو اوسی طرف کے کوچ کا حکم دیا اور ترتیب قائم کرنے افواج بحر امواج کی سمت راست و چپ و پیش و پس وغیرہ سے بطریق شائستہ عمل مین آئی پھر سنا گیا کہ بیدولت ہمراہ خانخانان بے سعادت کے راہ سے پلٹ کر طرف پرگنہ کوکلہ کہ بیس کوس بائین طرف ہی چلا گیا اور سندر برہمن کو کہ راہبر اوسکی گمراہی کا ہی ہمراہ داراب پسر خانخانان اور اکثر امرای بادشاہی کے کہ نمک حرامی سے اوسکے شریک بغاوت ہوے تھے مثل ہمت خان اور سربلند خان اور شیرزہ خان اور چاند خان اور جادو راے اور اودیرام اور آتش خان اور منصور خان اور باقی منصبدار تعینہ دکن اور گجرات اور مالوہ کے کہ اونکی تفصیل طویل ہی اور اپنے تمام نوکرون کو مثل راجہ بھیم پسر رانا اور رستم خان اور بیرم بیگ اور دریاے افغان اور تقی وغیرہ ان سبکو مقابلے مین میرے لشکر منصور کے مقرر کرکے اون سبکو پانچ ٹکڑے کیا ہی اگرچہ ظاہر مین سردار اون سب کا داراب سیہ بخت کو کیا ہی لیکن حقیقت مین سرداری اون سبکی سندر بدکردار کو ہی اور وہ سب کو ہ سخت قریب بلوچ پور کے اوترے ہوئے ہین پھر آٹھوین تاریخ قبول پور خیام گاہ لشکر ظفر قرین کا ہوا اوس روز چند اول میری فوج کا باقرخان تھا کہ مینے اوسکو سبکے پیچھے رکھا تھا ایک جماعت بدمعاشون نے پیچھے سے آکر درمیان راہ کے میرے لشکر پر ہاتھ لوٹ کا دراز کیا باقرخان نے باستقامت تمام لڑکر اون کو

دفع کیا اور خواجہ ابو الحسن یہ سنکر اوسکی مدد کو دوڑا مگر قبل اس خواجہ مذکور کے پہونچنے تک وہ بدمعاش بھاگ گئے تھے نوین تاریخ چہارشنبہ کو مینے پچیس ہزار سوار جدا کرکے بسرداری آصف خان اور خواجہ ابو الحسن اور عبد اللہ خان اون بدمعاشون کی تنبیہ کے واسطے معین کیے قاسم خان اور لشکر خان اور ارادت خان اور فدای خان اور دوسرے بندگان مخلص قریب آٹھ ہزار سوار کے آصف خان کی فوج مین مقرر ہوے اور باقر خان اور نور الدین قلی اور ابراہیم حسین کاشغری وغیرہ آٹھ ہزار سوار خواجہ ابو الحسن کی کمک کو قرار پائے اور نوازش خان اور عبد العزیز خان اور عزیز اللہ اور اکثر سادات بارہہ اور امروہہ کے ہمراہی عبد اللہ کے نامزد ہوے یہ سب دس ہزار سوار شمار ہوے اودہر سے سندر مقہور نے بھی اپنا لشکر اوبار آراستہ کرکے قدم بے شرمی کا آگے رکھا اوس وقت مینے اپنا خاص ترکش بدست زبردست خان میر توزک کے عبد اللہ خان کے واسطے بھیجا کہ سبب اوسکی دلگرمی کا موجب مقابلہ دو طرف کی سپاہ ہوا تو یہ نمک حرام کہ بداصل تھا بھاگ کر اہل بغاوت سے جا ملا اور عبد العزیز خان پسر خاندوران کا بھی خدا جانے دانستہ یا نادانستہ اوسکے ہمراہ گیا لیکن — مین نوازش خان اور زبردست خان اور شیر حملہ کہ اوسکے ساتھ تھے اوسکے چلے جانے سے نہ گھبرائے اور میدان مین قائم رہے چونکہ تائید پروردگار کی ہر جگہ اور ہر وقت میں اس نیازمند کے حال پر اسی حال مین کہ عبد اللہ خان ایسا سردار دس ہزار فوج سوار کا بھاگ کر دشمن سے ملجاوے اور قریب تھا کہ اتنی فوج بھی متفرق ہو یہ صدمہ عظیم پہونچے ایک گولی بندوق کی غیب سے سندر نابکار کے لگی اور اوسکے گرتے ہی اوسکے تمام لشکر مین تہلکہ پڑ گیا خواجہ ابو الحسن نے اپنی فوج کو مقابل کرکے اونکو پیچھے ہٹایا اور آصف خان نے بروقت پہونچکر باقر خان نے خوب کام کیے اور نمک حرامون کا کام تمام کیا اور جو فتح کہ عنوان فتوحات روزگار کا ہو پردہ غیب سے ظاہر ہوئی زبردست خان اور شیر حملہ اور اوسکا بیٹا شیر بچہ اور پسر اسد خان معموری اور محمد حسین برادر خواجہ جہان اور بہت سادات بارہہ کہ عبد اللہ روسیاہ کی فوج مین بھیجی تھی حق نمک ادا کرکے شربت شہادت سے شیرین کام ہوے اور عزیز اللہ پوتا حسین خان کا بندوق سے زخمی ہوا لیکن سلامت رہا اگرچہ ایسے وقت مین چلا جانا اوس منافق کا تائید غیبی سے تھا لیکن اگر عین جنگ مین یہ حرکت بد اوس سے ظہور مین آتی تو گمان غالب تھا کہ اکثر سردار خراب اور گرفتار ہوتے اتفاقاً اوسکا نام بلفظ لعنت اللہ مشہور ہوا اور جو کہ سبب یہ اوسکا لقب ٹھہرا اسواسطے مینے بھی یہی نام رکھا اب جہان لعنت اللہ مذکور ہو وہی مراد ہوگا غرضکہ مقہوران بدانجام کہ لڑائی سے بھاگے تھے بدبختی کے جنگل مین پھنسے پھر نہ سنبھل سکے اور لعنت اللہ نے ہمراہ اور بدنصیبون کے پاس بیدولت کے کہ بیس کوس پر تھا جا کر دم لیا جب مینے خبر اس فتح کی سنی سجدے شکر اس بخشش آلہی کے ادا کیے اور نوکران لائق خدمت کو اپنے روبرو طلب فرمایا دوسرے دن سر سندر کا میرے روبرو لائے یہ ظاہر ہوا کہ جب وہ ضرب بندوق سے مارا گیا تو اوسکے جلانے کو ایک قریب گانون مین لے گئے اور آگ جلانا چاہا تھا کہ اون لوگونکو دور سے ایک فوج نظر آئی وہ سب اس خوف سے کہ کہین پکڑے نجاوین بھاگ گئے اور اوس گانون کا مقدم اوسکا سر کاٹکر خان اعظم کے پاس کہ جاگیردار اوسگانون کا تھا بغرض اپنی آبرو کے لے گیا پھر وہ میرے روبرو لایا اوس وقت تک اوسکا چہرہ درست تھا لوگون نے موتی لینے کی طمع سے اوسکے کان کاٹ لیے تھے لیکن یہ نہ معلوم ہوا کہ کسکی بندوق اوسکے لگی اوسکے مارے جانے سے پھر کوئی مستعد دوبارہ نہوا گویا قوت بازو سب کا وہ سگ ہندو تھا جبکہ مجھسے ایسے باپ سے کہ اپنے روبرو اوسکو مینے مرتبہ سلطنت کو پہونچایا تھا یہ معاملہ کیا تو کبھی بمقتضائے الٰہی سکے بہبود کی صورت نہ دیکھیگا اور جن نوکرون نے اس لڑائی مین کوشش کی تھی اونکو عنایت بادشاہی سے درجہ بدرجہ سرفراز کیا خواجہ ابو الحسن منصب پنجہزاری سے مع اصل و اضافہ کے ممتاز ہوا نوازش خان کو منصب ہزاری ذات اور تین ہزار سوار کا بخشا باقر خان سہ ہزاری ذات اور پانسو سوار اور نقارے سے ممتاز ہوا ابراہیم حسین کاشغری صاحب دوہزاری ذات اور ہزار سوار کا عزیز اللہ دوہزاری ذات اور ہزار سوار سے سربلند ہوا نور الدین قلی کو دوہزاری اور ساتسو سوار راجہ بہار اسکو بھی دوہزاری اور ہزار سوار لطف اللہ کو ڈیڑھ ہزاری اور پانسو سوار پرورش خان کو ہزاری اور پانسو سوار عنایت کیے اور نام سبکے مفصل لکھنا طول ہے غرض مینے ایک دن وہین مقام کرکے دوسرے دن وہان سے کوچ کیا

خان عالم نے الہ آباد سے کوچ کرکے دولت آستانہ بوسی کی حاصل کی ... تاریخ قریب موضع جمالسنہ کے نزول لشکر جلاوت شمول کا ہوا
وہان سرلبند رای نے دکن سے آکر سعادت ملازمت کی پائی اور مینے اوسکو ... خنجر خاص سے مع پھول کٹارہ کے سرفراز کیا اور عبدالعزیز خان اور
باقی لوگ کہ لعنت اللہ کے ساتھہ چلے گئے تھے اوسکے قابو سے نکل کر پہر میری ملازمت مین آئے تھے اور اونہون نے بیان کیا کہ جب لعنت اللہ نے
گھوڑا بڑھایا تو ہمنے جانا کہ یہ لڑائی کو گھوڑا بڑھاتا ہی اسواسطے ہم سبنے اوسکا ساتھہ دیا جب درمیان اون لوگون کے پہونچے تو اوسوقت
سوار ضا وتسلیم کے کچہہ ہمسے نہو سکا پہر وقت قابو کا دیکھکر سعادت آستانہ بوسی سے مشرف ہوے اور باوجودیکہ ان لوگون نے بیدولت سے
دو ہزار اشرفیان مدد خرچ مین لی تھین لیکن جو وقت بازپرس کا نہ تھا مینے اوسکے اظہار کو راستی پر حمل کیا اونیسوین[19] کو جشن شرف آفتاب کا آراستہ
ہوا اور اکثر امرا اضافہ منصب اور عنایت لائق سے سرفراز ہوے وہان عضدالدولہ نے آگرے سے آکر ملازمت حاصل کی اور کتاب لغت کہ اونے
تالیف کی تھی میرے ملاحظہ مین آئی بیشک کمال محنت سے ... ہی اور ہر لغت پر اگلے اوستادون کے اشعار گواہی مین لایا ہی اس
فن مین ایسی نہین ہوئی تھی ... منصب سہ ہزاری اور ... سو سوار عنایت کیے اور فرزند شہریار کو فیل خاصہ بخشا خدمت عرض مکرر کی
موسوی خان کے نامزد کی ... اور امان اللہ پسر مہابت خان کو خطاب خانہ زاد خانی اور منصب چار ہزاری ذات اور ہزار سوار سے سرفراز کیا اور
نشان ونقارہ دیکر اوسکا مرتبہ بلند ... اور دی ہشت کو کنارے کول فتح پور کے نزول اقبال کا ہوا وہان اعتبار خان نے آگرے سے آکر
ملازمت حاصل کی اور منظور نظر عنایت ہوا اور وہین مکرم خان ومظفر خان برادر مکرم خان ... سے آکر حاضر دربار ہوے اور اعتبار خان کو
کہ حفاظت قلعہ آگرہ مین خوب کوشش کی تھی خطاب ممتاز خانی سے ممتاز فرمایا اور منصب ششہزاری ذات اور پنجہزار سوار سے سربلند کیا اور خلعت
مع شمشیر مرصع اور ہاتھی گھوڑے کے دیکر خدمت مذکورہ پر رخصت کیا اور سید ... منصب دو ہزاری ذات اور ڈیڑہ ہزار سوار سے سرفراز ہوا اکرم خان
منصب سہ ہزاری اور دو ہزار سوار سے اور خواجہ قاسم ہزاری منصب اور چار سو سوار سے ممتاز ہوے چوتھی تاریخ ماہ مذکور کی منصور خان فرنگی کہ ذکر
اوسکا پہلے گذرا مع اپنے بھائی اور نوبت خان دکھنی کے اوس بیدولت سے جدا ہوکر میری خدمت مین حاضر ہوے پھر مینے خواص خان کو
نزدیک فرزند اقبالمند شاہ پرویز کے بھیجا اور میرزا عیسے ترخان نے ملتان سے آکر سعادت آستانہ بوسی کی حاصل کی مہابت خان کو مینے شمشیر خاصہ
عنایت کی دسوین کو پرگنہ ہنڈون لشکرگاہ ہوا وہان منصور خان کو منصب چار ہزاری ذات اور تین ہزار سوار اور نوبت خان کو دو ہزاری ذات
اور ہزار سوار سے امتیاز بخشا گیارہوین کو مقام کیا جو اوس روز ملاقات شاہزادہ پرویز کی مقرر ہوئی تھی اس واسطے مینے حکم دیا کہ تمام شہزادے
اور امرا اور کل نوکر بدستور لائق اوسکے استقبال کو جاوین بعد دوپہر کے کہ نیک ساعت تھی پرویز نے زمین بوسی سے اپنی پیشانی منور کی اور
بعد ادا کورنش وتسلیم اور طریق تورہ کے مینے فرزند اقبالمند کو نہایت شوق سے بغلگیر کیا اور کمال اوسپر نوازش اور مہربانی فرمائی ان دنونمین
خبر آئی کہ بیدولت نے وقت جانے کے پرگنہ انبیر سے کہ وطن مالوہ راجہ مانسنگہ کا ہی چند اوباشون کو بھیجکر لٹوا دیا بارہوین ماہ مذکور کو قریب موضع
ساروالی کے مقام لشکر اقبال کا ہوا حبش خان کو واسطے تعمیر مکانات اجمیر کے پہلے رخصت کیا اور فرزند سعادتمند شاہ پرویز کو ساتھہ بڑھے
منصب کے کہ چہل ہزاری ذات اور تیس ہزار سوار کا ہی بلند مرتبہ کیا اور جب مینے سنا کہ بیدولت نے جگت سنگہ پسر راجہ باسو کو مقرر کیا ہی کہ اپنے
وطن مین جاکر کوہستان پنجاب مین شور وفساد برپا کرے اس واسطے صادق خان کو کہ میر بخشی تھا صوبہ دار پنجاب کرکے اوسکی گوشمالی کو رخصت کیا
اور خلعت مع شمشیر وفیل عنایت کیا اور منصب اوسکا مع اصل واضافہ چار ہزاری ذات اور تین ہزار سوار سے مقرر کرکے عنایت توغ ونقارہ
سے سرفراز کیا پھر عرض ہوئی کہ میرزا بدیع الزمان پسر میرزا شاہرخ کو کہ فتحپوری مشہور ہی اوسکے چھوٹے بھائیون نے حالت بیخبری مین مار ڈالا
اور بعد چند دنون کے اوسکے بھائی حاضر بارگاہ ہوکر زمین بوسی سے کامیاب ہوے اور مادر حقیقی بدیع الزمان کی بھی حاضر ہوئی لیکن جیسا کہ
چاہیے مدعی اپنے فرزند کے خون کی نہوئی اور وجہ شرعی سے ثابت نکر سکی اگرچہ بدخوئی مزاج کی اسقدر تھی کہ مارے جانے پر اوسکے افسوس نکیا

بلکہ صلاح وقت اور مناسب دولت سب کے تھا لیکن جب او ... سے بڑے بھائی نے حق مین کہ بمنزلہ باپ کے ہی ایسی بدحرکت ظاہر
ہوئی میری عدالت نے در گذر مناسب نجانا اسواسطے سپرد کیا کہ بالفعل قید خانہ مین مقید رہے بعد اسکے جیسا مناسب ہوگا کیا جاویگا
اکیسوین کو راجہ بکرماجیت کہ صوبہ سورج سنگہ نے اپنی جاگیر سے آکر دولت زمین بوسی کی حاصل کی معز الملک کو کہ بیٹے واسطے لانے فرزند خانجہان
کے ملتان کو بھیجا تھا اس تاریخ مین وہ معاودت کرکے حاضر بارگاہ ہوا اور اوسکی طرف سے عذر ضعف اور بیماری کا معروض کیا اور اپنے بیٹے
اصالت خان کو مع ہزار سوار اسکے ساتھ میری خدمت مین بھیجا اور اسکے نہ آسکنے سے کمال تاسف کیا چونکہ عذر اوسکا معقول تھا اسواسطے
مقبول ہوا چھبیسوین تاریخ فرزند اقبالمند پرویز کو مع عساکر منصورہ کے دولت کے تعاقب پر مقرر کیا کہ استیصال اوس نالائق کا کرے اور اوسکی
نیابت مین اختیار ہر طرح کے کار و بار کا مہابت خان کے حوالے کیا امرا نامدار اور بہادران جان نثار جو فرزند پرویز کے ساتھ معین ہوئے اونکے
یہ نام ہین خانعالم مہاراجہ گجسنگہ فاضل خان رشید خان راجہ گردھر راجہ ... خواجہ میر عبدالعزیز عزیز اللہ اسد خان برورش خان اکرام خان
سید ہزبر خان لطف اللہ راے نراین داس وغیرہ قریب چالیس ہزار سوار اور بڑے توپخانہ کے مع بیس لاکھ روپیہ خزانہ نیک ساعت
مین اوس فرزند ارجمند کے ہمراہ کرکے رخصت فرمایا اور فاضل خان کو بخشی اور واقعہ نویس اس لشکر کا کیا پھر اپنے خلعت خاص مع نادری
زربفت کے کہ اوسکے گریبان و دامن مین موتی جڑے ہوئے تھے اور بصرف اکتالیس ہزار روپیہ کے ... مین طیار ہوئے تھے اور خاص
ہاتھی رتن گج نام ساتھ دس ہتھنیون کے اور خاصہ گھوڑا اور تلوار مرصع کہ یہ سب قیمتی ستہتر ہزار روپیہ کا تھا شاہزادے کو مرحمت کیا اوراسی طرح
نورجہان بیگم نے بھی خلعت اور اسپ و فیل موافق رسم کے فرزند نامدار کو عنایت کیا اور مہابت خان اور دوسرے امرا کو بھی ہاتھی اور گھوڑے
اور سروپا عنایت کیے اور خاص نوکر فرزند پرویز کے بھی عنایات لائق سے سرفراز ہوئے اور اسی تاریخ مظفر خان کو خدمت میر بخشی و دیگر خلعت
عنایت کیا اور غرہ خورداد ماہ الٰہی مین شاہزادہ داور بخش پسر خسرو کو صوبہ دار ملک گجرات کرکے خان اعظم کو اوسکا اتالیق مقرر کیا اور شہزادے
کو اسپ و فیل اور خلعت اور خنجر خاص مرصع اور توغ و نقارہ مرحمت کیا پھر خان اعظم اور نوازش خان اور اکثر خدام بھی حسب رتبہ نوازشات
شاہی سے ممتاز ہوئے اور ارادت خان کو فاضل خان کی جگہ بخشیگری عنایت کی اور رکن السلطنت آصف خان کو صوبہ داری بنگالہ اور اوڑیسہ سے سربلندی
دیکر خلعت خاص مع شمشیر مرصع عطا فرمایا اور اوسکے فرزند ابو طالب کو اوسکے ساتھ مقرر فرماکر منصب دوہزاری ذات اور ہزار سوار سے سرفراز کیا
روز شنبہ نوین ماہ مذکور مطابق اونیسوین رجب سنہ اکیتس کو باہر اجمیر کے کنارے تالاب آناساگر کے نزول سعادت فرمایا شاہزادہ داور بخش
کو منصب ہشت ہزاری ذات اور تین ہزار سوار سے سرفراز کرکے خزانہ دو لاکھ روپیہ کا واسطے مدد خرچ لشکر ہمراہی اوسکے کے مرحمت کیا
اور حکم لاکھ روپیہ کا واسطے خرچ ضروریات کے خان اعظم کو دیا اور اللہ یار بیگ پسر افتخار بیگ کہ فرزند پرویز کی خدمت مین تھا حسب التماس
فرزند ارجمند کے عنایت علم سے سربلند ہوا اور تاتار خان کو قلعہ داری گوالیار پر رخصت کیا راجہ گجسنگہ منصب پنجہزاری ذات اور چار ہزار سوار
سے سربلند ہوا اور یہین آگرے سے خبر آئی کہ حضرت مریم الزمانی بیگم نے دار فانی سے انتقال فرمایا اللہ تعالے اونکو غریق دریاے مغفرت
فرمادے اور جگت سنگہ پسر رانا کرن نے وطن سے یہین آکر دولت زمین بوس حاصل کی اور ابراہیم خان فتح جنگ حاکم بنگالہ نے چونتیس
ہاتھی وہان سے بطریق پیشکش کے بھیجے اور باقر خان فوجداری سرکار اودہ پر اور سادات خان فوجداری میان دوآب پر مقرر ہوئے
اور میر شرف کو دیوان بیوتات کا فرمایا بارہوین تیر ماہ الٰہی کو عرضداشت متصدیان گجرات سے خبر فتح و فیروزی معلوم ہوئی تفصیل اسکی یہ ہے
کہ جیسے صوبہ گجرات ایک سلطنت علیحدہ ہے فتح رانا کے انعام مین بیدولت کو عنایت کیا تھا جیسا آگے گذرا سندر برہمن اوسکی طرف سے وہان کا
حاکم تھا جب اوسکے دل مین میری طرف سے ارادہ فاسد آیا تو اوس ہندو کو کہ منافق اور مفسد تھا مع ہمت خان اور شرزہ خان اور سفراز خان
اور اکثر بندگان شاہی کو کہ وہان کے جاگیردار تھے اپنے پاس بلوا لیا اور سندر کے چھوٹے بھائی کو اوسکی جگہ مقرر رکھا پھر جب سندر مارا گیا

اور بیدولت بھاگا تو ماندو کیطرف گیا اور ملک گجرات لعنت اللہ کی جاگیر مین دیا تھا اسکے چھوٹے بھائی اور آصف خان وہان سے کے
دیوان کو مع خزانہ اور تخت مرصع کہ پانچ لاکھ روپیہ مین طیار ہوا تھا اور ہر دلہ قیمتی دو لاکھ روپیہ کا کہ ان سبکو میری پیشکش کے واسطے درست
کیا تھا اسپنے پاس طلب کیا یہ صفی خان جعفر بیگ کا بھائی ہے کہ میرے باپ کی خدمت مین خطاب آصف خانی سے مخصوص تھا ایک دختر
نورجہان بیگم کے بھائی کی کہ سپنے اوسکو آصف خانی کا خطاب دیا ہی اوسکے گھر مین ہی اور دوسری بڑی لڑکی اوسکی شاہجہان کے گھر مین ہی
اس نسبت سے وہ بیدولت توقع ہمراہی اور موافقت اوس سے رکھتا تھا لیکن جو تقدیر مین اوسکے سعادتمندی اور ترقی میرے یہان لکھی تھی وہ
میرے یہان مصدر اچھی خدمتون کا ہوا جیسا کہ لکھا جاتا ہی غرضکہ لعنت اللہ بے وفا نے ایک اپنے خواجہ سرا وفادار نام کو اوس ملک کی حکومت پر
بھیجا وہ چند نالائقون کے ہمراہ احمدآباد مین آکر گجرات پر قابض ہوا جو صفی خان ارادہ دولت خواہی کا دل مین رکھتا تھا اس واسطے
نئے نوکر رکھ ... جمعیت بڑھانے اور لوگون کے ملانے مین ... ہوا اور چند روز روانگی کا بہانہ کر کے شہر سے نکلکر کنارے تال کاکریہ کے
مقام کیا اور وہان سے ... آباد کو چلا اور یہ ظاہر کیا کہ بیدولت کے پاس جاتا ہون اور پوشیدہ ساتھ ناہر خان اور سید دلیر خان اور نانو خان
افغان اور دیگر بندگان ... اور فدویان با اخلاص سے کہ وہان کے جاگیردار تھے خطوط لکھکر میری دولت خواہی پر آمادہ کر کے منتظر صحبت کا
رہا صالح نام ایک بیدولت کے ملازمون سے کہ فوجدار موضع پیلاد کا تھا اور خوب لشکر اپنے ... رکھتا تھا ظاہر حال سے معلوم کیا کہ صفی خان کا
اور ارادہ ہی اور کہتے نے بھی یہ بات جانی تھی لیکن صفی خان کے بندوبست اور لوگون کے ملا لینے سے ہاتھ پاؤن ہلا نسکا اور صالح اس گمان
کہ مبادا صفی خان خزانے پر قابض ہو جائے بطریق پیش بینی قریب دس لاکھ روپیہ کے آگے بڑھکر بیدولت کو پونہچا دیئے اور کچھ بھی پردلہ
جڑاؤ پیچھے سے لیکر روانہ ہوا لیکن بسبب بوجہ کے تخت ہمراہ نہ لیجا سکا صفی خان نے قابو پا کر محمودآباد سے پرگنہ کریج کو کہ شاہراہ سے بائین
طرف واقع ہی اور نانو خان وہان تھا آیا اور ناہر خان اور باقی دولت خواہون سے بذریعہ خطوط پیغام بھیجا کہ ہر کوئی اپنی جاگیر سے ہمراہ
اپنے سوارون کے وقت طلوع آفتاب کے کہ صبح اقبال اہل دولت اور شام ادبار ارباب شقاوت کی ہی ایک دروازے سے کہ اونکی
طرف واقع ہی شہر مین آوین اور اپنی عورتون کو اسی پرگنہ مین چھوڑکر نانو خان کے ہمراہ فجر کو قریب شہر کے پہونچکر شعبان باغ مین تھوڑا توقف
کیا تاکہ دن خوب روشن ہو جاوے اور دوست دشمن مین فرق معلوم ہو اور بعد روشنی دن کے باوجودیکہ کچھہ اثر ناہر خان اور دوسرے
دولت خواہون کا ظاہر نہ تھا بوہم اس بات کے کہ مبادا مخالفین مطلع ہو کر کہین دروازے قلعہ کے بند کر لین نصرت ایزدی پر توکل کر کے
دروازۂ سارنگپور سے شہر مین در آیا اور اتفاق سے اوسی وقت ناہر خان بھی دروازہ سارنگپور سے شہر مین داخل ہوا لعنت اللہ کے خواجہ سرا
نے میرے اقبال کی ترقی دیکھکر شیخ حیدر نبیرہ میان وحید الدین کے گھر مین پناہ لی اور جماعت دولتخواہون نے نقارہ فتح و نصرت کا بجا کر
بروج و فصیل کو خوب مضبوط کیا اور چند لوگون کو اوپر گھر محمد تقی دیوان بیدولت کے اور حسن بیگ بخشی کے بھیج کر اونکو قید کر لیا اور شیخ حیدر نے
خود آکر خبر کی کہ خواجہ سرا لعنت اللہ کا میرے گھر مین ہی پھر اوسکو بھی پکڑ لائے اور بیدولت کے تمام نوکرون کو قید کر کے شہر کے بندوبست
سے خاطر جمع کی جڑاؤ تخت اور دو لاکھ روپیے نقد اور باقی اسباب بیدولت کا اور اوسکے لوگون کا کہ شہر مین تھا بندگان مخلص کے
قابو مین آیا جب یہ خبر بیدولت نے سنی تو لعنت اللہ کو ہمراہ ہمت خان اور شرزہ خان اور سرفراز خان اور قابل بیگ اور رستم بہادر اور
صالح بدخشی وغیرہ کے آگے پیچھے نوکران شاہی اور اپنے ملازمون سے قریب پانچ چھہ ہزار سوار موجود کے احمدآباد پر معین کیے صفی خان
اور ناہر خان یہ سنکر پاؤن ہمت کا جمائے رہے اور اپنی فوج کی تسلی اور لوگون کے جمع کرنے مین مشغول ہوئے اور نقد و جنس سے
جو کچھہ اونکو ملا تھا یہان تک کہ تخت کو بھی توڑکر سپاہ کو تقسیم کیا اور راجہ کلیان زمیندار اندور اور لیسر لال گوپی اور اوس طرف کے
اکثر زمیندارون کو شہر کے اندر بلا کر بڑی جماعت کر لی لعنت اللہ نے کچھہ انتظار کمک کا نکر کے تھوڑے روز مین آگیو ماندو سے بڑودہ میں پہونچا

اور دولت خواہون نے بمقتضای ہمت اور رہبری توفیق الٰہی شہر سے نکلکر کنارے تالاب کاکریہ کے لشکر اقبال کو آراستہ کیا چونکہ لعنت اللہ
نے جانا تھا کہ دیر سے جلدی جانے سے شاید دولت خواہان شاہی متفرق ہوجاوینگے لیکن جب ان لوگون کا باہر نکلنا مقابلہ کے ارادے
سے سنا تو بروسے مین توقف کیا اور منتظر آنے کمک کا رہا اور جب کمک اوسکے پاس آگئی تو قدم گمراہی کا آگے بڑہایا جماعت ہیر
دو لتخواہون کی بھی کاکریہ سے اوٹھکر باہر موضع تیوہ کے کہ قریب مزار حضرت قطب عالم کے ہے آکر خیمہ زن ہوئی لعنت اللہ تین دن
کی راہ دو دن مین قطع کرکے برودہ سے محمود آباد مین آیا اور جو سید دلیر خان شرزہ خان کی عورتون کو برودہ سے ہمراہ لیکر
شہر مین لے آیا تھا اور عورتین سرفراز خان کی بھی شہر مین تھین صفی خان نے پوشیدہ لوگون کو پیغام بھیجا کہ اگر اپنے داغ نمک حرامی کو پیشانی
سے دور کرکے بادشاہی خیر خواہون مین داخل ہو تو دین و دنیا مین تمہارے واسطے بہتری اور ترقی ہوگی ورنہ تمہارے اہل و عیال کو
بری طرح مارونگا لعنت اللہ نے اس حال سے آگاہی پاکر بہانے سے دلیر خان کو گھر سے اپنے پاس بلاکر قید کرلیا ... شرزہ خان اور
ہمت خان اور صالح بدخشی باہم متفق تھے اور ایک جگہ اوترے تھے اسواسطے شرزہ خان کو پکڑ نہ سکا غرض اوسنے ۲ شعبان کو ۱۱۲۹ ہجری
مین لعنت اللہ نے اپنی جگہ سے سوار ہوکر لشکر کمنت اثر کو آراستہ کیا ادہر نمک حلالون نے بھی فوج اقبال کو ... کیا اور مستعد جدال و قتال
کے ہوئے اوسوقت لعنت کے دل مین آیا کہ میرے بڑھنے سے لشکر شاہی متفرق ہوجاویگا اور ... مراد ہاتھ آئیگی لیکن جب اوسنے
میرے دولت خواہونکی ثابت قدمی دیکھی تو عاجز ہوکر دست چپ کی طرف لوٹ گیا اور لوگون مین ظاہر کیا کہ اس میدان مین بارود زمین مین
دبا رکھی ہے میرے آدمی یہان لڑنے سے بہت ضائع ہونگے صلاح یہ ہے کہ سرگنج کے میدان مین لڑائی شروع کرون غرضکہ یہ کہنا اوسکا بھی
تائید الٰہی کی طرف سے تھا کہ اوسکے پھرنے سے شور بھاگنے کا سب مین مشہور ہوا دلاوران لشکر بادشاہی کے دل بڑہے اوسکا پیچھا کیا اور وہ
بے سعادت سرگنج تک نہ جاسکا موضع باریجہ مین رہ گیا دولت خواہون نے بھی مالودہ گاؤن مین کہ تین کوس پر اوس سے تھا لشکر اقبال آراستہ
کیا اور دوسرے دن فجر کو بآئین پسندیدہ لڑائی مین متوجہ ہوئے اور فوج کو اس طرح ترتیب دیا کہ ہراول مین ناہر خان اور راجہ کلیان زمیندار
اندورکا اور باقی بہادر فوج کے اور دست چپ مین سید دلیر خان اور سید سیدوا اور دوسرے بندگان اخلاص مند اور جانب راست مین نالو خان
اور سید یعقوب اور سید غلام محمد اور دوسرے فدائے جان نثار اور قول مین صفی خان اور کفایت خان بخشی ہمراہ فوج شاہی کے ہوئے
اور تقدیر سے جہان لعنت اللہ ٹھہر القادہ زمین پست و بلند تھی اور وہان تھوہر کا جنگل تھا راستے اوسمین تنگ تھے اس سبب سے اوسکی
فوج کا انتظام خوب نہو سکا اوسنے اپنے اکثر عمدہ لوگون کو ہمراہ رستم بہادر کے آگے کیا تھا اور ہمت خان اور صالح بیگ بھی اونکے ہمراہ
آگئے تھے غرضکہ اوسکے لوگون کا مقابلہ پہلے ناہر خان سے ہوا اور خوب لڑائی ہوئی تقدیر سے ہمت خان زخم بندوق سے مارا گیا اور صالح بیگ
کو نالو خان اور سید یعقوب اور سید غلام محمد وغیرہ نے گھیر لیا اور عین لڑائی مین سید غلام محمد کے ہاتھی نے اوسکو سونڈ مین لپیٹ کر گھوڑے سے
اوتار لیا لوگون نے اوسکا کام بھی تمام کیا اور قریب سو آدمیون کے اوسکے ہمراہی مارے گئے اوسوقت وہ ہاتھی جو بدخواہونکی فوج کے
آگے تھا شورہان اور بندوقون سے پیچھے کو بھاگا اور تھوہر کے جنگل مین جہان راہ تنگ تھی در آیا بہت مخالف اوسمین کچل گئے اور ہاتھی کے
پھرنے سے مخالفون کا لشکر بگڑ گیا اوس وقت سید دلیر خان نے سیدھے ہات کی طرف سے آکر لڑائی بڑہائی لعنت اللہ کو خبر مارے جانے
ہمت خان اور صالح خان کی نہ پونہچی تھی حال سختی جنگ کا دیکھکر اونکی مدد کو دوڑا فوج شاہی کے ہراول والے کہ لڑتے لڑتے بہت زخمی
ہوئے تھے اوسکے آنے سے پیچھے ہٹے اور قریب تھا کہ شکست ہوجاوے لیکن خداوند کریم نے اپنا فضل کیا کہ صفی خان غول سے
ہراول والونکی کمک کو پونہچا اور لعنت اللہ نے خبر مارے جانے ہمت خان اور صالح خان کی سنی اور صفی خان کو مع غول آتے دیکھکر
گھبرا گیا اور میدان سے بھاگا دلیر خان نے ایک کوس تک اوسکا تعاقب کیا اور بہت لوگ اوسکے ہمراہی مارے اور قابل بیگ بکھرام

بہت لوگون کے ساتھہ فوج شاہی کے ہاتھہ سے پکڑا گیا اور پہ... سرفراز خان اور بہادر پسر سلطان احمد گجراتی سے خاطر جمع نہ تھا
اس واسطے ان دونون کو پابجولان کرکے ہاتھی پر سوار کیا تھا اور اپنے غلامونکو اونکے پاس بٹھا کر کہدیا تھا کہ اگر شکست ہو تو ان دونونکو
مار ڈالنا بھاگتے وقت ایک غلام نے تو بہادر پسر سلطان احمد کو وقت فرار جمدہر سے مار ڈالا اور سرفراز خان دیدہ و دانستہ ہاتھی کے اوپر سے
گرا ہر چند اوسکے بھی خنجر مارا لیکن گھبراہٹ مین کاری نہ لگا اور صفی خان نے سرفراز خان کو تلاش کرکے میدان سے اوٹھا کر شہر مین علاج
کے واسطے بھیجا اور لعنت اللہ نے بروده تک باگ نہ روکی اور جو عیال شیرزہ خان کے دولت خواہون کے قید مین تھے لاچار ہوکر صفی خان سے
ملے اور لعنت اللہ پھر بروده سے بھاگ کر بڑوچ کو گیا وہان ہمت خان کے بیٹے قلعہ مین تھے ہر چند اونھون نے اوسکو اندر نہ آنے دیا لیکن
پانچہزار محمودی اوسکو بھیجے اور وہ تین دن تک بڑوچ کے قلعے سے باہر بحال خراب رہا اور چوتھے روز براہ دریا بندر سورت کو گیا اور دو مہینے
تک وہان رہکر اپنے متفرق لوگون کو جمع کیا چونکہ سورت ... کی جاگیر مین تھا قریب چار لاکھہ محمودی کے وہان کے متصدیون سے لیے
اور جو کچھہ زور وظلم سے ... ہاتھ لگا لیکر خرچ کیا اور پھر اپنے بھا... ن کو جمع کرکے برہان پور مین بیدولت سے جاملا اور چونکہ صفی خان اور
باقی بندگان مخلص سے ... اجرات مین تھے ایسا عمدہ کام بنا تو ہر ایک عنایات شاہی سے سربلند ہوے صفی خان منصب ہفتصدی ذات
اور تین سو سوار کا رکھتا تھا ... اوسکو سہ ہزاری ذات اور دو ہزار سوار دیکر ساتھہ خطاب سیف خان جہانگیر شاہی اور نشان اور نقارے
کے سرفرازی بخشی ناہر خان کہ ہزاری اور دو سو سوار رکھتا تھا سہ ہزاری اور دو ہزار سوار کو ... سرفراز ہوا ... ساتھہ خطاب شیر خان اور گھوڑے اور
ہاتھی اور جڑاو تلوار کے ممتاز کیا یہ نواسہ نرسنگدیو کا ہے جو بھائی پورن مل لولو کا ہے کہ حاکم رایسین اور چندیری کا تھا جب شیر خان افغان نے
قلعہ رایسین کو محاصرہ کیا تو مشہور ہے کہ اوسکو قول دیکر مار ڈالا اور اوسکے اہل وعیال سب موافق قاعدہ ہنود کے آگ مین بخیال عزت
جل گئے تا ہاتھہ کسی نامحرم کا اونکو نہ لگے اور قریب اور قوم والے اوسکے اطراف مین بھاگ گئے ناہر خان کا باپ کہ جسکا نام خانجہان ہے
نزدیک محمد خان فاروقی حاکم اسیر و برہان پور کے جاکر مسلمان ہوگیا اور جب اس محمد خان نے وفات کی تو اوسکا بیٹا حسن کم عمر باپ کی
جگہ پر بیٹھا لیکن اوسکو محمد خان کا بھائی راجہ علی خان قید کرکے خود حاکم ہوا بعد چند روزون کے راجہ علی خان نے سنا کہ خان جہان
اور باقی نوکر محمد خان کے اس بات پر متفق ہین کہ مجھپر حملہ کرین اور حسن خان کو قلعہ سے نکال کر پھر اپنا حاکم بناوین پھر راجہ علیخان نے پہلے
سے بندوبست کرکے حیات خان حبشی کو ہمراہ بہت دلاورون کے خانجہان کے گھر مین بھیجا کہ اوسکو یا زندہ پکڑ لاوین یا مار ڈالین لیکن
اوسنے بحکم غیرت لڑائی کی اور جب کام اوسپر تنگ ہوا تو آگ جلا کر مع گھربار اوسمین جل گیا اوس وقت یہ ناہر خان بہت چھوٹا تھا حیات خان
حبشی نے اوسکو راجہ علی خان سے مانگ کر اپنا بیٹا بنایا اور مسلمان کیا بعد وفات حیات خان کے راجہ علی خان نے ناہر خان کو پرورش کیا
اور بہت اوسکی رعایت کیا کرتا جب میرے والد مرحوم نے قلعہ اسیر کا فتح کیا تو ناہر خان خدمت مین رہنے لگا حضرت مرحوم نے اوسکی
پیشانی سے لیاقت اور شرافت دریافت کرکے منصب لائق سے اوسکو سرفراز فرماکر صوبہ مالوہ مین پرگنہ محمد پور اوسکی جاگیر مین دیا اور میری
خدمت مین اوسکی بہت ترقی ہوئی اب کہ اوسنے ایسی خدمت کی تو مینے بھی اوسکو اس خدمت کے لائق سربلند و ممتاز کیا اور سید دلیر خان
سادات بارہہ سے ہے پہلے اوسکا نام سید عبد الوہاب اور منصب ہزاری ذات اور آٹھہ سو سوار کا تھا اب دو ہزاری ذات اور بارہ سو سوار
اور نشان سے سرفراز ہوا میان دوآب مین بارہ گانون ایک جگہ واقع ہین وہان وطن ان سیدون کا ہے اس واسطے سادات بارہہ کہتے ہین
ہر چند بعضے ان کی صحت نسب مین کلام کرتے ہین لیکن ان لوگون کی شجاعت انکے سید ہونے کی بڑی دلیل ہے ہمارے یہان کوئی لڑائی
ایسی نہوئی کہ اونھون نے اوسمین اپنی ناموری کی ہو اور ہر جگہ یہ لوگ اکثر مارے گئے مرزا عزیز ہمیشہ کہا کرتا تھا کہ سادات بارہہ صدقے
اس سلطنت کے ہین واقع مین یہ سچ ہے اور منصب نانو خان افغان کا ہشتصدی ذات اور سوار کا تھا اب ڈیڑہ ہزاری ذات اور بارہ سو سوار کا

کامیاب ہوا اسیطرح بندگان دولت خواہ بھی حسب خدمت و جانفشانی کے مراتب بلند اور مناصب ارجمند سے کامیاب ہوئے پھر مینے
اصالت خان پسر خانجہان کو واسطے کمک فرزند داور بخش کے علاقہ گجرات مین مقرر کیا اور نور الدین قلی کو وہان بھیجا کہ جہان شرزہ خان اور
سرفراز خان اور افسر فوج بیدولت کے مقید ہین انکو اپنے ہمراہ مقید حضور مین لے آوے اسکے بعد مینے سنا کہ منوچہر پسر شاہنواز خان برہنمونی
سعادت سے بیدولت سے جدا ہو کر فرزند اقبالمند شاہ پرویز کی خدمت مین ملازم ہوا ہے اور مینے اعتقاد خان حاکم کشمیر کو منصب چار ہزاری
ذات اور تین ہزار سوار سے سرفراز کیا پھر قراولون نے کہا کہ قریب یہان سے ایک بڑا شیر ہے مجکو اوسکے شکار کا شوق ہوا جب جنگل مین گیا تو اور
تین شیر نکلے مینے اون چارون کو مار کر دولتخانہ کیطرف مراجعت کی اور شیر کے شکار کا مجکو اسقدر شوق ہے کہ اوسکے ہوتے دوسرے
اور شکار کو دل نہین چاہتا سلطان مسعود پسر سلطان محمود انار اللہ برہانہ بھی شیر کے شکار کا بہت راغب تھا اور اوسکے شیر مارنے کی عجیب
غریب باتین تواریخ مین مذکور ہین خصوصاً تاریخ بیہقی مین خود مصنف نے جو اپنی آنکھ سے دیکھا ہوا احوال لکھا ہے کہ ایک دن سلطان مسعود شکار کو
رود ہندوستان مین گیا ہاتھی پر سوار تھا ایک بڑا شیر جنگل سے نکلکر ہاتھی پر آیا بادشاہ نے ایک تیر اوسکے سینے پر ایسا مارا کہ وہ گر پڑا اور پھر
اوٹھکر ہاتھی کے پیچھے سے حملہ آور ہوا امیر نے اوپر سے اوٹھکر ایسی تلوار ماری کہ شیر کے دونون ہاتھ قلم ہو گئے اور شیر گر کر مر گیا اور مجھے بھی
ایام شہزادگی مین ایسا اتفاق پڑا ہے کہ پنجاب مین شکار کو گیا تھا ایک بہت بڑا شیر جنگل سے نکلا مینے اوسکے بندوق ماری اوسنے غصے سے
جست کی اور ہاتھی کی دم پر آگیا اوس وقت اتنی فرصت نہوئی کہ بندوق رکھکر تلوار مارون بندوق ہاتھ مین لیکر اور دوزانو ہو کر اس زور سے
بندوق شیر کے سر پر ماری کہ وہ زمین پر گر کر مر گیا اور اس سے عجیب تر یہ قصہ ہے کہ مین کول کے پہاڑ پر بھیڑیے کے شکار کو گیا تھا اور ہاتھی پر
سوار تھا ایک بھیڑیا سامنے آیا مینے اوسکے کاندھے پر ایک تیر مارا کہ ایک بالشت اوسکے پیوست ہو گیا اور اوسی تیر سے وہ مر گیا چونکہ اپنی
تعریف آپ لکھنا مناسب نہین اسواسطے توجہ اوپر اور حالات کے کرتا ہون پھر اونیسوین تاریخ ایک ہار موتیون کا واسطے جگت سنگھ پسر
راناکرن کے عنایت کیا اور مجھسے عرض ہوئی کہ سلطان حسین زمیندار پکلی کا مر گیا مینے اوسکا منصب اور جاگیر اوسکے بڑے بیٹے شادمان نام
کو عنایت کیا ساتوین ماہ امرداد کو ابراہیم حسین ملازم فرزند شاہ پرویز کا لشکر ظفر اثر سے خوشخبری فتح کی لایا اور عرضداشت فرزند پرویز کے
مشتمل اوپر خبر فتح اور خدمت گذاری دلاوران دولتخواہ کے پیش کی مینے شکر اس عنایت الٰہی کا ادا کیا تفصیل اسکی یہ ہے کہ جب لشکر ظفر پیکر
ہمراہ شہزادۂ عالیقدر کے کریوہ چاندا سے پار گیا اور ملک مالوہ مین پونہچا تو بیدولت مع بیس ہزار سوار اور تین سو جنگی ہاتھی اور توپخانہ عظیم کے
مانڈو سے بقصد جنگ چلا اور ایک جماعت کو ترکان دکن سے ساتھ جادو رہے اور اودیرام اور آتش خان اور باقی سپاہ کے آگے اپنے مقرر کیا
کہ بادشاہی لشکر پر بطریق قزاقی کے گرین لیکن مہابت خان نے ایسا خوب بندوبست کیا تھا کہ شہزادہ کو غول مین رکھتا تھا اور خود مع تمام فوج
کے کوچ و مقام مین ہوشیار اور خبردار رہتا ترکان دکن دور سے دکھائی دیا کرتے لیکن قابو لشکر شاہی پر نپاتے ایکروز نوبت نوکری کی
جیداولی کی منصور خان فرنگی کی تھی اور لشکر اوترنے کے وقت مہابت خان مع سپاہ خبرداری کے واسطے الگ کھڑا تھا کہ لشکر بخوبی
اوتر جاوے جو منصور خان نے اوس دن راہ مین شراب پیکے سرمست بادۂ غرور کا ہو کر قریب منزل کے پہونچکر اون سوارون کو دور سے
دیکھا اور نشہ شراب مین اپنے بے کہے اپنے ساتھ والون کے گھوڑا دوڑایا اور دو تین سوارون کو مار کر قریب جادو رہے اور اودے رام
کے دو تین ہزار سوار سے کھڑے تھے پونہچا اونھون نے اسکو گھیر لیا جب تک جان اوسمین رہی ہاتھ پاؤن ہلاتا رہا کر غنیمون مین سے
نکل آوے آخر کو راہ اخلاص مین جان سونپی اون دنون مہابت خان امیران سپاہ بیدولت کو پوشیدہ خطوط واسطے ملانے کے
لکھکر چاروطرف بھیجتا تھا اور وہ اکثر لوگ بھی واسطے طلب قول و قرار کے خطوط بھیجتے تھے جب بیدولت قلعۂ مانڈو سے آگے بڑھا تو اوسنے
ایک جماعت ترکون کو روانہ کیا رستم خان ابدقی اور برقندار خان کو ہمراہ جماعت توپچیون کے بھیجا اور اوسکے بعد داراب خان اور

بھیم اور بیرم بیگ اور دوسرے اپنے معتبر لوگون کو روانہ کیا ... جنگ مین آنا منظور نہین رکھتا تھا اس واسطے فیلان مست
جنگی کو مع توپخانہ دریاے نربدا سے اوتار کر خود بھی جریدہ مع داراب اور بیٹے کے پیچھے سے طرف میدان جنگ کے چلا اور جبکہ قریب کالیادہ
کے لشکر اقبال نے مقام کیا تو بیدولت نے اپنا تمام لشکر فوج شاہی کے مقابلے کو بھیجا اور خود ہمراہ خانخانان اور چند لوگون کے ایک کوس
پیچھے رہا برقنداز خان کہ مہابت خان سے قول و قرار لیکر منتظر وقت فرصت کا تھا کہ جب دونون لشکر مقابل ہون تو اپنی جماعت برقندازون سے
نکلکر لشکر شاہی مین آملے اوس وقت موقع پاکر جہانگیر بادشاہ سلامت پکارتا ہوا بندگان دولت خواہ مین آملا مہابت خان اوسے اول
شہزادۂ پرویز کے پاس لے آیا اور شہزادے نے عنایت شاہی کا امیدوار کرکے اوسکو خوش اور مطمئن کیا پہلے نام اسکا بہاءالدین اور
نوکر زین خان کا تھا بعد اوسکے مرنے کے توپخانہ رومیون مین آکر داخل ہوا چونکہ خدمت مین سرگرم اور اپنے ساتھ والے اچھے
رکھتا تھا اسواسطے مینے لائق تربیت کے جانکر برق انداز خان کا اوسکو خطاب عنایت کیا اور جب مین بیدولت کو دکن کیطرف بھیجتا تھا
تو اسکو میر آتش اور ... توپخانے کا کرکے ہمراہ بھیجتا تھا اگرچہ اسنے پہلے داغ نمک حرامی کا پیشانی پر لگایا لیکن آخر کو نیکی اوس سے
ظاہر ہوئی اور اوسی دن رستم بھی کہ بیدولت کا عمدہ نوکر اور بڑا معتمد تھا جب اوسنے جانا کہ اقبال ساتھ لشکر شاہی کے ہے تو مہابت خان سے
قول و قرار لیکر ہمراہ محمد مراد بدخشی ... چند اور منصبدارون کے کہ اوسکے ساتھ تھے اوسکا ... سے نکلکر فوج شاہی مین بیچ خدمت
شہزادۂ پرویز کے آئے بیدولت انکا جانا سنکر گھبرا گیا اور تمام اپنے نوکرون سے خصوصاً نوکران شاہی سے کہ اوسکے ساتھ تھے بددل
ہوا اور اسی وہم سے شبا شب اپنے لوگون کو کہ آگے بڑھے ہوے تھے پیچھے بلواکر سراسیمہ بھاگا اور دریاے نربدا سے پار اوتر گیا وہانسے
بھی اکثر لوگ قابو پاکر اوس سے الگ ہوے اور فرزند پرویز کی خدمت مین آئے اور ہر ایک نے اپنے لائق سرفرازی پائی اور اوسیدن
کہ نربدا سے اوترا تھا ایک خط اوسکے لوگون کے ہاتھ لگا جو مہابت خان نے زاہد خان کے جواب مین لکھا تھا اور عنایات شاہی سے
اوسکو اوسمین امیدوار کیا تھا اور نکل آنے پر بہت ترغیب دی تھی وہ لوگ اوس خط کو بیدولت کے روبرو لے گئے اوسنے زاہد خان سے
بدگمان ہوکر اوسکو مع تین لڑکون اوسکے کے مقید کیا یہ زاہد خان بیٹا شجاعت خان کا ہے جو میرے پدر بزرگوار کے بڑے معتمد لوگون مین سے
تھا اور مینے اس بے سعادت کو قدیمی خادم جانکر تربیت کیا اور خطاب خانی اور منصب ڈیڑھ ہزاری سے سرفراز کرکے ہمراہ بیدولت کے
فتح دکن پر رخصت کیا جن دنون کہ مینے اوس صوبہ کے امیرون کو واسطے مدد قندھار کے طلب کیا اور باوجودیکہ اسکے نام خصوصاً فرمان
تاکید کا بھیجا لیکن یہ بے سعادت حاضر بارگاہ نہوا اور خود کو دوست بیدولت کا ظاہر کیا اور باوجودیکہ دہلی سے شکست کھاکر لوٹا اور پابند
عیال بھی نہ تھا لیکن جب بھی میری ملازمت مین حاضر نہوا یہان تک کہ اب خداوند کریم نے اوسکو میری طرف رہبر کیا غرضکہ بعد اوسکے آنے
کے ایک لاکھ تیس ہزار اوسکے روپیے پر بیدولت نے قبضہ کرکے لیا ؎ چو بد کردی مباش ایمن ز آفات * کہ واجب شد طبیعت را
مکافات * غرض پھر بیدولت نے جلدی نربدا سے اوترکر تمام کشتیون کو اوسطرف منگوا لیا اور رستون کا بندوبست کرکے اپنے بخشی بیرم بیگ
کو مع فوج معتمد اپنے کے ساتھ ایک جماعت ترکان دکن کے کنارے دریا کے چھوڑا اور قطار توپونکی باندہ کر خود طرف قلعہ اسیر اور برہانپور
کے چلا اوسوقت اوسکے نوکر ایک قاصد کو کہ خانخانان نے طرف مہابت خان کے بھیجا تھا پکڑکر اوسکے روبرو لے گئے
اوسکے پاس جو خط نکلا اوسکے سرے پر یہ لکھا تھا ؎ صد کس بنظر نگاہ میدارندم * ورنہ بپریدمے ز بے آرامی * بیدولت نے اوسکو
مع اوسکی اولاد کے گھر سے بلواکر وہ خط دکھلایا ہرچند اوسنے بہت عذر کیا لیکن کوئی مقبول نہوا غرضکہ اوسکو ساتھ داراب خان
اور دوسرے لڑکون کے متصل اپنے مکان کے نظربند رکھا اور اوسکی فال اوسکے حق مین صادق آئی کہ سو آدمی اوسپر نگہبان ہوے
مینے ابراہیم حسین ملازم فرزند ارجمند پرویز کو کہ خبر فتح کی لایا تھا خطاب خوش خبر خانی کا دیکر عنایت خلعت و فیل سے سرفراز کیا اور

فرمان مرحمت عنوان واسطے شہزادے پرویز اور مہابت خان کے ہمراہ خواص خان کے روانہ کیا اور ایک پوہنچی جس قیمت واسطے فرزند اقبالمند
کے اور شمشیر مرصع مہابت خان کے واسطے عنایت کی چونکہ مہابت خان سے عمدہ خدمت ظہور مین آئی تھی مینے اوسکو منصب ہفت ہزاری
ذات و سوار سے سرفرازی بخشی سید صلابت خان نے دکن سے آکر زمین بوسی حاصل کیا مورد عنایت خاص کا ہوا یہ سید صوبہ دکن مین
متعین تھا جب بیدولت دہلی سے شکست کھاکر ماندو کو گیا تو اسنے اپنے اہل و عیال کو غیر جگہ مین بھیجکر حفاظت آلہی کے سپرد کیا اور بے راہ میری خدمت
مین حاضر ہوا اور مرزا حسن پسر مرزا رستم صفوی کا اوپر خدمت فوجداری بہرائچ کے نامزد ہوکر منصب ڈیڑہ ہزاری ذات اور پانسو سوارون سے
مع اصل و اضافہ سرفراز ہوا اور لعل بیگ داروغہ دفتر خانہ کو نزدیک فرزند ارجمند پرویز کے ساتھ خلعت خاص اور نادری مرصع کے اوس فرزند کے چشم
کے واسطے اور دستار واسطے مہابت خان کے روانہ فرمایا اور خواص خان نے کہ پہلے بھیجا گیا تھا پھر آکر ملازمت حاصل کی اور خبر اچھی لایا
پھر خانہ زاد خان پسر مہابت خان کو مینے منصب پنجہزاری ذات و سوار سے سرفراز کیا انھین دنون ایک روز مین نیل گاو کے شکار کو جنگل مین
ایک سانپ دیکھا لنبا ڈھائی گز کا اور چوڑا تین ہاتھہ کا آدھے خرگوش کو نگل گیا تھا اور آدھا باہر تھا جب اوسکو قراولون نے میرے پاس اوٹھا لائے
تو خرگوش اوسکے منہ سے چھوٹ گیا مینے فرمایا پھر اسکے موہنہ مین دیدو ہرچند اونھون نے چاہا لیکن اندر اوسکے منہ کے نہ رکھہ سکے ہرچند بہت
زور کرنے مین کچھہ جبڑا اوسکا پھٹ گیا پھر مینے اوسکا پیٹ چاک کروایا اتفاقاً اوسمین سے بھی ایک خرگوش نکلا ایسے سانپ کو ہندوستان مین
چیتل کہتے ہین بہت بڑا ہوا کرتا ہے اکثر جانورون کو پورا نگل جاتا ہے لیکن اسمین زہر نہین ہوتا اور کسیکو نہین کاٹتا پھر مینے بندوق سے ایک نیلگاو
مادہ ماری اوسکے شکم سے دو بچے پورے نکلے چونکہ مینے سنا تھا کہ بچہ نیلگاو کا گوشت لذیذ بہت ہوتا ہے باورچیون کو فرمایا کہ اسکا دوپیازہ
پکاکر لاتا فی الحقیقت خالی لذت اور مزے سے نتھا اور بیسویں شہریور ماہ آلہی کو رستم خان اور محمد مراد اور اکثر نوکر بیدولت کے بحکم سعادت
اوس سے جدا ہوکر فرزند پرویز کے پاس آگئے تھے حسب الحکم حاضر درگاہ ہوکر آستانہ بوسی سے کامیاب ہوئے رستم خان کو منصب پنجہزاری ذات
اور چار ہزار سوار کا اور محمد مراد کو ہزاری ذات اور پانسو سوار کا عنایت فرماکر طرح طرح کے الطاف کا امیدوار کیا رستم خان اصل مین بدخشانی
ہے اسکا نام یوسف بیگ تھا اور قرابت مین محمد قلی صفاہانی کی ہے جو وکیل اور مدار کار مرزا سلیمان کا رہا ہے اول رستم آکر نوکر درگاہ شاہی کا ہوا اور
اکثر صوبون مین رہا یہان تک کہ چھوٹے منصبدارون مین ہوا کسی قصور مین اوسکی جاگیر متغیر ہوگئی تو یہ پاس بیدولت کے گیا اور اوسکا
نوکر ہوا شیر کا شکار خوب جانتا ہے اور اوسکے آگے بھی خوب خوب کام کیے خصوصاً مہم رانا مین بیدولت بھی اوسکو سب نوکرون مین
عزیز رکھتا تھا اور امیر عمدہ کیا تھا مینے بیدولت کے عرض کرنے سے خطاب خانی اور نشان و نقارہ مرحمت کیا تھا کچھہ دنون اوسکی وکالت
مین حاکم گجرات کا بھی رہا ہے اور خدمت عمدہ کی ہے اور یہ محمد مراد پسر مقصود میرآب کا ہے کہ مرزا شاہرخ اور مرزا سلیمان کے یہان قدیمون سے تھا
پھر اسی روز سید بہوہ نے گجرات سے آکر ملازمت کی اور نور الدین قلی نے کہ اکتالیس آدمی مخالفون کے احمد آباد مین پکڑے تھے پا بجولان
کرکے درگاہ والا مین لایا مینے شہزہ خان اور قابل بیگ کو کہ افسر مفسدان تھے مست ہاتھی کے پانون مین بندھواکر مروا ڈالا اور بیسوین تاریخ
مطابق اٹھارہوین ذی قعدہ کو فرزند شہریار کو اعتماد الدولہ کی نواسی سے خداوند کریم نے ایک دختر عنایت کی امید ہے کہ قدم اوسکا اس سلطنت پر
مبارک ہو بائیسوین کو جشن وزن شمسی کا آراستہ ہوا اور پانچوان سال پچاس کے اوپر میری عمر کا بخوشی و خرمی شروع ہوا موافق ہر سال کے
مینے آپ کو طلا اور جنسون مین تول کر وہ اہل استحقاق کو تقسیم فرمائی اوسمین سے حضرت شیخ احمد سرہندی کو دو ہزار روپے دیے غرہ شہریور ماہ آلہی کو
میر جملہ منصب سہ ہزاری ذات اور تین سو سوارون سے ممتاز ہوا اور تقیم بخشی گجرات کو خطاب کفایت خانی سے سرفراز فرمایا اور جب بیگناہی قصوری
سرفراز خان کی مجھپر ظاہر ہوئی تو اوسکو قید سے چھوڑکر اجازت واسطے آنے سلام کے دی اور حسب التماس فرزند شہریار کے اوسکے مکان مین
اوسنے تیرا جشن مرتب کیا اور عمدہ پیشکش گذرانین اور اکثر امرا کو سروپا دیے پھر عرضی فرزند شاہزادہ پرویز کی آئی کہ بیدولت دریا پار ہوا ہے

یار اوتر گیا اور بادیہ گمراہی مین پریشان ہوا اسکی تفصیل یہ ہی کہ جب وہ دریا سے نربدا سے اوترا تو تمام کشتیون کو اوس پار لیگیا اور کھاٹون پر
توپین اور بندوقین لگا دین اور بیرم بیگ اور اکثر ستارے والون کو تباہ کرکے دریا سے اوتر کرا سیر اور برہان پور کو چلا گیا اور خانخانان اور
داراب کو نظر بند اپنے ساتھ رکھا اور اصل قلعہ اسیر کی یہ ہی کہ بلندی اور مضبوطی اوسکی محتاج بیان نہین پہلے اس سے کہ بیدولت دکن مین گیا
وہ قلعہ حوالہ خواجہ احمد اللہ ولد خواجہ فتح اللہ کے تھا کہ غلامان خانہ زاد قدیم الخدمت سے ہی پھر بیدولت کے کہنے سے حوالہ میر حسام الدین
پسر میر جمال الدین حسین کے ہوا جو دختر تغائی نورجہان بیگم کی میر حسام الدین کے یہان ہی تو جب بیدولت دلی سے بھاگ کر آیا و ماندو کو گیا
تو نورجہان بیگم نے میر مذکور کو نشانی بھیج کر تاکید کہلا بھیجا کہ ہرگز ہرگز بیدولت اور اوسکے لوگون کو قلعے کے قریب نہ آنے دینا اور قلعہ درست
کرکے نمک حلالی پہ خیال رکھنا کہ بیدولت کا خیال بھی یہان تک نہ پہونچے اور اوسکو نہ لے سکے غرض جب بیدولت نے اپنے نوکر شریفا نام
کو اوسکے پاس بھیجا اور کہدیا کہ فریب دیکر اوسکو کہلا بھیجے کہ نشان اور خلعت لینے کو قلعہ سے باہر آوے اور جب وہ باہر آجاوے تو
پھر قلعہ مین نجانے دے اوس بے مروت نے بجز دعا نئے شریفا کے قلعہ اوسکو سونپ دیا اور خود مع اولاد کے بیدولت کے پاس آگیا
بیدولت نے اوسکو خطاب مرتضیٰ خانی اور منصب چار ہزاری اور نشان و نقارہ دیکر دین و دنیا مین بدنام کیا پھر جب بیدولت پاس قلعے کے
گیا تو خانخانان اور داراب وغیرہ کو اپنے ساتھ قلعہ مین لیگیا اور تین چار دن تک وہان رہکر سامان قلعہ داری کا خوب جمع کرکے قلعہ دار نکا
گوپال داس نام راجپوت کو کیا یہ گوپال پہلے نوکر سربلند رای کا تھا کہ دکن جانے کے وقت اوسکا نوکر ہوا تھا اور اپنی عورتون اور زیادہ
سامان کو قلعہ مین چھوڑا اور تین عورتین منکوحہ کو مع اپنے اطفال اور چند لونڈیون کے ہمراہ رکھا اور پہلے چاہا تھا کہ خانخانان اور
داراب وغیرہ کو وہین مقید چھوڑ دے لیکن پھر کچھ سوچ کر اپنے ساتھ برہان پور مین لے گیا اور انھین دنون لعنت اللہ باہزار خرابی سورت سے آکر
بیدولت کے ساتھ ہوا اور بیدولت نے کمال خوف و ہراس سے سربلند رای پسر راجہ بھوج ہادہ کو کہ بندہ مردانہ صاحب الوش سے ہی
واسطے صلح کے اپنے اور مہابت خان کے درمیان مین وکیل کیا مہابت خان نے کہلا بھیجا کہ جب تک خانخانان نہ آویگا مین صلح قبول نکرونگا
اور مقصد مہابت خان کا یہ تھا کہ کسی طرح خانخانان کو کہ سرگروہ اہل فساد کا ہی اوس سے الگ کرلے بیدولت نے لاچار ہوکر خانخانان کو قید سے
چھوڑا اور قرآن شریف کی قسم لی پھر اندر محل کے لیجا کر اپنے زن و فرزندون کو خانخانان کے روبرو کیا اور بہت زاری اور گریہ سے کہا کہ اب
مجھپر کام تنگ ہو گیا ہی مینے اب اپنے آپ کو تمھارے سپرد کیا عزت اور آبرو میری تمھارے ہاتھ ہی اب وہ کام کرو کہ مین اس سے زیادہ خراب
نہون پھر خانخانان واسطے صلح کے بیدولت سے جدا ہوکر متوجہ شاہی لشکر کا ہوا اور بیدولت سے کہا کہ تم اسیطرف دریا کے رہکر خطوط واسطے
صلح کے لکھتے رہنا اتفاقاً پہلے اس سے کہ خانخانان کنارہ دریا پر آوے ایک جماعت دلاوران لشکر شاہی کی قابو پاکر رات کو اوس طرف دریا کے
اوتری لشکر مخالفون کا یہ حال سنکر گھبرا گیا اور بیرم بیگ کہ مع فوج بیدولت وہان پڑا تھا ثابت قدم نرہ سکا یہان تک کہ وہ سب بھاگ گئے
خانخانان بیزور پیرے اقبال کا دیکھکر حیران رہگیا کہ مارے پریشانی کے نہ آگے بڑہ سکا نہ وہان رہ سکا اور اوسیوقت اکثر خطوط فرزندی وغیرہ کے
اوسکی تسلی اور دلاسا کے واسطے مشتمل اوپر متابعت بادشاہی کے بھیجے خانخانان ادبار بیدولت کیطرف دیکھکر مہابت خان کے وسیلے سے
شہزادہ پرویز کی خدمت مین حاضر ہوا اور بیدولت خانخانان کے جا ملنے اور لشکر نربدا سے پار اوتر آنے اور بیرم بیگ کے بھاگ جانے سے
مطلع ہوکر کمال شکستہ دل اور خوفناک ہوکر باوجود شدت باران اور طغیانی دریاؤن کے بحال تباہ راہ بھٹ سے دکن کی طرف روانہ ہوگیا
اور اس کشمکش مین اکثر بندگان شاہی اور ملازم اوسکے اوس سے جدا ہوگئے اور جو وطن جادو رای اور اودیرام اور آتش خان کا سرا تھا
تو بمجبت اپنی مصلحت کے چند منزل تک اوسکے ہمراہ رہے لیکن جادو رای اوسکے لشکر مین نگیا ایک منزل پیچھے رہا کرتا اور جو سامان لوگ
گھبرا کر ڈالتے تھے وہ اوٹھا لیتا تھا جس دن کہ بیدولت دریا سے پار اوترا تو ذوالفقار خان نام ترکمان کو کہ اوسکا معتبر تھا پیچھے واسطے بلانے

سربلند خان نام افغان کے بھیجا اور کہلا بھیجا کہ مجکو تیری وفاداری اور مردمی سے بعید معلوم ہوتا ہی کہ تو اب تک دریا اوترکے کیون نہین آیا وفاداری
مردونکی آبرو ہی مجکو تیری بیوفائی سب سے زیادہ سخت تر ہی اوس وقت سربلند خان پار کنارے دریا کے کھڑا ہوا تھا کہ ذوالفقار خان نے جا کہہ بیدولت کا
یہ پیغام اوس سے کہا سربلند خان نے جواب ندیا اور اوترنے نہ اوترنے مین متردد تھا ذوالفقار خان نے بطریق اعتراض کے بولا کہ میرے گھوڑے کے
آگے سے ہٹ جا ذوالفقار خان نے اس بات سے تلوار نکالکر اوسکی کمر پر چھوڑی اوسی وقت ایک پٹھان ہمراہی نے اپنے بانس برچھی کا درمیان مین
کر دیا کہ تلوار بانس پر پڑی کچھ نوک سرفراز خان کی کمر پر بھی لگی اور تلوار کے نکلنے سے پٹھانون نے ذوالفقار خان کو مار ڈالا اور سلطان محمد خزانچی
کا بیٹا کہ بیدولت کے خواصون مین سے تھا بنا بر دوستی ذوالفقار خان کے ہمراہ بے اجازت بیدولت کے آیا تھا وہ بھی مارا گیا اور جب مینے
خبر اوسکے چلے جانیکی برہانپور سے اور فوج شاہی کی وہان داخل ہونیکی سنی تو خواص خان کو جلد تر پاس فرزند نامدار شاہ پرویز کے بھیجا
اور بہت تاکید سے کہلا بھیجا کہ ہرگز اس حصول مراد پر مست نہو جانا اور وہان تک سعی کرنا کہ یا بیدولت گرفتار ہو یا قلمرو بادشاہی سے باہر
نکالدو کیونکہ میرے خیال مین گذرتا تھا کہ جب بیدولت دکن مین تنگ اور نامراد ہوگا تو ضرور قطب الملک کی ریاست مین ہوکر اوڑیسہ اور بنگالہ
کی طرف جاویگا سو بحکم جانداری کے مینے واسطے احتیاط اور پیش بندی کے میرزا رستم کو صوبہ دار الہ آباد کا کرکے اوس طرف رخصت کیا کہ اگر
اتفاقاً یہ معاملہ ادھر پیش آوے تو دستی کا ے غافل نرہنا اور انہین دنون مین فرزند خانجہان نے ملتان سے آکر دولت زمین بوس
حاصل کی اور سو اشرفی نذر اور ایک لعل لاکھ روپیہ کا اور ایک بڑا موتی اور اکثر چیزین پیشکش کین اور رستم خان کو مینے ہاتھی عنایت کیا نوین
آبان ماہ الٰہی کو خواص خان عرضداشت شاہزادہ پرویز اور مہابت خان کی لایا اور عرض کی کہ جب شہزادہ پرویز برہانپور مین پہونچے تو باوجودیکہ
لوگ بسبب کثرت باران کے نہل سکتے تھے لیکن شہزادہ بموجب حکم ایسے موسم دشوار گذار مین دریا سے اوترکر پیچھے بیدولت کے ساعی ہوا اور
بیدولت یہ سنکر ہر روز کوچ کرتا جاتا تھا اور کیچڑ اور برسات کی شدت سے چارپائی بار برداری کی بیکار ہوگئی تھی اکثر اسباب راہ مین ڈال دیا جاتا تھا
اور فرزندون اور متعلقون کو سلامت لیجانا اوسکو غنیمت تھا اور جب لشکر شاہی اوسکے تعاقب مین کریوہ ہنکار سے آگے بڑھکر پرگنہ انکوٹ مین
پوہنچا کہ برہانپور سے چالیس کوس پر ہی تو بیدولت قلعہ ماہور تک پوہنچا اور جب وہان پہونچکر اوسنے معلوم کیا کہ جادو رائے اور اودی رام وغیرہ اہل دکن
یہان سے آگے میرے ہمراہ نجاوینگے تو بخیال ابرو رکھنے کے خود اونسکو وہان سے رخصت کیا اور بڑے بڑے ہاتھی مع سامان گران وہانکے
قلعہ مین چھوڑکر اودیرام کے سپرد کیا اور آپ قطب الملک کی ولایت کیطرف روانہ ہوا جب ممالک محروسہ شاہی سے اوسکا باہر نکلجانا ثابت ہوا
تو اوس وقت فرزند پرویز بصلاح مہابت خان کے مع لشکر شاہی اوسکے تعاقب سے باز آکر غرہ آبان ماہ الٰہی کو برہانپور مین داخل ہوا یہانکے
راجہ سارنگدیو فرمان مرحمت عنوان لیکر فرزند پرویز کیطرف رخصت ہوا قاسم خان نے منصب چارہزاری ذات اور دو ہزار سوار سے سرفرازی پائی
اور میرک معین بخشی کابل کو حسب التماس مہابت خان کے خطاب خانی سے سربلندی بخشی الف خان اور قیام خان نے صوبہ پٹنہ سے آکر
ملازمت حاصل کی پھر مینے اونکو واسطے حفاظت قلعہ کانگڑہ کے مقرر فرماکر نشان عنایت کیا اور غرہ آذر ماہ الٰہی کو باقی خان نے جوناگڈھ
سے آکر ملازمت حاصل کی جب میری طبیعت مہم بیدولت سے فارغ ہوئی اور گرمی ہندوستان کی موافق مزاج کے نتھی اسواسطے دوسری
ماہ مذکور مطابق پہلی صفر کو بخیر و ظفر دار الریاست اجمیر سے واسطے سیر و شکار کے طرف خطۂ دلپذیر کشمیر کے کوچ کیا اور قبل اسکے اصف خان کو
صاحب صوبہ بنگالہ کا کرکے اوس طرف رخصت کیا تھا چونکہ دل اوسکی محبت اور الفت کا مائل بہت تھا اور وہ بہ نسبت دوسرون کے میرا خوب
مزاجدان ہی جدائی اوسکی دشوار ہوئی لاچار ہوکر مینے اوسکو بلوا لیا تھا اسی تاریخ حاضر درگاہ ہوکر آستانبوسی سے مشرف ہوا اور جگت سنگھ
پسر رانا کرن کو وطن کے جانے کی رخصت دی اور خلعت و خنجر مرصع سے سرفراز ہوا راجہ نرسنگدیو عرضداشت فرزند سعادتمند پرویز کی اور
مدار السلطنت مہابت خان کی لاکر آستانبوسی سے مشرف ہوا اون مین لکھا تھا کہ جواب دل مہم بیدولت سے جمع ہی اور وفاداران دکن

طوعاً و کرہاً فرمانبردار احکام شاہی کے ہین اب حضرت بھی اس طرف سے تعلق خاطر کو دور کر کے سیر و شکار مین مشغول ہوون اور ممالک محروسہ مین
جو جگہ موافق مزاج کے ہو وہان تشریف فرما ہو کر عیش و نشاط سے خاطر شریف کو خوش کرین بیسوین کو مرزا والی نے سرونج سے آکر ملازمت
حاصل کی اور حکیم مومنا منصب ہزاری سے سرفراز ہوا اصالت خان پسر خانجہان کا گجرات سے آکر زمین بوس سے مشرف ہوا اوسی دن
عرضداشت عقیدت خان بخشی صوبہ دکن کی مشتمل اوپر حال مارے جانے راجہ گردھر کے آئی قصہ اسکا یون ہے کہ ایک بھائی سید کبیر بارہہ نے
جو فرزند پرویز کا نوکر ہے اپنی تلوار بننے کو صیقل گر کے سپرد کی تھی اوسکی دوکان راجہ گردھر کے مکان کے نیچے تھی دوسرے دن کہ وہ تلوار لینے گیا
تو مزدوری پر کچھ تکرار ہوئی سید کے نوکرون نے اوس صیقل گر کے چند لکڑیان مارین راجہ کے لوگون نے صیقل گر کی حمایت کر کے اون نوکرون کو مارا
اور چند سادات بارہہ وہان سے قریب رہتے تھے یہ شور سنکر سید مذکور کی مدد کو آئے اور فساد بڑھا اور درمیان سادات اور راجپوتون کے
لڑائی واقع ہوئی سید کبیر اس حال سے مطلع ہو کر چالیس سوارون سے کمک کو دوڑ آیا اوس وقت راجہ گردھر مع اپنے راجپوتون کے مکان مین
حسب عادت برہنہ ہو کے بیٹھے ہوئے کھانا کھا رہے تھے سادات کا غلبہ اور سید کبیر کا آنا سنکر دروازہ مضبوط بند کر لیا اور سادات دروازہ جلا کر
اندر مکان کے پہونچے یہان تک لڑے کہ راجہ گردھر مع چھبیس راجپوتون کے مارا گیا اور چالیس آدمی اوسکے زخمی ہوے اور چار سید بھی
قتل ہوے بعد مارے جانے راجہ کے سید کبیر نے اوسکے گھوڑے طویلے سے کھول لیے اور گھر کا رستہ لیا امرا راجپوتون کے جبکہ راجہ کے مارے جانے
سے مطلع ہوے تو ہر طرف سے فوج فوج سوار لڑائی کے واسطے آئے اور تمام سادات بارہہ بھی سید کبیر کی کمک کو پہونچے اور قلعہ کے
آگے میدان مین جمع ہونے لگے آتش فتنہ نے ترقی پکڑی مہابت خان یہ سنکر اور سوار ہو کر فی الفور وہان آیا اور سادات کو اندر قلعہ کے لیگیا
اور راجپوتون کو بھی مناسب وقت کے تسلی اور خاطرداری کر کے اونکے اکثر افسرون کو اپنے ساتھ خانعالم کے مکان مین کہ وہان سے قریب تھا
لے گیا اور بہت دلجوئی اور تسلی کی اور خود ذمہ دار اونکے فیصلے کا ہوا جب یہ قصہ شہزادہ پرویز نے سنا تو خود بھی خانعالم کے گھر مین تشریف لائے
اور زبان مبارک سے مناسب وقت کے راجپوتون کو بہت تسلی دی اور ہر ایک کو اونکے گھر بھیجا دوسرے روز مہابت خان نے راجہ گردھر کے
گھر جا کر اوسکے لڑکون کی بہت خاطرداری اور دلجوئی کی اور تدبیر و حکمت سے سید کبیر کو قید کر لیا چونکہ راجپوت بے اوسکے قتل کے راضی نہ تھے
بعد چند دنون کے اوسکو عوض مین مارا اور تئیسوین تاریخ مین محمد مراد کو فوجدار سرکار اجمیر کا مقرر کر کے رخصت فرمایا اور تمام راہ عیش و نشاط سے
بسر ہوئی ایک دن راہ مین تیتر توبغون کہ جب تک نہ دیکھا تھا مینے باز سے پکڑوایا اتفاقاً وہ باز بھی توبغون تھا اور تجربہ سے معلوم ہوا کہ کالے تیتر
کا گوشت سفید تیتر سے لذیذ تر ہوتا ہے اور گوشت بڑے پودنے کا جسکو ہند مین گھاگھر کہتے ہین پودنہ خورد سے کہ جنگلی ہے عمدہ ہے اسیطرح گوشت
حلوان فربہ کا گوشت برہ سے بہتر ہے امتحان کو ان گوشتون سے مکرر ایک قسم کا کھانا پکوایا ہے اور ہر بار تمیز مین یہی آیا کہ لکھا گیا دسوین بارہ دے
کو قراولون نے حوالی پرگنہ رحیم آباد مین خبر ایک شیر کی دی مینے ارادت خان اور فدائی خان کو حکم کیا کہ لوگون کو لیجا کر جنگل کو گھیرین بعد اوسکے
مین بھی گیا درختون کی کثرت سے وہ شیر نظر نہ آتا تھا جب مینے ہاتھی آگے بڑھایا تو اوسکی کروٹ نظر آئی اور ایک ہی بندوق مین اوسکو مار لیا
ایام شہزادگی سے ایسا بڑا شیر میری نظر مین نہ آیا تھا مصورون کو فرمایا کہ بعینہ اوسکی شبیہ کھینچین وزن مین ساڑھے بیس من جہانگیری کا ہوا
طول اوسکا سر سے دُم کے سرے تک دو طسوا اوپر ساڑھے تین گز کا تھا اور سولوین کو مجھسے عرض ہوئی کہ حاکم آگرے کا داخل جوار رحمت الٰہی کا
ہوا اول یہ بہادر خان برادر خان زمان کے پاس تھا بعد اونکے مارے جانے کے میرے والد بزرگوار کی خدمت مین آیا اور جب مین پیدا ہوا
تو حضرت والد نے اوسکو مجھے عنایت فرمایا چھپن برس تک کمال اخلاص اور دلسوزی سے اسنے میری خدمت کی کبھی اسکی طرف سے ناراضی مجھکو
نہوئی حقوق خدمت اسکے زیادہ اس سے ہین کہ لکھے جاوین خداوند کریم اوسکو اپنے دریاے مغفرت مین غریق کرے پھر مینے مقرب خان کو
کہ قدیمان اس سرکار سے ہے حکومت آگرہ سے سربلندی بخشی اور اوس طرف رخصت کیا اور [illegible]خ پنجشنبہ مین اکرم خان اور عبدالسلام اوسکے بھائی نے

قصہ سادات و راجپوتان

لشکر مین آکر سعادت زمین بوس حاصل کی بائیسوین کو متھرا مین جشن وزن قمری مرتب ہوا اور ساتوان سال پچاس پر میری عمر کا شروع ہوا
اور متھرا سے کشتی پر سوار ہوکر براہ دریا سیر کرتا ہوا چلا راہ مین قراولون نے عرض کی کہ ایک شیرنی مع تین بچون کے دیکھی ہے مین کشتی سے
اوترکر واسطے شکار کے چلا چونکہ بچے اوسکے چھوٹے تھے اس واسطے حکم کیا کہ اونکو ہاتھون سے زندہ پکڑلین اور انکی مان یعنی شیرنی کو
مینے بندوق سے مارا وہان مجھسے عرض ہوئی کہ زمیندار اور گنوار جمنا پار کے طریقہ چوری اور رہزنی کا ترک نہین کرتے اور جنگل اور سخت
مقامون کی پناہ مین اوقات بسر کرتے ہین اور مال واجبی جاگیرداران کو نہین دیتے یہ سنکر مینے خانجہان کو حکم دیا کہ لشکر منصبدارونکو
ہمراہ لیکر وہان جاوے اور خوب گوشمالی اونکی کرے اور قتل و قید مین دریغ نکرے اونکے مقامون اور گڑھیون کو کھدواکر برابر خاک کے
ملا دے کہ پھر نام اونکے فساد کا نرہے دوسرے روز یہ فوج دریا سے گذرکر جلد تر اوس طرف روانہ ہوے جب اون مفسدون کو
فرصت بھاگنے کی نملی تو ثابت قدم ہوکر لڑنے کو مقابل ہوے لشکر شاہی کے ہاتھ سے اونکے بہت لوگ مارے گئے اور اہل و عیال
اونکے قید ہوے اور سپاہ منصور کو اونکے اموال سے لوٹ بہت ملی اور غرۂ ماہ بہمن کو رستم خان بخدمت صوبہ داری قنوج سے سرفراز ہوکر
اوسطرف رخصت ہوا اور دوسری تاریخ عبد اللہ پسر حکیم نور الدین طہرانی کو حضور مین سیاست کا حکم فرمایا اصل اسکی یون ہے کہ جب
دارای ایران سنے اوسکے باپ کو بگمان زر ... ان کے قید کرکے طرح طرح کا عذاب کیا تو یہ ایران سے بھاگ کر بہزار خرابی ہندوستان مین
آیا اور اعتماد الدولہ کے وسیلے سے بندگان درگاہ مین داخل ہوا جو نصیب اوسکا موافق تھا چند دنون مین مینے اوسکو خاص خدمتگارون
مین کرلیا اور منصب پانصدی کا اور گانون اوسکو جاگیر مین عنایت کیا لیکن جو تنگ حوصلہ تھا نشہ دولت کا نہ اوٹھا سکا ناشکری اور
کفران نعمت شروع کیا ہمیشہ باتین شکوے کی کیا کرتا ہر چند لوگون نے مجھسے عرض کی کہ حضرت جسقدر اوسپر عنایت فرماتے ہین وہ شکایت
اور نالائقی ظاہر کرتا ہے مین بسبب عنایت کے ان باتون پر یقین نہ لاتا تھا یہانتک کہ اپنے معتبر لوگون سے کہ بیلاغرض تھے مکرر سنا
کہ وہ باتین بے ادبانہ کہتا ہے جب مجکو یقین ہوا تو اوسکو اپنے روبرو سزا دی مصرعہ زبان سرخ سر سبز میدہد برباد پھر قراول
خبر لائے کہ یہان ایک شیرنی سے لوگ اس پرگنہ کے کمال تکلیف مین ہین مینے فدائے خان سے کہا کہ حلقہ ہاتھیون کا لیجاکر اوسکو
محاصرہ کرین من بعد خود سوار ہوکر گیا اور ایک بندوق مین اوسکو مارا اور ایک دن شکار مین خوش وقت کالے تیتر کو باز سے پکڑوایا تھا
اپنے روبرو اوسکا پوٹہ چروایا تو ایک پورا چوہا اوسمین سے نکلا مجکو کمال حیرت ہوئی کہ اوسکے باریک گلے مین یہ پورا چوہا کس طرح گیا
اگر کوئی اور کہتا تو یقین نہ آتا چھٹی تاریخ دار الملک دہلی مقام گاہ لشکر اقبال کا ہوا جو جگت سنگہ پسر راجہ باسو کا باشارہ بیدولت کے
کوہستان شمالی پنجاب مین کہ وطن اوسکا تھا جاکر مصدر شر و فساد کا ہوا مینے صادق خان کو اوسکی گوشمالی کے واسطے مقرر کیا تھا
جیسے پہلے گذر چکا پھر اب مادہو سنگہ اوسکے چھوٹے بھائی کو خطاب راجگی سے سرفراز کرکے اسپ و خلعت دیا اور حکم کیا کہ صادق خان
کے پاس جاکر جماعت مفسدون کو تباہ اور خراب کرے دوسرے دن شہر کے درمیان سے ہوکر سلیم گڈہ مین جاکر نزول اقبال کا کیا
اور جو راجہ کشن داس کا گھر بر سر راہ واقع تھا اور اوسنے وہان چلنے کو بہت الحاح و زاری سے عرض کیا اس واسطے حسب خواہش
اوسکے اپنے قدم سے اوسکو کامیاب اور خوشنود فرمایا اور اوسکی پیشکش مین سے کچھ اوسکی رضامندی کے لحاظ سے قبول کیا بیسوین
کو جب سلیم گڈہ سے کوچ کیا تو سید بہوہ بخاری کو حکومت دہلی پر کہ اوسکا وطن تھا اور پہلے بھی یہ خدمت خوب بجا لایا تھا سربلندی بخشی
اور وہین علی محمد پسر علی رای حاکم تبت کا موافق کہنے اپنے والد کے درگاہ مین حاضر ہوکر زمین بوسی سے سرفراز ہوا اور مجکو معلوم
ہوا کہ علی رای اس بیٹے کو سب اولاد سے زیادہ عزیز رکھتا ہے مقصود اوسکا یہ تھا کہ یہی بعد اوسکے جانشین اوسکا ہو جب اور بھائی
یہ سنکر ناراض ہوے اور رنجش درمیان مین واقع ہوئی تو ابدال نام بڑا بیٹا اوسکا حاکم کاشغر کے پاس گیا اور اوسکو اپنا حامی اور مددگار

بنایا اور اوسکو اس بات پر آمادہ کیا کہ میرا باپ ضعیف اور سالخوردہ ہی بعد اوسکے آپ کی مدد سے مین جانشین اپنے باپ کا کیا جاؤن علی راے نے محبت سے اس گمان پر کہ مین اور بھائی ملکر بواسطے میری صحبت کے علی محمد کو مار نہ ڈالین اور اس ملک مین فساد برپا ہو اسکو میرے پاس رخصت نکیا کہ میرے دولت خواہون مین ہوکر اسکا کام درستی اور رونق پاوے پھر غرۂ اسفندارمذ ماہ الٰہی کو پرگنہ انبالہ مخیم سرادقات دولت و اقبال کا ہوا اشکری نام پسر امام وردی کا کہ بیدولت سے جدا ہوکر فرزند پرویز کے پاس آیا تھا یہان حاضر درگاہ ہوکر آستانہ بوسی سے شرفیاب ہوا اور عرضداشت فرزند ارجمند پرویز اور مہابت خان کی مشتمل اوپر سفارش اور مجرائی ہونے اسکے کے عادل خان کے پاس ہمراہ اوسکی تحریر کے کہ اوسنے مہابت خان کی طرف سے لکھی تھی پیش کرکے اظہار دولت خواہی اور بندگی کا کیا مینے اوسکو دلخوش کرکے پھر طرف فرزند پرویز کے روانہ کیا اور خلعت مع نادری کہ تکمہ اوسکا مروارید کا تھا واسطے شاہزادے کے اور خلعت واسطے خانعالم اور مہابت خان کے لشکری قسم کے ہمراہ بھیجا اور ایک فرمان مینے نہایت عنایت سے عادل خان کے نام لکھواکر خلعت مع نادری اوسکے واسطے بھی اسکی معرفت بھیجا اور لکھا کہ اگر مناسب جانو تو [illegible] عادل خان کے روانہ کرنا پانچوین کو باغ سہرند مین مقام ہوا کنارے دریاے بیاہ کے صادق خان اور معتمد خان و راسفندیار اور راجہ روپ چند گوالیاری اور باقی امرا کہ واسطے کمک لشکر پنجاب کے گئے تھے بندوبست کوہ شمالی سے خاطر جمع ہوکر آئے اور سعادت آستانہ بوسی سے شرف اندوز ہوئے غرضکہ جگت سنگھ جو کہ باشارہ بیدولت اودھر گیا تھا تو اون پہاڑون مین جاکر شور و فساد مچایا اور جھاڑی اور پہاڑون مین بیٹھ کر غربا اور کمزورون کو لوٹنا اور تباہ کرنا شروع کرکے سرمایہ وبال کا اپنے واسطے جمع کیا یہان تک کہ صادق مع دلاوران بادشاہی اودھر گیا اور وہان کے امرا کو ہمراہ لیکر اوسکی گوشمالی اور خرابی مین کوشش کی اور جگت سنگھ خوف سے قلعہ مو مین بعد جمع کرنے اسباب کے متحصن ہوا جب موقع پاتا قلعہ سے نکلکر بادشاہی فوج پر دوڑ مارتا آخر فوج شاہی کے محاصرہ سے تنگ ہوا اور سامان اوسکا صرف ہوگیا اور دوسرے زمیندارون کیطرف سے مدد کا ناامید ہوا اور اپنے چھوٹے بھائی کی سرفرازی سنی تو کمال مضطرب اور حیران ہوا اور وسیلے بہم پہونچا کر نورجہان بیگم سے ملتجی ہوا کہ میری سفارش کرکے حضرت بادشاہ سے میرے قصور معاف کرادین مین نورجہان بیگم کی خاطر سے اوسکے قصورون سے درگذرا اور اسی تاریخ عرضیان متصدیان دکن کی آئین کہ بیدولت ہمراہ لعنت اللہ اور داراب اور باقی چند شکستہ حالون کی تباہ و خراب سرحد قطب الملک سے نکلکر طرف اوڑیسہ اور بنگالہ کے گیا ہی اور کمال خرابی اس سفر مین اوٹھائی اور اکثر لوگ اوسکے ہمراہی سے بسبب تکلیفون کے بھاگ گئے اونمین سے ایک مرزا محمد پسر افضل کہ دیوان اوسکا ہی مع اپنی مان اور عیال کے کوچ کے وقت بھاگا جب بیدولت نے اوسکا جانا سنا تو جعفر اور خان قلی اوزبک اور اپنے چند معتبر لوگون کو اوسکے پیچھے گرفتاری کے واسطے بھیجا کہ یا اوسکو زندہ لے آوین ورنہ اوسکا سر کاٹ کر لادین یہ لوگ جلد تر راہ طی کرکے اوسکے قریب پونہچے جب وہ اس حال سے واقف ہوا تو اپنی مان اور گھر والون کو جھاڑی مین چھپا کر اپنے چند معتبر مردانہ لوگون سے انکے سامنے آیا اور کمان چڑھائی اوسکے سامنے نالہ اور دلدل واقع تھا سید جعفر خان نے چاہا کہ قریب جاکر براہ فریب اوسکو اپنے ہمراہ کرلے لیکن وہ اوسکے دم مین نہ آیا اور جواب اوسکی بات کا تیر سے دیا اور خوب مردانہ لڑا اور خان قلی اور اکثر رفیقان بیدولت کو خاک مین ملایا اور سید جعفر بھی زخمی ہوا آخر خود بھی بسبب کاری زخمون کے راہی عدم ہوا لیکن جب تک ہاتھ ہلا سکا بہتون کو نیست و نابود کیا بعد اوسکے مرجانے کے سر اوسکا کاٹکر بیدولت کے روبرو لے گئے جب بیدولت دہلی سے بھاگ کر مانڈو مین گیا تھا تو افضل خان کو واسطے طلب کمک اور مدد کے عادل خان وغیرہ کے پاس بھیجا تھا اور عمدہ بازوبند واسطے عادل خان کے اور اسپ و فیل و شمشیر مرصع عنبر کے واسطے اوسکے ساتھ بھیجے تھے وہ اول عنبر کے پاس گیا اور پیغام دیکر وہ ہدیہ پیش کیا عنبر نے قبول نکیا اور کہا ہم عادل خان کے تابع ہین کہ وہ سب امراے دکن مین آج امیر و افسر ہی تمکو پہلے اوسکے پاس جانا چاہیے اور اظہار مطلب کرنا اگر وہ قبول کرے تو ہم سب متفق اور تابع ہین اور پھر جو وہ کہیگا کیا جاوے گا افضل خان عادل خان کے پاس گیا

وہ بہت بدپیش آیا اور مدتون اسکو باہر شہر کے بازار کھا اور کچھہ توجہ نکی اور جو کچھہ بیدولت نے اوسکے اور عنبر کے واسطے بھیجا تھا سب کچھہ عاریانہ اوس سے منگوا کر لے لیا اور یہ افضل خان وہین پڑا تھا کہ خبر بار سے جانے بیٹھے اور تباہی گھر بار کی سنی القصہ جب بیدولت اس سامان و اتفاقات طالع سے راہ دور و دراز طی کر کے بندر مچھلی پاٹن مین کہ قطب الملک کی زیر حکومت تھا پونہچا اور پہلے وہان پہونچنے سے وکیل اپنا قطب الملک کے پاس بھیجکر مدد اور معاونت کا طلب گار ہوا تھا تو قطب الملک نے کچھہ نقد و جنس بطریق دعوت کے اوسکو بھیجکر اپنے میر سرحد کو لکھہ بھیجا کہ ہمراہ ہوکر انکو اپنی سرحد سے باہر صحیح و سالم کر دے اور سب زمینداروں اور جنیون سے مطمئن کر کے کہدے کہ ہمیشہ ان کے لشکر کو غلہ اور سب چیزین ضروری بلا تکلف پونہچاتے رہو اور بائیسوین ماہ مذکور کو عجیب سانحہ واقع ہوا وہ یہ ہے کہ مین شب کو شکارگاہ سے پھر کر طرف لشکر کے آتا تھا اتفاقاً راہ مین ایک ندی واقع ہوئی کہ تیز بہتی تھی اور اوسمین چٹانین پتھر کی تھین اوسمین سے اوترتے وقت ایک نوکر کے ہاتھ سے کہ خوان طلائی مع چند پیالہ و سرپوشش تھیلے مین ڈالے ہوے لیے تھا بسبب پھسلنے پاؤن کے اوسمین گر پڑے ہر چند ڈھونڈھا نپایا دوسرے دن اس حال کی مجھسے عرض ہوئی مینے قراولون اور ملاحون کو فرمایا کہ پھر وہین جاکر اونکو ڈھونڈھین شاید ملجاوین اتفاقاً جہان گرے تھے وہین ملے اور باوجود تیزی اور گہرے پانی کے نہ بہے اور نیچے اوپر ہوے اور عجب یہ ہے کہ پانی بھی کچھہ پیالون کے اندر نگیا تھا اور یہ قصہ ویسا گذرا کہ جب خلیفہ ہادی مسند پر بیٹھا تو ایک یاقوت کی انگوٹھی باپ کی ترکہ سے ہارون کو ملی تھی اسنے خادم کو ہارون کے پاس بھیجا اور وہ انگوٹھی اوس سے مانگی اتفاقاً اوس وقت ہارون کنارے پر دجلہ کے بیٹھا تھا جب خادم نے وہ انگوٹھی مانگی تو ہارون غصے سے کہنے لگا کہ مینے خلافت تجھپر روا رکھی اور تو ایک انگوٹھی میرے پاس نہین دیکھہ سکتا اور غصہ ہوکر انگوٹھی دجلہ مین پھینک دی بعد چند مہینون کے ہادی اتفاقاً مر گیا اور ہارون خلیفہ ہوا تو غوطہ زنون کو فرمایا کہ دجلہ مین جہان مینے انگوٹھی ڈالی ہے غوطہ لگا کر ڈھونڈھو اتفاقاً یاوری اقبال سے غواص پہلے غوطے مین وہ انگوٹھی نکال کر روبرو لایا اور ہارون کے ہاتھہ مین دی اور ایکدن شکارگاہ مین امام وردی قراول باشی نے ایک تیتر مجکو دکھایا کہ اوسکے ایک یا دو دن مین خار تھا جو کہ نر اور مادہ کی خار سے شناخت ہوتی ہے اسلیے اوسنے امتحاناً مجھسے پوچھا کہ فرمائیے یہ نر ہے یا مادہ مینے کہا مادہ ہے پھر جب پیٹ اوسکا چیرا تو اوسمین سے انڈے نکلے جو لوگ کہ وہان حاضر تھے حیران ہوکر پوچھنے لگے کہ اسکا مادہ ہونا کس طرح معلوم ہوا مینے کہا چونکہ مادہ کی بہ نسبت نر کے چھوٹی ہوتی ہے بہت دیکھنے سے مجکو اسکا ملکہ ہو گیا ہے اور عجیب تر یہ بات ہے کہ گلا سب پرندونکا سر گردن سے چینہ دان تک ایک ہوتا ہے بخلاف چرز کے کہ سر گردن سے چار اونگل تک ایک ہے پھر دو شاخ ہو جاکر چینہ دان سے ملتا ہے اور جہان سے دو شاخ ہوتا ہے وہان ایک گرہ معلوم ہوتی ہے ہاتھہ لگانے سے اور کلنگ کا نرخرا پیچدار ہوتا ہے اور سینے کی ہڈی سے گذر کر دم گرہ تک جاتا ہے اور پھر وہان سے مڑ کر چینہ دان مین ملتا ہے اور چنچرا سیاہ ابلق نر ہوتا ہے اور بور مادہ اسکی یہ دلیل ہے کہ ابلق مین خصیے نکلے اور بور مین انڈے اور اس کا مکرر امتحان کیا گیا ہے اور میری طبیعت مچھلی کی بہت راغب ہے اسواسطے میرے لیے مچھلیان عمدہ لاتے ہین ہندوستان کی عمدہ مچھلی روہو ہے پھر برین یہ دونون صورت مین قریب ہین ہر شخص ان مین فرق جلدی نہین کر سکتا اور تمیز اونکے گوشت مین بھی بہت کم ہوتی ہے مگر لطیف ذائقہ والا سمجھہ لیتا ہے کہ لذت روہو کے گوشت کی بہ نسبت اوسکے زیادہ ہوتی ہے +

اونیسوان جشن نوروز کا جلوس مبارک سے

چہارشنبہ کو اونتیسوین تاریخ جمادی الاولی کی سنہ ایکہزار تینتیس ہجری مین بعد گذرنے ایک پہر دو گھڑی دن کے نیر اعظم نے کہ عطیہ بخش عالم کا ہے بیت الشرف حمل مین سعادت تحویل کی ارزانی فرمائی ملازمان ترقی خواہ اضافہ منصب اور ترقی مراتب سے سر بلند ہوے احسن اللہ پسر خواجہ ابو الحسن نے مع اصل و اضافہ کے منصب ہزاری اور تین سو سوارون کا پایا محمد سعید پسر احمد بیگ خان کابلی بھی

اوسی مرتبہ کو پونہچا اور بمیر شرف دیوان بیوتات اور خواص خان کو بھی منصب ہزاری ملا سردار خان نے کانگڑہ سے آکر سعادت
زمین بوس کی حاصل کی اور انھین دنون مینے حکم کیا کہ لیسا دل اور اہل لیساق خبر کرین کہ سواری مین دولت خانے سے نکلتے ہوے کوئی
آدمی عیب دار شل اندھے بہرے گونگے مبروص مجذوم وغیرہ کے میرے سامنے نظر مین نہ آیا کرے اور اونیسوان جشن بکمال زیب وآرایش
کے ہوا اللہ وردی برادر رام رای بیدولت کے پاس سے بھاگ کر حاضر درگاہ ہوا اور عنایات شاہی سے سرفرازی پائی اور جب خبر آنے
بیدولت کی سرحد اوڑیسہ مین متواتر معروض ہوئی تو فرمان بنام شہزادہ اور مہابت خان اور باقی امراے متعینہ اوس لشکر کے تاکید صادر
ہوا کہ خاطر اس طرف کے بندوبست سے بخوبی مطمئن کر کے جلد طرف صوبۂ الہ آباد اور بہار کے جاوین اور اگر بحسب اتفاق صوبہ دار بنگالہ
اوسکو روک سکے تو تم اپنے لشکر جلادت اثر سے اوسکو آوارہ دشت ادبار کا کردو اور بنا بر احتیاط کے دوسری ماہ اردی بہشت کو فرزند
خانجہان کو طرف دار الخلافہ آگرہ کے رخصت کیا کہ وہان جا کر منتظر رہے کہ جس خدمت کا حکم وقت ضرورت کے پونہچے تو فوراً اوسکو عمل مین لاوے
پھر اسکو خلعت خاصہ [illegible] تکمہ مروارید اور شمشیر خاصہ مرصع کے اور اسکے بیٹے اصالت خان کو گھوڑا اور خلعت عنایت ہوا اور اسی تاریخ
عرضداشت عقیدت خان بخشی صوبہ دکن کی آئی اوسمین لکھا تھا کہ حسب الحکم شاہزادۂ بلند اقبال پرویز نے ہمشیرہ راجہ گجسنگہ کا اپنے ساتھ نکاح کیا
امید ہے کہ آنا اوسکا اس دو[illegible] مبارک ہوا اور یہ بھی لکھا تھا کہ ترکمان خان کو پٹن سے بلوا کر عزیز اللہ کو اوسکی جگہ مقرر فرمایا ہے پھر جانسپار خان
نے بھی حسب الحکم آکر ملازمت حاصل کی جب بیدولت برہانپور سے نکلا تو میر حسام الدین منظر اپنے بدفعلون کے برہانپور مین نہ رہ سکا مع
اہل وعیال دکن مین جا کر عادل خان کی پناہ مین ایام بسر کرنا چاہا لیکن وہان تک نہ پونہچا تھا کہ جانسپار خان نے اوسکا جانا سنکر کچھ لوگ
تعاقب مین روانہ کیے وہ اوسکو مع تعلقات پکڑ لائے اوسنے مہابت خان کے پاس بھجوایا مہابت خان نے قید کر کے ایک لاکھ روپیہ
اوسنے وصول کیا اور جادو رای اور اودے رام بیدولت کے ہاتھیون کو کہ قلعہ برہانپور مین چھوڑ گیا تھا ہمراہ لیکر ملازمت شاہزادہ مین حاضر
ہوے اور قاضی عبد العزیز کو کہ حوالی دہلی مین بیدولت کیطرف سے کچھ عرض کرنے آیا تھا مینے اوسکو باریابی ندی اور مہابت خان کے سپرد
کر دیا تھا بعد اوسکے شکست اور خرابیون کے مہابت خان نے قاضی کو اپنا ملازم کر لیا تھا جو آشنای قدیم مہابت خان کا اور کئی سال خانجہان کی
وکالت مین درمیان بیجاپور کے رہا تھا ان دنون مہابت خان نے پھر اسکو نزدیک عادل خان کے برسم ایلچی گری کے بھیجا دنیا داران دکن
نے بمقتضای وقت اور برآمد اپنے مطالب کے اظہار بندگی اور دولت خواہی کا کیا عنبر مقہور نے علی شیر نام ایک معتمد شخص اپنا بھیجکر
نہایت عاجزی ظاہر کی چنانچہ مہابت خان کو بطور نوکرون کے عرضداشت لکھی تھی کہ مین دیوگام مین ملاقات کرونگا اور اپنے بڑے فرزند
کو ملازم سرکار کر کر شاہزادہ بلند اقبال کی خدمت مین رکھونگا انھین دنون تحریر قاضی عبد العزیز کی آئی کہ عادل خان تہ دل سے مخلص اور
دولت خواہ ہے اور اسنے بمقتضای عقیدت یہ ارادہ کیا ہے کہ ملا محمد لاری کو جو اونکا وکیل مطلق اور نفس ناطقہ اور تحریر اور تقریر مین اوسکو
ملان بابا کہا کرتے ہین پانچہزار سوار لشکر شاہی مین روانہ کرین کہ ہمیشہ شاہزادۂ ارجمند کے ہمرکاب رہا کرین اور ہر کام مین جان نثار رہین اور
انکو عنقریب پونہچا سمجھو چونکہ مکرر فرمان پونہچ چکے تھے کہ فرزند اقبالمند جلد تر واسطے تدارک بیدولت کے الہ آباد کو جاوین ان دنون خبر آئی کہ
باوجود شدت باران کے چھٹی فروردی کو مع لشکر اقبال برہانپور سے کوچ کر کے لال باغ مین نزول گزین ہوے اور مہابت خان باتنظار آنے
ملا لاری کے برہانپور مین مقیم رہا کہ بعد اوسکے آنے کے بیدولت سے فراغت پا کر ہمراہ
ملا لاری کے شاہزادہ پرویز کی خدمت مین روانہ ہون اور لشکر خان اور جادو رای اور اودے رام وغیرہ کو مقرر کیا کہ بالاگھاٹ مین
جا کر ظفرنگر مین رہین اور جانسپار خان کو بدستور رخصت دیکر اسد خان معموری کو ایلچپور مین رکھا اور منوچہر پسر شاہنواز خان کو خانپور مین
تعین کیا رضوی خان کو تھانیسر مین بھیجا کہ صوبۂ خاندیس کی محافظت کرے پھر خبر آئی کہ لشکری نے فرمان عادل خان کو پونہچایا وہ تمام

شہر آراستہ کر کے چار کوس واسطے استقبال فرمان و خلعت کے آیا اور سلام اور سجدۂ شکر بجا لایا اکیسوین تاریخ سر دیا واسطے فرزند داور بخش اور خان اعظم اور صفی خان کے مرحمت کی روانہ کیا لاہور صادق خان کو حکومت لاہور سے سرفراز کر کے خلعت اور ہاتھی دیا اور تقنعت خان پسر مرزا رستم کو منصب ڈیڑھ ہزاری اور تین سو سوارون سے سربلندی بخشی ایک بار شکار مین مجھسے عرض ہوئی کہ کالا سانپ ایک اور سانپ کو نگلکر اس سوراخ مین گھوسا ہے مینے فرمایا کھودکر اوسکو نکالین بیشک اوتنا بڑا سانپ ندیکھا تھا جب اوسکا شکم چیرا تو بہین دار سانپ اوسکے پیٹ سے نکلا اگرچہ یہ اور قسم تھا مگر موٹاپے مین کچھ کم تھا پھر عرضی واقعہ نویس دکن کی آئی کہ مہابت خان نے عارف پسر زاہد کو سیاست کر کے مع اوسکے دونون لڑکون کے مقید کیا ہے کہ اوس نالائق نے عرضی بیدولت کو اپنے باپ کی طرف سے لکھا اظہار اخلاص اور ندامت کا کیا تھا اتفاقاً وہ تحریر مہابت خان کے پاس پونہچی اوسنے عارف کو بلاکر دکھلایا جب عارف قائل ہوا تو اوس نمک حرام کو قتل کیا اور عارف کے باپ اور بیٹون کو قید رکھا اور غرۂ خورداد مین خبر آئی کہ شجاعت خان عرب دکن مین مر گیا پھر عرضی ابراہیم خان فتح جنگ کی آئی کہ بیدولت صوبۂ اوڑیسہ مین داخل ہوا ہے اسکا حال یون ہے کہ درمیان سرحد اوڑیسہ اور دکن کے ایک گھاٹی ہے کہ ایک طرف اوسکے کوہ بلند اور دوسری طرف جنگل اور دریا ہے اور حاکم گولکنڈے نے اوس درے کو ایک قلعہ بنا کر توپ و تفنگ سے آراستہ کیا ہے کہ بے اجازت قطب الملک کے کوئی وہان جا نہین سکتا بیدولت قطب الملک کی مدد سے وہان سے نکلکر ملک اوڑیسہ مین آیا اتفاقاً اوس وقت احمد بیگ خان برادرزادہ ابراہیم خان کا راجہ گڈھ پر گیا ہوا تھا بیدولت کا اوس ملک مین آنا سنکر متحیر اور متردد ہوا لاچار اوس مہم کو چھوڑکر موضع پپلی مین کہ صدر اوس صوبہ کا ہے آیا اور اہل و عیال کو لیکر مقام کٹک مین کہ پپلی سے بارہ کوس بنگالہ کیطرف ہے آیا چونکہ فرصت کم تھی فوج جمع نکرسکا جب بیدولت نے لڑنیکی طاقت ندیکھی اور ہمراہیون کو موجود نپایا تو کٹک سے بردوان مین پاس صالح بھتیجے آصف خان کے کہ جاگیردار وہان کا تھا گیا پہلے صالح نے طیاری کی اور بیدولت کے آنیکی خبر پر تصدیق نکی یہان تک کہ لعنت اللہ نے خط اوسکے ملانے اور متفق کرنے کیلئے اوسکو لکھا تب صالح بردوان کو سامان جنگ سے آراستہ کر کے ہوشیار ہو بیٹھا اور ابراہیم خان یہ سنکر حیرت زدہ ہوگیا اور حالت لاچاری مین باوجودیکہ اکثر سپاہ اوسکی اطراف مین متفرق تھی اکبرنگر مین خود پاؤن ہمت کا گاڑکر درستی قلعہ اور جمع کرنے سپاہ اور دلدہی امرا کی تسلی اور تشفی مین مشغول ہوا اور سامان اور اسباب ضرب و حرب کے مہیا کیے اوسی حال مین بیدولت کی تحریر اوسکو گئی اس مضمون کی کہ تقدیر ربانی اور سرنوشت آسمانی سے جو حال کہ سزاوار میرے نہ تھا پردۂ عدم سے عالم وجود مین روبرو آیا اور گردش روزگار سے یہان اتفاق آنے کا ہوا اگرچہ نظر ہمت بلند مین یہ بڑا ملک اور وسیع صوبہ ایک میدان بلکہ ایک پرکاہ سے زیادہ نہین معلوم ہوتا لیکن مقصد اسکے بلند اور مطلب اس سے زیادہ کا ہے مگر اب کہ گذر اس زمین پر واقع ہوا ہے تو سرسری چھوڑا نہین جاتا اگر تمکو درگاہ شاہی مین جانیکا ارادہ ہو تو بلا تردد اودہر کو چلا جا دست تعرض کا میرے دامان ناموس اور عزت خانمان سے کوتاہ ہے بلا تکلف روانہ ہو اور اگر یہین رہنے مین اپنی مصلحت سمجھی تو جو پرگنہ اس ملک مین طلب کرے تیرے رہنے کو بلا توقف ہم عطا کرین فقط

تکملہ توزک جہانگیری کا

یہان سے حالات لکھے ہوئے میرزا محمد ہادی کے ہین جو مولف اسکے دیباچہ کا ہے

ابراہیم خان نے جواب مین لکھا کہ حضرت بادشاہ نے اس ملک کو میرے سپرد کیا ہے جب تک جان تن مین ہے امانت داری کرونگا جب شاہ جہان بردوان مین پونہچا تو صالح قلعہ درست کر کے مستعد جنگ کا ہوا اور عبداللہ خان نے اوسکے قریب جاکر محاصرہ کیا جب وہ قلعہ مین کمال تنگ ہوا اور کسی طرف سے امید مدد کی ندیکھی تو لاچار قلعہ سے نکلکر عبداللہ خان سے ملا اور عبداللہ خان اوسکی طرف سے

خاطر جمع کرکے اوسکو شاہجہان کے پاس لایا پھر بردوان تسخیر کرکے اکبرنگر کی طرف گئے ابراہیم خان نے اول چاہا کہ وہان کے قلعہ کو درست کرکے سامان لڑائی کا کرے لیکن قلعہ اکبرنگر کا بہت بڑا تھا اوسقدر جمعیت کہ اوسکی حفاظت کرے ہاتھ نہ آئی آخر اپنے بیٹے کے مقبرے مین کہ بہت مضبوط تھا متعین ہوا اور اطراف سے امرا آکر اوسکے ہمراہ ہوے شاہجہان کی سپاہ نے اوس مقبرے کو آکر گھیرا اور خود قلعہ اکبرنگر مین اوترے پھر دونون طرف سے لڑائی شروع ہوئی اوس وقت مین احمد بیگ خان آکر جماعت نمک حلالون سے ملا اور اونکو تقویت اور زور بڑھا اور چونکہ اہل و عیال اکثرون کے پار دریا کے تھے عبداللہ خان نے دریا خان کو دریا سے اوتار کر اوس طرف بھیجا ابراہیم خان یہ خبر سنکر احمد بیگ خان کو ہمراہ لیکر اوس طرف دوڑا اور معتبر لوگون کو واسطے حفاظت اپنے مقام کے چھوڑا اور جنگی کشتیان کہ جنکو وہ لوگ نوارہ کہتے ہین پہلے اپنے اوس طرف روانہ کین کہ مخالفونکی راہ بند کرکے اودہر نہ آنے دین اتفاقاً پہلے پہونچنے ان کشتیون سے دریا خان پار اوتر گیا تھا پھر ابراہیم خان نے احمد بیگ خان کو اوسکی لڑائی کے واسطے روانہ کیا دریا کے کنارے دونون لشکرون مین لڑائی واقع ہوئی اور دونون طرف سے بہت لوگ مارے گئے اور احمد بیگ خان لوٹ کر ابراہیم خان سے آملا اور غنیم کے غلبہ کا حال بیان کیا ابراہیم خان نے کسیکو بھیجا کہ جا کر لوگون کو قلعہ سے بلا لاوے کہ وقت مدد کا ہے ایک گروہ وہان سے ابراہیم خان کی مدد کو آیا دریا خان اس حال سے مطلع ہوکر چند کوس پیچھے ہٹا چونکہ جنگی کشتیان ابراہیم خان کے تصرف مین تھین اسواسطے لشکر شاہجہان کا دریاے گنگا سے اوتر نہ سکا اوسوقت بلیہ راجہ نام ایک زمیندار نے آکر ظاہر کیا کہ اگر کچھ فوج میرے ہمراہ کیجاوے تو اوپر کیطرف دریا کے چند منزل لیجا کر اپنی عملداری مین کشتیان بہم پہونچاؤن اور فوج کو دریا سے اوتارون شاہجہان نے عبداللہ خان کو ڈیڑہ ہزار سوارون سے اوسکے ہمراہ کیا تا وہان سے کہ دریا سے اوترکر ابراہیم خان کے لشکر پر گرین اور یہ فوج برہبری راجہ بلیہ کے جلد دریا سے اوترکے دریا خان سے جا ملے جب ابراہیم خان نے یہ حال سنا گھبراکر جلدی لڑائی کو چلا اور نور اللہ نام ایک سید زادہ کو کہ منصب دار اوسکی طرف سے تھا ہزار سوار سے ہراول مقرر کیا اور احمد بیگ خان کو بھی ہزار سوار دیکر ایک بازو پر کھڑا کیا اور خود ہزار سوارون سے غول مین کھڑا ہوا اور بعد مقابلہ دو لشکرون کے بڑی لڑائی واقع ہوئی۔

عبداللہ خان نے فوج ہراول پر حملہ کرکے نور اللہ کو میدان سے ہٹا دیا اور لڑائی احمد بیگ خان تک پہونچی لیکن وہ مردانہ کھڑا رہا اور کئی زخم کاری کھائے ابراہیم خان کو اس حال کے دیکھنے سے طاقت صبر کی نرہی اوس طرف باگین اوٹھائین اودہر عبداللہ خان نے بھی اوسکی فوج پر حملہ کیا اوس وقت ابراہیم خان کے ساتھی خوف کھاکر بھاگ گئے اور معاملہ فوج خراب ہوا فقط ابراہیم خان تھوڑے لوگون سے ثابت قدم میدان مین رہا ہرچند لوگون نے اوسکے گھوڑے کی باگ پکڑکر پھیرنا چاہا لیکن وہ ہٹنے پر راضی نہوا اور کہا کہ مردانگی اور ہمت میدان سے جانے کو نہین اجازت دیتی اور اس سے کیا بہتر ہے کہ بادشاہ کے کام مین جو ولی النعمت ہے جان قربان کرون وہ یہی کہہ رہا تھا کہ دشمنون نے اوسپر ہجوم کیا اور کئی زخمون مین اوسکا کام تمام کیا اور نظر بیگ نامی جو عبداللہ خان کا ایک نوکر تھا اوسکا سر کاٹ کر شاہجہان کے روبرو کیا اور جو جماعت کہ حصار مقبرے مین بند تھی ابراہیم خان کا مرنا سنکر بیدست و پا ہوئی اوسوقت رومی خان نے کہ سرنگ مقبرے کی دیوار کے نیچے لگائی تھی اوسکو آگ دی اور چالیس گز دیوار اوسکی گر پڑی اور شاہجہان کی فوج کا وہان بھی قبضہ ہوا وہان کے لوگون نے بھاگ کر اپنے آپ کو دریا مین ڈالا اور اگر کشتی ملی تو اوسپر اسقدر چڑھے کہ وہ بھی بوجھ سے ڈوبے اور ایک گروہ بخیال اہل و عیال کے جا ملے اور [illegible] کر [illegible] عمدہ لوگون مین سے تھا گرفتار ہوا اور شاہجہان کے ہمراہیون سے عابد خان دیوان اور شریف خان بخشی اور سید عبدالسلام بارہہ اور حسین بیگ بدخشی اور چند اور آدمی جان نثار ہوے اور جب احمد بیگ خان مع چند منصب دارون کے میدان جنگ سے ہٹا تو طرف ڈھاکہ کے کہ دار الملک بنگالے کا ہے اور اہل و عیال اور سامان ابراہیم خان کا بھی وہان تھا روانہ ہوا جب مخالف ڈھاکے مین پہونچے تو احمد بیگ خان چار و ناچار ہمراہ اور لوگون کی ملازمت مین گیا اور چالیس لاکھ روپیہ ابراہیم خان کے مال سے اور پانچ لاکھ روپیہ

میرزا جلائر کے مال سے مخالفون کے تصرف مین آئے اور پانسو ہاتھی اور چار سو گھوڑے گوٹ کہ وہان ہوتے ہین غنیمت مین ملے اور سب
اسباب اور سامان قبضے مین لاکر نوارہ اور توپخانہ جو کہ لائق بادشاہون کے ہو متصرف ہوے پھر تین لاکھ روپیہ عبداللہ خان کو اور دو لاکھ
راجہ بھیم کو اور ایک لاکھ داراب خان کو اور ایک لاکھ دریا خان اور پچاس ہزار روپیہ وزیر خان کو اور اسیقدر شجاعت خان اور اسیقدر
محمد تقی اور بیرم بیگ کو بخشے اور باقی لوگون کو بھی لائق اونکے مرتبہ کے دیے جب اوس ملک کے ربط و ضبط سے فارغ ہوے تو داراب خان
پسر خانخانان کو کہ جب تک قید مین تھا رہا کر کے حلف لیکر حاکم بنگالے کا کیا اور اوسکی عورت کو مع لڑکی دختر کے اور ایک پسر شاہنواز خان
کے اپنے ہمراہ لیکر واسطے تسخیر ملک بہار کے متوجہ ہوے اور راجہ بھیم پسر رانا کو کہ اس کشمکش مین اونھین کے ہمراہ تھا بطریق منقلا کے
کچھ فوج دیکر اول اپنی طرف سے پٹنہ کو روانہ کیا اور خود مع عبداللہ خان اور دوسرے لوگون کے اوسکے پیچھے چلے صوبہ پٹنہ کہ شہزادہ پرویز
کی جاگیر مین تھا اور اونھون نے مخلص خان دیوان اپنے کو وہان کی حکومت پر مقرر کیا تھا اور اللہ یار خان پسر افتخار خان اور بیرم خان
افغان کو وہان کا فوجدار کیا تھا تو راجہ بھیم کے پہونچنے سے پہلے انکے پانون خوف سے اوکھڑ گئے اور استقامت توفیق انکو نہوئی کہ قلعہ پٹنہ
کو درست کر کے چند روز فوج شاہی کے آنے تک روکے رہین غرضکہ وہان سے بھاگ کر الہ آباد مین آئے اور بھیم سنگہ شہر مین آکر اوس
ملک پر قابض ہوا بعد چند روزون کے شاہجہان بھی بڑی جماعت سے بنگالے سے آکر وہان پہنچے اور اکثر صوبہ بہار کے جاگیردارون
اور متعین لوگون سے ہمراہی کا اقرار لیا اور اطراف سے قریب چھہ ہزار سوار کے آکر نوکر اونکے ہوے اور سید مبارک قلعہ دار رہتاس نے
باوجود موجودگی سامان اور مضبوطی قلعہ کے قلعہ کو اوسکے سپرد کر دیا اور زمیندار اوجینیا مع اور زمیندارون کے اون کے رفیق ہوے
پھر عبداللہ خان اور راجہ بھیم کو منقلا کر کے الہ آباد کیطرف اور دریا خان کو مع فوج مانک پور کیطرف روانہ کر کے خود پیچھے سے چلے جب عبداللہ خان
گذر چوسا پر پہونچا تو جہانگیر قلی خان پسر خان اعظم کا کہ حاکم جونپور تھا مرزا رستم کے پاس الہ آباد مین بھاگ گیا اور عبداللہ خان پیچھے سے
آکر قصبہ جھوسی مین کہ کنارے گنگا کے مقابل الہ آباد کے واقع ہے اوترا اور بھیم نے الہ آباد سے پانچ کوس پر مقام کیا اور شاہجہان نے جونپور
مین جاکر توقف کیا پھر عبداللہ خان بضرب توپ و تفنگ بڑی بڑی کشتیون پر کہ جنکو نوارہ کہتے ہین اوتر کر باہر الہ آباد کے اوترا اور قلعہ کو
محاصرہ کیا مرزا رستم نے قلعہ کے اندر سے لڑائی شروع کی دونون طرف سے پیام اجل جاری ہوے **اب یہان سے حالات
دکن کے تحریر ہوتے ہین** پہلے لکھا گیا ہے کہ جب عنبر حبشی نے علی شیر نام اپنے وکیل کو مہابت خان کے پاس بھیجکر
عجز و فروتنی ظاہر کی مقصود اوسکا یہ تھا کہ کاروبار مہمات صوبہ دکن میرے تفویض کیے جاوین اور جو کہ اوسکو عادل خان سے منازعت
اور جھگڑا درمیان مین واقع ہوا تھا اسواسطے چاہتا تھا کہ باعانت اور مددگاری بندگان جہانگیری کے اوسپر غالب آوے اسیطرح
عادل خان بھی واسطے دفع فساد اور شر اوسکے کے چاہتا تھا کہ اختیار اوس صوبے کا مجکو ملے آخر تدبیر عادل خان کی غالب آئی اور
مہابت خان عنبر کیطرف سے پہلوتہی کر کے عادل خان کا طرفدار ہوا اور بسبب بر سر راہ ہونے عنبر کے ملا محمد لاری کارپرداز عادل خان
کا اوسکی طرف سے متردد تھا اسواسطے مہابت خان نے کچھ فوج شاہی بھیجی کہ بالاگھاٹ سے جاکر ملا محمد لاری کو ہمراہ برہانپور مین لے آوین
عنبر یہ خبر سنکر متردد ہوا اور نظام الملک کو ساتھ لیکر شہر کھڑکی سے نکلکر موضع قندہار مین کہ بر سر راہ ولایت گولکنڈے کے واقع ہے گیا
اور اہل و عیال کو مع سامان قلعہ دولت آباد مین رکھکر کھڑکی کو خالی کر کے یہ مشہور کیا کہ مین قطب الملک کی سرحد پر جاتا ہون اوس سے
زر مقرری اپنا وصول کرون غرض جب ملا محمد لاری برہانپور مین آیا تو مہابت خان نے شاہ پور تک اوسکا استقبال کیا اور کمال توجہ
اور دلجوئی ظاہر کی اور وہان سے متفق ہو کر شاہزادہ پرویز کی ملازمت مین چلے اور سربلند رائے کو حکومت برہانپور پر چھوڑا اور جادو راے
اور اودی رام کو اوسکا مددگار مقرر کیا اور اوسکے بڑے بیٹے اور بھائی کو بنظر احتیاط اپنے ہمراہ لیا جب ملا محمد شہزادے کی خدمت مین

پہونچا تو یہ بات قرار پائی کہ ملا پانچہزار سوارون سے برہانپور مین رہکر باتفاق سربلند رائے کاروبار کیا کرے اور اوسکا بیٹا امین الدین ہزار سوار سے ہمرکاب رہے اس قرار پر ملا کو رخصت کرکے خلعت و شمشیر مرصع اور اسپ و فیل عنایت کیا اور پچاس ہزار روپیہ مدد خرچ دیے اور محمد امین کو ہمراہ رکہا مہابت خان نے بھی اپنی طرف سے ایکسو دس گھوڑے دو ہاتھی اور ستر ہزار روپیہ نقد اور ایکسو دس تھان عمدہ ملا محمد اور اوسکے پسر اور داماد کو دیے اور اونیسوین خورداد کو تحویل حضرت جہانگیر کا کشمیر مین واقع ہوا اعتقاد خان نے عمدہ چیزین کشمیر کی کہ اس مدت مین جمع کی تہین بطریق پیشکش آگے رکہین وہان معروض ہوا کہ یلنگتوش اوزبک سپہ سالار نذر محمد خان کا چاہتا ہے کہ کابل اور غزنین پر قبضہ کرے اور خانہ زاد خان پسر مہابت خان کا مع امرا مقررہ وہان کے شہر سے نکلکر اونکے مقابلے اور مدافعہ مین مصروف ہے اسواسطے بادشاہ نے غازی بیگ خدمتگار کو ڈاک پر روانہ کیا کہ حقیقت حال سے مطلع ہوکر خبر تحقیق جلد لاوے اور عجیب قصہ یہ ہوا کہ جب عبد العزیز خان نے قلعہ قندہار کو بواسطے نہ پہونچنے کمک کے شاہ عباس کے حوالہ کیا تو حضرت بادشاہ کو یہ بات گران معلوم ہوئی عبد العزیز خان کو حوالہ سید و نام منصبدار کے کرکے فرمایا کہ اسکو [illegible]ت سے سوار کرکے طرف مکہ معظمہ کے روانہ کرے اور پیچھے سے لکھہ بھیجا کہ اوسکو مار ڈالنا وہ راہ مین مارا گیا ساتوین ماہ تیر کو ہمشیرہ قدسیہ حضرت بادشاہ کی آرام بانو بیگم نے عارضہ اسہال سے انتقال کیا بادشاہ انکو بہت چاہتے تھے عمر انکی چالیس برس کی ہوئی اور اسی تاریخ غازی بیگ کی عرضداشت سے معلوم ہوا کہ یلنگتوش نے موضع موارین مقامات غزنین سے ایک قلعہ بناکر اپنے بھانجے کو مع فوج وہان چھوڑا ہے اس جہت سے اکثر امرا وہان کے خانہ زاد خان کے پاس آکر مستغیث ہوے کہ ہم قدیم سے رعیت اور مالگذار حاکم کابل کے ہین یلنگتوش ہمکو مطیع اپنا کیا چاہتا ہے اگر اب آپ اوسکی تعدی دور کرین تو ہم رعیت اور فرمانبردار آپکے ہین ورنہ بضرورت اوس سے ملتجی ہوکر اوزبکون کے ظلم سے محفوظ رہین گے خانہ زاد خان نے ایک فوج واسطے کمک ہزارہ کے روانہ کی یلنگتوش کے بھانجے نے اونسے لڑائی کی اوس جنگ مین اوزبک اکثر مارے گئے اور بہاگے فوج شاہی اوسکے قلعہ کو خاک سے برابر کرکے مظفر اور منصور پھر آئی یلنگتوش نے یہ حال سنکر کمال خجلت سے نذر محمد خان بھائی امام قلی خان والی توران سے عرض کی کہ مجکو کابل تک جانیکی اجازت ہو تا اس لوٹ و غارتگری مین شرمندگی اپنی شکست کی دور کرون اول تو نذر محمد خان اور اکثر امرای توران نے یہ بات ناپسند کی لیکن اوسنے بار بار عرض کرنے سے اجازت لیکر مع دس ہزار سوار اوزبک اور المانچی کے قصد کابل کیطرف کا کیا خانہ زاد خان نے اوسکا آنا سنکر تہانون سے لوگ بلاکر سامان جنگ مرتب کیا اور سب دلتخواہان شاہی لڑائی پر مستعد ہوے اور جب دلاوران بادشاہی نے موضع شیرگڈہ مین کہ دس کوس پر غزنین سے ہے لشکر اقبال کو آراستہ کیا اور وہان سے مع سامان جنگ آگے بڑھے تو خانہ زاد خان مع اکثر منصبدارون اپنے باپ کے غول مین کہڑا ہوا اور مبارز خان امیر افغانان اور سید حاجی اور دوسرے دلاور ہراول مین مقرر ہوے اور اسی طرح جرنغار و برنغار مرتب کرکے خداوند کریم سے خواہان نصرت و فیروزی کے ہوے اور چونکہ سنا گیا تھا کہ لشکر اوزبک غزنین سے تین کوس پر ہے تو بادشاہی فوج کو یقین تھا کہ شاید کل کو مقابلہ ہو اتفاقاً جبکہ یہ تین کوس شیرگڈہ سے بڑھے تو قراول لشکر اوزبکون کے نمودار ہوے ادہر سے بھی بادشاہی قراولون نے آگے بڑہکر لڑائی شروع کی اور لشکر بادشاہی مع توپخانہ اور ہاتھیون کے آہستہ آہستہ بان مارتے ہوے بڑھے اوسوقت یلنگتوش پیچھے ایک ٹیکرے کے کمین گاہ مین مستعد ہوکر پوشیدہ ہوا تھا اس ارادے سے کہ جب لشکر شاہی تھکا ہوا راہ کا یہان پر پہونچے تو مین ایکبار کمین گاہ سے نکلکر اوسپر حملہ کرونگا لیکن مبارز خان سردار ہراول نے اوسکو کمین گاہ مین دیکھکر ایک جماعت کو اپنے قراولون کی مدد پر بھیجا مخالفون نے اپنا آدمی بھیجکر یلنگتوش کو اطلاع کی کہ فوج جہانگیری آپہونچی اس حال مین فاصلہ کچھہ تھوڑا رہا تھا کہ سپاہ غنیم نمایان ہوئی اوسنے اپنی سپاہ کے کئی غول کیے تھے ایک فوج اوسکی ہراول لشکر شاہی سے مقابل ہوئی اور خود وہ مع اور فوج کے ایک گول کے فاصلے پر کہڑا ہوا چونکہ غنیم کی

جماعت ہراول شاہی سے زیادہ تھی اسواسطے غول سے کچھ لوگ جلد بڑھ کر ہراول کی مدد کو پونہچے اور اول توپ و تفنگ مارین اور
پھر جنگی ہاتھی دوڑا کر لڑائی کی اور سررشتہ جنگ کا دراز ہوا اوس موقت پلنگتوس اپنے لشکر کی مدد کو آیا اور باوجود اسکے اوس سے کچھ نہ بنا
اور بھاگ نکلا دلاوران لشکر شاہی نے تعاقب کرکے پکڑنے اور مارنے مین دریغ نکیا اور مخالفون کو قلعہ حماو تک کہ وہان سے چھہ کوس تھا
بھگایا قریب تین سو اوزبک کے مارے گئے اور ہزار گھوڑے اور بہت ہتھیار اون کے دولتخواہون کے ہاتھ آئے از عنایت آلہی سے فتح عظیم
حاصل ہوئی جب یہ خوشخبری جناب بادشاہ نے سنی تو جن لوگون سے اس لڑائی مین دولتخواہی اور ترددات مردانہ ہوے تھے اونکو حسب مراتب
عنایات شاہانہ سے سربلند و کامیاب کیا پلنگتوس قوم اوزبک کا تھا اوس زبان مین پلنگ برہنہ اور توس سینہ کو کہتے ہین یعنی وہ لڑائی
مین سینہ کھولے لڑتا تھا اور اکثر وہ غزنین اور قندہار کے درمیان رہا کرتا ہے اور مکرر خراسان مین آکر اوسنے کار سپاہیانہ کیا ہے پھر بعد اس کے
عرضی فاضل خان واقعہ نویس دکن کی آئی کہ ملا محمد لاری جب برہانپور مین آیا اور بادشاہی لوگ انتظام صوبہ دکن سے مطمئن ہوے
تو شاہزادہ پرویز مع مہابت خان اور باقی امرا کے صوبہ بہار اور بنگالہ کیطرف تشریف فرما ہوے اور جنت مکانی کی طرف سے کلی اطمینان
نہ تھا اور داراب بیٹا اوسکا شاہجہان کی خدمت مین تھا اسواسطے اوسکو بصلاح دولت خواہون کے نظر بند رکھتے تھے اور مقرر کیا تھا کہ
قریب خیمہ شہزادہ کے اوسکا دیرہ کھڑا کیا کرین اور یہ دختر اوسکی جانا بیگم کہ شاہزادہ دانیال کے نکاح مین تھی اوسکے ہمراہ رہا کرے اور معتبر لوگ
بادشاہی اوسکی محافظت مین ہون پھر کچھ لوگون کو خانخانان کے گھر واسطے ضبطی سامان اور پکڑنے فہیم کے بھیجا یہ فہیم بڑا معتبر غلام خانخانان
کا تھا اور شجاعت اور عقل رسا رکھتا تھا اوسنے گرفتار ہونا بیغیرتی جانکر مع اپنے پسر اور چند نوکرون کے مقابلہ کیا اور آبرو کے بدلے جان دی
اور انھین دنون افضل خان دیوان شاہجہان کا کہ بیجاپور مین رہگیا تھا درگاہ شاہی مین آکر دولت زمین بوس سے مشرف ہوا بصد عنایات
بادشاہی کامیاب ہوا اور قریب اسکے خبر قصہ لڑائی دو شہزادونکی آپس مین معروض ہوئی تفصیل اوسکی یہ ہے کہ جب شاہزادہ پرویز اور مہابت خان
قریب الہ آباد کے پونہچے تو عبداللہ خان محاصرہ قلعہ کا چھوڑ کر پھر طرف جھوسی کے لوٹ گیا اور چونکہ دریا خان نے دریا کے گھاٹون پر
فوجین ڈال کر بندوبست قرار واقعی کیا تھا اور کشتیان اپنی طرف کھینچ لی تھین اسواسطے چند روز لشکر شاہی کو اوترنے مین توقف ہوا اور شاہزادہ
اور مہابت خان کنارے دریا کے مع لشکر شاہی کے پڑے رہے آخر قریب کے زمیندارون نے اطراف سے تیس کشتیان بہم پونہچا کر
واسطے لشکر کے پل باندھا اور جب تک دریا خان مطلع ہوکر روکے لشکر بادشاہی پار اوتر گیا لاچار دریا خان نے وہان توقف مناسب نسمجھکر
جونپور کیطرف راہ لی اور عبداللہ خان اور راجہ بھیم بھی جونپور کو گئے اور شاہجہان سے بنارس جانے کو التماس کیا شاہجہان نے بیگمات کو
قلعہ رہتاس مین کہ مضبوط اور بلند تر تھا روانہ کرکے بنارس کیطرف کوچ کیا اور بنارس مین جاکر گنگا اوترکے لونس ندی پر مقام کیا شاہزادہ پرویز
اور مہابت خان بھی پیچھے سے جب موضع دمدمہ مین پونہچے تو آقا محمد زمان طہرانی کو کچھ فوج سے وہان چھوڑ کر پار گنگا کے اوترے اور چاہا
کہ ہم بھی پار دریاے لونس کے اوترکر شاہجہان سے مقابلہ کرین اودہر سے بیرم بیگ مخاطب خان دوران حسب ارشاد شاہجہان کے
گنگا اوترکر آقا محمد زمان سے لڑنے آیا اور محمد زمان اوسکے آنے سے ہٹ کر جھوسی پر آپڑا خان دوران غرور سے وہان بھی اوسکے پیچھے
گیا آخر محمد زمان نے خان دوران سے لڑائی کی اور خوب مردانہ کام ظاہر کیے لیکن خان دوران بعد بھاگ جانے اپنی سپاہ کے تنہا میدان
مین کھڑا رہا اور ہر طرف حملے کرتا تھا یہان تک کہ نمک خواران شاہی کے ہاتھ سے مارا گیا لوگون نے اوسکا سر کاٹ کر شہزادہ پرویز کے
روبرو بھیجا اور جو انھین دنون رستم خان کہ اول نوکر شاہجہان کا تھا اور شہزادہ پرویز سے آکر مل گیا تھا اوسکا سر دیکھکر بولا کہ خوب ہوا
جو نمک حرام مارا گیا اوسیجگہ جہانگیر قلی خان پسر اعظم خان کا حاضر تھا کہنے لگا اسکو نمکحرام نکہنا چاہیے اس سے زیادہ کون نمک حلال ہوگا کہ اپنے آقا
کے واسطے اپنی جان فدا کی اس سے زیادہ کیا کرتا دیکھو یہ بھی اسکا سر سب سرون سے بلند ہے شاہزادہ پرویز خان دوران کے مارے جانے

کمال خوش ہوے اور محمد زمان کو بہت انعام و آفرین کیا بعد اسکے شاہجہان نے اپنے افسرون سے مشورت کی تو لشکرون نے مثل ابراہیم وغیرہ کے صلاح صف جنگ کی دی مگر عبد اللہ خان ہرگز اس بات پر راضی نہوا اور بولا کہ لشکر بادشاہی کمین ہماری سپاہ سے زیادہ ہی قریب چالیس ہزار سوار کے ہے اور آپ کا لشکر مع نوکران قدیم و جدید کل ساٹھ ہزار نہین بہتری صلاح یہ ہی کہ فوج جہانگیری کو یہین چھوڑ کر براہ اودہ و لکھنؤ آپ دہلی کی طرف تشریف لیجائیں جب یہ سب اوس طرف آوینگے تو پھر ہم دکن کیطرف چلے جاوینگے آخر لشکر شاہی لاچار ہو کر صلح پر راضی ہوگا اور اگر صلح پر آمادہ نہون تو پھر بمقتضاے وقت کے جو پیش آوے کیا جاویگا شاہجہان نے بحکم غیرت اور شجاعت کے یہ بات نہ مانی اور لڑائی پر مستعد ہو کر سوار ہوے اور فوج آراستہ کرنے لگے اور غول اپنا قائم کر کے برنغار مین عبد اللہ خان کو اور جرنغار مین نصرت خان کو اور ہراول مین راجہ بھیم کو اور دہنے ہاتھ پر راجہ دریا خان کو ساتھ ایک جماعت افغانون کے اور بائین طرف بہار سنگھ وغیرہ بیران رسنگدیو کو تجویز کر کے التمش مین شجاعت خان اور شیر بہادر مخاطب بشیر خواجہ کو مقرر کیا اور رومی خان میر آتش نے توپخانے کو آگے بڑھایا ادہر سے شہزادہ پرویز اور مہابت خان بھی جلد فوج آراستہ کر کے مقابلے مین آلئے اوس وقت بادشاہی فوج اسقدر کثیر تھی کہ تین طرف سے شاہجہان کی سپاہ کو گھیر لیا رومی خان نے ہرچند مخالفونکی طرفسے توپخانہ بڑھا کر گولے مارے لیکن تقدیر سے کوئی گولہ کسیکے نہ لگا اور توپین گرم ہو کر بیکار ہوگئین اور جب شاہجہان کی فوج ہراول اور اونکے توپخانے مین فرق زیادہ ہوا تو سپاہ اقبالمند جہانگیری توپخانے پر باتردد حملہ آور ہوئی توپخانے والے اونکی تاب نہ لاسکے میدان سے بھاگ گئے سب توپخانہ قبضۂ مردمان شاہی مین آگیا یہ حال دیکھکر دریا خان افغان کہ ہراول کے سیدہے ہاتھ پر کھڑا تھا بے لڑے بھاگا اور اوسکے بھاگنے سے اولٹے ہاتھ والے بھی بھاگے اوسوقت راجہ بھیم نے کثرت فوج شاہی پر نظر کر کے بمقتضاے جرات مع چند قدیمی راجپوتون کے لشکر قلب بادشاہی پر حملہ کیا اور خوب تلوارین مارین یہان تک کہ جتا جوت نامی ایک بڑا ہاتھی کہ فوج کے آگے تھا تیر و تفنگ کے زخمون سے مارا گیا اور بھیم اوسیطرح مع راجپوتان جان نثار میدان مین ثابت قدم رہا لیکن جو عمدہ دلاوران فوج گرد شہزادہ پرویز اور مہابت خان کے کھڑے ہوے تھے اونھون نے نکلکر راجہ بھیم اور اون راجپوتون کا کام تمام کیا اور جبتک اپنی جان نثار کی لڑتا رہا اور بھیم راٹھور اور بیر بھی راج اور اکھیراج راٹھور ہمراہ اور چند دلاورون کے زخمی ہو کر میدان مین رہے بسبب مارے جانے راجہ بھیم کے اور شکست کھانے فوج ہراول کے شجاعت خان بھی کہ فوج التمش مین تھا بھاگا لیکن شیر خواجہ سردار فوج التمش کا ثابت قدم ہو کر آپ لڑتا لڑتا کام آگیا بعد منہزم ہونے ان جماعتون کے جب نوبت جنگ اوپر فوج غول شاہجہان کے پونہچی تو جرنغار والے بھی کہ افسر اونکا نصرت خان تھا تاب ثبات قدمی نہ لاسکے اور بھاگ گئے لیکن شاہجہان اور عبد اللہ خان برنغار مین تھوڑے لوگون سے کہ قریب پانسو کے تھے مردانہ وار ثابت قدم رہے اور دلاورون کو ترغیب لڑائی کی کرتے تھے یہان تک کہ ان مین سے بھی اکثر زخمی اور قتل ہوے اوسوقت میدان مین سوا ہاتھیون نشان اور توغ اور نوبت خانہ اور عبد العزیز خان کے کہ سیدھے ہاتھ پر کچھ فاصلے سے تھا کوئی نظر نہین آتا تھا اوس وقت ایک تیر خاص چلتے پر لگا لیکن اللہ تعالے نے واسطے مصلحت اپنی مخلوق کے شاہجہان کو بچالیا اور شیخ تاج الدین کے خلیفہ حضرت شیخ باقی باللہ صاحب اوس وقت شاہجہان کے پاس کھڑے ہوے تھے ایک تیر ایسا گال پر لگا کہ پیچھے سے نکل گیا تو اوسوقت شاہجہان نے عبد اللہ خان سے کہلا بھیجا کہ اب وقت بہت نازک ہے تم پوچھا اسوقت یہی مناسب ہی کہ انھین تھوڑے لوگون سے ملکر بتوکل کرم الٰہی لشکر قلب بادشاہی پر حملہ آور ہون تا جو کچھ کہ لکھا تقدیر کا ہی ظہور مین آوے عبد اللہ خان نے پاس آکر عرض کی کہ کام ہاتھ سے نکل گیا ہی اب کچھ حملے اور کوشش پر اثر مرتب نہین ہوگا سعی بیفائدہ ہی اگلے بادشاہ امیر تیمور اور بابر شاہ کو ابتداء سلطنت مین ایسے اتفاق بارہا پیش آئے ہین اور ایسی سخت آفتون مین پہلے کبھر اپنے میدان سے لوٹ گئے ہین اور سپاہی دشمن پر نظر نہین کی اسی سبب سے

ان عالی مرتبون کو پونہچے ہین پھر اور لوگ اوس وقت شاہجہان کے پاس تھے اونہون نے بے ادبانہ باگ گھوڑے کی پکڑکر وہان سے
ہٹایا پھر لشکر جہانگیری نے اونکے خیمون مین آکر مال و اسباب تاخت و تاراج کیا اور اسقدر غنیمت کو غنیمت جانکر پیچھا کرنے سے باز رہے وہان سے
شاہجہان چار کوچ مین قلعۂ رہتاس مین پونہچا اور تین دن وہان رہکر سامان قلعہ داری کا جمع کیا اور سلطان مراد بخش کو کہ انہین دنون پیدا
ہوے تھے وہین قلعہ مین چھوڑکر ہمراہ اور شہزادون اور اہل حرم کے پٹنہ اور بہار کیطرف روانہ ہوے جب یہ خبر فتح مسامع قدسیہ شاہی
مین پونہچی تو مہابت خان کو خطاب خانخانان سپہ سالار کا عنایت فرماکر منصب ہفت ہزاری ذات اور ہفت ہزار سوار کا بقرار دو اسپہ اور سہ اسپہ
کے ممتاز و سربلند کیا اور تمن اور توغ سواے اسکے بخشش فرمایا اب یہان پھر کچھہ حالات دکن کے لکھے جاتے
ہین کہ جب عنبر سرحد ملک قطب الملک مین پونہچا تو مبلغ مقرر کہ ہر سال وہان سے واسطے خرچ سپاہ کے لیا آتا تھا اور دوبارہ سے مدد پایا تھا
طلب کیا پھر از سر نو اوس سے قول و قرار کرکے طرف ولایت بندر کے گیا اور عادل خان کے لوگون پر کہ وہان کی حفاظت پر تھے وقت غفلت
مین دوڑ مارکر بندر کو خوب لوٹا اور چونکہ عادل خان نے اکثر اپنی عمدہ سپاہ ملا لاری کے ہمراہ روانہ بطرف برہانپور کی تھی اور اوس وقت
اوسقدر فوج کہ عنبر کا تدارک کرے پاس موجود نرکھتا تھا لاچار صلاح وقت پر نظر کرکے اپنے بچاو اور حفظ ناموس کو قلعہ بیجاپور مین متحصن ہوا
اور بروج و فصیل کو سامان جنگ سے آراستہ کرکے ملا محمد لاری کو مع فوج برہانپور سے طلب کیا اور صوبہ مذکور کے متصدیان بادشاہی کو
لکھہ بھیجا کہ حقیقت میرے اخلاص اور دولت خواہی کی تم سب پر روشن ہے کہ مین آپ کو متعلقان جہانگیری سے گنتا ہون ان دنون عنبر نے
مجھسے یہ گستاخی اور شرارت کی ہے تو امیدوار ہون کہ سب دولتخواہان جہانگیری کہ اوس صوبہ مین ہین واسطے میری کمک کے آوین تا اس
نالائق غلام کو سزا قرار واقعی دون اور جسوقت سے کہ مہابت خان ہمرکاب شہزادہ پرویز کے الہ آباد کیطرف روانہ ہوے تھے تو سربلند راے
کو حکومت برہانپور کی سپرد کرکے حکم کیا تھا کہ ہر کام بصلاح ملا لاری کے کرنا اور انتظام دکن کے کسی کام مین انکے خلاف نہ کرنا
جب ملا لاری اونکے لیجانے کو بہت بجد ہوا اور تین لاکھہ ہون کہ قریب بارہ ہزار روپیہ کے ہوتے ہین بادشاہی لوگون کو بطریق مدد خرچ
لشکر کے دیے اور عادل خان کی تحریر بطلب کمک مہابت خان کو پونہچی تو مہابت خان نے بھی اس بات کو تجویز کرکے افسران متعینہ دکن کو
لکھہ بھیجا کہ بلا توقف تم ملا لاری کے ساتھہ عادل خان کی کمک کو جاو سو بموجب اس حکم کے سربلند راے تھوڑی سپاہ سے برہانپور مین رہا
اور لشکر خان اور مرزا منوچہر اور خنجر خان حاکم احمد نگر اور جان سپار خان حاکم بیر اور رضوی خان اور ترکمان خان اور عقیدت خان بخشی
اور اسد خان اور عزیز اللہ خان اور جادو راے اور اودا جی رام اور تمام امرا و منصبدارون کو کہ دکن مین متعین تھے ملا لاری
کے ساتھہ عادل خان کی کمک کو واسطے استقبال عنبر کے رخصت کیا عنبر نے حال آمد لشکر جہانگیری کا سنکر بادشاہی لوگون کو خطوط بھیجے
کہ مین بھی غلامان درگاہ سے ہون حق شاہی مین مجھسے کوئی قصور سرزد نہین ہوا تم سب کسواسطے میری خرابی پر متوجہ ہوتے ہو اور عادلخان
کی طلب اور ملا لاری کے کہنے سے مجھکو کیون خانہ خراب کرتے ہو مجھکو عادل خان سے جھگڑا ایک ضلع پر ہے کہ وہ پہلے نظام الملک کا تھا
اور اب اسنے تصرف کیا ہے اور اگرچہ بندگان جہانگیری سے ہے تو مین بھی غلامی سے باہر نہین ہون جو کچھہ تقدیر مین ہے ظاہر ہو جاوے
لیکن بادشاہی امیرون نے اوسکی اس تحریر پر کچھہ خیال نکیا کوچ در کوچ اوسکی طرف بڑھے چلے آئے اور جسقدر عنبر نے لاچاری اور
زاری کی انکی طرف سے اوسکے حق مین سختی اور شدت وقوع مین آئی اسواسطے وہ لاچار ہوکر حدود بیجاپور سے اوٹھکر اپنے ملک کو چلا گیا
اور جب یہ فوج قریب عنبر کے پونہچی تو وہ چاپلوسی اور عجز و الحاح سے اپنے کو بچاکر منتظر فرصت کا رہا کہ موقع پاکر جنگ کرے لیکن
ملا لاری مع سپاہ شاہی اوسکے درپے تھے ذرا فرصت نہ لینے دیتے تھے آخر ان لوگون نے اوسکے عجز و مدارا پر حمل اوسکی لاچاری
اور مغلوبی سے کرکے اوسکی طرف سے غافل ہوے اور جانا کہ یہ ہمسے نہ لڑیگا اور جب عنبر کمال لاچار رہا تو ایک وقت فرصت کا پاکر

کہ لشکر بادشاہی غافل تھا ایکبارگی عادل خان کے لوگون پر گرا اور ایسی سخت لڑائی اوسنے واقع ہوئی کہ ملا محمد لاری سردار لشکر مارا گیا
اور عادلخان کی سپاہ اوسکے مارے جانے سے متفرق ہوگئی اور جادو راء اور اوداجی رام یہ دیکھکر دم بخود ہوگئے ہرگز ہاتھ
لڑائی پر نہ بڑھایا بلکہ میدان سے بھاگ گئے عنبر کامیاب ہوا اور اخلاص خان وغیرہ پچیس امیر انکو عادل خان کے کہ اوسکے مدار دولت
تھے پکڑلیا اور ان مین سے کہ فرہاد خان کے خون کا پیاسا تھا اوسکو قتل کرکے اورونکو قید مین رکھا اور لشکر جہانگیری سے لشکر خان
اور میرزا منوچہر اور عقیدت خان گرفتار ہوے اور خنجر خان نے بھاگ کر اپنے آپ کو احمدنگر مین پونہچا کر قلعہ برکو سامان جنگ سے مرتب کیا
باقی جو اور لوگ لشکر شاہی کے اس آفت سے محفوظ رہے کچھہ احمدنگر گئے اور کچھہ برہانپور مین آئے اور جب عنبر کی ایسی مراد برآئی کہ
کبھی اوسکے خیال مین نگذری تھی تو ان لوگون کو پابجولان کرکے واسطے قید کے دولت آباد مین بھیجا اور آپ احمدنگر کو جاکر محاصرہ کیا
لیکن جب وہان کچھہ کام نہ آیا تو کچھہ لوگون کو گرداگرد اس قلعہ کے چھوڑکر خود بطرف بیجاپور چلا عادل خان پھر قلعہ مین پناہ گیر ہوا اور
عنبر اوسکے تمام ملک اور کچھہ پرگنات شاہی پر بھی کہ بالاگھاٹ کیطرف تھا قابض و متصرف ہوا اور خوب لشکر جمع کیا پھر قلعہ شولاپور کو
کہ ہمیشہ اوسپر عادل خان اور نظام الملک مین نزاع رہتی تھی جاکر محاصرہ کیا اور یاقوت خان کو ایک بڑی فوج دیکر برہانپور بھیجا اور توپ
ملک میدان نام کو دولت آباد سے منگواکر شولاپور کو بزور بازو فتح کیا یہ خبر وحشت اثر سنکر خاطر شریف حضرت بادشاہ کی بہت قرین ملال
و کدورت کے ہوئی اسی درمیان مین مکتوب نذر محمد خان والی بلخ اس مضمون کا ملاحظہ مین گذرا کہ مین آپکو بجاے پدر اور ولی النعمت
اپنے کے جانتا ہون ملنگیوس بے اجازت میرے مصدر اس گستاخی و شرارت کا ہوا ہے الحمد للہ کہ اوسکو خوب گوشمالی ہوگئی لیکن اب کہ
عداوت اور غبار درمیان لشکر کابل اور سپاہ بلخ کے واقع ہوگیا ہے امیدوار ہون کہ خانہ زاد خان کو حکومت کابل سے موقوف کرکے
اوسکی جگہہ اور کوئی یہان مقرر فرماوین چونکہ حاجت روائی امیدوارونکی شیوۂ پسندیدہ ہے اسواسطے صوبۂ کابل کو مدار المہام خواجہ ابو الحسن کے
سپرد کیا اور احسن اللہ پسر خواجہ مذکور کو بوکالت پدر حاکم کابل مقرر کیا اور حکم ہوا کہ پانچہزار سوار خواجہ کو بضابطۂ دو اسپہ اور سہ اسپہ تنخواہ دین
اور احسن اللہ کو منصب ڈیڑہ ہزاری ذات اور آٹھہ ہزار سوار اور خطاب ظفر خانی اور عنایت علم سے ممتاز فرماکر خلعت با شمشیر اور خنجر مرصع
اور فیل سے مشمول عنایات بیکران کیا اور حکم ہوا کہ خانہ زاد خان روانہ بارگاہ ہو اور جو اس اثنا مین موسم جاڑے کا شروع ہوا اور
بہار یعنی کشمیر کی تمام ہوئی تو اس وجہ سے چھبیسوین تاریخ شہریور کو رایات اقبال طرف لاہور کے بلند ہوے اور نیک ساعت مین وہ شہر قدوم
میمنت لزوم شاہی سے بہرہ اندوز ہوا وہان صادق خان کو صوبہ داری پنجاب سے موقوف کرکے اوسکی جگہہ رکن السلطنت آصف خان کو
مقرر کیا پھر طرف ہرن منارہ کے کہ خاص شکارگاہ تھی توجہ فرمائی اور اوسی تاریخ خانہ زاد خان نے کابل سے آکر آستانہ بوسی حاصل کی
اور جب خاطر اقدس شکار سے فارغ ہوئی تو پھر لاہور مین معاودت فرمائی وہان عرضداشت مہابت خان کی آئی کہ شاہجہان ملک پٹنہ
اور بہار سے نکلکر طرف ولایت بنگالے کے گئے اور شاہزادہ پرویز مع افواج نصرت امواج صوبۂ بہار مین داخل ہوے اور سابق مین
لکھا گیا ہے کہ شاہجہان نے داراب خان پسر خانخانان کو قسم لیکر حاکم بنگالہ کیا تھا اور بنظر احتیاط اوسکی ایک زوجہ اور ایک پسر اور ایک
بھتیجے کو اپنے ہمراہ رکھا تھا اور بعد جنگ دریاے ٹونس کے اون سبکو قلعہ رہتاس مین چھوڑکر داراب خان کو لکھا کہ خود آکر موضع گڑہی
مین میری ملازمت کرے داراب خان نے اپنی کج فہمی اور بدخوئی سے صورت حال کو بطور دیگر سمجھکر عرضی لکھہ بھیجی کہ زمیندارون نے متفق ہوکر
مجکو گھیرا ہے اس جہت سے مین حاضر خدمت نہین ہوسکتا جب شاہجہان داراب خان کے آنے سے مایوس ہوے اور مرد میدان طلب بھی
پاس نرہے تھے تو لاچار ہوکر پسر داراب خان کو عبد اللہ خان کے حوالے کیا اور سامان اور محلون کو ہمراہ لیکر جس راہ سے کہ دکن سے
آئے تھے پھر اوسی راہ سے طرف دکن کے کوچ کیا اور جب داراب سے یہ نالائقی ظہور مین آئی تو عبد اللہ خان نے اوسکے جوان بیٹے کو

قتل کیا پھر شاہزادہ پرویز نے صوبہ بنگالہ کو مہابت خان اور اونکے لڑکے کی جاگیر مین دیکر جہان سے معاودت فرمائی اور زمینداران بنگالہ کو
حکم کیا کہ داراب کے محاصرے سے دست بردار ہون تا وہ ملازمت مین حاضر ہووے آخر وہ آکر مہابت خان سے ملا جب حضرت شاہ نے
سنا کہ داراب مہابت خان کے پاس آگیا ہی تو فرمان بھیجا کہ اوسکے زندہ رکھنے مین کیا فائدہ ہی چاہیے کہ بعد پہونچنے فرمان کے اوسکا سر
درگاہ شاہی مین روانہ کرو چنانچہ مہابت خان نے فرمان شاہی کی تعمیل کی پھر خانہ زاد خان کو خلعت خاص اور خنجر مرصع مع پھول کٹار
اور خاصہ گھوڑا مرحمت فرماکر واسطے صوبہ داری بنگالہ کے رخصت کیا بعد اسکے فرمان جہان مطاع واسطے طلب عبد الرحیم کے کہ جو بخطاب
خانان خانان سے مشہور تھا صادر ہوا چونکہ صوبہ دکن مین فساد عظیم برپا تھا اور اکثر سردار گرفتار ہو کر قلعہ دولت آباد مین قید تھے اور شاہجہان
پھر بنگالہ سے طرف دکن کے لوٹا تھا اسواسطے بارگاہ شاہی سے مخلص خان جلدتر طرف شہزادہ پرویز کے بھیجا گیا کہ وہ سکو ہمراہ لیکے
دکن کیطرف روانہ کرین اور مقرب خان کو موقوف کرکے قاسم خان کو اوسکی جگہ حکومت آگرہ کا خلعت بخشا اوسی تاریخ عرضی
دکن کی برہان پور سے آئی کہ یاقوت خان حبشی دس ہزار سوار سے موضع ملکاپور مین کہ شہر سے ۲۰ کوس ہی آگیا ہی اور شہر سے
بقصد مقابلہ شہر سے باہر نکلا ہی اسواسطے فرمان بتاکید تمام روانہ ہوا کہ ہرگز نہ پہونچے مدد کے اوسکے مقابلہ کہ جلدی کر کے
سامان جنگ بہم پہونچا کر کمک کے آنے تک شہر مین رہے اور پھر ماہ اسفندار مذ سنہ اکہتر اتیس ہجری مین رایات اقبال بادشاہی طرف
کشمیر کے روانہ ہوے شروع اس سال مین شاہ جہان درمیان ملک دکن کے پھر داخل ہوا اور عنبر نے بعد ادا کے رسوم خیر خواہی
خوشی شاہجہان کے ایک لشکر با فسری یاقوت خان برہان پور کیطرف بھیجا کہ جاکر اوس طرف کو تاراج کرین اور شاہجہان کو لکھ بھیجا کہ آپ بھی
جلدتر اوس طرف پہونچین شاہ جہان نے اوس طرف متوجہ ہو کر دیول گانون مین مقام کیا اور عبد اللہ خان اور محمد تقی مخاطب بشاہ قلی خان
کے ہمراہ ایک فوج کے اوس طرف بھیجا کہ یاقوت خان کے ہمراہ ہو کر برہانپور کو محاصرہ کرین اور بعد اسکے خود بھی آکر لال باغ مین کہ شہر کے
قریب تھا ڈیرہ کیا راو رتن وغیرہ بندگان بادشاہی کہ قلعہ مین تھے شہر کو خوب مضبوط کر کے حفاظت مین ساعی ہوے شاہجہان نے حکم دیا
کہ ایکطرف سے عبد اللہ خان اور دوسری طرف سے شاہ قلی خان قلعہ پر حملہ کرین قضارا بعد ہر عبد اللہ خان تھا اوس طرف غنیم حملہ آور ہوئے
اور لڑائی سخت واقع ہوئی اور دوسری طرف سے شاہ قلیخان اور جان نثار خان نے دیوار قلعہ کو توڑ کر غنیمون کو سامنے سے ہٹا دیا
اور اندر گھس آئے اوسوقت سربلند رائے چند اپنے لوگون کو عبد اللہ خان کے مقابل چھوڑ کر خود شاہ قلی خان پر آیا اور جو اوس وقت
اکثر طامع لوٹ کے بازار اور کوچون مین متفرق ہو گئے تھے اور شاہ قلی خان تھوڑے لوگون سے قلعہ کے روبرو میدان مین قدم ہمت
روکے ہوے تھا سربلند رائے کے مقابل ہوا اس جنگ مین اکثر بندگان شاہی کہ سربلند رائے کے ساتھ تھے مارے گئے پھر شاہ قلی خان نے
قلعہ مین گھسکر دروازہ بند کر لیا لیکن سربلند رائے نے ایسا اوسکو سخت گھیرا کہ شاہ قلی خان گھبرا کر بعد قول وقرار کے اوس سے آملا جب
شاہجہان نے یہ سنا تو دوبارہ فوج آراستہ کرکے یورش کا حکم دیا اور ہرچند کوشش عمل مین آئی لیکن کچھ فائدہ مترتب نہوا اور معتبر لوگون مین سے
شاہ بیگ خان اور سر انداز خان اور سید شاہ محمد کام آئے تیسری بار شاہجہان نے خود سوار ہو کر یورش کا حکم کیا اس مرتبہ دلاوران لشکر شاہی
نے اول مرتبہ سے زیادہ کوشش کی اور فوج شاہی سے کہ اندر قلعہ کے تھی بودنخان مع اپنے چند قریبون کے اور بابا میرک داماد
لشکر خان کا اور بہت راجپوت اور راو رتن شاہ جہان کے لوگون کے ہاتھون سے مارے گئے اور کام اہل قلعہ پر تنگ ہوا اور اتفاقا
ایک گولی سید جعفر کی گردن پر پھسلتی ہوئی لگی وہ گھبرا کر پیچھے لوٹا اوسکو پیچھے پھرتے ہوے دیکھکر اکثر دکھنی مضطرب ہو کر بھاگ گئے
لیکن اوسیوقت خبر آئی کہ شاہزادہ پرویز مع مہابت خان سپہ سالار اور افواج شاہی کے بنگالے سے آپہونچے کنارے نربدا کے اوترے
ہوے ہین اسواسطے لاچار وہان سے شاہ جہان نے محاصرہ چھوڑ کر بالا گھاٹ کیطرف کوچ کیا اوس وقت عبد اللہ خان شاہجہان سے

الگ ہوکر اندور مین بیٹھ رہا اور نصرت خان بھی جدا ہوکر نظام الملک کے پاس چلاگیا اور اسی سال مین میرزا کوکلتاش خان اعظم نے وفات پائی اسکا باپ معززان غزنین سے تھا اور اسکی والدہ نے حضرت اکبر بادشاہ کو دودھ پلایا تھا اور جناب عرش آشیانی انار اللہ برہانہ اس لحاظ سے میرزا کو بہت عزیز رکھتے تھے اور بڑا امیر کیا تھا اور اوسکے فرزندون کے طرح طرح کے ناز اوٹھاتے تھے فن سیر اور تاریخ وشاعری تحریر مانویسی تقریر مین بیبدل تھا نستعلیق مین شاگرد میرزا باقر پسر ملا میر علی کا تھا مگر علم عربی سے ناواقف تھا یہ رباعی اوسکی ہی رباعی
عشق آمد واز جنون بروں شدم کرد + وارستہ ز صحبت خود مندم کرد + آزاد ز مذہب و دانش گشتم + تا سلسلہ زلف سلیم کرد +
وفات اس خان اعظم کی احمد آباد گجرات مین ہوئی لیکن اوسکی لاش کو دہلی مین لاکر قریب روضۂ حضرت سلطان المشائخ جناب نظام الدین علیہ الرحمۃ کے اوسکے باپ کی قبر کے پاس دفن کیا اور جب خان اعظم راہی ملک بقا کا ہوا تو بادشاہ نے داور بخش کو حضور مین طلب فرما کر خانجہان کو صوبہ دار گجرات کا کیا اور حکم ہوا کہ جلد آگرے سے طرف احمد آباد گجرات کے جاکر بخوبی حفاظت اوس ملک مین سعی و کوشش کرے +

بیسوان جشن نوروز کا جلوس مبارک سے

روز مبارک شنبہ دسوین جمادی الثانی سنہ ایکہزار چونتیس ہجری مین آفتاب جہان تاب نے اپنے نور سے برج حمل کو منور کیا اور بیسوان سال جلوس اشرف کا شروع ہوا دامن کوہ بہنر مین سائتہ سیر شکار کے مشغول ہوئے اور ایک سو اکاون ۱۵۱ مینڈھے کوہی تیر و بندوق سے شکار کیے اور مقام جنگر ہٹی مین جشن نے شرف آرایش پائی بہنر سے اس منزل تک سیر عمدہ لالہ زار تھی جو اس موسم مین کوتل پیر پنجال برف سے مالامال ہوتا ہے اور سوارونکو اودھر سے گذر دشوار ہوتا ہے اسواسطے عبور لشکر شاہی کا کروہ پونچھ سے واقع ہوا یہان ان کوہستان مین نارنگیان بہت ہوتی ہین دو تین سال تک درختون مین برابر پھلی رہتی ہین اور مشہور ہے کہ قریب ہزار نارنگیون کے ایک درخت مین آتی ہین انھین دنون مین ابوطالب پسر آصف خان بہ نیابت پدر خود حاکم لاہور کا ہوکر اوس طرف رخصت ہوا اور سید عاشق پسر سردار خان بھی واسطے بند و بست کوہستان شمالی پنجاب کے عہدۂ پدر اپنے پر سرفراز ہوا اور خطاب کامگار اور منصب چارصدی اور ڈیڑہ سو سوار سے ممتاز ہوا جمعہ اونتیسوین کو مقام نور آباد واقع کنارۂ دریاے بہٹ کے اتفاق نزول کا ہوا یہان سے کشمیر تک ہر منزل مین مکانات بنے ہوے ہین اوترتے وقت حاجت خیمون کی نہین ہوتی اور ان چند منزلون مین لشکر شاہی نے بسبب کثرت برف کے راہ دشواری سے قطع کی اور اسی راہ مین ایک آبشار ملا کہ کشمیر کے آبشارون سے بہتر تھا بلندی اوسکی پچاس درع اور عرض چار درع تھا بندگان شاہی نے وہان ایک مکان عمدہ بنایا تھا ایک ساعت اوسمین بیٹھکر چند پیالے نوش کیے اور وہان کی سیر کی خوشی حاصل کرکے فرمایا کہ یہان پتھر پر تاریخ میرے آنیکی کندہ کرین کہ یادگار رہے اس منزل مین لالہ اور سوسن اور ارغوان و یاسمن کبود کشمیر سے لائے اور غرۂ اردی بہشت کو قصبہ بارہ مولہ کہ قصبات کلان کشمیر سے ہے جیانگاہ لشکر ظفر پیکر کا ہوا باشندگان شہر اہل فضل و کمال وارباب سیادت و نجابا مع حکام استقبال کرکے زمین بوس ہوے اس منزل مین گلہاے خودرو کی خوب سیر تھی حضرت بادشاہ اور سب امرا کشتی پر بیٹھکر طرف شہر کے گئے اور سہ شنبہ ۱۸ کو بساعت سعید شہر بینظیر کشمیر مین نزول مرکب اقبال کا ہوا اگرچہ باغ نور منزل مین کہ درمیان دولتخانہ کے واقع ہے بہار پھولونکی آخر تھی لیکن اودی چمیلی دماغ کو معطر کرتی تھی جو اکثر کتب طب خصوصاً ذخیرہ خوارزم شاہی سے معلوم ہوا تھا کہ زعفران کے کھانے سے ہنسی آتی ہے اور اگر بہت کھاوے تو مارے ہنسی کے خوف ہلاکت کا ہے اسواسطے حضرت بادشاہ نے چند قیدیون کو کہ واجب القتل تھے روبرو بلاکر قریب پاؤ بھر زعفران کے کہ چالیس مثقال ہوی کھلائی اور دوسرے روز ۸۰ مثقال

زعفران کمہلائی مگر کچھہ اوسپر اثر خندگی کا ظاہر نہوا مرنا تو درکنار اور اینرای سنگہ دلن کو محافظ کانگڑے کا مقرر فرمایا اور داور بخش نے گجرات
سے آکر دولت آستان بوسی حاصل کی اور انہین دنون سردار خان کو عارضہ سوء القنیہ کا شروع ہوا آخر اسہال دموی جاری ہو گیا دہم
محرم کو بعمر پچاس سالہ ملتان مین اوسکا انتقال ہوا اور اوسکو موضع ٹوہصار مین کہ مولد اوسکا تھا دفن کیا یہ خبر سنکر حضرت ظل الٰہی نے فوجداری
کوہستان شمالی پنجاب کی الف خان کوکہ وہان کے لکھون مین تھا سپرد کی اور اوسکے پسر کامگار کو ہمراہ لشکر رکھا اور انہین دنون مصطفی خان
حاکم ٹھٹھہ نے دار ناپایدار دنیا سے رحلت کی اور وہ صوبہ شہریار کو عنایت ہوا عرضداشت اسد خان بخشی دکن سے معلوم ہوا کہ شاہجہان دیول
گانون مین پہنچے اور یاقوت خان حبشی مع لشکر عنبر کے برہانپور کو گھیرے ہوے ہے اور ہر سربلند رای قلعہ کو درست کرکے اوس سے مقابلہ
کرتا ہے ہر چند ہر چند کوشش کرتے ہین لیکن کارگر نہین ہوتی پھر بعد چند روز کے خبر آئی کہ لشکر عنبر کا ناکام ہو کر چلا گیا جب حضرت بادشاہ نے
یہ سنا تو سربلند رای کو طرح طرح کی عنایات سے سرفراز فرماکر منصب پنجہزاری اور پانچہزار سوار اور ساتھ خطاب راجہ کے کہ دکن مین
اوس سے زیادہ خطاب نہین کامیاب کیا پھر جب شاہجہان ادہر سے لوٹ کر دکن کیطرف گئے تو راہ مین ضعف قوی مزاج پر غالب ہوا
اور اوس عارضہ مین یہ خیال آیا کہ اپنے والد ماجد سے اپنے قصور معاف کرانا چاہیے اور اس نیک خیال سے ایک عرضداشت اپنی ندامت
اور شرمندگی کی اپنے گناہون اور نافرمانیون سے لکھکر حضور جہانگیری مین روانہ کی حضرت بادشاہ نے اوسکو دیکھکر فرمان اپنے ہاتھ سے
تحریر فرماکر اوسکے جواب مین بھیجا مضمون اوسکا یہ تھا کہ اگر دارا شکوہ اور اورنگ زیب کو میرے پاس بھیجدو اور قلعہ رہتاس اور آسیر
کہ تمہارے تصرف مین ہے بندگان شاہی کے سپرد کرو تو البتہ تقصیرین تمہاری معاف ہونگی اور ملک بالاگھاٹ کا تمکو دیا جاویگا اور جب
یہ فرمان پونہچا تو شاہجہان نے اسکی تعظیم اور استقبال کرکے باوجودیکہ ان اپنے بیٹون سے کمال محبت رکھتے تھے واسطے رضامندی
اپنے باپ کے دونون صاحبزادون کو مع عمدہ جواہرات اور جڑاؤ ہتھیارون اور بڑے بڑے ہاتیون سے سامان قریب دس لاکھ
روپیہ کا واسطے پیشکش کے بارگاہ والا مین روانہ کیا اور سید مظفر خان اور رضا بہادر کوکہ حافظ قلعہ رہتاس کے تھے لکھ بھیجا کہ حضرت
والد ماجد جسکے واسطے فرماتے ہین تم بلا تامل اور بے توقف قلعہ اوسکے سپرد کردینا اور سلطان مراد بخش کو ہمراہ لیکر ملازمت مین حاضر
ہونا اور اسیطرح حیات خان قلعدار آسیر کو بھی لکھ بھیجا کہ قلعہ بادشاہی لوگون کو سپرد کرکے حاضر حضور ہو پھر بعد اسکے خود ناسک کی طرف
روانہ ہوے اور انہین دنون میر دست غیب کہ واسطے لانے سلطان ہوشنگ پسر شاہزادہ دانیال اور عبدالرحیم خانخانان کے
گیا تھا اونکو ہمراہ لاکر زمین بوسی سے مشرف ہوا حضرت بادشاہ نے ہوشنگ کو مظفر خان بخشی کے سپرد کیا اور عنایات سے مخصوص فرما
حکم دیا کہ اسکی خبرگیری کیا کرے اور ہر بلد بادشاہی سے سرانجام اسکے سامان کا ایسا کرے کہ اسکو کسی بات کی نگرانی اور حاجت نرہے
پھر خانخانان نے آکر زمین بوسی سے جبین خدمت کو نور آگین کیا اور بہت دیر تک مارے خجالت کے سر زمین سے نہ اوٹھایا اوسوقت
جہان پناہ نے اونکی تسلی اور دلنوازی کو ارشاد کیا کہ جو کچھہ ان دنون مین ظاہر ہوا بحکم قضا و قدر کے تھا کچھہ اسمین ہمارا اور تمہارا
اختیار نہین اب گذری باتون سے شرمندہ اور خجلت زدہ نہو پھر جب اوسنے سر زمین سے اوٹھایا تو بخشیون کو حکم ہوا کہ اسکو لاکر مقام مناسب
اوسکے پر بٹھاکرین پہلے اسسے حضرت بادشاہ نے نورجہان بیگم کے بہکانے سے آصف خان اور فدائی خان کو سلطان پرویز
کے پاس بھیجا تھا کہ مہابت خان کو اوسنے جدا کرکے بنگالے کیطرف روانہ کرین اور خانجہان گجرات سے آکر نیابت شہزادگی کیا کرے
ان دنون مین عرضداشت فدائی خان کی آئی کہ مینے ہر چند شہزادے سے حکم عالی بیان کیا لیکن وہ مہابت خان کی جدائی اور خانجہان
کی ہمراہی پر راضی نہین ہوے اور ہر چند اسباب مین مینے بتاکید و مبالغہ عرض کیا کچھہ مفید نہوا جو میرا رہنا لشکر مین بیفائدہ تھا اسواسطے
سدلکپور مین ٹھہر کر خانجہان کو جلد تر طلب کیا ہے غرضکہ پھر فدائی خان کی عرضی پر دوسرا فرمان شہزادے کو بتاکید لکھوایا کہ ہرگز ہرگز

خلاف اسکے نکرنا اور اگر مہابت خان بنگالے کے جانے پر راضی نہو تو جریدہ متوجہ بارگاہ شاہی کا ہو اور تمام ساتھ سب امرا کے
برہانپور مین مقیم رہو اور جب خاطر فیض مظاہر سیر و شکار کشمیر سے فارغ ہوئی تو اونتیسوین محرم سنہ ایکہزار تینتیس ۱۰۳۳ ہجری مین طرف لاہور
کے توجہ عالی فرمائی پہلے اس سے معلوم ہو چکا تھا کہ پیرپنجال کے پہاڑون مین ایک جانور بنام ہما مشہور ہی وہان کے لوگ کہتے ہین
کہ یہ استخوان سوا کچھہ نہین کھاتا ہی اور ہمیشہ اوڑتے ہوے اسکو ہم دیکھتے ہین اور بیٹھے ہوے کم دیکھا ہی اور چونکہ خاطر عالی اسکی
تحقیق کی طرف متوجہ تھی فرمایا کہ جو قراول اسکو بندوق سے مارکر لاویگا ہزار روپیہ انعام پاویگا اتفاقا جمال خان قراول اوسکو بندوق سے
مارکر لایا اور چونکہ زخم اوسکے پانون مین لگا تہا اسواسطے زندہ و تندرست سامنے آیا اور بحکم حضرت ظل الٰہی واسطے دریافت کرنے غذا کے
اوسکا پوٹہ چاک کیا تو اوسمین سے ٹکڑے ہڈیون کے نکلے اور کوہستانی لوگون نے عرض کی کہ مدار اسکی خوراک کا انھین ہڈیون کے
ٹکڑون پر ہی اور ہمیشہ اوڑنے کی حالت مین زمین کو دیکھتا ہی جہان ہڈی پاتا ہی چونچ سے اوٹھاکر اوڑ جاتا ہی اور اوپر جاکر پتھر پر ڈالتا ہی تاکہ
ریزہ ریزہ ہو جاوے پھر اونکو چنکر کھا لیتا ہی اس صورت مین ظن غالب یہی کہ ہما جسے مشہور یہی ہو ؎ ہمای بر سر مرغان ازان شرف
دارد ✤ کہ استخوان خورد و جانوری نیازارد ✤ سر چونچ اوسکی بصورت کل مرغ کے ہی لیکن سر کل مرغ پر پر نہین ہوتے ہین اور اسکے پر
پر سیاہ تھے حضرت بادشاہ نے اوسکو تلوایا تو چارسو پندرہ تولہ یعنی ایکہزار ساڑہے ستائیس مثقال کا ہوا اور قریب لاہور کے ابوالحسن
پسر آصف خان نے سعادت زمین بوسی سے افتخار پایا پھر شب مبارک شنبہ سلخ ماہ مذکور کو لاہور مین نزول اقبال فرماکر لاکھہ روپیہ عبدالرحیم
خانخانان کو مرحمت کیے اور اسی تاریخ آقا محمد ایلچی شاہ عباس نے آکر شرف کورنش حاصل کیا اور خط بادشاہ کا مع تحف اور ہدایا کے
کہ اوسمین ایک سفید شاہین تھا نظر مقدس مین پیش کیا اور عجیب تر یہ تہی کہ داوربخش نے ایک شیر نذر کیا جو بکری پر عاشق تھا اور یہ دونون
ایک پنجرے مین رہا کرتے تھے اور اکثر اوس بکری کو بغل مین لیکر جفتی کیا کرتا تھا حسب حکم کیا کہ اس بکری کو پوشیدہ کردین تو اوس شیر
نے کمال فریاد و زاری شروع کی بادشاہ نے ایک اور بکری اوسی رنگ اور قد کی اوسمین ڈالی اول شیر نے اوسکو سونگھا پھر اوسکی کمر
مونہہ مین لیکر چاب گیا پھر ایک بھینس اوسکے روبرو کی اوسکو بھی شیر نے مار ڈالا بعد اسکے وہی بکری کہ معشوقہ اوسکی تھی پنجرے کے
اندر دلوائی تو اوسیطرح اوس سے مہربانی کرنے لگا اور خود چیت لیٹ کر اوس بکری کو اپنے سینہ پر ڈالکر اوسکا مونہہ چاٹنے لگا اور
اب تک کوئی جانور نہ دیکھا تھا کہ اپنی جفت کا مونہہ چاٹے اور بوسہ دے اور انھین دنون افضل خان کو دیوانی صوبہ دکن پر مقرر
کرکے منصب ڈیڑہ ہزاری اور ڈیڑہ ہزار سوار سے سربلندی دیکر خلعت اور ہاتھی گھوڑا بھی مرحمت کیا اور ہمراہ اوسکے تینتیس امیرونکو
وہان کے خلعت روانہ کیے اور جو مہابت خان نے ہاتھی بنگالے سے لائے ہوے اب تک حضور مین نہ بھیجے تھے اور وقت تغیر
لوگونکی جاگیر کے وہان سے بہت روپیہ لیکر اپنے تصرف مین لایا تھا اسواسطے مطالبہ سرکاری اوسکے ذمے تھا تو حکم ہوا کہ عرب دست غیب
اوسکے پاس جاکر ہاتیون کو لے آوین اور فیصلہ حساب زر مطالبہ سرکاری کا بھی کرتا آوے اور عنقریب ہی عرضی فدائی خان کی آئی
کہ مہابت خان نے شہزادہ پرویز سے اجازت لیکر بنگالے کیطرف کوچ کیا اور خان جہان گجرات سے آکر خدمت شہزادہ مین مقرر ہوا
اور عرضی خانجہان سے دریافت ہوا کہ عبداللہ خان شاہجہان کی خدمت سے جدا ہوکر اس فدوی کے پاس آیا ہی اور چاہتا ہی
کہ فدوی کی شفاعت سے قصورات اوسکے معاف فرمائے جاوین اور اوسنے جو اپنا خط مجھکو بکمال پشیمانی لکھا تھا مین بجنسہ اوسکو
ملاحظے کے واسطے حضور مین بھیجتا ہون امید الطاف بیکران سے یہ ہی کہ قصور اوسکے معاف کیے جاوین اس عرضی کے جواب مین
حکم ہوا کہ ع این درگہ ما درگہ نومیدی نیست ✤ عرضی تیری اوسکے باب مین مقبول ہوئی اور طہمورث پسر شاہزادہ دانیال کا
شاہجہانکی خدمت سے جدا ہوکر ملازمت شاہی کو آیا اور قبل اس سے ہوشنگ چھوٹا بھائی اوسکا زمین بوسی سے کامیاب ہوا تھا بھی

اگر عنایات بادشاہی سے سربلند وکامران ہوا اور ان دونون کو بکمال نوازش اور ممتازون کے سلام کا حکم ہوا بعد اپنی صاحبزادی بہار بانو بیگم کو طہمورث
سے اور ہوشمند بانو بیگم صاحبزادی شہزادہ خسرو کی ہوشنگ سے نسبت کردی اور معتمد خان کو خدمت بخشیگری سے عزت امتیاز کی زیادہ کی اور
چونکہ دنون سے خاطر شریف مین خواہش سیر کابل کی تھی اسواسطے سترھوین اسفندار مذ سنہ ۱۰۳۵ ہجری کو بقصد سیر و شکار کے اوس طرف کوچ فرمایا
اور باہر لاہور کے ٹھہر کر ۲۳ تاریخ جمعہ کے روز کابل کیطرف روانہ ہوے افتخار خان پسر احمد بیگ خان نے کابل سے احداد کا سر لاکر پیش کیا
حضرت بادشاہ نے سجدے شکریہ خداوند کریم کی ادا کرکے شادیانہ بجانے کا حکم دیا اور فرمایا سر اوسکا لیجا کر لاہور مین قلعے کے دروازے پر لٹکا دین
اور مفصل قصہ اسکا یون ہی کہ جب ظفر خان پسر خواجہ ابو الحسن کابل مین پونہچا تو اوسنے سنا کہ یلنگیوش اوزبک بقصد فتنہ پردازی اسکے اطراف تعرض
مین آیا ہی تو ظفر خان نے باتفاق باقی امرا متعینہ وہان کے اوسکی مدافعت کو بڑا لشکر جمع کیا اس اثنا مین احداد بد نہاد نے بھی موقع پاکر اوسکے
اوسکے اشارے سے تیراہ مین آکر دزدی اور رہزنی شروع کی آخر جب یلنگیوش نے اپنی حرکت سے شرمندہ ہوکر اپنے ایک عزیز کو ظفر خان کے پاس
بھیجکر اظہار ندامت و چاپلوسی کا کیا جب خاطر اولیای دولت قاہرہ کی اوسکی طرف سے مطمئن ہوئی تو اوسی لشکر سے احداد کے تدارک کو چلے جب احداد نے سنا کہ یلنگیوش شفیق ہوکر
لوٹ گیا اور لشکر مظفر اس طیاری سے میری طرف آتا ہی تو لوٹ کر کوہ اواغر مین کہ محکمہ اوسکا تھا پناہ گیر ہوا اور اوس پہاڑ کو اپنا بنا کر پہلے سے سامان و
اسباب سے آراستہ کر رکھا تھا دولتخواہان شاہی جب قریب اوسکے پونہچے تو ایکدل ہوکر سب نے ہر طرف سے ہجوم کیا اور ساتوین جمادی الاول
کو نقارۂ ظفر بلند آوازہ کرکے داد شجاعت کی دی اور صبح سے تین پہر بجے تک خوب لڑائی رہی قریب عصر کے عنایت الٰہی پیش رو دولتخواہان
شاہی کے ہوئی اور وہ مقام لشکر ظفر پیکر کے تصرف مین آگیا اوسوقت ایک احدی نے شمشیر اور چھری اور انگوٹھی کہ وہان پائی تھی لیجا کر
ظفر خان کو دکھائی اوسکو دیکھکر سب نے یقین کیا کہ یہ اوسی بدنہاد کی ہین آخر ظفر خان چند لوگون کے ساتھ اوسکو ڈھونڈنے نکلا بعد جستجو کے
معلوم ہوا کہ ضرب بندوق سے مارا گیا پھر ہر چند منادی کرائی لیکن مارنے والا معلوم نہوا پھر سر اوسکا کاٹ کر سردار خان کے ہمراہ درگاہ والا کو
روانہ کیا اور ظفر خان وغیرہ افسر فوج حسب مراتب اضافہ مناصب اور مراحم خسروی سے مخصوص اور خرمی اندوز ہوے اسی روز خبر آئی کہ
سلطان رقیہ بیگم دختر میرزا ہندال کی کہ بیگم منکوحہ حضرت اکبر بادشاہ کی تھین اکبر آباد مین اونھون نے انتقال کیا عرش آشیانی کی بڑی اور پہلی
بی بی تھین اکبر بادشاہ نے بسبب نہونے انکی اولاد کے شاہجہان کو بعد ولادت کے انکے سپرد کیا تھا کہ بجاے فرزند کے پرورش کرین
عمر اونکی چوراسی سال کی ہوئی اور انھین دنون مین عبد الرحیم پسر بیرم خان کو نوازشات شاہانہ سے سرفراز فرماکر پھر خطاب خانخانان کا عنایت فرمایا
اور خلعت مع اسپ دیگر قنوج مین حاکم مقرر کیا پھر مہابت خان کے پاس سے سب ہاتھی کہ حضور مین طلب ہوے تھے آگئے اور فیلخانہ شاہی مین
داخل ہوے پھر معلوم ہوا کہ مہابت خان نے اپنی ایک لڑکی کی خواہ برخوردار نام ایک پیرزادہ نقشبندی سے نسبت کردی ہی چونکہ یہ نکاح
بے اجازت بادشاہی ہوا تھا اسواسطے اوس شخص کو طلب فرماکر ارشاد ہوا کہ کیون بلا اجازت ہماری ایسے سردار کی لڑکی سے تو نے
نکاح کیا وہ جواب واجبی عرض نکر سکا پھر اوسکو شمالی دیکر قید کیا اور انھین دنون میرزا دکھنی پسر میرزا رستم صفوی کا خطاب شاہنواز خانی سے
سرلبند ہوا اور اونتیس اسفندار مذ کو کنارہ دریاے چناب پر عسکر دولت و اقبال کا قیام ہوا +

اکیسوان جشن نوروز کا جلوس مبارک سے

سہ شنبہ کے روز بائیسوین تاریخ جمادی الاخری سنہ ایکہزار چھتیس ہجری مین نیر جہان افروز خورشید نے برج حمل مین تحویل فرمائی اور اکیسوان سال
جلوس مبارک کا شروع ہوا کنارے چناب کے ایکدن اہتمام جشن مین گذرا اور دوسرے روز وہان سے کوچ ہوا درمیان آقا محمد ایلچی شاہ ایران کو
خلعت مع خنجر مرصع اور بیس ہزار روپیہ دیکر ہمراہ جواب محبت نامہ کے رخصت کیا اور واسطے شاہ عباس کے ایک گرز مرصع الماس سے

لاکھ روپیہ قیمت کا اور ایک جڑاو نفیس خنجر برسم تحفہ اوسکے حوالے کیا اور پہلے جو عرب دست غیب کو مہابت خان کے پاس واسطے لانے ہاتھیون کے امراو سکی طلب مین بھیجا تھا ان روزون وہ لوٹ کر لشکر ظفر اثر مین داخل ہوا طلب اوسکی بہ تحریک آصف خان کے وقوع مین آئی تھی اور اون لوگون کا منشا یہ تھا کہ اوسکو بلوا کر بے آبرو کراوین اور دست تعرض اوسکی ناموس اور مال و جان پر دراز کرین اور ایسی بات اوسکے حق مین آسان سمجھی تھی مہابت خان برخلاف اونکے گمان کے پانچہزار راجپوت دلاور سے مع چند سرداران موافق کے آیا کہ اگر معاملہ میری بی آبروئی کا وقوع مین آئے اور کوئی تدبیر پیش نہ چلے تو آبرو بچانے کو مع اہل و عیال لڑکر مرجاوین سے وقت ضرورت چو نماند گریز دست بگیرد سر شمشیر تیز ہر چند لوگ اوسکے اسطرح پر آنے سے بدگمان ہوے لیکن آصف خان اوسیطرح غافل اور بے پروا رہا جب بادشاہ کی خدمت مین اوسکا آنا معروض ہوا تو حکم صادر ہوا کہ جب تک وہ دیوان اعلےٰ کو حساب زر مطالبات سرکاری کا نہ سمجھا لے اور مدعیون کے راضی نا حاصل نکرے سلام و کورنش کو حاضر نہو اور بیچ مقدمہ خواجہ برخوردار پسر خواجہ عمر نقشبندی کے کہ مہابت خان نے اپنی لڑکی کا اوس سے نکاح کر دیا تھا اور وہ بحکم شاہی مقید ہوا فدائی خان کو حکم ہوا کہ جو کچھہ مہابت خان نے اوسکو دیا ہی اوس سے وصول کرکے خزانے مین داخل کرے جو کنارے دریاے بہٹ کے مقام تھا اور آصف خان باوجود ایسے قوی دشمن کے کہ سر دینے پر حاضر تھے بالکل غافل تھا بادشاہ کو تنہا اس پار چھوڑکر خود مع عیال اور کل فوج اور سامان کے پل پر ہوکر دوسری طرف اوتر گیا یہانتک کہ اکثر خدمتگاران شاہی اور تمام کارخانے والے مثل خزانہ اور قورخانہ وغیرہ کے بھی پار اوترکے مقیم ہوے معتمد خان بخشی اور میر تزک بھی پار اوترکے رات کو ہمراہ پیش خانہ تھے فجر کو مہابت خان نے جانا کہ اب میری عزت پر آبنی ہی اور کوئی صورت بچاو کی نہین تو ایسے وقت مین کہ کوئی گرد بادشاہ کے نتھا خود ہمراہ اپنے امرا اور سواران راجپوتان دلاور پانچہزار کے اپنے مقام گاہ سے آکر پل پر قابض ہوا اور دوہزار سوار راجپوتون کے وہان چھوڑکر حکم دیا کہ اس پل کو جلا دینا اگر کوئی اوترنا چاہے اوس سے لڑین پھر خود مع باقی سوارون کے دولت خانہ شاہی کیطرف متوجہ ہوا اور دروازہ حرم شاہی مین گھسکر معتمد خان کے خیمے کے پاس آیا اور حضرت بادشاہ کو پوچھا معتمد خان اوسکی آواز سنکر تلوار باندہے ہوے خیمے سے نکلا مہابت خان نے اسکو دیکھکر حضرت بادشاہ کا حال دریافت کیا اوسوقت مہابت خان کو سو راجپوت تلوار اور برچھی لیے گھیرے تھے اور گرد و غبار سے چہرے لوگون کے خوب پہچانے نہ جاتے تھے پھر وہان سے دروازہ کلان کی طرف گیا وہان دولت خانے کے آگے چند لوگ اردلی والے اور تین چار خواجہ سرا کھڑے ہوے تھے مہابت خان سوار دولت خانہ تک جاکر گھوڑے سے اوترا اور دو سو راجپوتون سے غسلخانے کیطرف چلا تو معتمد خان نے آگے بڑھکر اوس سے کہا کہ یہ گستاخی اور بیباکی ادب سے بعید ہی تھوڑی دیر یہان توقف کر کہ مین جاکر تیری عرض واسطے کورنش اور زمین بوس کے کر آؤن لیکن مہابت خان نے کچھہ جواب نہ دیا جب غسلخانے کے دروازے پر پونہچا تو اوسکے لوگون نے کواڑ کہ بنظر احتیاط دربانون نے بند کر دیے تھے توڑ ڈالے اور دولت خانہ کے اندر گھسے اوس وقت جو چند خواص نے کہ حضرت بادشاہ کے قریب گرد و پیش کھڑے ہوے تھے مہابت خان کی گستاخی کو عرض کیا تب بادشاہ اپنی بارگاہ سے نکلکر پالکی مین بیٹھے تو اوس وقت مہابت خان نے روبرو آکر مراسم کورنش اور زمین بوسی کے ادا کرکے اور پالکی پہ قربان ہوکر عرض کی کہ جہان پناہ جب مینے یقین جانا کہ بسبب دشمنی آصف خان کے مجکو اب کسیطرح خلاصی اور رہائی ممکن نہین اور بری طرح رسوائی سے مارا جاونگا تو بحکم لاچار مین یہ جرات اور دلیری کرکے آپ کے دامن عنایت مین پناہ لینے کو آیا ہون اگر مین گناہگار لائق قتل اور سیاست کے ہون تو حضور شرف مجکو اپنے روبرو سیاست فرماوین اور اس عرصے مین اوسکے ہمراہی راجپوتون نے فوج فوج آکر سراپردہ بادشاہی کو گھیر لیا اوسوقت خدمت شاہی مین سواے عرب دست غیب اور میر منصور بدخشی اور جواہر خان خواجہ سرا اور بلند خان اور خدمت پرست خان اور فیروز خان اور خدمت خان خواجہ سرای اور فصیح خان مجلسی ا ہر چند خواصون کے کوئی اور حاضر نہ تھا

چونکہ اوسکی بے ادبی سے بادشاہ کو غصہ کمال آیا تھا بمقتضاے غیرت بادشاہی کے دو بار ہاتھ قبضے پر رکھا کہ تلوار خاص نکالکر مہابت خان
کا سر اوڑا دین لیکن ہر بار میر منصور بدخشی نے ترکی مین عرض کی کہ وقت عتاب کا نہین ہے بمقتضاے وقت اسکو دلاسا فرماکر معروض اوسکی
قبول فرمانا بہتر ہے اور نظر بامداد الٰہی اسکی سزا دوسرے وقت پر حوالہ فرماوین چونکہ عرض اوسکی اوسوقت بمقتضاے خیر خواہی اور تمک حلالی کے
تھی اسواسطے بادشاہ نے ضبط فرمایا اور راجپوتون نے اندر باہر سے دولت خانہ گھیر لیا چنانچہ سوا اوسکے اور اوسکے نوکرون کے اور کوئی نظر نہ آتا تھا
اوسوقت پھر مہابت خان نے عرض کی کہ یہ وقت سواری کا ہے تقاعدہ مقررہ سواری کو فرماوین اور یہ غلام فدوی ہمرکاب ہو تاکہ لوگون پر
ظاہر ہو جاوے کہ یہ گستاخی میری حسب الحکم عالی کے تھی پھر اپنا گھوڑا آگے کر کے عرض پرداز ہوا کہ اسی گھوڑے پر جلوہ افروز ہون لیکن
غیرت بادشاہی نے اوسکے گھوڑے پر سوار ہونے سے باز رکھا اور خاصہ گھوڑا سواری کا طلب فرمایا اور واسطے لباس اور آرایش
سواری کے چاہا کہ خیمے مین جاکر طیار ہو آوین لیکن مہابت خان اسپر راضی نہوا غرض اسقدر تاخیر فرمائی کہ اسپ خاصہ حاضر ہوا اور بادشاہ
اوسپر بیٹھ کر بقدر دو پرتاب تیر کے دولت خانے سے تشریف لے گئے پھر مہابت خان نے اپنا ہاتھی پیش کر کے عرض کی کہ جو یہ وقت
شورش اور ازدحام کا ہے صلاح دولت اسمین ہے کہ ہاتھی پر سوار ہو کر شکارگاہ کی طرف متوجہ ہون بادشاہ بلاتردد ہاتھی پر سوار ہوے اوس وقت
مہابت خان نے اپنے ایک راجپوت معتمد کو مہاوت کیا اور دو راجپوتون کو خواصی مین بٹھایا اوس وقت مقرب خان وہان پہونچکر مہابت خان
کی اجازت سے حضرت بادشاہ کے پاس حودے مین جا بیٹھا اور اوس کشمکش مین زخم مقرب خان کی پیشانی پر لگا اور خدمت پرست خان
خواص نے کہ مع صراحی شراب اور پیالہ شاہی بہزار خرابی ہاتھی کے پاس جاکر کنارہ حودے کا مضبوط پکڑا ہر چند راجپوتون نے چاہا کہ اسکو
سجانے دین مگر وہ حودے سے جا لپٹا اور چونکہ باہر جگہ بیٹھنے کی نہ تھی خواصی مین بیٹھ گیا اور جب آدہ کوس اسطرح سے تشریف فرما ہوے
تو اوس وقت گجہت خان داروغہ فیلخانہ کا خاص ہتھنی بسواری بادشاہی لیکر پہونچا اور بیٹا اوسکا اوسکی خواصی مین بیٹھا مہابت خان نے
اشارہ کر کے اون دونون باپ بیٹون کو شہید کیا آخر لباس سیر و شکار مین مہابت خان حضرت بادشاہ کو اپنے خیمے مین لیگیا بادشاہ کچھ دیر
اوسکے خیمہ مین جاکر رونق افروز ہوے وہان مہابت خان نے اپنے لڑکون کو گرد بادشاہ کے تصدق ہونے کو کہا اور بوجہ اسکے کہ نورجہان بیگم
کو ہمراہ بادشاہ کے نہ لایا چاہا کہ پھر بادشاہ کو دولت خانہ مین لیجاکر ہمراہ نورجہان بیگم کے اپنے گھر لے آوے اس ارادے سے پھر بادشاہ
کو دولت خانہ خاص مین لایا اتفاقاً جسوقت بادشاہ پالکی مین سوار ہوے تھے نورجہان بیگم فرصت غنیمت جانکر ہمراہ جواہر خان خواجہ سرا کے
کہ داروغہ محلون کا تھا دریا سے اوتر کر اپنے بھائی آصف خان کے خیمہ مین چلی گئین اور مہابت خان بیگم کے چلے جانے سے کمال نادم و
پشیمان ہوا پھر درپے اسواسطے لانے شہریار کے ہوا اور جانا کہ اوسکا حدار رکھنا حضرت بادشاہ سے بہتر نہین پھر اسواسطے بادشاہ کو سوار
کر کے شہریار کے مقام پر لایا اور بادشاہ اپنی عالی حوصلگی اور بردباری سے جو کچھ وہ عرض کرتا تھا ویسا ہی عمل مین لاتے تھے راہ سے
جھجو نواسہ شجاعت خان کا ہمراہ ہو گیا اور شہریار کے ڈیرے مین پہونچکر باشارہ مہابت خان راجپوتون نے جھجو کو مار ڈالا اور جب
نورجہان بیگم پار اوتر کے اپنے بھائی آصف خان کے یہان گئی تو افسران اور امیران بادشاہی کو بلاکر عتاب کیا کہ تمھاری غفلت اور سستی
سے یہ معاملہ خراب پیش آیا اور تم سب آگے خدا اور مخلوق کے شرمندہ اور رسوا ہوے اب جسمین صلاح دولت ہو وہ کام بجا لاؤ سبھون نے
یکدل و یک زبان ہو کر عرض کی کہ اب بہتر یہی تدبیر ہے کہ کل کو فوج مرتب کر کے آپ کے ہمرکاب دریا سے اوتر کے مخالفون کو مار کر زمین بوسی
حضرت بادشاہ سے سرخرو ہونگے جب بادشاہ نے یہ مشورت بیفائدہ دولت خواہونکی سنی تو معقل جہان آرا مین اسکو ناپسند فرماکر اوسی رات
مقرب خان اور صادق خان بخشی اور میر منصور اور خدمت خان کو آگے پیچھے آصف خان اور افسران سپاہ کے پاس بھیجا کہ پار دریا سے
آنا اور لڑنا محض خطا اور بے فائدہ ہے ہرگز کبھی اس صلاح پر عمل نکرنا ورنہ خراب ہوگے کہ جب مین تمھارے مخالفون کے پاس ہون

تو تم کسکی پناہ اور امید پر لڑتے ہو اور بنظر اعتماد اور احتیاط کے اپنی انگوٹھی خاص میر منصور کے ہاتھ بھیجی تا آصف خان یہ گمان کرے کہ حضرت بادشاہ نے یہ باتین آصف خان کی عرض سے اوسکی خاطرداری کو کہلا بھیجی ہین لیکن آصف خان وغیرہ اپنی اوسی صلاح پر رہے اور پھر فدائی خان کہ اس فتنہ پردازی سے آگاہ ہوا تو سوار ہوکر کنارے پر آیا پل کو جلا دیکھکر پار جانے کو بیتاب ہوا اور اوس شور و غوغا مین اپنے نوکرون کے ساتھ مقابل دولت خانہ کے دریا مین پار جانے کو گھوڑے ڈالے چھ سات آدمی اوسکے ساتھ کے بہ گئے اور چند بہزار خرابی بہتے ہوے پار پونہچے غرضکہ اسنے پار اوترکر مخالفون سے تیغ کشی کی چونکہ اسکے اکثر رفیق مارے گئے اور کچھ برآمد کار نہ دیکھا اور جانا کہ دشمن قوی ہے مین حضور تک نجا سکونگا یہ سوچکر لوٹ آیا اور حضرت بادشاہ اوس روز و شب شہریار کے خیمے مین رہے روز شنبہ آٹھوین فروردی مطابق بست و نہم جمادی الاخری کو آصف خان باتفاق امرای لشکر اور خواجہ ابوالحسن کے بعزم جنگ نورجہان بیگم کو دریا سے براہ پایاب کہ غازی بیگ میر بحر نے ڈھونڈھکر نکالی تھی اوترنے لگے اتفاقاً بڑی راہ وہی تھی تین چار جگہ پایاب راہون مین پانی بھرا تھا اوترتے وقت انتظام لشکر کا ٹوٹ گیا اور ہر گروہ ایک ایک طرف سے اوترنے لگے آصف خان اور خواجہ ابوالحسن اور ارادت خان مع عماری بیگم روبرو فوج غنیم کے کہ جنگی ہاتھی وہان کھڑے تھے اور کنارہ دریا کو محکم کر رکھا تھا آئے اور فدائی خان ایک تیر کے فاصلے سے دوسری فوج کے مقابل مین اوترا اور ابو طالب پسر آصف خان اور شیر خواجہ والہ یار اور باقی لوگ فدائی خان کے پیچھے اوترے اسی حال مین فوج غنیم نے مع ہاتھیون کے حملہ کیا اور ہنوز آصف خان اور خواجہ ابوالحسن دریا مین تھے معتمد خان پار اوترکر ایکطرف کھڑا تماشا پار اوترنے پیادہ و سوار گھوڑے اور اونٹون کا دیکھ رہا تھا اوس وقت ندیم خواجہ سرا نے بحکم نورجہان بیگم پکار کر کہا کہ توقف مت کرو پار اوترو کہ دشمن بجبر تمھارے پار اوترنے کے بھاگ جاویگا یہ خطاب و عتاب بیگم کا سنکر خواجہ ابوالحسن اور معتمد خان نے گھوڑے پانی مین ڈالدیے اور سپاہ غنیم اور راجپوتون نے بھی گھوڑے اسکے مقابلے کو پانی مین ڈالے عماری مین بیگم کے ساتھ دختر شہریار اور دختر شاہنواز خان کی تھین ایک تیر شہریار کی لڑکی کے بازو پر لگا کہ مہد علیا نورجہان بیگم نے اوسکو اپنے ہاتھ سے نکالا اور سب کپڑے خون سے تر ہوے اور جواہر خان خواجہ سرا ناظر محل اور ندیم خواجہ سرا بیگم کا اور اور خواجہ سرا ہاتھی عماری کے آگے جان نثار ہوے اور ہاتھی کی سونڈ پر بھی دو زخم تلوار کے آئے ہاتھی لوٹا تو پیچھے سے بھی اوسکے چند زخم برچھیون کے لگے فیلبان گھبراکر ہاتھی کو گہرے پانی مین لیگیا اور گھوڑے بھی غوطہ کھانے لگے لیکن ہاتھی تیر کر نکل آیا اور دولت خانہ بادشاہی مین بیگم جاکر اوتری اور تمام راجپوتون نے اس طرف قصد کیا اوس وقت آصف خان اور طرف ٹل گیا اور خواجہ ابوالحسن گھوڑے سے جدا ہوکر دریا مین گرا ایک کشمیری ملاح نے اوسکو بہزار خرابی نکالا اتنے مین فدائی خان ہمراہ اپنے نوکرون اور اکثر بندگان شاہی کے پار اوترکر دشمن کی فوج سے جو اوسکے سامنے تھی لڑنے لگا اور لڑتا ہوا خیمہ شہریار تک کہ اوس مین حضرت بادشاہ تھے پونہچا جو اندر سراپردے کے سوار و پیادہ موجود تھے آگے نجا سکا اور تیرون سے لڑنے لگا کہ اکثر تیر اوسکے صحن دولتخانے مین بادشاہ کے آگے تک پونہچے اور مخلص خان سامنے تخت کے کھڑا تھا یہان تک کہ فدائی خان کی طرف سے سید مظفر کہ مرد جنگ آور و دلاور تھا اور عطاء اللہ نام داماد فدائی خان کا مارا گیا اور سید عبد الغفور بخاری بہت زخمی ہوا اور فدائی خان کے گھوڑے کے بھی چار زخم آئے جب اسنے دیکھا کہ مین کسی طرح حضور بادشاہی تک پہونچ نسکونگا تو وہان سے لوٹا اور دریا سے اوترکر اپنے اہل و عیال مین کہ درمیان قلعہ رہتاس کے تھے چلا گیا اور وہان سے گھر بار کو لیکر موضع گرجاک ٹنڈیہ کو گیا اللہ بخش نام زمیندار وہان کا اسکا آشنا تھا اوسنے اسکے اہل و عیال کو اپنے پاس رکھا اور یہ وہان سے جریدہ ہندوستان کیطرف آیا اور شیر خواجہ اور سالہ و دیگر خان قرار دل باشی والہ یار پسر افتخار خان کا ہر ایک ان مین سے جدا ہوکر ایک ایک طرف چلے گئے اور آصف خان نے جب جانا کہ اب مین مہابت خان کے ہاتھ سے نہ بچونگا تو لاچار مع اپنے بیٹے ابو طالب کے دو تین سو سوار باگیر اور اہل خدمت سے بھاگ کر طرف

قلعہ اٹک کے کہ اوسکی جاگیر مین تھا آیا جب رہتاس مین پونہچا تو سنا کہ ارادت خان یہان سے قریب ٹھہرا ہوا ہے اوسکو بلوا کر اپنے ساتھ کے لیے بہت کہا لیکن وہ ہمراہی کو راضی نہوا آخر آصف خان قلعہ اٹک مین جاکر داخل ہوا اور سامان جنگ سے قلعہ مضبوط کیا اور ارادت خان پھر لشکر کیطرف لوٹ آیا اور بعد ازان خواجہ ابو الحسن ساتھ قول و قسم کے اطمینان خاطر کر کے مہابت خان سے ملا اور اوسکی مہری تحریر ارادت خان اور معتمد خان کے نام بھیجی کہ تم آجاو تمھاری جان اور عزت پر کچھ نقصان نہ آویگا پھر جب وہ لشکر مین آئے تو اونکو لیجا کر مہابت خان سے ملوایا اور اس روز عبد الصمد نواسہ شیخ جاند منجم کا آصف خان کی دوستی کے باعث مارا گیا اور بعد اسکے شاہ خواجہ ایلچی نذر محمد خان والی بلخ کا درگاہ شاہی مین آیا اور بجا لاے کورنش اور تسلیم کے خط نذر محمد خان کا کہ مشتمل اخلاص و نیاز مندی پر تھا مع تحف اور ہدایا کے نظر اقدس مین گذرانا اور بعد اوسکے پیشکش اپنی آپکے کی سوغات نذر محمد خان کی گھوڑے اور غلام ترکی وغیرہ سب سامان پچاس ہزار روپیہ قیمت کی تھی اوس وقت تیس ہزار روپیہ اوس ایلچی کو انعام دیے اور جب آصف خان مہابت خان سے کسی وجہ سے ڈر کر قلعہ اٹک جاگیر اپنی مین گیا اور اوسکو سامان جنگ سے آراستہ کیا تو اوسکے ساتھ کل قریب ڈہائی سو آدمیون کے تھے مہابت خان نے اپنے نوکرون کا ہمراہ احدیان بادشاہی اور زمینداران اوس طرف کے بسرداری بہروز نام اپنے ایک لڑکے اور شاہ قلی کے روانہ کیا کہ جلد جاکر قلعہ کا محاصرہ کرین انھون نے جاکر قلعہ کو گھیر لیا لیکن عہد و سوگند سے آصف خان کو تسلی دیکر یہ حال مہابت خان کو لکھا اور جب لشکر بادشاہی دریاے اٹک سے اوترا تو مہابت خان رخصت لیکر قلعہ اٹک کیطرف گیا اور آصف خان کو مع ابو طالب بیٹے اوسکے کے اور خلیل اللہ ولد میر میران کو مقید کر لیا پھر وہ قلعہ اپنے لوگون کے تفویض کیا پھر عبد الخالق بھتیجے خواجہ شمس الدین محمد خوافی کو کہ آصف خان کا خاص رفیق تھا مع محمد تقی بخشی شاہ جہان کے کہ محاصرہ برہان پور مین اوسکو پکڑا تھا ان دونون کو قتل کیا اور ملا میر محمد تتوی کو کہ مصاحب آصف خان کا تھا جب اوسکے بیڑی ڈالنے لگے تو وہ بیڑی پاؤن سے نکل گئی اس بات کو حمل اوسکی افسونگری پر کیا اور اوس وقت کہ وہ قرآن شریف آہستہ آہستہ پڑھتا تھا اوسکی حرکت لب سے مہابت خان کو یقین ہوا کہ یہ مجکو بددعا دیتا ہے اس خوف سے اوسکو بھی مروا ڈالا یہ ملا محمد فضائل صوری اور معنوی سے آراستہ تھا اور زہد و صلاح اور پرہیزگاری سے پیراستہ افسوس یون ضائع ہوا پھر جب نواحی جلال آباد مین مقام لشکر بادشاہی کا ہوا تو ایک گروہ وہان کے کافرون کے آکر ملازم ہوے طریقہ اور عجب طریقہ کافران تبت کے ہے کہ ایک بت بصورت آدمی نمونے یا پتھر سے بنا کر پوجتے ہین اور ایک عورت سے زیادہ نہین کرتے مگر جبکہ وہ بانجھ یا خاوند اوس سے ناراض ہوا اور جب کسی دوست یا قریب کے گھر جاوین تو دروازے سے نہین جاتے چھت پر ہو کر جاتے ہین اور اپنے شہر حصار کا سوا ایک دروازے کے دوسرا نہین رکھتے اور سوا خوک و ماہی کے سب گوشت کھاتے ہین اور حلال جانتے ہین کہتے ہین کہ جو ہمارے لوگون مین سے گوشت مچھلی کا کھاوے وہ اندھا ہو جاتا ہے اور گوشت کی یخنی بنا کر کھاتے ہین اور سرخ کپڑے کو بہت عزیز رکھتے ہین اور اپنے مردے کو لباس پہنا کر اور ہتھیار بند ہوا کر مع صراحی شراب و پیالہ کے قبر مین رکھتے ہین اور قسم اون مین یہ ہے کہ سر ہرن یا بکری کا لیکر آگ مین رکھا پھر وہان سے نکالکر درخت پر رکھ دیتے ہین اور کبھی مین جو ہمارے یہان ایسی قسم جھوٹ کھاوے تو وہ بلا مین مبتلا ہوتا ہے اور اونکے یہان اگر باپ بیٹے کی عورت کو پسند کرے تو بیٹا اس بات مین کچھ برا نہین مانتا بادشاہ نے اونسے کہا کہ ہندوستان کی جس چیز کو تمھارا دل خواہش کرے مانگو انھون نے گھوڑے اور تلوارین اور نقدی اور سروپا سرخ طلب کیے اور مراد سے کامیاب ہوے وہان سے جگت سنگھ پسر راجہ باسو کا لشکر شاہی مین سے بھاگ کر طرف کوہستان شمالی لاہور کے چلا گیا تو بعد اسکے حضرت بادشاہ نے صادق خان کو صوبہ داری پنجاب پر رخصت فرمایا اور فرمایا کہ جگت سنگھ کی

گوشمالی بخوبی کرتا اور خود بدولت سیر و شکار فرماتے ہوئے یکشنبہ کو بیسوین ماہ اردی بہشت کی نیک ساعت مین داخل شہر کابل ہوئے اور ہاتھی پر سوار ہوکر زر نثار کرتے ہوئے براہ بازار ہوکر باغ شہر آرا مین کہ قریب قلعہ کے تھا نزول اقبال فرمایا جمعہ کے روز کہ غرہ ماہ خورداد کا تھا حضرت بابر شاہ کی قبر پر تشریف لے گئے اور مراسم نیازمندی ادا کرکے اونکی باطن سے استمداد چاہی پھر زیارت مزار ہندال کی اور اپنے عم بزرگوار میرزا محمد حکیم پر جاکر فاتحہ پڑھا اور خداوند کریم سے اونکی مغفرت چاہی اور بعد اسکے قصہ عجیب نہان خانہ تقدیر سے ظہور مین آیا حال یاداشت اور خرابی مہابت خان کا یہ تفصیل اوسکی یون ہے کہ جب مہابت خان سے کنارے دریاے بہت کے ایسی بے ادبی جو کسی کے خیال مین نہ تھی وقوع مین آئی اور امراے سپاہ اپنی غفلت سے مارے خجالت اور شرمندگی کے بادشاہ کے روبرو ہاتھ نہ اوٹھا سکتے تھے تو راجپوتون نے مہابت خان کی ہمراہی کے سبب غلبہ اور اقتدار کے اسقدر سر اوٹھایا کہ کسیکو اپنے مقابل نسمجھتے تھے اور ہر کس و ناکس پر ظلم و تعدی شروع کی یہانتک کہ اونکا زمانہ ملا اور اونکا ظلم اونکے سر پر خرابی لایا کہ اونکی ایک جماعت نے موضع چالکپہ مین کہ شکارگاہ خاص مقرر کابل سے ہے اپنے گھوڑے چرنے کو چھوڑ دیے بادشاہی احدیون نے کہ اوسکی حفاظت پر تھے جب راجپوتون کو اس حرکت سے منع کیا تو راجپوت مقابلہ کو کھڑے ہوئے اور ایک احدی کو تلوارون سے پارہ پارہ کردیا اوسکے خویش و قریب اور سب احدی درگاہ مین فریادی ہوگئے اور خواہان انصاف ہوئے بادشاہ نے حکم کیا کہ اگر تم اوس راجپوت کا نام و نشان جانتے ہو تو ظاہر کرو کہ حضور مین اوسکو بلواکر جواب طلب کیا جاوے بعد ثابت ہونے خون کے روبکاری مین اوسکو سزا دیجاویگی احدی اس بات پر راضی نہوکر لوٹ گئے اتفاقاً جماعت یکون کی قریب راجپوتون کی ٹھہری ہوئی تھی دوسرے دن سب یکے بادشاہی یکدل یکجان ہوکر راجپوتون کے مقام پر پہنچے اور اونکو گھیر لیا جو یکے تیر اندازی اور فن بندوق مین سب کامل تھے تھوڑی دیر مین بہت راجپوتون کا کام تمام کیا اور اونمین سے ایک گروہ کو کہ مہابت خان بیٹون سے زیادہ عزیز رکھتا تھا تلوارون سے مار دیا غرضکہ قریب نو سو راجپوتون کے وہان یکون کے ہاتھون سے مارے گئے اور کابلیون نے بھی اطراف مین باہر جہان راجپوت کو پایا پکڑ کر کوتل ہندوکش سے پار لیجا کر بیچا اور اس طور سے قریب پانسو راجپوتون کے کہ اکثر اون مین سردار قوم تھے اور شجاعت و مردانگی مین نامور فروخت ہوئے غرضکہ مہابت خان خبر غلبہ احدیونکی سنکر سوار ہوکر اپنے نوکرونکی مدد کو دوڑا اور راہ مین غلبہ اونکا دیکھکر اس خوف سے کہ کہین مارا نجاوے لوٹ آیا اور دولتخانہ شاہی مین آکر پناہ لی بموجب اوسکی عرض کے جمال خان خواص اور دستہ حبشیون اور کوتوالون کو حکم ہوا کہ جاکر اس فتنے کو دور کرین پھر معروض ہوا کہ باعث اس فساد کے بدیع الزمان داماد خواجہ ابو الحسن اور اوسکے بھائی خواجہ قاسم ہین دونون کو حضرت بادشاہ نے روبرو بلاکر تحقیق کیا اونسے تقریر چسپت ادا نہو سکی چونکہ مہابت خان کے بہت لوگ تیر و تفنگ سے مارے گئے تھے اسواسطے اوسکی خاطرداری کرکے دونون کو اوسکے سپرد کردیا اور اوسنے نہایت خرابی سے ان دونون کو اپنے گھر لیجاکر قید کیا اور اونکا سب مال و اسباب ضبط کرلیا پھر وہان خبر آئی کہ عنبر حبشی اسی برس کی عمر مین مرگیا یہ عنبر فنون سپاہگری اور طریقہ سرداری اور تدبیر و بندوبست مین لاثانی تھا آخر تک بخوبی معزز رہا اور کسی کتاب مین نہین دیکھا کہ حبشی غلام ایسے رتبے کو پونہچا ہو پھر سید بہوہ حاکم دہلی نے حسب تحریر مہابت خان کے عبدالرحیم خانخانان کو کہ اپنی جاگیر پر جاتا تھا لوٹاکر لاہور کیطرف روانہ کیا بعد اسکے خبر آئی کہ شہزادہ داراشکوہ اور اورنگ زیب پسران شاہجہان قریب اکبرآباد کے پہونچے ہین حضرت جہان پناہ یہ سنکر کمال شگفتہ خاطر اور خوشنود ہوئے لیکن مہابت خان نے مظفر خان حارس دار الخلافہ آگرہ کو لکھ بھیجا کہ بحالت نظربندی انکو درگاہ شاہی مین لاوے اور چونکہ خاطر شریف عزم شکار کے بہت مائل تھی اسواسطے اللہ وردی قراول بیگی نے واسطے شکار قمرغہ کے قور کلان جسکو ہندی مین ہادر

سکتے ہین رسیون سے بٹ کر بشی کش کی اوسپر پچیس ہزار روپیہ صرف ہوے تھے بنا بر آن متصدیان سرکاری کو حکم ہوا کہ اسکو لیجا کر
موضع رزعندہ مین کہ وہانکی شکارگاہ ہی اوس نور کو کھڑا کرین اور شکار کو ہر طرف سے اوس نور مین لاوین اور حضرت بادشاہ مع اہل حرم
اور پرستارون کے سیر شکار کو متوجہ ہوے شاہ اسمعیل ہزارہ والہ نے کہ وہان کے لوگ اوسکو اپنا مرشد اور پیر جانتے تھے مع
اپنے لواحق اور توابع کے آکر سیر ماقوس کے باہر ڈیرہ کیا حضرت بادشاہ مع نورجہان بیگم اور اہل حرم کے شاہ اسمعیل کے یہان تشریف
لے گئے اور بیگم نے اونکی اولاد کو جواہرات اور ہتھیار مرصع دیے پھر وہان سے شکار کو جا کر قریب ... کی راس از رنگ اور قوچ
کوہی اور ریچھ اور جرخ اوس نور مین آئے تھے شکار کیے ایک اونمین سے بلحاظ سے تہا تین من اور تین سیر وزن جہانگیری سے تھا
اور سوانح اس سال سے یہ حال ہی کہ جب شاہجہان نے یہ خبر بے ادبی اور گستاخی مہابتخان کی سنی تو غصہ مزاج پر غالب ہوا اور باوجود کم جمعیت
اور بے سامانی کے ارادہ کیا کہ اپنے والد ماجد کی خدمت مین جا کر مہابت خان کو سزا سے واقعی اوسکی بے ادبی کی دیوین اس ارادے سے
تیئسوین رمضان ۱۰۳۵ ہجری کو ہزار سوارون سے ناسک ترتنگ سے روانہ ہوے اور یہ خیال فرمایا کہ وہان پہونچنے تک لشکر
زیادہ جمع ہو جاویگا جب اجمیر مین پونہچے تو راجہ کشن سنگہ پسر راجہ بھیم کہ مع پانسو سوار کے ہمرکاب آیا تھا اجل طبعی سے مرگیا اور اوسکے
ہمراہی متفرق ہوگئے اور فقط پانسو سوار بحالت پریشانی ہمراہی مین رہے اسواسطے یہ صلاح کی کہ کچھہ دنون ٹھٹہ مین جا کر گذر کرین
اس ارادے پر اجمیر سے ناگور اور ناگور سے جودھپور مین آئے اور وہان سے جلمیر کو توجہ کی اور ہمایون بادشاہ مرحوم بھی اسی راہ سے
اپنے ایام ہرج مرج مین سندھ و ٹھٹہ کو گئے تھے اور جب خاطر دریا مقاطر حضرت جہان پناہ کی سیر و شکار کابل سے فارغ ہوئی تو دوشنبہ
کے دن غرہ ماہ پور کو کابل سے دارالخلافتہ کیطرف مراجعت فرمائی اوسیدن خبر بیماری شہزادہ پرویز کی پونہچی کہ درد قولنج بکمال شدت
ہوا تھا علاجون سے کچھہ تخفیف ہوئی ہی پھر قریب اوس سے عرضی خانجہان کی آئی کہ شہزادے پھر پانچ گھڑی تک بیہوش رہے لاچار طبیبون
نے پانچ داغ سر و پیشانی و کنپٹی مین دیے لیکن ہوش نہ آیا بعد کچھہ دیر کے ہوش آیا اور باتین کین پھر بیہوش ہوے طبیبون نے بیماری صرع
کی تجویز کی ہی اور یہ بمرض کثرت شرابخواری کا ہی جیسے شہزادہ مراد اور دانیال دونون چچا انکے اسی سبب سے ہلاک ہوے ہین پھر انہین
دنون مین شہزادہ اورنگ زیب اور دارا شکوہ خدمت جد بزرگوار مین آکر زمین بوس سے سعادت اندوز ہوے اور ہاتھی اور جواہر اور
آلات مرصع قریب دس لاکھہ روپیہ کے پیشکش کیے پھر تحریر فاضل خان سے معلوم ہوا کہ بایسنقر پسر سلطان دانیال مرحوم کا امرکوٹ مین
شاہجہان سے جدا ہو کر راجہ گج سنگہ کیطرف گیا ہی عنقریب شاہزادہ پرویز کی خدمت مین پونہچیگا اور اسی سال مین آوارگی اور خرابی
مہابت خان کی ظہور مین آئی قصہ مختصر اوسکا یون ہی کہ جب سے اوس سے وہ گستاخی ظہور مین آئی تھی مزاج اوسکا بدل گیا تھا اعیان دولت
سے سلوک نامناسب کرکے سبکو آزردہ کر دیا تھا لیکن حضرت بادشاہ عالی حوصلگی اور بردباری سے باوجود اوس گستاخی کے ظاہر مین عنایت
فرماتے تھے اور جو کچھہ نورجہان بیگم تنہائی مین عرض کیا کرتین اوس سے بیان فرما دیتے چنانچہ بارہا اوس سے فرمایا کہ بیگم مجھکو مارا چاہتی ہی
خبردار رہنا اور لڑکی شاہنواز خان نبیرہ عبدالرحیم خانخانان کی جو شایستہ خان پسر آصف خان سے منسوب ہی کہتی ہی کہ مین قابو پاکر
مہابت خان کو بندوق سے مارونگی یہانتک کہ رفتہ رفتہ وہم اوسکا بادشاہ کیطرف سے کہ پہلے تھا اور بیسی ہوشیار جماعت راجپوتون کو پہلے
دربار مین چارونطرف دستخانے کے کھڑا رکھتا تھا گیا اور عمدہ نوکر اوسکے کابل مین گکھون کی لڑائی مین مارے گئے تھے اور نورجہان بیگم برخلاف اوسکے ہمیشہ
موقع دیکھتی تھین اور دلاوران کار آزمودہ کی جماعت کو دلاسا اور عنایات سے آمادہ کر رکھا تھا یہانتک کہ ہوشیار خان خواجہ سرا بیگم کا
لاہور سے دو ہزار سوار نوملازم لایا اور رکاب شاہی مین بھی اتنے دنون مین بہت جمعیت ہوگئی تھی قریب رہتاس کے حکم صادر ہوا کہ تمام

سپاہ قدیم وجدید سامان سجا کر حاضری کے واسطے راہ مین کھڑی ہو پھر بلند خان خواجہ کو حکم دیا کہ مہابت خان کے پاس جا کر حضرت بادشاہ کیطرف سے حکم پوہنچا دینا کہ آج بیگم اپنے لوگون کی حاضری لیتی ہین بہتر یہ ہے کہ تم پہلے مجرا یہ انکو آج موقوف رکھو مبادا باہم کچھ گفتگو ہو کر جھگڑا واقع ہو جاوے اور اوسکے بعد بلند خان نے خواجہ انور کو روانہ کیا کہ یہ بات خوب سمجھا آوے کہ مہابت خان حسب الحکم دربار مین کورنش کو حاضر نہین ہوا دوسرے دن سپاہ شاہی بہت بارگاہ مین جمع ہوئی بادشاہ نے مہابت خان کو کہلا بھیجا کہ تم ایک منزل آگے لشکر سے چلا کرو اگرچہ وہ مطلب اس تقریر سے پا گیا لیکن چونکہ ون کی لڑائی سے دب گیا تھا کچھ اور ظاہر نکر سکا اور لاچار آگے کو روانہ ہوا حضرت بادشاہ اوسکے بعد سوار ہوے اور سواری تیز چلی مہابت خان اوس منزل مین بھی نہ ٹھہر سکا اور وہان سے بھی کوچ کر کے دریاے بھٹ سے اوتر کر مقام کیا اور بادشاہی لشکر اس طرف مقیم ہوا پھر وہان سے افضل خان کو اوسکے پاس بھیجکر چار باتین کہلا بھیجین اوّل یہ کہ جو شاہ جہان ٹھٹہ کیطرف گئے ہین تو تم اونکے پیچھے جا کر بندوبست اونکی مہم کا کرو دوسرے یہ کہ آصف خان کو حضوری مین بھیجدو تیسرے یہ کہ طہمورث اور ہوشنگ پسران سلطان دانیال کو بارگاہ معلےٰ مین پوہنچا دو چوتھے یہ کہ لشکری خان پسر مخلص خان کو کہ تم ضامن اوسکے ہوے تھے درگاہ والا مین حاضر کرو اور اگر آصف خان کے بھیجنے مین تاخیر ہوگی تو یقین جاننا کہ فوج جرار تمپر مقرر کیجاویگی افضل خان مہابت خان کے پاس سے جا کر فرزندان سلطان دانیال کو ہمراہ لے آئے اور عرض کی کہ آصف خان کے باب مین کہتا ہے کہ جو مین بیگم کیطرف سے مطمئن نہین ہون تو ڈرتا ہون کہ اگر آصف خان کو چھوڑ دون تو مبادا سپاہ مجھپر بھیجی جاوے جس خدمت پر آپ مجکو حکم فرماوین مین دل وجان سے حاضر ہون جب لاہور سے نکل جاؤنگا تو بسر وچشم آصف خان کو درگاہ معلی کیطرف روانہ کرونگا جب افضل خان نے آصف خان کے بھیجنے مین عذر بیان کیا تو بیگم اوسکی باتون سے غصہ ہوئین افضل خان نے جو کچھ دیکھا اور سنا تھا مہابت خان سے جا کر صاف صاف بیان کر دیا اور کہا آصف خان کے روانہ کرنے مین تاخیر بہتر نہین اس مین ہرگز کچھ اور خیال نکرنا کہ ندامت اوٹھاوگے جب مہابت خان حقیقت حال سے مطلع ہوا تو آصف خان کو لا کر خود عذر خواہ ہوا اور قول وقسم لیکر اوسکو روانہ درگاہ کیا لیکن اوسکے پسر ابو طالب کو چند روز ون بنا بر مصلحت مذکورہ کے اپنے پاس رہنے دیا اور ظاہر مین ٹھٹہ کیطرف جانے کا ارادہ کر کے وہان سے کوچ کیا تئیسوین کو لشکر بادشاہی نے بھی دریاے بھٹ سے عبور کیا عجیب تر یہ ہے کہ غلبہ اور مغلوبی مہابت خان کی دونون اسیجگہ واقع ہوئی اور بعد چند روزون کے ابو طالب پسر آصف خان اور بدیع الزمان داماد خواجہ ابو الحسن اور اوسکے بھائی خواجہ قاسم کو بھی بہزار سعدت درگاہ والا کیطرف روانہ کیا پھر جب جہانگیر آباد مین موکب اقبال کا نزول اجلال ہوا تو داور بخش پسر خسرو اور خانخانان اور مقرب خان اور میر جملہ نے مع اعیان لشکر لاہور سے آکر زمین بوسی سے شرف حاصل کیا ساتوین ماہ آبان کو سواد لاہور نزول عسکر اقبال سے روشن ہوا اوس روز سعید مین آصف خان نے صوبہ داری پنجاب سے اختصاص پایا اور اسکا منصب وکالت بھی اسیکے نام رہا اور حکم ہوا کہ دیوانخانے مین بیٹھکر کاروبار مالی وملکی کیا کرے اور خدمت دیوانی خواجہ ابو الحسن کو عنایت کی اور افضل خان بعد موقوفی میر جملہ کے خدمت میر سامانی سے سرفراز ہوا اور میر جملہ کو بخشیگری پر مقرر فرمایا اور سید جلال اور سید محمد نبیرہ شاہ عالم بخاری کو کہ قبر انکی گجرات مین ہے جیسا کہ مذکور ہوا رخصت وطن کی عنایت ہوئی اور ہاتھی انکو بخشا وہان معلوم ہوا کہ مہابت خان ٹھٹہ کی راہ سے لوٹکر ہندوستان کیطرف گیا اور یہ بھی سنا گیا کہ بائیس لاکھ روپیہ اوسکے وکیلون نے بنگالہ سے وصول کر کے روانہ کیے ہین اور قریب دلی کے پوہنچے ہین اسواسطے صفدر خان اور سپہدار خان اور علی قلی درمن اور نور الدین قلی اور امیراے سنگدلن کو ہزار احدیون سے مقرر کیا کہ جلد تر جا کے وہ روپیہ قبضے مین لاوین یہ لوگ جا کر قریب شاہ آباد کے اون لوگون سے کہ خزانہ لاتے تھے ملے اونھون سنے

روپیہ نذکور ایک مکان مین لیجاکر تحصن ہوکر ہاتھہ پانون ہلائے مگر بادشاہی لوگون نے لڑکر مکان مین آگ لگا دی جب وہ باہر آئے تو روپیے
لے لیے اور لوگ ہمراہی خزانہ کے بھاگ گئے پھر ان لوگون کو فرمان پونہچا کہ خزانہ درگاہ شاہی کی طرف روانہ کرکے مہابت خان کے
تعاقب مین جاوین پھر خانخانان کو منصب ہفت ہزاری ذات وسوار دو اسپہ و سہ اسپہ سے سرفراز فرماکر خلعت مع شمشیر اور اسپ
با زین مرصع اور فیل خاصہ مرحمت فرمایا اور ایک لشکر کو بندگان درگاہ سے واسطے استیصال مہابت خان کے رخصت دی اور صوبہ اجمیر
اوسکی جاگیر مین مقرر ہوا اور چونکہ مہم جگت سنگہ کی صادق خان سے سرانجام نہوئی تھی اور اوسکو مہابت خان کا دوست جانتے تھے
اسواسطے حکم ہوا کہ وہ باریابی سلام سے محروم رہے اور اوسی روز جگت سنگہ اور مخلص خان نے کوہستان کانگڑے سے آکر ملازمت
حاصل کی اور مکرم خان کو کہ حاکم ملک کوچ کا تھا صوبہ دار بنگالہ فرماکر فرمان صادر ہوا کہ جلد تر اپنے مقام سے بندوبست بنگالہ کو روانہ ہو
اور خانہ زاد خان کو حضور مین بھیجدے شاہزادہ پرویز کثرت شراب خواری سے مرض صرع مین مبتلا ہوا تھا رفتہ رفتہ غذا چھوٹ گئی اور
صاحب فراش ہوا ہر چند اطبا نے سعی علاج مین کی مگر کچھ فائدہ نہوا آخر شب چارشنبہ ساتوین صفر کو ایکہزار چھتیس ہجری مین اس جہان فانی
کو وداع کیا اور اول ومین اوسکی لاش زمین کے سپرد کرکے پھر اکبر آباد مین لائے اور اوسیکے باغ مین دفن کیا جب یہ خبر مسامع حضرت ظلسبحانی
مین پونہچی تو درد وبیقراری کا علاج صبر وشکیبائی سے فرماکر تقدیر الہی سے راضی ہوے عمر شہزادے کی اڑتیس سال کی ہوئی اوس وقت کے
شعرانے اونکی وفات کی تاریخ اس عبارت مین نکالی **وفات شاہزادہ پرویز** پھر خانجہان کو حکم ہوا کہ اونکی اولاد اور متعلقان باقیماندہ
کو درگاہ فلک اشتباہ کیطرف روانہ کرے اور انھین دنون مین شاہ خواجہ ایلچی نذر محمد خان کو رخصت اوسکے وطن کیطرف فرمایا اور سوا
اون مددخرچیون کے کہ اوسکو مکرر دیے گئے تھے اس وقت اور چالیس ہزار روپیے مرحمت ہوے اور اکثر نفایس ہندوستان کے اوسکے
ہمراہ تحفہ بھیجے پھر ابوطالب پسر [illegible] نے دکن سے آکر سعادت
زمین بوس حاصل کی اور مرزا رستم صفوی کو صوبہ داری بہار سے ممتاز فرمایا اور انھین دنون عرضداشت متصدیان دکن کی آئی کہ یاقوت
حبشی کہ بعد عنبر کے اس ملک مین سردار نامی تھا اور اوسکی حیات مین بھی سپہسالاری لشکر اور انتظام ملک تفویض اسیکے تھا باظہار دولتخواہی
اور اختیار بندگی کے پانسو سوارون سے قریب جالنا پور کے آکر سربلندرای کو خط بھیجا کہ مین فتح خان پسر ملک عنبر اور اکثر سرداران دکن کو بقصد
دولتخواہی بادشاہ جم جاہ حضرت جہانگیر سلامت کے آمادہ اور مستعد کرکے پہلے سب سے خود حاضر ہوا ہون وہ سب بھی پے در پے آکر یہان
حاضر ہونگے جب خانجہان سربلندرای کی تحریر سے اس باب مین مطلع ہوا تو اوسنے بتحریر یاقوت خان کو بکمال تسلی اور امیدواری کے بھیجی کہ اپنے
اس ارادے کو جلد تر وقوع مین لاوے اور سربلندرای کو بھی خط لکھا کہ یاقوت خان کی دعوت اور مہمانداری اور خاطرداری بخوبی کرکے
اوسکو جلد تر برہانپور کیطرف بھیجدے اور پہلے گذر چکا ہے کہ شاہجہان تھوڑے لوگون سے ٹینہ کیطرف گئے تھے چونکہ ایام شاہزادگی سے
بادشاہ والا جاہ شاہ عباس والی ایران ان سے دوستی کمال رکھتے تھے اور ہمیشہ خطوط بھیجا کرتے اور اس ایام ہرج مرج مین بھی جو باعث
تنگی ہوتے تھے اسواسطے شاہجہان کے دل مین آیا کہ اوس طرف چلکر اون سے قریب رہنا چاہیے تا اونکی مدد اور الفت سے یہ غبار
پریشانی دفع ہووے غرض جب قریب ٹینہ کے پونہچے تو شرف الملک کہ محافظ وہان کا تھا نو ہزار سوار اور بارہ ہزار پیادے جمع کرکے اور
قلعہ کو درست کرکے مقابلے کو باہر نکلا جو کہ اوس وقت کل قریب تین چار سو سوار وفادار دلاور تھے تاب مقابلہ نہ لا سکے اندر شہر کے
جاکر قلعہ بند ہوے اور جو قلعہ کو اول سے سامان جنگی سے درست کر رکھا تھا برج وفصیل پر سے لڑائی شروع کی شاہجہان نے اپنے لوگون کو
بتاکید منع فرمایا کہ ہرگز قلعہ پر حملہ نکرنا اور رعایا کو ناحق تیر وتفنگ سے ستانا لیکن باوجود اس ممانعت کے جان نثارون نے قلعہ پر حملہ کیا

لیکن اوسکی مضبوطی اور درستی سے کامیاب نہوے اور عطف عنان کرکے محاصرہ حصار کیا بعد چند روز کے بہادران قلعہ شمشیر برہنہ نکلے جو کہ درو قلعہ مین میدان مسطح تھا کہین پستی و بلندی و دیوار و درختون کی آڑ نتھی سپرون کو چہرون پر رکھکر حملہ آور ہوے مگر خندقون عمیق پرآب سے آگے بڑھنا اور پیچھے ہٹنا محال تھا درمیان میدان قلعہ کے قیام کرکے توکل کو حصار اپنا کیا اور چونکہ اونھین روزون خاطر شریف شاہجہان کی مریض ہوگئی تھی اسواسطے ارادہ جنگی عراق کا ملتوی رہا اور خبر بیماری شاہزادہ پرویز کی بشدت سنکر جانا کہ وہ اس عارضے سے جانبر نہوگا پھر انھین دنون خط نورجہان بیگم کا آیا کہ مہابت خان آمد افواج شاہی سے گھبراکر چلا گیا ہی کہین ایسا نہو کہ جاکر تمھارے لڑکون کو بھکاکر مفسدہ برداری کرے صلاح دولت اسیمین ہی کہ تم پھر دکن مین جاکر بیٹھو [illegible] وہین توقف کرو تا خود فلک از پردہ چہ آرد بیرون * اسواسطے باوجود ضعف اور نقاہت کے سواری پالکی براہ ٹھٹہ اور گجرات سے دکن کیطرف روانہ ہوے اور انھین دنون مین خبر فوت شہزادہ پرویز کی پونہچی اور یہ وہ راہ ہی کہ سلطان محمود نے اسی راہ سے جاکر بتخانہ سومنات کو فتح کیا تھا اور شاہ جہان گجرات مین جاکر احمدآباد سے بیس کوس پر [illegible] کے گھاٹ سے نربدا اوترے اور راجہ بگلانہ کے علاقے مین ہوکر ناسک ترنبک مین کہ اپنے لوگون کو وہان چھوڑ آئے تھے پونہچے اور چونکہ وہان کوئی عمارت لائق سکونت کے نتھی موضع جیبر مین اقامت فرمائی پھر انھین دنون آصف خان منصب ہفت ہزاری ذات و سوار دو اسپہ و سہ اسپہ سے معزز و ممتاز ہوا اور بیچ یہ [illegible] مہابت خان سے رہا ہوا کوئی منصب اور جاگیر نہین رکھتا تھا پھر عرضداشت متصدیان دکن سے معلوم ہوا کہ نظام الملک نے براہ فتنہ پردازی اور کوتاہ اندیشی کے فتح خان پسر عنبر اور باقی اپنے فوج ولتون کو سرحدات ملک بادشاہی پر بھیجا ہی تا مفسدہ برپا کرین اسواسطے عمدۃ الملک خان جہان نے واسطے حفاظت شہر کے لشکر خان کو کہ بندہ قدیمی خدمت گزار ہی اپنی جگہ پر چھوڑکر تا حفاظت برہانپور مین سرگرم رہے باعساکر ظفر طراز بالا گھاٹ کیطرف کوچ کیا ہی اور موضع کھڑکی مین اونکے دم گزینکو ٹھہرا ہی اور نظام الملک نے انکی [illegible] سنکر اپنے قلعہ دولت آباد سے سر باہر نہ نکالا اور سنہ [illegible] محمد مومن کا ہی کہ وہ سادات سیفی سے تھا اور قرابت قریب نقیب خان سے رکھتا تھا جب عراق سے آیا تھا تو حضرت اکبر شاہ نے سادات خان نبیرہ عم نقیب خان کی لڑکی کا اسسے نکاح کردیا تھا جب عبور شاہ جہان کا ملک پورب مین ہوا یہ چونکہ دہان کے جاگیردار تھے شاہ جہان سے آکر ملے اور چندے اوس کشمکش مین ہمراہ رہے سادات خان نے کہ شہزادہ پرویز کے ہمراہ تھا محمد مومن کو لکھا کہ تم میرے پاس چلے آؤ وہ شاہجہان کی خدمت سے جدا ہوکر سلطان پرویز کے پاس چلے آئے جب خبر اونکے آجانے کی حضرت بادشاہ نے سنی تو اوس سیدزادے کو ہاتھی کے پانون سے مروا ڈالا ہر چند شاہ پرویز نے سفارشین کین خاطر شاہی مہربان نہوئی اور انھین روزون نظام الملک نے قلعہ دولت آباد مین حمید خان نام ایک غلام حبشی کو معتمد اپنا کرکے سب کاروبار ریاست اوسکے سپرد کردیا اور محل مین اوسکی زوجہ مختار رہی اور باہر وہ قابض ہوا اور یہانتک کہ نظام الملک کو مثل مقید کے کر رکھا جب خان جہان قریب دولت آباد کے گیا تو حمید خان نے مع تین لاکھ ہون کہ بارہ لاکھ روپیہ اوسکے ہوے خانجہان کے پاس جاکر مکر و فریب کی باتون سے اوسکو ملایا اور اسبات پر اوسکو راضی کیا کہ تمام ملک بالا گھاٹ کا مع قلعہ احمدنگر نظام الملک کے قبضے مین چھوڑ جاوے افسوس ہی کہ خان جہان نے اسقدر روپیون پر ایسا بڑا ملک شاہی چھوڑ دیا اور کچھ عنایات شاہی کا خیال نکیا اور تھانجات مین بادشاہی افسرونکو لکھ بھیجا کہ یہ ضلع تمام نظام الملک کے لوگون کے سپرد کردیوین اور خود حاضر حضور ہون اور یہی تحریر سپہدار خان حاکم احمدنگر کو بھی بھیجی جب سپاہ نظام الملک احمدنگر پر گئی سپہدار خان نے کہا اس ملک مین تم شوق سے عملداری کرو مگر مین قلعہ دون یہ ممکن نہین اگر فرمان جہانگیری لے آؤ تو اوسوقت تمھارے حوالے کردون گا ہرچند نظام الملک والون نے ہاتھ پانون مارے کچھ مفید نہوا اور باقی افسران نالائق نے کل ملک بالا گھاٹ کا نظام الملک کے لوگون کے تفویض کردیا اور برہانپور مین

لوٹ آئے اور حمید خان حبشی کی حقیقت یہ ہے کہ اس غلام کی ایک عورت تھی دکن کی جب نظام الملک کو عورتون اور شراب کا شوق
ابتدا مین ہوا تو یہ عورت محل مین جانے لگی اور نظام الملک کے واسطے چھپا کر شراب اور بدکار عورتین لیجاتی اور اوسکو اس شوق شراب نوشی
اور عیاشی مین مشغول رکھتی اور رفتہ رفتہ اوسکے یہان ایسی مختار ہوگئی کہ اندر آپ اور باہر اوسکا شوہر تمام کارخانون مین متصرف ہوا اور
جب یہ عورت سوار ہوا کرتی تو امراے ملک اور افسران سپاہ اوسکے ہمرکاب چلا کرتے اور عرض معروض اوسی سے کرتے یہان تک کہ عادل خان
نے اپنی فوج نظام الملک پر بھیجی اور ادہر سے بھی اوس عورت نے نظام الملک سے سپاہ کو ہمراہ لیکر قصد ... واسطے مقابلے کے کیا
اور یہ سوچی کہ مین عورت ہون اگر فتح ہوئی تو بڑا نام ہوگا اور اگر میری شکست ہوئی تو عادل خان کا کچھ نام نہین سب کہین گے ایک عورت کو
بھگا دیا کیا بڑا کام کیا اور یہ عورت ہمیشہ نقاب مونھہ پر ڈالکر گھوڑے پر سوار ہوکے فوج مین حاضر رہتی اور ہتھیار کمر مین اور تیر نیزے ہاتھون مین
ڈالکر نکلتی اور سامان جنگ اور سپاہ مردانہ اپنے ہمراہ رکھتی اور بہت داد و دہش کرتی ہر روز سردارون سے رعایت اور سپاہ پر سخاوت
کرتی آخر ہنگام مقابلہ فوج عادل خان کو میدان مین شکست فاش دیکر اوسکا تمام توپخانہ اور سب ہاتھی اپنے قبضے مین کر لیے اور صحیح و سلامت
لوٹ آئی پھر عرض اقدس مین گذرا کہ امام قلی خان فرمانروائے توران نے کہ چند سال سے میر سید برکہ آپ کے ایلچی کو ماوراء النہر مین کمال
تعظیم رکھکر سلوک آدمیانہ اوس سے ادا کیا جب خبر شورش شاہجہان کی سنی تو قدوہ ممالک اسلام عبد الرحیم خواجہ اور ارکان خواجہ بہت
تھے اور ہدیے ہمراہ دیکر آپ کے ایلچی کے ساتھ رخصت کیا ہے کہ بارگاہ جہانگیری مین جاکر طریقہ محبت اور الفت کو استحکام دین اور نامہ محبت التیام
اپنا اونکے ساتھ بھیجا ہے یہ خواجہ عبد الرحیم سادات ماوراء النہر مین بڑے نامی اور گرامی ہین نسب شریف انکا حضرت امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ
سے ملتا ہے اور بادشاہ توران عبد اللہ خان نے خواجہ جویبار جد بزرگوار انکے کو دست امانت دیا تھا اور ارادت صادق
رکھتا تھا اور جب وہ قریب کابل کے آئے تو بحکم جہانگیری معتمدان ... استقبال کرکے شہر ... اور جابجا ... کر ...
عمدہ دعوت کی پھر حضرت بادشاہ نے تین منزل لاہور سے موسوی خان کو مع خلعت خاصہ اور خنجر مرصع کے اونکی پیشوائی کو بھیجا کہ خوب طرح
اونکو راضی کیا پھر بہادر خان اوزبک کو کہ عبد المومن خان کے وقت مین حاکم مشہد رہا تھا اور سلطنت جہانگیری مین منصب پنجہزاری
رکھتا تھا واسطے استقبال کے روانہ کیا اور جب خواجہ مذکور قریب ہوکے آئے تو حسب الحکم خواجہ ابو الحسن دیوان اور ارادت خان بخشی نے
استقبال کرکے ملاقات کی پھر اوسی روز دست بیعت شاہی سے مشرف ہوے بادشاہ نے کورنش اور تسلیم معاف کرکے کمال اونکی بزرگی اور
عزت فرمائی اور قریب تخت کے بٹھلا کر پچاس ہزار روپیہ بطور انعام کے مرحمت فرمائے اور دوسرے دن جو وہ قاب کھانے کے الوش خاص
سے سونے چاندی کے برتنون مین واسطے خواجہ مذکور کے بھیجین اور وہ سب برتن مع سامان انھین کو دیے پھر صوبہ داری بنگالہ سے
خانہ زاد خان کو معزول فرماکر مکرم خان ولد معظم خان کو اونکی جگہ سرفراز فرمایا جب مکرم خان اوس ملک مین پہونچے تو حسب اتفاق واسطے استقبال
ایک فرمان کے کہ اونکے نام گیا تھا کشتی پر بیٹھکر ایک نالے مین کہ درمیان پڑتا تھا آئے اور کنارے کے قریب پہونچکر ملاحون سے کہا
کہ کشتی کو پانی مین ٹھہراو کہ مین نماز عصر پڑھ لون تقدیر سے اوسوقت ایک ایسی آندھی آئی کہ کشتی پانی مین ڈوب گئی اور مکرم خان مع اپنے
رفیقون کے کہ اوس کشتی مین تھے غرق بحر فنا ہوسے کوئی اونمین کا نہ بچا اور انھین دنون خانخانان ولد بیرم خان نے بہتر سال کی عمر
مین اجل طبعی سے اس دار فانی سے انتقال کیا تفصیل اسکی یہ ہے کہ جب خانخانان دہلی مین آیا تو ضعف قوی اسکے مزاج پر غالب ہوا
اور یہ واسطے علاج کے وہین مقیم ہوا آخر اسی میان سال الکہزار چھتیس ہجری کے ودیعت حیات کارساز قضا و قدر کے سپرد کرکے
اوس مقبرے مین کہ اپنی زوجہ کے واسطے بنایا تھا دفن ہوا یہ اس سلطنت کے بڑے امیرون مین سے تھا حضرت اکبر بادشاہ کے

عہد مین اسنے بڑی بڑی فتحین کی یقین اول فتح گجرات اور شکست دنیا مظفر گجراتی کا کہ جبھی سے وہ ملک ممالک محروسہ شاہی مین داخل ہوا دوسری فتح جنگ کہل کی کہ وہ ہمراہ بہت فیلان اور توپخانہ عظیم کے آیا تھا اور مشہور ہی کہ اوسکے ہمراہ ستر ہزار سوار تھے اور خانخانان کے ہمراہ بیس ہزار خانخانان اوس سے دو دن اور ایک رات تک لڑتا رہا آخر فتح پائی اور اوسی لڑائی مین راجہ علی خان سردار مارا گیا تیسری فتح ملک ٹھٹہ اور سندہ کی ہی اور زمانہ حضرت جنت مکانی مین اسکے بڑے بیٹے شاہنواز خان نے تھوڑے لوگون سے عنبر کے لشکر کو شکست دی تھی جیسا پہلے گذر چکا [illegible] اور امیر نامی تھا اگر موت فرصت دیتی تو اور بھی عمدہ کام اسکے زمانے مین یادگار رہتے اور قابلیت مین یکتائے زمانہ تھا زبان عربی اور فارسی اور ترکی اور [illegible] خوب جانتا تھا اسکی عقلی اور نقلی بہت باتین اور شجاعت کی اکثر حکایتین مشہور ہین
٥ فارسی اور ہندی مین شعر بھی کہتا تھا واقعات بابری جو اسنے بحکم اکبر شاہ کے ترکی سے فارسی مین ترجمہ کیا ہی یہ چند اشعار اسکے ہین
شمار شوق ندانستہ ام کہ تا چندست خرا ینقدر کہ دلم سخت آرزومندست بکیش صدق و صفا حرف عہد بیکارست نگاہ اہل محبت تمام سوگندست نہ دام دانم و نہ دانہ اینقدر دانم کہ پای تا بسرم ہرچہ ہست در بندست مرا فروخت محبت و لے نمیدانم کہ مشتری چہ کس ست و بہای من چندست ادای حق محبت عنایتی ست ز دوست وگرنہ خاطر عاشق بہیچ خورسندست ازان خوشم بسخنہای دلکش تو رحیم کہ اندکی بادای عشق تا چندست **رباعی** زنہار رحیم از پی دل نروی بیہودہ بار زروی دل در گروی گفتم سخنی و باز ہم میگویم خواہش کاری ہمیشہ کاہش وروی اور جب راجہ ام سنگہ زمیندار ملک ماندو نے بندگی اور دولت خواہی اختیار کی تو بعد اسکے عرض پرداز ہوا کہ باپ دادا میرے آستانہ بوسی سے شرفیاب ہوئے ہین مین بھی امیدوار ہون کہ اس سعادت سے بہرہ اندوز ہون اسواسطے تہور خان کو حکم ہوا کہ اوسکو جاکر ہمراہ اپنے بارگاہ شاہی مین لے آوے اور منظور اوسکی [illegible] حضرت بادشاہی مین عرض ہوا کہ مہابت خان جاکر شاہجہان سے ملگیا ہی تو اوسکے مقابلے مین خانجہان کو خطاب سپہ سالاری سے امتیاز بخشا اور تفصیل اسکی یون ہی کہ جب مہابت خان ٹھٹھہ کی راہ سے بارگاہ شاہی سے جدا ہوا اور لشکر بادشاہی نے اوسکا تعاقب کیا تو اسنے نجات اپنی سوا اسکے ندیکھی کہ شاہجہان کے پاس جاوے پھر ایک عرضی ہمراہ اپنے کسی معتمد کے خدمت شاہجہان مین بھیجی کہ اگر قصورات میرے معاف ہون تو قدمبوسی مین حاضر ہون شاہجہان نے بمقتضائے وقت اوسکے قصور معاف کرکے فرمان مرحمت عنوان ساتھ پنجہ مبارک کے اوسکی تسلی کو بھیجا پھر وہ قریب دو ہزار سوار کے ہمراہ لیکر راہ راج پیپلہ اور ملک بگلانہ سے ہوکر شاہجہان کے پاس پہونچا اور خیمے مین سعادت ملازمت سے شرفیاب ہوکر ہزار اشرفیان اور ایک الماس سات ہزار روپیہ کا مع اور سامان کے پیشکش کیا شاہجہان نے اوسکو انعام مین خنجر مرصع اور شمشیر مرصع اور خاصہ گھوڑا اور خاصہ ہاتھی مرحمت فرماکر سرفراز کیا اون دنون خانجہان نے خطوط پے درپے بہیجکر عبداللہ خان کو برہانپور مین بلوایا اور وہ وہان آکر خان جہان سے ملا چند دنون برہانپور مین رہا آخر خان جہان لوگون کے بہکانے سے اوسکی طرف سے بدگمان ہوا اور ایک روز کہ وہ ہمراہ ایک خدمتگار کے خانجہان کے یہان ملنے کو آیا خانجہان نے اوسکو قید کرلیا اور یہ حال بارگاہ بادشاہی مین لکھ بھیجا اوسکے جواب مین فرمان صادر ہوا کہ اوسکو قلعہ آسیر مین نظربند رکھے چونکہ بدعہدی سب مین ممنوع ہی تھوڑے دنون مین خانجہان نے اسکا نتیجہ پایا قصہ اسکا یون ہی کہ جب دماغ اوسکا عنایات جہانگیری سے مست بادہ غرور کا ہوا بعد اوسکے کہ اورنگ خلافت نے بجلوس حضرت جہانبانی ارتفاع آسمانی پایا تب اسنے ہمیشہ اندیشہائے ناصواب اور خیالات فاسدہ مین آپکو گرفتار کیا اور ایسا وہم سمایا کہ ستائیسوین ماہ صفر ۱۰۳۹ ہجری مین مع فرزندان و متعلقان خود دار الخلافت اکبرآباد سے بھاگا اور حضرت بادشاہ نے خواجہ ابو الحسن

اور سید مظفر خان اور اللہ وردی خان اور رضا بہادر اور پرتھی راج راٹھور کو فوج دیکر اوسکے تعاقب مین بھیجا اونھون نے قریب دھولپور کے
اوسکو جالیا اور آپس مین جنگ سخت واقع ہوئی رضا بہادر وہان مارے گئے اور پرتھی زخمی ہوا اور خانجہان کے بھی دو لڑکے کام آئے
اور خود جان بچاکر وہان سے نکلکر دکن کیطرف بھاگا اور نظام الملک سے ملکر محرک سلسلہ فساد کا ہوا اوسیوقت دنون خود حضرت بادشاہ نے
مع عساکر منصورہ دکن کیطرف توجہ فرمائی اور برہانپور مین نزول اقبال فرمایا اعظم خان کو کہ حضرت جہانگیر کے وقت مین ارادت خان کا
خطاب رکھتا تھا لشکر دیکر اوسکی گوشمالی کو روانہ کیا بالاگھاٹ مین خان جہان نکر افواج شاہی سے لڑا آخر شکست کھاکر پھر کی
طرف افغانستان مین چلا گیا حضرت بادشاہ نے عبد اللہ خان بہادر فیروز جنگ کو سردار کرکے مع سید مظفر اور معتمد خان کو کہ اور رشید خان
اور باقی امرا کے اوسکے تعاقب مین بھیجا اور لشکر فیروزی اثر سندہ مین پہونچکر اور سعادت سے ملا اوسیوقت خان جہان نے ہاتھ حیات
سے دھوکر اپنے بیٹون اور اہل قرابت کے ساتھ لشکر شاہی سے مقابلہ کیا اور مع دو لڑکون اور متعلقین اپنے کے مارا گیا
اور خان بہادر فیروز جنگ نے اوسکا سر بادشاہ کی خدمت مین روانہ کیا فقط — پھر حال حضرت شاہ جہانگیر کا لکھتا ہون کہ اکتیسوین
اسفندارمذ کو ساعت مسعود مین پھر اتفاق سفر کشمیر جنت نظیر کا واسطے سیر و شکار وہان کے واقع ہوا اور یہ امر اختیاری نہ تھا
بلکہ ضروری تھا کہ موسم گرمی ہندوستان کا مزاج مقدس سے بہت ناموافق ہوگیا تھا اسواسطے ہر سال یہ محنت سفر گوارا
فرماکر تشریف لیجایا کرتے اور موسم سردی مین پھر ہندوستان کی طرف معاودت فرماتے اس سفر سے چند روز پہلے خواجہ عبد الرحیم
کو تیس ہزار روپے عنایت کیے تھے ان دنون ہتھنی مع ہودج نقرئی مرحمت فرمائی

بائیسوان جشن نوروز کا جلوس مبارک سے

روز یکشنبہ تیسری رجب سنہ ایکہزار چھتیس ۱۰۳۶ ہجری مین آفتاب نے برج حمل مین تحویل کی اور بائیسوان سال جلوس والا کا شروع ہوا
کنارے دریاے چناب کے جشن نوروز کا آراستہ ہوا دوسرے روز وہان سے کوچ کرکے سیر و شکار کرتے ہوے منزل بمنزل
کشمیر مین رونق افروز ہوے جب خدمت والا مین معروض ہوا کہ مکرم خان حاکم بنگالہ دریا مین غرق ہوگیا وہ صوبہ حاکم سے خالی ہے
اس واسطے کشمیر سے فدائی خان کو حکومت بنگالہ پر مقرر فرماکر منصب پنجہزاری ذات و سوار کا مع خلعت فاخرہ اور اسپ عراقی ابلق
کے کہ شاہ ایران کا بھیجا ہوا تھا مرحمت فرماکر اوس طرف رخصت کیا اور مقرر فرمایا کہ ہر سال پانچ لاکھ روپیہ بطریق پیشکش بادشاہی
اور پانچ لاکھ روپیہ بصیغہ پیشکش بیگم کے ہمیشہ بلا توقف بھیجا کرے بعد اسکے ابو سعید نواسہ اعتماد الدولہ کو حکومت ٹھٹھہ سے سربلندی
بخشی اور بہادر خان اوزبک کو حاکم آلہ آباد بعد تبدیلی جہانگیر قلی خان کے مقرر فرمایا اور خلعت خاصہ دیکر اودہر رخصت کیا اور سرکار
کالپی محتشم خان کی جاگیر مین مقرر ہوئی اب آگے خامہ دو زبان اور زبان سحر بیان ذکر قصہ رحلت اس بادشاہ والا شوکت کی لکھنے
سے عاجز ہے اسواسطے کہ حسن صورت اور خوبی سیرت اس بادشاہ کیوان جاہ کی اوس مرتبے کو تھی کہ جسنے دیکھا وہی خوب جانتا ہے

نظم

نشستی چو بر گاہ شاہنشہی + گرفتی جہان فر ظل اللہی + فروزندۂ افسر و تخت بود + کریم و رحیم و جوان بخت بود + خلاصہ یہ ہے کہ
حضرت بادشاہ کشمیر ہی مین تھے کہ مرض مزاج اقدس پر غالب ہوا یہان تک کہ نہایت ضعف سے پالکی پر سوار ہوکر سیر و سواری مین
متوجہ ہوتے تھے ایک روز درد نے یہ شدت کی کہ لوگ ناامید ہوے اور زبان مبارک سے کلمات ناامیدی نکلنے لگے خلق
مین اضطراب ہوا جو چند روز حیات مستعار کے باقی تھے اس مرتبہ بخیریت گذری اور بعد چند روز کے بھوک جاتی رہی اور افیون سے

کہ چالیس سال سے نوش فرماتے تھے بالکل نفرت ہوئی سوا چند پیالے شراب انگوری کے کچھ طلب نفرماتے اور انہیں دنون شہر
شہریار کی ابرو اور پلکین اور بال ڈاڑھی مونچھ کے بسبب مرض داء الثعلب کے گر پڑے ہر چند طبیبون نے علاج کیا کچھ فائدہ نہ بخشا اس واسطے
اوسنے اجازت لی کہ چند دنون لاہور مین جاکر اوسکی علاج مین مشغول ہو اور حسب اجازت اودہر روانہ ہوا اور داور بخش پسر خسرو کا کہ شہریار کے
پاس بحکم نورجہان بیگم کے مقید [illegible] جاتے وقت اوسے لیکر ارادت خان کے سپرد کیا بعد اسکے حضرت بادشاہ واسطے سیر پھلی بھون
اور راجول اور [illegible] فرماہوے اثناے راہ مین خانہ زاد خان پسر مہابت خان کا بنگالے سے آکر دولت بساط بوسی
سے کامیاب ہوا اور ایک ہاتھی عمدہ پیشکش کیا اور سید جعفر بھی خدمت شاہجہان سے جدا ہوکر حاضر حضور ہوا بعد اسکے رایات اقبال
طرف لاہور کے روانہ ہوے اور مقام بیرم کلہ مین شکار کھیلا یہ ایک پہاڑ نہایت بلند اور اوسکے نیچے بیٹھکین بندوقچیون کے واسطے
بنی تھین وقت شکار کے زمیندار وہان کے ہرنون کو پہاڑ پر بھگا کر چڑھا دیا کرتے تھے جب بادشاہ کی نظر مبارک کے سامنے وہ ہرن پہاڑ پر آتے
تو اوسوقت بندوقچی اونکے گولی مارتے وہ زخمی ہوکر پہاڑ سے معلق ہنچے اوپر ہوتے ہوے زمین پر آتے تھے اور ایک عجیب
لطف و تماشا دیکھنے مین آیا کرتا تھا اس اثنا مین ایک پیادے نے [illegible] وہ آگے جاکر کھڑا ہوگیا اوس آدمی نے
چاہا کہ کسیطرح کچھ [illegible] چونکہ کنارہ پہاڑ کا تھا اوسکا پانون [illegible] اوسنے ایک چھوٹے درخت کو پکڑا القدر سے
وہ بھی اوکھڑ آیا آخر وہ آدمی زمین پر گرکر مرگیا مزاج بادشاہی معاینہ اس حال سے کمال مکدر ہوا اور شکارگاہ سے لوٹ کر دولتخانے کو آئے
اوسکی مان نے آکر کمال فریاد وزاری کی بہت مال دیکر اوسکی تسلی فرمائی لیکن خاطر شریف مین اوسکا درد چھید گیا گویا ملک الموت اوس
صورت مین آیا تھا اوسوقت سے بیقراری شروع ہوئی اور حال متغیر ہوا پھر بیرم کلہ سے کھٹمہ ہوتے ہوے موضع راجور مین آکر
مقام کیا اور پہر دن رہے حسب عادت کوچ کیا راہ مین پیالہ مانگا اور لب پر رکھتے ہی دل نے قبول نکیا اور طبیعت بگڑی دولت خانے مین
آنے تک یہی حال رہا اور پچھلی شب سے تکلیف بڑہی یہانتک کہ چاشت کے وقت روز یکشنبہ اٹھائیسوین صفر ایکہزار سینتیس ہجری
مطابق گیارہوین آبان ماہ الٰہی کو بائیسوین سال جلوس سے ہماے اوج حضرت جہانگیری نے آشیانہ جسمانی سے پرواز کیا اور
تمام عمر شریف ساٹھہ برس کی ہوئی جہان مین تہلکہ واقع ہوا اور لوگونپر پریشانی ہوئی **جلوس داور بخش** اس وقت مین آصف خان
نے کہ فدائیان اور داعیان دولت شاہجہان سے تھا ارادت خان سے مشورت کرکے داور بخش فرزند خسرو کو قیدخانے سے
لاکر نوید سلطنت موہوم سے اوسکو شیرین کام کیا مگر داور بخش اس بات پر یقین نلاتا تھا آخر کو قسمین شدید سے اونھون نے اوسکی تسلی کی
اور اوسکو سوار کرکے چتر شاہی اوسپر بلند کیا اور آگے کو چلے اور نورجہان بیگم ہر چند اپنے بھائی کو بلاتی تھی مگر آصف خان اور اسکے بھائی
کی طرف سے سواے عذر کے کچھ ظہور مین نہ آتا تھا لاچار ہوکر نورجہان نے نعش جہانگیر کو اپنے ساتھ لیا اور ساتھ شاہزادہاے
عالیمقدار کے ہاتھی پر سوار ہوکر اونکے پیچھے روانہ ہوئی اور آصف خان نے بنارسی نام ہندو کو ڈاک چوکی مین شاہجہان کے پاس
روانہ کیا اور صورت واقعہ رحلت جہانگیر سب اوس سے بیان کردی اور چونکہ بسبب عدیم الفرصتی کے نوبت تحریر عرضی نہ آئی لہذا اپنی
انگشتری اوس ہندو قاصد کو واسطے اعتماد کے دیدی القصہ اوس رات کو نوشہرہ مین توقف کرکے صبح کو کوچ کیا اور پہاڑ سے نکلکر
بہنبر مین مقام کیا اور وہان سے تجہیز اور تکفین نعش جہانگیر سے فراغت پاکر ساتھ مقصود خان اور اور ملازمان شاہی کے روانہ لاہور
کا کیا جمعہ کے دن اوس طرف دریا کے اوس باغ مین کہ نورجہان نے بنوایا تھا نعش کو جوار رحمت الٰہی مین سپرد کیا اور سب
امراے عظام اور ملازمان بادشاہی کہ لشکر مین بادشاہ مرحوم مغفور کے تھے جان گئے کہ آصف خان نے واسطے استقامت اور

استحکام دولت شاہجہان کے یہ طور کر رکھا ہی اور داور بخش کو گوسفند قربانی تجویز کر کے اوسکو بادشاہ بنایا ہی اطاعت اور متابعت
آصف خان کی کرتے تھے اور جو کچھ وہ کہتے تھے قبول کرتے تھے اور گرد و نواح شہر مین خطبہ داور بخش کے نام پڑھکر روانہ لاہور
ہوے اور جو ہمیشہ صادق خان کی طرف سے آصف خان کو بے اتفاقی اور بے اخلاصی حضرت شاہزادہ شاہجہان مین معلوم تھی اور
اوس سے اس طرح کی حرکات ظہور مین آتی تھین اس وقت مین خوف عظیم صادق خان کو ہوا اور آ[...] کی خدمت مین [...] ہوا
کہ یہ کدورت جانی رہے اور خطا سے بندہ معاف ہون اور کوئی شفیع واسطے معافی تقصیر اپنی کے [...]ت خان نے شاہزادہ ہاے
عالی مقدار کو کہ نورمحل سے اونکو لیا تھا اوسکے سپرد کیے کہ انکی خدمت مین لیاقت [...] اور اس دولت کو شفیع جرائم اپنے کا
کرے آصف خان کی بہن کہ نکاح مین صادق خان کے تھی خدمت شاہزادگان مذکورہ کی مستعد ہوئی اور دیوانہ و پروانہ کے اونپر
فدا ہونے لگی اور آصف خان چونکہ نورجہان اپنی بہن کیطرف سے مطمئن نہ تھا اوسکو نظربند رکھا اور حفاظت تمام اور حراست
مالاکلام عمل مین لایا کہ کوئی آدمی اوسکے پاس جانے نہ پاتا تھا اور نورجہان اپنی فکر مین تھی کہ شہریار سر گرم ہوا اور وہ برگشتہ بخت لاہور مین جواب
واقعے سے آگاہ ہوا تو حسب تجویز [...] کے آپ کو بادشاہ قرار دیکر دست تصرف تمام کارخانجات [...] اور خزائن شاہی مین
دراز کیا اور جسکو جو چاہا دیا اور جمع کرنے لشکر اور سپاہ سے لڑا اور تمامی کارخانجات پر متصرف ہوا [...] ایک ہفتہ مین تہتر
لاکھ روپیہ نقد منصبداران قدیم اور جدید کو دیا اور گرد اس خیال محال کے پھرا اور ہمت اپنی اس کام پر مصروف کرنے لگا اور میرزا بایسنقر
فرزند شاہزادہ دانیال کو کہ بعد از واقعہ حضرت جہانگیر بھاگ کر اوسکے پاس لاہور مین گیا تھا اپنی جگہ سردار کیا اور لشکر کو دریا سے عبور کروایا
اور اوسنے سمجھا کہ کارپردازان قضا و قدر سینہ دولت مین ایسے صاحب دولت اور شوکت کے اس خدمت جلیلہ کو رکھین گے کہ
بادشاہان عالی حوصلہ فرمانبرداری اوسکی کو فخر اپنا سمجھین گے اوس طرف سے آصف خان نے داور بخش کو ہاتھی پر سوار کیا اور خود بھی ایک
ہاتھی پر سوار ہو کے اوسکے ہمراہ ہوا اور آمادہ کارزار اور پیکار ہو کر غول مین قرار پکڑا اور خواجہ ابوالحسن اور مخلص خان اور اللہ وردی خان
اور سادات بارہہ کہ ہر ایک اون مین شیر نیستان پیکار تھے ہراول مین رہنما ہوے اور شیر خواجہ ساتھ دانیال کے بیٹون کے التمش
مین مقرر ہوا اور ارادت خان نے ساتھ بہت سے امراے عالی مقدار کے برنغار مین پاے ثبات کا جمایا صادق خان اور شاہنواز خان
اور معتمد خان بیچ جرنغار کے مقرر کیے گئے اور شہر سے تین کروہ پر مقابلہ فریقین ہوا پہلے حملے مین انتظام اور جمعیت سپاہ داور بخش
متفرق اور پراگندہ ہوئی اور اوسنے ملازمان جدید کو مقابلے مین [...] سے قدیمی اس دولت ابدپیوند کے بھیجا تھا تو اون مین سے
ہر ایک نے اپنی راہ لی ایسے وقت مین شہریار برگشتہ روزگار ساتھ دو تین ہزار سوار جرار قدیم کے باہر شہر لاہور کے کھڑا ہوا منتظر
نیرنگی تقدیر کا تھا تا خود فلک از پردہ چہ آرد بیرون ناگاہ ایک غلام ترکی جنگ گاہ سے لوٹ کر پہنچا اور اوسکو یہ خبر سنائی اور وہ
برگشتہ بخت انجام کار اپنے کو تنہا سمجھا اور بسبب رہنمونی ادبار کے لوٹ کر قلعہ مین گیا دوسرے روز امرا نے آکر متصل حصار شہر کے طرف
مہندی باغ قاسم خان کے لشکرگاہ کیا اور اکثر اوسکے نوکرون نے چھپ کر آصف خان کو دیکھا اور ارادت خان نے قلعہ مین جا کر
صحن دولت خانہ بادشاہی مین توقف کیا اور صبح کو امرا نے داور بخش کو سریر آرای اورنگ کیا اور شہریار بیچ حرم سرا حضرت جنت مکانی کے
جا کر ایک گوشے مین چھپ رہا فیروز خان خواجہ سرا کہ محرم اور معتمد حرم سرا کا تھا اوسکو باہر لایا اور اللہ وردی خان کے سپرد کیا اور فوطہ
اوسکی کمر سے کھولکر اوسکے ہاتھ اوسی سے باندھے اور سامنے داور بخش کے اوسکو لے گئے پس از تقدیم مراسم کورنش کے جہان
اوسکے لیے جگہ تجویز کی گئی تھی وہان قید کیا گیا اور دو روز کے بعد اوسکی آنکھون مین سلائی پھیرکر معدوم البصر کیا اور چند روز کے بعد

طہمورث اور ہوشنگ فرزندان دانیال کو بھی پکڑ کر مقید کر دیا اب آصف خان نے عرضداشت مشتمل اوپر خوشخبری اس فتح و فیروزی کے شاہجہان کے حضور مین روانہ کی اور التماس کیا کہ موکب گیہان شکوہ جلدی تشریف لا کر جہان کو حوادث سے خلاص اور پاک کرین

اب کچھ حال یہان سے [illegible] رکا کہ وہ درگاہ شاہجہان مین پونہچا اور شاہ جہان کا مستقر الخلافت اکبر آباد مین تشریف لانیکا لکھا جاتا ہی

القصہ بنارسی بتیس ۳۲ روز [illegible] ملرہتی سے کہ [illegible] رمیان مین کشمیر اور لاہور کے ہی ۱۹ تاریخ ربیع الاولی کی سنہ الکہزار سینتیس ۱۰۳۷ ہجری قدسی روز یکشنبہ مقام خیبر مین کہ وہ بیچ انتہا سرحد نظام الملک کے واقع ہی پونہچا اور راستے سے مہابت خان کے ڈیرے مین جا کر [illegible] حال عرض کیا اور مہابت خان نے مانند برق کے ڈیوڑہی حرم سرا اقبال پر جا کر محل مین خبر پونہچائی شاہجہان محل سرا سے باہر آئے بنارسی نے زمین بوس کر کے حقیقت حال عرض کی اور آصف خان کی مہر شاہجہان کی نظر سے گذرانی تو اس حادثے کی اطلاع سے شاہجہان پر ایک [illegible] پونہچا اور آثار اندوہ و الال چہرے سے ظاہر ہوے چونکہ وہ وقت مقتضی اقامت [illegible] اسے مراسم تعزیت اور ترتیب لوازم او [illegible] مہابت خان اور دوسرے امرا کے کہ اوس وقت [illegible] تھے پنجشنبہ ۲۳ تاریخ ربیع الاول سنہ الکہزار سینتیس ہجری کو ساعت مبارک منجمون نے پسند کی تھی نہضت موکب دولت و اقبال کا طرف مستقر الخلافت کے اتفاق پڑا اور راہ گجرات سے روانہ آگرہ ہوے اور فرمان مرحمت و عنایت عنوان [illegible] بہونچنے بنارسی اور پونہچانے اخبار کے اور نہضت موکب سعادت جانب دارالخلافت اکبر آباد کے امان اللہ اور بایزید کے ساتھہ کہ دو لتخواہ شاہجہان کے تھے آصف خان کے نام روانہ ہوا اور ایک فرمان عالی شان محتوی عنایات و نوازشات پادشاہانہ مصحوب جان نثار خان کے کہ مقربو مرادیان شاہجہان کا تھا بنام خانجہان صوبہ دار دکن کے بھیجا گیا تاکہ جان نثار خان اوسکو عواطف بادشاہی سے خوش کر کے منشاے اوسکا دریافت کرے چونکہ ہنگام زوال دولت اور بدبختی اوسکی کا قریب پونہچا تھا راہ راست سے منحرف ہو کر سرگشتہ بادیہ ضلالت کا ہوا اور ساتھہ نظام الملک کے موافق خواہش انہی کے عہد و پیمان کیے اور قسمین سخت درمیان مین لایا چنانچہ پہلے یہ حال ہم لکھہ چکے ہین کہ ملک بالاگھاٹ مع قلعہ احمد نگر اوسکو دیا اور اس کام مین سعی بلیغ کی چنانچہ تمام بالاگھاٹ سواے قلعہ احمد نگر کے بیچ تصرف نظام الملک کے ہو گیا چونکہ خانجہان مقصد فساد اور ارادہ باطل اپنے دل مین رکھتا تھا تو اول ملک کو دشمن کے ہاتھہ مین سونپ دیا کہ شاید بڑے وقت مین وہ کام آوے اور انہین دنون مین دریا خان روہیلہ کہ قبل واقعہ رحلت جہانگیر مرحوم مغفور کے خدمت شاہجہان سے بے سعادتی حاصل کر چکا تھا اور چاندور مین کہ داخل ولایت نظام الملک ہی مقیم تھا آکر خانجہان خان سے ملحق ہو کر باعث فتنہ و فساد ہوا اور آقا افضل دیوان صوبہ دکن نے کہ بھائی اوسکا دیوان شہریار کا تھا اور شاہجہان سے نااتفاقی رکھتا تھا پوچ باتین اوس افغان بیوقوف سے کہین القصہ جان نثار خان کہ فرمان گیتی مطاع واسطے دلدہی خانجہان خان کے لیگیا تھا بدون اسکے کہ عرضداشت فرمان کے جواب مین قلمی ہووے بے نیل مرام رخصت ہوا اور خانجہان خان اپنے بیٹون کو ساتھہ سکندر دولتانی اور اور افغانون کے کہ وہ اوسکے یار اور رفیق تھے برہانپور مین چھوڑ کر خود ساتھہ تمامی بندگان بادشاہی کے کہ ظاہر مین اوسکے موافق تھے مثل راجہ گج سنگہ اور جے سنگہ وغیرہ کے ماندو مین آیا اور اکثر محال ولایت مالوہ پر متصرف ہوا اور فتنہ پردازی اور خیال اور تفکرات باطنی اپنے کو سب پر روشن کیا اور جلدی وہان سے پلٹ کر برہانپور مین چلا گیا جو موکب دولت و اقبال شاہجہانی سرحد ملک گجرات

مین پونہچا عرضداشت ناہر خان کہ ساتھ خطاب شیر خانی کے مخاطب تھا مشتمل اوپر نیاز اور عقیدت اور دولت خواہی اپنی
اور امداد ہاے باطل سیف خان کے صوبہ دار احمد آباد گجرات کے پونہچی اور چونکہ سیف خان بوجہ حمایت جہانگیر مغفور کے مصدر
گستاخی نسبت بندگان شاہجہان کے ہوا تھا اور اس افعال ذمیمہ سے پریشان اور ہناک تھا [illegible] عرضداشت [illegible] کا
مصداق اس معنی کا ہوا لہذا شیر خان کو نوازشات شاہانہ سے امیدوار کرکے اور [illegible] منصب ہوگیا [illegible] کے سرفراز کیا اور
فرمان ہوا کہ شہر احمد آباد کو تصرف مین لاکر حوالہ معتمد خان کے کرے اور سیف خان کو نظر بند کے روانہ درگاہ [illegible] اشتباہ کا
کرے اس وقت مین سیف خان بیماری سخت مین مبتلا تھا اور [illegible] ممتاز الزمانی کی نکاح
سیف خان مین تھی اور وہ ملکہ جہان ساتھ ہمشیرہ اپنی کے نہایت محبت ظاہر کرتی تھین اور مراعات خاطر اونکی اوپر ذمہ ہمت شاہجہان
کے لازم تھی لاجرم خدمت پرست خان کو حکم ہوا کہ احمد آباد کو جاوے اور سیف خان کو نظر بند حضور مین لاوے اور نگاہ رکھے
کہ کچھ ضرر سیف خان کو نہ پونہچے اور موکب منصور گذر [illegible] نربدا کے عبور کرکے حوالی قصبہ سنور واقع [illegible] مین مقیم تھا
اور اوسی مقام دلکشا مین جشن وزن [illegible] عمر ابد پیوند [illegible] آراستگی پائی اور سید دلیر خان [illegible] ہوا [illegible] مین جیدہ
سب بے مثل تھے شرف زمین بوس سے سرفراز ہوئے اور منصب اونکا چہار ہزاری ہوا اور تین ہزار سوار مقرر ہوے اور [illegible]
عرضداشت شیر خان سے واضح ہوا کہ گجرات کے ساہوکارون کی چٹھیات سے کہ اکثر اونکے [illegible] معلوم ہوا کہ
آصف خان اور چند دولت خواہ کہ داور بخش کو دست نشان کرکے بیچ مقابلہ شہریار کے گئے تھے حوالی لاہور مین پونہچے
اوسکے مقابلے مین فتح پائی شہریار قلعہ لاہور مین متحصن ہوا اور حقیقت مین گویا وہ قیدخانے مین آیا خدمت پرست خان کہ واسطے
لانے سیف خان کے گیا تھا جب حوالی احمد آباد مین پونہچا شیر خان واسطے استقبال فرمان عنایت عنوان اور خلعت خاصہ کے
شہر سے باہر آیا اور جبین سعادت زمین بوسی سے روشن کی اور سیف خان لاچار ہوکر ہمراہ خدمت پرست خان کے روانہ درگاہ ہوا
اور شاہجہان نے نسبت شفاعت نواب فلک احتجاب کے قصور اوسکے معاف کیے اور قید سے رہا فرمایا اور شیر خان ضبط اور نسق
شہر سے فراغت پاکر ساتھ امراے دولت کے مثل مرزا عیسی ترخان اور میرزا والی وغیرہما کے محمود آباد مین سعادت زمین بوسی
مشرف ہوے اور جب تالاب کانکریہ کہ باہر شہر احمد آباد کے واقع ہے محل نزول رایات اقبال کا ہوا سات روز ہا نیز واسطے نظم و نسق
ملک کے اقامت فرمائی اور شیر خان کو منصب پنجہزاری ذات [illegible] اور صوبہ داری ملک گجرات سے سرفراز کیا اور میرزا عیسی ترخان
منصب چار ہزاری دو ہزار سوار اور ایالت ملک ٹھٹہ سے ممتاز ہوا اور واسطے نظام کارخانہ سلطنت اور مصالح دولت کے خدمت پرست خان
کو کہ محرم جان نثار اور معتمد تھا نزدیک آصف خان کے لاہور کو روانہ کیا اور فرمان عالیشان بخط خاص لکھا گیا کہ ان دنون مین آسمان
آشوب طلب اور زمین فتنہ جو ہوگا اگر داور بخش پسر خسرو اور بھائی اوسکے اور شہریار اور فرزندان دانیال کو آوارہ صحراے عدم کرکے [illegible]
ہمارے فکر و تردد اور غم سے چھوٹین تو یہ بات قرین مصلحت اور نہایت مناسب ہے روز یکشنبہ بائیسوین جمادی الاولی سنہ ایکہزار
سینتیس ہجری کو باتفاق اراکین سلطنت و دولتخواہان خاص و عام لاہور مین خطبہ بنام شاہجہان پڑھا گیا اور داور بخش کو کہ دولتخواہان
مملکت نے بصلاح وقت واسطے [illegible] شورش کے تخت نشین کیا تھا شب چہار شنبہ چھبیسوین کو مع گرشاسپ اوسکے بھائی اور شہریار و طہمورث و ہوشنگ پسران
شاہزادہ دانیال کے قتل کیا اور وقت مین لشکر ظفر پیکر حضرت شاہجہان رونق بخش حدود ملک رانا کا ہوا رانا کرن کہ با رانا امر سنگھ
پسر خود عہد شاہزادگی مین بمقام گوکل کنڈہ سعادت آستانہ بوسی سے مشرف ہو چکا تھا ہدایہ پیشکش لیکر حاضر درگاہ جہان پناہ ہوا اور نہ

انواع مراحم خسروانی وعطای خلعت فاخرہ مع دھکی لعل قطبی قیمتی تین ہزار روپیہ کے اور فیل خاصہ ساتھ اسباب نقرہ واسپ خاصہ بازین طلا وشمشیر وخنجر مرصع سے سرفراز ہوا اور اوسکی بدستور بحال رہی اور کنارے کول ماندل پر جشن وزن مبارک سینتیسوین سال شمسی ... چند کا آراستہ ہوا ... رہین جمادی الاولے کو موکب جاہ وجلال دارالبرکت اجمیر شریف مین خیمہ زن ہوا اعلیٰ حضرت بآئین ... پدر بزرگوار خود روضہ حضرت خواجہ ... چشتی رحمۃ اللہ علیہ مین پیادہ پا تشریف لیجاکر زیارت مزار انور سے مشرف ہوے اور انواع احتشام کی ... ساکین وفقرا کے بھیجے اور ایک مسجد عالی سنگ مرمر کی بنا قائم کرکے کامگران ... حکم ہوا کہ ... جلد بلیار ... صوبہ اجمیر مع پرگنات اوس نواح کے حسب خواہش سپہ سالار مہابت خان خانخانان کو جاگیر مین مرحمت فرمایا ... دارالخلافت اکبرآباد ہوے راہ مین خانعالم اور مظفر خان معموری وبہادر خان اوزبک وراجہ جے سنگہ وانیرائے سنگہ ... وراجہ بہارت سندیلہ وسید بہوہ کاری اور اکثر خدام درگاہ شرفیاب ملازمت ہوے شب پنجشنبہ چھبیسوین جمادی الاولے ... باغ نورجہان واقع سواد دارالخلافت اکبرآباد مین نزول اجلال فرمایا اور قاسم خان حاکم شہر آستانہ بوس ... کو سواری ... اشرفی وروپیہ نثار ہوتا ... ایام شاہزادگی کے ہو کر دس روز تک وہین بعیش وآرام قیام فرمایا

جلوس شاہجہانی بر اورنگ جہانبانی

روز دوشنبہ آٹھوین جمادی الاخری ۱۰۳۷ ہجری کو کہ ساعت سعید جلوس میمنت مانوس کی قرار پائی تھی اعلیٰ حضرت بہ تزک شاہجہانی رونق بخش قلعہ مبارک ہو کر زینت افزائے سریر جہانبانی ہوے خطبہ وسکہ نام نامی کا جاری ہوا اور طغرای غرائے ابوالمظفر شہاب الدین محمد صاحبقران ثانی شاہجہان بادشاہ غازی کا نامیہ فرمان عدالت عنوان پر ثبت ہوا جہان پیر سر نو سے جوان ہوا خلق اللہ کو امن وامان ہوا فقط

خاتمۃ الطبع

کتب تواریخ سے گھر بیٹھے سیر جہان حاصل ہے مگر کتاب معتبر کا ملنا مشکل ہے ہر چند کوئی حال کیسی ہی تحقیق سے تحریر مین آئے لیکن ممکن نہین کہ دوسری کتاب سے اختلاف نپایا جاے ہان البتہ جن سلاطین نامدار نے اپنے واقعات روزمرہ قلم بند فرمائے یا حسب الحکم انکے فی الوقت تحریر مین لائے اونکا اعتبار کامل ہے وہی کتاب عزیز بے بدل ہے جب ایسی کتاب ہاتھ آتی ہے ابتدائے پیدایش عالم سے سیر کامل دکھاتی ہے چنانچہ کتاب توزک جہانگیری کو خود حضرت شاہنشاہ ظل اللہ نورالدین محمد جہانگیر بادشاہ نے بقلم خاص اپنے واقعات روزمرہ سے زیب تحریر فرمایا اور عالم ضعیفی مین حسب الحکم بادشاہ عالم پناہ سترہوین جلوس کے آخر سے معتمد خان نے لکھکر اونیس جلوس تک پہونچایا پھر میر محمد ہادی صاحب مولف دیباچہ نے تا جلوس جہانبانی حضرت شاہجہان صاحبقران ثانی لکھکر تمام کیا تزک جہانگیری نام کیا اب بعوارض روزگار کے دفتر فارسی کا ایسا مٹا یا کہ عطار و بنئے اوراق کتب فارسی کو پڑیون مین لگایا اوس وقت عقلاے دہر نے کتب تقصہ دطلب وتواریخ وغیرہ کا اردو مین ترجمہ لیا اور مہتمان مطابع نے بخواہش خلائق چھاپ دیا چنانچہ جناب معلی القاب دبیر بے نظیر عالی طبع

خوش تقریر منشی احمد علی صاحب نے دار الریاست ٹونک مین تزک جہانگیری کا بلفظہ ترجمہ فرمایا اور بعد عرق ریزی بندہ کمترین محمد عبد الرحمن بن حاجی محمد روشن خان صاحب حنفی مرحوم و مغفور مہتمم مطبع نظامی سے حسب خواہش احباب بصد الحمد للہ کہ ماہ شعبان ۱۲۹۱ ہجری مین یہ ترجمہ چھپکر تمام ہوا اور ہمراہ اخبار نور الانوار شائع ہو کر مقبول ہوا اس کتاب کی سیر سے ایک عبرت پیدا ہے شان خدا ہو یدا ہے ایک زمانہ وہ تھا کہ خود جہانگیر نے بقلم اپنا حال معرکہ آرائی و واقعات روزمرہ زیب تحریر فرمایا اور بہ نیرنگی زمانہ ... سکندر جاہ کا بجز تختہ تابوت کچھ نشان نپایا اور اب گردش روزگار نے اوسے بھی مٹایا بقول شاعر نہ ہی ... مگر اون کے کلام کو تا قیام قیامت قیام ہے اسی سے شاہان سلف کا تذکرہ روزگار پر باقی ہے

[illegible]

قطعہ تاریخ

زہے ملک خاص جہانگیر ابن اکبر شاہ	انفاس بود شدہ ظاہر امور تقدیری	چو گشت ترجمہ اش طبع گفت شاکر لال	صحیح طبع شد از نو تزک جہانگیری ۱۲۹۱

قطعہ تاریخ نتیجہ طبع منشی فدا علی صاحب

اندرین مہ تزک جہانگیری	منطبع شد بصحت و تزئین	فارغ از بہر سال طبع نوشت	نسخۂ ... نور الدین ۱۲۹۱

ایضاً

ز فضل خالق ارض و سما چو با صحت	بطبع آمدہ دلجو تزک جہانگیری	برای مصرعۂ تاریخ خامۂ فارغ	نوشت دلکش ... تزک جہانگیری ۱۲۹۱

کیفیت تعمیر روضہ تاج گنج

شہر اکبر آباد سے دو میل کے فاصلے پر جانب شرق ایک روضہ نمونۂ روضہ رضوان ہے جسکا مثل ہندوستان کیا ہفت اقلیم مین ناپید ہے سمت جنوب دروازۂ صدر شمال مین دریای جمن اور مغرب کی جانب مسجد اور ... اور شرق کیطرف خانقاہ وسیع و مستحکم نظر آتی ہے اوسکی طیاری کی وجہ جو بتحقیق سماعت مین پونہچی ہے لکھی جاتی ہے سنہ ۱۰۴۰ ہجری مطابق ... مین نواب ارجمند بانو بیگم مخاطب بخطاب ممتاز محل نے ۳۹ برس کی عمر مین جہان فانی سے رحلت کی وقت مرگ اپنے شوہر شاہجہان بادشاہ ہند سے وصیت کی اول مین چار لڑکے اور چار لڑکیان چھوڑکے اس جہان سے جاتی ہون اگر خداوند عالم انکی عمر مین برکت دیگا تو باقی نام و نشان رہیگا بہر صورت یہ ہے کہ بعد میرے آپ کسی عورت سے عقد کرین بجا میرے پہلو مین جگہ دین کہ یہ بچے رنج اوٹھائین آپکو عروس نو سے ملتفت دیکھکے صدمۂ قلق پائین دوم جس مقام پر میرا مدفن ٹھہرے وہان عمارت نادر روزگار بنے جو یادگار خلائق رہے اسی طرح اور وصیتین کین بادشاہ کو کہ دل و جان سے مفتون تھے تمام عمر وہ باتین یاد رہین پھر شادی نکی اولاد کی پرورش مین عمر عزیز صرف کردی بسبب وصیت مقبرے کی طیاری کا خیال آیا معماران ہوشیار کو نقشہ بنا کے پیش کرنے کا حکم فرمایا نقاش ہنر مند نئے انداز کے نقشے کھینچکر لائے مگر پسند نہ آئے ایک شب بادشاہ نے اسی فکر مین آرام کیا خواب مین ایک گنبد زرنگار دیکھا صبح کو ایک نقاش نے جو نقشہ پیش کیا وہ مطابق رویت شب تھا اوسی وقت طیاری کا حکم دیا مکرمت خان اور عبد الکریم خان کو میر عمارت کیا بنیاد قائم ہوئی مقبرہ بننے لگا بادشاہ اکثر تشریف لاتے تعمیر کو معائنہ فرماتے اور حکم دیا کہ عقیق بغداد سے سنگ یمنی یمن سے فیروزہ تبت و کرمان سے لاجورد لنکا و کاشغر سے زبرجد ترکستان سے سنگ سلیمانی کوہستان جنوبی سے سنگ غوری و سنگ یشب کوہستان مغرب سے سنگ ...

سے فادزہر کوہ کمایون سے سنگ اجھو بصورت سے سنگ بی جبارٹی سے سنگ گاگون ٹھیری سے سنگ موسا کوہ الوپنہ سے گنشو جبسلمیر سے سنگ رخام مکرانہ سے سنگ طلائی دستیاب پنا کمان سے سنگ سماق و سنگ گرنڈ و سنگ خارا و سنگ کسوٹی دکن سے سنگ مرکوہستان سے منگایا جاتے پتھر خوشرنگ و بے جرم مل سکے آئے اور عمدہ کاریگرون سے جو استاد مشہور تھے جنکی صنا ستان یادگار رہینگے اونکے یہ نام ہین عیسے خان نقاش ہندوستان کا یادگار رہانی امانت خان شیرازی طغرا نویس محمد حنیف ۔ موہن لال پچی کار اسمعیل خان رومی گنبد ساز محمد خان لاہوری خوشنویس کاظم منولال کاس ساز ۔ غرض ان لوگون کے اہتمام و دستکاری سے طیار شروع ہوئی روضہ کے اندر باہر آیات قرآنی کی پچی کاری کی گئی اوسمین کاریگرون نے عمدہ صنعت یہ کی کہ حروف طغرا کی جو مقدار جو کم سے قریب نظر آتی ہے وہی بالاے محراب پیشانی پر پائی جاتی ہے جس مقام سے چاہیے دیکھیے ممکن نہیں بال برابر فرق انداز تحریر میں نظر آئے غرض یہ روضہ آٹھ برس چھہ ماہ میں ۱۵ لاکھ ۲۵ ہزار کے صرف سے طیار ہوا سنگ رونگ ہوئون مین اس انداز سے جڑے اور ایسے وصل ہیں کہ اصلی معلوم ہونے لگے روضہ کے سامنے سنگ مرمر کی بنائی فوارے قرینے سے نصب کیے گوشون مین انواع و اقسام کے درخت گلدار لگائے روش پٹری ریاضی دانون کی تجویز سے بنی عالیشان نہایت خوش قطع تعمیر ہوئی صندل و لایچی و سپاری کے درخت نہایت تلاش سے منگا کے جمن مین قرینے سے لگائے ایک حوض سنگ مرمر کا بگڈال کا قریب او نکے چبوترہ خوشنما بنا مقبرہ مین درمیانی تعمیر ہوا ہے مین قبر کا تعویذ مطلا و رنگین پچی کاری کا طیار کیا گیا خط نسخ مین نام و سنہ وفات نواب ممتاز محل مرحومہ کندہ کرکے سنگ میں جڑا اور قبر کے گرد حظیرہ سنگ مرمر کے ایک تختہ کا جسمین جالی نہایت خوش قطع و باریک ترشی تھی نصب ہوا سنگ سفید کا فرش شفاف بنا غرض حد ہر نگاہ جاتی ہے نئی وضع کی گلکاری خوش قطع جھاڑی زنگا رنگ کی پتھرونکی نظر آتی ہے کہتے ہین جب حضرت شاہجہان کی رحلت کا زمانہ قریب ہوا توشاہ اورنگ زیب عالمگیر جو اورنگ نشین سلطنت تھے اونسے اپنے مقبرے کی تعمیر کی وصیت کی مگر اونھون نے صرف فضول سمجھ کے اوسی روضہ مین نواب ممتاز محل کے پہلو مین قبر بنانے کی اجازت دی اور فرمایا کہ بادشاہ کو نواب ممتاز محل سے محبت دلی تھی یہان دفن ہونے سے طبع عالی محظوظ ہوگی پس تا بقاے سلطنت محافظ کارگزار طازم رہے ممکن تھا کہ کوئی متنفس بے اجازت باغ و مقبرہ مین قدم رکھ سکے جب سلطنت مین زوال آیا انگریزون نے ہندوستان پر قبضہ پایا تو ایک مدت تک پہلے اوس عمارت کی طرف التفات نکیا سارقون نے بطمع غلیظ سنگ پچی کاری کو گران بہا سمجھکے اکھاڑ لیا چھینیون سے ریزہ ریزہ کرکے نکالا بجول پتھرون کے نشان بگڑے اونکو کچھ حاصل ہوا گنبد پر کلس

چمک رہا ہے صحن کے چارون گوشون پر چار منار سنگ مرمر کے سربلند تین تین کھنڈے سب ہین اون مین سونے سے سنگ مرمر کے نہایت قطعدار تعمیر ہوے ہین غرض یہ عمارت یکتا ہے دنیا مین مثل ناپیدا ہے دور دور سے مشتاق دیدار آکر صناعی کی تعریف برزبان لاتے ہین تھوڑے عرصے سے اہالیان گورنمنٹ انڈیا کو اس عمارت کی عمدگی و بہتری پر توجہ مبذول کی گئی ہے باغ گلہاے رنگین سے آراستہ ہوا ہے حوض و نہر کو آب مصفا سے جھلکا دیا ہے ہزارہا آدمی ہر ہفتہ کو تہ مین فضاے باغ و سیر عمارت سے لطف اوٹھاتے ہین ماحصل اس عمارت کی حسبِ دلخواہ تعریف کیجائے بجا ہے

اشتہار

یہ کتاب لاجواب بموجب قانون بست ۱۸۶۷ء بنام
عاجز داخل دفتر رجسٹری گورنمنٹ ہوگئی امید کہ کوئی ارباب
مطابع و معاصرین ـــــ بدون اجازت احقر و حصول
سند سرکار حسب سررشتہ قصد طبع کتاب ہذا نفرماوین امید
نفع مین نقصان نہ اوٹھاوین

فقط